

فتاویٰ رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

۲۱

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

پاکستان (۵۴۰۰۰)

Contents

4 اجمالی فہرست
5 پیش لفظ
7 اکیسویں جلد:
8 کتاب الحظر والاباحہ کے مترجم
9 اکیسویں جلد
11 فہرست مضامین مفصل
65 فہرست ضمنی مسائل
101 کتاب الحظر والاباحہ
101 (ممنوع اور مباح کاموں کا تفصیل بیان)
101 اعتقادات وسیر
101 ایمان، کفر، شرک، تقذیر، ردت، ہجرت، سنیت، گناہ، توبہ وغیرہ سے متعلق مسائل
201 رسالہ
201 جلی النص فی اماکن الرخص ^{۳۳۷}
201 (مقامات رخصت کے بیان میں واضح نص)
231 رسالہ
231 الرمز المرصف علی سوال مولانا السید اصف
231 (مولانا سید آصف کے سوال پر مضبوط اشارہ)
301 رسالہ
301 برکات الامداد لاهل الاستمداد ^{۳۳۸}
301 (مدد طلب کرنے والوں کے لئے امداد کی برکتیں)
339 رسالہ
339 فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ ^{۳۳۹}
339 (لفظ شہنشاہ کا مفہوم اور یہ کہ بیشک محبوبانِ خدا کا بے عطاء الہی دلوں پر قبضہ ہے)

- 397..... آثار مقدسہ اور ان سے تبرک و توسل
- 397..... رسالہ
- 397..... بدرالانوار فی آداب الآثار^{۳۲۶ھ}
- 397..... (آثار مقدسہ کے آداب کے بارے میں روشنیوں کا ماہِ کامل)
- 397..... فصل اول
- 403..... فصل دوم
- 412..... فصل سوم
- 414..... فصل چہارم
- 425..... رسالہ
- 425..... شفاء الوالہ فی صور الحبيب ومزارہ ونعالہ^{۳۱۵ھ}
- 425..... (محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے مزار اور آپ کے نعلین مقدسہ کے نقشوں میں غمزہ کی شفاء)
- 459..... تصوف و طریقت و بیعت و سجادہ نشینی وغیرہ
- 459..... تصور شیخ، مراقبہ، پیری مریدی کے آداب نیز سچے اور جھوٹے پیر کا بیان
- 461..... رسالہ
- 461..... نَقَاءُ السَّلَافَةِ فِي أَحْكَامِ الْبَيْعَةِ وَالْخِلَافَةِ^{۳۱۹ھ}
- 461..... (بیعت و خلافت کے احکام میں خوبصورت نچوڑ)
- 513..... فلاح تقویٰ
- 516..... فلاح انسان
- 521..... رسالہ
- 521..... مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء^{۳۲۷ھ}
- 521..... (علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام)
- 569..... رسالہ
- 569..... البياقوتة الواسطة فی قلب عقد الرابطة^{۳۰۹ھ}
- 569..... (وہ یا قوت جو خالص عقد رابطہ کا ذریعہ ہے)

607..... شرب و طعام

607..... دعوت ولیمہ، مہمانی، ذبیحہ، شکار، گوشت وغیرہا سے متعلق مسائل



فتاویٰ رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)



مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ (الحديث)
 الْعَطَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي الْفُتَاوَى الرَّضَوِيَّةِ
 مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد ۲۱

تحقیقات نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان
 فقہی انسائیکلو پیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ _____ ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ء _____ ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ، لاہور ۸، پاکستان (۵۴۰۰۰)

فون: ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب	فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱
تصنیف	شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری، ریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ترجمہ عربی عبارات	حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
پیش لفظ	حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
ترتیب فہرست	حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
تخریج و تصحیح	مولانا نظیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرم اللہ بٹ
باہتمام و سرپرستی	مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت، پاکستان
کتابت	محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالا)
پیسٹنگ	مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ لاہور
صفحات	۶۷۶
اشاعت	ربیع الاول ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء
مطبع	
ناشر	رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
قیمت	

ملنے کے پتے

* مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

* مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی

* ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

اجمالی فہرست

۵	○ پیش لفظ
۱۰۱	○ کتاب الحظر والاباحۃ
۱۰۱	○ اعتقادات وسیر
۳۹۷	○ آثار مقدسہ سے تبرک وتوسل
۴۵۹	○ تصوف و طریقت
۶۰۷	○ شرب و طعام
	فہرست رسائل
۲۰۱	○ جلی النص
۲۳۱	○ الرمزا المرصف
۳۰۱	○ برکات الامداد
۳۳۹	○ فقہ شہنشاہ
۳۹۷	○ بدر الانوار
۴۲۵	○ شفاء الوالہ
۴۶۱	○ نقاء السلافة
۵۲۱	○ مقال العرفاء
۵۶۹	○ الباقوتۃ الواسطۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

الحمد للہ! اعلیٰ حضرت امام المسلمین مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ علیہ کے خزانہ علم اور ذخائر فقہیہ کو جدید انداز میں عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق منظر عام پر لانے کے لہوئے دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں رضا فاؤنڈیشن کے نام سے جو ادارہ ماہ مارچ ۱۹۸۸ء میں قائم ہوا تھا وہ انتہائی کامیابی اور برق رفتاری سے مجوزہ منصوبہ کے ارتقائی مراحل کو طے کرتے ہوئے اپنے ہدف کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اب تک یہ ادارہ امام احمد رضا کی متعدد تصانیف شائع کر چکا ہے مگر اس ادارے کا عظیم ترین کارنامہ العطا یہ النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المعروف بہ فتاویٰ رضویہ کی تخریج و ترجمہ کے ساتھ عمدہ و خوبصورت انداز میں اشاعت ہے۔ فتاویٰ مذکورہ کی اشاعت کا آغاز شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ / مارچ ۱۹۹۰ء میں ہوا تھا اور بفضلہ تعالیٰ جل مجدہ و بعینیت رسولہ الکریم تقریباً بارہ سال کے مختصر عرصہ میں اکیسویں جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس سے قبل کتاب الطہارت کتاب الصلوٰۃ کتاب الجنائز کتاب الزکوٰۃ کتاب الصوم کتاب الحج کتاب النکاح کتاب الطلاق کتاب الایمان کتاب الحدود و التعزیر کتاب السیر کتاب الشركة کتاب الوقف کتاب البیوع کتاب الحوالہ کتاب الشہادۃ کتاب القضاء و الدعاوی کتاب الوکالہ کتاب الاقرار کتاب الصلح کتاب المضاربہ کتاب الامانات کتاب العاریہ کتاب الہبہ کتاب الاجارہ کتاب الاکراہ کتاب الحجر کتاب الغصب کتاب الشفعہ کتاب القسمہ کتاب المزارعہ کتاب الصید کتاب الذبائح اور کتاب الاضحیہ پر مشتمل بیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن کی تفصیل سنین مشمولات مجموعی صفحات اور ان میں شامل رسائل کی تعداد کے اعتبار سے حسب ذیل ہے:

جلد	عنوان	جوابات اسئلہ	تعداد رسائل	سنین اشاعت	صفحات
۱	کتاب الطہارۃ	۲۲	۱۱	شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ _____ مارچ ۱۹۹۰ء	۸۳۸
۲	کتاب الطہارۃ	۳۳	۷	ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ _____ نومبر ۱۹۹۱ء	۷۱۰
۳	کتاب الطہارۃ	۵۹	۶	شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ _____ فروری ۱۹۹۲	۷۵۶
۴	کتاب الطہارۃ	۱۳۲	۵	رجب المرجب ۱۴۱۳ھ _____ جنوری ۱۹۹۳	۷۶۰
۵	کتاب الصلوٰۃ	۱۴۰	۶	ربیع الاول ۱۴۱۴ھ _____ ستمبر ۱۹۹۳	۶۹۲
۶	کتاب الصلوٰۃ	۴۵۷	۴	ربیع الاول ۱۴۱۵ھ _____ اگست ۱۹۹۴	۷۳۶
۷	کتاب الصلوٰۃ	۲۶۹	۷	رجب المرجب ۱۴۱۵ھ _____ دسمبر ۱۹۹۴	۷۲۰
۸	کتاب الصلوٰۃ	۳۳۷	۶	محرم الحرام ۱۴۱۶ھ _____ جون ۱۹۹۵	۶۶۴
۹	کتاب الجنائز	۲۷۳	۱۳	ذیقعدہ ۱۴۱۶ھ _____ اپریل ۱۹۹۶	۹۴۶
۱۰	کتاب زکوٰۃ، صوم، حج	۳۱۶	۱۶	ربیع الاول ۱۴۱۷ھ _____ اگست ۱۹۹۶	۸۳۲
۱۱	کتاب النکاح	۴۵۹	۶	محرم الحرام ۱۴۱۸ھ _____ مئی ۱۹۹۷	۷۳۶
۱۲	کتاب نکاح طلاق	۳۲۸	۳	رجب المرجب ۱۴۱۸ھ _____ نومبر ۱۹۹۷	۶۸۸
۱۳	کتاب طلاق، ایمان اور حدود و تعزیر	۲۹۳	۲	ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ _____ مارچ ۱۹۹۸	۶۸۸
۱۴	کتاب السیر (ا)	۳۳۹	۷	جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ _____ ستمبر ۱۹۹۸	۷۱۲
۱۵	کتاب السیر (ب)	۸۱	۱۵	محرم الحرام ۱۴۲۰ھ _____ اپریل ۱۹۹۹	۷۴۴
۱۶	کتاب الشریکۃ، کتاب الوقف	۴۳۲	۳	جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ _____ ستمبر ۱۹۹۹	۶۳۲
۱۷	کتاب البیوع، کتاب الحوالہ، کتاب الکفالہ	۱۵۳	۲	ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ _____ فروری ۲۰۰۰	۷۲۶
۱۸	کتاب الشہادۃ، کتاب القضاء و الدعاوی	۱۵۲	۲	ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ _____ جولائی ۲۰۰۰	۷۴۰
۱۹	کتاب الوکالۃ، کتاب الاقرار، کتاب الصلح، کتاب المضاربت، کتاب الامانات، کتاب العاریۃ، کتاب الہبہ، کتاب الاجارۃ، کتاب الاکراه، کتاب الحجر، کتاب الغصب	۲۹۶	۳	ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ فروری ۲۰۰۱	۶۹۲

۶۳۲	صفر المظفر _____ ۱۳۲۲ _____ مئی ۲۰۰۱	۳	۳۳۳	کتاب الشفیعہ، کتاب القسبہ، کتاب المزارعہ، کتاب الصبیح والذیالیح، کتاب الاضحیہ	۲۰
-----	--------------------------------------	---	-----	---	----

اکیسویں جلد:

فتاویٰ رضویہ قدیم کی پہلی آٹھ جلدوں کے ابواب کی ترتیب وہی ہے جو معروف و متداول کتب فقہ و فتاویٰ میں مذکور ہے۔ رضافاؤنڈیشن کی طرف سے اب تک شائع ہونے والی بیس جلدوں میں اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے مگر فتاویٰ رضویہ قدیم کی بقیہ چار مطبوعہ جلدوں (جلد نہم، دہم، یازدہم، دوازدہم) کی ترتیب ابواب فقہ سے عدم مطابقت کی وجہ سے محل نظر ہے۔ چنانچہ ادارہ ہذا کے سرپرست اعلیٰ محسن اہلسنت مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب اور دیگر اکابر علماء و مشائخ سے استشارہ و استفسار کے بعد اراکین ادارہ نے فیصلہ کیا کہ آئندہ شائع ہونے والی جلدوں میں فتاویٰ رضویہ کی قدیم جلدوں کی ترتیب کے بجائے ابواب فقہ کی معروف ترتیب کو بنیاد بنایا جائے۔ عام طور پر فقہ و فتاویٰ کی قدیم جلدوں کی ترتیب کے بجائے ابواب فقہ کی معروف ترتیب کو بنیاد بنایا جائے۔ عام طور پر فقہ و فتاویٰ کی کتب میں کتاب الاضحیہ کے بعد کتاب الحظر و الاباحۃ کا عنوان ذکر کیا جاتا ہے، اور ہمارے ادارے سے شائع شدہ بیسویں جلد کا اختتام چونکہ کتاب الاضحیہ پر ہوا لہذا اب اکیسویں جلد میں مسائل حظر و اباحت کی اشاعت کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم بحر العلوم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالمنان صاحب اعظمی دامت برکاتہم العالیہ کی تحقیق ایتق کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس سے بھرپور استفادہ اور رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ فتاویٰ رضویہ قدیم میں کتاب الحظر و الاباحۃ کے عنوان پر مشتمل جلد جس کو مکتبہ رضا ایوان عرفان بیسپور نے جلد دہم اور رضا کیڈمی بمبئی نے جلد نہم کے نام سے شائع کیا ہے وہ غیر مرتب و غیر مہذب ہے اس میں شامل بعض رسائل کی ابتدا و انتہا ممتاز نہیں۔ کچھ رسائل بے نام شامل ہیں جبکہ بعض رسالوں کے مندرجات یکجا ہونے کی بجائے متفرق و منتشر طور پر مذکور ہیں، اس جلد میں شامل دونوں حصوں کے عنوانات و مسائل ایک جیسے ہونے کے باوجود دونوں کی فہرست یکجا نہیں کی گئی لہذا اس کی ترتیب و تبویب خاصا مشکل اور وقت طلب معاملہ تھا۔ راقم نے متوکلًا علی اللہ اس پر کام شروع کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے روحانی تصرف و کرامت کے صدقے میں توقع سے بھی کم وقت میں یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا الحمد للہ علی ذالک۔

کتاب الحظر و الاباحۃ کی ترتیب جدید میں ہم نے جن امور کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) حظر و اباحت سے متعلق فتاویٰ رضویہ قدیم کے دونوں مطبوعہ حصوں کی (استفتاء میں مذکور)

مسائل کے اعتبار سے یکجا تبویب کر دی ہے۔
(ب) ایک ہی استفتاء میں مختلف ابواب سے متعلق مسائل مذکور ہونے کی صورت میں ہر مسئلہ کو مستفتی کے نام سمیت متعلقہ باب کے تحت درج کیا ہے۔

(ج) فتاویٰ رضویہ قدیم کی کتاب الحظر والاباحہ میں شامل رسائل کو ان کے عنوانات کے مطابق متعلقہ ابواب کے تحت داخل کر دیا ہے۔
(د) رسائل کی ابتداء و انتہا کو ممتاز کیا ہے۔

(ه) بے نام رسائل کے ناموں کو ظاہر کیا ہے۔

(و) جن رسائل کے مندرجات و مشمولات یکجانہ تھے ان کو اکٹھا کر دیا ہے۔

(ز) حظر و اباحت سے متعلقہ بعض رسائل اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ جو فتاویٰ رضویہ قدیم میں شامل نہ ہو سکے تھے ان کو بھی مناسب جگہ پر شامل اشاعت کر دیا ہے۔

(ح) تبویب جدید کے بعد موجودہ ترتیب، سابق ترتیب سے بالکل مختلف ہو گئی ہے لہذا پوری کتاب کی مکمل فہرست موجودہ ابواب کے مطابق نئے سرے سے تیار کرنا پڑی۔

(ط) جلد ہذا میں شامل تمام رسائل کے مندرجات کی مفصل فہرست مرتب کی گئی۔

(ی) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بعض مقامات پر گفتگو کرتے ہوئے اپنے تبحر علمی کے پیش نظر ایسے مسائل بھی زیر بحث لے آتے ہیں جو متعلقہ ابواب میں سے کسی کے تحت مندرج نہیں ہو سکتے ایسے مسائل کے لئے مفصل فہرست کے بعد ہم نے ضمنی مسائل کے عنوان سے الگ فہرست مرتب کی ہے۔

کتاب الحظر والاباحہ کے مترجم

سوائے ان رسائل کے جن کو اب فتاویٰ میں نئے سرے سے شامل کیا گیا ہے پوری "کتاب الحظر والاباحہ" کی عربی اور فارسی عبارات کا مکمل ترجمہ جامع منقول و معقول، فاضل جلیل، محقق شہیر، مصنف کتب کثیرہ، فخر المدرسین حضرت مولانا علامہ مفتی قاضی محمد سیف الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کیا ہے جو استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا قاضی محمد عبد السبحان بن مولانا مظہر جمیل بن مولانا مفتی محمد غوث (کھلاٹ، ہزارہ) کے صاحبزادے اور استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث والنفیس حضرت علامہ مولانا محمد خلیل صاحب محدث ہزاروی کے نواسے ہیں۔ آپ نے تمام درسیات اپنے والد گرامی سے پڑھیں، فارغ التحصیل ہوتے ہی درس و تدریس سے وابستہ ہو گئے اور ساہسال آپ نے اہلسنت کے معروف ادارے جامعہ رحمانیہ ہری پور میں بطور شیخ الحدیث تدریسی فرائض سرانجام دیئے، آپ کے آباؤ اجداد نے

ڈنکے کی چوٹ پر احتقاق حق اور ابطال باطل کافر ایضہ سرانجام دیا، چنانچہ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا قاضی محمد عبدالسبحان صاحب اور برادر اکبر حضرت مولانا قاضی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی متعدد درسی و غیر درسی تصانیف ارباب علم میں معروف ہیں، مناظرہ ورد بد مذہبوں خصوصاً رڈوہابیہ میں ان بزرگوں کی خدمات کو اہل سنت و جماعت میں انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

اکیسویں جلد

یہ جلد "کتاب الحظروالاباحۃ" کا پہلا حصہ ہے جو ۲۹۱ سوالوں کے جوابات اور مجموعی طور پر ۶۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں بنیادی طور پر جن چار ابواب سے متعلق مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے وہ یہ ہیں:

- (۱) اعتقادات و سیر
 - (۲) تصوف و طریقت
 - (۳) آثار مقدسہ سے تبرک و توسل
 - (۴) شرب و طعام
- علاوہ ازیں دیگر کئی ایک ابواب کے مسائل کثیرہ پر ضمناً گفتگو واقع ہوئی لہذا راقم الحروف نے مسائل و رسائل کی مفصل فہرست کے علاوہ مسائل ضمنیہ کی الگ فہرست بھی قارئین کی سہولت کے لئے تیار کر دی ہے، نیز اس جلد میں شامل چار مستقل ابواب کے مسائل اگر کہیں ایک دوسرے کے تحت ضمناً مندرج تھے تو ان کی فہرست ہم نے متعلقہ باب کی مفصل فہرست کے آخر میں بطور ضمیمہ ذکر کر دی ہے تاکہ ان مسائل کی تلاش میں دقت و ابہام پیدا نہ ہو۔

انتہائی وقیح اور گرانقدر تحقیقات و تدقیقات پر مشتمل مندرجہ ذیل نوہ رسائل بھی اسی جلد کی زینت ہیں:

- (۱) جلی النص فی اماکن الرخص (۱۳۳۷ھ)
- اس بات کا بیان کہ بعض اوقات بعض ممنوعات میں رخصت ملتی ہے۔
- (۲) الرمز المرصّف علی سؤال مولینا السید آصف (۱۳۳۹ھ)
- کفار سے معاملات، احکام مرتدہ اور ایک اشتہار (اسلامی پیام) کے بعض مندرجات سے متعلق مولانا سید آصف علیہ الرحمۃ کے سوالات کا مفصل و مدلل جواب۔

(۳) شفاء الوالہ فی صور الحبيب و مزارہ و نعالہ (۱۳۱۵ھ)

قدم شریف اور مقامات مقدسہ کے نقشے بنانا جائز جبکہ جاندار خصوصاً اولیاء کرام کی تصویریں بنانا ناجائز و گناہ ہیں۔

(۴) برکات الامداد لاهل الاستمداد (۱۳۱۱ھ)

محبوبانِ خدا سے مدد طلب کرنے کا ثبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں۔

(۵) بدر الانوار فی آداب الآثار (۱۳۲۶ھ)

بزرگانِ دین کے آثار و تبرکات کی تعظیم اور ان کی زیارت پر معاوضہ کا بیان۔

(۶) فقہ شہنشاہ و ان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ (۱۳۲۶ھ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنا جائز ہے نیز اس بات کا ثبوت کہ محبوبانِ خدا کو بعطاء الہی دلوں کا مالک کہنا درست ہے۔

(۷) نقاء السلفاء فی احکام البيعة والخلافة (۱۳۱۹ھ)

بیعت و خلافت اور سجادہ نشینی کے احکام کا بیان۔

(۸) مقال العرفاء بأعزاز شرع و علماء (۱۳۲۷ھ)

علم و علماء شریعت کی فضیلت کا بیان اور شریعت و طریقت کے بارے میں ایک شخص کے دس اقوال شنیعہ کا ردِ بلیغ۔

(۹) الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطة (۱۳۰۹ھ)

تصور شیخ اور شغل برزخ کے اثبات پر دلائل و براہین۔

ان میں سے مقدم الذکر تین رسالے پہلے سے فتاویٰ رضویہ قدیم کی کتاب الحظروالاباحة میں شامل تھے جبکہ باقی چھ رسائل اب شامل کئے گئے ہیں۔ رسالہ نقاء السلفاء مطبوعہ ڈسکہ کے ساتھ ایک مسئلہ منسک تھا جو فتاویٰ افریقہ سے ماخوذ ہے اس کو بھی اس جلد میں شامل کر دیا گیا جو پیش نظر جلد کے صفحہ ۳۹۶ پر مسئلہ نمبر ۱۸۵ کے عنوان سے مذکور ہے۔

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

مئی ۲۰۰۲

فہرست مضامین مفصل

۱۰۴	خدا کا واسطہ دیا تو بلا وجہ نہ ماننا گناہ ہے۔		اعتقادات و سیر
۱۰۴	یہ لفظ کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں مانتے صریح کفر ہے، اس کے قائل پر توبہ و تجدید اسلام اور تجدید نکاح لازم ہے، اعلانیہ توبہ نہ کرے تو مسلمان اس سے بائیکاٹ کریں۔	۱۰۱	(ایمان، کفر، شرک، تقدیر، ردت، ہجرت، سنیت، گناہ، توبہ وغیرہ)
۱۰۵	مال حرام پر نیاز سے متعلق سوال۔	۱۰۱	جذامی کے ساتھ کھانا جائز ہے ضروری نہیں۔
۱۰۵	زہار مال حرام قابل قبول نہیں، نہ اسے راہ خدا میں صرف کرنا روا، نہ اس پر ثواب، بلکہ نرا وبال ہے۔	۱۰۱	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجزوم کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔
۱۰۵	مسئلہ بالا پر قرآن و حدیث سے دلائل۔	۱۰۲	مجزوم کے ساتھ کھانا کب ثواب اور کب نامناسب ہے۔
۱۰۷	حنس راوی متروک ہے۔	۱۰۲	یہ خیال باطل ہے کہ بیماری اڑ کر لگتی ہے، احادیث صحیحہ میں اسے رد فرمایا ہے۔
۱۰۸	جو چیز بارگاہ الہی سے مردود ہو وہ دربار رسول میں مقبول نہیں ہو سکتی۔	۱۰۳	قوی الایمان کے لئے مجزوم سے مخالفت نقصان دہ نہیں اور ضعیف الاعتقاد کے لئے احتراز بہتر ہے۔
		۱۰۳	احادیث سے مسئلہ کی تائید۔

۱۰۸	یہ کہنا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ناپاک چیزوں کو قبول فرماتے ہیں تو بین وگستاخی ہے۔	۱۱۳	مردار کی چربی سر میں لگانا گناہ ہے کفر نہیں۔
۱۰۸	نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم سے زیادہ سترے ہیں۔	۱۱۳	تلقین اسلام پر اجرت لیکنا گناہ ہے۔
۱۰۸	مباح و حرام میں کوئی نسبت نہیں۔	۱۱۳	ہمارے ائمہ کرام مالی جرمانہ (تقریر بالمال) کے قائل نہیں۔
۱۰۸	علماء کے اس فرمان کا مطلب کہ جس کے پاس مال حرام ہو اور وہ مالک معلوم نہ ہو تو اس کی طرف سے تصدق کر دے۔	۱۱۳	مال غیر ناحق کھالینے کے بعد جب تک تاوان نہ دے گناہ سے توبہ نہ ہوگی۔
۱۰۹	حاصل نیاز۔	۱۱۳	دو مسائل پر مشتمل استفتاء۔
۱۰۹	معنی قبول طاعت۔	۱۱۳	مسئلہ اولیٰ۔
۱۱۰	رَدِّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَعْنَى۔	۱۱۳	اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معشوق کہنا ناجائز ہے۔
۱۱۰	مال حرام سے تصدق کر کے امید ثواب رکھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔	۱۱۳	معنی عشق اللہ تعالیٰ کے حق میں محال قطعی ہے۔
۱۱۰	مسئلہ مذکورہ پر عبارات علماء سے تائید۔	۱۱۳	صرف معنی محال کا وہم ممانعت کے لئے کافی ہے۔
۱۱۱	جذامی کے ساتھ کھانے پینے سے متعلق استفتاء۔	۱۱۳	مصنف علیہ الرحمۃ کی تحقیق۔
۱۱۱	ضعیف الاعتقاد اور وہمی خیالات کے حامل لوگوں کو جذامی کے ساتھ کھانے پینے سے بچنا چاہیئے۔	۱۱۶	مسئلہ ثانیہ۔
۱۱۱	یہ خیال محض غلط ہے کہ جذامی کے ساتھ کھانے کی تاثیر سے دوسرا شخص بیمار ہو جاتا ہے۔	۱۱۶	مدینہ طیبہ کو میثرب کہنا ممنوع و گناہ اور کہنے والا گنہگار ہے۔
۱۱۱	تقدیر الہی میں جو لکھا ہے ضرور ہوگا اور جو نہیں لکھا ہے ہرگز نہ ہوگا۔	۱۱۶	مسئلہ مذکورہ پر شواہد و دلائل۔
۱۱۲	جذامی سے اجتناب کے متعلق احادیث کا محمل۔	۱۱۷	قرآن مجید میں جو لفظ میثرب آیا ہے وہ منافقین کا قول نقل کیا گیا ہے۔
۱۱۲	جذام اور دیگر عیوب کی وجہ سے بیوی کو طلاق نہیں ہو جاتی۔	۱۱۷	اللہ تعالیٰ نے منافقین کا رد کرتے ہوئے مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا۔
۱۱۲	مردار کی چربی سے متعلق ایک سوال۔	۱۱۸	بعض اشعار اکابر میں لفظ میثرب کے وقوع کا عذر۔

۱۲۵	کافر سے دوستی حرام اور دینی رجحان کی بنا پر ہو تو کفر ہے۔	۱۱۸	شرع مطہر شعر و غیر شعر سب پر حجت ہے، شعر شرع پر حجت نہیں۔
۱۲۶	مسلمان کب کلمہ کفر کہہ سکتا ہے۔	۱۱۹	مدینہ کی وجہ تسمیہ۔
۱۲۶	ہندو کے ہاتھ کی بنی ہوئی مٹھائی کا استعمال فتویٰ کی رو سے جائز مگر تقویٰ کی رو سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	۱۱۹	یثرب کہنے سے کیوں منع کیا گیا۔
۱۲۶	اصل اشیاء میں طہارت پائی جاتی ہے۔	۱۱۹	جس نے ایک بار یثرب کہا وہ دس بار مدینہ کہے۔
۱۲۶	یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔	۱۲۰	کافر و مشرک کا کوئی عمل اللہ نہیں۔
۱۲۶	دین کی بنیاد آسانی پر ہے۔	۱۲۰	کافروں کے میلے میں شریک ہونا مسلمان کو منع ہے مگر کفر نہیں کہ عورت نکاح سے نکل جائے۔
۱۲۶	عالم کو گالی دینے اور اس کو حقیر جاننے سے متعلق سوال۔	۱۲۰	مسئلہ مذکورہ کی تائید احادیث مبارکہ سے۔
۱۲۷	غیبت جاہل کی بھی سوا مخصوص صورتوں کے حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے۔	۱۲۱	پچی توبہ کے بعد گناہ باقی نہیں رہتا۔
۱۲۷	بلاد جہ شرعی کسی مسلمان جاہل کی بھی تحقیر حرام قطعی ہے۔	۱۲۱	پچی توبہ کس کو کہتے ہیں۔
۱۲۷	کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرعی گالی دینا حرام قطعی ہے۔	۱۲۲	ارکان توبہ تین ہیں۔
۱۲۸	احادیث مبارکہ سے مسئلہ مذکورہ کی تائید۔	۱۲۲	حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی پر توبہ میں فرق۔
۱۲۸	جب عام مسلمانوں کے باب میں یہ احکام ہیں تو علماء کرام کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے۔	۱۲۳	ہندو حلوائی کی دکان سے مٹھائی خرید کر اس پر فاتحہ پڑھنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان دین کو ایصال ثواب کرنا کیسا ہے۔
۱۲۸	توہین علماء کرام پر احادیث میں وعید شدید۔	۱۲۳	ہندو بلاشبہ قطعی طور پر کافر اور مشرک ہیں انہیں کافر نہ جاننے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔
۱۲۹	عالم کو اس لئے برا کہنا کہ وہ عالم ہے صریح کفر ہے۔	۱۲۳	آریہ ہندوؤں کا ہی ایک فرقہ ہے۔
۱۲۹	کسی دنیوی خصومت کے باعث عالم کو برا کہنے اور گالی دینے والا فاسق و فاجر اور بے سبب اس سے رنج رکھنے والا مریض القلب خبیث الباطن ہے۔	۱۲۳	بعض عقائد و نظریات آریہ کا بیان۔

۱۳۲	ایصالِ ثواب کے لئے مروج نذر و نیاز شرعی نہیں۔	۱۳۰	مسلمان نے عیسائی کا حقہ یا تو اس کیلئے کیا حکم ہے۔
۱۳۲	اصطلاح عربی ہے کہ سلاطین و عظماء کے حضور جو چیز پیش کی جائے اس کو نذر و نیاز کہتے ہیں۔	۱۳۰	کافر کا اقرار اسلام اس کو مسلمان ٹھہرانے کیلئے کافی ہے جب تک کفر جہید ظاہر نہ ہو۔
۱۳۲	نیاز نذر سے عام تر ہے۔	۱۳۰	نفی کی گواہی نامعتبر ہے۔
۱۳۲	محبوبانِ خدا کی طرف تقرب مطلقاً ممنوع نہیں جب تک بروجہ عبادت نہ ہو۔	۱۳۰	کہہار نے گھر میں ناقوس بجایا ایک مسلمان نے اس پر کلوخ اندازی کی جس پر ایک منبر مسلمان نے اس کو تنبیہ کی اور جرمانہ لیا، کیا منبر گتہ کار ہوگا۔
۱۳۲	تقرب کا معنی	۱۳۱	نذر و نیاز کی ایک صورت سے متعلق استفتاء۔
۱۳۲	محبوبانِ بارگاہِ خداوندی کی نزدیکی و رضامند مسلمان کو مطلوب ہے کہ ان کا قرب یعنی قربِ خدا اور ان کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔	۱۳۱	آدمی حقیقتاً کسی بات سے مشرک نہیں ہوتا جب تک غیر خدا کو معبود یا مستقل بالذات واجب الوجود نہ مانے۔
۱۳۲	مسئلہ کی تائید قرآن و حدیث اور عبارات فقہاء سے۔	۱۳۱	بعض نصوص میں جو بعض افعال پر اطلاقِ شرک ہوا اس کی تاویل۔
۱۳۳	جو شخص نذر و نیاز میں عبادتِ غیر کا قصد کرے ضرور مشرک ہے۔	۱۳۱	کفر ضروریاتِ دین کے انکار سے ہی لازم آتا ہے۔
۱۳۳	بدگمانی سخت تر جھوٹ اور اشد حرام ہے۔	۱۳۱	بعض اعمال پر نصوص میں جو اطلاقِ کفر ہو اس سے مراد کفر مصطلح نہیں۔
۱۳۳	قرآن و حدیث سے بدگمانی کی مذمت۔	۱۳۱	ہر شرک کفر ہے اور کفر مزیل اسلام۔
۱۳۳	مرد کے سر پر چوٹی رکھنا حرام ہے خصوصاً کسی کے نام کی چوٹی۔	۱۳۱	مومن کسی کبیرہ کے ارتکاب سے خارج اسلام نہیں ہوتا
۱۳۳	مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد لعنتی ہیں۔	۱۳۱	شرک کی تعریف۔
۱۳۵	فارسی زبان میں ایک ناقص سوال اور اس کا جواب۔	۱۳۲	مومن جو نذر و نیاز بقصد ایصالِ ثواب کرتے ہیں اس میں ہرگز قصد عبادت نہیں رکھتے۔

۱۳۳	حکمت چہارم۔	۱۳۶	آریہ سماجوں میں ملازمت کرنے والے مسلمانوں سے متعلق ایک استفتاء۔
۱۳۳	بدمذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب۔	۱۳۶	کلمات ملعونہ کفریہ کی کاپی نویسی کرنے والے، انہیں چھاپنے والے اور اس میں کسی طرح سے اعانت کرنے والے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔
۱۳۳	آسمان پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ملائکہ اور زمین پر اہلسنت ہیں۔	۱۳۶	گناہ میں معاونت کرنے والا بھی گنہ گار ہے اور مستحق جہنم ہے ان کا بایکٹ کیا جائے۔
۱۳۳	حکمت پنجم۔	۱۳۹	مصنف علیہ الرحمۃ کا تقویٰ اور اللہ ورسول سے محبت کا تقاضا کہ کفریہ کلمات کو نہ خود پڑھانہ سنا بلکہ استفتاء سے نکال دینے کا حکم دیا۔
۱۳۳	اعلانیہ گناہ دوسرا گناہ ہے اعلان گناہ دوسرا گناہ بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ۔	۱۳۹	ایک شخص کے بارے میں سوال جس نے سرعام کلمات کفر کہے مگر علانیہ توبہ نہیں کی۔
۱۳۳	اعلان گناہ کی مذمت احادیث سے۔	۱۴۱	جس طرح خلق پر ظاہر ہونے والے گناہ کے دو تعلق ہیں اسی طرح اس کی توبہ کے بھی دو رخ ہیں۔
۱۳۵	اعلان گناہ کا باعث نفس کی جرات و جسارت و سرکشی و بے حیائی ہے۔	۱۴۱	توبہ کا جو رخ جانب خدا ہے اس کا رکن اعظم ندامت قلبی ہے۔
۱۳۵	مرض کا علاج اس کی ضد سے ہوتا ہے۔	۱۴۱	حدیث میں ندامت کو توبہ کیوں قرار دیا گیا۔
۱۳۵	حرج مدنیوں کا انصاف ہے۔	۱۴۲	توبہ کا دوسرا رخ جانب خلق ہے کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اسی طرح ان پر اس کا توبہ و رجوع بھی ظاہر ہو۔
۱۳۵	مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہونا چاہیے۔	۱۴۲	گناہ علانیہ کیلئے شرع نے توبہ کا علانیہ حکم دیا اور پوشیدہ گناہ کیلئے پوشیدہ توبہ ہے۔
۱۳۵	کیا علانیہ توبہ کیلئے مشکلات مجمع و مجلس شرط ہے۔	۱۴۳	اعلانیہ گناہ پر علانیہ توبہ میں حکمتیں۔
۱۳۵	حدیث "اعلنوا النکاح" کی توجیہ۔	۱۴۳	حکمت اول۔
۱۳۶	سوکے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دوکے سامنے اظہار توبہ کر دیا اس سے نولد مطلوبہ پورے نہ ہوں گے۔	۱۴۳	حکمت دوم۔
۱۳۶	اعلانیہ توبہ میں ایک اور نکتہ۔	۱۴۳	حکمت سوم۔

۱۵۲	جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے برابر کوئی صحابی نہیں وہ اہلسنت سے خارج ہے۔	۱۳۶	خیالات بد مذہبی کے اظہار پر امیر المؤمنین فاروق اعظم نے ایک شخص کو سخت سزا دی اور اس سے قطع تعلق کا حکم دیا تاہم قتلکہ وہ ٹھیک ہو گیا۔
۱۵۲	تفصیلیہ فرقہ رافضیوں کا چھوٹا بھائی ہے۔	۱۳۹	فاسق کی گواہی تاہب ہو کر بھی قبول نہیں جب تک کچھ مدت گزر نہ جائے۔
۱۵۲	ماں کے رافضی ہونے سے سنی بیٹے پر کچھ الزام نہیں۔	۱۳۹	بعد از توبہ کیسے کاذب کی گواہی مقبول اور کیسے کی نامقبول ہے۔
۱۵۳	بھنگی کے گھر کھانے پر فاتحہ و ایصال ثواب کرنے والے اور کھانے والے کا کیا حکم ہے۔	۱۵۰	غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام سے افضل کہنا گمراہی ہے اور بھٹائے الہی ان کو مالک نفع و ضرر کہنے میں حرج نہیں۔
۱۵۳	کافر کی کوئی نیاز و عمل مقبول نہیں۔	۱۵۰	کسی کو مالک نفع و ضرر کہنا کب جائز اور کب کفر ہے۔
۱۵۳	کفار کے کھانے پر فاتحہ دلانے والے اور ثواب کا اعتقاد رکھنے والے پر توبہ فرض ہے بلکہ اس کو تجدید اسلام و تجدید نکاح چاہیے و گرنہ مسلمان اس سے قطع تعلق کریں۔	۱۵۰	مجلس میلاد مبارک اور گیارہویں شریف میں دو حیثیتیں ہیں ایک مخصوص فعل اور دوسری مقصد و منشا۔ بحیثیت اول یہ جزء ایمان نہیں جبکہ بحیثیت ثانی داخل ایمان ہے۔
۱۵۳	شادی کے موقع پر تاشہ بجانے کے بارے میں استفتاء۔	۱۵۱	مسئلہ پر قرآن و حدیث سے دلیل۔
۱۵۳	کیسی دف شادی کے موقع پر بجانے کی اجازت ہے۔	۱۵۱	چار سوالات پر مشتمل ایک استفتاء۔
۱۵۳	مرد و عورت ڈھول تاشے بجانا جائز نہیں۔	۱۵۱	کلمہ حمد سے استہزاء کرنے والا تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے۔
۱۵۳	ناجائز بات سے اگر کوئی کافر یا بد مذہب منع کرے تو اس کو جائز نہیں کہا جاسکتا۔	۱۵۲	رافضیوں سے میل جول حرام، اس کا مرتکب فاسق، مسلمان اس سے مقاطعہ کریں۔
۱۵۳	سنی مسلمانوں کو دین پر کیسا اعتقاد چاہیے۔	۱۵۲	سود خور سے محبت بلا مجبوری منع ہے۔
۱۵۳	سود، جو اور زنا، حرام اور ان کا مرتکب مستحق ناروغضب جبار ہے۔	۱۵۲	سود کھانے والے، کھلانے والے اور لکھنے والے اور اس پر گواہی دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

۱۵۹	کافروں کی شیطانی خرافات کو اچھا جانا آفت اشد ہے اس صورت میں تجدید اسلام اور تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔	۱۵۵	زنا کب سود اور جوئے سے بدتر اور کب ان سے کمتر گناہ ہے۔
۱۵۹	میلہ کفار میں تجارت کیلئے جانا بھی ممنوع ہے۔	۱۵۵	سود خور، جواری اور زانی کے ساتھ کھانا نہیں کھانا چاہیے۔
۱۵۹	معبد کفار میں جانا گناہ ہے۔	۱۵۵	چار سوالات پر مشتمل استفتاء۔
۱۶۱	کفار کو دعوت ہدایت و اسلام دینے کے لئے ان کے میلے میں عالم دین کو جانا مطلقاً جائز ہے۔	۱۵۵	کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا یا برادر یا فیت کرنا کیسا ہے۔
۱۶۱	حرام اور کفر اور سود کھانے میں کون سا گناہ صغیرہ اور کون سا کبیرہ ہے۔	۱۵۵	نوجوان بیوہ عورتوں کے نکاح ثانی پر طعن کرنا کیسا ہے۔
۱۶۱	کفر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے۔	۱۵۵	بیہ شادیوں پر طوائف اور بھانڈے نچانے کا حکم شرعی کیا ہے۔
۱۶۱	سود گناہ کبیرہ ہے۔	۱۵۵	جوئے کا انگہ لگانے والے حنفی المذہب اور اہلسنت و جماعت رہتے ہیں یا نہیں۔
۱۶۲	بدعت سیدہ اور گناہ کبیرہ میں نسبت۔	۱۵۷	اطاعت والدین جائز باتوں میں فرض ہے اور ناجائز بات کا حکم دیں تو اطاعت ناجائز ہے۔
۱۶۲	فقہ اعتقاد فقہ عمل سے بدتر ہے۔	۱۵۷	ماں باپ مرتکب کبائر بھی ہوں تب بھی اولاد پر ان کی اطاعت لازم ہے جب تک مرتد نہ ہوں۔
۱۶۲	غیبت زنا سے بدتر ہے۔	۱۵۷	مرتد کیلئے مسلمان پر کوئی حق نہیں۔
۱۶۲	قتل سے سخت تر ہے۔	۱۵۷	بڑے بھائی کو حق تعظیم حاصل ہے مگر وہ ماں باپ کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔
۱۶۳	کون سا جھوٹ صغیرہ ہے۔	۱۵۷	بلا وجہ شرعی ایذا رسانی حلال نہیں۔
۱۶۳	صغیرہ بعد از اصرار کبیرہ ہو جاتا ہے۔	۱۵۷	اہل ہنود کا میلہ دیکھنے کے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر لازم آتا ہے۔
۱۶۳	غیبت و کذب کب زنا سے بدتر ہوتے ہیں۔	۱۵۸	کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔
۱۶۳	سجدہ تحیت اگر بت، چاند یا سورج وغیرہ کو کیا جائے تو اس پر حکم کفر ہے۔	۱۵۸	منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔
۱۶۳	کفر اگرچہ عقد قلبی ہے مگر اقوال زبان اور بعض افعال اس پر دلیل ہوتے ہیں۔	۱۵۹	شعبہ باز بھان متی بازی گر کے افعال حرام ہیں۔
۱۶۳	معبودان باطل کی تصویر کو سجدہ کرنا کفر ہے۔	۱۵۹	حرام کو تماشا بنانا حرام۔

۱۶۹	فعل حلال کو حرام کرنے والے، غیر مقلدین کو خلاف شرع مدد دینے والے، شرعی معاملے میں جھوٹی شہادت دینے والے کے پیچھے نماز ناجائز ہے جب تک توبہ نہ کریں۔	۱۶۳	کوئی تصویر کو سجدہ کرنا کفر نہیں۔
۱۶۹	حق کے مقابل باطل کی اعانت کرنے والے کی امامت ناجائز اور مسلمان ان کا مقاطعہ کریں۔	۱۶۴	فقہ اکبر کی ایک عبارت کی توجیہ۔
۱۶۹	قاضی کار جسٹر شرعاً کوئی شرط نکاح نہیں۔	۱۶۴	ایک حدیث کا مطلب۔
۱۷۰	اہل ہند کی خرافات و لغویات پر مشتمل مجالس میں شریک ہونے والے مسلمان فاسق و فاجر مرتکب کبائر اور مستحق غضب جبار و عذاب نار ہیں۔	۱۶۴	اہل قبلہ کون ہیں۔
۱۷۰	مسلمان کا گزر کفار کے محلہ سے ہو تو جلد گزر جائے۔	۱۶۵	ہندو مسلم اتحاد کی خاطر رسومات شنیعہ کا مرتکب ہونے والی جماعت کے بارے میں سوال۔
۱۷۰	ہندوؤں کے افعال ملعونہ کو بطور تماشہ دیکھنا لعنت اور بگاہ و قعت دیکھنا کفر ہے۔	۱۶۶	کفار کے افعال قبیحہ شنیعہ کو مستحسن جاننا بافتق ائمہ کفر ہے، ایسے لوگ اسلام سے خارج ہو گئے ان کی عورتیں نکاح سے نکل گئیں اور ان کی بیبتیں جاتی رہیں۔
۱۷۲	خاکروب مسلمان ہوتے ہی غسل کر کے پاک صاف ہو جائے تو اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے۔	۱۶۶	مشرکین کے متوار کی خوشی منانا اور اس میں شریک ہونا معصیت قطعہ ہے۔
۱۷۲	جو کافر تلقین اسلام چاہے اس کو تلقین کرنا فرض اور اس میں تاخیر گناہ کبیرہ ہے۔	۱۶۶	معصیت قطعہ کا استحلال کفر ہے۔
۱۷۲	جو ان لڑکی کو مسلمان کرنے والے عالم کے پیچھے نماز ناجائز نہیں۔	۱۶۶	کفار کے افعال ملعونہ کو برا جان کر شرکت کرنے والے مرتکب کبائر اور مستحق عذاب نار ہیں۔
۱۷۲	مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔	۱۶۷	مسئلہ مذکورہ پر قرآن و حدیث سے دلائل۔
۱۷۲	آیات قرآنیہ سے تائید۔	۱۶۸	کافر و مومن میں اتحاد کیسا۔
۱۷۳	خاکروب مسلمان ہو کر پھر اپنی قوم سے مل گیا اور اب دوبارہ قبول اسلام کی درخواست کرے تو اس میں تامل نہیں کرنا چاہیے۔	۱۶۸	کفار کے امور دنیوی میں ایک حد تک موافقت کی جاسکتی ہے مگر امور مذہبی میں موافقت جائز نہیں۔
۱۷۳	کافروں کے غلط طعنہ کا لحاظ کرنا اور مسلمانوں کی دل کھنی کی پرواہ نہ کرنا جہالت ہے۔	۱۶۸	تعزیر مذہب میں ناروا و ممنوع ہے۔
		۱۶۸	اودھ کے کچھ ہندو تعزیر بناتے اور اٹھاتے ہیں۔

۱۷۷	محبت رسول اور نفرتِ گستاخان کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔	۱۷۳	برہمن اور خاکروب میں سے زیادہ نجس کون ہے۔
۱۷۷	زبان سے توبہ دعویٰ محبت کر دیتے ہیں مگر عملی کارروائیاں آزمائش کرادیتی ہیں۔	۱۷۳	جو خود عالم نہ ہو اور مستند علماء کا فتویٰ نہ مانے تو وہ گمراہ ہے۔
۱۷۸	اہل ہنود کی طرف سے حکومت خود اختیاری کی تحریک و شورش میں مسلمانوں کی شرکت کے بارے میں استفتاء اور ہندوؤں کے مسلمانوں کے ساتھ رویے کی جھلک۔	۱۷۳	غیر عالم کو حکم ہے کہ عالم سے پوچھو۔
۱۷۹	یہود اور مشرک مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔	۱۷۴	نو مسلم خاکروب کے ساتھ کھانا کھانے والے مسلمان کی ہنسی اڑانے والا گنہگار ہے۔
۱۷۹	قرآن پاک سے دلائل۔	۱۷۴	عورت مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر خاکروب ہو شرعاً کیا حکم ہے۔
۱۸۲	ہندو مذہب کی کتاب بید مثل قرآن مجید زید نے گلے میں ڈال رکھی ہے کافراں کو قرآن مجید سمجھ کر توہین کرنا چاہتا ہے تو کیا زید کو دفاع کرنا چاہیے اور دیگر مسلمانوں کو اس کی مدد کرنی چاہیے یا نہیں۔	۱۷۵	تحلیل حرام و تحریم حلال دونوں کفر ہیں۔
۱۸۲	مثال میں بسا اوقات فرق رہ جاتا ہے۔	۱۷۵	فاسق و مرتکب کبیرہ اور مفتی علی اللہ کے پیچھے نماز ممنوع ہے۔
۱۸۲	کافر مذہب کی کتاب کو قرآن مجید سے تشبیہ دینا توہین قرآن ہے۔	۱۷۶	وہابیہ بے دین ہیں ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔
۱۸۲	اصرار علی الحرام جرم ہے۔	۱۷۶	کسی کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر ان کو امام و مدرس بنانا مستحسن سمجھنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔
۱۸۳	اپنے نفس کو سزا و ذلت پر پیش کرنا بحکم حدیث حرام ہے۔	۱۷۶	رضا بالکفر کفر ہے۔
۱۸۳	شیعہ کی تنظیم میں سنیوں کو شریک ہونا کیسا ہے۔	۱۷۶	ضروریات دین کا منکر کافر ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔
۱۸۳	سنیوں کو غیر مذہب والوں سے اختلاط میل جول ناجائز ہے خصوصاً جبکہ وہ افسر ہوں اور یہ ماتحت۔	۱۷۶	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینے، لکھنے اور چھاپنے والے وہابیہ کو امام و مدرس بنانے والا کیسا مسلمان ہے۔
۱۸۳	زنا کے ثبوت کا شرعی معیار۔		

۱۸۸	مطابق قانون فطرت ہے کہ رطوبت میں حرارت جب عمل کرے گی تو فیضان روح ہوگا۔	۱۸۳	حدِ قذف اسی کوڑے ہیں۔
۱۸۸	موہومات اور بیہودہ خیالات کی موافقت کی جائے تو دین و دنیا کی عافیت تنگ ہو جائے گی۔	۱۸۳	اجنبیہ عورت سے خلوت حرام ہے۔
۱۸۸	ہنود کے مذہبی تہوار کو اچھا جان کر منانے والا اسلام سے خارج ورنہ فاسق تو ضرور ہوگا۔	۱۸۳	مقدوف فی القذف کی گواہی ہمیشہ کو مردود ہے۔
۱۸۸	اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی کی اتباع درست نہیں۔	۱۸۳	روافض کی گمراہی کا ثبوت حدیث میں اور ان سے قطع تعلق کا حکم۔
۱۸۹	مباہلہ کیا ہے، وہ کس وقت، کس سے، کس طرح کیا جاسکتا ہے۔	۱۸۵	دسبرہ کی جھنڈی کے جلسہ میں ہنود کے ساتھ شریک ہونے والے مسلمان سے متعلق سوال۔
۱۸۹	مشکوٰۃ یا منظون بات پر مباہلہ سخت جرات ہے۔	۱۸۶	مراسم کفر کی اعانت اور ان میں شرکت ممنوع و گناہ اور مخالفت حکم الہ ہے۔
۱۸۹	فرقہ اسمعیلیہ کے ایک مذہبی پیشوا کا استقبال کرنے والے مسلمانوں سے متعلق سوال۔	۱۸۶	کفار کی رسومات و افعال کو مستحسن جاننے والا کافر ہے مسلمان اس سے بائیکاٹ کریں۔
۱۹۰	بد مذہبوں سے میل جول رکھنے والے اگر توبہ نہ کریں تو مسلمان ان کو اپنے پاس نہ بیٹھنے دیں سنی مدر سے کی رکینت توڑی چیز ہے۔	۱۸۷	ہنود کے تہوار "پچوسن" کے موقع پر مسلمان تیلیوں کا گھانینہ چلانا اور اس کے عوض ہندوؤں سے پیسے وصول کرنا کیسا ہے۔
۱۹۰	تعظیم بد مذہبوں اور ان سے اختلاط رکھنے اور ان کو سلام کہنے پر وعیدات قرآن و حدیث سے۔	۱۸۷	ہنود کے تہواروں میں ان کی موافقت کرنے والے مسلمانوں اور مسلمانوں کو شرکت پر مجبور کرنے والے رئیس کے بارے میں کیا حکم ہے۔
۱۹۲	ابراہیم بن میسرہ تابعی مکی اور ثقہ ہیں۔	۱۸۷	معاصی پر اجارہ جائز نہیں۔
۱۹۲	جس چیز کے کفر پر اتفاق ہو اور جس کے کفر میں اختلاف ہو دونوں کا حکم۔	۱۸۷	فعل حرام کی اجرت حرام ہے۔
۱۹۲	ایک سنی عالم کے تحریری اعلان کے بارے میں سوال جس کے شروع میں حمد و نعت نہیں اور نہ ہی اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ تحریر کیا گیا ہے۔	۱۸۷	ناجائز کا ترک واجب ہے۔
۱۹۳	مسلمان پر نیک گمان کا حکم ہے۔	۱۸۸	اغراض فاسدہ کفار کی تخصیل نامناسب۔
		۱۸۸	خوردین سے مشاہدہ ہوا ہے کہ دودھ اور پانی سب میں یقیناً کیڑے ہوتے ہیں۔

۱۹۸	اگر حج کی ادائیگی کی رشوت کے بغیر کوئی صورت نہ ہو تو کیا کرے۔	۱۹۴	کسی سُستی کے عدم ذکر تو تسل کو انکار تو تسل قرار نہیں دیا جاسکتا۔
۱۹۸	کس صورت میں تصویر کی اجازت ہے۔	۱۹۴	توسل کا انکار کرنے والا سنی نہیں ہوتا۔
۱۹۹	کافر کہے مجھے مسلمان کرلو تو مسلمان کو اس کیلئے فرض نماز توڑ دینا واجب ہے۔	۱۹۴	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل مسلمان کے دل میں رچا ہوا ہے اگرچہ بعض اوقات زبان سے نہ کہے۔
۱۹۹	ظن غالب یقین کے ساتھ لاحق ہے۔	۱۹۵	کائنات کی ہر نعمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے ملتی ہے۔
۱۹۹	کفار کو دعوت اسلام دینا کب واجب اور کب مستحب ہے۔	۱۹۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاسم خزائن حق ہیں۔
۲۰۱	۵ رسالہ جلی النص فی اماکن الرخص (اس بات کا بیان کہ بعض اوقات بعض ممنوعات میں رخصت ملتی ہے)	۱۹۵	مصنف علیہ الرحمۃ کی طرف سے مستفتی کو حسن اعتقاد پر داؤ۔
۲۰۲	نہ ہر ممنوع کسی نہ کسی وقت مباح ہو سکتا ہے نہ ہر وقت ایسا کہ کسی نہ کسی ممنوع میں رخصت کی قابلیت رکھتا ہے۔	۱۹۵	پاسپورٹ کے لئے تصویر بنانے اور بنوانے سے متعلق استفتاء۔
۲۰۲	مواقع رخصت کے بارے میں کچھ قواعد و اصول شرعیہ جن میں بظاہر تعارض ہے۔	۱۹۶	ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگرچہ صرف چہرہ کی ہو۔
۲۰۲	اصل اول۔	۱۹۶	جس کا کھینچنا حرام اس کا کھنچنا بھی حرام ہے۔
۲۰۲	مفسدہ کا دفع مصلحت کی تحصیل سے زیادہ اہم ہے۔	۱۹۶	جس چیز کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے۔
۲۰۲	اصل اول کی مؤید حدیث۔	۱۹۷	الضرورت تہج المخطورات۔
۲۰۲	قاعدہ مذکورہ مطلقاً لحاظ نہیں بتاتا ہے۔	۱۹۷	مجرد تحصیل منفعت کیلئے کوئی ممنوع مباح نہیں ہوتا۔
۲۰۲	اصل دوم۔	۱۹۷	جائز نوکری تیس روپیہ اور ناجائز ڈیڑھ سو کی ملتی ہو تو نفع کے لئے ناجائز کو اختیار کرنا حرام ہے۔
۲۰۲	مجبوریاں ممنوع کو مباح کر دیتی ہیں۔	۱۹۷	عیسائیوں کے بگل بجانے کی نوکری مسلمان کیلئے جائز نہیں۔
۲۰۲	اصل مذکورہ دو آیتوں سے ماخوذ ہے۔		

۲۰۳	اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر ایک کیلئے اس کی نیت۔	۲۰۳	قاعدہ مذکورہ مطلقاً لحاظ ضرورت بتاتا ہے۔
۲۰۳	قاعدہ مذکورہ کی مؤید آیت کریمہ۔	۲۰۳	اصل سوم۔
۲۰۳	مواقع و اماکن رخص کا بیان اور قواعد مذکورہ سب کے موارد کی وضاحت۔	۲۰۳	دو بلاؤں کا بتلاان میں سے ہلکی کو اختیار کرے۔
۲۰۵	مراتب پانچ ہیں: اضرت، حاجت، منفعت، زینت، فضول	۲۰۳	اصل مذکور کا ماخذ آیت کریمہ ہے۔
۲۰۵	پانچ چیزیں ہیں جن کے حفظ کو اقامت شرائع الہیہ ہے: دین، عقل، نسب، نفس اور مال۔	۲۰۳	قاعدہ مذکورہ دونوں اطلاق نہیں کرتا بلکہ موازنہ چاہتا ہے۔
۲۰۵	مراتب خمسہ مذکورہ کی تعریفیں اور مثالیں۔	۲۰۳	اصل چہارم۔
۲۰۶	ضرورت کا استثناء بدیہی ہے۔	۲۰۳	ضرر مدفع ہے۔
۲۰۶	متعدد مثالیں کہ اپنی ضرورت تو ضرورت ہے دوسرے مسلم کی ضرورت کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے۔	۲۰۳	اصل مذکور کی مؤید آیت کریمہ و حدیث اقدس۔
۲۰۶	ڈوبتے کو بچا سکتا ہے تو نماز توڑ کر بچانا لازم ہے اگرچہ نماز قضا ہو جائے۔	۲۰۳	اصل پنجم۔
۲۰۶	بچے کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو قابلہ نماز مؤخر کر دے۔	۲۰۳	مشقت آسانی لاتی ہے۔
۲۰۶	اندھے کو کنویں میں گرنے سے بچانے کیلئے نماز کو توڑ دینا لازم ہے۔	۲۰۳	قاعدہ مذکورہ کی مؤید آیت کریمہ۔
۲۰۷	جن کا نفقہ اس پر لازم ہے ان کا بندوبست کئے بغیر حج کو نہ جائے۔	۲۰۳	مشقت و دشواری کا دائرہ ضرورت و مجبوری سے وسیع تر ہے۔
۲۰۸	زینت و فضول کیلئے کوئی ممنوع شرعی رخصت نہیں ہو سکتا۔	۲۰۳	اصل ششم۔
۲۰۸	حقہ بضرورت مرض جائز اور منفعت ظاہرہ مثلاً قوت جماع کیلئے ناجائز ہے۔	۲۰۳	جس کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام۔
۲۰۹	حلال کام میں تیس روپے ماہانہ پاتا ہے اور نصرانی ناقوس بجانے پر ڈیڑھ سو ماہانہ دیں گے اس منفعت کیلئے یہ نوکری جائز نہیں۔	۲۰۳	اصل مذکور کی مؤید آیت کریمہ۔
		۲۰۳	اصل ہفتم۔

۲۱۵	داڑھی شعارِ اسلام ہے شعارِ اسلام سے استہزاء اسلام سے استہزاء ہے۔	۲۱۰	فاسقانہ وضع کا جو تانے پر موچی اور ایسی وضع کے کپڑے بنانے پر درزی کو کتنی اجرت ملے اس کی اجازت نہیں کہ یہ معصیت پر اعانت ہے۔
۲۱۶	جس شخص کے عقائد کا ٹھکانا ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں۔	۲۱۰	لکڑی جنگل سے مفت مل سکتی ہے مگر اس کیلئے کسی شخص کو رشوت دینی پڑتی ہے تو دینا حرام ہے۔
۲۱۶	ہمزاد کیا ہے اس کی تسخیر کیلئے عمل کرنا کیسا ہے۔	۲۱۱	کعبہ معظمہ میں داخل ہونے کیلئے رشوت دینا اور اس کا لینا حرام ہے۔
۲۱۶	آسیب، بھوت، چڑیل اور شہید وغیرہ جو مشہور ہیں صحیح ہیں یا غلط۔	۲۱۱	حرام محض منفعت کیلئے حلال نہیں ہو سکتا۔
۲۱۶	دستِ غیب اور مصلے کے نیچے سے اشرفی وغیرہ کا نکلنا صحیح ہے یا نہیں۔	۲۱۲	الصریح یفوق الدلالة۔
۲۱۶	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمزاد مسلمان ہو گیا تھا۔	۲۱۲	تبدیل وقف کب جائز اور کب ناجائز ہے۔
۲۱۷	تسخیر ہمزاد اگر سفلیات سے ہو تو حرام قطعی بلکہ بعض صورتوں میں کفر، اور اگر علویات سے ہو تب بھی خالی از ضرر نہیں۔	۲۱۲	وقف کو حالت سابقہ پر رکھنا واجب ہے نہ کہ اس میں زیادتی کرنا۔
۲۱۸	صحبت جن کا کم از کم ضرر یہ ہے کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے۔	۲۱۳	ہندیہ کی عبارت سے پیدا ہونے والے ایک اعتراض کا جواب۔
۲۱۸	جن اور ناپاک روحیں احادیث سے ثابت ہیں۔	۲۱۳	والدین کے فرمان کی خلاف ورزی کس صورت میں جائز اور کس صورت میں ناجائز ہے۔
۲۱۸	شہداء کرام خبیث حرکات سے منزہ و مبرا ہیں۔	۲۱۵	اذان سے استہزاء کفر ہے اس کا مرتکب تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے۔
۲۱۸	دستِ غیب کی صحیح اور غلط صورتیں۔	۲۱۵	اذان سے استہزاء کفر ہے اس کا مرتکب تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے۔
۲۱۹	دستِ غیب کا اعلیٰ اور سہل تر عمل وہ ہے جو قرآن مجید میں موجود ہے۔	۲۱۵	داڑھی سے استہزاء کرنے والے کا ایمان زائل، نکاح باطل اور عذر جہل غلط و عاقل ہے۔
۲۱۹	لوگ عملِ حب کے پیچھے خستہ و خوار پھرتے ہیں مگر نہیں ملتا حالانکہ حب کا سہل و یقینی عمل قرآن مجید میں مذکور ہے۔	۲۱۵	داڑھی شعارِ اسلام ہے شعارِ اسلام سے استہزاء اسلام سے استہزاء ہے۔

۲۲۳	کواکب فلکی کے اثرات سعد و نحس پر عقیدہ رکھنا کیسا ہے اور تعویذات میں عامل کو ان کی رعایت کہاں تک درست ہے۔	۲۲۰	طوسی کا رخصت حد کفر تک نہ تھا اس نے حتی الامکان اگلوں کے کفر کی تاویلات کیں جو گناہ ہے اور جہاں اس نے خلاف اہلسنت کیا اس کا رد کر دیا گیا ہے۔
۲۲۳	مسلمان مطہر پر کوئی چیز نحس نہیں اور کافروں کے لئے کچھ سعد نہیں۔	۲۲۰	منطقی و فلسفی شراح و محققین معصوم نہیں۔
۲۲۳	کبھی گناہ بھی سعادت ہو جاتا ہے۔	۲۲۰	یہ جو مشہور ہے کہ گھر، گھوڑا اور عورت منحوس ہوتے ہیں محض باطل و مردود اور ہندوؤں کے خیالات ہیں۔
۲۲۳	کواکب کو موثر جاننا شرک، ان سے مدد مانگنا حرام اور ان کی رعایت خلاف توکل ہے۔	۲۲۱	تعزیر ناجائز و بدعت ہے مگر کفر نہیں کہ نماز جنازہ ناجائز اور ذبیحہ مردار ہو۔
۲۲۳	تبخیر و تلوین سے کیا مراد ہے۔	۲۲۱	افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں۔
۲۲۳	مسئلہ سے متعلق اشعۃ اللمعات پر مصنف علیہ الرحمۃ کا حاشیہ۔	۲۲۱	ابن ماجہ کی ایک حدیث پر کلام اور اس کی توجیہ۔
۲۲۳	فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلب باران کی دعا مانگتے وقت منزل قمر کی رعایت کا حکم دیا۔	۲۲۱	ہر بدعت سیدہ کفر نہیں۔
۲۲۵	حرام کھانا کبھی جائز نہیں ہوتا جس وقت جائز ہوتا ہے اس وقت حرام نہیں رہتا۔	۲۲۱	بعض بد مذہبیاں کفر نہیں۔
۲۲۵	"فقیری میں جھوٹ بولنا اور حرام کھانا جائز ہے" یہ کہنے والے کا کیا حکم ہے۔	۲۲۱	مسئلہ کی تائید عبارات فقہاء سے۔
۲۲۷	دینی مدرسہ میں حکومت انگریزی کی امداد کی بنا پر انگریزی وغیرہ داخل نہ کی گئی تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں اور اس کا بند کرنا محض بے وجہ ہے۔	۲۲۲	لعنت بہت سخت چیز ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔
۲۲۸	حکومتی خطاب واپس کرنا نہ کرنا کوئی شرعی مسئلہ نہیں اگر واپسی خطاب میں بندش امداد کا اندیشہ صحیح ہے تو واپسی حماقت ہے۔	۲۲۲	جب تک کفر پر مرنا ثابت نہ ہو کافر پر بھی لعنت جائز نہیں۔
۲۲۸	اہل ہنود کے رسومات کفریہ پر مشتعل جلسوں میں شرکت کرنے والا قابل امامت نہیں۔	۲۲۲	دیوبندی عقائد والوں سے میل جول حرام ہے۔
۲۲۸	دشمنان دین سے احتراز فرض ہے۔	۲۲۲	فریسیس کے بارے میں سوال و جواب۔
		۲۲۳	ایک اجمالی مہم سوال۔

۲۳۴	جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانی کو محرر بنانے سے انکار فرمادیا۔	۲۲۸	فرض کا ترک موجب ملامت اور مانع امامت ہے۔
۲۳۵	کفار سے جملہ انواع معاملات ناجائز نہیں۔	۲۲۸	کافر کے لئے دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کفر خالص و تکذیب قرآن ہے۔
۲۳۶	ہر کافر حربی کافر محارب ہے وہ ذمی و معاہدہ کا مقابل ہے۔	۲۲۸	مشرک کی نماز و دعا کے لئے اشتہار چھاپنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
۲۳۶	رازدار بنانا ذمی معاہدہ کو بھی جائز نہیں۔	۲۲۸	قربانی کا شعائر اسلام ہے اور ہندوستان میں اس کا جاری رکھنا واجب ہے۔
۲۳۶	موالات مطلقہ جملہ کفار سے حرام ہے حربی ہو یا ذمی۔	۲۲۹	کفار و زنادقہ کو واعظ مسلمان و پیشوائے دین بنانا اسلام کو کند چھری سے ذبح کرنا ہے۔
۲۳۶	برو احسان معاہدہ سے جائز اور حربی سے حرام ہے۔	۲۲۹	مشرکین و کفار کے ساتھ اتحاد و دودا حرام قطعی ہے۔
۲۳۶	امام رازی کی ایک عبارت کا مطلب۔	۲۳۰	سلاطین اسلام و ممالک اسلامیہ و اماکن مقدسہ کے لئے خطبہ جمعہ و عیدین میں دعا مستحب ہے۔
۲۳۶	آیہ کریمہ "واغلظ علیہم" کا شان نزول اور تفسیر۔	۲۳۱	رسالہ الرمز المرصف علی سوال مولینا السید اصف (کفار سے معاملات، احکام مرتدہ اور ایک اشتہار (اسلامی پیام) کے بعض مندرجات سے متعلق مولانا سید اصف علیہ الرحمہ کے سوالات کا مفصل و مدلل جواب)
۲۳۶	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل ارشاد "واغلظ علیہم" کفار پر انواع انواع کے نرمی و عنف و صفح فرماتے تھے۔	۲۳۳	ارشاد الہی "یا ایہا الذین امنوا لاتتخذوا بطانۃ من دونکم لایالونکم خیالاً" عام و مطلق ہے۔
۲۳۷	امام عطاء بن ابی رباح کے مناقب۔	۲۳۳	کافر کو رازدار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو۔
۲۳۷	یہود و مشرکین عداوت مسلمان میں سب کافروں سے سخت تر ہیں۔	۲۳۳	کفار ہرگز ناقدر قدرت ہماری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔
۲۳۷	یا ایہا النبی جاہد الکفار میں حکم جہاد عام ہے۔	۲۳۳	حدیث لاتستضیئوا بنار المشرکین کی تفسیر۔
		۲۳۴	آیہ کریمہ لاتتخذوا بطانۃ من دونکم کی تفسیر۔

۲۳۳	امام رازی علیہ الرحمۃ کے علیل ہونے اور یہودی طیب سے علاج کرانے کا عجیب واقعہ۔	۲۳۷	کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اس کی علیت کا مشعر ہوتا ہے۔
۲۳۳	عورت مرتدہ ہونے پر نکاح سے خارج نہیں ہوتی۔	۲۳۷	نفس کفر میں تمام کفار برابر ہیں "الکفر صلتہ واحدة"
۲۳۳	قول صوری و ضروری میں فرق ہے۔	۲۳۷	معاهدہ کا استثناء حکم جہاد سے دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورہ معلوم و مستقر فی الاذہان ہے۔
۲۳۳	سوائے نکاح کے باقی تمام احکام ارتداد مرتدہ پر جاری ہوں گے۔	۲۳۷	تفاوت عداوت کفار پر بنائے کار نہیں۔
۲۳۳	مرتدہ اپنے مسلمان شوہر کا ترکہ نہیں پائے گی۔	۲۳۷	حسب حاجت ذلیل قلیل ذمیوں سے حربوں کے مقابلہ و مقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں۔
۲۳۳	عورت اگر مرض الموت میں مرتدہ ہوئی تو شوہر اس کا ترکہ پائے گا ورنہ نہیں۔	۲۳۷	مسخرتے سے شکار میں مدد لینا جائز ہے۔
۲۳۳	مرتدہ جب تک اسلام نہ لائے شوہر کو اسے ہاتھ لگانا حرام ہے۔	۲۳۸	مشرک سے استعانت مطلقاً ناجائز۔
۲۳۳	عالمگیری و در مختار کی عباراتوں سے استنباط کہ مرتدہ کا نکاح نہیں جاتا مگر وہ شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔	۲۳۸	کافر طیب سے کس نوعیت کا علاج جائز اور کس نوعیت کا ناجائز ہے۔
۲۳۵	مرتدہ کو تجدید نکاح کا حکم بنظر احتیاط ہے۔	۲۳۹	کافر طیبوں کے مسلمان مریضوں کو فریب دینے کے متعدد طریقے۔
۲۳۵	مرتدہ کا شوہر پر حرام ہو جانا موجب زوال نکاح نہیں۔	۲۳۹	مصر کے ایک مسلمان رئیس اور یہودی طیب کا واقعہ۔
۲۳۵	بارہا عورت ایک مدت تک بلکہ کبھی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور نکاح قائم رہتا ہے۔	۲۳۲	بعض لوگ کافر طیب کے ساتھ مسلمان طیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں، یوں اس کے مکر سے امن سمجھتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں جانتے حالانکہ اس میں متعدد خرابیاں ہیں۔
۲۳۵	زوجہ کی بہن سے نکاح کر کے قربت کر لے تو زوجہ حرام ہو گئی یہاں تک کہ اس کی بہن کو جدا کرے اور اس کی عدت گزر جائے۔	۲۳۳	یہودی طیب سے علاج کرانے والے ایک مسلمان مریض کا واقعہ۔

۲۳۹	جو مدارس ہر طرح خالص اسلامی ہوں ان کا جاری رکھنا موجب اجر عظیم ہے۔	۲۳۵	حرمت مصاہرت طاری ہونے سے متارکہ لازم ہے کیونکہ نکاح قائم ہے۔
۲۳۹	گورنمنٹ کی طرف سے مدارس اسلامیہ کو دی جانے والی امداد کو قبول کرنا جائز اور اس کا قطع کرنا حماقت ہے۔	۲۳۵	زن مفضاۃ یعنی جس کے سبیلین ایک ہو جائیں اس کے نکاح میں اصلاً خلل نہیں اور حرمت ابدی دائم ہے۔
۲۵۰	مناع للخیر پر وعید شدید ہے۔	۲۳۶	بُت اور تعزیہ نیز ان دونوں کے پڑھانے میں فرق ہے۔
۲۵۰	نالائق مدرس مقرر کرنا صحیح نہیں۔	۲۳۶	سبیل اور کھانا چائے بسکٹ وغیرہ جو رافضیوں کے مجمع کے لئے کئے جائیں ناجائز و گناہ ہیں ان میں چندہ دینا گناہ اور اس میں شامل ہونے والوں کا شتر بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔ سبیل لگانا جائز ہے۔
۲۵۰	بادشاہ اگر غیر مستحق کو کچھ دے تو دگنا ظلم کیا ایک غیر مستحق کو دینے کا اور دوسرا مستحق کو نہ دینے کا۔	۲۳۷	دیوبندی گمراہ بے دین ہیں۔
۲۵۰	قول مشرک کو حکم شرع ماننا سراسر خلاف اسلام ہے۔	۲۳۷	تعزیہ ناجائز ہے اور گھوڑا نکالنا بھی صحیح نہیں۔
۲۵۰	مشرکوں کو خیر خواہ سمجھنا حماقت و جہالت ہے قرآن مجید سے دلیل۔	۲۳۷	اکابر کی نقل بنانی بے ادبی ہے۔
۲۵۱	تین سوالات پر مشتمل استفتاء۔	۲۳۷	گاندھی کے جلوس میں استقبال کے لئے جانا مسلمانوں کو کیسا ہے۔
۲۵۲	رابطہ شیخ جائز و مستحسن و سنت اکابر ہے۔	۲۳۷	کافر کو تعظیماً سلام کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔
۲۵۲	مسلمان پر بلاوجہ شرعی حکم تکفیر خود قائل کے لئے مستلزم کفر ہے۔	۲۳۸	ہنود کے میلوں میں بطور تماشا شائی جانے والا گنہگار ہے کافر نہیں۔
۲۵۲	تعزیر شرعی حاکم اسلام کی رائے پر ہے عام لوگوں کے ہاتھ میں نہیں سوائے اس کے کہ مقابلہ کریں۔	۲۳۸	ایک جلسہ میں شرکت سے متعلق سوال و جواب۔
۲۵۲	بے علم مفتی اگر کچھ جابلوں کا مقتدا ہو تو وہ حدیث مبارک "ضلّوا و اضلّوا" کا مصداق ہے۔	۲۳۸	تین سوالوں پر مشتمل استفتاء۔
		۲۳۹	ہر شخص سے جتنا تعلق حدود شرع سے باہر نہیں اپنے تنوع احوال پر جائز یا مستحسن یا فرض ہے اور جو حدود شرع سے باہر ہو باختلاف احوال مکروہ، ممنوع یا حرام ہے۔

۲۵۶	مکر شیطان کو دفع کرنے سے روکنا شیطان کے سوا کسی کا کام نہیں ہو سکتا۔	۲۵۳	بے علم کے فتویٰ دینے پر وعید شدید۔
۲۵۷	مسلمانوں پر فرض ہے کہ روافض و مرزائیہ اور ان کے معاونین کے فتنوں کا سدباب کریں۔	۲۵۳	نماز میں حضور قلب و خشوع و خضوع مغز مقصود اور اعز مطلوب ہے۔
۲۵۸	مساجد میں مشرکوں سے بچ کر کرنا حرام اور توہین مسجد ہے۔	۲۵۳	باطل، ضعیف یا مشکوک مسائل پھیلا کر مسلمانوں میں اختلاف و فتنہ و فساد پیدا کرنا حرام ہے۔
۲۵۸	پابندی اسلام سے آزاد عالم قابل فتویٰ نہیں۔	۲۵۳	عالم دین نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔
۲۵۸	کتا اگر جانماز پر چلا جائے اور اس کے پاؤں اور جانماز دونوں خشک ہوں تو جانماز کا دھونا لازم نہیں، یہی حکم مشرک کے بارے میں بھی ہے۔	۲۵۳	مسلمانوں میں بلا وجہ شرعی فتنہ و اختلاف پیدا کرنا نیا بت شیطان ہے۔
۲۵۸	گاندھی کو امام بنانا اور ہندوؤں سے اتحاد منانا دشمنی اسلام ہے اور اس میں چندہ دینا مسلمان کا کام نہیں۔	۲۵۳	کسی کافر کو مہاتما کہنا سخت حرام ہے۔
۲۵۸	ترکوں کی حمایت اور خلافت کے نام پر مسلمانوں سے چندہ لینے والوں کے مقاصد کی نشاندہی۔	۲۵۳	مہاتما کے معنی روح اعظم کے ہیں۔
۲۶۰	مرتد سے میل جول رکھنا اور فاسق سے بے ضرورت اختلاط مکروہ ہے۔	۲۵۳	روح اعظم حضرت جبریل علیہ السلام کا وصف ہے۔
۲۶۰	وہابیہ دیوبندیہ و مخالفان دین و علما مان مشرکین کے جلسہ میں سنی کو شرکت حلال نہیں۔	۲۵۳	فاسق کی مدح سرائی پر وعید۔
۲۶۱	بیس سوالات پر مشتمل استفتاء۔	۲۵۳	شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترک موات کا حکم ہے خصوصاً مرتدین سے۔
۲۶۱	خلافت ترک صحیح ہے یا نہیں۔	۲۵۵	معاملت و موات الگ الگ چیزیں۔
۲۶۱	خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کرنے والے کا کیا حکم ہے۔	۲۵۶	جب کوئی بد دین مسلمانوں کو ہرکائے تو اس کا دفع کرنا اور قلوب مسلمین سے شبہات شیطینہ کا رفع کرنا فرض اعظم ہے۔
۲۶۱	حملہ آوروں کے خلاف بادشاہ اسلام کی اعانت مسلمانوں پر فرض ہے یا نہیں۔	۲۵۶	خلافت کبھی کا حیلہ اللہ تعالیٰ کے فرض کو باطل نہیں کرتا۔

۲۶۳	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق یوم جمعہ میں ہوئی جو اس کی وجہ فضیلت ہے۔	۲۶۱	کیا اہل اسلام کو خلیفہ کے مقابلے میں نصاریٰ کی مالی مدد کرنا جائز ہے۔
۲۶۵	روز جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے۔	۲۶۱	حکومت نصاریٰ و کفار کے لشکر میں شامل ہو کر مسلمان سے مقاتلہ کرنا حرام ہے یا نہیں، اور عمداً ایسا کرنے والوں کی کیا سزا ہے۔
۲۶۵	شرع مطہر میں تاریخ قمری معتبر ہے نہ کہ شمسی۔	۲۶۱	نصاریٰ کی وہ ملازمتیں جن میں خلاف شرع فیصلے کرنے پڑیں جائز ہے یا نہیں۔
۲۶۵	ہولی و دیوالی کی تعظیم اور نیروز و مہرجان کے نام پر کچھ دینا جائز نہیں۔	۲۶۲	نصاریٰ سے موالات، ان کی تعظیم، بڑے دن میں ان کو ڈالی دینا اور ان سے معاملہ بیع و شراء کا کیا حکم ہے۔
۲۶۶	شرکت کفر سے لزوم کفر ہے۔	۲۶۲	مشرکین سے اس طور پر مدد لینا کہ کوئی بات خلاف شرع لازم نہ آئے جائز ہے یا نہیں۔
۲۶۶	مباح کا فعل و ترک یکساں ہے جب تک خارج سے کوئی وجہ داعی یا مانع نہ پیدا ہو۔	۲۶۲	مسلمانوں کو علی گڑھ کالج کی امداد کرنا، اس میں بچوں کو پڑھوانا اور اس کی ملازمت کرنا کیسا ہے۔
۲۶۶	کسی امر مباح کو شرعاً فرض ٹھہرا لینا قطعاً حرام اور شریعت پر افتراء ہے۔	۲۶۳	جزیرۃ العرب بالخصوص حرمین شریفین میں مشرکین و یہود و نصاریٰ کا داخل ہونا ممنوع ہے یا نہیں، اور جو شخص قصداً ان کو داخل کرے اس کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے۔
۲۶۷	علی گڑھ کالج کی حالت پیر نیچر کے زمانے میں اور اس کے بعد۔	۲۶۲	بلاد اسلامیہ و مقامات مقدسہ اور مساجد خصوصاً مسجد اقصیٰ پر نصاریٰ کے قبضہ ہو جانے پر یا بے حرمتی ہونے کی حالت میں مسلمانوں پر جلسے کرنا اور ریزولوشن پاس کرنا فرض ہے یا نہیں۔
۲۶۷	درس نظامی میں شامل فلسفہ قدیمہ کی بعض کفری بات کا تذکرہ۔	۲۶۳	کتابوں سے بدتر مجوس ہیں، مجوس سے بدتر مشرکین ہیں جیسے ہنود مشرکین سے بدتر متدین ہیں جیسے وہابیہ خصوصاً دیوبندیہ۔
۲۶۸	زید پکاستی ہے مگر برادری کے وہابیوں کی چند عورات اس کے پاس آتی رہتی ہیں اور زید ان کی خوب خاطر مدارات کرتا ہے، کیا ایسا کرنے سے اس کی سنیت میں فرق پڑتا ہے۔	۲۶۳	شرک بدترین اصناف کفر سے ہے۔
		۲۶۳	شرع میں ہر نبی کا یوم ولادت صاحب عظمت ہے۔

۲۴۳	مشرکین کا مسجد میں جمع توہین مسجد ہے۔	۲۶۹	حدیث میں حکم ہے کہ رفاقت صرف مومن سے کر اور تیرا کھانا صرف پرہیزگار کھائے۔
۲۴۳	مالی جرمانہ منسوخ ہو چکا لہذا کسی پر مالی جرمانہ ڈالنا حرام ہے۔	۲۶۹	گیارہ سوالات پر مشتمل استفتاء۔
۲۴۳	منسوخ پر عمل حرام ہے۔	۲۷۰	مشرک و کافر کے جنازے کو کندھا دینا ضروری قرار دینے والا شریعت پر افتراء کرتا ہے۔
۲۴۳	فیصلہ معاملات کے لئے پنجابیت میں درخواست دینے والوں سے پیسے وصول کرنا رشوت و حرام ہے۔	۲۷۱	تعظیم مشرک کفر ہے۔
۲۴۳	کافر کی زمین پر مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی اور نہ وہ مسجد مسجد ہوگی۔	۲۷۱	مشرک کی نئے پکارنا مشرک کا کام ہے۔
۲۴۴	پرائی زمین کو مسجد کے لئے وقف نہیں کیا جاسکتا۔	۲۷۱	اگر کوئی جبراً لوگوں کو ازراں فروخت کرنے پر مجبور کرے تو ایسی اشیاء کو خریدنا اور کھانا حرام ہے۔
۲۴۴	مسجد کے لئے کافر وقف نہیں کر سکتا کہ وہ اس کا اہل نہیں۔	۲۷۲	مندرمادائے شیطاں ہے اس میں مسلمان کو جانا منع ہے۔
۲۴۴	مشرک سے امور دینیہ میں مدد لینا جائز نہیں۔	۲۷۲	مندرمیں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔
۲۴۵	جس جلسہ میں مقررین و صدر و باہلی، دیوبندی، نیچری اور ہندو وغیرہ ہوں اس میں شریک ہونا قطعی حرام اور سخت مضرا سلام ہے۔	۲۷۲	قرآن عظیم کو مثل وید بتانا کفر ہے۔
۲۴۵	تبجیل الکافر کفر۔	۲۷۲	ہنود کے وید پر عمل کا حکم حکم کفر ہے۔
۲۴۵	غیر کافر کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔	۲۷۲	حکم کفر کفر ہے۔
۲۴۶	مشرک کے سوگ میں ہڑتال کرنا اور کاروبار بند کرنا حرام ہے۔	۲۷۳	شرعی فیصلے ہندو سرخی اور بیخ سے کرنا حرام اور حکم قرآن سخت ضلالت ہے۔
۲۴۶	تین دن سے زائد مسلمان کا سوگ منانا حرام ہے۔	۲۷۳	مشرک کی خوشی کے لئے شعائر اسلام بند کرنا حرام ہے۔
۲۴۷	مشرک کی تعظیم کرنے والے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔	۲۷۳	مولوی عبدالباری صاحب کی تصریح۔
۲۴۸	غیر مقلدین و مرزائیہ سے نشست و برخاست رکھنے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم شرعی۔	۲۷۳	مسجد میں سکونت و خوردنوش غیر معتکف کو جائز نہیں۔

۲۸۴	علماء دیوبند کی تکفیر نہ کرنے والوں کی اقتداء میں نماز کے جواز و عدم جواز کی تفصیل۔	۲۷۹	صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گستاخوں کے پاس بیٹھنے والے کا انجام۔
۲۸۵	کون سے کافر کو کافر کہہ کر پکارنا منع ہے۔	۲۷۹	مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد و مہدی یا پیغمبر ماننے والے مسلمان ہیں یا نہیں، ان کا نکاح کسی عورت سے ہو سکتا ہے یا نہیں، اور جن عورتوں کا نکاح ان سے کر دیا گیا ہے ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔
۲۸۵	کافر کو کافر نہ جاننا خود کفر ہے۔	۲۸۰	قادیانی ایسا مرتد ہے جس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر و مرتد ہے۔
۲۸۵	شرع مطہر میں کافر ہر غیر مسلم کا نام ہے۔	۲۸۰	تصرفات مرتد کے بارے میں فتاویٰ عالمگیریہ کی عبارت۔
۲۸۶	جس نے کفر کو کفر نہ جاننا تو ضرور کفر کو اسلام جانا۔	۲۸۱	طلاق بلا نکاح نہیں ہوتی۔
۲۸۶	کفر اور اسلام میں تقابل تضاد ہے۔	۲۸۱	زنا کے لئے عدت نہیں ہوتی۔
۲۸۶	اسلام کی ضد کفر ہی ہے۔	۲۸۱	نکاح باطل سے نہ تو نسب ثابت ہوتا ہے نہ ہی عدت لازم ہوتی ہے۔
۲۸۶	کفریات پر مشتمل چند کتابوں کے مصنفین کے نام۔	۲۸۱	لوگوں کو کابل کی طرف مجبور کرنے والے واعظین سے متعلق استفتاء۔
۲۸۷	سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرنے والے رافضی ہیں یا وہابی، ان کے ساتھ میل جول مسلمانوں کو جائز نہیں۔	۲۸۱	ہندوستان دارالاسلام ہے اور دارالاسلام سے ہجرت فرض نہیں۔
۲۸۸	کفار سے میل جول رکھنے، ان کی تعظیم کرنے والے اور ملعون، حرکات کرنے والے مسلمانوں کے بارے میں حکم شرعی کا بیان، نیز چار احادیث مبارکہ اور عبارات ائمہ سے ان کی مذمت۔	۲۸۲	عالم دین کے علم کی لوگوں کو محتاجی ہو تو اس کو ہجرت تو دور کنار طویل سفر کی بھی اجازت نہیں۔
۲۹۰	ہند اور سندھ سے ہجرت کے متعلق ایک فارسی استفتاء اور اس کا جواب۔	۲۸۲	علماء دیوبند اور ان کی قابل اعتراض چند تصانیف کے بارے میں سوال و جواب۔
۲۹۱	اس بات پر دلائل کہ ہندوستان دارالاسلام ہے۔	۲۸۲	دیوبندیوں کا یہ ظاہر کرنا کہ ہمارا وہ عقیدہ نہیں جو ہماری طرف منسوب کیا جاتا ہے اور متعلقہ عبارت کی تاویل کرنا مقبول ہے یا نہیں۔
۲۹۱	جب کوئی حکم کسی علت کی وجہ سے ثابت ہو تو جب تک علت موجود رہے گی وہ حکم باقی رہے گا۔	۲۸۳	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی فرض ہے۔

۲۹۶	ہندوؤں اور مسلمانوں کا مشترکہ چندہ جمع کرنا اور اس کو رفاہ عام مسلمان کرنا مثلاً مرمت مسجد اور لاوارث مسلمانوں کی تجہیز و تکفین وغیرہ ممنوع ہے یا نہیں۔	۲۹۲	دارالاسلام میں جب تک کوئی حکم اسلامی موجود ہو تو وہ دارحرب نہ ہوگا اگرچہ مسلمانوں کی غلبہ ختم ہو گیا ہو۔
۲۹۷	مدینہ منورہ تمام شہروں سے افضل ہے۔	۲۹۲	ہجرت کرنا داکفر سے فرض ہے نہ کہ دارالاسلام ہے۔
۲۹۷	مجاورت مدینہ منورہ ہمارے ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے۔	۲۹۲	ہجرت خاصہ اور ہجرت عامہ میں فرق۔
۲۹۸	خلافت اسلامیہ و ہجرت عن الہند کے بارے میں مولانا عبد الباری اور ابو الکلام کی تحریک سے متعلق سوال۔	۲۹۳	جس نے قصداً کفر کہا یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کی تو وہ کافر ہو گیا اور اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی، پھر اگر مسلمان ہو اور توبہ کرے تو عورت کو اختیار ہے کہ اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کرے یا بعد عدت کسی اور سے کرے۔
۲۹۸	زبردستی نماز پڑھنے کو کہا اس نے انکار کر دیا تو کیا حکم ہے۔	۲۹۳	عالم ہونے کی وجہ سے عالم دین کو برا کہنا کفر ہے اور بیوی نکاح سے نکل جاتی ہے۔
۲۹۹	ذابح البقر کی بخشش ہوگی یا نہیں۔	۲۹۳	بد مذہب و گمراہ اگرچہ عالم کہلاتا ہو اس کو برا کہا جائے گا مگر اسی قدر جتنے کا وہ مستحق ہے۔
۲۹۹	کالی بھوانی اور شیخ سدو سے امداد طلب کرنا کیسا ہے۔	۲۹۳	ہندو پنڈت سے ماتھے پر قشقہ (ٹیکہ) لگوانا کیسا ہے۔
۳۰۱	رسالہ بروکات الامداد لاهل الاستعداد (محبوبانِ خدا سے مدد طلب کرنے کا ثبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں)	۲۹۵	ہندوؤں کے ساتھ غول باندھ کر گاتے بجاتے رمانن وغیرہ کتابوں کو بادب و احترام ساتھ لے کر ان کی مجلس تک مسلمان بھی گئے ان کا یہ عمل کیسا ہے۔
۳۰۱	وہابیوں کے استعانت سے متعلق عقیدے اور اس پر زعم خویش آیات قرآنیہ، قول سعدی، قول نظامی گنجوی اور اقوال صوفیاء علیہم الرحمہ سے استدلال کے بارے میں استفتاء۔	۲۹۶	قرآن مجید کا رمانن اور بائبل کے ساتھ ملا کر ہندوؤں کے ساتھ پوجا کیا جانا اور مندر میں لے جانا اور اس اہتمام میں مسلمانوں کا شریک ہونا درست ہے یا نہیں۔

۳۰۴	وہابیہ اس استعانت کو بھی آیۃ کریمہ "وایاک نستعین" میں داخل مانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حق میں محال قطعی ہے۔	۳۰۲	وہابی حق باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہر گز نہ ہوگا۔
۳۰۴	وہابیہ کے یہ قوفانہ سوال کا جواب آیت قرآنی سے۔	۳۰۲	آیہ کریمہ "انّی وجہت وجہی" کی تفسیر
۳۰۵	غیر خدا سے استعانت کے جواز پر دو آیات قرآنیہ اور تین تیس احادیث سے استدلال۔	۳۰۳	وہابیوں کی بیان کردہ تفسیر پر متعدد خرابیوں کا لزوم
۳۰۸	حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مشرک غلام سے استعانت سے انکار فرمایا حالانکہ وہ دنیاوی طور پر امانت دار تھا۔	۳۰۳	آیۃ کریمہ "وایاک نستعین" میں استعانت حقیقی کا حصر ہے نہ کہ مطلق کا۔
۳۰۹	حدیث ربیعہ کی شرح۔	۳۰۳	مناجات سعدی و نظامی میں فریاد رسی و یآوری حقیقی کا حصر حضرت عزت عزوجل میں ہے نہ کہ مطلق کا۔
۳۰۹	دنیا و آخرت کی سب مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار میں ہے۔	۳۰۳	استعانت حقیقیہ کا مطلب۔
۳۱۰	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا ارشاد۔	۳۰۳	استعانت حقیقیہ کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے۔
۳۱۰	ملا علی قاری علیہ الرحمہ کا ارشاد	۳۰۳	محبوبان خدا کو واسطہ وصول فیض اور ذریعہ وسیلہ قضاء حاجات جاننا حق ہے۔
۳۱۰	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مالک و مختار جنت ہیں۔	۳۰۳	قرآن مجید میں طلب وسیلہ کا حکم ہے۔
۳۱۰	امام ابن حجر مکی کا ارشاد	۳۰۳	وجود حقیقی اور علم حقیقی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں مگر غیر خدا کے لئے ان کا اثبات شرک نہیں جب تک وجود حقیقی و علم حقیقی مراد نہ لیا جائے، یہی حکم غیر خدا سے استعانت کا ہوگا کہ جب تک استعانت حقیقیہ کا ارادہ نہ ہو شرک نہ ہوگا۔
۳۱۷	تین وہابیت کُش حدیثیں۔	۳۰۳	خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کو علیم و علماء کہا ہے۔
۳۱۹	ان تصانیف جلیلہ کے نام جن میں مسئلہ استعانت و توسل کے جواز کا ثبوت مذکور ہے۔	۳۰۴	استعانت کا کون سا معنی غیر خدا کے ساتھ مختص ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے استعانت کفر ہے۔

۳۲۰	در بارہ استغانت صوفیہ کرام کے اقوال و افعال سے دفتر بھرے ہیں۔	۳۲۹	اہل لا الہ الا اللہ پر بدگمانی حرام اور ان کے کلام کو جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی نحوای معنی کفر کی طرف ڈھال لیجانا قطعاً گناہ کبیرہ ہے۔
۳۲۱	فضائل و مناقب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	۳۲۹	بدگمانی کی ممانعت قرآن و حدیث سے، اور اس پر سخت وعیدیں۔
۳۲۳	حضرت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے متعلق ایک حکایت۔	۳۳۱	مسلمان انبیاء و اولیاء کو عیاذاً باللہ خدا یا خدا کا ہمسریا قادر بالذات یا معین مستقل نہیں جانتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اور اس کے حکم سے اس کی نعمتیں ہائے والامانتے ہیں۔
۳۲۳	کوئی استغانت بالغیر جائز اور کون سی ناجائز ہے۔	۳۳۹	○ رسالہ فقہ شہنشاہ وان القلوب بیدالمحبوب بعطاء اللہ (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنا جائز ہے نیز اس بات کا ثبوت کہ محبوبان خدا کو بعطاء الہی دلوں کا مالک کہنا درست ہے)
۳۲۵	وہابیہ انبیاء و اولیاء سے استغانت کو شرک قرار دیتے ہیں مگر خود حکیم، تھانہ دار، جمعدار، ڈپٹی اور جج وغیرہ سے استغانت کرتے ہیں۔	۳۳۹	مصنف علیہ الرحمۃ کے نعتیہ کلام کے مصرع "حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو" اور مدح غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصرع "بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا" کے بارے میں سید محمد آصف صاحب علیہ الرحمۃ کا استفسار۔
۳۲۶	وہابیہ کی طرف جملہ کو دھوکہ دینے کے لئے زندہ و مردہ اور قریب و بعید کا فرق کرنا سخت جہالت بے مزہ ہے۔	۳۳۱	جواب سوال اول۔
۳۲۷	وہابیہ کا تراشیدہ یا شگوفہ اور تین وجوہ سے اس کا رد۔	۳۳۱	لفظ "شہنشاہ اؤگا" بمعنی سلطان عظیم السلطنۃ محاورات میں شائع و ذائع ہے۔
۳۲۸	پہلارڈ (اؤگا)	۳۳۱	عرف و محاورہ کو افادہ مقاصد میں دخل تام ہے۔
۳۲۸	دوسرا رد (ٹائیجا)	۳۳۱	امام ابو العلاء لیثی نا صحیحی کا لقب شاہان شہ، ملک الملوک تھا۔
۳۲۹	تیسرا رد (ٹائیجا)		

۳۴۳	لفظ شہنشاہ کے منع و جواز کے بارے میں تحقیق مصنف علیہ الرحمہ۔	۳۴۳	موقوفہ زمین سوسال کے لئے اجارہ پر دینا شرعاً جائز نہیں۔
۳۴۴	لفظ شہنشاہ اور ملک الملوک کو اگر استغراق حقیقی پر محمول کریں تو یہ قطعاً مختص بحضرت عزت عزوجلہ ہے اور اس معنی کے ارادے سے اس کو غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا کفر ہے۔	۳۴۳	امام ناصحی علیہ الرحمہ خود اپنے دستخط ملک الملوک کے ساتھ کیا کرتے تھے اور بعد کے علماء بھی آپ کو اسی لقب کے ساتھ ملقب کیا کرتے تھے۔
۳۴۴	رب تعالیٰ پر کسی اور کی سلطنت ماننا ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔	۳۴۴	امر مذکورہ بالا پر متعدد حوالہ جات
۳۴۴	کوئی مسلمان استغراق حقیقی کے ارادے سے لفظ شہنشاہ غیر خدا کے لئے استعمال نہیں کر سکتا، نہ زہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے بلکہ قطعاً عہد یا استغراق عرض مراد ہوتا ہے۔	۳۴۴	متعدد علماء کرام کے کلام و اشعار جن میں لفظ شہنشاہ اور اس کے مترادفات کو استعمال فرمایا گیا ہے۔
۳۴۴	قائل کا مسلمان ہونا قرینہ قاطعہ ہوتا ہے کہ اس کے کلام میں لفظ شہنشاہ وغیرہ سے مراد استغراق حقیقی نہیں بلکہ عہد یا استغراق عرفی ہے۔	۳۴۴	حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ کا کلام
۳۴۴	"انبت الربیع البقل" اگر موحد کہے تو مجاز پر محمول ہوگا کیونکہ اس کا موحد ہونا اس پر قرینہ ہے۔	۳۴۵	کلام شیخ سعدی علیہ الرحمہ
۳۴۴	کسی شخص موحد نے قسم کھائی کہ "لا یدخل ہذہ الدار الا ان یحکم علیہ الدھر" پھر اس گھر میں داخل ہوا تو حانث نہ ہوگا اور یہ کلام مجاز پر محمول ہوگا کیونکہ حالف کا موحد ہونا قرینہ ہے۔	۳۴۶	کلام امیر خسرو علیہ الرحمہ
۳۴۴	لفظ "شہنشاہ" میں محض احتمال استغراق حقیقی موجب منع نہیں ہو سکتا ورنہ ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں ممنوع ہو جائیں گے۔	۳۴۶	کلام خواجہ شمس الدین حافظ علیہ الرحمہ
۳۴۸	لفظ شہنشاہ کی وضع و ترکیب جیسے متعدد الفاظ کی فہرست۔	۳۴۶	کلام مولانا نظامی علیہ الرحمہ
۳۴۸	بعض علماء، ائمہ اور بزرگان دین کے القاب جلیلہ۔	۳۴۶	قاضی شیخ شہاب الدین کا تفسیر بحر موج میں فرمان

۳۵۱	علماء و صوفیاء کے بارے میں یہ گمان کرنے والا پکا مجنون ہو گا کہ انہوں نے لفظ شہنشاہ وغیرہ کو استغراق حقیقی کے ارادے سے استعمال کیا ہے۔	۳۳۸	قاضی القضاة کا معنی
۳۵۲	امام ماوردی کا لقب قاضی القضاة تھا۔	۳۳۹	امیر الامراء، خان خانان اور بگاہ بگ کا معنی
۳۵۲	لفظ قاضی القضاة اور قاضی القضاة نیز املاک الملوک اور ملک الملوک میں فرق۔	۳۳۹	بگاہ بگ ترکی زبان کا لفظ ہے۔
۳۵۲	سب سے پہلے قاضی القضاة کا لقب امام ماوردی کا ہوا۔	۳۳۹	استغراق حقیقی و عموم پر رکھیں تو قاضی القضاة، حاکم الحاکمین، عالم العلماء اور سید الاسیاد قطعاً حضرت رب العزت عزوجل کے لئے ہی خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر ہے۔
۳۵۲	سیدنا امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سب سے پہلے قاضی القضاة کے لقب سے ملقب ہوئے۔	۳۳۹	بنظر حقیقت اصل یہ صرف قاضی و حاکم و سید و عالم بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی خاص ہیں۔
۳۵۳	کوئی لفظ جب ارادۃً و افادۃً ہر طرح سے شاعت سے پاک ہو تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع کر دے گا۔	۳۳۹	قرآن و حدیث سے مسئلہ مذکورہ کی تائید۔
۳۵۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدر اسلام میں ملک الملوک، سید، حکیم، ابوالحکم، مالک، خالد اور عزیز وغیرہ نام رکھے اور غیر خدا پر ان کے اطلاق سے کیوں منع فرمایا حالانکہ قرآن و حدیث میں ان کا اطلاق غیر اللہ پر ہوا ہے۔	۳۵۰	امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شمس المشائخ وغیرہ القاب اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق کفر ہے۔
۳۵۴	امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سید کہا۔	۳۵۰	کسی کو سرور و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امام و شیخ ماننا صراحتاً کفر ہے۔
۳۵۸	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری امت کے حکیم ہیں۔	۳۵۱	اس بات پر دلیل کہ عرف عام میں امیر الامراء اور قاضی القضاة وغیرہ الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً و افادۃً ہر طرح قطعاً متروک و مجبور ہے۔
		۳۵۱	لفظ شہنشاہ سے عرف عام میں استغراق حقیقی مراد لینا متروک ہے اور نہ ہی اس معنی کا فائدہ دیتا ہے۔

۳۶۳	سوم (ثالثاً)	۳۵۸	امام ابو بکر ابن ابی شیبہ امام بخاری اور امام مسلم کے استاذ ہیں علیہم الرحمۃ۔
۳۶۳	زبور میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا مالک کہا گیا۔	۳۵۸	عبداللہ بن ابی ریحس المنافقین کے بیٹے سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ کو کہا تو ذلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزیز ہیں۔
۳۶۳	حضرت اعشیٰ مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں یوں فریاد کی: یا مالک الناس و دیان العرب۔	۳۵۹	صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے میں سے زائد کا نام حکم، تقریباً دس کا نام حکیم، ساٹھ سے زائد کا نام خالد اور ایک سو دس کا نام مالک ہے۔
۳۶۳	زمخشری معتزلی ہے۔	۳۵۹	ازروئے حدیث لفظ مفلس اور صرعہ کا معنی
۳۶۳	لفظ اقصی القضاۃ کے اطلاق پر زمخشری کا اعتراض اور امام ابن السیر کا جواب۔	۳۶۰	وہابیہ و خوارج کی تجہیل بطور جملہ مخرضہ۔
۳۶۵	چہارم (رابعا)	۳۶۱	تحریم خمر کے موقع پر ابتداء نقیر مرقف و غیرہ ررتوں کے استعمال سے روکا گیا پھر اجازت دے دی گئی۔
۳۶۵	حدیث ابن النجار کی صحت ثابت نہیں۔	۳۶۱	بالجملہ اکابر ائمہ و علماء و اولیاء نے مقصود پر نظر فرما کر لفظ شہنشاہ کا اطلاق فرمایا اور جن کی نظر لفظ پر گئی منع بتایا۔
۳۶۵	حدیث ابو بھریرہ بدایتاً طالب تاویل ہے جس کی علماء نے دو تاویلیں فرمائی ہیں۔	۳۶۱	فرمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "من کان سامعاً مطبعاً فلا یصلین العصر الا فی بنی قریظۃ" پر صحابہ کرام کے دو گروہ ہو گئے ایک نے مقصود پر نظر کرتے ہوئے نماز عصر راستے میں ادا کر لی اور دوسرے نے لفظ پر نظر کرتے ہوئے نہ پڑھی۔
۳۶۷	ملک الاملاک نام رکھنے سے اللہ یا رحمن نام رکھنا بدتر و خبیث تر ہے۔	۳۶۲	دوم (ثانیاً)
۳۶۷	ابو العتہبہ شاعر نے اپنی ایک بیٹی کا نام اللہ اور دوسری کا نام رحمن رکھا پھر اس سے توبہ کر لی تھی۔	۳۶۲	مانعین نے ظاہر نہیں پر نظر کی کہ اس میں اصل تحریم ہے اور اطلاق کرنے والوں نے دیکھا کہ لفظ ارادۃ و افادۃ ہر طرح شاعت سے پاک ہے تو نبی تنزیہی ہوئی۔
		۳۶۲	نبی تنزیہی کی مثالیں۔

۳۷۷	ششم (سادتاً)	۳۶۸	قاطع ہر کلام یہ کہ حدیث کی تفسیر کرنے والا خود حدیث سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا۔
۳۷۷	حدیث میں ممانعت شہنشاہ وغیرہ نام رکھنے کی ہے نہ کہ وصف بنانے کی۔	۳۶۸	حدیث "اغیظ رجل علی اللہ" کی تاویل۔
۳۷۸	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے صحابی کے کسی دانت میں تو بے برس کی عمر تک جنبش نہیں ہوئی۔	۳۷۱	پنجم (خامتاً)
۳۷۸	ہفتم (سابقاً)	۳۷۱	مالک الملوک نام رکھنے کی علت نبی بندے کا تکبر ہونا ہے۔
۳۷۸	"حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو" میں شہنشاہ سے مراد خود اللہ تعالیٰ اور روضہ کا معنی خیابان، تو اس روضہ شہنشاہ کا معنی ہوا خیابان الہی اور خدا کی کیاری۔	۳۷۳	علت منع تکبر کو مانا جائے تو ممانعت اپنے آپ کو خود شہنشاہ کہنے کی ہوگی، دوسرے نے اگر معظم دینی سمجھ کر تعظیم کی تو اس کو تکبر سے کیا نسبت۔
۳۷۸	روضہ کا معنی قبر نہیں بلکہ خیابان اور کیاری ہے۔	۳۷۳	حاصل یہ کہ لفظ شہنشاہ اور اس کے مترادفات سے تمام ممانعتیں تکبر سے بچنے کے لئے ہیں، اور تکبر خود اپنے کہنے سے ہے دوسرے کے کہنے سے نہیں، پھر اپنے آپ کو کہنے میں بھی حقیقتاً حکم نیت پر دائر ہوگا، اگر بوجہ تعلق و تکبر ہے تو قطعاً حرام ورنہ نہیں۔
۳۷۸	قبر پر روضہ کا اطلاق تشبیہ بلیغ ہے جیسے رایت اسد گری۔	۳۷۳	اپنے غلام کو بلانیت تکبر کہا "اے میرے بندے" تو حرج نہیں۔
۳۷۸	حدیث میں قبر مومن کو روضۃ من ریاض الجنۃ کہا گیا۔	۳۷۵	اپنے آپ کو عالم کہنا، رسمیل تفاخر ہو تو حرام، ورنہ جائز ہے۔
۳۷۹	قرآن مجید میں مدینہ طیبہ کی تمام زمین کو ارض اللہ (اللہ کی زمین) کہا گیا۔	۳۷۶	اسبال ازار بطور تکبر ہو تو ناجائز ورنہ نہیں۔
۳۷۹	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہ طیبہ بھی ہیں شاہ روئے زمین بھی اور شاہ تمام اولین و آخرین بھی، جن میں ملوک و سلاطین سب داخل ہیں۔	۳۷۶	بطور تکبر اسبال ازار پر سخت وعیدیں۔
۳۷۹	جواب سوال دوم۔	۳۷۶	سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسبال ازار سے متعلق اظہار تشویش اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جواب۔

۳۸۸	حدیث سوم۔	۳۷۹	الحق عزوجل ہی مقرب القلوب ہے۔
۳۸۹	حدیث چہارم۔	۳۷۹	نہ صرف دل بلکہ عالم کے ذرے ذرے پر حقیقی قبضہ اسی کا ہے۔
۳۸۹	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے سینے پر ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں بکھر جو کر دیں اور ساتھ ہی علم لدنی سے اس کا سینہ بھر دیا۔	۳۷۹	اللہ تعالیٰ کی قدرت لامحدود اور اس کی عطا کا باب وسیع نامحدود ہے۔
۳۹۰	حدیث پنجم	۳۸۰	رب تعالیٰ اپنے محبوبوں کو جس کے دست و پا، چشم و گوش اور دل و ہوش پر چاہے قدرت دے اس کی قدرت میں کمی نہ عطا میں تنگی۔
۳۹۱	سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے ایک آن میں اکابر علماء کو تمام عمر کا پڑھا لکھا بھلا دیا اور پھر ایک آن میں واپس عطا فرما دیا۔	۳۸۰	بازن الہی ملائکہ دلوں میں القائے خیر کرتے، نیک ارادے ڈالتے اور برے خطروں سے پھیرتے ہیں۔
۳۹۲	حدیث ششم۔	۳۸۱	ملائکہ کی شان تو بلند ہے شیاطین کو قلوب عوام مس تصرف دیا ہے سوائے منتخب بندوں کے۔
۳۹۲	سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کو مالک حقیقی نے تمام اولیاء کے قلوب و احوال پر تصرف بخشا ہے چاہے روک لیں چاہے چھوڑ دیں۔	۳۸۲	اذان و تکبیر کی آواز سے شیطان گوز زناں بھاگ جاتا ہے۔
۳۹۲	حدیث ہفتم	۳۸۳	لہ شیطان اور لہ منکلی دونوں مشہور اور حدیثوں میں مذکور ہیں پھر اولیائے کرام کو قلوب میں تصرف کی قدرت عطا ہوئی کیا محل انکار ہے۔
۳۹۳	حدیث مفید مسلمانین و محافظ ایمان و دین۔	۳۸۳	فضائل و مناقب و کرامات سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ۔
	ضمیمہ عقائد و سیر	۳۸۳	حدیث اول
۳۹۸	آثار و تبرکات محبوبانِ خدا کا منکر آیات و احادیث کا انکار کرنے والا سخت جاہل خاسر یا کمال گمراہ فاجر ہے، اس پر توبہ فرض ہے۔	۳۸۳	سرکارِ غوثِ اعظم نے حضرت ابوصالح کے دل کو ایک نگاہ میں تمام خطرات سے پاک فرما دیا۔
۳۹۸	آثار و تبرکات کے ثبوت پر سات دلیلیں۔	۳۸۳	امام اجل مصنف بحجۃ الاسرار کی جلالت شان اور اس کتاب کی صحت و عظمت۔
۴۰۲	حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب اشیاء کی تعظیم بھی دراصل تعظیم رسول ہی ہے۔	۳۸۳	امام شطرنوفی علیہ الرحمہ کا مختصر تعارف۔
		۳۸۸	حدیث دوم۔

۵۱۵	بیعت سے منکر کا حکم۔	۴۱۳	نقشہ نعلین شریفین پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے میں کچھ حرج نہیں۔
۵۲۳	شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ترجمہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ، یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص۔	۴۱۳	نعل بحالت استعمال اور تمثال میں فرق بدیہی ہے۔
۵۲۳	صراط مستقیم سے مراد شریعت ہے۔	۴۱۵	جو چیز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے مشہور ہو اس کی تعظیم شعائر دین سے ہے۔
۵۲۴	طریقت اگر شریعت سے جدا ہو تو وہ خدا تک نہیں بلکہ شیطان تک پہنچائے گی۔	۴۲۲	تمام امت پر سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حق ہے کہ جب آپ کے آثار شریفہ یا ان پر دلالت کرنے والی کسی شے کو دیکھیں تو یکمال ادب و تعظیم آپ کا تصور لائیں اور بکثرت درود و سلام پڑھیں۔
۵۲۶	معرفت و حقیقت مختلف درجات میں شریعت کے ہی نام ہیں۔	۴۳۹	ذی روح کی تصویر بنا حرام، اس پر ثواب کی نیت جہالت ہے۔
۵۲۸	عمر و کا طریقت کو شریعت سے الگ کر کے حصر کر دینا کہیں مقصود ہے اور اسی کے لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و التسلیم مبعوث ہوئے صراحتاً شریعت کو لغو و باطل کر دیتا ہے۔	۴۶۱	قرآن و حدیث میں شریعت، طریقت اور حقیقت سب کچھ ہے۔
۵۲۸	شریعت کو لغو و باطل سمجھنا صریح کفر و ارتداد ہے۔	۴۶۲	اللہ تعالیٰ تک بے وسیلہ رسائی محال قطعاً اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک بے وسیلہ رسائی دشوار عادی ہے۔
۵۳۰	اولیاء کبھی غیر علماء نہیں ہو سکتے۔	۴۶۳	اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ رسول اللہ علیہ السلام اور آپ کی طرف وسیلہ مشائخ کرام ہیں۔
۵۳۰	حق سبحانہ و تعالیٰ کے متعلق بندوں کے پانچ علم ہیں: علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم اسماء اور علم احکام۔ ان میں سے ہر پہلا دوسرے سے مشکل تر ہے۔	۴۶۷	خلافت عامہ اور خاصہ۔
۵۳۰	گمراہ و بد عقیدہ علماء و ارث نبی نہیں، نائب اہلبیت ہیں۔	۴۶۹	خلافت کی سات قسمیں۔
۵۳۲	حدیث میں خلیفہ انبیاء ہونے کیلئے تین شرطیں ہیں: قرآن و حدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھے۔	۴۸۵	خلافت جیسے امور کے ثبوت کے لئے دو طریقے ہیں اتصال سنہ اور شہرت تقریر۔
۵۴۶	احکام شرع کی پابندی نہ کرنے والا زندیق ہے اور اس کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خوارق عادات مکر و استدراج ہیں۔	۵۰۰	حضور کی شفاعت اہل کبار کے لئے۔

۴۰۰	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنے بال بطور تبرک صحابہ میں تقسیم کرائے۔	۵۳۹	کرامت کی دو قسمیں ہیں: محسوس ظاہری، معقول معنوی۔
۴۰۱	سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک، جبہ شریف، تہبند، کبیل اور رضائی وغیرہ تبرکات صحابہ و صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے پاس محفوظ تھے جن سے وہ برکت و فیض حاصل کرتے اور لوگوں کو ان کی زیارت کراتے تھے۔	۵۷۵	اشغال و اذکار اولیاء کبار میں بدعت سیدہ کا گمان سراسر غلط ہے۔
۴۰۲	حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب اشیاء کی تعظیم بھی دراصل تعظیم رسول ہی ہے۔	۵۸۱	ہیأت عبادات توقیفی ہے۔
۴۰۳	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں موئے مبارک کی جلوہ گری۔	۳۹۷	آثار مقدسہ اران سے تبرک و توسل o رسالہ بدر الانوار فی آداب الآثار (بزرگان دین کے آثار و تبرکات کی تعظیم اور ان کی زیارت پر معاوضہ کا بیان)
۴۰۳	فصل دوم۔	۳۹۷	فصل اول
۴۰۳	برکت آثار بزرگان دین سے انکار آفتاب روشن کا انکار ہے۔	۳۹۸	آثار و تبرکات محبوبان خدا کا منکر آیات و احادیث کا انکار کرنے والا سخت جاہل خاسر یا کمال گمراہ فاجر ہے اس پر توبہ فرض ہے۔
۴۰۳	اولیاء و علماء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورثاء ہیں۔	۳۹۸	آثار و تبرکات کے ثبوت پر سات دلیلیں۔
۴۰۳	برکت آثار بزرگان دین سے متعلق متعدد ائمہ و علماء کی عبارات۔	۳۹۸	آیت کریمہ "ان اول بیت وضع للناس الخ" کی تفسیر۔
۴۱۲	فصل سوم۔	۳۹۸	مقام ابراہیم میں کیا آیات بینات ہیں۔
۴۱۲	تبرک آثار شریفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیسا ہے اور اس کے لئے ثبوت یقینی درکار ہے یا صرف شہرت کافی ہے۔	۴۰۰	آیت کریمہ "قال لهم نبیہم ان آیتہ ملکہ الخ" کی تفسیر۔
۴۱۲	نعلین شریفین کی تمثال (تصویر) کو بوسہ دینا کیسا ہے اور اس کے اوپر کچھ مقدس کلمات تحریر کرنا کیسا ہے۔	۴۰۰	تاہوت سیکنہ میں کون کون سے تبرکات تھے۔

۴۱۴	تاہوت سیکنہ میں کیا ہے۔	۴۱۴	فی الواقع آثار شریفہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تبرک سلفاً خلفاً زمانہ اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک بلا تکثیر رائج و معمول اور یہ اجماع مسلمین مندوب و محبوب، اور بکثرت احادیث اس پر ناطق ہیں، ایسی جگہ ثبوت یقینی اور سند محدثانہ کی اصلاً حاجت نہیں۔
۴۱۴	تواتر سے ثابت ہے کہ جس چیز کو کسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی علاقہ بدن اقدس سے چھونے کا ہو تا صحابہ و تابعین و ائمہ دین ہمیشہ اس کی تعظیم و حرمت اور اس سے طلب برکت فرماتے آئے۔	۴۱۴	سرکار کی تعظیم کا ایک طریقہ آپ کے تمام متعلقات کی تعظیم ہے۔
۴۱۵	تبرکات و آثار رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کسی سند کی حاجت نہیں۔	۴۱۴	برکات نقش نعل پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
۴۱۵	جو چیز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے مشہور ہو اس کی تعظیم شعائر دین سے ہے۔	۴۱۴	نقشہ نعلین شریفین پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے میں کچھ حرج نہیں۔
۴۱۵	شفاء شریف، مواہب لدنیہ اور مدارج النبوة وغیرہ سے تائید۔	۴۱۴	نعل بحالت استعمال اور تمثال میں فرق بدیہی ہے۔
۴۱۵	ائمہ دین نے نعل اقدس کی شبیہ و مثال کی تعظیم سے صداہا مددیں پائیں اور اس باب میں مستقل کتب تصنیف فرمائیں۔	۴۱۴	امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانوران صدقہ کی رانوں پر حُصْنِ فی سبیل اللہ داغ فرمایا تھا۔
۴۱۵	نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین، ردائے اقدس، جبہ مقدسہ اور عمامہ مکرمہ واجب التعمیم ہیں۔	۴۱۴	فصل چہارم۔
۴۱۵	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملبوسات شریفہ سے آپ کے ناخن مبارک ہزاروں درجے اعظم و اعلیٰ و اکرم و اولیٰ ہیں۔	۴۱۴	متعلقہ آثار مقدسہ۔
۴۱۵	حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناخن پاک، آپ کی ریش مبارک کا بال ارفع و اعلیٰ ہے جس کی عظمت کو ہفت آسمان وزمین نہیں پہنچ سکتے۔	۴۱۴	بلا سند تبرکات شریفہ کی زیارت، ان کو مصنوعی کہنا، ان پر زائرین سے نذرانہ وصول کرنا یا نذرانہ مانگنا کیسا ہے۔
۴۱۵	تعظیم آثار مقدسہ کے لئے نہ یقین درکار ہے نہ کوئی خاص سند بلکہ صرف نام پاک سے اشتہار کافی ہے۔	۴۱۴	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار و تبرکات شریفہ کی تعظیم فرض عظیم ہے۔

۴۱۸	زیارت آثار شریفہ کوئی ایسی چیز نہیں جو زیر اجارہ داخل ہو۔	۴۱۵	بے ادراک سند تعظیم آثار مقدسہ کی تعظیم سے باز رہنے والوں کا دل بیمار ہے۔
۴۱۸	اجرت مجہول ہو تو اجارہ ناجائز و حرام ہے۔	۴۱۵	مستند آثار مقدسہ کی تعظیم نہ کرنے والا کافر ہے یا منافق۔
۴۱۸	زیارت آثار مقدسہ و تبرکات شریفہ پر نذرانہ کے جواز کی ایک صورت۔	۴۱۶	بلا ثبوت شرعی کسی خاص شخص پر بدگمانی ناجائز و گناہ و حرام ہے۔
۴۱۹	اعانت مسکین ثواب ہے۔	۴۱۶	بدگمانی سے بڑھ کر کوئی جھوٹی بات نہیں۔
۴۱۹	اولاد عبدالمطلب کے حسن سلوک کا صلہ خود سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنایت فرمائیں گے۔	۴۱۶	تبرکات شریفہ کی زیارت کرانے پر لوگوں سے کچھ مانگنا سخت شنیع ہے۔
۴۱۹	مستحب کے حصول کے لئے حرام کو اختیار نہیں کیا جاسکتا۔	۴۱۶	بلا عذر سوال کرنا حرام ہے۔
۴۱۹	جس چیز کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے۔	۴۱۶	دین کے نام سے دنیا کا نام بہت برا ہے۔
۴۲۰	تندرست اور کسب پر قادر بھکاری کو دینا حرام ہے۔	۴۱۷	آثار مقدسہ کو پیسے کمانے کے لئے شہر بہ شہر لئے پھرنا ان کی توہین ہے۔
۴۲۰	فصل پنجم۔	۴۱۷	حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے بیٹوں کو گھر آکر پڑھانے کی درخواست کی تو امام مالک نے اس کو مسترد کر دیا۔
۴۲۰	نقل روضہ منورہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نقل روضہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تعزیے میں فرق، ان کی تعظیم و تکریم کا حکم شرعی۔	۴۱۷	امام نحسی نے خلیفہ وقت کے بیٹوں کو خلیفہ کے گھر پڑھانے سے انکار کر دیا۔
۴۲۲	تمام اُمت پر سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حق ہے کہ جب آپ کے آثار شریفہ یا ان پر دلالت کرنے والی کسی شے کو دیکھیں تو بیکمال ادب و تعظیم آپ کا تصور لائیں اور بکثرت درود و سلام پڑھیں۔	۴۱۷	شرع مطہرہ کا قاعدہ کلیہ ہے کہ المعمود کا المشروط۔
۴۲۳	تعزیہ ہرگز نقل روضہ امام حسین نہیں اور نہ بنانے والے اس کا قصد کرتے ہیں۔	۴۱۸	زیارت تبرکات شریفہ پر اجرت پچند وجوہ حرام ہے۔

۴۲۸	حدیث ۵۔	۴۲۳	تعزیر داری کی قباحتیں۔
۴۲۸	حدیث ۶	۴۲۳	وما یؤدی الی محظور محظور۔
۴۲۸	ظالم، ہٹ دھرم اور مصور کیلئے وعید شدید	۴۲۵	رسالہ شفآء الوالہ فی صور الحیب و مزارہ و نعالہ (قدم شریف اور مقامات مقدسہ کے نقشے بنانا جائز جبکہ جاندار خصوصاً اولیاء کرام کی تصویریں بنانا ناجائز و گناہ ہیں)۔
۴۲۹	حدیث ۷	۴۲۵	چار سوالات پر مشتمل استفتاء۔
۴۲۹	تمام دوزخیوں سے سخت ترین عذاب کن لوگوں کو ہوگا۔	۴۲۶	ابلیس کے مکروں میں سے سخت ترین ہے کہ حنات کے دھوکے میں سیات کراتا ہے۔
۴۲۹	حدیث ۸	۴۲۶	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا اور اعزاز اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا ہے اور دور کرنے اور مٹانے کا حکم دیا ہے۔
۴۲۹	پانچ اشخاص اشد عذاب میں مبتلا ہوں گے۔	۴۲۶	تصویر کے بارے میں وعید پر مشتمل بعض احادیث کریمہ جو حد تو اتر میں ہیں۔
۴۲۹	حدیث ۹	۴۲۷	حدیث ۱۔
۴۲۹	حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک واقعہ کہ انہوں نے ایک منقش پردہ لٹکایا جس پر حضور علیہ السلام ناراض ہوئے اور پردہ اتار دیا۔	۴۲۷	ہر مصور جہنم میں ہے۔
۴۳۰	جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔	۴۲۷	حدیث ۲۔
۴۳۰	حدیث ۱۰	۴۲۷	پینک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں کو ہے۔
۴۳۰	مورتوں کے سر کاٹنے اور تصویر دار پردوں کو کاٹ کر پھینکنے کا حکم۔	۴۲۷	حدیث ۳۔
۴۳۱	حدیث ۱۱ تا ۱۴	۴۲۷	مصور سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں ہو سکتا۔
۴۳۱	ملا نگرہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جہاں تصویر اور کتا ہو۔	۴۲۷	حدیث ۴۔
۴۳۱	حدیث ۱۵	۴۲۸	مصوروں کو روز قیامت عذاب ہوگا اور صورتوں میں جان ڈالنے کا حکم ہوگا۔
۴۳۱	گھر میں تین چیزوں کے ہوتے ہوئے کوئی فرشتہ رحمت گھر میں داخل نہیں ہوتا۔		

۴۳۳	جن پانچ بتوں یعنی ود، سواع، یغوث، یقوق اور نسرکا ذکر سورہ نوح میں ہے یہ پانچ بندگان صالحین تھے۔	۴۳۱	حدیث ۱۸۱۷ و ۱۸۱۸
۴۳۴	حدیث ۲۲	۴۳۲	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کا ایک واقعہ۔
۴۳۴	فتح مکہ کے موقع پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کعبہ میں داخل ہونے اور تصاویر و اصنام سے کعبہ کو پاک کرنے کا واقعہ۔	۴۳۲	حدیث ۱۹
۴۳۶	حدیث ۲۵۴۲۳	۴۳۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر دیکھتے اسے توڑے بغیر نہ چھوڑتے۔
۴۳۷	فتح مکہ کے روز حضور علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کعبہ کی تطہیر کا حکم دیا تو آپ نے اور دیگر صحابہ نے زمزم کے پانی سے کعبہ کو اندر باہر سے دھویا اور چادریں بھگو بھگو کر تصاویر کو مٹایا۔	۴۳۲	حدیث ۲۰
۴۳۷	حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی کا ڈول منگوا کر دو تصویروں کو مٹانے میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرکت فرمائی۔	۴۳۲	تصویریں مٹانے اور حدِ شرع سے بلند قبروں کو پست کرنے کا حکم۔
۴۳۷	حدیث ۲۶	۴۳۲	بلندی قبر کی حدِ شرع ایک باشت ہے۔
۴۳۸	بعض امہات المؤمنین کی طرف سے ماریہ نامی گرجے کا ذکر بارگاہ رسالت میں کرنا اور آپ کا اس پر ردِ عمل کراٹھار فرمانا۔	۴۳۳	حدیث ۲۱
۴۳۸	حدیث ۲۷	۴۳۳	بتوں کو توڑنے اور تصویروں کو مٹانے کا حکم۔
۴۳۸	جب امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آپ کو دعوت پر بلایا تو آپ نے فرمایا ہم ان کینیسوں میں داخل نہیں ہوتے جن میں تصویریں ہوں۔	۴۳۳	معتزمین کی تصاویر کو مٹانے والے حکم سے مستثنیٰ ماننا باطل ہے۔
۴۳۹	ذی روح کی تصویر بنانا حرام، اس پر ثواب کی نیت جہالت ہے۔	۴۳۳	شرع مطہر میں زیادہ شدتِ عذاب تعظیم تصاویر پر ہی آئی ہے۔
۴۳۹	تصاویر ذوی الارواح کو نظر عوام و جہال سے بچا کر بیابان جنگل میں دفن کر دینا چاہیے۔	۴۳۳	ابتدائے بت پرستی تعظیم تصاویر معتزمین سے ہوئی۔

۴۵۳	اسماء گرامی ان ائمہ و اعلام کے جنہوں نے نعل مبارک کے نقشے بنوائے، تلامذہ کو دیئے، ان سے تبرک کیا، مدحیں لکھیں اور سر و آنکھوں پر رکھنے اور بوسہ دینے کی ترغیبیں کی ہیں۔	۴۳۹	یاس طرح دریا برد کر دیا جائے کہ پھر کبھی ظاہر نہ ہوں۔
۴۵۳	امام ابو اویس عبد اللہ بن عبد اللہ بن اویس بن مالک کا مختصر تذکرہ۔	۴۳۹	روضہ مقدسہ کا نقش بنانا بلاجماع جائز ہے۔
۴۵۴	اسمعیل بن ابی اویس کا تذکرہ۔	۴۳۹	کن کن اکابر دین نے مزار مقدس اور نعل پاک کے نقش بنائے، ان کی تعظیم کی اور ان سے تبرک حاصل کرتے رہے اور اس سلسلہ میں ان کے ارشادات عالیہ کیا ہیں۔
۴۵۶	ان پانچ علماء کرام کا ذکر جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اور ان کی جلالت شان مشہور و معروف ہے۔	۴۴۶	دلائل الخیرات کی عظمت شان۔
۴۵۶	بالجملہ مزار مقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین سے ثابت ہے۔	۴۴۷	روضہ مبارکہ کا نقشہ بنانے کے فوائد۔
۴۵۷	ارشادات ائمہ و اعلام کے مقابل قول ابن و آں قابل استدلال نہیں۔	۴۴۸	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسرار سے فائدہ اٹھانے اور آپ کے انوار سے پھول چمنے کی صورت۔
۴۵۹	تصوّف و طریقت (بیعت، سجادہ نشینی، تصویر شیخ، مراقبہ اور پیری مریدی کے احکام)	۴۴۸	ذکر کے وقت صورت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور دل میں جمائیں۔
۴۶۰	شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت میں باہم اصلاً کوئی متخالف نہیں۔ اس کا مدعی اگر بے سمجھے کہے تو زجاجا ہل ہے اور اگر سمجھ کر کہے تو گمراہ و بددین ہے۔	۴۴۸	نعل مقدس کے نقش کا احترام مثل نعل مقدس چاہیے۔
۴۶۰	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال شریعت آپ کے افعال طریقت، آپ کے احوال حقیقت اور آپ کے علوم بے مثال معرفت ہیں۔	۴۵۰	برکت و عظمت نقش نعل رسول میں ابو الیمین کا ایک قصیدہ۔
۴۶۱	○ رسالہ نقاء السلافة فی احکام البيعة والخلافة (بیعت و خلافت اور سجادہ نشینی کے احکام کا بیان)	۴۵۱	وصف نقشہ نعل مبارک میں ابن المرحل کا قصیدہ۔
۴۶۱	قرآن و حدیث میں شریعت، طریقت اور حقیقت سب کچھ ہے۔	۴۵۲	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش نعل مبارک کی برکت سے درود و رہو گیا۔
		۴۵۳	نقش نعل مبارک کی آرمودہ برکات۔

۴۷۴	مولوی عبدالمسیح صاحب مصنف انوارِ ساطعہ کی طرف سے تعدد بیعت سے متعلق استفتاء پیر صادق کے ہوتے ہوئے غیر کے ہاتھ پر بیعت پریشان نظری و باعث محرومی ہے۔	۴۶۱	قرآن و حدیث کو سمجھنے کیلئے علماء و مشائخ اور ائمہ کی ضرورت ہے۔
۴۷۵	پیر صادق قبلہ توجہ ہے۔	۴۶۲	یہ سلسلہ مقرر ہے کہ عوام آج کل کے علماء دین کا دامن تھامیں اور وہ تصانیف علماء ماہرین کا اور وہ مشائخ فتویٰ کا اور وہ ائمہ ہدیٰ کا اور وہ قرآن و حدیث کا۔
۴۷۵	صاحب تحریر کا قبلہ قبلہ تحریر ہے۔	۴۶۳	غیر مقلدین کی گمراہی کا سبب
۴۷۶	فیض پیر من و سلوی ہے۔	۴۶۳	سلوک کی باریکیاں اور معرفت کی حقیقتیں سمجھنے کے لئے مرشد کی ضرورت۔
۴۷۶	باپ پدر گل ہے اور پیر پدر دل ہے۔	۴۶۳	آدمی کتنا ہی بڑا عالم، عامل، زاہد، کامل ہو اس پر واجب ہے کہ ولی عارف کو اپنا مرشد بنائے، ہمت پست کو تباہ دست لوگ اگر سلوک نہ بھی چاہیں تو انہیں تو تسل کے لئے شیخ کی حاجت ہے۔
۴۷۶	مولیٰ معتمد مشت خاک ہے اور پیر معتمد جان پاک۔	۴۶۳	اللہ تعالیٰ تک بے وسیلہ رسائی محال قطعی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک بے وسیلہ رسائی دشوار عادی ہے۔
۴۷۷	حضرت علی بن ابی طالب کے ایک مرید کا واقعہ جس کو آپ نے ملازمت غوث اعظم اختیار کرنے کا حکم دیا۔	۴۶۳	اللہ تعالیٰ کی طرف سے وسیلہ رسول اللہ علیہ السلام اور آپ کی طرف وسیلہ مشائخ کرام ہیں۔
۴۷۷	سجادہ نشین کا معاون مقرر کرنا۔	۴۶۵	سند سے حصول برکت۔
۴۷۷	صرف ایک پیر کی بیعت۔	۴۶۵	خواجہ رتن بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نذر کرہ۔
۴۷۷	مسئلہ منقولہ از فتاویٰ افریقہ۔	۴۶۶	فضائل و مناقب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
۴۷۹	"جس کا پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے" کی تحقیق	۴۶۷	خلافت عامہ اور خاصہ۔
۴۸۰	مرشد و ہادی دو طور پر ہے عام اور خاص	۴۶۸	سجادہ نشین مقرر کرنے کی صورتیں۔
۴۸۱	سجادہ نشین کے متعلق چند مسائل۔	۴۶۹	خلافت کی سات قسمیں۔
۴۸۵	خلافت جیسے امور کے ثبوت کے لئے دو طریقے ہیں، اتصال سند اور شہرت تقریر۔	۴۷۰	افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
		۴۷۲	ابوالحسن خرقانی ابو یزید بسطامی کے خلیفہ ہیں رحمۃ اللہ علیہما۔

۵۱۱	۴۹۱	البقاء اسهل من الابتداء	سچائی کبھی بے پیرا نہیں۔
۵۱۱	۴۹۱	بنی اسرائیل سے عمالقه تا بوث سینکڑ چھین کر لے گئے جو مدتہا مدت کے بعد واپس ہوا۔	بارہ فرقوں کا پیر شیطان ہے۔
۵۱۳	۴۹۱	قرامطہ کعبہ معظمہ سے حجر اسود اکھاڑ کر بجر کو لے گئے اور بائیس برس بعد مسلمانوں نے اس کو واپس پایا۔	فلاح تقویٰ کے لئے مرشد خاص کی ضرورت نہیں۔
۵۱۳	۴۹۱	پیر کے لئے چار شرطیں۔	سلوک کی عام دعوت نہیں اور نہ ہر شخص اس کا اہل ہے۔
۵۱۵	۴۹۳	عورت مرشد نہیں بن سکتی۔	بیعت سے منکر کا حکم۔
۵۱۶	۴۹۷	فلاح دو قسم ہے۔	فلاح انسان کے لئے مرشد خاص کی ضرورت۔
۵۱۶	۵۰۰	حضور کی شفاعت اہل کبائر کے لئے	سلوک میں کیسے پیر کی ضرورت ہے۔
۵۱۸	۵۰۳	فلاح باطن	آیت وسیلہ کے لطائف۔
۵۱۹	۵۰۵	مرشد دو قسم ہے عام اور خاص	حاصل تحقیق۔
۵۲۱	۵۰۵	مرشد اتصال کی چار شرطیں۔	رسالہ مقال العرفاء بأعزاز شرع و علماء (علم و علماء شریعت کی فضیلت کا بیان اور شریعت و طریقت کے بارے میں ایک شخص کے دس اقوال شنیعہ کا ردِ بلیغ)
۵۲۱	۵۰۶	پیر کے لئے علم کی شدید ضرورت ہے۔	العلماء ورثۃ الانبیاء کا مصداق کون سے علماء ہیں۔
۵۲۳	۵۰۷	مرشد ایصال اور اس کی شرطیں۔	یہ قول کہ "شریعت چند احکام فرض و واجب و حلال و حرام کا نام ہے" محض اندھا پن ہے۔
۵۲۳	۵۰۷	بیعت دو قسم ہے بیعت تبرک اور بیعت ارادت۔	شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الہیہ و معارف نائناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے۔
۵۲۳	۵۰۷	صرف بیعت تبرک کے فوائد۔	جملہ اولیائے کرام کا اجماع قطعی ہے کہ تمام حقائق کو شریعتِ مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں تو حق و مقبول ورنہ مردود و مخذول۔
۵۲۳	۵۰۹	بیعت ارادت اور پیر کو کیسا سمجھو۔	یقیناً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناظ و مدار ہے اور شریعت ہی محکم و معیار ہے۔
	۵۱۱	مرشد عام سے جدائی دو قسم ہے۔	

۵۲۶	شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دین عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں۔	۵۲۳	شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ترجمہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ، یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ چند احکام جسمانی سے خاص۔
۵۲۶	معرفت و حقیقت مختلف درجات میں شریعت کے ہی نام ہیں۔	۵۲۳	صراطِ مستقیم سے مراد شریعت ہے۔
۵۲۶	ابلیس فانوسِ شریعت کو بجھانے کے لئے کئی حیلوں اور بہانوں سے بندے کو دھوکا دیتا ہے۔	۵۲۳	شریعت ہی وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہے اس کے سوا جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دور پڑے گا۔
۵۲۷	شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر لمحے مرتے دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ ہے۔	۵۲۳	عمر و کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و جہالت ہے۔
۵۲۷	جاہل عابد اور بے باکانہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والے عالم کی مذمت۔	۵۲۳	طریق، طریقہ اور طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔
۵۲۷	بغیر فقہ کے عبادت کرنے والا چکی کھینچنے والے گدھے کی مثل ہے۔	۵۲۳	طریقت اگر شریعت سے جدا ہو تو وہ خدا تک نہیں بلکہ شیطان تک پہنچائے گی۔
۵۲۸	شریعت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل اس کی چٹائی ہے اور اس عمارت کی بلندی طریقت ہے۔	۵۲۳	طریقت حقہ راہ ابلیس نہیں بلکہ راہ خدا ہے تو یقیناً وہ شریعت مطہرہ ہی کا ٹکڑا ہے۔
۵۲۸	صوفی جاہل شیطان کا مستخر ہے۔	۵۲۳	طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے وہ اتباعِ شریعت ہی کا صدقہ ہے۔
۵۲۸	ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔	۵۲۳	شریعت کو قطرہ اور طریقت کو دریا کہنا کچھ پاگل کا کام ہے۔
۵۲۸	بے علم مجاہدہ کرنے والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے۔	۵۲۵	شریعت منبع ہے اور طریقت اس سے نکلا ہو دور یا بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعال ہے۔
۵۲۸	عمر و کا طریقت کو شریعت سے الگ کر کے حصر کر دینا کہ یہی مقصود ہے اور اسی کے لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تسلیم مبعوث ہوئے صراحتاً شریعت کو لغو و باطل کر دیتا ہے۔	۵۲۵	منبع و دریا اور شریعت و طریقت میں کئی وجوہ سے فرق ہے۔

۵۳۰	۵۲۸	شریعت کو لغو باطل سمجھنا صریح کفر و ارتداد ہے۔	۵۳۰	۵۲۸	ثم اور ثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا (آیہ) کی تفسیر۔
۵۳۱	۵۲۹	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر بھر شریعت کی طرف ہی بلایا تو اس کا خادم اور اس کا عالم کیونکر ان کا وارث نہ ہوگا۔	۵۳۱	۵۲۹	عالم باعمل چاند اور عالم بے عمل شمع ہے۔
۵۳۲	۵۲۹	وارث ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ مورث کا کل مال پائے۔	۵۳۲	۵۲۹	حدیث میں خلیفہ انبیاء ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں: قرآن و حدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھے۔
۵۳۲	۵۲۹	علماء شریعت سے وراثت انبیاء کا سلب کرنا جنون محض ہے۔	۵۳۲	۵۲۹	خلیفہ و وارث میں فرق ہے آدمی کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔
۵۳۲	۵۲۹	انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نبی بھی ہوتے ہیں اور ولی بھی، انکے علوم نبوت کو شریعت کہتے ہیں جن کی طرف عام امت کو دعوت دیتے ہیں اور علوم ولایت خاص خاص لوگوں کو خفیہ تعلیم دیتے ہیں۔	۵۳۲	۵۲۹	قرآن مجید نے سب وارثان کو چنے ہوئے بندے کہا تو وہ قطعاً اللہ والے ہوئے جب اللہ والے ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے۔
۵۳۲	۵۳۰	اولیاء کبھی غیر علماء نہیں ہو سکتے۔	۵۳۲	۵۳۰	ربانیوں کی صفات قرآن مجید کی رو سے۔
۵۳۳	۵۳۰	علم باطن وہ ہی جان سکتا ہے جو علم ظاہر جانتا ہے۔ (امام مالک)	۵۳۳	۵۳۰	ربانی عالم فقیہ مدرس کو کہتے ہیں۔
۵۳۳	۵۳۰	اللہ تعالیٰ نے کبھی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا۔ (امام شافعی)	۵۳۳	۵۳۰	علماء شریعت ہی علمائے ربانی ہیں۔
۵۳۳	۵۳۰	علم باطن علم ظاہر کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔	۵۳۳	۵۳۰	علماء شریعت کو شیطان کہنے والے ابلیس یا اس کی ذریت کے منافق خبیث ہیں۔
۵۳۳	۵۳۰	حق سبحانہ و تعالیٰ کے متعلق بندوں کے پانچ علم ہیں: علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم اسماء اور علم احکام۔ ان میں سے ہر پہلا دوسرے سے مشکل تر ہے۔	۵۳۳	۵۳۰	تین شخصوں کے حق کو صرف منافق ہی ہا جا جائے گا۔
۵۳۳	۵۳۰	جو آسان ترین یعنی علم احکام سے عاجز ہو وہ مشکل ترین یعنی علم ذات کو کیسے پاسکتا ہے۔	۵۳۳	۵۳۰	انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے۔
۵۳۵	۵۳۰	گمراہ و بد عقیدہ علماء و وارث نبی نہیں نائب ابلیس ہیں۔	۵۳۵	۵۳۰	علماء شریعت ہرگز طریقت کے سدراہ نہیں بلکہ وہی اس کے فتح باب اور نگہبان راہ ہیں۔

۵۳۳	تصوف تین وصفوں کا نام ہے۔	۵۳۵	ساٹھ ۱۰ اقوال اولیائے کرام عظمت شریعت پر اور اس بات پر کہ طریقت اس سے جدا نہیں، طریقت محتاج شریعت ہے اور شریعت ہی اصل کار و مدار و معیار ہے۔
۵۳۳	حضرت ابو علی رود باری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تہذکرہ۔	۵۳۸	حضرت جنید بغدادی کو ان کے مرشد حضرت سری سقطی کی دعا۔
۵۳۳	کتاب التعرف لمذہب التصوف کی فضیلت۔	۵۳۹	جو علم شریعت سے آگاہ نہیں اسے پیر نہ بنایا جائے۔
۵۳۵	سیدنا جعفر بن محمد خواص سیدنا جنید بغدادی کے خلیفہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	۵۳۹	علم طریقت بالکل کتاب و سنت کا پابند ہے۔
۵۳۵	علم احکام الہی کی فضیلت۔	۵۳۹	حضرت بلزید بسطامی علیہ الرحمہ نے قبلہ کی طرف تھوکنے والے کو ولی تسلیم نہیں کیا۔
۵۳۵	سید داؤد کبیر سید محمد دنی شاذلی کے پیر و مرشد ہیں۔	۵۳۰	حضرت ابو سعید خزاز رضی اللہ عنہ کا تہذکرہ۔
۵۳۵	سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ سہروردیہ ہیں۔	۵۳۰	حضرت سیدنا حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تہذکرہ۔
۵۳۶	جس حقیقت کو شریعت زد کردے وہ حقیقت نہیں بے دینی ہے۔	۵۳۱	حضرت سیدنا ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے بیٹے کو وصیت۔
۵۳۶	شریعت کی پرواہ نہ کرنے والے جعلی صوفیاء سے چور اور زانی بہتر ہیں۔	۵۳۱	حضرت سیدنا ابو الحسن احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تہذکرہ۔
۵۳۶	احکام شرع کی پابندی نہ کرنے والا زندقہ ہے اور اس کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خوارق عادات مکروا استدراج ہیں۔	۵۳۱	حضرت سیدنا ابو حفص عمر حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تہذکرہ۔
۵۳۸	شریعت و طریقت کو جدا سمجھنے والے ظاہر بین ہیں۔	۵۳۲	حضرت سیدنا ابو الحسن احمد نوری اور ابو العباس احمد بن محمد آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر خیر۔
۵۳۸	مدع تصوف اگر شریعت و طریقت کو جدا بتائے تو دروغ گو اور لاف زن ہے۔	۵۳۲	حضرت مشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلہ چشتیہ بہشتیہ کے مرجع ہیں۔
۵۳۹	سَوَات کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کا علم کتاب و سنت سے باہر نہ جائے گا۔		

۵۶۶	پیری مریدی کی شرائط۔	۵۳۹	کرامت کی دو قسمیں ہیں (۱) محسوس ظاہری، (۲) معقول معنوی۔
۵۶۸	خاتمہ رزقنا للہ حسنا۔	۵۳۹	کرامات محسوسہ اور کرامت معنویہ کی تفصیل۔
۵۶۹	رسالة الباقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطة (تصور شیخ اور شغل برزخ کے اثبات پر دلائل و براہین)	۵۳۹	عوام صرف کرامات محسوسہ کو جانتے ہیں اور کرامات معنویہ کو صرف خواص پہچانتے ہیں۔
۵۷۰	تصور شیخ بروجہ رابطہ جس کو برزخ بھی کہتے ہیں شرعاً جائز ہے اس کے منع پر اصلاً دلیل نہیں۔	۵۵۰	عالم اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے۔
۵۷۱	وہابیہ کے ایک بڑے دھوکہ کی نشاندہی۔	۵۵۰	اقتاب اربعہ کا تذکرہ۔
۵۷۲	قول جواز کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ "لم یومر بہ ولم ینہ عنہ"۔	۵۵۱	الشریعة هی الشجرة والطریقة هی الثمرة
۵۷۲	مجوز نافی امر و نہی ہے اور نافی پر شرعاً اور عقلاً بینہ نہیں۔	۵۵۱	حضرت سیدنا علی خواص امام عبدالوہاب شعرائی کے پیرومرشد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
۵۷۲	حرام و ممنوع کہنے والا نہی شرعی کا مدعی ہے ثبوت دینا اس کے ذمے ہے کہ شرع نے کہاں منع کیا۔	۵۵۱	حقیقت عین شریعت اور شریعت عین حقیقت ہے۔
۵۷۲	اباحت اصل ہے اثبات حرمت و کراہت کے لئے دلیل چاہیے۔	۵۵۷	حضرت سیدنا ابوالکلام رکن الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔
۵۷۲	ہر مسئلہ میں اصل صحت ہے فساد و کراہت کا قول محتاج دلیل ہے۔	۵۵۷	حضرت سیدنا نجم الدین کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلہ کبرویہ کے سردار ہیں۔
۵۷۲	قائل جواز مثل سائل مدعا علیہ ہے جس سے مطالبہ دلیل محض جنون ہے۔	۵۵۸	حضرت خواجہ مودود چشتی اور شیخ الاسلام احمد ناسفی جامی کا تذکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
۵۷۲	مجوز کے لئے یہی دلیل بس ہے کہ معر پر کوئی دلیل نہیں۔	۵۵۸	مناقب چشتیاں۔
۵۷۲	امثال مقام میں نہایت سعی منکرین عدم نقل سے استدلال ہے جو عقلاء کے نزدیک بے اصل استناد ہے۔	۵۶۲	شرائط سماع۔
		۵۶۳	تذکرہ حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۷۷	مسلئہ شغل، برزخ پر اقوال اولیاء کبار پیش نہ کرنے کی وجوہات۔	۵۷۳	عدم نقل، نقل عدم نہیں، نہ عدم فعل منع کو مستلزم ہے۔
۵۷۸	تصور برزخ میں خاص خاندان عزیز کی نصوص۔	۵۷۳	نقل مع عدم الطلب فعلًا وکفًا وعدم ذکر رتبًا دونوں انعدام امر و نبی کی صورتیں ہیں۔
۵۷۸	عبارت شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمہ سے پندرہ وہابیت کش فوائد۔	۵۷۳	ثبوت انحصار کو ارتقاع اعم پر دلیل بنانا باطل ہے۔
۵۸۱	مطلق اپنے اطلاق پر رہتا ہے۔	۵۷۳	مصنف علیہ الرحمہ کے چند مسائل کا حوالہ۔
۵۸۱	مطل اصولی کو مطلق منطقی سمجھنا غلط ہے۔	۵۷۳	اگر عدم ورود پر ورود مع ٹھہرائیں تو ایک شغل برزخ پر کیا موقوف عامہ اذکار و اشغال اولیاء کرام معاذ اللہ بدعت شیعہ و حرام و ممنوع قرار پائیں گے۔
۵۸۱	نیک بات بانضمام اوضاع خاصہ بد نہیں ہو سکتی۔	۵۷۳	شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی تصنیف "القول الجلیل" کی وضع ہی اذکار محدثہ اور اشغال حادثہ کی ترویج و تعلیم کے لئے ہے۔
۵۸۱	قائل جواز کو صرف اسی قدر بس کہ یہ مقید زیر مطلق داخل ہے۔	۵۷۵	اولیاء طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوتے ہیں۔
۵۸۱	ہیات عبادات تو قیہنی ہے۔	۵۷۵	مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے، اولیاء طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کے جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے۔
۵۸۱	اپنی طرف سے اطلاق مقید اور تقید مطلق دونوں ممنوع ہیں۔	۵۷۵	اشغال و اذکار اولیاء کبار میں بدعت سیدہ کا گمان سراسر غلط ہے۔
۵۸۱	بدعت شرعیہ و بدعت لغویہ کی تعریفیں اور ان میں فرق۔	۵۷۵	اولیائے کبار کے اشغال کے بدعت سیدہ نہ ہونے پر شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ، مولوی خرم علی معلم ثالث وہابیہ، شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ اور مرزا مظہر جان جانا کی شہادت۔
۵۸۲	قضیہ کل بدعتہ ضلالہ کس تقدیر پر عام مخصوص البعض اور کس تقدیر پر غیر مخصوص البعض ہے۔	۵۷۶	خود امام الطائفہ شاہ اسماعیل دہلوی کی گواہی۔
۵۸۲	وہابیہ کے طور پر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز سے لے کر صحابہ کرام تک سب بدعتی ہیں۔	۵۷۶	اولیاء کرام کے ساتھ وہابیہ کی روش اور حالت۔

۵۹۶	حب ثناء کوئی خصلت محمودہ نہیں اور اس کے عواقب خطرناک ہیں۔	۵۸۲	عدم فعل قاضی منع نہیں کف میں اتباع ہے نہ مجرد ترک میں۔
۵۹۷	اپنی جھوٹی یا واقعی تعریف کو دوست رکھنے والے کا حکم۔	۵۸۲	یہ جاہلی مغالطہ کہ اس طریقے میں کوئی بھلائی ہوت تو صحابہ ہی کرتے تم کیادین میں ان سے زیادہ سمجھ رکھتے ہو محض بیہودہ و نامسموع ہے۔
۵۹۷	حب ریاست اگر اچھی نیت سے ہو تو جائز بلکہ مستحب ہے۔	۵۸۲	اولیاء کرام کے ایجادات محمود و مقبول ہیں۔
۵۹۸	اپنی تعریفوں پر خوش ہونے والا پیر کب قابل بیعت ہے اور کب نہیں۔	۵۸۲	کفار سے غیر شعار میں اتفاقاً مشابہت ہرگز وجہ ممانعت نہیں۔
۵۹۸	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نعت سن کر جو انعامات عطا فرمائے کسی پیر کو جائز نہیں کہ وہ اپنی تعریف میں قصیدہ خوانی کو اس پر قیاس کرے۔	۵۸۲	فاسلو اھل الذکر و وجوب تقلید میں نص ہے۔
۵۹۹	سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت و ثناء و مدحت عین اسلام اور اس کا اظہار اہم فرض ہے۔	۵۸۳	آیت کریمہ مذکورہ کے بارے میں وہابیوں کی جہالت۔
۵۹۹	ذکر رسول عین ذکر الہی اور ثناء رسول عین ثناء الہی ہے۔	۵۸۳	اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص سبب کا۔
۵۹۹	خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز نے ایک شاعر سے نعت رسول سنی۔	۵۸۳	نماز میں تصور برزخ کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا فرمان۔
۵۹۹	کسی فقہ کا کوئی شخص سدا سہاگن نہیں بن سکتا سب کو حرام۔	۵۸۵	تصور شیخ اور شغل برزخ میں علماء کرام کی نصوص۔
۵۹۹	مجاز و عقل و ہوش دنیا نہیں رکھتا اس کے افعال بالارادہ نہیں ہوتے لہذا وہ سند نہیں۔	۵۸۶	روضہ مطہرہ کا نقشہ پیش نظر رکھنا اور اس سے لو لگانا۔
۶۰۰	داڑھی اور بھنوس منڈانا، مرد ہو کر کانوں میں مندرے پہننا اور عورتوں جیسے لمبے بال رکھنا اور مرد کو زانی و وضع اختیار کرنا حرام و باعث لعنت ہے، ایسے کو پیر مان کر اس کا مرید ہونا حرام ہے۔	۵۸۸	قبر مبارک کاج۔
		۵۹۶	اپنی تعریف پر مشتمل اشعار سن کر خوش ہونے والے پیر کے بارے میں سوال۔

۶۰۳	خاندان قادریہ میں بیعت شخص اب خاندان چشتیہ صابریہ بیعت ہونے کا شوق رکھتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔	۶۰۰	عورت کے رحم میں دو خانے ہوتے ہیں، دایاں خانہ لڑکے کے لئے اور بائیں لڑکی کے لئے۔
۶۰۳	جس طرح ایک شخص کے دو باپ، ایک وقت میں عورت کے دو خاوند نہیں ہو سکتے ایسے ہی کسی مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے۔	۶۰۰	رحم میں مرد و عورت کے نطفہ کے غالب و مغلوب ہونے کے اعتبار سے لڑکائی لڑکی بننے کی چار صورتیں ہیں، کبھی ظاہر و باطناً لڑکا، کبھی ظاہر و باطناً لڑکی، کبھی ظاہر لڑکا اور باطناً لڑکی، اس کو زانی و ضعیف اور نسوانی حرکت کا شوق رہتا ہے اور کبھی ظاہر لڑکی مگر باطناً لڑکا، اس کو مردانہ وضع و حرکات مرغوب ہوتی ہیں۔
۶۰۳	پریشان نظری والا کسی کی طرف سے فیض نہیں پاتا۔	۶۰۰	مردانہ وضع بنانے والی عورت پر لعنت۔
۶۰۳	جس کو کسی چیز میں رزق دیا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس چیز پر لزوم اختیار کرے۔	۶۰۰	مردانہ جو تاپینے والی عورت پر لعنت۔
۶۰۳	ایک ایسے عامل کے بارے میں سوال جو ایک میز پر ارواحِ مسلمین کو حاضر کرتا ہے اور ان سے بات چیت کرتا ہے اور ان سے سوالات کے جواب پوچھتا ہے۔	۶۰۱	کسی ایک بات میں بھی مرد کو عورت اور عورت کو مرد کی وضع لینا حرام و موجب لعنت ہے۔
۶۰۵	روحیں حاضر کر کے سوالات پوچھنے والے عامل کی صداقت کا امتحان لینے کا ایک آسان طریقہ۔	۶۰۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسو انتہا درجہ شانہ مبارک تک رہتے۔
۶۰۵	مرد نمازی اور صالح ناخواندہ کی بیعت شرعاً ناجائز ہے۔	۶۰۲	مشیت بھر سے کم داڑھی کو کاٹنا کسی نے مباح قرار نہیں دیا۔
۶۰۵	ایک مجمل سوال کا جواب۔	۶۰۲	داڑھی مونڈنا ہند کے یہودیوں اور عجمی آتش پرستوں کا طریقہ ہے۔
۶۰۶	مرید اشتغال و طیش کے لئے نہیں بنایا جاتا۔	۶۰۳	فاسق کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں، اگر کر لی تو فسخ کر کے کسی متقی، سنی، صحیح العقیدہ، متصل السلسلہ پیر کے ہاتھ پر بیعت کرے۔
۶۰۶	معافی تقصیر میں کبھی تاخیر ہی مصلحت ہوتی ہے۔	۶۰۳	مزامیر جائز نہیں۔
۶۰۶	حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی معافی میں پچاس شب تک تاخیر کی گئی۔	۶۰۳	بیعت ایسے شخص سے کی جائے جس میں کم از کم چار شرطیں پائیں یعنی وہ سنی صحیح العقیدہ ہو، عالم دین ہو، فاسق نہ ہو اور اس کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو۔

۶۰۹	ناچ گانا، باجا اور آتشبازی پر مشتمل تقریبات شادی بیاہ میں شریک ہونا کیسا ہے۔	۶۰۶	ملائکہ سے ملاقات و کلام کے لئے ولایت درکار ہے۔
۶۱۱	عالم اگر جانے کہ کسی تقریب میں میری شرکت پر عوام مجھے متمم و مطعون کریں گے تو نہ جانے۔	۶۰۶	ولایت کبھی نہیں محض عطائی ہے۔
۶۱۱	مواقع تہمت سے بچنا چاہیے۔	۶۰۶	جنوں سے کلام و مصاحبت میں کوئی خیر نہیں کم از کم اس کا ضرر یہ ہے کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے۔
۶۱۱	مسلمانوں پر فتح باب غیبت ممنوع ہے۔		ضمیمہ تصوف و طریقت
۶۱۲	خلاف عہد معیوب ہے۔	۲۵۲	رابطہ شیخ جائز و مستحسن و سنت اکبر ہے۔
۶۱۲	سور اور مردار کا گوشت پکا کر عیسائیوں کو کھلانے والوں اور ان کے گھر سے کھانا کھانے والے امام کے بارے میں استفتاء۔	۶۰۷	شُرب و طعام (دعوت و لیمہ، مہمانی، ذبیحہ، شکار اور گوشت وغیرہ)
۶۱۲	خبیث ترین اشیاء پکا کر غیر مسلموں کو کھلانے کا پیشہ کرنے والے تقویٰ سے عاری لوگوں کے گھر سے دیندار اور صاحب تقویٰ حضرات کو کھانا وغیرہ کھانے سے بچنا چاہیے۔	۶۰۷	ہنود جو اپنے معبودان باطل کو ذبیحہ کے سوا اور قسم طعام و شیرینی وغیرہ چڑھاتے ہیں اور اسے بھوگ یا پرشاد کہتے ہیں اس کا کھانا شرعاً حلال ہے مگر مسلمان کو احتیاط چاہیے۔
۶۱۳	جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مقامات تہمت سے بچے۔	۶۰۸	مسلمان نے مجوسی کی بکری اس کے آئینہ یا کافر کی بکری اس کے بتوں کے لئے اللہ کا نام لے کر ذبح کی تو اس کو کھانا جائز ہے مگر ایسا کرنا مسلمان کے لئے مکروہ ہے۔
۶۱۳	جن کاموں کو کان ناپسند کریں اور جن کاموں کے ارتکاب پر معذرت کرنی پڑے از روئے حدیث ان سے بچنا لازم ہے۔	۶۰۸	مجوسی کے نیروز کے موقع پر لائے ہوئے کھانوں کا حکم شرعی۔
۶۱۳	بغیر شرعی مجبوری کے مسلمانوں کو تنفر کرنا ممنوع ہے۔	۶۰۸	دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
۶۱۳	مسئلہ کی تائید قرآن و حدیث سے۔	۶۰۹	جس درخت کو پانخانہ وغیرہ کا ناپاک پانی دیا گیا ہو اس کا میوہ کھانا بلا کراہت جائز ہے۔

۶۱۹	مسلمان نے بکری ذبح کی، اپنے ہاتھ سے پکایا، اس کو انگریز نے اپنے سامنے رکھ کر چھری اور کانٹے سے کاٹا، اس کا ہاتھ نہ لگا، کوئی مسلمان شخص غفلت سے اس کو کھالے تو کیا حکم ہے۔	۶۱۵	عیسائیوں کے ساتھ مل کر کھانا پینا اور اس قسم کے دوسرے کام کرنا کج فطرت اور فتنہ باز لوگوں کا شعار ہوتا ہے۔
۶۲۰	اصل اشیاء میں طہارت وحلت ہے جب تک تحقیق نہ ہو کہ اس میں نجس و حرام چیز ملی ہے محض شبہ پر نجس و حرام نہیں کہہ سکتے۔	۶۱۵	عہدہ امامت ان لوگوں کو نہیں دینا چاہیے جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔
۶۲۰	کنوڑوں، تالابوں اور راستوں میں رکھے ہوئے گھڑوں کا حکم۔	۶۱۵	حرامزادے، جذامی اور کوڑھ کے مریض کو امام بنانا کیوں ناجائز ہے۔
۶۲۰	مشرکین و کفار اور جاہل مسلمانوں کی تیار کردہ اشیاء خورد و نوش کیسی ہیں۔	۶۱۵	کافروں کو کھلانے کے لئے مسلمانوں کو حرام چیزیں پکانا یقیناً ناجائز و حرام ہے۔
۶۲۰	مشتبہ اشیاء میں احتیاط بہتر ہے۔	۶۱۷	ہندو کی دعوت پر اس کی بیٹی کی شادی کا کھانا مسلمانوں نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کروا کر کھایا تو یہ نامناسب و بے جا حرکت ہے۔
۶۲۰	سینگ ہر جانور کا یہاں تک کہ مردار کا بھی پاک ہے اس کی مسواک جائز ہے۔	۶۱۷	حرام اور ناپاک پیشہ کرنے والوں کا مال خبیث ہے۔
۶۲۱	خنزیر کے بالوں سے بنا ہوا برش نجس ہے۔	۶۱۷	کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور پھنسنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔
۶۲۱	سنت مسواک چھوڑ کر نصراٹیوں کا برش اختیار کرنا جہالت اور مرض قلب کی دلیل ہے۔	۶۱۷	خنزیر خوروں کی کمائی خبیث ہے۔
۶۲۱	کسی کافر یا غیر مسلم انگریز کے ساتھ کھانے یا اس کا جھوٹا کھانے سے احتراز ضروری ہے۔	۶۱۷	علاقے کی عادت خضاب و عدم خضاب سے خروج مکروہ ہے۔
۶۲۲	مسلمانوں کے مذہب میں چھوت نہیں۔	۶۱۹	افراط و تفریط دونوں ہی برے ہیں۔
۶۲۲	کہار ہندو اور عام اہل ہنود کی طرف سے بطور ہدیہ یا بطور رسم کچھ بھیجیں تو اس کا لینا اور اس کا کھانا کیسا ہے۔	۶۱۹	انگریزوں کے ملک سے ہندوؤں میں آنے والا دودھ اور مکھن کیسا ہے نیز ذانت صاف کرنے والے برش کا کیا حکم ہے۔
۶۲۲	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسریٰ ایران، بادشاہ فدک اور قیصر روم کے ہدیے قبول فرمائے۔		

۶۳۲	مشرکین کی تیار کردہ اشیاء خوردونوش اور ملبوسات وغیرہ کا استعمال کب جائز اور کب ناجائز ہے۔	۶۳۲	قتیدہ بنت العزیٰ اپنی بیٹی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے تحفہ لائی۔
۶۳۳	نصاری کے یہاں کی رقیق اشیاء کم ہی نجاست غلیظہ سے خالی ہوتیں اور نہیں تو اسپرٹ کی آمیزش تو ضرور ہوتی ہے۔	۶۳۳	آیہ کریمہ "لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین" کا شان نزول۔
۶۳۳	شرع مطہرنے برے کام اور برے نام دونوں سے احتراز کا حکم دیا ہے۔	۶۳۵	ہدیہ کفار کے رد و قبول سے متعلق احادیث کریمہ میں تطبیق و توفیق۔
۶۳۳	سودخور کے ہاں کھانا اور اس سے پیسہ لے کر مسجد میں لگانا یا گیارہویں و میلاد میں صرف کرنا کیسا ہے۔	۶۳۵	مصنف کی تحقیق کہ ہدایائے کفار کہاں قبول کرنا ضروری کہاں ممنوع اور کہاں مباح ہے۔
۶۳۳	ایک مردار خور کے ہاں سے نیاز وغیرہ کا گوشت کھانا مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں۔	۶۳۷	کفار کا پکا یا ہوا یا ہدیہ کیا ہوا گوشت حرام ہے۔
۶۳۳	سودخور کے گھر کا کھانا جائز ہے جب تک یہ تحقیق نہ ہو کہ جو کھانا سامنے لایا گیا ہے وہ حرام ہے۔	۶۳۷	ایک شخص سودور شوت بھی لیتا ہے اور تجارت وغیرہ حلال پیشہ بھی، اس کے مکان پر کھانا کیسا ہے۔
۶۳۵	ترک نماز کمال و طعام پر کوئی اثر نہیں لیکن عالم مقتدا اس کے ہاں کھانے سے احتراز کرے۔	۶۳۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا تناول فرمانا تھی، اور یہی افضل ہے۔
۶۳۵	عالم مقتدا کو بے ضرورت سودخور کے ہاں کھانے پینے سے احتراز چاہیے۔	۶۳۱	روافض کے ہاں کھانا کیسا ہے، اور یہ جو مشہور ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کو کھانا خراب کر کے کھلاتے ہیں اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں۔
۶۳۵	ترک نماز کبیرہ اخبث و اکبر ہے۔	۶۳۲	انگریزی دواخانوں پر فروخت ہونے والے عرق کا حکم جو نشہ آور نہیں ہوتا۔
۶۳۵	تارک نماز پر وعید شدید۔	۶۳۲	اصل اشیاء میں طہارت و اباحت ہے، جب تک نجاست یا حرمت معلوم نہ ہو حکم جواز ہے۔
۶۳۶	مسلمان دھوپوں کو مسلمانوں میں ملانا اور احکام دین سکھانا فرض ہے اور ان سے نفرت کرنا اور تعلیم شریعت سے ان کو دور رکھنا حرام ہے۔	۶۳۲	کون سے کیڑے نجس اور کون سے طاہر ہیں۔

۶۳۱	شریعت آسان ہے جب تک کسی خاص شے میں حرمت یا نجاست کا حال معلوم نہ ہو پاک و حلال ہے۔	۶۳۷	عوام ہندوستان نے چھوت کا مسئلہ کفار ہند سے دیکھا ہے۔
۶۳۱	سود خوار کے ہاں نہ کھانا بہتر ہے خصوصاً عالم و مقتدا کو۔	۶۳۷	جس کا ذریعہ معاش صرف مال حرام ہے ان کے گھروں میں کھانے پینے سے بچنا اولیٰ ہے۔
۶۳۲	جس جانور کی ماں حلال ہے وہ حلال ہے کہ جانور میں نسب ماں سے ہے نہ کہ باپ سے۔	۶۳۷	بے پردہ نکلنے والی عورتیں فاسقہ اور ان کے مرد دیوث ہیں ان سے میل جول مناسب نہیں۔
۶۳۲	حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو ممنوع و ناجائز نہیں۔	۶۳۸	تاڑی کیا ہے، وہ کب حلال و طاهر اور کب حرام و نجس ہوتی ہے۔
۶۳۲	ضرورت و مجبوری میں حرام کھانا یا اس کو استعمال میں لانا بقدر ضرورت جائز ہے۔	۶۳۸	خاکروب لڑکی سے روٹی چھین کر کھانے والے مسلمان لڑکے اور لڑکی کے بارے میں سوال۔
۶۳۲	شراب نوشی راہ خدا سے روکتی ہے اس کے مرتکب پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔	۶۳۹	سات برس کے بچے کو نماز کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں نماز پر سختی کرو۔
۶۳۳	پانچ سوالات پر مشتمل استفتاء۔	۶۳۹	جو بات عام مسلمانوں کی نفرت کا موجب ہو شرعاً منع ہے۔
۶۳۳	مزارات پر مردوں کا جانا مندوب و محبوب مگر عورتوں کو روکنا ہی انب و اسلم ہے۔	۶۳۹	جس بات میں آدمی متم و مطعون ہو شرعی طور پر ممنوع ہے۔
۶۳۳	دف بجانا کن شرائط کے ساتھ جائز ہے۔	۶۴۰	جو بات مسلمانوں پر فتح باب غیبت کرے انہیں فتنے میں ڈالے گی اور انہیں فتنے میں ڈالنا حرام ہے۔
۶۳۳	شادی وغیرہ پر گانا کب جائز اور کب ناجائز ہے۔	۶۴۰	فتنہ سوئی ہوئی خرابی ہے جو کوئی اس کو جگائے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔
۶۳۳	تیجہ، دسواں، چہلم سب جائز ہیں جب بنیت محمود اور بطور محمود ہوں۔	۶۴۰	خنزیر خوروں کے ہاں کھانا اور خنزیر کا شکار کرنا اور کفار کو کھلانا مسلمانوں کے لئے کیسا ہے۔

۶۵۰	جو مسلمان تجارت بھی کرتے ہیں، سود بھی کھاتے ہیں اور زمیندار بھی ہیں ان کے یہاں کا کھانا پینا اور لڑکی لڑکوں کو بیانا جائز ہے یا نہیں۔	۶۳۴	وہابی ایک سخت گمراہ بددین فرقہ ہے۔
۶۵۰	ہنود کے یہاں کا کھانا کیسا ہے۔	۶۳۴	کن لوگوں کی دعوت کرنی اور کن کن کی نہ کرنی چاہیے نیز کن لوگوں کی دعوت نامنظور کرنی چاہیے اور کیوں۔
۶۵۱	ضرورتاً سودی قرض لینے والے کے یہاں کھانے میں حرج نہیں۔	۶۳۵	حلال و حرام مشترکہ مال سے کتواں کھدوایا جائے تو اس کا اور اس کے پانی کا کیا حکم ہے۔
۶۵۱	اہل کتاب و اہل ہنود کے ہاں اور ان کے ہاتھ کے پکائے ہوئے کھانے سے متعلق سوال و جواب۔	۶۳۷	خاکی انڈا کھانا جائز ہے
۶۵۲	کھانے میں عیب نکالنا، سربرہنہ کھانا اور کسی کے بلا دعوت کھانے کو جانا کیسا ہے۔	۶۳۷	روافض کے ہاں کھانا کھانے والے کے پیچھے نماز کا حکم کیا ہے۔
۶۵۰	جو مسلمان تجارت بھی کرتے ہیں، سود بھی کھاتے ہیں اور زمیندار بھی ہیں ان کے یہاں کا کھانا پینا اور لڑکی لڑکوں کو بیانا جائز ہے یا نہیں۔	۶۳۷	زانی، شرابی اور سود خوار کے یہاں کھانا خلاف اولیٰ ہے مگر وہ کافر نہیں۔
۶۵۰	ہنود کے یہاں کا کھانا کیسا ہے۔	۶۳۷	یہود و نصاریٰ کافر اصلی ہیں مرتد نہیں۔
۶۵۱	ضرورتاً سودی قرض لینے والے کے یہاں کھانے میں حرج نہیں۔	۶۳۷	رافضی، وہابی، قادیانی، نیچری اور چکڑالوی مرتد ہیں۔
۶۵۲	کھانے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں۔	۶۳۷	عام کافروں اور مرتدوں کے احکام میں فرق
۶۵۲	بلا دعوت کسی کے ہاں کھانا کھانے جانے والے کے لئے حدیث میں وعید۔	۶۳۸	قادیانی کے مکان پر دانستہ کھانا کھانے جانے والا گنہگار ہے، توبہ نہ کرے تو اس سے محفل مولود شریف نہ پڑھوایا جائے۔
۶۵۳	مدعو شخص دوسروں کو کب اپنے ساتھ دعوت پر لے جاسکتا ہے اور کب نہیں۔	۶۳۸	جس مارکیٹ میں مجوسی نے خنزیر کا نا وہاں سے گوشت خریدنا مسلمان کے لئے کیسا ہے۔
۶۵۳	غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت۔	۶۳۹	مجوسی کے ہاتھ کی ذبح ہوئی بکری بھی خنزیر کی مثل ہے۔
۶۵۳	معجزہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ کھانا اور سالن ختم نہیں ہوا۔	۶۳۹	مجوسی سے گوشت خریدنا کب جائز اور کب ناجائز ہے۔
۶۵۳	قمار باز، طوائف یا کوئی حرام پیشہ کرنے والے کے ہاں میلاد و گیارہویں کی نیاز کھانا کیسا ہے۔		

۶۵۸	شہ کے مال سے احتراز چاہیے مگر حرمت نہیں جب تک معلوم نہ ہو۔	۶۵۳	خریداری میں عقد و نقد مال حرام پر جمع ہوئے تو اس کا کھانا حرام ہے ورنہ نہیں۔
۶۵۸	وارث اگر جانتا ہے کہ یہ روپیہ سود کا ہے تو اس کو لینا جائز نہیں، مورث نے جس سے لیا تھا اس کو واپس کرے یا تصدق کرے۔	۶۵۳	رنڈی سے نکاح کر کے اس کا مال اپنے مال میں ملانا اور اس کو کھانا کیسا ہے۔
۶۵۸	پیشہ تصویر سے اکل و شرب کیسا ہے۔	۶۵۵	دعوت طعام کو کسی سنت ہے اور کس دعوت کو قبول نہ کرنا گناہ ہے۔
۶۵۸	ہندو کے یہاں گوشت کھانا حرام، دوسرے چیزوں میں فتویٰ جواز اور تقویٰ احتراز ہے۔	۶۵۵	دعوت و لیمہ کو قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے جبکہ وہاں کوئی معصیت و مانع شرعی نہ ہو۔
۶۵۹	یہ بات غلط ہے کہ ہندو کے یہاں کھانے سے چالیس دن دعا قبول نہیں ہوتی۔	۶۵۵	عام دعوتوں کا قبول کرنا افضل ہے۔
۶۵۹	بے نماز کے ہمراہ کھانا پینا اور میل جول رکھنا شرعاً کیسا ہے۔	۶۵۵	خاص اسی شخص کی دعوت ہو تو قبول کرنے یا نہ کرنے کا اس کو مطلقاً اختیار ہے۔
۶۵۹	شراب حرام، تمام نجاستوں کی ماں، اور اس کو پینے والے کو جہنمیوں کا خون اور پیپ پلایا جائے گا۔	۶۵۶	جھینگے کے مچھلی ہونے میں اختلاف ہے لہذا اس سے بچنے میں احتیاط ہے۔
۶۶۰	تقریب طعام شادی کی تین صورتیں اور ان کا شرعی حکم۔	۶۵۷	گوشت ہمیشہ کھانے کی قرآن مجید میں کہیں ممانعت نہیں، ہاں نفس پروری سے قرآن نے منع فرمایا ہے۔
۶۶۱	جو دو مصیبتوں میں ہو جائے تو وہ ان میں اخف واھون کو اختیار کرے۔	۶۵۷	عشرہ محرم الحرام میں ضرورتاً شکار کرنا جائز ہے۔
۶۶۱	تعزیت و ولادت یا ختنہ یا گھر بھوج یعنی تیاری مکان میں کھانا کرنا اور اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔	۶۵۷	محض تفریح طبع کے لئے شکار کھیلنا ناجائز ہے۔
۶۶۲	ہندو کے گھر جھنگے کا گوشت کھانے والا اور مردار کے گوشت کو فروخت کرنے والا مسلمان شیطان کا مسخرہ ہے، اس کا دین ایمان ٹھیک نہیں مسلمان اس سے میل جول بند کر کے اس کا بایکٹ کریں۔	۶۵۸	جو چیز یعنی سود میں آئی اس کا کھانا حرام اور سود کے روپے سے خریدی تب بھی ناجائز ہے۔
		۶۵۸	سود خوار کے کھانے سے اجتناب چاہیے۔

۶۶۵	جو اہل کتاب کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے	۶۶۲	میلا د کرانے والوں کے گھر سے میلا د پڑھنے والوں کو کھانا کس صورت میں جائز اور کس صورت میں ناجائز ہے۔
۶۶۶	طعام کو حاضر رکھ کر کھانے سے پہلے دعا کرنا جائز ہے۔	۶۶۳	خوشی کے موقع پر محفل کرانا اور کھانا تیار کرنا کنبے والوں اور میلا د خوانوں کو کھلانا جائز ہے۔
۶۶۶	شہد کو اتارنا جائز اور بیت النخل میں کچھ چھوڑ دینا ضروری نہیں۔	۶۶۳	خوشخبری پا کر کھانا اور مٹھائی تقسیم کی جائے تو اغنیاء و فقراء سب کھا سکتے ہیں۔
۶۶۶	شہد میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔	۶۶۳	ہندو کے یہاں کا پکا ہوا کھانا اور اس کو میلا د شریف میں تقسیم کرنا کیسا ہے۔
۶۶۷	شہد مکھیوں کی غذا نہیں ان کی غذا پھل پھول ہیں شہد تمام وکمال ہمارے لیے ہے۔	۶۶۳	میلا د شریف میں قوالی کی طرح پڑھنا کیسا ہے۔
۶۶۷	کافر کا پاجا ہوا کھانا مسلمان کو درست نہیں کہ "نیم خوردہ سگ ہم سگ راشاید"	۶۶۳	سیپ کے بچے سے کھانا جائز ہے البتہ خود سیپ کو کھانا حرام ہے۔
۶۶۷	حلال جانور کا کچا اور پکا انڈا سب حلال ہے، ہاں اگر وہ خون ہو جائے تو حرام و نجس ہے۔	۶۶۳	عیسائیوں کے ساتھ کھانا پینا، آپس میں ایک دوسرے کے برتن استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا حقہ پینا ممنوع ہے۔
۶۶۸	اہل ہنود کی اشیاء خوردنی کا استعمال مسلمان کو جائز و حلال مگر اہل ہنود کے ہمراہ کھانا جائز نہیں۔	۶۶۳	بد مذہبوں سے مجالست، مؤاکلت اور مشاربت کی ممانعت احادیث مبارکہ سے۔
۶۶۸	ہندو کے گھر کا گوشت کھانا تو حرام ہے مگر دیگر اشیاء مباح ہیں جب تک نجاست و حرمت کی تحقیق نہ ہو جائے۔	۶۶۵	آیت کریمہ "احل لکم الطیبات و طعام الذین اوتوا الكتاب حل لکم و طعامکم حل لہم" میں طعام سے مراد ذبیحہ ہے۔
۶۶۸	غیر مسلم چار قسم کے ہیں: بتائی، مجوسی، مشرک اور مرتد۔ ان اقسام اربعہ کے احکام۔	۶۶۵	گے ہوں، چاول، دودھ اور دہی وغیرہ تو مشرک کے گھر بھی حلال ہے جبکہ نجس نہ ہو۔
۶۶۹	زید نے بیٹی کا مہر لے کر شادی کا کھانا پکوا یا پھر لڑکی سے اجازت لی اس نے اجازت دے دی تو اس کھانے میں کوئی حرج نہیں۔	۶۶۵	شرع مطہر میں ہر غیر مسلم کافر ہے یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی یا مشرک۔

۶۷۲	ملاہمی و ملاعب پر مشتمل دعوتوں میں عاصی اور متقی کے شریک ہونے کی جواز و عدم جواز کی صورتیں۔	۶۶۹	ہیجرے کے یہاں دعوت کھانے کو نہ جایا جائے۔
۶۷۳	کسی مسلمان پر بلا دلیل بدگمانی حرام قطعی ہے۔	۶۶۹	زمزم شریف اور بقیعہ وضو کے سوا کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے۔
۶۷۴	کسی دعوت میں نجی عن المنکر کی نیت سے جانے والا ثواب پاتا ہے۔	۶۶۹	روٹی کے چار ٹکڑے کرنا ضروری نہیں۔
۶۷۴	سود خوار، بے نمازی، شرابی، زانی، مخنث اور دیوث کے ساتھ کھانا نہ چاہیے۔	۶۶۹	بائیں ہاتھ میں روٹی لے کر دائیں سے نوالہ توڑنا دفع تکبر کے لئے ہے۔
۶۷۴	شرابی کے ہاتھ اور منہ کے پاک ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔	۶۷۰	مسلمان دھوبی کے گھر کھانا کھانا جائز ہے۔
۶۷۴	کسی کی منکوحہ سے بے طلاق و وفات شوہر نکاح باطل محض ہے۔	۶۷۰	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر قسم قسم کے متعدد کھانے نہیں ہوتے تھے۔
	ضمیمہ شرب و طعام	۶۷۰	دسترخوان فرسٹ بیکنڈ کا معیار الگ بنانا سنت نصاریٰ ہے، حاضرین میں تفریق بدعت ہے اور ایک فریق کی تذلیل و دل شکنی ہے۔
۱۰۱	جذامی کے ساتھ کھانا جائز ہے ضروری نہیں۔	۶۷۰	دعوت و ایامہ و طعام کے بارے میں ظاہر الروایہ کے اطلاق اور شروع و فتاویٰ میں اس کو کئی قیدوں سے مقید کرنے سے متعلق استفتاء۔
۱۰۲	مجذوم کے ساتھ کھانا کب ثواب اور کب نامناسب ہے۔	۶۷۲	زید اس سبب سے دعوتوں میں نہیں جاتا کہ آج کل کی دعوتوں میں عموماً فخر و تظاول، انشاء الحمد اور حبوب و طعام کی بے قدری ہوتی ہے اس کا یہ فعل کیسا ہے۔
۱۱۱	ضعیف الاعتقاد اور وہمی خیالات کے حامل لوگوں کو جذامی کے ساتھ کھانے پینے سے بچنا چاہیے۔	۶۷۲	تقسیم مطلق و تخصیص عموماً و تفصیل مجملات و توضیح مبہمات منصب شراح ہے اسی غرض کے لئے وضع شروع ہے وہ اس کے مبائن نہ سمجھے جائیں بلکہ وہ مبین ہیں۔
۱۲۶	ہندو کے ہاتھ کی بنی ہوئی مٹھائی کا استعمال فتویٰ کی رو سے جائز مگر تقویٰ کی رو سے پرہیز کرنا چاہیے۔		

۲۴۶	سبیل اور کھانا، چائے، بسکٹ وغیرہ جو رافضیوں کے مجمع کے لئے کئے جائیں ناجائز و گناہ ہیں، ان میں چندہ دینا گناہ اور اس میں شامل ہونے والوں کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔	۱۷۲	خاکروب مسلمان ہوتے ہی غسل کر کے پاک صاف ہو جائے تو اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے۔
		۱۷۳	نو مسلم خاکروب کے ساتھ کھانا کھانے والے مسلمان کی ہنسی اڑانے والا گنہگار ہے۔



فہرست ضمنی مسائل

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مرض و تداوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجذوم کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔	۱۰۱ یہ خیال باطل ہے کہ بیماری اڑ کر لگتی ہے، احادیث صحیحہ میں اسے رد فرمایا ہے۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنے بال بطور تبرک صحابہ میں تقسیم کرائے۔	۱۰۲ یہ خیال محض غلط ہے کہ جذامی کے ساتھ کھانے کی تاثیر سے دوسرا شخص بیمار ہو جاتا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسو انتہا درجہ شانہ مبارک تک رہتے۔	۱۰۳ مرض کا علاج اس کی ضد سے ہوتا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا تناول فرمانا تھی، اور یہی افضل ہے۔	۱۰۴ کسی کافر یا غیر مسلم انگریز کے ساتھ کھانے یا اس کا جھونا کھانے سے احتراز ضروری ہے۔
کھانے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں۔	۱۰۵ مسلمانوں کے مذہب میں چھوت نہیں۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر قسم قسم کے متعدد کھانے نہیں ہوتے تھے۔	۱۰۶ انگریزی دواخانوں پر فروخت ہونے والے عرق کا حکم جوشہ آور نہیں ہوتا۔

۲۲۹	مشرکین و کفار کے ساتھ اتحاد و وداد حرام قطعی ہے۔		مخالفت و مجالست، ہجران و سلوک و موالات
۲۳۷	گاندھی کے جلوس میں استقبال کے لئے جانا مسلمانوں کو کیسا ہے۔	۱۰۳	قوی الایمان کے لئے مجہوم سے مخالفت نقصان دہ نہیں اور ضعیف الاعتقاد کے لئے احتراز بہتر ہے۔
۲۳۸	ایک جلسہ میں شرکت سے متعلق سوال و جواب۔	۱۰۳	احادیث سے مسئلہ کی تائید۔
۲۵۴	شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترک موالات کا حکم ہے خصوصاً مرتدین سے۔	۱۲۰	کافروں کے میلے میں شریک ہونا مسلمان کو منع ہے مگر کفر نہیں کہ عورت نکاح سے نکل جائے۔
۲۵۵	معاملت و موالات الگ الگ چیزیں۔	۱۳۰	مسلمان نے عیسائی کا حقہ پیا تو اس کیلئے کیا حکم ہے۔
۲۵۸	گاندھی کو امام بنانا اور ہندوؤں سے اتحاد منانا دشمنی اسلام ہے اور اس میں چندہ دینا مسلمان کا کام نہیں۔	۱۵۷	بلاوجہ شرعی ایذارسانی حلال نہیں۔
۲۶۰	مرتد سے میل جول رکھنا اور فاسق سے بے ضرورت اختلاط مکروہ ہے۔	۱۶۸	کفار کے امور دنیوی میں ایک حد تک موافقت کی جاسکتی ہے مگر امور مذہبی میں موافقت جائز نہیں۔
۲۶۰	وہابیہ دیوبندیہ و مخالفان دین و غلامان مشرکین کے جلسہ میں سنی کو شرکت حلال نہیں۔	۱۸۳	شیعہ کی تنظیم میں سنیوں کو شریک ہونا کیسا ہے۔
۲۶۲	نصاری سے موالات، ان کی تعظیم، بڑے دن میں ان کو ڈالی دینا اور ان سے معاملہ بیع و شراء کا کیا حکم ہے۔	۱۸۴	سنیوں کو غیر مذہب والوں سے اختلاط میل جول نا جائز ہے خصوصاً جبکہ وہ افسر ہوں اور یہ ماتحت۔
۲۶۵	ہولی و دیوالی کی تعظیم اور نیروز و مہرجان کے نام پر کچھ دینا جائز نہیں۔	۱۸۶	مراسم کفر کی اعانت اور ان میں شرکت ممنوع و گناہ اور مخالفت حکم الہ ہے۔
۲۶۸	زید پکاسنی ہے مگر برادری کے وہابیوں کی چند عورات اس کے پاس آتی رہتی ہیں اور زید ان کی خوب خاطر مدارات کرتا ہے، کیا ایسا کرنے سے اس کی سنیت میں فرق پڑتا ہے۔	۲۲۲	دیوبندی عقائد والوں سے میل جول حرام ہے۔

۱۰۵	زناہر مالِ حرام قابل قبول نہیں، نہ اسے راہِ خدا میں صرف کرنا روا، نہ اس پر ثواب، بلکہ نرا وبال ہے۔	۲۶۹	حدیث میں حکم ہے کہ رفاقت صرف مومن سے کر اور تیرا کھانا صرف پرہیزگار کھائے۔
۱۰۵	مسئلہ بالا پر قرآن و حدیث سے دلائل۔	۲۷۵	جس جلسہ میں مقررین و صدر و باہنی، دیوبندی، نیچری اور ہندو وغیرہ ہوں اس میں شریک ہونا قطعی حرام اور سخت مضر اسلام ہے۔
۱۱۰	مال حرام سے تصدق کر کے امیدِ ثواب رکھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔	۲۸۷	سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرنے والے رافضی ہیں یا وہابی، ان کے ساتھ میل جول مسلمانوں کو جائز نہیں۔
	اسماء الرجال	۲۹۶	قرآن مجید کا رامائن اور بائبل کے ساتھ ملا کر ہندوؤں کے ساتھ پوجا کیا جانا اور مندر میں لے جانا اور اس اہتمام میں مسلمانوں کا شریک ہونا درست ہے یا نہیں۔
۱۰۷	حشش راوی متروک ہے۔	۶۱۴	بغیر شرعی مجبوری کے مسلمانوں کو تنفر کرنا ممنوع ہے۔
۱۹۲	ابراہیم بن میسرہ تابعی مکی اور ثقہ ہیں۔	۶۱۵	عیسائیوں کے ساتھ مل کر کھانا پینا اور اس قسم کے دوسرے کام کرنا کج فطرت اور فتنہ باز لوگوں کا شعار ہوتا ہے۔
	فوائد اصولیہ	۶۵۰	جو مسلمان تجارت بھی کرتے ہیں، سود بھی کھاتے ہیں اور زمیندار بھی ہیں ان کے یہاں کا کھانا پینا اور لڑکی لڑکوں کو بیابنا جائز ہے یا نہیں۔
۱۰۸	جو چیز بارگاہِ الہی سے مردود ہو وہ دربارِ رسول میں مقبول نہیں ہو سکتی۔	۶۶۳	عیسائیوں کے ساتھ کھانا پینا، آپس میں ایک دوسرے کے برتن استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا حقہ پینا ممنوع ہے۔
۱۰۸	مباح و حرام میں کوئی نسبت نہیں۔	۶۶۴	بد مذہبوں سے مجالست، مواصلت اور مشاربت کی ممانعت احادیث مبارکہ سے۔
۱۱۸	شرع مطہر شعر و غیر شعر سب پر حجت ہے، شعر شرع پر حجت نہیں۔	۶۷۴	سود خوار، بے نمازی، شرابی، زانی، مخنث اور دیوث کے ساتھ کھانا نہ چاہیے۔
۱۲۰	کافر و مشرک کا کوئی عمل اللہ نہیں۔		صدقہ و خیرات

۱۶۱	سودگناہ کبیرہ ہے۔	۱۲۶	اصل اشیاء میں طہارت پائی جاتی ہے۔
۱۶۲	بدعت سیدہ اور گناہ کبیرہ میں نسبت۔	۱۲۶	یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔
۱۶۲	فسق اعتقاد فسق عمل سے بدتر ہے۔	۱۲۶	دین کی بنیاد آسانی پر ہے۔
۱۶۳	صغیرہ بعد از اصرار کبیرہ ہو جاتا ہے۔	۱۳۰	کافر کا اقرار اسلام اس کو مسلمان ٹھہرانے کیلئے کافی ہے جب تک کفر جلد بد ظاہر نہ ہو۔
۱۶۳	کفر اگرچہ عقد قلبی ہے مگر اقوال زبان اور بعض افعال اس پر دلیل ہوتے ہیں۔	۱۳۱	آدمی حقیقتاً کسی بات سے مشرک نہیں ہوتا جب تک غیر خدا کو معبود یا مستقل بالذات واجب الوجود نہ جانے۔
۱۶۳	معبودان باطل کی تصویر کو سجدہ کرنا مطلقاً کفر ہے۔	۱۳۱	بعض نصوص میں جو بعض افعال پر اطلاق شرک ہوا اس کی تاویل۔
۱۶۶	مشرکین کے تہوار کی خوشی منانا اور اس میں شریک ہونا معصیت قطعہ ہے۔	۱۳۱	کفر ضروریات دین کے انکار سے ہی لازم آتا ہے۔
۱۶۶	معصیت قطعہ کا استعمال کفر ہے۔	۱۳۱	بعض اعمال پر نصوص میں جو اطلاق کفر ہوا اس سے مراد کفر مصطلح نہیں۔
۱۷۲	جو کافر تلقین اسلام چاہے اس کو تلقین کرنا فرض اور اس میں تاخیر گناہ کبیرہ ہے۔	۱۳۱	ہر شرک کفر ہے اور کفر مزیل اسلام۔
۱۷۵	تحلیل حرام و تحریم حلال دونوں کفر ہیں۔	۱۳۱	مومن کسی کبیرہ کے ارتکاب سے خارج اسلام نہیں ہوتا۔
۱۷۶	رضا بالکفر کفر ہے۔	۱۳۲	محبوبان خدا کی طرف تقرب مطلقاً ممنوع نہیں جب تک بروجہ عبادت نہ ہو۔
۱۸۲	اصرار علی الحرام جرم ہے۔	۱۳۲	گناہ علانیہ کیلئے شرع نے توبہ کا علانیہ حکم دیا اور پوشیدہ گناہ کیلئے پوشیدہ توبہ ہے۔
۱۸۷	ناجاز کا ترک واجب ہے۔	۱۳۵	حرج مدفوع بالنص ہے۔
۱۸۸	اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی کا اتباع درست نہیں۔	۱۵۰	مجلس میلاد مبارک اور گیارہویں شریف میں دو حیثیتیں ہیں ایک مخصوص فعل اور دوسری مقصد و منشا۔ بحیثیت اول یہ جزء ایمان نہیں جبکہ بحیثیت ثانی داخل ایمان ہے۔
۱۸۹	مباہلہ کیا ہے، وہ کس وقت، کس سے، کس طرح کیا جاسکتا ہے۔	۱۶۱	کفر ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے۔

۲۰۸	زینت و فضول کیلئے کوئی ممنوع شرعی رخصت نہیں ہو سکتا۔	۱۹۳	جس چیز کے کفر پر اتفاق ہو اور جس کے کفر میں اختلاف ہو دونوں کا حکم۔
۲۰۸	مجرد منفعت کے لیے کوئی ممنوع شرعی رخصت نہیں ہو سکتا۔	۱۹۶	جس چیز کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے۔
۲۱۱	حرام محض منفعت کیلئے حلال نہیں ہو سکتا۔	۱۹۷	الضرورات تبيح المحظورات۔
۲۳۷	کسی وصف پر حکم کا مرتب ہو نا اس کی علیت کا مشعر ہوتا ہے۔	۱۹۷	مجرد تحصیل منفعت کیلئے کوئی ممنوع مباح نہیں ہوتا۔
۲۳۷	تفاوت عداوت کفار بنائے کار نہیں۔	۱۹۹	ظن غالب یقین کے ساتھ لاحق ہے۔
۲۶۶	شرکت کفر سے لزوم کفر ہے۔	۲۰۲	نہ ہر ممنوع کسی نہ کسی وقت مباح ہو سکتا ہے نہ ہر وقت ایسا کہ کسی نہ کسی ممنوع میں رخصت کی قابلیت رکھتا ہے۔
۲۶۶	مباح کا فعل و ترک یکساں ہے جب تک خارج سے کوئی وجہ داعی یا مانع نہ پیدا ہو۔	۲۰۲	مفسدہ کا دفع مصلحت کی تحصیل سے زیادہ اہم ہے۔
۲۶۶	کسی امر مباح کو شرعاً فرض ٹھہرا لینا قطعاً حرام اور شریعت پر افتراء ہے۔	۲۰۲	مجبوریاں ممنوع کو مباح کر دیتی ہیں۔
۲۷۰	تعظیم مشرک کفر ہے۔	۲۰۳	دو بلاؤں کا مبتلا ان میں سے ہلکی کو اختیار کرے۔
۲۷۲	حکم کفر کفر ہے۔	۲۰۳	ضرر مدفوع ہے۔
۲۷۳	مشرک کی خوشی کے لئے شعائر اسلام بند کرنا حرام ہے۔	۲۰۳	مشقت آسانی لاتی ہے۔
۲۷۳	منسوخ پر عمل حرام ہے۔	۲۰۳	مشقت و دشواری کا دائرہ ضرورت و مجبوری سے وسیع تر ہے۔
۲۷۵	تبیحیل الکافر کفر۔	۲۰۳	جس کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام۔
۲۷۵	غیر کافر کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔	۲۰۳	اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر ایک کیلئے اس کی نیت۔

۳۶۸	قاطع ہر کلام یہ کہ حدیث کی تفسیر کرنے والا خود حدیث سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا۔	۲۱۲	الصبر یحییٰ فوق الدلالة۔
۳۱۷	المعہود عرفا کالمشروط لفظاً۔	۲۱۵	شعارِ اسلام سے استہزاء اسلام سے استہزاء ہے۔
۳۱۸	ان الصبر یحییٰ فوق الدلالة۔	۲۲۱	افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں۔
۳۱۹	ما حرم اخذہ حرم اعطاه	۲۲۱	ہر بدعت سیدہ کفر نہیں۔
۳۲۳	وما یودی الی محظور محظور۔	۲۲۱	بعض بد مذہبیاں کفر نہیں۔
۳۹۱	البقاء اسهل من الابتداء۔	۲۸۵	کافر کو کافر نہ جانا خود کفر ہے۔
۵۷۲	مجوز نافی امر ونہی ہے اور نافی پر شرعاً اور عقلاً بینہ نہیں۔	۲۸۶	جس نے کفر کو کفر نہ جانا تو ضرور کفر کو اسلام جانا۔
۵۷۲	حرام و ممنوع کہنے والا نبی شرعی کامل دعی ہے ثبوت دینا اس کے ذمے ہے کہ شرع نے کہاں منع کیا۔	۲۸۶	کفر اور اسلام میں تقابل تضاد ہے۔
۵۷۲	قائل جواز مثل سائل مدعا علیہ ہے جس سے مطالبہ دلیل محض جنون ہے۔	۲۹۱	جب کوئی حکم کسی علت کی وجہ سے ثابت ہو تو جب تک علت موجود رہے گی وہ حکم باقی رہے گا۔
۵۷۲	مجوز کے لئے یہی دلیل بس ہے کہ منع پر کوئی دلیل نہیں۔	۲۹۲	دارالاسلام میں جب تک کوئی حکم اسلامی موجود ہو تو وہ دار حرب نہ ہوگا اگرچہ مسلمانوں کا غلبہ ختم ہو گیا ہو۔
۵۷۳	عدم نقل، نقل عدم نہیں، نہ عدم فعل منع کو مستلزم ہے۔	۳۳۱	عرف و محاورہ کو افادہ مقاصد میں دخل تام ہے۔
۵۷۳	نقل مع عدم الطلب فعلاً و کفاً و عدم ذکر راساً دونوں انعدام امر ونہی کی صورتیں ہیں۔	۳۳۷	کسی شخص موحد نے قسم کھائی کہ "لا یدخل هذه الدار الا ان یحکم علیہ الدھر" پھر اس گھر میں داخل ہوا تو حانث نہ ہوگا اور یہ کلام مجاز پر محمول ہوگا کیونکہ حالف کا موحد ہونا قرینہ ہے۔
۵۸۱	مطلق اپنے اطلاق پر رہتا ہے۔	۳۳۷	لفظ "شہنشاہ" میں محض احتمال استغراق حقیقی موجب منع نہیں ہو سکتا ورنہ ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں ممنوع ہو جائیں گے۔
۵۸۱	نیک بات بانضمام اوضاع خاصہ بد نہیں ہو سکتی۔	۳۵۳	کوئی لفظ جب ارادۃً و افادۃً ہر طرح سے شاعت سے پاک ہو تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع کر دے گا۔
		۳۶۲	مانعین نے ظاہر نہیں پر نظر کی کہ اس میں اصل تحریم ہے اور اطلاق کرنے والوں نے دیکھا کہ لفظ ارادۃً و افادۃً ہر طرح شاعت سے پاک ہے تو نہیں تنزیہی ہوئی۔

۵۸۱	فضائل و مناقب	۵۸۱	قائل جواز کو صرف اسی قدر بس کہ یہ مقید زیر مطلق داخل ہے۔
۱۰۸	نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم سے زیادہ سحرے ہیں۔	۵۸۱	اپنی طرف سے اطلاق مقید اور تقیید مطلق دونوں ممنوع ہیں۔
۱۱۶	مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ممنوع و گناہ اور کہنے والا گنہگار ہے۔	۵۸۲	قضیہ کل بدعتہ ضلالتہ کس تقدیر پر عام مخصوص البعض اور کس تقدیر پر غیر مخصوص البعض ہے۔
۱۱۶	مسئلہ مذکورہ پر شواہد و دلائل۔	۵۸۲	عدم فعل قاضی منع نہیں کف میں اتباع ہے نہ مجرد ترک میں۔
۱۱۷	اللہ تعالیٰ نے منافقین کا رد کرتے ہوئے مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا۔	۶۱۹	افراط و تفریط دونوں ہی برے ہیں۔
۱۱۸	بعض اشعارِ اکابر میں لفظ یثرب کے وقوع کا غدر۔	۶۳۳	اصل اشیاء میں طہارت و اباحت ہے، جب تک نجاست یا حرمت معلوم نہ ہو حکم جواز ہے۔
۱۱۹	یثرب کہنے سے کیوں منع کیا گیا۔	۶۳۹	جو بات عام مسلمانوں کی نفرت کا موجب ہو شرعاً منع ہے۔
۱۱۹	جس نے ایک بار یثرب کہا وہ دس بار مدینہ کہے۔	۶۳۹	جس بات میں آدمی متصم و مطعون ہو شرعی طور پر ممنوع ہے۔
۱۲۸	جب عام مسلمانوں کے باب میں یہ احکام ہیں تو علماء کرام کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے۔	۶۶۱	جو دو مصیبتوں میں ہو جائے تو وہ ان میں اخف و اہون کو اختیار کرے۔
۱۳۲	محبوبان بارگاہِ خداوندی کی نزدیکی و رضائے مسلمان کو مطلوب ہے کہ ان کا قرب بعینہم قرب خدا اور ان کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔	۶۶۵	شرع مطہر میں ہر غیر مسلم کافر ہے یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی یا مشرک۔
۱۵۰	غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام سے افضل کہنا گمراہی ہے اور بطنائے الہی ان کو مالک نفع و ضرر کہنے میں حرج نہیں۔	۶۶۵	جو اہل کتاب کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے
۱۹۵	کائنات کی ہر نعمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے ملتی ہے۔	۶۷۲	تقیید مطلق و تخصیص عموماً و تفصیل مجملات و توضیح مبہمات منصب شراح ہے اسی غرض کے لئے وضع شروع ہے وہ اس کے مبائن نہ سمجھے جائیں بلکہ وہ مبین ہیں۔

۳۱۰	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مالک و مختار جنت ہیں۔	۱۹۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاسم خزائن حق ہیں۔
۳۱۰	امام ابن حجر مکی کا ارشاد	۲۳۶	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل ارشاد "وانفظ علیکم" کفار پر انواع انواع کے نرمی و عنفو و صغ فرماتے تھے۔
۳۲۱	فضائل و مناقب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	۲۳۷	امام عطاء بن ابی رباح کے مناقب۔
۳۵۷	امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سید کہا۔	۲۵۳	عالم دین نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔
۳۵۸	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا حضرت ابودراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری امت کے حکیم ہیں۔	۲۵۴	روح اعظم حضرت جبریل علیہ السلام کا وصف ہے۔
۳۶۳	زبور میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا مالک کہا گیا۔	۲۶۳	شرع میں ہر نبی کا یوم ولادت صاحب عظمت ہے۔
۳۶۴	حضرت ایشی مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں یوں فریاد کی: یا مالک الناس و دیان العرب۔	۲۶۵	روز جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے۔
۳۷۸	حدیث میں قبر مومن کو روضۃ من ریاض الجنۃ کہا گیا۔	۲۹۳	سنی العقیدہ عالم کی توہین جاہل کو جائز نہیں چاہے اس کے عمل کیسے ہوں۔
۳۷۹	قرآن مجید میں مدینہ طیبہ کی تمام زمین کو ارض اللہ (اللہ کی زمین) کہا گیا۔	۲۹۷	مدینہ منورہ تمام شہروں سے افضل ہے۔
۳۷۹	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہ طیبہ بھی ہیں شاہ روائے زمین بھی اور شاہ تمام اولین و آخرین بھی، جن میں ملوک و سلاطین سب داخل ہیں۔	۲۹۷	مجاورت مدینہ منورہ ہمارے ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے۔
۳۸۳	فضائل و مناقب و کرامات سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔	۳۰۹	دنیا و آخرت کی سب مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار میں ہے۔
۳۸۴	امام اجل مصنف بحجۃ الاسرار کی جلالت شان اور اس کتاب کی صحت و عظمت۔	۳۱۰	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا ارشاد
۳۹۲	سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کو مالک حقیقی نے تمام اولیاء کے قلوب و احوال پر تصرف بخشا ہے چاہے روک لیں چاہے چھوڑ دیں۔	۳۱۰	ملا علی قاری علیہ الرحمہ کا ارشاد

۴۵۲	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش نعل مبارک کی برکت سے درود دور ہو گیا۔	۴۰۴	اولیاء و علماء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورثاء ہیں۔
۴۵۳	نقش نعل مبارک کی آڑ مودہ برکات۔	۴۰۴	برکت آثار بزرگان دین سے متعلق متعدد ائمہ و علماء کی عبارات۔
۴۶۶	فضائل و مناقب سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	۴۱۲	سرکار کی تعظیم کا ایک طریقہ آپ کے تمام متعلقات کی تعظیم ہے۔
۴۷۰	افضلیتِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	۴۱۳	برکات نقش نعل پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
۴۷۶	باپ پدرِ گل ہے اور پیر پدرِ دل ہے۔	۴۱۹	اولاد عبدالمطلب کے حسن سلوک کا صلہ خود سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنایت فرمائیں گے۔
۴۷۶	مولیٰ معتنق مشیتِ خاک ہے اور پیر معتنق جانِ پاک۔	۴۳۹	روضہ مقدسہ کا نقش بنانا بالاجماع جائز ہے۔
۵۰۷	صرف بیعت تبرک کے فوائد۔	۴۴۶	دلائل الخیرات کی عظمت شان۔
۵۲۳	بیعتِ ارادت اور پیر کو کیا سمجھے۔ شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الہیہ و معارف نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے۔	۴۴۷	روضہ مبارکہ کا نقشہ بنانے کے فوائد۔
۵۲۳	جملہ اولیائے کرام کا اجماع قطع ہے کہ تمام حقائق کو شریعتِ مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں تو حق و مقبول ورنہ مردود و مخدول۔	۴۴۸	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسرار سے فائدہ اٹھانے اور آپ کے انوار سے پھول چمن کی صورت۔
۵۲۳	یقیناً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناظ و مدار ہے اور شریعت ہی محک و معیار ہے۔	۴۴۸	ذکر کے وقت صورت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور دل میں جمائیں۔
۵۲۵	شریعت منبع ہے اور طریقت اس سے نکلا ہوا دریا بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعال ہے۔	۴۴۸	نعل مقدس کے نقش کا احترام مثل نعل مقدس چاہیے۔
۵۲۶	شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں۔	۴۵۰	برکت و عظمت نقش نعل رسول میں ابوالیمن کا ایک قصیدہ۔
		۴۵۱	وصف نقشہ نعل مبارک میں ابن المرحل کا قصیدہ۔

۵۹۹	ذکرِ رسول عین ذکرِ الہی اور ثناء رسول عین ثناء الہی ہے۔	۵۲۸	شریعت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل اس کی چٹائی ہے اور اس عمارت کی بلندی طریقت ہے۔
۶۰۸	دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔	۵۲۸	ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔
	ضمان و تاوان	۵۲۹	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر بھر شریعت کی طرف ہی بلایا تو اس کا خادم اور اس کا عالم کیونکر ان کا وارث نہ ہوگا۔
۱۱۳	مال غیر ناحق کھالینے کے بعد جب تک تاوان نہ دے گناہ سے توبہ نہ ہوگی۔	۵۳۱	عالم باعمل چاند اور عالم بے عمل شمع ہے۔
	ایصالِ ثواب و نذر و نیاز	۵۳۲	ربانیوں کی صفات قرآن مجید کی رو سے۔
۱۲۳	ہندو حلوائی کی دکان سے مٹھائی خرید کر اس پر فاتحہ پڑھنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان دین کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے۔	۵۳۳	ربانی عالم فقیہ مدرس کو کہتے ہیں۔
۱۳۱	نذر و نیاز کی ایک صورت سے متعلق استفتاء۔	۵۳۳	علمائے شریعت ہی علمائے ربانی ہیں۔
۱۳۲	مومن جو نذر و نیاز بقصد ایصالِ ثواب کرتے ہیں اس میں ہرگز قصد عبادت نہیں رکھتے۔	۵۳۵	علمائے شریعت ہرگز طریقت کے سدراہ نہیں بلکہ وہی اس کے فتح باب اور نگہبان راہ ہیں۔
۱۳۲	ایصالِ ثواب کے لئے مروج نذر و نیاز شرعی نہیں۔	۵۳۴	کتاب التعرف لمذہب التصوف کی فضیلت۔
۱۳۳	جو شخص نذر و نیاز میں عبادتِ غیر کا قصد کرے ضرور مشرک ہے۔	۵۳۵	علم احکام الہی کی فضیلت۔
۱۵۳	بھنگی کے گھر کھانے پر فاتحہ و ایصالِ ثواب کرنے والے اور کھانے والے کا کیا حکم ہے۔	۵۵۰	عالم اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے۔
۱۵۳	کافر کی کوئی نیاز و عمل مقبول نہیں۔	۵۵۸	مناقبِ چشتیاں۔
۲۲۸	کافر کے لئے دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کفرِ خالص و تکذیبِ قرآن ہے۔	۵۹۸	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نعت سن کو جو انعامات عطا فرمائے کسی پیر کو جائز نہیں کہ وہ اپنی تعریف میں قصیدہ خوانی کو اس پر قیاس کرے۔
۶۳۳	ایک مرد راز خور کے ہاں سے نیاز وغیرہ کا گوشت کھانا مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں۔	۵۹۹	سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت و ثناء و مدحت عین اسلام اور اس کا اظہار اہم فرض ہے۔

۲۲۲	جب تک کفر پر مرنا ثابت نہ ہو کافر پر بھی لعنت جائز نہیں۔	۶۳۴	تیجہ، دسواں، چہلم سب جائز ہیں جب بنیت محمود اور بطور محمود ہوں۔
	کسب و اجارہ	۶۵۳	قمار باز، طوائف یا کوئی حرام پیشہ کرنے والے کے ہاں میلاد و گیارہویں کی نیاز کھانا کیسا ہے۔
۱۱۳	تلقین اسلام پر اُہرت لینا گناہ ہے۔		حیل
۱۳۶	آریہ سماجوں میں ملازمت کرنے والے مسلمانوں سے متعلق ایک استفتاء۔	۱۲۶	مسلمان کب کلمہ کفر کہہ سکتا ہے۔
۱۳۶	کلمات ملعونہ کفریہ کی کاپی نویسی کرنے والے، انہیں چھاپنے والے اور اس میں کسی طرح سے اعانت کرنے والے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔	۴۱۸	زیارت آثار مقدسہ و تبرکات شریفہ پر نذرانہ کے جواز کی ایک صورت۔
۱۸۷	ہنود کے تنوار "پچوسن" کے موقع پر مسلمان تیلیوں کا گھانینہ چلانا اور اس کے عوض ہندوؤں سے پیسے وصول کرنا کیسا ہے۔		سب و شتم و لعنت
۱۸۷	معاصی پر اجارہ جائز نہیں۔	۱۲۶	عالم کو گالی دینے اور اس کو حقیر جاننے سے متعلق سوال۔
۱۸۷	فعل حرام کی اجرت حرام ہے۔	۱۲۷	کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرعی گالی دینا حرام قطعی ہے۔
۱۹۷	جائز نوکری تمیں روپیہ اور ناجائز ڈیڑھ سو کی ملتی ہو تو نفع کے لئے ناجائز کو اختیار کرنا حرام ہے۔	۱۲۹	کسی دنیوی خصومت کے باعث عالم کو برا کہنے اور گالی دینے والا فاسق و فاجر اور بے سبب اس سے رنج رکھنے والا مریض القلب خبیث الباطن ہے۔
۱۹۷	عیسائیوں کے بگل بجانے کی نوکری مسلمان کیلئے جائز نہیں۔	۱۷۶	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینے، لکھنے اور چھاپنے والے وہابیہ کو امام و مدرس بنانے والا کیسا مسلمان ہے۔
۲۰۹	حلال کام میں تیس روپے ماہانہ پاتا ہے اور نصرانی ناقوس بجانے پر ڈیڑھ سو ماہانہ دیں گے اس منفعت کیلئے یہ نوکری جائز نہیں۔	۲۲۲	لعنت بہت سخت چیز ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔

	۲۱۰	فاسقانہ وضع کا جو تانبانے پر موچی اور ایسی وضع کے کپڑے بنانے پر درزی کو کتنی اجرت ملے اس کی اجازت نہیں کہ یہ معصیت پر اعانت ہے۔
۱۳۳	۲۶۱	نصاری کی وہ ملازمتیں جن میں خلاف شرع فیصلے کرنے پڑیں جائز ہے یا نہیں۔
۱۵۲	۲۶۲	مسلمانوں کو علی گڑھ کالج کی امداد کرنا، اس میں بچوں کو پڑھوانا اور اس کی ملازمت کرنا کیسا ہے۔
۱۵۲	۳۳۳	موقوفہ زمین سوسال کے لئے اجارہ پر دینا شرعاً جائز نہیں۔
۱۸۳	۴۱۶	تبرکات شریفہ کی زیارت پر کچھ لینا بحسب عرف اجارہ ہے جو چند وجوہ سے حرام ہے۔
۱۹۰	۶۱۷	حرام اور ناپاک پیشہ کرنے والوں کا مال خدیش ہے۔
۱۹۰	۶۱۷	کنے کی قیمت، زانیہ کی کھائی اور پچھنے لگانے والے کی کھائی خدیش ہے۔
۲۳۷	۶۱۷	خنزیر خوروں کی کھائی حبت ہے۔
۲۵۷	۶۳۷	جس کا ذریعہ معاش صرف مال حرام ہے ان کے گھروں میں کھانے پینے سے بچنا اولیٰ ہے۔
۲۶۳	۶۵۳	رٹڈی سے نکاح کر کے اس کا مال اپنے مال میں ملانا اور اس کو کھانا کیسا ہے۔
۲۸۰	۶۵۸	پیشہ تصویر سے اکل و شرب کیسا ہے۔
	۶۶۲	میلاد کرانے والوں کے گھر سے میلاد پڑھنے والوں کو کھانا کس صورت میں جائز اور کس صورت میں ناجائز ہے۔

۳۰۴	برکت آثار بزرگان دین سے انکار آفتاب روشن کا انکار ہے۔	۲۸۲	علماء دیوبند اور ان کی قابل اعتراض چند تصانیف کے بارے میں سوال وجواب۔
۳۲۳	تجزیہ ہر گز نقلِ روضہ امام حسین نہیں اور نہ بنانے والے اس کا قصد کرتے ہیں۔	۲۸۲	دیوبندیوں کا یہ ظاہر کرنا کہ ہمارا وہ عقیدہ نہیں جو ہماری طرف منسوب کیا جاتا ہے اور متعلقہ عبارت کی تاویل کرنا مقبول ہے یا نہیں۔
۳۲۳	تجزیہ داری کی قباحتیں۔	۲۸۴	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی فرض ہے۔
۳۶۳	غیر مقلدین کی گمراہی کا سبب	۳۰۲	وہابی حق باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہر گز نہ ہوگا۔
۵۲۳	عمر و کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و جہالت ہے۔	۳۰۴	وہابیہ اس استعانت کو بھی آیۃ کریمہ "وایناک نستعین" میں داخل مانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حق میں محال قطعی ہے۔
۵۲۴	شریعت کو قطرہ اور طریقت کو دریا کہنا کے پاگل کا کام ہے۔	۳۰۴	وہابیہ کے بیوقوفانہ سوال کا جواب آیت قرآنی سے۔
۵۴۱	وہابیہ کے ایک بڑے دھوکے کی نشاندہی۔	۳۱۷	تین وہابیت کس حدیثیں۔
۵۴۲	امثال مقام میں نہایت سعی منکرین عدم نقل سے استدلال ہے جو عقلاء کے نزدیک بے اصل استناد ہے۔	۳۲۵	وہابیہ انبیاء و اولیاء سے استعانت کو شرک قرار دیتے ہیں مگر خود حکیم، تھانہ دار، جمعدار، ڈپٹی اور جج وغیرہ سے استعانت کرتے ہیں۔
۵۴۳	اگر عدم ورود پر ورود منع ٹھہرائیں تو ایک شغل برزخ پر کیا موقوف عامہ اذکار و اشغال اولیاء کرام معاذ اللہ بدعت شنیعہ و حرام و ممنوع قرار پائیں گے۔	۳۲۶	وہابیہ کی طرف جہلاء کو دھوکہ دینے کے لئے زندہ و مردہ اور قریب و بعید کا فرق کرنا سخت جہالت بے مزہ ہے۔
۵۴۴	شاہ ولی اللہ صاحب محدث و بلوی کی تصنیف "القول الجمیل" کی وضع ہی اذکار محدثہ اور اشغال حادثہ کی ترویج و تعلیم کے لئے ہے۔	۳۲۷	وہابیہ کا تراشیدہ نیا شگوفہ اور تین وجوہ سے اس کا رد۔
۵۴۵	اولیائے کبار کے اشغال کے بدعت سید نہ ہونے پر شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ، مولوی خرم علی معلم ثالث و وہابیہ، شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ اور مرزا مظہر جان جاناں کی شہادت۔	۳۶۰	وہابیہ و خوارج کی تجہیل بطور جملہ معترضہ۔
		۳۶۳	لفظ اقصی القضاة کے اطلاق پر ز محشری کا اعتراض اور امام ابن المنیر کا جواب۔

۱۴۹	بعد از توبہ کیسے کاذب کی گواہی مقبول اور کیسے کی نامقبول ہے۔	۵۷۶	خود امام الطائفہ شاہ اسماعیل دہلوی کی گواہی۔
۱۸۳	مقزوف فی القذف کی گواہی ہمیشہ کو مردود ہے۔	۵۷۶	اولیاء کرام کے ساتھ وہابیہ کی روش اور حالت۔
۲۷۳	شرعی فیصلے ہندو سرینچ اور سینچ سے کرانا حرام اور بگم قرآن سخت ضلالت ہے۔	۵۷۷	مسئلہ شغل برزخ پر اتوال اولیاء کبار پیش نہ کرنے کی وجوہات۔
	لہو و لعب	۵۷۸	تصور برزخ میں خاص خاندان عزیز کی نصوص۔
۱۵۳	شادی کے موقع پر تاشہ بجانے کے بارے میں استفتاء۔	۵۷۸	عبارت شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمہ سے پندرہ وہابیت کش فولد۔
۱۵۳	کیسی دف شادی کے موقع پر بجانے کی اجازت ہے۔	۵۸۲	وہابیہ کے طور پر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز سے لے کر صحابہ کرام تک سب بدعتی ہیں۔
۱۵۳	مروج ڈھول تاشے بجانا جائز نہیں۔	۵۸۲	یہ جاہلی مغالطہ کہ اس طریقے میں کوئی بھلائی ہوتی تو صحابہ ہی کرتے تم کیادین میں ان سے زیادہ سمجھ رکھتے ہو یہود و ناسموع ہے۔
۱۵۵	بیہ شادیوں پر طوائف اور بھانڈ نچانے کا حکم شرعی کیا ہے۔	۶۳۲	وہابی ایک سخت گمراہ بددین فرقہ ہے۔
۱۵۷	اہل ہنود کامیلہ دیکھنے کے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر لازم آتا ہے۔	۶۳۷	یہود و نصاریٰ کافر اصلی ہیں مرتد نہیں۔
۱۵۸	کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔	۶۳۷	رافضی، وہابی، قادیانی، نیچری اور چکڑالوی مرتد ہیں۔
۱۵۸	منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔		شہادت و قضاء
۱۵۹	شعبہ باز بھان متی بازی گر کے افعال حرام ہیں۔	۱۳۳	آسمان پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ملائکہ اور زمین پر اہلسنت ہیں۔
۱۵۹	حرام کو تماشا بنانا حرام۔	۱۳۹	فاسق کی گواہی تائب ہو کر بھی قبول نہیں جب تک کچھ مدت گزر نہ جائے۔
۱۶۱	کفار کو دعوت ہدایت و اسلام دینے کے لئے ان کے میلے میں عالم دین کو جانا مطلقاً جائز ہے۔		

۱۷۰	غیبت و کذب	ہندوؤں کے افعال ملعونہ کو بطور تماشاہ دیکھنا لعنت اور بگاہ و قعت دیکھنا کفر ہے۔
۱۳۷	غیبت جاہل کی بھی سوا مخصوص صورتوں کے حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے۔	۲۳۸ ہنود کے میلوں میں بطور تماشاہی جانے والا گنہگار ہے کافر نہیں۔
۱۶۲	غیبت زنا سے بدتر ہے۔	۶۰۳ مزامیر جائز نہیں۔
۱۶۳	کون سا جھوٹ صغیرہ ہے۔	۶۰۹ ناچ گانا، باجا اور آتشبازی پر مشتمل تقریبات شادی بیاہ میں شریک ہونا کیسا ہے۔
۱۶۳	غیبت و کذب کب زنا سے بدتر ہوتے ہیں۔	۶۳۳ دف بجانا کن شراک کے ساتھ جائز ہے۔
	سلام و تحییت و سجدہ تعظیمی	۶۳۴ شادی وغیرہ پر گانا کب جائز اور کب ناجائز ہے۔
۱۶۳	سجدہ تحیت اگر بت، چاند یا سورج وغیرہ کو کیا جائے تو اس پر حکم کفر ہے۔	۶۵۷ محض تفریح طبع کے لئے شکار کھیلنا ناجائز ہے۔
۲۳۷	کافر کو تعظیماً سلام کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔	۶۶۳ میلاد شریف میں قوالی کی طرح پڑھنا کیسا ہے۔
	امامت	بیوع
۱۶۹	فعل حلال کو حرام کرنے والے، غیر مقلدین کو خلاف شرع مدد دینے والے، شرعی معاملے میں جھوٹی شہادت دینے والے کے پیچھے نماز ناجائز ہے جب تک توبہ نہ کریں۔	۱۵۹ میلہ کفار میں تجارت کیلئے جانا بھی ممنوع ہے۔
۱۶۹	حق کے مقابل باطل کی اعانت کرنے والے کی امامت ناجائز اور مسلمان ان کا مقاطعہ کریں۔	۲۷۱ اگر کوئی جبراً لوگوں کو ازراں فروخت کرنے پر مجبور کرے تو ایسی اشیاء کو خریدنا اور کھانا حرام ہے۔
۱۷۲	جو ان لڑکی کو مسلمان کرنے والے عالم کے پیچھے نماز ناجائز نہیں۔	۶۳۸ جس مارکیٹ میں مجوسی نے خنزیر کاٹا وہاں سے گوشت خریدنا مسلمان کے لئے کیسا ہے۔
۱۷۵	فاسق و مرتکب کبیرہ اور مفتزی علی اللہ کے پیچھے نماز ممنوع ہے۔	۶۳۹ مجوسی سے گوشت خریدنا کب ناجائز ہے۔
۱۷۶	وہابیہ بے دین ہیں ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔	۶۵۳ خریداری میں عقد و نقد مال حرام پر جمع ہوئے تو اس کا کھانا حرام ہے ورنہ نہیں۔

۲۵۸	کتا اگر نماز پر چلا جائے اور اس کے پاؤں اور جانماز دونوں خشک ہوں تو جانماز کا دھونا لازم نہیں، یہی حکم مشرک کے بارے میں بھی ہے۔	۲۲۸	اہل ہنود کے رسومات کفریہ پر مشتمل جلسوں میں شرکت کرنے والا قابل اہمیت نہیں۔
۶۳۲	کون سے کیڑے نجس اور کون سے طہر ہیں۔	۲۲۸	فرض کا ترک موجب ملامت اور مانع اہمیت ہے۔
۶۳۲	مشرکین کی تیار کردہ اشیاء خورد و نوش اور ملبوسات وغیرہ کا استعمال کب جائز اور کب ناجائز ہے۔	۲۷۷	مشرک کی تعظیم کرنے والے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔
۶۳۳	نصاری کے یہاں کی رقیق اشیاء کم ہی نجاست غلیظہ سے خالی ہوتی ہیں اور نہیں تو اسپرٹ کی آمیزش تو ضرور ہوتی ہے۔	۲۷۸	غیر مقلدین و مرزائیہ سے نشست و برخاست رکھنے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم شرعی۔
۶۳۹	مجوسی کے ہاتھ کی زنج ہوئی بکری بھی خنزیر کی مثل ہے۔	۲۸۳	علماء دیوبند کی تکفیر نہ کرنے والوں کی اقتداء میں نماز کے جواز و عدم جواز کی تفصیل۔
۶۷۴	شرابی کے ہاتھ اور منہ کے پاک ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔	۶۱۲	سور اور مردار کا گوشت پکا کر عیسائیوں کو کھلانے والوں اور ان کے گھر سے کھانا کھانے والے امام کے بارے میں استفتاء۔
	حدود و تعزیر	۶۱۵	عہدہ اہمیت ان لوگوں کو نہیں دینا چاہیے جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔
۱۰۲	یہ لفظ کہ ہم خدا اور سول کو نہیں مانتے صریح کفر ہے، اس کے قائل پر توبہ و تجدید اسلام اور تجدید نکاح لازم ہے، اعلانیہ توبہ نہ کرے تو مسلمان اس سے بائیکاٹ کریں۔	۶۱۵	حرامزادے، جذامی اور کوڑھ کے مریض کو امام بنانا کیوں ناجائز ہے۔
۱۱۳	ہمارے ائمہ کرام مالی جرمانہ (تعزیر بالمال) کے قائل نہیں۔	۶۳۷	روانفص کے ہاں کھانا کھانے والے کے پیچھے نماز کا حکم کیا ہے۔
۱۳۰	کہہار نے گھر میں ناقوس بجایا ایک مسلمان نے اس پر کلونج اندازی کی جس پر ایک منجر مسلمان نے اس کو تنبیہ کی اور جرمانہ لیا، کیا منجر گنہگار ہوگا۔		انجاس
۱۵۲	رافضیوں سے میل جول حرام، اس کا مرتکب فاسق، مسلمان اس سے مقاطعہ کریں۔	۱۷۳	برہمن اور خاکروب میں سے زیادہ نجس کون ہے۔

۶۳۷	بے پردہ نکلنے والی عورتیں فاسقہ اور ان کے مرد دیوث ہیں ان سے میل جول مناسب نہیں۔	۱۵۲	رافضیوں سے میل جول حرام، اس کا مرتکب فاسق، مسلمان اس سے مقاطعہ کریں۔
	علم، علماء، تعلیم، تبلیغ و تلقین، تدریس	۱۵۳	کفار کے کھانے پر فاتحہ دلانے والے اور ثواب کا اعتقاد رکھنے والے پر توبہ فرض ہے بلکہ اس کو تجدید اسلام و تجدید نکاح چاہیے وگرنہ مسلمان اس سے قطع تعلق کریں۔
۱۷۳	خاکروب مسلمان ہو کر پھر اپنی قوم سے مل گیا اور اب دوبارہ قبول اسلام کی درخواست کرے تو اس میں تاامل نہیں کرنا چاہیے۔	۱۸۲	زنا کے ثبوت کا شرعی معیار۔
۱۷۳	جو خود عالم نہ ہو اور مستند علماء کا فتویٰ نہ مانے تو وہ گمراہ ہے۔	۲۷۳	مالی جرمانہ منسوخ ہو چکا لہذا کسی پر مالی جرمانہ ڈالنا حرام ہے۔
۱۷۳	غیر عالم کو حکم ہے کہ عالم سے پوچھو۔	۶۶۲	ہندو کے گھر جھٹکے کا گوشت کھانے والا اور مردار کے گوشت کو فروخت کرنے والا مسلمان شیطان کا مسخرہ ہے، اس کا دین ایمان ٹھیک نہیں مسلمان اس سے میل جول بند کر کے اس کا بائیکاٹ کریں۔
۱۹۹	کافر کبھی مجھے مسلمان کر لو تو مسلمان کو اس کیلئے فرض نماز توڑ دینا واجب ہے۔	تعزیر اور اس سے متعلق بدعات	
۱۹۹	کفار کو دعوت اسلام دینا کتب واجب اور کتب مستحب ہے۔	۱۶۸	تعزیر مذہب میں ناروا و ممنوع ہے۔
۲۴۹	جو مدارس ہر طرح خالص اسلامی ہوں ان کا جاری رکھنا موجب اجر عظیم ہے۔	۲۲۱	تعزیر ناجائز و بدعت ہے مگر کفر نہیں کہ نماز جنازہ ناجائز اور ذبیحہ مردار ہو۔
۲۵۰	نالائق مدرس مقرر کرنا صحیح نہیں۔	۲۳۶	بُت اور تعزیر نیز ان دونوں کے پڑھانے میں فرق ہے۔
۲۵۶	جب کوئی بد دین مسلمانوں کو بہکائے تو اس کا دفع کرنا اور قلوب مسلمانوں سے شبہات شیطانیہ کا رفع کرنا فرض اعظم ہے۔	۲۳۷	تعزیر ناجائز ہے اور گھوڑا نکالنا بھی صحیح نہیں۔
۲۶۷	درس نظامی میں شامل فلسفہ قدیمہ کی بعض کفریات کا ہند کرہ۔	دیکھنا، چھو نا، حجاب	
		۱۸۲	اجنبیہ عورت سے خلوت حرام ہے۔

۶۰۰	رحم میں مرد و عورت کے نطفہ کے غالب و مغلوب ہونے کے اعتبار سے لڑکا یا لڑکی بننے کی چار صورتیں ہیں، کبھی ظاہرًا و باطنًا لڑکا، کبھی ظاہرًا و باطنًا لڑکی، کبھی ظاہرًا لڑکا اور باطنًا لڑکی، اس کو زنانی وضع اور نسوانی حرکت کا شوق رہتا ہے اور کبھی ظاہرًا لڑکی مگر باطنًا لڑکا، اس کو مردانہ وضع و حرکات مرغوب ہوتی ہیں۔	۲۸۲	عالم دین کے علم کی لوگوں کو محتاجی ہو تو اس کو ہجرت تو درکنار طویل سفر کی بھی اجازت نہیں۔
۶۶۶	شہد میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔	۶۱۱	عالم اگر جانے کہ کسی تقریب میں میری شرکت پر عوام مجھے مستم و مطعون کریں گے تو نہ جائے۔
۶۶۷	شہد مکھوں کی غذا نہیں ان کی غذا پھل پھول ہیں شہد تمام و کمال ہمارے لیے ہے۔	۶۳۵	ترک نماز کمال و طعام پر کوئی اثر نہیں لیکن عالم مقتدا اس کے ہاں کھانے سے احتراز کرے۔
	تصویر	۶۳۵	عالم مقتدا کو بے ضرورت سوخوار کے ہاں کھانے پینے سے احتراز چاہیے۔
۱۶۳	کونسی تصویر کو سجدہ کرنا کفر نہیں۔	۶۳۶	مسلمان دھوبیوں کو مسلمانوں میں ملانا اور احکام دین سکھانا فرض ہے اور ان سے نفرت کرنا اور تعلیم شریعت سے ان کو دور رکھنا حرام ہے۔
۱۹۵	پاسپورٹ کے لئے تصویر بنانے اور بنوانے سے متعلق استفتاء۔	۶۷۳	کسی دعوت میں نہی عن المنکر کی نیت سے جانے والا ثواب پاتا ہے۔
۱۹۶	ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگرچہ صرف چہرہ کی ہو۔		سائنس و طب و فلسفہ و منطق
۱۹۶	جس کا کھینچنا حرام اس کا کھنچوانا بھی حرام ہے۔	۱۸۸	خوردین سے مشاہدہ ہوا ہے کہ دودھ اور پانی سب میں یقیناً کیڑے ہوتے ہیں۔
۱۹۸	کس صورت میں تصویر کی اجازت ہے۔	۱۸۸	مطابق قانون فطرت ہے کہ رطوبت میں حرارت جب عمل کرے گی تو فیضان روح ہوگا۔
	رشوت و سود	۵۷۳	ثبوتِ اخص کو ارتقا عم پر دلیل بنانا باطل ہے۔
۱۵۲	سود خور سے محبت بلا مجبوری منع ہے۔	۵۸۱	منطق اصولی کو مطلق منطقی سمجھنا غلط ہے۔
۱۵۲	سود کھانے والے، کھلانے والے اور لکھنے والے اور اس پر گواہی دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔	۶۰۰	عورت کے رحم میں دو خانے ہوتے ہیں، دایاں خانہ لڑکے کے لئے اور بائیں لڑکی کے لئے۔

۶۵۸	سود خوار کے کھانے سے اجتناب چاہیے۔	۱۵۵	زناکب سود اور جوئے سے بدتر اور کب ان سے کمتر گناہ ہے۔
۶۵۸	وارث اگر جانتا ہے کہ یہ روپیہ سود کا ہے تو اس کو لینا جائز نہیں، مورث نے جس سے لیا تھا اس کو واپس کرے یا تصدق کرے۔	۱۵۵	جوئے کا انگہ لگانے والے حنفی المذہب اور اہلسنت وجماعت رہتے ہیں یا نہیں۔
	اذان	۱۶۱	حرام اور کفر اور سود کھانے میں کون سا گناہ صغیرہ اور کون سا کبیرہ ہے۔
۲۱۵	اذان سے استہزاء کفر ہے اس کا مرتکب تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے۔	۱۹۸	اگر حج کی ادائیگی کی رشوت کے بغیر کوئی صورت نہ ہو تو کیا کرے۔
	داڑھی، حلق، قصر، حجامت	۲۱۰	لکڑی جنگل سے مفت مل سکتی ہے مگر اس کیلے کسی شخص کو رشوت دینی پڑتی ہے تو دینا حرام ہے۔
۱۳۳	مرد کے سر پر چوٹی رکھنا حرام ہے خصوصاً کسی کے نام کی چوٹی۔	۲۱۱	کعبہ معظمہ میں داخل ہونے کیلئے رشوت دینا اور اس کا لینا حرام ہے۔
۲۱۵	داڑھی سے استہزاء کرنے والے کا ایمان زائل، نکاح باطل اور عذر جہل غلط و عاقل ہے۔	۲۴۳	فیصلہ معاملات کے لئے پچنچایت میں درخواست دینے والوں سے پیسے وصول کرنا رشوت و حرام ہے۔
۲۱۵	داڑھی شعار اسلام ہے۔	۲۳۳	سود خور کے ہاں کھانا اور اس سے پیہ لے کر مسجد میں لگانا یا گیارہویں و میلاد میں صرف کرنا کیسا ہے۔
۶۰۰	داڑھی اور بھنویں منڈانا، مرد ہو کر کانوں میں مندر سے پہننا اور عورتوں جیسے لمبے بال رکھنا اور مرد کو زانی و وضع اختیار کرنا حرام و باعث لعنت ہے، ایسے کو پیر مان کر اس کا مرید ہونا حرام ہے۔	۶۳۳	سود خور کے گھر کا کھانا جائز ہے جب تک یہ تحقیق نہ ہو کہ جو کھانا سامنے لایا گیا ہے وہ حرام ہے۔
۶۰۲	مشت بھر سے کم داڑھی کو کاٹنا کسی نے مباح قرار نہیں دیا۔	۶۵۱	ضرورتاً سودی قرض لینے والے کے یہاں کھانے میں حرج نہیں۔
		۶۵۸	جو چیز بچیم سود میں آئی اس کا کھانا حرام اور سود کے روپے سے خریدی تب بھی ناجائز ہے۔

۲۱۹	دستِ غیب کا اعلیٰ اور سہل تر عمل وہ ہے جو قرآن مجید میں موجود ہے۔	۶۰۲	داڑھی مونڈنا ہند کے یہودیوں اور عجمی آتش پرستوں کا طریقہ ہے۔
۲۱۹	لوگ عملِ حب کے پیچھے خستہ و خوار پھرتے ہیں مگر نہیں ملتا حالانکہ حب کا سہل و یقینی عمل قرآن مجید میں مذکور ہے۔		تسخیرِ ہمزاد، آسیب، جن بھوت، دستِ غیب و عملیات
۲۲۳	کواکبِ فلکی کے اثرات سعد و نحس پر عقیدہ رکھنا کیسا ہے اور تعویذات میں عامل کو ان کی رعایت کہاں تک درست ہے۔	۱۵۵	کانہوں اور جو تیشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا یا برا دریافت کرنا کیسا ہے۔
۲۲۳	مسلمان مطہج پر کوئی چیز نحس نہیں اور کافروں کے لئے کچھ سعد نہیں۔	۲۱۶	ہمزاد کیا ہے اور اس کی تسخیر کے لیے عمل کرنا کیسا ہے۔
۲۲۳	کواکب کو موثر جاننا شرک، ان سے مدد مانگنا حرام اور ان کی رعایت خلاف توکل ہے۔	۲۱۶	آسیب، بھوت، چڑیل اور شہید وغیرہ جو مشہور ہیں صحیح ہیں یا غلط۔
۶۰۲	ایک ایسے عامل کے بارے میں سوال جو ایک میز پر ارواحِ مسلمین کو حاضر کرتا ہے اور ان سے بات چیت کرتا ہے اور ان سے سوالات کے جواب پوچھتا ہے۔	۲۱۶	دستِ غیب اور مصلے کے نیچے سے اشرفی وغیرہ کا نکلنا صحیح ہے یا نہیں۔
۶۰۵	روحیں حاضر کر کے سوالات پوچھنے والے عامل کی صداقت کا امتحان لینے کا ایک آسان طریقہ۔	۲۱۶	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمزاد مسلمان ہو گیا تھا۔
۶۰۶	جنوں سے کلام و مصاحبت میں کوئی خیر نہیں کم از کم اس کا ضرر یہ ہے کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے۔	۲۱۷	تسخیرِ ہمزاد اگر سفلیات سے ہو تو حرام قطعی بلکہ بعض صورتوں میں کفر، اور اگر علویات سے ہو تب بھی خالی از ضرر نہیں۔
	دُعا و استغفار	۲۱۸	صحت جن کا کم از کم ضرر یہ ہے کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے۔
۲۳۰	سلاطین اسلام و ممالک اسلامیہ و اماکن مقدسہ کے لئے خطبہ جمعہ و عیدین میں دعا مستحب ہے۔	۲۱۸	جن اور ناپاک روحمیں احادیث سے ثابت ہیں۔
		۲۱۸	دستِ غیب کی صحیح اور غلط صورتیں۔

۲۶۱	۶۶۶	طعام کو حاضر رکھ کر کھانے سے پہلے دعا کرنا جائز ہے۔	خلافت ترک صحیح ہے یا نہیں۔
۲۶۱		سیاست و امور سلطانیہ	خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کرنے والے کا کیا حکم ہے۔
۲۶۱	۱۷۸	اہل ہنود کی طرف سے حکومت خود اختیاری کی تحریک و شورش میں مسلمانوں کی شرکت کے بارے میں استفتاء اور ہندوؤں کے مسلمانوں کے ساتھ رویے کی جھلک۔	حملہ آوروں کے خلاف بادشاہ اسلام کی اعانت مسلمانوں پر فرض ہے یا نہیں۔
۲۸۱	۲۲۷	دینی مدرسہ میں حکومت انگریزی کی امداد کی بناء پر انگریزی وغیرہ داخل نہ کی گئی تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں اور اس کا بند کرنا محض بے وجہ ہے۔	ہندوستان دارالاسلام ہے اور دارالاسلام سے ہجرت فرض نہیں۔
۲۹۰	۲۲۸	حکومتی خطاب واپس کرنا نہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں اگر واپسی خطاب میں بندش امداد کا اندیشہ صحیح ہے تو واپسی حماقت ہے۔	ہند اور سندھ سے ہجرت کے متعلق ایک فارسی استفتاء اور اس کا جواب۔
۲۹۸	۲۲۸	قربانی کاؤ شعائر اسلام ہے اور ہندوستان میں اس کا جاری رکھنا واجب ہے۔	خلافت اسلامیہ و ہجرت عن الہند کے بارے میں مولانا عبدالباقی اور ابوالکلام کی تحریک سے متعلق سوال۔
۶۰۰	۲۳۹	گورنمنٹ کی طرف سے مدارس اسلامیہ کو دی جانے والی امداد کو قبول کرنا جائز اور اس کا قطع کرنا حماقت ہے۔	معافی تقصیر میں کبھی تاخیر ہی مصلحت ہوتی ہے۔
	۲۵۰	بادشاہ اگر غیر مستحق کو کچھ دے تو دگنا ظلم کیا ایک غیر مستحق کو دینے کا اور دوسرا مستحق کو نہ دینے کا۔	نماز
۲۰۶	۲۵۰	مشروکوں کو خیر خواہ سمجھنا حماقت و جہالت ہے۔	ڈوبتے کو بچا سکتا ہے تو نماز توڑ کر بچانا لازم ہے اگرچہ نماز قضا ہو جائے۔
۲۰۶	۲۵۶	خلافت کمیٹی کا حیلہ اللہ تعالیٰ کے فرض کو باطل نہیں کرتا۔	بچے کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو قابلہ نماز مؤخر کر دے۔
	۲۵۸	ترکوں کی حمایت اور خلافت کے نام پر مسلمانوں سے چندہ لینے والوں کے مقاصد کی نشاندہی۔	

۳۴۴	متعدد علماء کرام کے کلام و اشعار جن میں لفظ شہنشاہ اور اس کے مترادفات کو استعمال فرمایا گیا ہے۔	۲۰۶	اندھے کو کبویں میں گرنے سے بچانے کیلئے نماز کو توڑ دینا لازم ہے۔
۳۴۷	لفظ شہنشاہ کے منع و جواز کے بارے میں تحقیق مصنف علیہ الرحمہ۔	۲۵۳	نماز میں حضور قلب و خشوع و خضوع مغز مقصود اور اعزاز مطلوب ہے۔
۳۴۷	کوئی مسلمان استغراق حقیقی کے ارادے سے لفظ شہنشاہ غیر خدا کے لئے استعمال نہیں کر سکتا، نہ زہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے بلکہ قطعاً عہد یا استغراق عرض مراد ہوتا ہے۔	۲۷۲	مندرمیں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔
۳۴۷	قائل کا مسلمان ہونا قرینہ قاطع ہوتا ہے کہ اس کے کلام میں لفظ شہنشاہ وغیرہ سے مراد استغراق حقیقی نہیں بلکہ عہد یا استغراق عرفی ہے۔	۲۹۸	زردستی نماز پڑھنے کو کہا اس نے انکار کر دیا تو کیا حکم ہے۔
۳۴۷	"ابت الریح البتل" اگر موحد کہے تو مجاز پر محمول ہوگا کیونکہ اس کا موحد ہونا اس پر قرینہ ہے۔	۴۷۵	صاحب تحریر کا قبلہ قبلہ تحریر ہے۔
۳۴۸	لفظ شہنشاہ کی وضع و ترکیب جیسے متعدد الفاظ کی فہرست۔	۶۳۵	ترک نماز کبیرہ اخبث و اکبر ہے۔
۳۴۸	قاضی القضاة کا معنی	۶۳۵	تارک نماز پر وعید شدید۔
۳۴۹	امیر الامراء، خان خانان اور بگاہگ کا معنی	۶۳۹	سات برس کے بچے کو نماز کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں نماز پر سختی کرو۔
۳۴۹	بگاہگ ترکی زبان کا لفظ ہے۔	۶۵۹	بے نمازی کے ہمراہ کھانا پینا اور میل جول رکھنا شرعاً کیسا ہے۔
۳۵۱	اس بات پر دلیل کہ عرف عام میں امیر الامراء اور قاضی القضاة وغیرہ الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً و افادۃً ہر طرح قطعاً متروک و مجبور ہے۔		لغت و بلاغت
۳۵۱	لفظ شہنشاہ سے عرف عام میں استغراق حقیقی مراد لینا متروک ہے اور نہ ہی یہ اس معنی کا فائدہ دیتا ہے۔	۲۵۴	مہاتمکے معنی روح اعظم کے ہیں۔
۳۵۲	لفظ قضی القضاة اور قاضی القضاة نیز امک الملوک اور ملک الملوک میں فرق۔	۳۴۱	لفظ "شہنشاہ اوگا" بمعنی سلطان عظیم السلطنۃ محاورات میں شائع و ذائع ہے۔

۱۳۹	مصنف علیہ الرحمۃ کا تقویٰ اور اللہ ورسول سے محبت کا تقاضا کہ کفریہ کلمات کو نہ خود پڑھانے سنا بلکہ استفتاء سے نکال دینے کا حکم دیا۔	۳۷۸	روضہ کا معنی قبر نہیں بلکہ خیابان اور کیماری ہے۔
۱۳۶	خیالات بد مذہبی کے اظہار پر امیر المؤمنین فاروق اعظم نے ایک شخص کو سخت سزا دی اور اس سے قطع تعلق کا حکم دیا تا وقتیکہ وہ ٹھیک ہو گیا۔	۳۷۸	قبر پر روضہ کا اطلاق تشبیہ بلیغ ہے جیسے راہت اسدگیری۔
۱۶۸	اودھ کے کچھ ہندو تعزیر بناتے اور اٹھاتے ہیں۔	۵۲۴	طریق، طریقہ اور طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔
۲۲۰	طوسی کا رخص حد کفر تک نہ تھا اس نے حتی الامکان اگلوں کے کفر کی تاویلات کیں جو گناہ ہے اور جہاں اس نے خلاف اہلسنت کیا اس کا رد کر دیا گیا ہے۔		احکام مسجد
۲۳۴	جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانی کو محرر بنانے سے انکار فرما دیا۔	۲۵۸	مساجد میں مشرکوں سے بچ کر کرنا حرام اور توہین مسجد ہے۔
۲۴۱	مصر کے ایک مسلمان رئیس اور یہودی طبیب کا واقعہ۔	۲۷۳	مسجد میں سکونت و خوردنوش غیر معتکف کو جائز نہیں۔
۲۴۳	یہودی طبیب سے علاج کرانے والے ایک مسلمان مریض کا واقعہ۔	۲۷۳	مشرکین کا مسجد میں مجمع توہین مسجد ہے۔
۲۴۳	امام رازی علیہ الرحمۃ کے علیل ہونے اور یہودی طبیب سے علاج کرانے کا عجیب واقعہ۔	۲۷۳	کافر کی زمین پر مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی اور نہ وہ مسجد مسجد ہوگی۔
۲۶۴	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق یوم جمعہ میں ہوئی جو اس کی وجہ فضیلت ہے۔		تاریخ و تذکرہ
۲۶۷	علی گڑھ کالج کی حالت پیر نیچر کے زمانے میں اور اس کے بعد۔	۱۴۴	ہندو بلاشبہ قطعی طور پر کافر اور مشرک ہیں انہیں کافر نہ جاننے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔
۲۸۶	کفریات پر مشتمل چند کتابوں کے مصنفین کے نام۔	۱۴۴	آریہ ہندوؤں کا ہی ایک فرقہ ہے۔
		۱۴۴	بعض عقائد و نظریات آریہ کا بیان۔

۳۵۸	عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کے بیٹے سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ کو کہا تو ذلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزیز ہیں۔	۳۰۸	حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مشرک غلام سے استعانت سے انکار فرمایا حالانکہ وہ دنیاوی طور پر امانت دار تھا۔
۳۵۹	صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے بیس سے زائد کا نام حکم، تقریباً دس کا نام حکیم، ساٹھ سے زائد کا نام خالد اور ایک سو دس سے زائد کا نام مالک ہے۔	۳۱۹	ان تصانیف جلیلہ کے نام جن میں مسئلہ استعانت و توسل کے جواز کا ثبوت مذکور ہے۔
۳۶۱	تحریم خمر کے موقع پر ابتداءً تغیر مزفت وغیرہ برتنوں کے استعمال سے روکا گیا پھر اجازت دے دی گئی۔	۳۲۳	حضرت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے متعلق ایک حکایت۔
۳۶۳	زمخشری معتزلی ہے۔	۳۳۱	امام ابو العلاء لیشی ناصحی کا لقب شاہان شہ، ملک الملوک تھا۔
۳۶۷	ابو العتاہیہ شاعر نے اپنی ایک بیٹی کا نام اللہ اور دوسری کا نام رحمن رکھا پھر اس سے توبہ کر لی تھی۔	۳۳۳	امام ناصحی علیہ الرحمہ خود اپنے دستخط لفظ ملک الملوک کے ساتھ کیا کرتے تھے اور بعد کے علماء بھی آپ کو اسی لقب کے ساتھ ملقب کیا کرتے تھے۔
۳۷۶	سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسہال ازار سے متعلق اظہار تشویش اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جواب۔	۳۳۸	بعض علماء، ائمہ اور بزرگان دین کے القاب جلیلہ۔
۳۸۳	امام شطنوفی علیہ الرحمہ کا مختصر تعارف۔	۳۵۲	امام ماوردی کا لقب اقضى القضاة تھا۔
۴۰۱	سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک، جبہ شریف، تہبند، کبیل اور رضائی وغیرہ تبرکات صحابہ و صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے پاس محفوظ تھے جن سے وہ برکت و فیض حاصل کرتے اور لوگوں کو ان کی زیارت کراتے تھے۔	۳۵۲	سب سے پہلے اقضى القضاة کا لقب امام ماوردی کا ہوا۔
۴۰۳	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں موئے مبارک کی جلوہ گری۔	۳۵۲	سیدنا امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سب سے پہلے قاضی القضاة کے لقب سے ملقب ہوئے۔
۴۱۳	امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانورانِ صدقہ کی رانوں پر حبس فی سبیل اللہ داغ فرمایا تھا۔	۳۵۸	امام ابو بکر ابن ابی شیبہ امام بخاری اور امام مسلم کے استاذ ہیں علیہم الرحمۃ۔

۴۳۷	حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی کا ڈول منگوا کر دو تصویروں کو مٹانے میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرکت فرمائی۔	۴۱۷	حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہارون الرشید کے گھر جا کر اس کے بیٹوں کو پڑھانے سے انکار کر دیا تھا۔
۴۳۸	بعض امہات المؤمنین کی طرف سے ماریہ نامی گرجے کا ذکر بارگاہ رسالت میں کرنا اور آپ کا اس پر رد عمل کا اظہار فرمانا۔	۴۱۷	امام شریک نجفی کا ایک واقعہ۔
۴۳۸	جب امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آپ کو دعوت پر بلایا تو آپ نے فرمایا ہم ان کینسوں میں داخل نہیں ہوتے جن میں تصویریں ہوں۔	۴۲۹	حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک واقعہ کہ انہوں نے ایک منقش پردہ لٹکایا جس پر حضور علیہ السلام ناراض ہوئے اور پردہ اتار دیا۔
۴۳۹	کن کن اکابر دین نے مزار مقدس اور نعل پاک کے نقش بنائے، ان کی تعظیم کی اور ان سے تبرک حاصل کرتے رہے اور اس سلسلہ میں ان کے ارشادات عالیہ کیا ہیں۔	۴۳۲	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کا ایک واقعہ۔
۴۵۳	اسماء گرامی ان ائمہ اعلام کے جنہوں نے نعل مبارک کے نقشے بنوائے تلامذہ کو دینے، ان سے تبرک کیا، مدحیں لکھیں اور سرو آنکھوں پر رکھنے اور بوسہ دینے کی ترغیبیں کی ہیں۔	۴۳۳	ابتدائے بت پرستی تعظیم تصاویر معظمین سے ہوئی۔
۴۵۳	امام ابو اویس عبداللہ بن عبداللہ بن اویس بن مالک کا مختصر تذکرہ۔	۴۳۳	جن پانچ بتوں یعنی ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کا ذکر سورہ نوح میں ہے یہ پانچ بندگان صالحین تھے۔
۴۵۴	اسمعیل بن ابی اویس کا تذکرہ۔	۴۳۴	فتح مکہ کے موقع پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہونے اور تصاویر و اصنام سے کعبہ کو پاک کرنے کا واقعہ۔
۴۵۶	ان پانچ علماء کرام کا ذکر جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اور ان کی جلالت شان مشہور و معروف ہے۔	۴۳۷	فتح مکہ کے روز حضور علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کعبہ کی تطہیر کا حکم دیا تو آپ نے اور دیگر صحابہ نے زمزم کے پانی سے کعبہ کو اندر باہر سے دھویا اور چادریں بھگو بھگو کر تصاویر کو مٹایا۔

۵۳۲	حضرت سیدنا ابوالحسنین احمد نوری اور ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر خیر۔	۳۵۶	بالجملہ مزار مقدس کا نقشہ تا بعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تا بعین سے ثابت ہے۔
۵۳۲	حضرت مشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلہ چشتیہ بہشتیہ کے مرجع ہیں۔	۳۶۵	خواجہ رتن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔
۵۳۳	حضرت ابوعلی رودباری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔	۳۷۷	حضرت علی بن ہتی کے ایک مرید کا واقعہ جس کو آپ نے ملازمتِ غوثِ اعظم اختیار کرنے کا حکم دیا۔
۵۳۵	سیدنا جعفر بن محمد خواص سیدنا جنید بغدادی کے خلیفہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	۳۷۲	ابوالحسن خرقانی ابو یزید بسطامی کے خلیفہ ہیں رحمۃ اللہ علیہما۔
۵۳۵	سیدنا داؤد کبیر سید محمد دنی شاذلی کے پیرومرشد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	۳۹۱	بنی اسرائیل سے علاقہ تا بوت سیکھنے چھین کر لے گئے جو مدتہا مدت کے بعد واپس ہوا۔
۵۳۵	سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ سہروردیہ ہیں۔	۳۹۱	قرامطہ کعبہ معظمہ سے حجر اسود اکھاڑ کر بجر کو لے گئے اور بائیس برس بعد مسلمانوں نے اس کو واپس پایا۔
۵۵۰	اقطاب اربعہ کا تذکرہ۔	۵۳۸	حضرت جنید بغدادی کو ان کے مرشد حضرت سری سقطی کی دعا۔
۵۵۱	حضرت سیدنا علی خواص امام عبدالوہاب شمرانی کے پیرومرشد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	۵۳۹	حضرت بلذب بسطامی علیہ الرحمہ نے قبلہ کی طرف تھوکنے والے کو ولی تسلیم نہیں کیا۔
۵۵۷	حضرت سیدنا ابوالکارم رکن الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔	۵۳۰	حضرت ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔
۵۵۷	حضرت سیدنا نجم الدین کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلہ کبرویہ کے سردار ہیں۔	۵۳۰	حضرت سیدنا حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔
۵۵۸	حضرت خواجہ مودود چشتی اور شیخ الاسلام احمد نامقی جامی کا تذکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	۵۳۱	حضرت سیدنا ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے بیٹے کو وصیت۔
۵۶۳	تذکرہ حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۳۱	حضرت سیدنا ابوالحسنین احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔
		۵۳۱	حضرت سیدنا ابو حفص عمر حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔

	سوغ	۵۹۹	خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز نے ایک شاعر سے نعت رسول سنی۔
۲۷۶	مشرک کے سوگ میں مہنتال کرنا اور کلارو بار بند کرنا حرام ہے۔	۶۰۶	حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی معافی میں پچاس شب تک تاخیر کی گئی۔
۲۷۶	تین دن سے زائد مسلمان کا سوگ منانا حرام ہے۔	۶۳۷	عوام ہندوستان نے چھوٹ کا مسئلہ کفار ہند سے دیکھا ہے۔
	نکاح و طلاق و عدت	۶۵۳	غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت۔
۱۱۲	جذام اور دیگر عیوب کی وجہ سے بیوی کو طلاق نہیں ہو جاتی۔		جنازہ
۱۵۱	کلمہ حمد سے استہزاء کرنے والا تجہید اسلام و تجہید نکاح کرے۔	۲۲۸	مشرک کی نماز و دعا کے لئے اشتہار چھاپنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
۱۵۵	نوجوان بیوہ عورتوں کے نکاح ثانی پر طعن کرنا کیسا ہے۔	۲۷۰	مشرک و کافر کے جنازے کو کندھا دینا ضروری قرار دینے والا شریعت پر افتراء کرتا ہے۔
۱۵۹	کافروں کی شیطانی خرافات کو اچھا جاننا آفت اشد ہے اس صورت میں تجہید اسلام اور تجہید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔		وقف
۱۶۹	قاضی کار چہر شرعاً کوئی شرط نکاح نہیں۔	۲۱۲	تبدیل وقف کب جائز اور ناجائز ہے۔
۱۷۳	عورت مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر خاکروب ہو شرعاً کیا حکم ہے۔	۲۱۲	وقف کو حالت سابقہ پر رکھنا واجب ہے نہ کہ اس میں زیادتی کرنا۔
۲۲۳	عورت مرتدہ ہونے پر نکاح سے خارج نہیں ہوتی۔	۲۷۳	پرانی زمین کو مسجد کے لئے وقف نہیں کیا جاسکتا۔
۲۳۵	زوجہ کی بہن سے نکاح کر کے قربت کر لے تو زوجہ حرام ہو گئی یہاں تک کہ اس کی بہن کو جدا کرے اور اس کی عدت گزر جائے۔	۲۷۳	مسجد کے لئے کافر وقف نہیں کر سکتا کہ وہ اس کا اہل نہیں۔

۶۰۰	مردانہ جو تاپیننے والی عورت پر لعنت۔	۲۳۵	حرمت مصاہرت طاری ہونے سے متاثر کہ لازم ہے کیونکہ نکاح قائم ہے۔
۶۰۱	کسی ایک بات میں بھی مرد کو عورت اور عورت کو مرد کی وضع لینے حرام و موجب لعنت ہے۔	۲۳۵	زن مفضاۃ یعنی جس کے سبیلین ایک ہو جائیں اس کے نکاح میں اصلاً خلل نہیں اور حرمت ابدی دائم ہے۔
	عہد و پیمان	۲۷۹	مرزا غلام احمد قادیانی کو مجھد و مہدی یا پیغمبر ماننے والے مسلمان ہیں یا نہیں، ان کا نکاح کسی عورت سے ہو سکتا ہے یا نہیں، اور جن عورتوں کا نکاح ان سے کر دیا گیا ہے ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔
۶۱۲	خلاف عہد معیوب ہے۔	۲۸۱	طلاق بلا نکاح نہیں ہوتی۔
	ترغیب و ترہیب	۲۸۱	زنا کے لئے عدت نہیں ہوتی۔
۱۲۵	کافر سے دوستی حرام اور دینی رجحان کی بنا پر ہو تو کفر ہے۔	۲۸۱	نکاح باطل سے نہ تو نسب ثابت ہوتا ہے نہ ہی عدت لازم ہوتی ہے۔
۱۲۸	توہین علماء کرام پر احادیث میں وعید شدید۔	۲۹۳	جس نے قصداً کلمہ کفر کہا یا اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کی تو وہ کافر ہو گیا اور اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی، پھر اگر مسلمان ہو اور توبہ کرے تو عورت کو اختیار ہے کہ اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کرے یا بعد عدت کسی اور سے کرے۔
۱۲۹	عالم کو اس لئے برا کہنا کہ وہ عالم ہے صریح کفر ہے۔	۲۹۳	عالم ہونے کی وجہ سے عالم دین کو برا کہنا کفر ہے اور بیوی نکاح سے نکل جاتی ہے۔
۱۳۳	بدگمانی سخت تر جھوٹ اور اشد حرام ہے۔	۶۷۳	کسی کی منکوحہ سے بے طلاق و وفات شوہر نکاح باطل محض ہے۔
۱۳۳	قرآن و حدیث سے بدگمانی کی مذمت۔		صيد و بائع
۱۳۳	مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد لعنتی ہیں۔	۲۹۹	ذابح البقر کی بخشش ہوگی یا نہیں۔
۱۳۶	گناہ میں معاونت کرنے والا بھی گنہ گار ہے اور مستحق جہنم ہے ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔		لباس و وضع قطع
		۶۰۰	مردانہ وضع بنانے والی عورت پر لعنت۔

۲۵۰	مناع للخبیر پر وعید شدید ہے۔	۱۳۴	اعلان گناہ دوہر گناہ ہے اعلان گناہ دوسرا گناہ بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ۔
۲۵۳	مسلمانوں میں بلاوجہ شرعی فتنہ و اختلاف پیدا کرنا نیابت شیطان ہے۔	۱۳۴	اعلان گناہ کی مذمت احادیث سے۔
۲۵۴	فاسق کی مدح سرائی پر وعید۔	۱۵۴	سود، جو اور زنا حرام اور ان کا مرتکب مستحق ناروغضب جبار ہے۔
۲۷۹	صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گستاخوں کے پاس بیٹھنے والے کا انجام۔	۱۵۵	سودخور، جواری اور زانی کے ساتھ کھانا نہیں کھانا چاہیے۔
۳۲۹	اہل لا الہ الا اللہ پر بدگمانی حرام اور ان کے کلام کو جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی نخواستہی معنی کفر کی طرف ڈھال لیجانا قطعاً گناہ کبیرہ ہے۔	۱۶۶	کفار کے افعال قبیحہ شنیعہ کو مستحسن جاننا بافتاق ائمہ کفر ہے، ایسے لوگ اسلام سے خارج ہو گئے ان کی عورتیں نکاح سے نکل گئیں اور ان کی بیعتیں جاتی رہیں۔
۳۲۹	بدگمانی کی ممانعت قرآن و حدیث سے، اور اس پر سخت وعیدیں۔	۱۶۶	کفار کے افعال ملعونہ کو برا جان کر شرکت کرنے والے مرتکب کبائر اور مستحق عذاب نار ہیں۔
۳۵۱	علماء و صوفیاء کے بارے میں یہ گمان کرنے والا پکا مجنون ہوگا کہ انہوں نے لفظ شہنشاہ وغیرہ کو استغراق حقیقی کے ارادے سے استعمال کیا ہے۔	۱۷۰	اہل ہنود کی خرافات و لغویات پر مشتمل مجالس میں شریک ہونے والے مسلمان فاسق و فاجر مرتکب کبائر اور مستحق عذاب نار ہیں۔
۳۷۶	بطور تکبر اسباب ازار پر سخت وعیدیں۔	۱۷۰	مسلمان کا گزر کفار کے محلہ سے ہو تو جلد گزر جائے۔
۳۱۶	بدگمانی سے بڑھ کر کوئی جھوٹی بات نہیں۔	۱۷۲	مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔
۳۱۶	تبرکات شریفہ کی زیارت کرانے پر لوگوں سے کچھ مانگنے کی شتاعتیں۔	۱۸۳	اپنے نفس کو سزا و ذلت پر پیش کرنا بحکم حدیث حرام ہے۔
۴۲۶	تصویر کے بارے میں وعید پر مشتمل بعض احادیث کریمہ جو حد تو اتر میں ہیں۔	۱۸۹	مشکوک یا مظنون بات پر مباہلہ سخت جرات ہے۔
		۲۲۹	کفار و زنادقہ کو واعظ مسلمانین و پیشوائے دین بنانا اسلام کو کند چھری سے ذبح کرنا ہے۔

۵۹۶	حب ثناء کوئی خصلت محمودہ نہیں اور اس کے عواقب خطرناک ہیں۔	۴۲۷	ہر مصور جہنم میں ہے۔
۶۱۱	مواقع تہمت سے بچنا چاہیے۔	۴۲۷	بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں کو ہے۔
۶۱۱	مسلمانوں پر فتنہ باب غیبت ممنوع ہے۔	۴۲۸	مصوروں کو روز قیامت عذاب ہوگا اور صورتوں میں جان ڈالنے کا حکم ہوگا۔
۶۱۳	جن کاموں کو کان ناپسند کریں اور جن کاموں کے ارتکاب پر معذرت کرنی پڑے از روئے حدیث ان سے بچنا لازم ہے۔	۴۲۸	ظالم، ہٹ دھرم اور مصور کیلئے وعید شدید
۶۲۰	مشتبہ اشیاء میں احتیاط بہتر ہے۔	۴۲۹	تمام دوزخیوں سے سخت ترین عذاب کن لوگوں کو ہوگا۔
۶۳۳	شرع مطہر نے برے کام اور برے نام دونوں سے احتراز کا حکم دیا ہے۔	۴۲۹	پانچ اشخاص اشد عذاب میں مبتلا ہوں گے۔
۶۳۰	قتنہ سوئی ہوئی خرابی ہے جو کوئی اس کو جگائے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔	۴۳۱	ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جہاں تصویر اور کتا ہو۔
۶۵۹	شراب حرام، تمام نجاستوں کی ماں، اور اس کو پینے والے کو جہنمیوں کا خون اور پیپ پلایا جائے گا۔	۴۳۳	شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تعظیم تصاویر پر ہی آئی ہے۔
۶۷۳	کسی مسلمان پر بلا دلیل بدگمانی حرام قطعی ہے۔	۵۱۱	بارہ فرقوں کا پیر شیطان ہے۔
	مسواک	۵۲۷	جاہل عابد اور بے باکانہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والے عالم کی مذمت۔
۶۲۰	سینگ ہر جانور کا یہاں تک کہ مردار کا بھی پاک ہے اس کی مسواک جائز ہے۔	۵۲۷	بغیر فقہ کے عبادت کرنے والا چکی کھینچنے والے گدھے کی مثل ہے۔
۶۲۱	خنزیر کے بالوں سے بنا ہوا برش نجس ہے۔	۵۲۸	صوفی جاہل شیطان کا مستر ہے۔
۶۲۱	سنت مسواک چھوڑ کر نصرانیوں کا برش اختیار کرنا جہالت اور مرض قلب کی دلیل ہے۔	۵۲۹	علماء شریعت سے وراثت انبیاء کا سلب کرنا جنون محض ہے۔
	ہدایا و تحائف	۵۳۳	علماء شریعت کو شیطان کہنے والے ابلیس یا اس کی ذریت کے منافق خمیث ہیں۔

۲۳۷	یایہا النبی جاہد الکفار میں حکم جہاد عام ہے۔	۶۲۲	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسریٰ ایران، بادشاہ فدک اور قیصر روم کے ہدیے قبول فرمائے۔
۳۰۲	آیہ کریمہ "انّی وجہت وجہی" کی تفسیر	۶۲۲	قتیبہ بنت العزّیٰ اپنی بیٹی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے تحفہ لائی۔
۳۰۳	وہابیوں کی بیان کردہ تفسیر پر متعدد خرابیوں کا لزوم	۶۲۵	ہدیہ کفار کے رد و قبول سے متعلق احادیث کریمہ میں تطبیق و توفیق۔
۳۰۳	آیہ کریمہ "واياک نستعین" میں استعانت حقیقی کا حصر ہے نہ کہ مطلق کا۔	۶۲۵	مصنف کی تحقیق کہ ہدایائے کفار کہاں قبول کرنا ضروری کہاں ممنوع اور کہاں مباح ہے۔
۴۰۰	آیت کریمہ "انّ اول بیت وضع للناس الخ" کی تفسیر۔	۶۲۷	کفار کا پکا پکایا ہوا یا ہدیہ کیا ہوا گوشت حرام ہے۔
۳۹۸	مقام ابراہیم میں کیا آیات بینات ہیں۔		زیارت قبور
۴۰۰	آیت کریمہ "قال لهم نبیہم ان آیة ملکہ الخ" کی تفسیر۔	۶۲۳	مزارات پر مردوں کا جانا مندوب و محبوب مگر عورتوں کو روکنائی انب و اسلم ہے۔
۴۰۰	تابوت سکنہ میں کون کون سے تبرکات تھے۔		حج
۵۱۶	آیت وسیلہ کے لطائف۔	۲۰۷	جن کا نفع اس پر لازم ہے ان کا بندوبست کئے بغیر حج کو نہ جائے۔
۵۳۰	ثمر اور ثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا (آیہ) کی تفسیر۔		فوائد تفسیریہ
۵۸۲	فاسئلوا اهل الذکر وجوب تقلید میں نص ہے۔	۱۱۷	قرآن مجید میں جو لفظ یشرب آیا ہے وہ منافقین کا قول نقل کیا گیا ہے۔
۵۸۳	آیت کریمہ مذکورہ کے بارے میں وہابیوں کی جہالت۔	۲۳۳	ارشاد الہی "یا یہا الذین امنوا لاتتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خیالاً" عام و مطلق ہے۔
۵۸۳	اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص سبب کا۔	۲۳۴	آیہ کریمہ لاتتخذوا بطانۃ من دونکم کی تفسیر۔
		۲۳۶	آیہ کریمہ "واغلظ علیہم" کا شان نزول اور تفسیر۔

۳۶۵	حدیث ابو ہریرہ بدانتاً طالب تاویل ہے جس کی علماء نے دو ^۲ تاویلیں فرمائی ہیں۔	۶۲۳	آیت کریمہ "لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین" کا شان نزول۔
۳۶۸	حدیث "اغیظ رجل علی اللہ" کی تاویل۔	۶۶۵	آیت کریمہ "احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الكتاب حل لکم وطعامکم حل لہم" میں طعام سے مراد ذبیحہ ہے۔
فوائد فقہیہ واقفاء و رسم المفتی		فوائد حدیثیہ	
۱۰۸	علماء کے اس فرمان کا مطلب کہ جس کے پاس مال حرام ہو اور وہ مالک معلوم نہ ہو تو اس کی طرف سے صدقہ کر دے۔	۱۱۰	رد الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معنی۔
۱۰۹	حاصل نیاز۔	۱۱۲	جذائی سے اجتناب کے متعلق احادیث کا محمل۔
۱۰۹	معنی قبول طاعت۔	۱۳۱	حدیث میں ندامت کو توبہ کیوں قرار دیا گیا۔
۱۳۰	نفی کی گواہی نامعتبر ہے۔	۱۳۵	حدیث "اعلنوا النکاح" کی توجیہ۔
۱۳۲	اصطلاح عرفی ہے کہ سلاطین و عظماء کے حضور جو چیز پیش کی جائے اس کو نذر و نیاز کہتے ہیں۔	۱۶۳	ایک حدیث کا مطلب۔
۱۳۲	نیاز نذر سے عام تر ہے۔	۱۶۳	اہل قبلہ کون ہیں۔
۱۳۲	تقرب کا معنی	۲۲۱	ابن ماجہ کی ایک حدیث پر کلام اور اس کی توجیہ۔
۱۵۲	ناجائز بات سے اگر کوئی کافر یا مذہب منع کرے تو اس کو جائز نہیں کہا جاسکتا۔	۲۳۳	حدیث لاتستضیئوا بنار المشرکین کی تفسیر۔
۱۶۲	قتل سے سخت تر ہے۔	۳۰۹	حدیث ربیعہ کی شرح۔
۱۸۲	مثال میں بسا اوقات فرق رہ جاتا ہے۔	۳۵۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدر اسلام میں ملک الملوک، سید، حکیم، ابوالحکم، مالک، خالد اور عنیز وغیرہ نام رکھے اور غیر خدا پر ان کے اطلاق سے کیوں منع فرمایا حالانکہ قرآن و حدیث میں ان کا اطلاق غیر اللہ پر ہوا ہے۔
۲۰۵	مراتب پانچ ہیں: ۱. ضرورت، ۲. حاجت، ۳. منفعت، ۴. عزیت، ۵. فضول۔	۳۵۹	ازروے حدیث لفظ مفلس اور صرع کا معنی

۲۸۵	شرع مطہر میں کافر ہر غیر مسلم کا نام ہے۔	۲۰۵	پانچ چیزیں ہیں جن کے حفظ کو اقامت شرائع الہیہ ہے: دین، عقل، نسب، نفس اور مال۔
۲۸۶	اسلام کی ضد کفر ہی ہے۔	۲۰۸	حقتہ بضرورت مرض جائز اور منفعت ظاہرہ مثلاً قوت جماع کیلئے ناجائز ہے۔
۲۹۲	ہجرت کرنا داکفر سے فرض ہے نہ کہ دارِ اسلام سے۔	۲۲۵	حرام کھانا کبھی جائز نہیں ہوتا جس وقت جائز ہوتا ہے اس وقت حرام نہیں رہتا۔
۲۹۲	ہجرت خاصہ اور ہجرت عامہ میں فرق۔	۲۳۷	معاهدہ کا استثناء حکم جہاد سے دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورہ معلوم و مستقرنی الاذہان ہے۔
۳۷۶	اسباب ازار بطور تکبر ہو تو ناجائز ورنہ نہیں۔	۲۳۳	قول صوری و ضروری میں فرق ہے۔
۴۳۲	بلندی قبر کی حد شرع ایک بالشت ہے۔	۲۴۲	عالمگیری و در مختار کی عبارتوں سے استنباط کہ مرتدہ کا نکاح نہیں جانا مگر وہ شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔
۵۷۲	قول جواز کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ "لم یومر بہ ولم ینہ عنہ"۔	۲۴۵	مرتدہ کو تجدید نکاح کا حکم بنظر احتیاط ہے۔
۵۷۲	اباحت اصل ہے اثبات حرمت و کراہت کے لئے دلیل چاہیے۔	۲۴۵	مرتدہ کا شوہر پر حرام ہو جانا موجب زوال نکاح نہیں۔
۵۷۲	ہر مسئلہ میں اصل صحت ہے فساد و کراہت کا قول محتاج دلیل ہے۔	۲۴۵	بارہا عورت ایک مدت تک بلکہ کبھی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور نکاح قائم رہتا ہے۔
۵۸۱	بدعت شرعیہ و بدعت لغویہ کی تعریفیں اور ان میں فرق۔	۲۵۲	بے علم مفتی اگر کچھ جاہلوں کا مقتدا ہو تو وہ حدیث مبارک "ضلوا و اضلوا" کا مصداق ہے۔
۵۸۲	کفار سے غیر شعاع میں اتفاقاً مشابہت ہر گز وجہ ممانعت نہیں۔	۲۵۳	بے علم کے فتویٰ دینے پر وعید شدید۔
۵۹۹	مجبوز عقل و ہوش دنیا نہیں رکھتا اس کے افعال بالارادہ نہیں ہوتے لہذا وہ سند نہیں۔	۲۵۸	پابندی اسلام سے آزاد عالم قابل فتویٰ نہیں۔
۶۱۷	علاقے کی عادت خضاب و عدم خضاب سے خروج مکروہ ہے۔	۲۶۵	شرع مطہر میں تاریخ قمری معتبر ہے نہ کہ شمسی۔
۶۲۰	اصل اشیاء میں طہارت و حلت ہے جب تک تحقیق نہ ہو کہ اس میں نجس و حرام چیز ملی ہے محض شبہ پر نجس و حرام نہیں کہہ سکتے۔	۲۸۵	کون سے کافر کو کافر کہہ کر پکارنا منع ہے۔

۶۴۰	دعوت ولیمہ و طعام کے بارے میں ظاہر الروایہ کے اطلاق اور شروح و فتاویٰ میں اس کو کئی قیدوں سے مقید کرنے سے متعلق استفتاء۔	۶۳۸	تاڑی کیا ہے، وہ کب حلال و طہار اور کب حرام و نجس ہوتی ہے۔
۶۴۲	ملاہمی و ملاعب پر مشتمل دعوتوں میں عاصی اور متقی کے شریک ہونے کی جواز و عدم جواز کی صورتیں۔	۶۳۱	شریعت آسان ہے جب تک کسی خاص شے میں حرمت یا نجاست کا حال معلوم نہ ہو پاک و حلال ہے۔
	میراث	۶۳۱	سود خوار کے ہاں نہ کھانا بہتر ہے خصوصاً عالم و مقتدا کو۔
۲۴۴	مرتد اپنے مسلمان شوہر کا ترکہ نہیں پائے گی۔	۶۳۲	جس جانور کی ماں حلال ہے وہ حلال ہے کہ جانور میں نسب ماں سے ہے نہ کہ باپ سے۔
۲۴۴	عورت اگر مرض الموت میں مرتد ہوئی تو شوہر اس کا ترکہ پائے گا ورنہ نہیں۔	۶۳۳	حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو ممنوع و ناجائز نہیں۔
۵۲۹	وارث ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ وہ مورث کل مال پائے۔	۶۳۴	ضرورت و مجبوری میں حرام کھانا یا اس کو استعمال میں لانا بقدر ضرورت جائز ہے۔
	جرح و تعدیل	۶۵۵	دعوت ولیمہ کو قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے جبکہ وہاں کوئی معصیت و مانع شرعی نہ ہو۔
۳۶۵	حدیث ابن النجار کی صحت ثابت نہیں۔	۶۵۵	عام دعوتوں کا قبول کرنا افضل ہے۔
	معجزات و کرامات	۶۵۵	خاص اسی شخص کی دعوت ہو تو قبول کرنے یا نہ کرنے کا اس کو مطلقاً اختیار ہے۔
۳۷۸	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے صحابی کے کسی دانت میں تو بے برس کی عمر تک جنبش نہیں ہوتی۔	۶۵۶	جھینگے کے مچھلی ہونے میں اختلاف ہے لہذا اس سے بچنے میں احتیاط ہے۔
۳۸۳	سرکارِ نبوت اعظم نے حضرت ابوصالح کے دل کو ایک نگاہ میں تمام خطرات سے پاک فرمادیا۔	۶۵۸	شبہ کے مال سے احتراز چاہیے مگر حرمت نہیں جب تک معلوم نہ ہو۔
		۶۶۸	غیر مسلم چار قسم کے ہیں: بتانی، مجوسی، مشرک اور مرتد۔ ان اقسام اربعہ کے احکام۔

۱۳۱	شرک کی تعریف۔	۳۸۹	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے سینے پر ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں یکسر محو کر دیں اور ساتھ ہی علم لدنی سے اس کا سینہ بھر دیا۔
۱۳۱	جس طرح خلق پر ظاہر ہونے والے گناہ کے دو تعلق ہیں اسی طرح اس کی توبہ کے بھی دو رخ ہیں۔	۳۹۱	سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے ایک آن میں اکابر علماء کو تمام عمر کا پڑھا لکھا بھلا دیا اور پھر ایک آن میں واپس عطا فرما دیا۔
۱۳۳	اعلانیہ گناہ پر اعلانیہ توبہ میں حکمتیں۔	۶۵۳	معجزہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ کھانا اور سالن ختم نہیں ہوا۔
۱۳۵	اعلانِ گناہ کا باعث نفس کی جرات و جسارت و سرکشی و بے حیائی ہے۔		حقوق
۱۶۲	فقہ اکبر کی ایک عبارت کی توجیہ۔	۱۲۲	حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی پر توبہ میں فرق۔
۲۱۳	ہندیہ کی عبارت سے پیدا ہونے والے ایک اعتراض کا جواب۔	۱۲۷	بلا وجہ شرعی کسی مسلمان جاہل کی بھی تحقیر حرام قطعی ہے۔
۲۲۰	منطقی و فلسفی شرح و محشین معصوم نہیں۔	۱۵۷	اطاعت والدین جائز باتوں میں فرض ہے اور ناجائز بات کا حکم دیں تو اطاعت ناجائز ہے۔
۲۲۲	فریڈیسن کے بارے میں سوال و جواب۔	۱۵۷	ماں باپ مرتکب کبائر بھی ہوں تب بھی اولاد پر ان کی اطاعت لازم ہے جب تک مرتد نہ ہوں۔
۲۲۳	تبخیر و تلویح سے کیا مراد ہے۔	۱۵۷	مرتد کیلئے مسلمان پر کوئی حق نہیں۔
۲۲۳	مسئلہ سے متعلق اشعۃ اللمعات پر مصنف علیہ الرحمۃ کا حاشیہ۔	۱۵۷	بڑے بھائی کو حق تعظیم حاصل ہے مگر وہ ماں باپ کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔
۲۳۶	امام رازی کی ایک عبارت کا مطلب۔		متفرقات
۲۳۹	کافر طبیبوں کے مسلمان مریضوں کو فریب دینے کے متعدد طریقے۔	۱۱۳	اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معشوق کہنا ناجائز ہے۔
۳۶۵	سند سے حصولِ برکت۔	۱۱۹	مدینہ کی وجہ تسمیہ۔
		۱۲۲	ارکان توبہ تین ہیں۔

۵۳۴	انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے۔	۵۲۵	منہج و دریا اور شریعت و طریقت میں کئی وجوہ سے فرق ہے۔
۵۴۵	اولیاء طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوتے ہیں۔	۵۲۶	ابلیس فانوس شریعت کو بچھانے کے لئے کئی حیلوں اور بہانوں سے بندے کو دھوکا دیتا ہے۔
		۵۳۲	خلیفہ و وارث میں فرق ہے آدمی کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الحظر والاباحه (ممنوع اور مباح کاموں کا تفصیل بیان)

اعتقادات وسیر

ایمان، کفر، شرک، تقدیر، ردت، ہجرت، سنیت، گناہ، توبہ وغیرہا سے متعلق مسائل

مسئلہ ۱: ۱۹ رجب ۱۳۰۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک برات میں کچھ لوگ جمع تھے، ان میں ایک جذامی تھا، لوگوں نے اس کے ساتھ کھانا پسند نہ کیا۔ ایک شخص مصر ہوا، جب بحث بڑھی تو براتیوں نے اس سے کہا واسطے خدا اور رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس وقت اسے علیحدہ کر دو اور صاحب مکان کا کھانا خراب نہ کرو۔ وہ بولا ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے۔ اس وقت سب نے کہا یہ شخص کلمہ کفر بولا جذامی کے ساتھ اسے بھی الگ کر دیا اور اپنے جلسہ سے نکال دیا چند شخص اور بھی اس کے شریک ہو کر چلے گئے اس صورت میں اس شخص اور اس کے شریکوں کے لئے کیا حکم ہے؟ بینواتوجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤ)

الجواب:

ہر چند جذامی کے ساتھ کھانا جائز ہے بلکہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجزوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا:

میرے ساتھ ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھائے اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور اس پر بھروسہ رکھتے ہوئے

کل معی بسم اللہ ثقة باللہ وتوکل علی اللہ۔ رواہ

ابوداؤد، الترمذی ^۱ وابن ماجہ بسند حسن وابن حبان والحاکم وصحاحہ۔	ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے اچھی سند کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (ت)
--	---

یہاں تک کہ اگر بقصد تواضع و توکل و اتباع ہو تو ثواب پائے گا۔

اخرج الطحطاوی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مع صاحب البلاء تواضعا لربک وایماناً ^۲ ۔	امام طحاوی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تخریج فرمائی کہ صاحب مصیبت کے ساتھ کھاؤ اپنے پروردگار کے لئے عجز و انکساری کرتے ہوئے اور اس پر یقین رکھتے ہوئے (ت)
--	---

مگر خواہی غواہی اس کے ساتھ کھانا ضرور بھی نہیں بلکہ جس کی نظر اسباب پر مقصر ہو اور خدا پر سچا توکل نہ رکھتا ہو اس کے حق میں بچنا ہی مناسب ہے نہ یہ سمجھ کر کہ بیماری اڑ کر لگ جاتی ہے۔ کہ یہ خیال تو باطل محض ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیثوں میں اسے رد فرمایا:

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا عدوی، اخرجہ احمد والشیخان ^۳ و ابوداؤد عن ابی ہریرۃ و احمد بن مسلم عن جابر بن عبد اللہ وعن السائب عن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمن اعدی	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مرض میں تعدیہ نہیں۔ امام احمد، بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے حضرت ابوبہریرہ سے اس کی تخریج فرمائی، مسند احمد اور مسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت فرمائی اور حضرت سائب بن زید سے بھی (اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو)
---	---

^۱ جامع الترمذی کتاب الاطعمۃ باب ماجاء فی الاکل مع المجذوم امین کینی، دہلی ۲/۲، سنن ابی داؤد کتاب الکھانۃ والطہر آفتاب عالم پریس لاہور ۱۹۱/۳، سنن ابن ماجہ ابواب الطب باب الجذام ایچ ایم سعید کینی کراچی ص ۲۶۱

^۲ شرح معانی الآثار لطحطاوی الکرابیۃ باب الاجتناب من ذی واء الطاعون الخ ایچ ایم سعید کینی کراچی ۲/۲۱۷

^۳ صحیح البخاری کتاب الطب باب لجذام قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۵۸۰، صحیح مسلم کتاب السلام باب لا عدوی الخ قدیمی کتب خانہ

<p>الاول اخرجہ الشیخان^۱ وابدوؤد عن ابی ہریرۃ ایضاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔</p>	<p>حضور اقدس نے ارشاد فرمایا پہلے اونٹ میں تعدیہ مرض کیسے ہوا۔ بخاری، مسلم اور ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسکی تخریج فرمائی۔ (ت)</p>
--	---

بلکہ اس نظر سے کہ شائد فضائے الہی کے مطابق کچھ واقع ہوا اور اس وقت شیطان کے بہکانے سے یہ سمجھ میں آیا کہ فلاں فعل سے ایسا ہو گیا ورنہ نہ ہوتا تو اس میں دین کا نقصان ہوگا۔

<p>فان "لو" تفتح عمل الشیطان قالہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔</p>	<p>لوگو! حرف "لو" سے بچوں کیونکہ یہ شیطان کاموں کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ (ت)</p>
--	---

غرض قوی الایمان کو تو کلا علی اللہ اس سے مخالفت میں کچھ نقصان نہیں، اور ضعیف الاعتقاد کے حق میں اپنے دین کی احتیاط کو
احتراز بہتر، ولہذا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>فر من المجذوم کما تفر من الاسد، اخرجہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔^۲</p>	<p>کوڑھے سے اسی طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو، امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ کے حوالہ سے اس کی تخریج فرمائی۔ (ت)</p>
--	--

دوسری حدیث میں ہے:

<p>اتقوا صاحب الجذام کما یتقی السبع اذا هبط وادیا فأهبطوا غیرہ رواہ ابن سعد فی الطبقات^۳ عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔</p>	<p>کوڑھ کے مریض سے اسی طرح بچوں جس طرح موذی درندے سے بچاؤ کیا جاتا ہے۔ جب وہ کسی وادی میں اترے تو تم کسی دوسری میں اتر جاؤ، ابن سعد نے طبقات میں حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔ (ت)</p>
---	---

نیز حدیث میں ہے:

^۱ صحیح البخاری کتاب الطب باب لاعدوی قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۵۹، صحیح مسلم کتاب السلام باب لاعدوی قدیمی کتب خانہ کراچی

۲۳۰/۲

^۲ صحیح البخاری کتاب الطب باب الجذام قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۵۰

^۳ طبقات الکبریٰ لابن سعد ترجمہ عبد اللہ ابن جعفر دار صادر بیروت ۴/۱۱۷

<p>کوڑھی سے اس حالت میں بات کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک دو نیزے کی مسافت کی مقدار ہو، محدث ابن سنی اور ابو نعیم نے طب نبوی میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کے حوالے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔ (ت)</p>	<p>كلمه الجذوم وبيدك وبينه قدر رصح اور محین، رواه ابن السنی^۱ و ابو نعیم فی الطب النبوی عن عبد اللہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔</p>
--	--

بہر حال برات والوں کا انکار بے جا نہ تھا اور اس شخص کا اصرار محض ناحق۔ پھر جب انھوں نے خدا کا واسطہ دیا اس پر بلا وجہ نہ ماننا گناہ ہوا، حدیث میں ہے:

<p>وہ شخص ملعون ہے کہ جس سے خدا کے نام پر کچھ مانگا جائے تو وہ سائل کو کچھ نہ دے بشرطیکہ وہ کسی کو چھوڑنے کا سوال نہ کرے۔ امام طبرانی نے معجم کبیر میں سند حسن کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری کے حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تخریج فرمائی۔ (ت)</p>	<p>ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله ما لم يسئل هجرا اخرجه الطبرانی^۲ فی الکبیر بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔</p>
--	---

یہاں تک تو حماقت یا گناہ ہی تھا اس کے بعد وہ لفظ جو اس نے کہا کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں مانتے یہ صریح کلمہ کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ، اس شخص پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو، اور اگر عورت رکھتا ہے تو نئے سرے سے نکاح چاہئے۔ اور جس طرح وہ کلمہ مجح میں کہا تھا توبہ بھی مجح میں کرے، اگر نہ مانے تو مسلمان ضرور اسے اپنے گروہ سے نکال دیں، نہ اپنے پاس بٹھائیں نہ اس کے پاس بیٹھیں نہ اس کے معاملات میں شریک ہوں، نہ اپنی تقریبوں میں اسے شریک کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

<p>اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھ۔ (ت)</p>	<p>"وَإِمَّا يَنْشُبَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۵۷﴾"^۳</p>
---	---

^۱ کنز العمال بحوالہ ابن السنی و ابی نعیم فی الطب حدیث ۲۸۳۲۵ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۵۴/۱۰

^۲ مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب الزکوٰۃ باب فیمن سأل بوجه الله ۳/۱۰۳، الترغیب والترہیب بحوالہ الطبرانی کتاب الصدقات ۶۰/۱

^۳ القرآن الکریم ۶/۲۸

اور جو لوگ اس کا ساتھ دے کر اٹھ گئے وہ بھی سخت گنہ گار ہوئے ان پر بھی توبہ واجب اگر نہ کریں تو مسلمانوں کو ان سے بھی جدائی مناسب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے حضور سر و کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیاز اگرچہ حرام مال پر دیتا ہے مگر پھر بھی حضور قبول فرمالتے ہیں، جیسے کسی امیر کا لڑکا پیدا ہو تو بھٹ بھکاری وغیرہ جو گھاس کا پودا یا اور کچھ ڈھونڈی کے لے جاتے ہیں وہ اسے خوشی سے قبول کر لیتا ہے اسی طرح سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی قبول فرمالتے ہیں۔ اور کہتا ہے میں نے بعض کتابوں میں بھی ایسا لکھا دیکھا ہے۔ آیا یہ قول زید کا صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا تو جو را (بیان کرو اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

یہ قول اس کا غلط صریح و باطل فتیح اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء فصیح ہے۔

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کذب علی متعمداً فلیتبو مقعدہ من النار ^۱	(نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔ (ت)
---	---

زہار مال حرام قابل قبول نہیں، نہ اسے راہ خدا میں صرف کرنا روا۔ نہ اس پر ثواب ہے بلکہ نرا وبال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طِبِّتِ مَا كَسَبْتُمْ" ^۲	اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ چیزیں ہماری راہ میں خرچ کرو۔
--	--

پھر فرماتا ہے:

"وَلَا تَبْسُوا الْكَيْبِثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ" ^۳	اور خمیشت چیزوں کا قصد نہ کیا کرو کہ اس میں سے ہماری راہ میں اٹھاؤ۔
--	---

اور فرماتا ہے:

"إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ" ^۴	خدا قبول نہیں کرتا مگر پرہیزگاروں سے۔
--	---------------------------------------

^۱ صحیح البخاری کتاب العلم باب اثم من كذب على النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۱/۱

^۲ القرآن الکریم ۲/۲۶۷

^۳ القرآن الکریم ۲/۲۶۷

^۴ القرآن الکریم ۵/۲۷

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ خزیمہ اپنی صحاح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جو ایک کھجور کے برابر پاک کھائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا مگر پاک کو تو حق جلا وعلا سے اپنے بئین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ الحدیث۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔ (امام احمد وغیرہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تخریج کی کہ انھوں نے فرمایا) یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ نہ ہوگا کہ بندہ حرام کما کرا سے تصدق کرے اور وہ قبول کر لیا جائے گا اور نہ یہ کہ سے اپنے صرف میں لائے تو اس کے لئے اس میں برکت دیں اور نہ اسے اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا مگر یہ کہ وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف، بیشک اللہ تعالیٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا، ہاں بھلائی سے برائی کو مٹاتا ہے بیشک خبیث خبیث کو نہ مٹائے گا، (یہ حدیث سے مختصراً بیان کیا ہے اور بعض علماء نے اسے حسن کہا۔)

(حاکم نے عبد اللہ ابن عباس (اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہو) کے حوالے سے تخریج کی کہ

من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یقبلها ببینہ^۱ الحدیث۔

وفی روایة ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب^۲۔ وَاخْرَجَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَا لَا مِنْ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ فَيَقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْفَقُ مِنْهُ فَيُبَارِكُ لَهُ فِيهِ وَلَا يَتْرُكُ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَلَا كَانَ زَادَةً اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْوُو السَّبِيْعَ بِالسَّبِيْعِ وَلَكِنْ يَهْوُو السَّبِيْعَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَهْوُو الْخَبِيْثَ^۳ اختصرته من حدیث وقد حسنه بعض العلماء۔

وَاخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی

^۱ صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقة من کسب طیب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۸۹/۱

^۲ اسنن الکبیری کتاب صلوة الاستسقاء ۳/۳۲۶ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۲۶

^۳ مسند امام احمد بن حنبل حدیث عبد اللہ بن مسعود دار الفکر بیروت ۱/۳۸۷

انھوں نے فرمایا) یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے جو غیر حلال سے جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ لی جائے اگر وہ اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی اور جو بیچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔ (حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن اس نے ٹھیک نہیں کہا کیونکہ اس میں حنش نامی راوی متروک ہے لیکن امام بیہقی کے نزدیک اس کے لئے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے شاہد موجود ہے۔ ت)

(ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں تخریج کی اور حاکم نے مستدرک میں دراج کے طریقے سے ابو حنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا۔ ت) یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حرام مال جمع کرے پھر اسے خیرات میں دے اس کے لئے ثواب کچھ نہ ہوگا اور اس کا وبال اس پر ہوگا۔

(امام طبرانی نے ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے تخریج فرمائی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے۔ ت) یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو حرام مال کھائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

علیہ وسلم لا یغبطن جامع المال من غیر حلہ او قال من غیر حقہ فانہ ان تصدق لم یقبل منہ وما بقی کان زادہ الی النار^۱ قال الحاکم صحیح الاسناد ولم یصب ففیہ حنش متروک لکن له شاہد عند البیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

واخرج ابن خزیمة وابن حبان فی صحیحہما و الحاکم فی المستدرک من طریق دراج عن ابی حنیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جمع مالا حراما ثم تصدق بہ لم یکن لہ فیہ اجر وکان اصرہ علیہ^۲۔

اخرج الطبرانی من ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کسب مالا من حرام فاعتق منہ ووصل منہ رحمہ کان ذلک اصرہ علیہ^۳۔

^۱ المستدرک للحاکم کتاب البیوع دار الفکر بیروت ۵/۲

^۲ المستدرک للحاکم کتاب الزکوٰۃ دار الفکر بیروت ۱/۳۹۰

^۳ کنز العمال بحوالہ طب عن ابی الطفیل حدیث ۹۲۷۰ مؤسسة الرسالة بیروت ۴/۱۵۱

<p>(ابوداؤد نے مراسیل میں بواسطہ قاسم عن مخیمرة سے تخریج کی کہ انھوں نے فرمایا۔ ت) یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو گناہ کی وجہ سے مال کما کر اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔</p>	<p>واخرج ابوداؤد فی المراسیل عن القاسم عن مخیمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اكتسب مالا من مآثم فوصلی بہ رحماً او تصدق بہ او انفقہ فی سبیل اللہ جمع ذلك جميعاً فقد ذبح بہ فی جہنم¹۔</p>
---	---

سبحن اللہ! مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو یہ قاہر تھریں، اور بیباک لوگ حضور پر تہمت رکھیں کہ ناپاک مال بھی سرکار میں قبول ہو جاتا ہے ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

اے عزیز! جو چیز خدا کی بارگاہ سے مردود اور اس کی ناراضی سے آلودہ ہے کیونکر ممکن کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں رضا قبول سے مشرف ہو بلکہ درحقیقت زید کی یہ جرات سرکار رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ میں گستاخی و اہانت کہ معاذ اللہ انھیں ناپاک چیزوں کا پسند و قبول کرنے والا بتاتا ہے۔ ہیبت ہیبت واللہ وہ تمام عالم سے زیادہ ستھرے ہیں اور ستھروں کے لائق نہیں مگر ستھری چیز، گندی چیزیں گندوں کے سزاوار ہیں،

<p>گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کو اور ستھریاں ستھروں کو اور ستھرے ستھریوں کو وہ بری ہیں ان باتوں سے جو لوگ کہتے ہیں۔</p>	<p>قال اللہ تعالیٰ عزوجل: "الْحَبِيبَةُ لِلْحَبِيبِ وَالْحَبِيبُونَ لِلْحَبِيبَاتِ وَالظَّيْبَةُ لِلظَّيْبِينَ وَالظَّيْبُونَ لِلظَّيْبَاتِ أُولَئِكَ مُبَذَّرُونَ وَمَا يُقُولُونَ"²۔</p>
--	---

انھیں میں یہ بات بھی ہے کہ وہاں ناپاک مال مقبول ہو۔ وہ طیب ظاہر اس خبیث قول سے بری ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور گھاس کے پٹھی وغیرہ کی مثال محض حماقت کہ مباح و حرام میں کیا مناسبت، لہذا امرائے دنیا بہتیرے خون آلودہ ہزاراں خباثات ہوتے ہیں انھیں تاجدارِ یطہر کم تطہیرا سے کیا نسبت۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھیک مثال یوں ہے کہ جشنِ سلطانی میں کوئی احسن بیباک نذر شاہی کو پیشاب کا قارورہ لے جائے پھر دیکھے کہ مقبول ہوتا ہے یا اس مردک کے منہ پر مارا جاتا ہے۔ اور وہ جو علماء فرماتے ہیں کہ جس کے پاس مال حرام ہو اور مالک معلوم

¹ کتاب المراسیل باب الزکوة الفطر حدیث ۱۱۷۷ المكتبة القاسمیہ فیصل آباد ص ۷۱

² القرآن الکریم ۲۲/۲۶

نہ رہیں یا بے وارث مر جائیں تو ان کی طرف سے تصدق کر دے اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ صدقہ مقبولہ ہے یا ارادہ خود میں صرف کرنا ٹھہرے گا یا اس پر انفاق فی سبیل اللہ کا ثواب پائے گا بلکہ وجہ یہ ہے کہ جب اس میں تصرف حرام ہو اور مالک تک پہنچا نہیں سکتا ناچار اس کی نیت سے فقیر کو دے دے کہ اللہ جلالہ کے پاس امانت رہے اور وہ روز قیامت مالک کو پہنچا دے۔

فتاویٰ ہندیہ میں متفرق مسائل غصب کے آخر میں الغایہ سے منقول ہے ایک شخص کا فریق مخالف مر گیا کہ جس کا کوئی وارث نہیں، یہ شخص صاحب حق میت کی طرف سے (جتنا مال میت کا اس کے پاس موجود ہے) اتنی مقدار خیرات کر دے تاکہ یہ خیرات کردہ مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بطور امانت رہے تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے مخالف تمام مدعیوں کو وہ مال پہنچا دے۔ (ت)

فی آخر متفرقات الغصب من الہندیۃ عن الغایۃ رجل له خصم فبات ولا وارث له یتصدق عن صاحب الحق البیت بمقدار ذلك لیكون ودیعة عند اللہ تعالیٰ فیوصل الی خصمائه یوم القیمة^۱۔

بالجملہ زید کی جہالت و ضلالت میں شک نہیں اور اس کا دعویٰ کہ میں نے بعض کتابوں میں ایسا ہی دیکھا ہے۔ یا تو محض حکایت بے محی عنہ ہے یا کسی ایسے ہی سفیہ جاہل خواہ ضال مضل نے کہیں لکھ دیا ہو گا اور اگر فقہائے کرام کے ارشاد سنئے، تو زید کے لئے حکم نہایت سخت و جگر شکاف نکلتا ہے۔ اس کا کہنا کہ حضور میں یہ نیاز قبول ہوتی ہے یعنی یہ کہنا ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ اس پر ثواب دیتا ہے کہ نیاز کا حاصل نہیں مگر یہ کہ لوجہ اللہ تصدق کریں اور اس کا ثواب کسی محبوب خدا کی نذر ہو ورنہ یہ عین طعام و لباس وہاں نہیں پہنچتے۔

اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ (ت)

نظیر ذلك قوله تعالى "لَنْ يَسْأَلَ اللَّهُ لَعْنُهَا وَلَا دِمَاءُ وَّهَا" ۲
وَلَكِنْ يَسْأَلُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ۲

خود قربیات و طاعات میں قبول و وصول ثواب کا ایک حاصل۔ ردالمحتار میں ہے:

قبول کہتے ہیں کسی شے کی غرض مطلوب کا کسی

القبول ترتب الغرض المطلوب من الشیعی

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب الغصب باب المتفرقات نورانی کتب خانہ پشاور ۱۵۷/۵

^۲ القرآن الکریم ۳۲/۳

علی شیعہ کترتب الثواب علی الطاعة ¹ ۔	شے پر مرتب ہونا جیسے ثواب کا عبادات پر مرتب ہونا۔ (ت)
---	---

اسی میں ہے:

معنی الصلاة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد ترد عدم اثابة العبد علیہا ² الخ۔	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر صلوة کے مردود ہونیکا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ بندے کو ثواب نہیں پہنچتا (یعنی اس نے درود تو بھیجا مگر اس کو نفع یعنی ثواب نہ ہوا۔) (ت)
--	--

تفسیر کبیر میں ہے:

قال المتکلمون کل عمل یقبلہ اللہ تعالیٰ فهو یثیب صاحبہا ویرضاه عنہ والذی لایثیبہ علیہ ولا یرضاه منه فهو المرود ³ ۔	متکلمین نے فرمایا کہ جس عمل کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو اس کا ثواب اس کے صاحب تک پہنچا دیتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے اور جس کا ثواب اسے نہ پہنچائے اور اس سے راضی نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ (ت)
--	--

توصاف ثابت کہ زید کے نزدیک مال حرام سے تصدق پر بھی استحقاق ثواب ہے اور علماء فرماتے ہیں جو حرام مال سے تصدق کر کے اس پر ثواب کی امید رکھے کافر ہو جائے، خلاصہ میں ہے:

رجل تصدق من الحرام ویرجو الثواب یکفر ⁴ الخ۔	کسی شخص نے حرام مال سے صدقہ کیا اور اس پر ثواب کی امید رکھتا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ الخ (ت)
--	--

عالمگیریہ میں ہے:

لو تصدق علی فقیر شیئاً من المال الحرام و	اگر فقیر پر حرام مال میں سے کچھ صدقہ کیا اور ثواب
--	---

¹ رد المحتار کتاب الصلوة باب صفة الصلوة دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۳۴۹

² رد المحتار کتاب الصلوة باب صفة الصلوة دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۳۴۹

³ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)

⁴ خلاصہ الفتاویٰ کتاب الکراہیة الجنس السابع مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱۴/۳۸۷

یرجو الثواب یکفر^۱ الخ۔
کی امید رکھتا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ الخ (ت)

زید پر فرض ہے کہ ایسے خرافات سے توبہ کرے اور اسے از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا اور اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح جدید کرنا چاہئے۔

نظرا الی مآقالہ الفقہاء کما یظہر بمراجعة الدر
المختار وغیرہ من الاسفار، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم و
علمہ جل مجدہ اتم واحکم۔
اس بات پر نظر رکھتے ہوئے کہ جو کچھ فقہاء کرام نے ارشاد
فرمایا جیسا کہ در مختار وغیرہ بڑی کتابوں کی طرف مراجعت
سے ظاہر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ پاک و برتر۔ سب سے زیادہ علم
رکھتا ہے اور اس بزرگی والے کا علم زیادہ کامل اور زیادہ پختہ
ہے۔ (ت)

مسئلہ ۳: ۲۲ رب ۱۳۰۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو عارضہ جذام کی ابتداء ہے اس کے بھائی بند اور
اولاد نے اس کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور اس سے کہتے ہیں کہ تجھ سے تیری زوجہ بھی بلا طلاق علیحدہ ہو سکتی ہے، ایسی
حالت میں جو حکم شرع مطہرہ میں ایسے مریض کے واسطے ہو بیان فرمائیں، اللہ تعالیٰ اجردے گا۔ (ت)

الجواب:

فی الواقع ضعیف الاعتقاد لوگ جنہیں خدائے تعالیٰ پر سچا توکل نہ ہو اور وہی خیالات رکھتے ہوں انہیں جذامی کے ساتھ کھانے
پینے سے بچنا چاہئے۔ نہ اس خیال سے کہ اس کے ساتھ کھانے کی تاثیر سے دوسرا شخص بیمار ہو جاتا ہے۔ یہ خیال محض غلط ہے
تقدیر الہی میں جو کچھ لکھا ہے ضرور ہوگا اور جو نہیں لکھا ہے ہرگز نہ ہوگا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ یوں کہیں:

"لَنْ يُصِيبَنَا آلَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ" ②
ہمیں ہرگز نہ پہنچے گی مگر وہ بات جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے
لکھ دی، وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ
چاہئے۔

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الباب التاسع نوری کتب خانہ پشاور ۲/۲۷۲

^۲ القرآن الکریم ۹/۵۱

خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جذامی کو اپنے ساتھ کھلایا بلکہ یہ لحاظ کرے کہ اس کے ساتھ کھایا پیا اور معاذ اللہ شاید حسب تقدیر الہی کچھ واقع ہوا، تو شیطان دل میں ڈالے گا کہ اس فعل نے ایسا کیا ورنہ نہ ہوتا، اس شیطانی خیال سے بچنے کے لئے اس سے احتراز کرے اس لئے حدیث میں حکم ہے کہ: "جذامی سے بچو جیسا کہ شیر سے بچتے ہیں" ^۱ اگر وہ ایک نالے میں اترے تم دوسرے نالے میں اترو ^۲۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ: "جذامی سے نیزہ دو نیزہ کے فاصلہ سے بات کرو" ^۳۔

والعیاذ باللہ رب العالمین، یہ اسی کے لئے ہے جسے واقعی جذام ہونہ یہ کہ خون میں صرف قدرے جوش کی کچھ علامت سی پا کر اسے دور دور کرنے لگیں کہ یہ تو ناحق مسلمان کا دل دکھانا ہے۔ خصوصاً بھائی بند اولاد کا ایسا کرنا کس قدر خدا ترسی و انسانیت سے بعید ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں کیا وہ ان کو مبتلا نہیں کر سکتا والعیاذ باللہ رب العلمین اس طرح کے جوش کی علامت معاذ اللہ بعض اوقات بے مرض جذام بھی خون کی حدت وغیرہ سے پیدا ہو جاتی ہے اور باذن الہی مصفیات وغیرہ کے استعمال سے جاتی رہتی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بلاؤں سے پناہ عطا فرمائے آمین، اور لوگوں کا یہ کہنا کہ تیری زوجہ بلا طلاق علیحدہ ہو سکتی ہے اگر اس سے یہ مقصود کہ بے طلاق اس کے نکاح سے نکل سکتی ہے تو محض خطا ہے، ہمارے مذہب میں جب تک یہ طلاق نہ دے گا وہ ہرگز اس کے نکاح سے باہر نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے:

میاں بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے میں عیب پائے جانے کی وجہ سے خواہ عیب حد سے بھی زیادہ ہو جدائی کا حق نہیں رکھتا، عیب سے مراد دیوانگی، کوڑھ، برص (پھلہسری)، رتق (مقام ستر کا جڑ جانا) قرن (وہاں ہڈی نکل آنا) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔
(ت)

لا یتجرا حد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون
وجذام و برص و رتق و قرن ^۴ الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴: کیا فرماتے ہیں دین اس مسئلہ میں کہ ایک بھنگی نے کسی برتن میں مردار بکری کی چربی رکھی تھی وہ برتن کتنا اس کے یہاں سے لا کر ایک مسلمان عورت کے دروازہ پر ڈال دیا گیا وہ عورت جب باہر کے لوٹے میں چربی دیکھ کر گھر میں لے گئی اور تھوڑی سی چربی اپنے بالوں میں لگائی جس شخص نے

^۱کنز العمال حدیث ۲۸۳۳۱/۱۰/۵۴

^۲کنز العمال حدیث ۲۸۳۳۱/۱۰/۵۴

^۳کنز العمال حدیث ۲۸۳۲۹/۱۰/۵۴

^۴درمختار کتاب الطلاق کتاب العینین مطبع مجتہائی دہلی ۱/۵۵-۲۵۴

اسے لوٹا لے جاتے دیکھا تھا اس نے مطعون کیا کہ اس نے سور کی چربی استعمال کی۔ یہ سن کر زید اس کے یہاں گیا اور کہا تیرے ایمان میں فرق آگیا تو پھر مسلمان ہو، اسے مسلمان کیا، بعدہ، کہا ہمارا حق مسلمان کرنے کا پانچ روپیہ دے، وہ بیچاری اپنی محتاجی کا عذر بھی کرتی رہی، آخر سواروپیہ لے کر چھوڑا۔ اور جس نے لوٹا لے جاتے دیکھا تھا اسے بھی دبایا کہ تو نے منع کیوں نہ کیا چار آنہ اس سے لیے۔ یہ ڈیڑھ روپیہ زید کے لئے حلال تھا یا حرام؟ اور وہ عورت اس صورت میں مسلمان رہی تھی یا نہیں؟

بینواتوجروا (بیان کرو تا کہ اجر پاؤت) فقط

الجواب:

صورت مستفسرہ میں وہ عورت گنہگار تو بیشک ہوئی کہ اگر جانتی تھی کہ اس میں مردار کی چربی ہے پھر بالوں میں لگائی تو یہ گناہ، اور اگر نہ جانتی تھی تو بزرعم خود پر ایماں بے مشہور کے اپنے تصرف میں لانے کی مجرم ہوئی، بہر حال اس کی معصیت میں شک نہیں مگر معاذ اللہ اتنی بات پر کافرہ نہیں ہو سکتی تجدید کلمہ اسلام بہتر ہے مگر اس فعل کے باعث اس کی حاجت نہ تھی، تو زید اس وجہ سے اس عورت کے ایمان میں فرق بنا کر گناہ گار ہوا، پھر تلقین اسلام پر اجرت لینا اس کا دوسرا گناہ تھا۔ پھر اس دیکھنے والے کو دبا کر اس س چار آنہ لینا تیسرا گناہ ہوا۔

فَانِ اٰمِنْتُمْ لَا يَقُولُونَ بِالْتَعْزِيرِ بِالْمَالِ وَعَلَى الْقَوْلِ بِهِ فَذٰلِكَ اٰى الْاِمَامِ دُونَ الْعَوَامِ۔	کیونکہ ہمارے ائمہ کرام مال جرمانہ اور تاوان کے قائل نہیں اور مالی تاوان اور جرمانہ کے قول پر تو یہ امام کو حق ہے عوام کو نہیں۔ (ت)
---	--

یہ ڈیڑھ روپیہ کہ زید نے لیا اس کے حق میں حرام ہے اس پر واجب ہے کہ جن جن سے لیا انھیں پھیر دے کہ اگر کھا چکا ہو تو اپنے پاس سے دے۔ بغیر اس کے اس گناہ سے توبہ نہ ہوگی۔

قَالَ تَعَالَى: "وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ" ¹ - وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَعَلِمُهُ جَلَّ مَجْدُهُ اَتَمُّ وَاحْكُمْ فَقَطْ۔	اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو) ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے باہم نہ کھایا کرو۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ خوب جانتا ہے اور اس بڑی شان والے کا علم زیادہ مکمل اور پختہ ہے فقط (ت)
---	---

¹ القرآن الکریم ۲/۱۸۸

۲۲ شعبان ۱۳۱۱ھ

مسئلہ ۵: از امر وہ مرسلہ مولوی سید محمد شاہ صاحب میلاد خواں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں: بینواتو جروا (بیان کرد اور اجراؤت)

مسئلہ ۵ اولیٰ:

اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معشوق کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

ناجائز ہے کہ معنی عشق اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے۔ اور ایسا لفظ بے ورود ثبوت شرعی حضرت عزت کی شان میں بولنا ممنوع قطعی۔ ردالمحتار میں ہے:

مجرد ایهام المعنی المحال کاف فی المنع^۱۔ صرف معنی محال کا وہم ممانعت کے لئے کافی ہے۔ (ت)

امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الانوار لاعمال الابرار میں اپنے اور شیخین مذہب امام رافعی وہ ہمارے علماء خفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل فرماتے ہیں:

لو قال انا اعشق الله او يعشقتي فبتدع والعبارة الصحيحة ان يقول احبه ويحبني كقوله تعالى "يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ"^۲۔

اگر کوئی شخص کہے میں اللہ تعالیٰ سے عشق رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے عشق رکھتا ہے تو وہ بدعتی ہے لہذا عبارت صحیح یہ ہے کہ وہ یوں کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح "اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں"۔ (ت)

اسی طرح امام ابن حجر مکی قدسی سرہ الملکی نے اعلام میں نقل فرما کر مقرر رکھا۔

اقول: وظاهر ان منشاء الحكم لفظ يعشقتي دون ادعائه لنفسه الاتري الى قوله ان

اقول: (میں کہتا ہوں) ظاہر یہ ہے کہ منشاء حکم لفظ "يعشقتي" ہے نہ کہ وہ لفظ جس میں اپنی ذات کے لئے دعویٰ عشق کیا گیا ہے کیا تم

^۱ ردالمحتار کتاب الحظرو والاباحة فصل في البيع دار احياء التراث العربي بيروت ۵/ ۲۵۳

^۲ الانوار لاعمال الابرار كتاب الردة المطبعة الجمالية مصر ۲/ ۳۲۱

اس قول کو نہیں دیکھتے کہ صحیح عبارت "محببتی" ہے پھر ظاہر ہے کہ عبارت واو عاطفہ کے ساتھ ہے جیسے اس کا قول ہے اُحِبُّهُ، وَحُبَّتِي یعنی میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے پھر حکم اس کے یعشقتنی کہنے کی وجہ سے ہے ورنہ اس کے صرف اعشقه کہنے سے کوئی امتناعی وجہ ظاہر نہیں ہوتی۔ چنانچہ علامہ احمد بن محمد منیر اسکندری نے "الانتصاف" میں علامہ زمخشری کی تردید کرتے ہوئے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ذیل میں جو سورۃ مائدہ میں مذکور ہے: "يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ" (اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتے ہیں) اس بات کو ثابت کرنے کے بعد کہ بندے کا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا اس کی اطاعت (فرمانبرداری) سے جدا ہے (الگ ہے) اور محبت معنی حقیقی لغوی کے طور پر ثابت اور واقع ہے (جیسا کہ) موصوف نے تصریح فرمائی پھر جب بندے کا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا اجراء حقیقت لغوی کے طریقہ سے ثابت ہو گیا اور محبت بمعنی لغوی جب پختہ اور موکد ہو جائے تو اسی کو عشق کا نام دیا جاتا ہے پھر جس کی اللہ تعالیٰ سے پختہ محبت ہو جائے اور اس پر پختگی محبت کے آثار ظاہر ہو جائیں (نظر آنے لگیں) کہ وہ ہمہ اوقات اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر اور اس کی اطاعت میں مصروف رہے تو پھر کوئی مانع نہیں کہ اس کی محبت کو عشق کہا جائے۔ کیونکہ

العبارة الصحيحة يحبني ثم الظاهر ان تكون العبارة بواو العطف كقوله احبه ويحبني فيكون الحكم لاجل قوله يعشقتني والا فلا يظهر له وجه بهجرد قوله اعشقه فقد قال العلامة احمد بن محمد بن المنير الاسكندري في الانتصاف رد اعلی الزمخشری تحت قوله تعالى في سورة المائدة يحبهم ويحبونه بعد اثبات ان محبة العبد الله تعالى غير الطاعة وانها ثابتة واقعة بالمعنى الحقيقي اللغوي مانصه ثم اذا ثبت اجراء محبة العبد لله تعالى على حقيقتها لغة فالمحبة في اللغة اذا تاكدت سببت عشقا فمن تاكدت محبته لله تعالى وظهرت آثار تاكدها عليه من استيعاب الاوقات في ذكره وطاعته فلا يمنع ان تسى محبته عشقا اذ العشق ليس الا المحبة البالغة¹ اهل لكن الذي في نسختي الانوار ونسختين عندي من الاعلام انها هو باو فليستأمل وليحذر ثم اقول لست بغافل عما اخرج والله تعالى اعلم وعلیه جل مجده اتم واحکم۔

¹ کتاب الانتصاف علی تفسیر الکشاف تحت آية يحبهم ويحبونه الخ انتشارات آفتاب تہران ایران ۱۳۲۱/۱

محبت ہی کا دوسرا نام عشق ہے اہ لیکن میرے پاس جو نسخہ "الانوار" ہے وہ دو نسخے میرے پاس "الاعلام" کے ہیں ان میں عبارت مذکورہ صرف "اؤ" کے ساتھ مذکور ہے لہذا غور و فکر کرنا چاہئے اور لکھنا چاہئے میں کہتا ہوں کہ میں نے اس سے بے خبر نہیں جس کی موصوف نے تخریج فرمائی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس عظمت والے کا علم بڑا کامل اور بہت پختہ ہے۔ (ت) مسئلہ ۴۶: کیا حکم شرعی شریف کا اس بارے میں کہ مدینہ شریف کو "یثرب" کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص یہ لفظ کہے اس کی نسبت کیا حکم ہے؟ بینوا تو جو را

الجواب:

مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من سى المدينة يثرب فليستغفر الله هى طابة هى طابة رواه الامام ¹ احمد بسند صحيح عن البراء ان عازب رضى الله تعالى عنه۔	جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے۔ مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔ (اسے امام احمد نے بسند صحیح براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)
--	---

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں:

فتسيتها بذلك حرام لان الاستغفار انما هو عن خطيئة ² ۔	یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا یثرب نام رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے استغفار کا حکم فرمایا اور استغفار گناہ ہی سے ہوتی ہے۔
---	---

ملا علی قاری رحمہ الباری مرقاۃ شریف میں فرماتے ہیں:

قد حكى عن بعض السلف تحريم	بعض اسلاف سے حکایت کی گئی ہے کہ مدینہ منورہ
---------------------------	---

¹ مسند امام احمد بن حنبل عن براء بن عازب رضى الله تعالى عنه المكتب الاسلامى بيروت ۳/ ۲۸۵

² التيسير شرح جامع الصغیر تحت حدیث من سى المدينة يثرب الخ مكتبة الامام الشافعي رياض ۲/ ۲۲۲

<p>کو یثرب کہنا حرام ہے اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس کو امام احمد نے روایت فرمایا ہے۔ پھر حدیث مذکور بیان فرمائی۔ پھر علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا پس اس سے ظاہر ہوا کہ جو اس کی شان کی تحقیر کرے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے عظمت بخشی اور جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کا نام دیا اس کا ایسا وصف بیان کرے جو اس کے لائق اور شایان شان نہیں تو وہ اس قابل ہے کہ اس کا نام عاصی (گنہگار) رکھا جائے الخ (ت)</p>	<p>تسمية المدينة بيثرب ويعد مآواه احمد لافذ ذكر الحديث المذكور ثم قال قال الطيبي رحمه الله تعالى فظهران من يحقر شان ما عظمه الله تعالى ومن وصف ماسماه الله تعالى بالايهان بسالايبيق به يستحق ان يسمي عاصيا¹ الخ۔</p>
---	---

قرآن عظیم میں کہ لفظ یثرب آیا وہ رب العزت جل وعلا نے منافقین کا قول نقل فرمایا ہے:

<p>جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے یثرب کے رہنے والو! تمہارے لئے کوئی جگہ اور ٹھکانا نہیں۔ (ت)</p>	<p>"وَإِذْ قَالَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا هَذِهِ الْبَلَدُ نَحْنُ نَحْمِلُهَا وَإِنَّا لَكٰٓفِرُونَ" ²</p>
--	--

یثرب کا لفظ فساد و ملامت سے خبر دیتا ہے وہ ناپاک اسی طرف اشارہ کر کے یثرب کہتے اللہ عزوجل نے ان پر رد کے لئے مدینہ طیبہ کا نام طابہ رکھا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔ (اس کو بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)</p>	<p>يقولون يثرب وهي المدينة۔ رواه الشيخان³ عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه۔</p>
--	---

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

<p>بے شک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام</p>	<p>ان اللہ تعالیٰ سى المدينة</p>
---	----------------------------------

¹ المرقاة شرح المشكوة كتاب المناسك تحت حديث ۲۷۳۸ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۵/۲۲۲

² القرآن الکریم ۳۳/۱۳

³ صحیح البخاری فضائل المدینة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۵۲، صحیح مسلم کتاب الحج باب المدینة تنفی خبثها الخ ۱/۴۴۲

طابہ رکھا۔ (اسے ائمہ احمد، مسلم اور نسائی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)	طابۃ۔ رواہ الائمة احمد و مسلم ¹ والنسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
--	--

مرقاۃ میں ہے:

مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں مدینہ منورہ کا نام "طابہ" رکھا ہے یا اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ پاک کا نام طابہ رکھیں، یثرب رکھنے میں اہل نفاق کا رد کرتے ہوئے ان کی سرزنش (توتخ) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ انھوں نے پھر نازیبا (یا متروک) نام کی طرف رجوع کر لیا۔ (ت)	المعنى ان الله تعالى سهاها في اللوح المحفوظ او امر نبيه ان يسميها بهاردا على المنافقين في تسميتها بيثرب ايماء الى تثريبهم في الرجوع اليها ² ۔
---	--

اسی میں ہے:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عیسیٰ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت کی گئی ہے کہ جس کسی نے مدینہ طیبہ کا نام یثرب رکھا یعنی اس نام سے پکارا تو وہ گناہ گار ہوگا، جہاں تک قرآن مجید میں یثرب نام کے ذکر کا تعلق ہے تو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ منافقین کے قول کی حکایت ہے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے۔ (ت)	قال النووی رحمہ اللہ تعالیٰ قد حکى عيسى بن دينار ان من سهاها يثرب كتب عليه خطيئة واما تسميتها في القرآن بيثرب فهي حكاية قول المنافقين الذين في قلوبهم مرض ³ ۔
---	--

بعض اشعار اکابر میں کہ یہ لفظ واقع ہوا، ان کی طرف سے عذر یہی ہے کہ اس وقت اس حدیث و حکم پر اطلاع نہ پائی تھی جو مطلع ہو کر کہے اس کے لئے عذر نہیں معذرتاً مطہر شعر وغیرہ شعر

¹ مسند احمد بن حنبل عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۸۹، صحیح مسلم کتاب الحج باب المدينة تنفی خبیثا

السخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۳۵

² المرقاۃ شرح المشکوٰۃ کتاب المناسک حدیث ۲۷۳۸ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۵/ ۲۲۲

³ المرقاۃ شرح المشکوٰۃ کتاب المناسک حدیث ۲۷۳۸ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۵/ ۲۲۲

سب پر حجت ہے۔ شعر شرع پر حجت نہیں ہو سکتا، مولانا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ، مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

<p>آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام "مدینہ" رکھا، اس کی وجہ وہاں لوگوں کا رہنا سہنا اور جمع ہونا اور اس سے انس و محبت رکھنا ہے اور آپ نے اسے یثرب کہنے سے منع فرمایا اس لئے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا نام ہے یا اس لئے کہ یہ "ثرب" سے بنا ہے جس کے معنی ہلاکت اور فساد ہے اور یثرب بمعنی سرزنش اور ملامت ہے یا اس وجہ سے کہ یثرب کسی بت یا کسی جاہر و سرکش بندے کا نام تھا۔ امام بخاری اپنی تاریخ میں ایک حدیث لائے ہیں کہ جو کوئی ایک مرتبہ "یثرب" کہہ دے تو اسے دس مرتبہ "مدینہ" کہنا چاہئے تاکہ اس کی تلافی اور تدارک ہو جائے قرآن مجید جو "یا اہل یثرب" آیا ہے تو وہ اہل نفاق کی زبان سے ادھوا ہے کہ یثرب کہنے سے وہ مدینہ منورہ کی توہین کا ارادہ رکھتے تھے، ایک دوسری روایت میں ہے کہ یثرب کہنے والا اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور معافی مانگے اور بعض نے فرمایا کہ اس نام سے پکارنے والے کو سزا دینی چاہئے۔ حیرت کی بات ہے کہ بعض بڑے لوگوں کی زبان سے اشعار لفظ یثرب صادر ہوا ہے۔ انتہی، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور عظمت و شان والے کا علم بہت پختہ اور بڑا مکمل ہے۔ (ت)</p>	<p>آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ام مدینہ نام نہاد از جہت تمدن و اجتماعی مردم و استیناس و ایٹلاف ایشان دردے ونہی کرد از خواندن یثرب یا از جہت آنکہ نام جاہلیت است یا سبب آنکہ مشتق از یثرب بمعنی ہلاک و فساد و تشریب بمعنی تویج و ملامت ست یا بتقریب آنکہ در اصل نام صنمے یا یکے از جبارہ بود، بخاری در تاریخ خود حدیثے آوردہ کہ یکبار یثرب گوید باید کہ وہ بار مدینہ گوید تا تدارک و تلافی آں کند و در روایتے دیگر آمدہ باید کہ استغفار کند و بعضے گفتہ اند کہ تعزیر باید کرد قائل آں را و آنکہ در قرآن مجید آمدہ است یا اہل یثرب از زباں منافقان ست کہ بذکر آں قصد اہانت آں می کردند عجب کہ بر زبان بعضے اکابر در اشعار لفظ یثرب آمدہ^۱ انتہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علیہ جل مجدہ۔</p>
--	---

۲۱ ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ

از کانپور مرسلہ مولوی وصی احمد سورتی

مسئلہ ۷:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بت پرست کافر نے اپنے بت کے نام

^۱ اشعة المعات شرح المشکوٰۃ کتاب المناسک باب حرم المدینة مکتبہ نوری رضویہ کھر ۲/۹۳-۹۳۳

بغرض تقرب روپیہ اٹھار کھا اسی مبلغ منذور سے بایں نیت اسباب اکل و شرب خرید کہ خاص دن جس میں نذر ادا کی جاتی ہے۔ دعوت کھلائی جائے جب وہ دن آن پہنچا تو وہ ہندو اہل اسلام سے کہنے لگا کہ میری نیت ہے کہ میں تمام اہل اسلام کو اللہ اس مال مذکور سے کھلاؤں اسی موجب اس ہندو نے مسلمانوں کو بکرے چاول وغیرہ دئے، بروقت دینے کے مکرر سے کرر لہذا باہمی اختلاف واقع ہوا ہے بعض مسلمانوں نے وہ مال منذور قبول کر لیا آپس میں پکا کر دعوتیں کیں بعض لوگ باز رہے لہذا باہمی اختلاف واقع ہوا ہے آپ اللہ جواب سے سرفراز فرمائیں، آیا اس کافر کا قول "جو اللہ دیتا ہوں" کہا معتبر ہے یا نہیں۔ کھانا درست ہوگا یا نہیں؟ در صورت ثانی جو لوگ کھا چکے ہیں وہ لوگ کس امر کے مرتکب ہوئے؟ مفصل تحریر ہو۔ بینو بالکتاب توجروا بالثواب (کتاب اللہ کے حوالے سے بیان کرو تا کہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

کافر مشرک کا کوئی عمل اللہ نہیں فان الکفر هو الجهل بالله فاذا جهل فكيف يجعل له (چونکہ اللہ تعالیٰ کو نہ جاننا کفر ہے پھر جب یہ اس کو نہیں جانتا) یعنی اس کے معاملے میں جہالت کا برتاؤ کرتا ہے تو اس کے لئے عمل کیسے کر سکتا ہے۔ ت) مسلمان مال مذکور (نامکمل)

مسئلہ ۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل اسلام میں سے کوئی شخص بغرض تماشہ دیکھنے کے کسی میلے اہل ہندو کے میں قصد اجائے تو اس کی عورت نکاح سے باہر ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اگرچہ وہ شخص یہ تو جانتا ہے کہ ہندو کے میلے میں جانا گناہ ہے اور اس شخص کے واسطے کیا حکم ہے جو کسی رئیس قوم ہندو کا ملازم ہے وہ بوجہ ملازمت کے اپنے آقا کے ساتھ مجبوراً جائے۔ بینو اتوجروا

الجواب:

کافروں کے میلے میں جانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا کہ عورت نکاح سے نکل جائے، جو لوگ ایسے فتوے دیتے ہیں شریعت مطہرہ پر افتراء کرتے ہیں، البتہ اس میں شریک ہونا مسلمان کو منع ہے۔ حدیث میں ہے:

من کثر سواد قوم فهو منهم ¹	جس شخص نے کسی قوم کی جماعتی تعداد میں اضافہ کیا تو وہ انہی میں سے ہے۔ (ت)
---------------------------------------	---

دوسری حدیث میں ہے:

¹کنز العمال حدیث ۲۳۵۷۲۲ مؤسسة الرسالہ بیروت ۲۲/۹

من جامع الشرك وسكن معه فانه مثله ^۱ ۔	جو کوئی کسی مشرک کے ساتھ جمع ہو اور اس کے ساتھ ٹھہرا تو بیشک وہ اسی مشرک کی برح ہے۔ (ت)
---	---

علماء فرماتے ہیں مسلمان کو چاہئے کہ مجمع کفار پر ہو کر نہ گزرے کہ ان پر لعنت اترتی ہے اور پر ظاہر کہ ان کا میلہ صدہا کفر کے شعار اور شرک کی باتوں پر مشتمل ہوگا اور یہ ممانعت وازالہ منکر پر قادر نہ ہوگا تو خواہی نحواہی گو ننگا، شیطان اور کافر کا تابعدار ہو کر مجمع کفار میں رہنا اور ان کے کفریات کو دیکھنا سننا مسلمان کی ذلت ہے اور کافر کی نوکری مسلمان کے لئے وہی جائز ہے جس میں اسلام و مسلم کی ذلت نہ ہو نص علیہ العلماء کما فی الغمز وغیرہ (علماء کرام نے اس کی تصریح فرمائی جیسا کہ الغمز وغیرہ میں مذکور ہے۔ ت) رزق اللہ کے ذمہ ہے اور اس کے راستے کھلے ہوئے، تو عذر مجبوری غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ اتم واحکم (اور اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے اور اس بزرگ و عظیم ذات کا علم بڑا کامل اور زیادہ محکم ہے۔ ت) مسئلہ ۹: از ڈونگر گڑھ ضلع رائے پور سنٹرل پرنس مرسلہ شیخ حسین الدین احمد صاحب ۱۸ شعبان ۱۳۱۳ھ زید شراب پیتا ہے اور زید عمر و کوور غلا کر شراب پلائی وہ بھی پینے لگا تھوڑے عرصہ میں زید تائب ہو اور قطعاً شراب چھوڑ دی مگر عمر و پیتا رہا، تو کیا عمر و کے مواخذہ میں زید بھی پکڑا جائے گا، اگر پکڑا جائے گا تو زید کے بچنے کی کون سی صورت ہے؟ بیینوا تو جروا (بیان فرمادتا کہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

سچی توبہ اللہ عزوجل نے وہ نفس شیی بنائی ہے کہ ہر گناہ کے ازالہ کو کافی و وانی ہے۔ کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک و کفر، سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رب عزوجل کی نافرمانی تھی نادم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے جو چارہ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے مثلاً نماز روزے کے ترک یا غضب، سرقہ، رشوت، ربا سے توبہ کی تو صرف آئندہ کے لئے ان جرائم کا چھوڑ ڈینا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جو نماز روزے نافذ کئے ان کی قضا کرے جو مال جس جس سے چینا، چرایا، رشوت، سود میں لیا انھیں اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو

^۱ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الاقامة بارض الشرك آفتاب عالم پریس لاہور ۲۹/۲

واپس کر دے یا معاف کرائے، پتا نہ چلے تو اتنا مال تصدق کر دے اور دل میں نیت رکھے کہ وہ لوگ جب ملے اگر تصدق پر راضی نہ ہوئے اپنے پاس سے انھیں پھیر دوں گا۔ شرح فقہ اکبر میں ہے:

اہل علم نے تصریح فرمائی ہے کہ توبہ کے ارکان تین ہیں (۱) گزشتہ جرم پر ندامت یعنی نادم و شرمسار ہونا (۲) موجودہ طرز عمل کو درست رکھنا اور گناہ کا ازالہ و بیخ کنی کرنا (۳) آئندہ کے لئے گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا، یہ اس وقت کا کام ہے جبکہ توبہ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو، جیسے شراب نوشی، لیکن اگر اس نے حقوق اللہ میں کوتاہی کی اور ان سے توبہ کرنا چاہے جیسے نماز، روزے اور زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی کی تو اس کے لئے توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کوتاہی پر نادم ہو پھر پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ ان کی ادائیگی میں غفلت سے کام نہیں لے گا اور انھیں ہر گز ضائع نہیں کرے گا، پھر تمام ضائع کردہ حقوق کی قضا کرے اور اگر ضائع کردہ حقوق کا تعلق بندوں سے ہو تو صحت توبہ اس پر موقوف ہے جس کو ہم نے پہلے حقوق اللہ کے ضمن میں بیان کر دیا ہے کہ اس کی صورت میں اموال کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا اور مظلوم کو راضی کرنا ضروری ہے جن کا مال غصب کیا گیا، وہ انھیں واپس کیا جائے یا ان سے معاف کرایا جائے اور وہ متعلقہ افراد موجود اور بقید حیات نہ ہوں تو ان کے ورثاء متعلقین اور قائم مقام افراد و وکلاء کے ذریعے اموال کی واپسی اور معافی عمل میں

قد نصوا على ان اركان التوبة ثلاثة الندامة على المأذى والاقلاع في الحال والعزم على عدم العود في الاستقبال هذا ان كانت التوبة فيما بينه وبين الله كشراب الخمر واما ان كانت هماً فرط فيه من حقوق الله كصلوة و صيام و زكاة فتوبته ان يندم على تفريطه اولاً ثم يعزم على ان لا يعود ابداء ولو بتأخير صلاة عن وقتها ثم يقضى ما فاته جميعاً وان كانت مما يتعلق بالعباد فان كانت من مظالم الاموال فتتوقف صحة التوبة منها مع ما قدمناه في حقوق الله تعالى على الخروج عن عهدة الاموال وارجاء الخصم بان يتحلل عنهم ايردها اليهم اولى من يقوم مقامهم من وكيلا او وارث وفي القنية رجل عليه ديون لاناس لا يعرفهم من غصوب او مظالم او جنایات يتصدق

<p>لائی جائے، قنہ میں ہے اگر کسی شخص پر لوگوں کے قرضہ جات مثلاً غصب، مظالم، اور جنایات کی قسم سے ہوں اور توبہ کرنے والا ان متعلقہ افراد کو نہیں جانتا پہچانتا تو اتنی مقدار فقراء و مساکین میں قضا کی نیت سے خیرات کر دے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے کے باوجود اگر ان افراد کو کہیں پالے تو ان سے معذرت کرے (یعنی ان سے معافی مانگے) اگر مظالم کا تعلق عزت وغیرہ سے ہو جیسے کسی کو گالی دینا، غیبت کرنا، تو ان میں وجوب توبہ اس شرط سمیت جو ہم نے حقوق اللہ کے ضمن میں بیان کئے ہیں یہ ہے کہ جو کچھ اس نے ان کے بارے میں کہا انھیں اس جرم پر اطلاع دے اور ان سے معافی مانگے، اگر یہ مشکل ہو تو پختہ ارادہ کر لے کہ جب بھی انھیں پائے گا تو ضرور معذرت کرے گا، اگر اس طریقہ سے بھی عاجز ہو جائے یعنی مظلوم و فات پا گیا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے، اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قوی امید ہے کہ وہ مظلوم مرحوم کو اپنے جو دو احسان کے خزانوں میں سے دے کر راضی کر دے گا اور دونوں میں صلح کر دے گا کیونکہ وہ بے حد سخی، کرم کرنے والا، انتہائی شفقت فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔</p> <p>انتخاب کردہ عبارت مکمل ہو گئی۔ (ت)</p>	<p>بقدر ما على الفقراء على عزيمة القضاء ان وجدهم مع التوبة على الله تعالى فيعذر انتهي وان كانت المظالم في الاعراض كالقذف والغيبة فيجب في التوبة فيها مع قدمناه في حقوق الله تعالى ان يخبرنا صاحبها بما قال من ذلك ويتحلل منهم فان تعذر ذلك فليعزم على انه متى وجدهم تحلل منهم فان عجز بان كان ميتا فليستغفر الله والمرجو من فضله وكرمه ان يرضى خصمائه من خزائن احسانه فانه جواد كريم رؤوف رحيم¹ اهملتقطا۔</p>
---	--

مسئلہ ۱۰: از لکھنؤ محلہ رام گنج متصل حسین آباد مرسلہ اسد اللہ خاں کو بک غرہ شعبان معظم ۱۳۱۵ھ

<p>علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ہندو حلوائی کی دکان سے مٹھائی خرید کر فاتحہ پڑھی جائے اور اس کا ثواب رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک یا دیگر بزرگان دین کی ارواح</p>	<p>چہ مے فرمائند علماے دین و مفتیان شرع متین دریں باب کہ شیرینی از دکان حلوائی ہندو خرید کردہ اگر فاتحہ خواند و ثواب آں بروح رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دیگر بزرگان دین رساند جائزست یا نہ، و جمہور ایں طریق</p>
--	---

¹ منہج الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر التوبہ و شرائطها مصطفیٰ البابی مصر ص ۵۹-۱۵۸

<p>کو ایصال کیا جائے تو کیا یہ جائز ہے؟ جمہور اہل علم اس کے جواز کے قائل ہیں یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی رو سے یہ لوگ کافر ومشرك قرار پاتے ہیں یا نہیں؟ اور ان سے پرہیز کرنا چاہئے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص انھیں کافر ومشرك نہ خیال کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بیان کرو تا کہ اجر پاؤ۔ (ت)</p>	<p>فاتحہ راجوز گفتمہ اندیانہ، واحتراز از ایشان بآیت قرآنی و احادیث نبوی جائز ست یانہ، وایشان کافراند یا مشرک، و بصورت دیگر اگر کسے ایشان را کافر و مشرک گوید در بارہ او چہ حکم است بینو تو جروا</p>
--	---

الجواب:

<p>ہندو بلاشبہ قطعی طور پر کافر اور مشرک ہیں لہذا جو انھیں کافر و مشرک نہ جانے وہ خود کافر ہو جاتا ہے ان میں ایک نیافر قہ نکلا ہے جو آریہ کہلاتا ہے وہ زبانی طور پر توحید کا دعویٰ کرتے ہیں اور بت پرستی کے حرام ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں لیکن برادری الفت و محبت اور اتحاد میں ان کا رویہ بت پرستوں سے مختلف نہیں، ان بت پرستوں کے ساتھ ان کی الفت و محبت ان کا اتحاد قائم ہے جو پتھر، پانی، درختوں اور تراشیدہ مورتیوں کو خدا سمجھتے ہوئے پوجتے ہیں اور یہ انھیں اپنا ہم مذہب اور دینی بھائی خیال کرتے ہیں (اور مسلمانوں کے نام سے پانی آگ بن جاتے ہیں یعنی ان کے نام سے بھی جلتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا ستیاناس کرے کہاں اوندھے پھرے جاتے ہیں۔ پھر یہ خبیث اگرچہ غیر کی عبادت و بندگی سے پرہیز کرتے ہیں مگر مادہ اور</p>	<p>ہندوان قطعاً کافران و مشرکانند ہر کہ ایشان را کافر و مشرک نداند خود کافر ست آرے دروایشان طائفہ تازہ برآمدہ کہ خود را آریہ خوانند و زبانی دعویٰ توحید کنند و دم تحریم بت پرستی زند فاما برادری و الفت و یک جہتی ایشان ہر چہ ہست یا ہمیں بت پرستان ست کہ سنگ و آب و درخت و پیکر ہائے تراشیدہ را بخدائے پرستند ایناں را ہم مذہب و برادری دینی خواشاں دانند و از نام مسلمانان در آب و آتش مانند "فَلْتَأْتَهُمُ اللَّهُ الْيَوْمَ فَكُونَ" ①۔ باز این خبیثاں اگرچہ بظاہر از پرستش غیر محترزمانند مادہ و روح ہر دو را بپنجو خدا قدیم و غیر مخلوق دانند پس شرک اگر در عبارت نشد در وجوب وجود شد بہر وجہ سہ الہ برایشان لازم ست و او قطعاً بمشرکت پس آں ادعائے توحید ہمہ پادر ہواست</p>
--	---

① القرآن الکریم ۹/۳۰

روح دونوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرح قدیم اور غیر مخلوق مانتے ہیں اور کہتے ہیں۔ پس اگر عبادت میں شرک نہ ہو تو جوہ وجود میں شرک ہو گیا پس ہر وجہ سے ان پر تین خدا لازم ہو گئے لہذا وہ یقیناً مشرک ہیں، ان کا دعویٰ توحید ہوا میں پاؤں رکھنے کے مترادف ہے۔ اگر ہم آخری درجہ پر فرض کر لیں کہ ہوہ مشرک نہیں تاہم ان کے کفر یعنی کافر ہونے میں بات کرنے کی کوئی گنجائش نہیں اس لئے کہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نہ ہو وہ کافر ہے اور جو انھیں کافر نہ جانے وہ خود کفر میں ان کے ساتھ برابر ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے (اور اس کا طلب گار ہو) تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ بلکہ وہ دار آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا، لہذا ہر کافر سے دوستی اور ملاپ سخت منع حرام اور بہت بڑا گناہ ہے اور اگر دینی رجحان کی بناء پر ہو تو بلاشبہ کفر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو کوئی تم میں سے ان (کافروں) سے دوستی رکھے گا تو بلاشبہ وہ انہی میں سے ہے۔ اور اگر

واگر فر کنیم غایت آنکہ ہمیں مشرک نباشد اما اور کفر ایثاں چہ جائے سخن ہر کہ با محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نگرده کافرست دہر کہ را کافر نداند خود باو ہمسرست قال اللہ تعالیٰ "وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَكُنْ يُقْبَلُ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ" ① اگر دوستی و مولات با ہر کافر کہ باشد حرام اشد و کبیرہ اعظم ست واگر بنائے میل دینی باشد خود کفر قال اللہ تعالیٰ "وَمَنْ يَتَّوَلَّهُمْ فَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ" ② وصحبت و مخالفت بے دوستی و مواسست اگر در کار دنیوی بر بنائے ضرورت بقدر ضرورت بے تعظیم و تکریم و بے مداخلت در کار دین باشد رخصت ست ورنہ ایتم حرام مگر بحالت اکراه شرعی قال اللہ تعالیٰ "فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ③ وقال تعالیٰ اِلَّا مَن اُكْرِهًا وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ" ④ و در شرینی ساخته ایثاں تا آنکہ بالخصوص در و خلط نجاستے یا چیزے حرام معلوم نباشد فتویٰ جواز ست و تقویٰ احتراز کما نص علیہ فی الاحساب و در فاتحہ از و احتراز نسب ست فان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب ⑤ و طیب بودن اشیاے

① القرآن الکریم ۳/ ۷۵

② القرآن الکریم ۵/ ۵۱

③ القرآن الکریم ۶/ ۲۸

④ القرآن الکریم ۱۶/ ۱۰۶

⑤ مسند امام حمد بن حبل حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۲۸

مجلس اور میل جول بر بنائے ضرورت بقدر ضرورت بغیر دوستی اور انس و محبت کے بلا تعظیم و تکریم اور بغیر دینی نقصان یا کمزوری کے ہو تو اس کی اجازت اور رخصت ہے۔ بصورت دیگر میل جول اور مجلس بھی حرام ہے۔ ہاں اگر کوئی فریق مخالف کے جبر و اکراہ کے باعث مجبور ہو جائے تو وہ مستثنیٰ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یاد آجانے کے بعد ظالموں کے پاس ہر گز مت بیٹھو نیز ارشاد فرمایا: "کفر یہ بات زبان سے نکالنی کفر ہے مگر اس کہ کسی پر زردستی کی جائے (یعنی اسے کفر کہنے پر مجبور کیا جائے۔ مترجم) تو وہ (اپنی جان بچانے کے لئے۔ مترجم) کلمہ کفر کہہ سکتا ہے بشرطیکہ اس کا دل (بدستور) ایمان پر قائم اور مطمئن ہو، رہی یہ بات کہ ان کے ہاتھوں کی بنی ہوئی مٹھائی کا استعمال تو جب تک خصوصیت سے اس میں کسی نجاست یا حرام کی ملاوٹ نہ ہو تو بنائے فتویٰ اس کا استعمال جائز ہے۔ مگر فتویٰ یہ ہے کہ اس سے بھی پرہیز کیا جائے جیسا کہ "نصاب الاحتساب" میں صراحتہ مذکور ہے۔ لہذا فاتحہ کے عمل کے لئے اس سے پرہیز زیادہ مناسب ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ (بجہد) پاک ہے لہذا وہ پاکیزہ چیزوں کے علاوہ کوئی چیز قبول نہیں فرماتا۔ اور کافروں کی چیزیں اگرچہ ظاہری اور سرسری حکم میں پاک متصور ہوتی ہیں مگر درحقیقت مشتبہ اور مشکوک ہوتی ہیں لہذا وہ سلامتی اسی میں ہے کہ اس قسم کے نفیس کاموں کے سلسلے میں حتی الامکان کفار و مشرکین کے نزدیک نہ جائیں جیسا کہ ہم نے اپنے فتویٰ میں اس کو تفصیل سے بیان کیا ورنہ خیر (کچھ مضائقہ نہیں) کیونکہ اصل اشیاء میں طہارت پائی جاتی ہے اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا اور دین کی بنیاد آسانی پر ہے، چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین چیز کے حرام ہونے کو نہ جائیں، اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ (ت)

ایشاں اگرچہ بحکم طاہرست اما بیاطن مشکوک پس اسلم ہماں ست کہ حتی الامکان در بھجوں امور نفیسہ گرد او نگر دند کما فصلنا ہ فی فتاوانا ورنہ خیر کہ اصل در اشیاء طہارت ست و یقین بہ شک زائل نشود والدین یسر^۱ قال محمد بہ ناخذ مالہ نعرف شیئاً حرام بعینہ^۲۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی عالم و فقیہ کو گالی دے یا تحارت کرے تو

^۱ صحیح البخاری کتاب الایمان باب الدین یسر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

^۲ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۳۴۲/۵

اس کے اوپر حکم کفر جاری ہوگا یا نہیں؟ اور اکثر عوام الناس اس زمانے میں عالموں کو گالی دیتے اور حقارت اور غیبت کرتے ہیں؟
بینواتوجروا

الجواب:

غیبت تو جاہل کی بھی سوا صور مخصوصہ کے حرم قطعی وگناہ کبیرہ ہے۔ قرآن عظیم میں اسے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا فرمایا۔ حدیث میں آیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>غیبت سے بچو کہ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی بخشش ہی نہ ہوگی جب تک وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی تھی (اس کو ابن ابی الدنیا نے ذم الغیبة میں اور ابو الشیخ نے توتخ میں جابر بن عبد اللہ اور ابوسعید خدری سے روایت کیا اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ (ت)</p>	<p>ایاکم والغیبة فان الغیبة اشد من الزنا ان الرجل قد یزنی یتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبة لا یغفر له حتی یغفر له صاحبه، رواه ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة¹ و ابو الشیخ فی التوبیح عن جابر بن عبد اللہ و ابی یوسف الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔</p>
--	--

یو ہیں بلاوجہ شرعی کسی مسلمان جاہل کی بھی تحقیر حرام قطعی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>آدمی کے بد ہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی تحقیر کرے مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے خون آبرو مال (اسے مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)</p>	<p>یحسب امری من الشران یحقرا خاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ، رواه مسلم² عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔</p>
--	--

اسی طرح کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرعی گالی دینا حرام قطعی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

¹ الغیبة والتمیمة رسالہ عن رسائل ابن ابی الدنیا باب الغیبة و ذمها حدیث ۲۵ مؤسسة الکتب الثقافیة ۲/۲۶

² صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم خلم المسلم و خذله الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۳۱۷

مسلمان کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے (اسے امام بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)	سبب المسلم فسوق رواه البخاری و مسلم ¹ و الترمذی والنسائی وابن ماجة والحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
--	---

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

مسلمان کو گالی دینے والا اس شخص کی مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔ (اسے امام احمد اور بزار نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ت)	سبب المسلم کالمشرف علی الهلکة، رواه الامام احمد ² والبزار عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند جید۔
---	--

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی (اسے امام طبرانی نے الاوسط میں سند حسن کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)	من اذی مسلماً فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ۔ رواه الطبرانی ³ فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔
--	---

جب عام مسلمانوں کے باب میں یہ احکام ہیں تو علماء کرام کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

علماء کو ہکانہ جانے کا مگر منافق (طبرانی نے کبیر میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔ ت)	لا یتستخف بحقهم الا منافق۔ رواه الطبرانی ⁴ فی الکبیر عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
--	---

¹ صحیح مسلم کتاب الایمان باب سبب المسلم فسوق قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۸/۱، جامع الترمذی ابواب البر و الصلة ماجاء فی الشتم

ابن کثیر، دہلی ۲/۱۹، سنن ابن ماجہ ابواب الفتن ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۹۱

² الترغیب والترہیب بحوالہ البزار الترہیب من السباب واللعن مصطفی البابی مصر ۳/۳۶۷

³ المعجم الاوسط حدیث ۳۶۳۳ مکتبۃ المعارف ریاض ۳/۳۷۳

⁴ المعجم الکبیر حدیث ۷۸۱۹ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۸/۲۳۸

دوسری حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لايستخف بحقهم الامنافق بين النفاق رواه ابو الشيخ في التوبخ ¹ عن جابر بن عبد الله الانصاري رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	ان کے حق کو ہکانہ سمجھے گا مگر کھلا منافق (اسے ابو الشیخ نے التوبخ میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)
---	--

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ليس من امتي من لم يعرف لعالمنا حقه۔ رواه احمد ² والحاكم والطبراني في الكبير عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔ (اسے احمد، حاکم اور طبرانی نے کبیر میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)
--	--

پھر اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصوصیت کے باعث برا کہتا ہے گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر ہے اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ خلاصہ میں ہے:

من ابغض عالما من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر ³ ۔	جو کسی عالم سے بغیر سبب ظاہری کے عداوت رکھتا ہے اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ (ت)
---	---

منح الروض الازهر میں ہے۔ الظاهر انه يكفر⁴ (ظاہر یہ ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا۔ ت)

والله تعالى اعلم وعلمه جل مجدده اتم واحكم۔	اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا علم ہے اور اس عزت و وقیر والے کا علم بڑا کامل اور بہت پختہ (محکم) ہے۔ (ت)
--	---

¹ كنز العمال بحواله ابي الشيخ حديث ۳۳۸۱ مؤسسه الرسالة بيروت ۳۲/۱۶

² مسند امام احمد بن حنبل حديث عبادة ابن صامت دار الفكر بيروت ۳۲۳/۵

³ خلاصة الفتاوى كتاب الفاظ الكفر الفصل الثاني الجنس الثامن مكتبة حبيبية كوتة ۳۸۸/۳

⁴ منح الروض الازهر شرح الفقه الاكبر فصل في العلم والعلماء ومصطفى الباني مصر ۱۷۳

مسئلہ ۱۲: ۲۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عیسائی نے براہ فریب دہی مسلمان کا حقہ پیا، مسلمان چونکہ اسے مسلمان سمجھتے تھے انھوں نے اس کا پیا ہوا حقہ پیا، پھر ایک شخص آیا اس نے عیسائی کو حقہ پیتے دیکھ کر کہا تو عیسائی ہو کر مسلمانوں کا حقہ پیتا ہے۔ اس نے کہا میں فلاں مسجد میں ایک مہینہ ہوا مسلمان ہو گیا ہوں، جب اس مسجد میں تحقیق کیا گیا تو بیان اس کا بے ثبوت نکلا ایسی حالت میں وہ مسلمان جنھوں نے اس کا پیا ہوا حقہ پیا ہے کیا کریں؟ بیٹو اتوجرو! (بیان کرو تا کہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

جب نادانستہ بیان پر کچھ الزام نہں بلکہ جب وہ کہتا ہے میں مسلمان ہو چکا ہوں تو اسے مسلمان ہی سمجھا جائے گا جب تک اس سے کفر جدید ظاہر نہ ہو اور اس تحقیقات کا کچھ اعتبار نہیں کہ نفی کی گواہی نامعتبر ہے اور کافر کا اقرار کرنا ہی اسے مسلمان ٹھہرانے کے لئے کافی ہے کما نصح علیہ فی الدر المختار وغیرہ (جیسا کہ اس پر در مختار وغیرہ میں نص کی گئی ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۳: از کٹرہ ڈاک خانہ اوبرہ ضلع گیامرسلہ مولوی سید کریم خاں صاحب غرہ جمادی الآخرہ ۱۳۱۷ھ

کی فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک کمھار کا گھر جو رعیت مسلمان زمیندار کا ہے مسجد کے متصل ہے۔ کمھار نے اپنے گھر میں ناقوس بجایا، اس پر ایک مسلمان نے کلوخ اندازی کی اس کمھار نے نیچر زمیندار کے پاس کہ وہ بھی مسلمان ہے نالاش کی، نیچر مسلمان نے اس مسلمان کی تنبیہ کی اور اس سے جرمانہ لیا، اس تائید کفر کے سبب نیچر مسلمان گنہ گار ہو گا یا نہیں؟ بیٹو اتوجرو!

توجرو!

الجواب:

ضرور کہ اس کا یہ حکم حکم قرآن عظیم کے مطابق نہ تھا۔

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی فاسق (نافرمان) ہیں، اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ (ت)

"وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ" ۱۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱ القرآن الکریم ۵/۴۷

مسئلہ ۱۴: از تحصیل چور ریاست بیکانیر مرسلہ والد مولوی امتیاز احمد صاحب ۱۴ شعبان ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو بکرے نذر و نیاز یعنی تقرب و عبادت کسی پیر صاحب کے پرورش ہوتے ہیں اور قدوریوں بنائی جاتی ہیں اور پنڈا بھرتے ہیں جیسے ہنوز بھرتے ہیں اور ڈوری اور بدھی اور چوٹی اور جھرولا اور تاتے گلے میں ڈالتے ہیں، یہ امور اخص شرع ہیں یا نہیں اور ان امور کا کرنے والا مشرک ہوتا ہے یا نہیں؟ ہمارے شہر چور ریاست بیکانیر میں اندر ان مسائل کے بحث ہو رہی ہے۔ بینواتو جروا (بیان فرماؤ تا کہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

اللهم احفظنا (اے اللہ! ہماری حفاظت فرما۔ ت) آدمی حقیقتہ کسی بات سے مشرک نہیں ہوتا جب تک غیر خدا کو معبود یا مستقل بالذات و واجب الوجود نہ جانے۔ بعض نصوص میں بعض افعال پر بلا اطلاق شرک تشبیہ یا تغلیظاً یا بارادہ و مقارنت باعتبار منافی توحید و امثال ذلک من التاویلات المعروفہ بین العلماء وارد ہوا جیسے کفر نہیں مگر انکار ضروریات دین اگرچہ ایسی ہی تاویلات سے بعض اعمال پر اطلاق کفر آیا ہے یہاں ہرگز علی الاطلاق شرک و کفر مصطلح علم عقائد کہ آدمی کو اسلام سے خارج کر دیں اور بے توبہ مغفور نہ ہوں زہار مراد نہیں کہ یہ عقیدہ اجماعیہ اہلسنت کے خلاف ہے ہر شرک کفر ہے اور کفر مزیل اسلام، اور اہلسنت کا اجماع ہے کہ مومن کسی کبیرہ کے سبب اسلام سے خارج نہیں ہوتا ایسی جگہ نصوص کو علی اطلاقاً کفر و شرک مصطلح پر حمل کرنا اشقیائے خوارج کا مذہب مطرود ہے اور شرک اصغر ٹھہرا کر پھر قطعاً مثل شرک حقیقی غیر مغفور ماننا و ہابیہ نجدیہ کا خط مردود، واللہ المستعان علی کل اعنود (اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے ہر عناد کرنے والے کے مقابلے میں۔ ت) شرح عقائد میں ہے:

الاشراك هو اثبات الشريك في الالهية بمعنى وجوب الوجود كما للمجوس او بمعنى استحقاق العبادة كما لعبدة الاصنام ¹	اشراك یعنی شرک اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں کسی کو شریک سمجھنا ہے یعنی وجوب وجود میں شریک ماننا جیسے مجوس یا عبادت کے اسحقاق میں شریک بنانا جیسے بتوں کے پجاری۔ (ت)
---	--

¹ شرح العقائد النسفیہ بحث واللہ تعالیٰ خالق لافعال العباد دار الاشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان ص ۶۱

متون عقائد میں ہے:

<p>کوئی گناہ کبیرہ بندہ مومن کو ایمان سے نکال کر کفر میں داخل نہیں کرتا۔ (ت)</p>	<p>الكبيرة لاتخریج العبد المومن من الایمان ولا تدخله فی الكفر¹۔</p>
--	--

نذر و نیاز کہ مسلمین بقصد ایصال بارواح طیبہ حضرات اولیاء کرام نفعنا اللہ تعالیٰ بعبودیتہم (اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی برکتوں سے مستفید فرمائے۔ ت) کرتے ہیں ہر گز قصد عبادت نہیں رکھتے نہ انھیں معبود والہ و مستحق عبادت جانتے ہیں، نہ یہ نذر شرعی ہے بلکہ اصطلاح عرفی ہے کہ سلاطین و عظماء کے حضور جو چیز پیش کی جائے اسے نذر و نیاز کہتے ہیں اور نیاز تو اس سے بھی عام تر ہے۔ عام محاورہ ہے کہ مجھے فلاں صاحب سے نیاز نہیں، میں تو آپ کا نیاز مند ہوں، فقیر نے اپنے فتاویٰ میں ان اطلاقات کی بحث شافی لکھی ہے اور خود بھی کبار مانعین سے ان کا اطلاق ثابت کیا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تحفہ اثناء عشریہ میں فرماتے ہیں:

<p>جناب امیر اور ان کی پاکیزہ اولاد کو تمام امت کے لوگ عقیدت و محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور تلوینی معاملات کو ان سے وابستہ خیال کرتے ہیں اسی لئے فاتحہ درود و صدقات خیرات اور نذر و نیاز کی کارگزاریاں لوگوں میں ان کے نام کے ساتھ رائج اور معمول بن گئی ہیں جیسا کہ دیگر اولیاء کرام کے معاملے میں یہی صورت حال ہے۔ (ت)</p>	<p>حضرت امیر و ذریعہ طاہرہ اور تمام امت برمثال پیراں و مرشداں می پیر سنتد و امور تلوینیہ را باایشاں وابستہ می و انند و فاتحہ درود و صدقات و نذر بنام ایشاں رائج و معمول گردیدہ چنانچہ باجمع اولیاء ہمیں معاملہ است²۔</p>
--	---

محبوبان خدا کی طرف تقرب مطلقاً ممنوع نہیں جب تک بروجہ عبادت نہ ہو، تقرب نزدیک چاہنے رضامندی تلاش کرنے کو کہتے ہیں اور محبوبات بارگاہ عزت مقربان حضرت صمدیت علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نزدیکی و رضامندگی کو مطلوب ہے اور وہ افعال کہ اس کے اسباب ہوں بجالانا ضرور محبوب، کہ ان کا قرب یعنی قرب خدا اور ان کی رضا اللہ کی رضا ہے۔

<p>اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انھیں راضی کیا جائے۔ (ت)</p>	<p>قال اللہ تعالیٰ "اللہ ورسوله احق ان یرضوا عنک ان کاؤا مؤمنین" ①³۔</p>
--	---

¹ متن شرح العقائد بحث الكبيرة دار الاشاعة العربية قذہار افغانستان ص ۸۳-۸۴، مجموع المتون فی مختلف الفنون فی التوحید الشون

الدینیہ وولہ قطر ص ۲۱۵

² تحفہ اثناء عشریہ باب ہفتم درملاتہ تمہید کلام و تقریر مرام سہیل اکیڈمی لاہور ص ۲۱۴

³ القرآن الکریم ۹/۲۲

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>ان الصدقة یبتغی بہا وجه اللہ تعالیٰ والهدیة یبتغی بہا وجه الرسول وقضاء الحاجة^۱ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبد الرحمن بن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔</p>	<p>صدقے سے اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے اور ہدیہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے (امام طبرانی نے اس کو معجم الکبیر میں حضرت عبد الرحمن بن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔ ت)</p>
--	--

در مختار میں ہے:

<p>فی المنیة انا لانسیع الظن بالمسلم انه یتقرب الی اللادمی بهذا النحر ونحوہ فی شرح الوہبانیة عن الذخیرة^۲۔</p>	<p>منیہ میں ہے کہ ہم کسی مسلمان کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں کرتے کہ وہ اس قربانی اور اس جیسے کام سے کسی آدمی کا تقرب چاہتا ہے شرح وہبانیہ میں ذخیرہ کے حوالے سے اسی طرح مذکور ہے۔ (ت)</p>
--	---

ردالمحتار میں ہے:

<p>قولہ انه یتقرب الی اللادمی ای علی وجه العبادة لانه الکفر وهذا بعید من حال المسلم^۳۔</p>	<p>مصنف در مختار کا قول ہے کہ کسی آدمی کی تقرب چاہتا ہو یعنی اس تقرب سے عبادت مراد ہو تو یہ کفر ہے اور یہ چیز مسلمان کے حال سے بعید ہے۔ (ت)</p>
--	---

ہاں جو شخص عبادت غیر کا قصد کرے ضرور مشرک ہے۔ مگر یہ قصد مسلمان کلمہ گو سے بدلے اس کے صریح اقرار کے کہ وہ غیر خدا کو معبود جانتا ہے محض اپنے ظنوں سے ثابت نہ ہوگا، یہ سب سے بدتر بدگمانی ہے اور بدگمانی سب سے سخت تر جھوٹ اور اشد حرام۔

<p>قال اللہ تعالیٰ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ</p>	<p>اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے پرہیز کرو کیونکہ بعض گمان</p>
---	---

^۱کنز العمال بحوالہ طب عن عبد الرحمن بن علقمة حدیث ۱۵۹۹۷ مؤسسة الرسالة بیروت ۶/ ۳۲۸

^۲در مختار کتاب الذبائح مطبع مجتہائی دہلی ۲/ ۲۳۰

^۳ردالمحتار کتاب الذبائح دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۹۷

الظَّنَّ اِنَّهُ ¹	گناہ ہوتے ہیں۔ (ت)
-------------------------------	--------------------

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ رواہ الائمة مالک² والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔</p>	<p>لوگوں سے گمان بد کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ الحدیث (ائمہ کرام مثلاً امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، امام ترمذی نے بحوالہ حضرت ابوہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے روات کیا ہے۔ ت)</p>
--	---

مرد کے سر پر چوٹی رکھنا ویسے ہی حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>لعن اللہ المتشابہات من النساء بالرجال و المتشبهین من الرجال بالنساء رواہ الائمة احمد و البخاری³ و ابوداؤد والترمذی وابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و فیہ احادیث کثیرة بالغلة حد التواتر۔</p>	<p>اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں، اور ان مردوں پر بھی لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں۔ ائمہ کرام مثلاً امام احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔ اس بارے میں بہت سی احادیث مروی ہیں جو تواتر کی حد تک</p>
--	--

¹ القرآن الکریم ۱۲/۴۹

² صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۳۱۶، جامع الترمذی ابواب البر باب ماجاء فی سوء الظن امین کمپنی دہلی ۲/۲۰۱، صحیح البخاری کتاب الوصایا قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۸۴، موطا امام مالک ماجاء فی البھاجرۃ کتب خانہ کراچی ص ۷۰۶،

³ مسند امام احمد بن حنبل مرویات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۱/۳۳۹، سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب فی المخنثین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳۸، صحیح البخاری کتاب اللباس باب المتشبهین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۴۷۲، سنن ابی داؤد کتب ب اللباس آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۱۰، جامع الترمذی ابواب الادب امین کمپنی دہلی ۲/۱۰۲

پہنچی ہوئی ہیں۔ (ت)

خصوصاً کسی کے نام کی چوٹی کہ رسول کفار ہنود سے ہے یوں ڈوری بدھی کلاہہ بھی محض جہالت و بے اصل ہے۔ پنڈا بھرنہ، قندوری بھرنہ، تاتا میری زبان کے الفاظ نہیں، نہ مجھے ان کے معانی معلوم۔ یہ بھی اگر بدھی چوٹی وغیرہ کے مثل ہوں تو ان کا بھی وہی حکم ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

۲۳ ربیع الآخر ۱۳۲۳ھ

از چاگام موضع قلاادجان مرسلہ نظام الدین

مسئلہ ۱۵:

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں (اے علم والو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے) زید اور عمرو دونوں عالم ہیں ان دونوں کے سامنے قطعہ فرائض عبارت صحیحہ اور مسئلہ صریحہ کے ساتھ پیش کیا گیا تو زید نے نفاق اور دنیوی عداوت کی بنا پر کہہ دیا کہ فرائض کے زیادہ تر مقامات میں غلطی کی گئی ہے لہذا اس مسئلے کی صحت پر دستخط کرنا جائز نہیں عمرو نے پہلے فرائض موصوفہ کو غور و فکر سے دیکھا پھر اس مسئلہ کی صحت کو تسلیم کرتے ہوئے دستخط کردئے، ازاں بعد زید کی زبانی اس کی غلط عبارت سنی تو دونوں موصوفہ عالموں نے اس سے اپنے اپنے دستخط مٹادئے گرچہ دیندار حضرات (اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات ہمیشہ پھیلانے) نے اس کی تحقیق کے بعد اس کی تصحیح فرمائی کیونکہ یہ دونوں اس کے عبارت کو غلط کہہ کر اس پر دستخط کو ناجائز سمجھے پس کیا اس واقعہ میں وہ لوگ عالی دماغ اور تکبر کی طرف منسوب ہوں گے؟ اور جو لوگ علو دماغ اور تکبر کی بناء پر صحیح اور جائز کو ناجائز اور حلال کو حرام جانیں کافر قرار پائیں گے یا کبیرہ گناہ کے مرتکب؟ بیان فرما کر اجر و ثواب کے مستحق ہوں۔ (ت)

چہ می فرماید علماء دین رحمہم اللہ تعالیٰ اندریں مسئلہ کہ زید و عمرو ہر دو عالم اندر گاہ قطعہ فرائض عبارت صحیحہ و مسئلہ صریحہ پیش ایشاں وقوع آمد پس زید بر بنائے نفاق و عداوت دنیاوی گفتہ کہ اکثر جائے فرائض غلط کردہ و دستخط بہ صحیح مسئلہ آں ممنوع و عمر و اولاء فرائض موصوفہ بغور نظر دیدہ دستخط بدال بر تصحیح مسئلہ آں کردہ اند باز از زبانی زید غلط عبارتش شنیدہ و دستخط خود ازوے منقطع کردہ اند ہر دو عالم موصوفہ، باوجودیکہ حضرات متدینین ادام اللہ فیوضہم آنرا تحقیق کردہ صحیح فرمودہ اند عبارتش را مغلطہ گویند، دستخط بدال غیر مشروع پندارند پس دریں واقعہ دماغ و غروری منسوب شوند یا نہ و آنا تکہ صحیح و جائز رانا جائز و حلال را حرام بر بنائے دماغ و غروری میدانند کافر گردید یا بار تکاب کبیرہ بینوا توجروا۔

الجواب :

دریں سوال کمال اجمال بلکہ اہمال بکار بردہ شد می یا لیست نقل آن فتویٰ فرستند تا دیدہ شود کہ آیا فی الواقع غلط است وزید بخطائے او بے پردہ و باز عمر و نیز آگاہ و متنبہ شدہ تصحیح خود ازوے جدا کردہ دریں صورت ہر دو ہر صواب باشند یا حقیقتہ صحیح ست و آنگاہ دیدنی ست کہ مسئلہ ازاں باب ست کہ خطا و آنگاہ دیدنی ست کہ مسئلہ ازاں باب ست کہ خطا در فہم او باینان عارض شود و دریں صورت در آنچه کردند معذور باشند یا آنچنان نیست کہ بالفصد مکابرہ حق کردہ اند آنگاہ لاجرم آثم و زہ کار شوند فاما کفر نبود مگر آنکہ مسئلہ از ضروریات دین باشد کہ انکار بلکہ شک در ان کفر است۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس سوال میں مکمل اجمال بلکہ ناقص چھوڑ دینے سے کام لیا گیا ہے۔ (یعنی سوال ہی ادھورا ہے) مناسب تو یہ تھا کہ اس فتویٰ کی نقل ہمراہ سوال بھیجی جاتی تاکہ یہ دیکھا جاتا کہ آیا واقعی وہ غلب ہے اور زید اس کی غلطی کی تہہ تک پہنچا اور عمر و بھی اور وہ اس سے آگاہ اور ہوشیار ہو گئے اس لئے اپنی تصحیح (ضمانت صحت) اس سے الگ کر لی۔ پس اس صورت میں دونوں راہ صواب پر ہیں یا در حقیقت وہ صحیح ہے، پھر یہ دیکھنا ہے کہ مسئلہ اس باب سے ہے کہ اس کے سمجھنے میں ان کو غلطی لاحق ہو گئی اس صورت میں وہ معذور متصور ہوں گے پھر یہ دیکھنا ہے کہ کیا انھوں نے دانستہ حق کا مقابلہ کیا، اگر ایسا ہے تو اس صورت میں وہ ضرور گناہ کے مرتکب ہوئے لیکن کفر پھر بھی نہیں ہوگا لایہ کہ مسئلہ ضروریات دین سے ہو (اور اس کا صراحتہ انکار ہو تو پھر کفر لازم آئے گا۔ مترجم) کہ اس کا انکار یا اس میں شک کیا جائے تو کفر ہے، اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اور اللہ سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت)

مسئلہ ۱۶: ازیں شہر مرسلہ منشی احمد حسین خرسند نقشہ نویس فیض آباد دفتر اسٹنٹ ریلوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسلمانوں کے حق میں جو آریہ سماجوں میں جا کر کاپی نویسی کرتے ہیں یا پریس میں ہیں یا ان کے اخبار اور مذہبی پرچے روانہ یا تقسیم کرتے ہیں حالانکہ ان پرچوں میں قرآن کریم اور رسول رحیم پر کھلے کھلے اعتراض و الزام ہوتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ منہا اور علمائے متقدمین و متاخرین کو کھلی کھلی گالیاں دے جاتے ہیں جس کے شاہد سماجی کتب ترک اسلام، تہذیب الاسلام، آریہ مسافر جالندھر، آریہ مسافر میگزین، مسافر بہرائچ، آریہ پتھر، بریلی، ستیا تھ پرکاش موجود ہیں، نمونے کے طور پر جن الفاظ نقل ذیل ہیں: ستیا، پرکاش، مسافر،

بہرائج، آیا ان مسلمانوں سے جو سماجوں میں ملازم ہیں میل جول رک جائے اور مسلمان سمجھے جائیں، ایسے مسلمان جو مخالفین اسلام و دشمنان خدا و رسول کی اعانت کرنے والے ہیں ان کے جنازے کی نماز پڑھنا درست ہے اور ان کے ساتھ شراکت و نکاح جائز ہے یا نہیں؟ مفصل بیان فرمائے، اللہ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

الجواب:

اللہ عزوجل اپنے غضب سے پناہ دے۔ الحمد للہ فقیرے وہ ناپاک ملعون کلمات نہ دیکھے، جب سوال کی اس سطر پر آیا جس سے معلوم ہوا کہ آگے کلمات لعینہ ملعونہ منقول ہوں گے ان پر نگاہ نہ کی، نیچے کی سطریں جن میں سوال ہے باحتیاط دیکھیں، ایک ہی لفظ اوپر سائل نے نقل کیا اور نادانستگی میں نظر پڑا وہی مسلمان کے دل پر زخم کو کافی ہے اب یہ کہ جواب لکھ رہا ہوں کا غذ تہہ کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملعونات کو نہ دکھائے نہ سنائے جو نام کے مسلمان کا پی نویسی کرتے ہیں اور عزوجل و قرآن عظیم و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسے ملعون کلمات ایسی گالیاں اپنے قلم سے لکھتے چاہتے ہیں یا کسی طرح اس میں اعانت کرتے ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اترتی ہے وہ اللہ و رسول کے مخالف اور اپنے ایمان کے دشمن ہیں قہر الہی کی آگ ان کے لئے بھڑکتی ہے صبح کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں اور شام کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں، اور خاص جس وقت ان ملعون کلموں کو آنکھ سے دیکھتے قلم سے لکھتے۔ مقابلہ وغیرہ میں زبان سے نکالتے یا پتھر پر اس کا ہلکا بھرا بناتے ہیں ہر کلمے پر اللہ عزوجل کی سخت لعنتیں، ملائکہ اللہ کی شدید لعنتیں ان پر اترتی ہیں یہ میں نہیں کہتا ہوں قرآن فرماتا ہے:

<p>بیشک وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اللہ نے ان کے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔</p>	<p>" إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا " ۱</p>
---	--

ان ناپاکوں کا یہ گمان کہ گناہ تو اس خبیث کا ہے جو مصنف ہے ہم تو نقل کر دینے یا چھاپ دینے والے ہیں سخت ملعون و مردود و گمان ہے۔ زید کسی دنیا کی عزت دار کو گالیاں لکھ کر چھپوانا چاہے تو ہرگز نہ چھاپیں گے جانتے ہیں کہ مصنف کے ساتھ چھاپنے والی بھی گرفتار ہوں گے مگر اللہ واحد قہار کے قہر و عذاب و لعنت و عتاب کی کیا پرواہ یقیناً یقیناً کاپی لکھنے والا پتھر بنانے والا، چھاپنے والا، کل چلانے والا

^۱ القرآن الکریم ۱۳۳ / ۷۷

غرض جان کر کے کہ اس میں یہ کچھ ہے کسی طرح اس میں اعانت کرنے والا سب ایک ہی باندھ کر جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈالے جانے کے مستحق ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ¹

گناہ اور حد سے بڑھنے میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام، رواه الطبرانی ² فی الکبیر والضعفاء فی صحیح المختارة عن اوس بن شریحیل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

جو دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد دینے چلا وہ یقیناً اسلام سے نکل گیا (امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور ضیاء نے صحیح مختارہ میں حضرت اوس بن شریحیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔ ت)

یہ اس ظالم کے لئے ہے جو گمراہ زمین یا چار پیسے کسی کے دبالے یا زید و عمر و کسی کو ناحق سست کہے اس کے مددگار کو ارشاد ہوا کہ اسلام سے نکل جاتا ہے نہ کہ یہ اشد ظالمین جو اللہ و رسول کو گالیاں دیتے ہیں ان باتوں میں ان کا مددگار کیونکر مسلمان رہ سکتا ہے۔ طریقہ محمدیہ او عراس کی شرح حدیقہ ندیہ میں ہے:

من آفات الید کتابة ما یحرم تلفظه من شعر المجون والفواحش والقذف والقصاص التي فیها نحو ذلك ولاهاجی نثر اونظماً والمصناعات المشتملة علی مذاهب الفرق الضالة فان القلم احدی اللسانین فكانت الكتابة فی معنی الكلام بل ابلغ منه لبقائهما علی صفحات اللیالی والایام والکلمة تذهب فی الهواء والاتبقى ³ اھ مختصراً۔

ہاتھ کی آفتوں سے ایک ہے کہ وہ کچھ لکھا جائے جس کا بولنا حرام ہے یعنی جیسے مذمت کے اشعار، فحش باتیں۔ گالی گلوچ اور وہ واقعات جو اسی قسم کی باتوں پر مشتمل ہوں اور بھوں کرنا خواہ نثر میں ہو یا نظم میں اور گمراہ فرقوں کے مذاہب پر مشتمل تصنیفات اس لئے کہ بولنے والی زبان کی طرح قلم بھی ایک زبان ہے (جس کے ذریعے اظہار خیال ہوتا ہے) لہذا لکھنا بولنے ہی کی طرح ہے بلکہ بولنے سے بھی زیادہ بلیغ ہے جبکہ (زبان سے ادا ہونے والے) کلمات ہوا میں (منتشر ہو کر) گم ہو جاتے ہیں اور باقی نہیں رہتے مختصراً۔

¹ القرآن الکریم ۵/۲

² المعجم الکبیر حدیث ۶۱۹ المکتبة الفیصلیہ بیروت ۱/۲۲۷

³ الحدیقة الندیة شرح الطریقہ المحمدیہ الصنف الخامس مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۳۲۳-۳۲۴

ایسے اشد فاسق فاجر اگر توبہ نہ کریں تو ان سے میل جول ناجائز ہے ان کے پاس دوستانہ اٹھنا بیٹھنا حرام ہے۔ پھر مناکحت تو بڑی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

<p>اگر تجھے شیطان (غلط قسم کی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت کا حکم) بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔ (ت)</p>	<p>"وَمَا يُؤْمِنُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّعْوَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰﴾" ¹</p>
---	---

اور جوان میں اس ناپاک کبیرہ کو حلال بتائے اس پر اصرار و استکبار و مقابلہ شرع سے پیش آئے وہ یقیناً کافر رہے اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے اس کے جنازے کی نماز حرام۔ اسے مسلمانوں کی طرح غسل دینا، کفن دینا، دفن کرنا، اس کے دفن میں شریک ہونا، اس کی قبر پر جانا سب پر حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

<p>جب ان کافروں میں سے کوئی مر جائے تو اس پر نماز مت پڑھو اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ (ت)</p>	<p>"وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ" ² واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔</p>
--	---

فقیر کے یہاں فتاویٰ مجموعہ پر نقل ہوتے ہیں، میں نے نقل فرمانے والے صاحب سے کہہ دیا ہے کہ ان ملعون الفاظ کی نقل نہ کریں، سنا گیا ہے کہ سائل کا قصہ اس فتوے کے چھاپنے کا ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ ان ملعونات کو نکال ڈالیں ان کی جگہ دوا ایک سطریں خالی صرف نقطے لگا کر چھوڑ دیں کہ مسلمانوں کی آنکھیں ان لعنتی ناپاکوں کے دیکھنے سے باز نہ تعالیٰ محفوظ رہیں،

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظٌ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ (اللہ تعالیٰ سب سے بہتر نگہبان ہے اور وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ ت)

مسئلہ ۱۷: از گوٹڈاملک اودھ مرسلہ مسلمانان گوٹڈاموما و حافظ عبدالعزیز صاحب مدرس انجمن اسلامیہ گوٹڈا ذوالحجہ ۱۳۲۴ھ زید نے پیشتر جس کو عرصہ قریب چار سال کے ہوا تین چار شخصوں کے سامنے یہ کلمات تو بین و بے ادبی کے کہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام نے گناہ کیا اور گناہ میں مبتلا رہے جب بہت کچھ کہا گیا تو پھر زید نے بلا توبہ یہ کلمہ کہا کہ اچھا ہی نبی معصوم سہی مگر ہم سوائے انبیاء کے کسی کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ کلمات ساٹھ ستر مسلمانوں کے سامنے مکرر کہے، اس کا جواب زید کو دیا گیا کہ تم نے یہ بھی خلاف کلام اللہ و حدیث شریف کے کہا

¹ القرآن الکریم ۶/۲۸

² القرآن الکریم ۹/۸۲

کیونکہ عشرہ مبشرہ واصحاب بدر وشہداء وغیرہ وغیرہ ضرور قطعی جنتی ہیں اور ان کی نسبت حدیث وکلام پاک میں حکم آچکا ہے مگر زید نے ایک نہ مانی اور یہ ہی کہتا رہا کہ ہم ہر گز نہیں کہہ سکتے بلکہ فوجداری کرنے کو مستعد وامادہ ہو گیا، بروقت استفسار علمائے دین نے فتویٰ دیا کہ زید ایسے کلمات کہنے سے قطعاً بد مذہب وگمراہ و بے دین وخارج از دائرہ اہلسنت وجماعت ہے۔ اور اس کے پیچھے نماز ناجائز کیا بلکہ بالکل باطل ہے اس کو مناسب ہے کہ توبہ کرے جبکہ زید مذکور کو توبہ کرنے کے واسطے کہا گیا تو اول تو اس نے کلمات بالا کے کہنے سے انکار کیا جب سب لوگوں پر پورے طور سے کلمات ناشائستہ بالا کا کہنا ثابت ہو گیا تو پھر یہ حیلہ کیا کہ فلاں فلاں دو شخصوں کے روبرو ہم نے توبہ کر لی، اور ان دو شخصوں کا نام لیا جو زید کے دست و احباب ہیں اور جنہوں نے سابقاً مثل زید کے یہ کہا تھا کہ ایسے کلمات زید نے نہیں کہے اور پھر وہی دونوں شخص کہنے لگے کہ زید نے توبہ کر لی ہے۔ لیکن دیگر صاحبان نے اس کہنے زید اور ان کے احبابوں کے کہنے کو تسلیم نہ کیا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کر دی جب علماء سے دریافت کیا کہ زید دو شخص کو گواہ دیتا ہے کہ ان کے روبرو توبہ کر لی وہ شاہد ہیں تو یہ لائق پذیرائی ہے یا نہیں۔ تو عالم صاحب نے ارقام فرمایا کہ جب زید نے کلمات ضلالت علانیہ ساٹھ ستر مسلمانوں کے مجمع میں کہے اور مسلمانوں کو اپنی گواہی پر گواہ کر لیا اس کو لازم ہے کہ یونہی علی الاعلان توبہ کر کے مسلمانوں کو ان کلمات کے ضلالت ہونے اور اپنے رجوع کرنے پر گواہ کر لے جبکہ خود زید زندہ ہے تو توبہ کر سکتا ہے شہادت کی کیا حاجت ہے۔ اور مفتی صاحب نے یہ حدیث شریف بھی ارقام فرمادی ہے:

اذا علمت سيئة فاحدث عندها التوبة السر بالسر و العلانية بالعلانية، رواه الطبراني ¹ في معجمه الكبير۔	جب تم کوئی گناہ کرو تو اسی وقت توبہ کرو پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدگی ہے اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ، چنانچہ امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اسے روایت کیا ہے۔ (ت)
---	---

اور مولوی صاحب نے یہ کل مسئلہ تحفہ حنفیہ میں طبع کر کے شائع کر دیا ہے۔ اب پھر بعد چار سال کے دو تین آدمیوں کے سامنے کلمات لاطائل کا اقرار کر کے توبہ کر لی ہے اور یہ تین شخص ضرور معتبر اور معتمد ہیں مگر جس وقت زید نے ایک مجمع میں وہ کلمات بیہودہ کہے تھے اس وقت یہ صاحب اس مجمع میں نہ تھے

¹ المعجم الكبير عن معاذ بن جبل حديث ۳۳۱ المكتبة الفيصلية بيروت ۲۰/۱۵۹، كذا العبال برمز حم في الفردوس حديث ۱۰۱۸۰

اور معاملہ کو ضرور سنا تھا، ایک مفتی صاحب سے جو اس بارہ میں استفسار کیا گیا تو وہ فرماتے ہیں کہ جب دو تین شخص معتبر توبہ کے شاہد ہیں اور وہ اس کی توبہ کی خبر دیتے ہیں تو یہ بھی ایک قسم کا اعلان ہے جب مجمع میں کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کے روبرو توبہ کر لی ہے تو اخبار عن التوبہ جو مجمع میں ہوا بمنزلہ توبہ کے ہے پس اعلان حاصل ہو گیا اس لئے یہ توبہ معتبر و صحیح ہوگی اس کا اعتبار کر لینا چاہئے اگرچہ اس فرمان عالم صاحب کو مان لیا گیا مگر دوسرے صاحبوں نے کہا کہ آپ سے بھی استفسار لیا جائے یعنی دیگر علماء سے تاکہ کامل اطمینان ہو جائے۔

الجواب:

اقول: وباللہ التوفیق (میں اللہ کی توفیق ہی سے کہتا ہوں۔ ت) اس مسئلہ میں مجملہ تحقیق حق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کے لئے وہ تعلق ہیں ایک بندے اور خدا میں کہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کی اس کا ثمرہ حق جل و علا کی معاذ اللہ ناراضی اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق دوسرا بندے اور خلق میں کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم و ظالم یا گمراہ کافر بحسب حیثیت گناہ ٹھہرے اور اس کے لائق سلام و کلام و تعظیم و کرام و اقتدائے نماز و غیرہ امور و معاملات میں اس کے ساتھ انھیں برتا کرنا ہو۔ یو ہیں اس سے توبہ کے لئے بھی دورخ ہیں، ایک جانب خدا، اس کا رکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے فی الحال اس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا اور آئندہ کبھی نہ کرنے کا یہ صحیح عزم، یہ سب باتیں سچی پریشانی کو لازم ہیں۔ ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

<p>ندامت توبہ ہے (امام احمد اور امام بخاری نے تاریخ میں، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا امام حاکم اور امام بیہقی نے شعب الایمان</p>	<p>الندم توبۃ^۱ رواہ احمد والبخاری فی التاریخ وابن ماجة والحاکم عن ابن مسعود والبیہقی فی شعب الایمان عن انس والطبرانی فی الکبیر وابونعیم</p>
---	--

^۱ مسند امام احمد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ دار الفکر بیروت ۳۷۱/۳، سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر التوبۃ (بیچ ایم سعید کینی کراچی ص ۳۲۳، المستدرک للحاکم کتاب التوبۃ والانابة دار الفکر بیروت ۲۴۳/۲، شعب الایمان حدیث ۱۸۳ دار الکتب العلمیہ

<p>میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے اسے روایت کیا۔ امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسے روایت کیا اور وہ صحیح حدیث ہے۔ (ت)</p>	<p>فی الحلیة عن ابی سعید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم وهو حدیث صحیح۔</p>
---	---

یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کو مستلزم ہے اسی نام توبۃ السر ہے۔ دوسرا جانب خلق کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہو اور ان کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ لائق انھیں احکام دئے گئے اسی طرح ان پر اس کی توبہ و رجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالت برات کی طرف مراجعت کریں یہ توبہ علانیہ ہے توبہ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہو سکتا اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے امام احمد کتاب الزہد میں بسند حسن اور طبرانی معجم الکبیر اور بیہقی شعب الایمان میں بسند جید سیدنا معاذ بن جبل سے اور ویلمی مسند الفردوس میں انس بن مالک سے موصولاً اور امام احمد زہد میں عطار بن یسار سے مرسل بالفاظ عدیدہ مطولہ و مختصرہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>اللہ عزوجل سے تقویٰ لازم رکھ اور ہر پتھر اور پھیر کے پاس اللہ کی یاد کر، اور جب کوئی گناہ کرے اس وقت توبہ لا۔ خفیہ کی خفیہ اور آشکارا کی آشکارا۔ (یہ حضرت معاذ کے حوالے سے مسند احمد کے الفاظ ہیں اور مسند احمد کی مرسل حدیث ہیں ان کے قول اذا عملت (الحدیث) تک الفاظ میں اور محدث ویلمی کے الفاظ ہیں) جب تجھ سے نیا گناہ ہو تو فوراً نئی توبہ کر۔ نہاں کی نہاں، اور عیاں کی عیاں۔</p>	<p>عليك بتقوى الله عزوجل ما استطعت و اذكر الله عزوجل عند كل حجر وشجر واذا عملت سيئة فاحذر عندها توبة السر بالسر والعلانية بالعلانية¹۔ هذا لفظ احمد عن معاذ وفي مرسله من قوله اذا عملت سيئة الحديث²۔ ولفظ الديلمی اذا احدت ذنباً فاحذر عند توبة ان سراً وعلانية³۔</p>
---	---

¹ الزهد لاحد بن حنبل مقدمه الكتاب دارالديان للتراث القاهرة ص ۳۵

² اتحاف السادة المتقين برمز احمد في الزهد عن عطار بن يسار مرسل دار الفكر بيروت ۸/ ۲۰۳

³ كنز العمال بحواله الديلمی عن انس حديث ۱۰۲۳۸ مؤسسة الرساله بيروت ۲/ ۲۲۰

اقول: وباللہ التوفیق (اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق ہی سے میں کہتا ہوں۔ ت) اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں:

اول: اصلاح ذات بین کا حکم ہے یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبہ علانیہ ہی پر موقوف کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہ ہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم: جب وہ اسے برا سمجھتے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد و تنفر رکھیں گے جو بدون کے ساتھ درکار ہیں علی الخصوص بد مذہب لوگ جیسا زید کا حال ہے یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم: جب یہ واقع میں تائب ہو لے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ ^۱ ۔	گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (ت)
--	--

تو اب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے اور انھیں اس بیجا پر خود یہ شخص حاصل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کر دیتا ہے تو کیوں وہ معاملات رہتے تو لازم ہوا کہ انھیں مطلع کر دے جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم: ایسے گناہوں میں جو بدینی ہے جیسے صورت مسؤلہ میں زید کے وہ کلمات خبیثہ ان میں ایک اور سخت آفت کا اندیشہ ہے کہ اگر یہ مر گیا اور مسلمانوں پر اس کی توبہ ظاہر نہیں اور بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہل سنت اسے برا اور بد دین اور گمراہ کہیں گے اور ان کے سید و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں زمین میں اللہ عزوجل گواہ بنا دیا ہے آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت تو ان کی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے اور وہ خود اس میں تقصیر وار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا قلب صاف نہ کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک جنازہ گزرا حاضرین نے اس کی تعریف کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "وجبت" واجب ہو گئی، ایک دوسرا جنازہ گزرا اس کی مذمت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "وجبت" واجب ہو گئی، امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ

^۱کنز العمال برمزہ قیاطب عن ابن مسعود حدیث ۱۰۲۴۹ مؤسسة الرسالة بیروت ۲/ ۲۲۰

کیا واجب ہو گئی۔ فرمایا:

<p>پہلے کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی، دوسرے کی مذمت کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی، تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو زمین میں، (امام احمد، بخاری اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے اسے روایت کیا۔ت)</p>	<p>هذا اثنيتم عليه خيرا فوجب له الجنة و هذا اثنيتم عليه شرا فوجب له النار انتم شهداء الله في الارض۔ رواه احمد والشيخان¹ عن انس رضي الله تعالى عنه۔</p>
--	---

اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علماء و صلحاء اہلسنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے شفاعت اخیار سے محروم رہے گا، یہ شاعت کیا کم ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ (اللہ کی پناہ۔ت) پنجم: اصل یہ کہ گناہ علانیہ دوہر آگناہ ہے کہ اعلان گناہ دوہر آگناہ بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>میری سب امت عافیت میں ہے سوان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں (بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اور امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے۔ت)</p>	<p>كل امتي معافي الا المجاہرين، رواه الشيخان² عن ابي هريرة والطبراني في الاوسط عن ابي قتادة رضي الله تعالى عنهما۔</p>
---	--

نیز حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

<p>ہمیشہ اللہ کا عذاب بندوں سے دور رہے گا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو ڈھانپیں</p>	<p>لايزال العذاب مكشوفاً عن العباد لماً استتروا بمعاصي الله فاذا اعلنوها</p>
--	--

¹ صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ثناء الناس علی البیت قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۸۳، صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فی وجوب الجنة والنار بشهادة المومنین الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۰۸

² صحیح البخاری کتاب الادب باب ستر المؤمن علی نفسه قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۹۶، صحیح مسلم کتاب الزبد باب عقوبة من یامر بالمعروف الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۱۲، المعجم الاوسط حدیث ۲۳۹۵ مکتبة المعارف ریاض ۵۲/۵-۲۵۱

<p>اور چھپائیں گے پھر جب علانیہ گناہ و نافرمانیاں کریں گے تو وہ عذاب کے مستحق اور سزاوار ہو جائیں گے محدث دہلوی نے مسند الفردوس میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کیا۔ (ت)</p>	<p>استرجوا عذاب النار، رواہ فی مسند^۱ الفردوس عن المغیرة بن شعبه رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔</p>
---	---

اعلان پر باعث نفس کہ جرات و جسارت و سرکشی و بے حیائی اور مرض کا علاج ضد سے ہوتا ہے جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی ندامت و پشیمانی ظاہر کرے گا اور اپنے قول یا فعل یا عقیدہ کی بدی و شاعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکساری پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا، فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کر سکتا ہے ان میں اکثر وجوہ یہ ہوتا ہے کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجدہ میں توبہ کرے مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقاً اور بعض صورتیں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں اور حرج مدفوع بالنص ہے تاہم اس قدر ضرور چاہئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو سب میں ادنیٰ درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

<p>جیسا کہ ہمارے علماء کرام نے حضرت امام مالک کو ان کے استدلال سے جواب دیا کیونکہ امام مالک نے حدیث اعلتوا النکاح (لوگو! نکاح کا اعلان کیا کرو) سے نکاح کے لئے اسے شرط قرار دیا ہے ہمارے ائمہ نے فرمایا: جو شخص نکاح پر گواہ بنا یگا تو بلاشبہ اس نے نکاح کا اعلان کر دیا۔ (گویا حدیث میں اعلان سے تشہیر مراد ہے۔ مترجم) جیسا کہ مختصر کرنی اور مذہب تحریر کرنے والے امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مہسوط اور ان دو کے علاوہ دوسری کتابوں میں مذکور ہے۔ (ت)</p>	<p>کما اجاب علماءؤنا تمسک الامام مالک فی اشتراط الاعلان بحدیث اعلتوا النکاح ان من اشهد فقد اعلن کما فی مختصر کرنی ومہسوط الامام محرر المذہب وغیرہما۔</p>
---	--

مگر وہ مقاصد شرح یہاں بے مشاکلت و مشابہت حاصل نہ ہوں گے و لہذا اعلامہ مناوی نے فیض القدر میں اس حدیث کی شرح میں لکھا:

<p>گناہ کے ہوتے ہی ایسی نئی توبہ کریں جو اس گناہ کی مجالس (اس کی مثل) ہو باوجودیکہ اس</p>	<p>احث عندھا توبۃ تجانسھا مع رعاۃ المقابله وتحقق</p>
---	--

^۱ الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۷۵۷۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۹۶/۵

المشكلة ^۱ اہم مختصراً۔	میں رعایت مقابلہ و تحقق مشاکلت ہو (مختصراً عبارت مکمل ہوئی)۔ (ت)
-----------------------------------	--

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہار توبہ کر دیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہو اور وہ فائدہ کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے بلکہ حقیقتہً وہ مرض کہ باعث اعلان تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر جمع کثیر میں کر لیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکساری کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا درکنار ہنوز خود داری و استنکاف باقی ہے اور جب واقعہ ایسا ہو تو حاشا توبہ سر کی بھی خبر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف، پھر انصاف کیجئے تو اس کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کر لی ہے اور اس جمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خود داری و استنکاف کی خبر دے رہا ہے ورنہ گزشتہ توبہ کا قصہ پیش کرنا گواہوں کے نام گناہانان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا مگر یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حروف کہہ لینا کہ الہی! میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی، پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے اس کے ساتھ بندوں کے معاملے تین قسم ہیں ایک یہ کہ گناہ کی اس کی سزا دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں، دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط و اختلاط سے تحفظ و تحرز نہ کیا جائے کہ بد مذہب کا ضرر سخت معتمد ہوتا ہے، تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم و تکریم مثل قبول شہادت و اقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں، فاسق و بد مذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فوراً موقوف ہو جاتی ہے الا فی بعض صورت مستثنیات مذکورۃ فی الدر وغیرہ (مگر بعض ان صورتوں میں جو در مختار وغیرہ میں مذکور ہیں۔ ت) مگر دو قسم باقی ہنوز باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمان اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو اس لیے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوا ہے۔ عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تہمی کے سر میں کچھ خیالات بد مذہب ہی گھومنے لگے، امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی طلبی کا حکم صادر فرمایا وہ حاضر ہوا امیر المومنین نے کھجور کی شانیں جمع کر رکھیں اور اسے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا فرمایا تو کون ہے؟ کہا میں عبد اللہ صبیغ ہوں، فرمایا اور میں عبد اللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا پھر قید خانے بھیج دی، جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا

سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولایا امیر المومنین! واللہ اب وہ

^۱ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی حدیث ۷۶۳ دار المعرفۃ بیروت ۲۰۶/۱

ہوا میرے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اب اس کا حال صلاح پر ہے اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرمائی، دارمی سنن اور نصر مقدسی و ابوالقاسم اصبہانی دونوں کتاب الحجۃ ابن الابناری کتاب المصارف اور لاکاؤی کتاب السنۃ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں سلیمان بن یسار سے راوی:

<p>قبیلہ بنی تمیم کا ایک شخص جس کو "صبیح بن عسل" کہا جاتا تھا مدینہ منورہ آیا اس کے پاس کچھ کتابیں تھیں اور قرآن مجید کے متشابہات کے بارے میں پوچھتا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے ایک آدمی بھیج کر اسے اپنے ہاں بلا لیا اور اس کے لئے کھجوروں کی چند بڑی ٹہنیاں تیار رکھیں جب وہ امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا، میں عبداللہ صبیح ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ عمر ہوں، پھر اس کی طرف بڑھے اور ان ٹہنیوں سے اسے مارنے لگے اسے مسلسل مارتے رہے یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا اور اس کے چہرے پر خون بہنے لگا، اس نے کہا بس بھی کریں کافی ہو گیا ہے امیر المؤمنین! خدا کی قسم میں اپنے دماغ میں جو کچھ پاتا تھا وہ نکل گیا ہے یعنی ختم</p>	<p>رجل من بنی تمیم یقال له صبیح بن عسل قدم المدینة وكان عنده كتب فكان یسأل عن متشابہ القرآن فبلغ ذلك عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فبعث الیہ وقد اعد له عراجین النحل فلیما دخل علیہ قال من انت قال انا عبد اللہ صبیح قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا عبد اللہ عمر واما الیہ فجعل یضربہ بتلك العراجین فما زال یضربہ حتی فما زال یضربہ حتی شجہ وجعل الدم یسبیل علی وجهه فقال حسبك یا امیر المؤمنین واللہ فقد ذهب الذی اجد فی رأسی¹۔</p>
--	---

¹ تنہذیب تاریخ دمشق الكبير ترجمہ صبیح بن عسل دار احیاء التراث العربی بیروت ۶/ ۳۸۷، سنن الدارمی حدیث ۱۳۶ دار المحاسن

ہو گیا ہے نصر مقدسی اور ابن عساکر نے ابو عثمان نہدی کے حوالے سے صبیغ سے روایت کی، امیر المومنین نے اہل بصرہ کو لکھا کہ وہ صبیغ کے پاس نہ بیٹھا کریں، چنانچہ ابو عثمان نے بیان کیا (کہ اس حکم کے بعد لوگوں کی یہ حالت ہو گئی کہ) اگر وہ شخص آتا اور ہم ایک سو کی تعداد میں موجود ہوتے تو ہم ادھر ادھر بکھر جاتے، دارمی، ابن عبد الحکیم اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ ابن عمر کے آزاد کردہ غلام سے روایت کی غلام نے کہا حضرت عمر فاروق نے اس سے دریافت فرمایا: تو کس بارے میں سوال کرنا چاہتا ہے، اس نے جواب دیا اور بیان کیا۔ پھر امیر المومنین نے لاٹھیاں منگوانے کے لیے میرے پاس آدمی بھیجا اور لاٹھیاں منگوا کر اس سے مارا پیٹا یہاں تک کہ اس کی پیٹھ زخمی ہو گئی، اسے اس حالت میں رخصت کر دیا تاکہ وہ صحت یاب ہو کر ٹھیک ہو گیا، پھر اسے طلب کیا تاکہ اسے مزید زد و کوب کریں، صبیغ مذکور نے عرض کی اے امیر المومنین! اگر مجھے ماڈالنا چاہتے ہیں تو مجھے مار ڈالیں اور اگر میرا علاج کرنا چاہتے ہیں تو خدا کی قسم اب میں ٹھیک ہو گیا ہوں، امیر المومنین نے پھر اسے اپنے وطن جانے کی اجازت دے دی اور اس کے بارے میں حضرت

ولنصر وابن عساکر عن ابی عثمان النهدی عن صبیغ کتب یعنی امیر المومنین الی اهل البصرة ان لاتجالسوا صبیغاً قال ابو عثمان فلو جاء ونحن مائة لتفرقنا عنه¹۔ وللداری وابن عبد الحکیم ابن عساکر عن مولی ابن عمر قال قال له عمر عما تسأل فحدثه فأرسل الی عمر یطلب الجرید ضربہ بها حتی ترک ظہرہ دبرة ثم ترکہ حتی برء ثم دعا بہ لیعود بہ فقال صبیغ یا امیر المومنین ان کنت ترید قتلی فأقتلنی قتلاً جبیلًا وان کنت ترید تداوینی فقد و اللہ برئت فأذن له الی ارضه و کتب له الی ابی موسی الاشعری ان لایجالسه احد من المسلمین فأشدد ذلك علی الرجل

¹ تہذیب دمشق الکبیر ترجمہ صبیغ بن عسل دار احیاء التراث العربی بیروت ۶/ ۳۸۷

<p>ابوموسیٰ اشعری کی طرف یہ ہدایت تحریر بھیجی کہ کوئی مسلمان اس شخص کے پاس نہ بیٹھنے پائے، یہ حکم اسے گراں گزرا، کچھ عرصہ بعد ابوموسیٰ اشعری نے امیر المومنین کو لکھا کہ اس کی حالت اچھی ہو گئی ہے۔ آپ نے انھیں جواب بھیجا کہ اب لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دے دیں، ابن ابی اللہاری نصر مقدسی لاکائنی اور ابن عساکر نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت فرمائی کہ انھوں نے پورا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ پھر ہمیشہ صبیغ اپنی قم (بے قدر) کہتر ہو گیا یہاں تک کہ اسے موت آگئی، باوجود یہ کہ وہ اپنی قوم کا سردار تھا۔ (ت)</p>	<p>فکتب ابو موسیٰ الی عمر ان قد حسنت هیأتہ ان ائذن للناس فی مجالستہ^۱ ولا بن الابناری و لنصر و اللالکائی و ابن عساکر عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ذکر القصة قال فلم یزل یعنی صبیغاً و ضیعاً فی قومه حتی هلك و کان سید قومہ^۲۔</p>
---	--

پھر صحت توبہ پر اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی مدت متعین نہیں کر سکتے جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصطلاح ہو گئی اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات بر طرف ہوں گے، فتاویٰ امام قاضی خاں پھر فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

<p>بد کردار جب تائب ہو جائے تب بھی اس کی شہادت مقبول نہ ہوگی جب تک کہ کچھ زمانہ بیت جائے تاکہ اس پر توبہ کے آثار ہو جائیں، اور صحیح یہ ہے کہ یہ مسئلہ قاضی کی رائے پر منحصر ہے۔ (یعنی جب قاضی کو اس سے مکمل اطمینان ہو جائے تو پھر شہادت مقبول ہوگی۔ مترجم)۔ (ت)</p>	<p>الفاسق اذا تاب لا تقبل شہادته ما لم یمض علیہ زمان یمض علیہ اثر التوبۃ و الصحیح ان ذلک مفضو الی الرائی القاضی^۳۔</p>
--	--

ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے ایک سادہ دل راست گو سے کوئی گناہ ہو اس نے توبہ کی اس کے صدقہ پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ کا اعتبار نہ کریں گے اگرچہ ہزار مجمع میں تائب ہو، امام اجل ملک العلماء ابو بکر مسعود کاشانی قدس سرہ، الربانی بدائع میں

^۱ تہذیب دمشق الکبیر ترجمہ صبیغ بن عسل ۶ / ۳۸۷ و سنن الدارامی حدیث ۱۵۰ / ۱۱

^۲ تہذیب دمشق ترجمہ صبیغ بن عسل دار احیاء التراث العربی بیروت ۶ / ۳۸۷

^۳ فتاویٰ ہندیہ کتاب الشہادات الباب الرابع الفصل الثانی نورانی کتب خانہ پشاور ۳ / ۲۶۸

فرماتے ہیں:

<p>جو کوئی دروغ گوئی یعنی جھوٹ بولنے میں مشہور ہو تو اس کے لئے کوئی عدالت نہیں لہذا کبھی بھی اس کی شہادت مقبول نہیں ہو سکتی اگرچہ تائب ہو جائے۔ بخلاف اس شخص کے جس نے بھول کر جھوٹ کہہ دیا یا کبھی کبھار اس سے غلط بیان ہو گئی پھر اس نے توبہ کر ڈالی (تو اس کی شہادت توبہ کرنے کے بعد مقبول ہوگی، مترجم) اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔</p> <p>(ت)</p>	<p>المعروف بالكذب لا عدالة له ولا تقبل شهادته ابداً وان تاب بخلاف من وقع في الكذب سهواً او ابتلى به مرة ثم تاب¹ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
---	---

مسئلہ ۱۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں:

زید کہتا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی علیہ الرحمۃ صحابہ سے افضل ہیں اور ایصال نفع و نقصان کے مالک ہیں چنانچہ مجھ کو ان کی گیارہویں کرنے سے ترقی ہوئی، گیارہویں اور مولود میرا ایمان ہے۔ عمر و کہتا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی علیہ الرحمۃ صحابہ کرام سے افضل نہیں اور نہ مالک نفع و ضرر ہیں البتہ ان کی مقدس روح کو فاتحہ شریعی وغیرہ کا ثواب پہنچانا موجب خیر و برکت ہے۔ گیارہویں اور مولود اقدس مروجہ داخل ایمان نہیں کیونکہ میں نے یہ دونوں امانت باللہ کے معنی میں سے نہیں سنے، لیکن یہ بات ضرور ہے کہ ذکر و ولادت جناب رسالتی علیہ افضل التحیات کا مشروع طور پر کرنا ایمان کے لوازمات سے ہے اور باعث فلاح دارین ہے۔ کس کا قول درست ہے؟ بیہنواتوجروا (بیان کرو تا کہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل کہنا گمراہی ہے اور بطنائے الہی مالک نفع و ضرر کہنے میں حرج نہیں، مسلمان جب ایسا لفظ کہتا ہے اس کی مراد یہی ہوتی ہے نہ یہ کہ معاذ اللہ بذات خود بے عطائے الہی مالک نفع و ضرر جانے کہ یہ کفر خاص ہے اور کوئی مسلمان اس قصہ سے نہیں کہتا۔ مجلس میلاد مبارک و یازدہم شریف میں دو حیثیتیں ہیں ایک حیثیت خصوصی فعل اس طور پر تو فرانس حتیٰ کہ نماز و روزہ بھی داخل ایمان و جزء ایمان نہیں، امانت باللہ (میں اللہ پر ایمان لایا۔ ت) میں ان کا بھی ذکر صریح نہیں، دوسری حیثیت مقصد و منشاء یعنی محبت و تعظیم حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبت و تعظیم البیت و صحابہ و اولیاء و علماء رضی اللہ تعالیٰ

¹ بدائع الصنائع کتاب الشہادۃ فصل اما الشرائط ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۶/۲۶۹

عنہم بھی اس میں داخل ہے یہ ضرور رکن ایمان ہے:

<p>اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) ارشاد فرمایا ان کی (یعنی حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی) تعظیم و توقیر کرو۔ (ت) اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں اس وقت تک کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک اس میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤ (یعنی وہ سب سے زیادہ مجھے محبوب رکھے)۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم والا ہے۔ (ت)</p>	<p>قال اللہ تعالیٰ "وَعَزَّزْتُ مُحَمَّدًا وَتَوَقَّرْتُ لَهُ" ¹۔ وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجبعین ²۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
---	--

مسئلہ ۲۲۶۱۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

- (۱) زید نے ایک شخص کو حقہ بھر کر دیا، شخص مذکور نے حقہ لے کر ایک شعر پڑھا، زید نے لائ علمی کی وجہ سے یہ کہاسمع اللہ لمن ہمیں کیا، اس کے واسطے کیا حکم ہے؟
 - (۲) دیگر سوال یہ ہے کہ جس شخص کی قرابت داری راضیوں سے ہو اور ان کے کھانے پینے میں اور زیست و مرگ میں بھی شامل ہو اور کوئی سمجھائے تو اس کا یہ جواب کہ ہم سے یہ ترک ہو نہیں سکتا،
 - (۳) اور مسئلہ سوم یہ ہے کہ جو شخص سود خور سے محبت قلبی رکھے اور بعد مرگ اس کے مال کی پیروی بہت سی کرے اس کے واسطے کیا حکم ہے؟
 - (۴) چہارم زید کی والدہ کا زید کی شادی کے وقت تک یہ عقیدہ تھا کہ حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے برابر کسی صحابی کا رتبہ نہیں ہے۔ بینوا تو جروا۔ (بیان کرو تا کہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)
- الجواب:

- (۱) پہلا لفظ ناپاک جس نے بکا سے نئے سرے سے کلمہ پڑھنا چاہئے اور اپنی عورت سے تجدید نکاح کرے لانه استہزاء بکلمۃ الحمد الالہی عز جلالہ (اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ (کہ جس کا جلال و رعب غالب ہے) کے کلمہ حمد کے ساتھ مذاق ہے۔ ت)

¹ القرآن الکریم ۹/۴۸

² صحیح البخاری کتاب الایمان باب حب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الایمان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۷۱

(۲) رافضیوں سے میل جول حرام ہے اور اس کا مرتکب اگر رافضی نہ بھی ہو تو سخت درجہ کا فاسق فاجر ضرور ہے اور جب وہ اس پر اصرار کرتا ہے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ خود اس سے ملنا جلنا ترک کر دیں۔

<p>اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) ارشاد فرمایا: اگر شیطان تمہیں بھلاوے میں ڈال دے تو پھر یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔ (ت)</p>	<p>قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَأَمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَتَعَدَّ بَعْدَ الَّذِي كُذِّبَ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ①۔</p>
---	--

(۳) سود خور سے محبت اگر اپنی کسی قرابت، رشتہ، جائز احسان کی وجہ سے ہے تو اس قدر پر انسان مجبور ہے اور بے اس کے اس سے بھی خلط ملط منع ہے۔

<p>تفسیر احمدی میں یہ ذکر کرنے کے بعد کہ اوپر ذکر کردہ آیہ کریمہ ہر کافر بدعتی اور فاسق کو شامل ہے یہ بیان فرمایا کہ ان سب کے پاس بیٹھنا شرعاً منع ہے۔ (ت)</p>	<p>فِي التفسير الاحمدى بما ذكر شمول الكريمة المتلوة لكل كافر والابتدع والفاسق ان القعود مع كلهم ممنوع ②۔</p>
--	--

اور بعد مرگ اس کے مال کی پیروی سے اگر مراد یہ ہے کہ اس کا سود جو لوگوں پر پھیلا ہوا تھا وصول میں کوشش کی جب تو یہ کوشش کرنے والا بھی سود خوار کی طرح ملعون ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والے سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (ت)</p>	<p>لعن الله اكل الربا ومؤكله وكاتبه وشاهديه ③۔</p>
--	--

اور اگر کسی مال حلال کے لئے کوشش کی تو حرج نہیں۔

(۴) زید کی والدی عقیدہ مذکورہ کے سبب اہلسنت سے خارج اور ایک گمراہ فرقے تفضیلیہ میں داخل ہے جن کو ائمہ دین نے رافضیوں کا چھوٹا بھائی کہا ہے مگر اس سے زید پر کچھ الزام

① القرآن الکریم ۶/۲۸

② التفسیرات الاحمدیہ تحت آیة وما علی الذین یتقون من حسابہم مطبعہ کریمیہ بمبئی ص ۳۸۸

③ صحیح مسلم کتاب البیوع باب الرباء قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۷/۲

نہیں جبکہ وہ اس عقیدہ میں شریک نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳: از سنہبل ضلع مراد آباد مجلہ ٹیلہ مرسلہ نادر حسین صاحب ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ

زید نے بھنگی کے گھر پر جا کر اس کے گھر کے کھانے پکے ہوئے پر فاتحہ جناب شاہ بدیع الدین یعنی مدار صاحب دے کر کچھ دام اور شیرینی اور خشک آٹا وغیرہ اپنے گھر لاکر استعمال میں لایا اور سالہا سال سے ایسا ہی کیا کرتا ہے یعنی وہ اپنا اسے پیر سمجھتے ہیں، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا یہ فعل شرعاً جائز تھا یا ناجائز؟ اگر جائز تھا تو احکام شرعیہ کے کون شے کے جواز سے؟ اور اس کے لائے جنس کا کھانا دوسرے مسلمان کو چاہئے یا نہیں؟ اور اگر ناجائز تھا تو اس کی نسبت کیا حکم؟ مسلمانوں کو اس سے بچنا بہتر ہے یا نہیں؟

الجواب:

زید بیقید کا یہ فعل بہت ناپاک و بد ہے۔ یہاں علی العموم بھنگی کفار ہیں، اور کافر کی کوئی نیاز کوئی عمل قبول نہیں، نہ ہر گز اس پر ثواب ممکن جسے پہنچایا جائے۔

<p>اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) ارشاد فرمایا: اور ہم نے ان کاموں کا ارادہ کیا جو انھوں نے (دنیاوی زندگی میں) کئے پھر ہم انھیں بکھرا ہوا گرد و غبار بنا کر اڑادیں گے۔ (ت)</p>	<p>قال الله تعالى "وَقَدْ مَنَّآ اِلَى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبًا ؕ مَّثُوْرًا" ۱۔</p>
--	--

اس کے کھانے پر فاتحہ دینا اس کا ثواب پہنچنے کا اعتقاد ہے اور یہ قرآن عظیم کے خلاف ہے زیر پر توبہ فرض ہے بلکہ تجدید اسلام و نکاح چاہئے، بھنگی کا صدقہ جو یہ شخص لاتا اور کھاتا ہے اسلام کو ذلیل اور مسلمانوں کو متنفر کرتا ہے مسلمان اسے نہ کھائیں، اور یہ شخص تائب نہ ہو تو اسے بھنگیوں ہی پر چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴: از ڈیپہ اسحاق اللہ ملک گجرات مرسلہ پیر زادہ محمد معصوم شاہ صاحب ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ

بخدمت جناب مجدد ہند مولانا مولوی صاحب احمد رضا خاں صاحب، بعد تسلیم کے گزارش حال یہ ہے کہ آپ کے نام پیر ڈیپہ سے فتویٰ لکھا ہے وہ شخص مولوی اشرف علی کا پیر و ہے اور یہاں پر چار سو مکان اہلسنت و جماعت کے ہیں ان کو مولوی اشرف علی کے سپرد کرنا چاہتا ہے یعنی ہمارے ہاں

دستور ہے کہ شادی میں نکاح کے وقت تاشہ بجایا کرتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ غیر مقلد ہماری جماعت میں نہ آنے پائیں مگر یہ شخص اشر فاعلی کے پیرو ہو کر تاشہ بجانا منع کرتا ہے اور جس شے میں گناہ نہ ہو اس کو بھی منع کرتا ہے اس واسطے آپ اسحاق اللہ کے نام پر لکھنا تاکہ ہم ان شیطانوں کے پھندوں سے بچیں اگرچہ یہاں پر تاشہ بجن بند ہووے تو ہم کو اپنے مذہب سے پھر جانے کا خوف ہے۔

الجواب:

جناب پیرزادہ صاحب دام مجد ہم تسلیم!

شرح مطہر نے شادی میں دف جس میں جلا جل نہ ہوں اور قانون موسیقی پر نہ بجائیں جائز رکھا ہے۔ ڈھول تاشہ باجے جس طرح رانج ہیں جائز نہیں ناجائز بات کو اگر کوئی بد مذہب یا کافر منع کرے تو اسے جائز نہیں کہا جاسکتا، کل کو کوئی وہابی ناچ کو منع کرے تو کیا اسے بھی جائز کر دینا ہوگا، سنی مسلمانوں کو دین پر ایسا بودا پوج اعتقاد چاہئے کہ گناہ کی اجازت نہ ملے تو دین ہی سے پھر جائیں، دین پر اعتقاد ایسا چاہئے کہ لا تشرک باللہ وان حرقت (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرا اگرچہ تجھے جلا دیا جائے۔ ت) اگر کوئی جلا کر خاک کر دے تو دین سے نہ پھرے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

کچھ لوگ کنارے پر کھڑے اللہ کو پوجتے ہیں اگر کوئی بھلائی پہنچی جب تو خوش ہیں اور کوئی آزمائش ہوئی تو الٹے منہ پلٹ گئے ایسوں کا دنیا و آخرت دونوں میں گھانا ہے یہی صریح تزیار کاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ (ت)

"وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْجُزُ اللَّهُ عَلَى حَرْفٍ قَانَ أَصَابَهُ خَيْرٌ أَظْمَانَ
بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فَتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ حَسِرَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةَ ذَلِكُمْ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝" ¹ - و العیاذ باللہ
تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

سود کھانا اور جو ا کھیلنا اور زانی وغیرہ سب فعل بد کی گناہ ایک برابر ہے یا نہ؟ اور ایسے آدمی کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

یہ سب افعال حرام اور سخت کبائر ہیں، اور ان میں سے کسی فعل کا مرتکب مستحق ناروغضب جبار ہے

¹ القرآن الکریم ۲۲/۱۱

پھر زنا کہ سخت خبیث کبیرہ ہے اس میں اگر حق العبد شامل نہ ہو تو سود اور جو اس سے بدتر ہیں سودم کی نسبت صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الرُّبُوثُ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ حُوبًا اَدْنَاهُنَّ اَنْ يَّقَعَ الرَّجُلُ عَلٰى اَمه ¹ ۔	سود کھانا تہتر گنا ہوں کا مجموعہ ہے ان میں سے سب سے ہلکا گناہ ایسا ہے جیسے آدمی ماں سے زنا کرے۔
--	--

اور اگر زنا میں حق العبد بھی شامل ہے تو وہ سود اور جوئے دونوں سے بدتر ہے کہ سود اور جوئے کا اثر مال پر ہے اور زنا کا ناموس پر اور ناموس مال سے عزیز تر ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ کھانا کھانا نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶:۲۹۴: از مقام سوجت مارواڑ بازار کے اندر مسؤلہ شیخ نئے میاں کلاہ فروش داہن منڈی

(۱) یہ کہ کاہنوں اور جو تھیوں سے ہاتھ دکھلا کر تقدیر کا بھلا یا برادر یافت کرنا۔

(۲) اور بچاری نوجوان بیوہ عورتوں کے نکاح ثانی کو برا سمجھنے اور نکاح ثانی کرنے والوں پر طعن کرنا۔

(۳) اور بیاہ شادیوں میں طوائف اور بھانڈ نچانا

(۴) اور جوئے کا انگہ لگانا ہرجیت کا جیسا کہ اکثر ہندو مہاجن وغیرہ لگایا کرتے ہیں ایسا کام کرنے والے حنفی المذہب اور اہلسنت و جماعت رہے یا نہیں، کیا حکم ہے؟ بیدنوا تو جو (بیان فرماتا کہ اجر و ثواب پاؤت)۔

الجواب:

(۱) کاہنوں اور جو تھیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا، برادر یافت کرنا اگر بطور اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفر خالص ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا:

فقد كفر بما نزل على محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ۲۔	بے شک اس سے انکار کیا جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا گیا۔ (ت)
---	---

اور اگر بطور اعتقاد و تيقن نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا:

¹ سنن ابن ماجہ ابواب التجارات باب التغلیظ فی الرباء بیچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۶۵

² جامع الترمذی کتاب الطہارت باب ماجاء فی کراہیة ایتان الحائض امین کمپنی دہلی ۱۹

لم یقبل اللہ له صلوة اربعین صباحاً ¹	اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔
---	---

اور اگر ہزل و استہزاء ہو تو عبث و مکروہ حماقت ہے۔ ہاں اگر بقصد تعجیر ہو تو حرج نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔
(۲) نکاح ثانی کو برا سمجھنا اور اس پر طعن کرنا اگر محض بر بنائے رسم و رواج و مصالح عرفیہ ہے نہ یوں کہ اسے شرعاً حرام جانیں یا شرعاً حلال جان کر تحلیل تکمیل شرع کو برا سمجھ تو چنداں مورد الزام نہیں۔

کیا فصلناہ باطیب تفصیل فی رسالتنا عقائد التہانی	جیسا کہ ہم نے اس مسئلہ کی بہت عمدہ تفصیل اپنے رسالہ عقائد التہانی فی حکم نکاح الثانی میں بیان کی ہے۔ (ت)
---	--

اور اگر اسے شرعاً حرام سمجھتا ہے تو حکم کفر ہے اور شرعاً حلال جان کر تحلیل شرع کو معاذ اللہ برا جانتا ہے تو صریح مرتد، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) طوائفوں کا ناچ مطلقاً حرام قطعی ہے جس کی حرمت پر متعدد آیات قرآنیہ ناطق ہیں بھانڈ جس طرح نقلیں بنایا اور لوگوں کو ہنسایا کرتے ہیں یہ بھی شرعاً حرام ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من قعد وسط الحلقة فهو ملعون ²	جو مجلس بری کے درمیان بیٹھا وہ ملعون ہے۔ (ت)
--	--

اور مزامیر کے ساتھ ان کا گانا بھی حرام ہے اور اگر لچکے توڑے کے ساتھ ناچتے ہوں تو یہ بھی حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔
(۴) جو ابھی بنص قطعی قرآن حرام ہے مگر ان افعال کے کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے مستحق عذاب نار ہوتا ہے مگر حنفیت یا سنیت سے خارج نہیں ہوتا جب تک اعتقاد میں فرق نہ ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔
مسئلہ ۳۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں اطاعت والدین و بردار ان واجب ہے یا فرض؟ اور در صورت ارتکاب ان کے یہ گناہ کبیرہ مثلاً زنا کرنا، چوری کرنا، داڑھی منڈانا،

¹ جامع الترمذی کتاب الاشریۃ باب ماجاء فی شارب الخمر ایمن کینی دہلی ۸/۲

² جامع الترمذی کتاب الادب ماجاء فی کراہیۃ القعود وسط الحلقة ایمن کینی دہلی ۱۰۰/۲

یا کتروانا، ترک اطاعت ہے یا اب بھی اطاعت کرنا چاہئے، اور اگر بعد ارتکاب کے لڑکا اپنے باپ سے یا چھوٹا بھائی بڑے بھائی سے کہے کہ داڑھی منڈانا یا زنا کرنا یا چوری کرنا چھوڑ دو، اور اس کے جواب میں وہ کہے کہ یہ تو ضرور کروں گا۔ اس حالت میں طاعت کرے یا نہیں؟ اور اگر وہ شخص توبہ سے انکار کرے تو کافر ہوا یا نہیں؟ بینوا تو جروا (بیان فرماتا کہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

اطاعت والدین جائز باتوں میں فرض ہے اگرچہ وہ خود مرتکب کبیرہ ہوں، ان کے کبیرہ کا وبال ان پر ہے مگر اس کے سبب یہ امور جائزہ میں ان کی اطاعت سے باہر نہیں ہو سکتا، ہاں اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم کریں تو اس میں ان کی اطاعت جائز نہیں۔

لاطاعة لاحد في معصية الله تعالى ¹	اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت (فرمانبرداری) نہیں۔ (ت)
--	--

ماں باپ اگر گناہ کرتے ہوں تو ان سے بہ نرمی و ادب گزارش کرے اگر مان لیں، بہتر و نہ سختی نہیں کر سکتا بلکہ غیبت میں ان کے لئے دعا کرے، اور ان کا یہ جاہلانہ جواب دینا کہ یہ تو ضرور کروں گا یا توبہ سے انکار کرنا دوسرا سخت کبیرہ ہے مگر مطلقاً کفر نہیں جب تک حرام قطعی کو حلال جاننا یا حکم شرعی کی توہین کے طور پر نہ ہو اس سے بھی جائز باتوں میں ان کی اطاعت منع نہ کی جائے گی ہاں اگر معاذ اللہ یہ انکار روجہ کفر ہو تو وہ مرتد ہو جائیں گے اور مرتد کے لئے مسلمان پر کوئی حق نہیں رہا بڑا بھائی وہ ان احکام میں ماں باپ کا ہمسر نہیں، ہاں اسے بھی حق تعظیم حاصل ہے۔ اور بلاوجہ شرعی ایذا رسانی تو کسی مسلمان کی حلال نہیں، اور اللہ تعالیٰ سب مخلوق سے زیادہ جانتا ہے۔ (ت)

مسئلہ ۳۱: از پبلی بھیت کچہری کلکٹری مرسلہ جناب مولوی عرفان علی صاحب رضوی برکاتی بیسپوری ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

اہل ہندو کے میلوں میں مثل دسہرہ وغیرہ میں جو مسلمان دیکھنے کی غرض سے جاتے ہیں کیا ان کی عورتیں نکاح سے باہر ہو جاتی ہیں؟ کیا تجارت پیشہ لوگوں کو بھی جانا ممنوع ہے؟

الجواب:

ان کا میلہ دیکھنے کے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے۔ اگر ان کا مذہب ہی میلہ ہے جس میں وہ اپنا

¹ مسند امام احمد بن حنبل بقیہ حدیث الحکم بن عمرو والغفاری المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۶۶

کفر و شرک کریں گے کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملہ کبائر ہے پھر یہ بھی کفر نہیں اگر کفری باتوں سے نافر ہے ہاں معاذ اللہ ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا جانے تو آپ ہی کافر ہے اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے ورنہ فاسق ہے۔ اور فسق سے نکاح نہیں جاتا۔ پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔ حدیث میں ہے:

جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انھیں میں سے ہے اور جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے (امام ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں اس کو روایت فرمایا اور علی بن معبد نے کتاب الطاعة والمعصية میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسے روایت کیا اور امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ نے کتاب الزہد میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے اس کو روایت کیا جبکہ وہ خطیب کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے جو کسی قوم کے ساتھ ہو کر ان کا جتھا بڑھائے تو وہ انہی میں شمار ہے۔ ت)

من کثر سواد قوم فهو منهم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ، رواہ ابو یعلیٰ^۱ فی مسندہ و علی بن معبد فی کتاب الطاعة والمعصية عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رواہ الامام عبداللہ بن المبارک فی کتاب الزہد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من قوله وهو عند الخطیب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ من سود مع قوم فهو منهم^۲۔

اور اگر مذہبی میلہ نہیں ہو و لعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات و قبائح سے خالی ہو اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ رد المختار میں ہے:

کرہ کل لہو والاطلاق	ہر کھیل مکروہ یعنی ناپسندیدہ کام ہے اور اس کو
---------------------	---

^۱ نصب الرایۃ لاحادیث الہدایۃ بحوالہ ابی یعلیٰ و علی بن معبد کتاب الجنایات المکتبۃ الاسلامیہ ۳/۳۶۷

^۲ کنز العمال بحوالہ حن عن انس حدیث ۲۳۶۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۹/۱۰، تاریخ بغداد ترجمہ عبداللہ بن عثمان ۷۲۶۷ دار الکتب العربی

شامل لنفس الفعل واستماعه ¹ ۔	مطلق (بغیر کسی قید) ذکر کرنا اس کے کرنے اور سننے دونوں کو شامل ہے۔ (ت)
---	--

طحطاوی صدر کتاب بیان علوم مخفی ذکر شعبہ میں ہے:

یظہر من ذلك حرمة التفرج عليهم لان الفرجة على المحرم حرام ² ۔	اس سے کھیل (تماشا) پر خوشی منانے کی حرمت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ کسی حرام کام پر خوشی منانا بھی حرام ہے۔ (ت)
---	--

یعنی شعبہ باز بھان متی بازیگر کے افعال حرام ہے اور اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے کہ حرام کو تماشا بنانا حرام ہے خصوصاً اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت اشد ہے اور اس وقت تجرید اسلام و تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔ غزالیوں میں ہے:

اتفق مشائخنا ان من رأى امر الكفار حسناً فقد كفر حتى قالوا في رجل قال ترك الكلام عنداكل الطعام حسن من المجوس او ترك المضاجعة عند هم حال الحيض حسن فهو كافر ³ ۔	ہمارے مشائخ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ جس نے کافروں کے کسی کام کو اچھا سمجھا تو وہ کافر ہو گیا انھوں نے یہاں تک شدت اختیار فرمائی کہ اگر کسی شخص نے (آتش پرستوں کے بارے میں کہا کہ ان کا طعام کھانے کے وقت خاموش رہنا اچھی بات ہے اور اسی طرح ایام ماہواری میں عورت کے پاس نہ لیٹنا عمدہ بات ہے تو وہ کافر ہے، (یعنی اہل کفر کی بات کو بھی اچھا کہنا یا سمجھنا خالص اسلام میں موجب کفر ہے)۔ (ت)
--	--

اور اگر تجارت کے لئے جائے تو اگر میلہ ان کے کفر و شرک کا ہے جانا ناجائز و ممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ۔ تیمیہ پھر تارخانیہ پھر ہندیہ میں ہے:

یکرہ للمسلم الدخول فی البیعة والکنسیة وانما یکرہ من حیث انه مجمع الشیاطین ⁴ ۔	یہودیوں کی عبادت گاہ اور عیسائیوں کے گرجے (چرچ) میں کسی مسلمان کا داخل ہونا مکروہ ہے اس لئے کہ وہ شیاطین کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ (ت)
--	---

¹ رد المحتار کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع دار احیاء التراث العربی بیروت ۵ / ۲۵۳

² حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار خطبة الكتاب دار المعرفة بیروت ۱ / ۳۱

³ غمز العیون البصائر مع الاشباہ والنظائر الفن الثانی ادارة القرآن والعلوم الاسلامی کراچی ۱ / ۲۹۵

⁴ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیة الباب الرابع عشر نورانی مکتب خانہ پشاور ۵ / ۳۴۶

بحر الرائق میں ہے:

والظاهر أنها تحريمية لأنها المرادة عند اطلاقهم ¹ - ظاہر یہ ہے کہ کراہت سے کراہت تحریمی مراد ہے کیونکہ "عند الاطلاق" وہی مراد ہوا کرتی ہے۔ (ت)
--

بلکہ ردالمحتار میں ہے:

فإذا حرم الدخول فالصلوة أولى ² - جب وہاں جانا اور داخل ہونا حرام ہے تو نماز پڑھنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے۔ (ت)

اور اگر لہو و لعب کا ہے اور خود اس سے بچنے نہ اس میں شریک ہو نہ اسے دیکھے نہ وہ چیزیں بیچے جو ان کے لہو و لعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں کہ ان کا مجمع ہر وقت محل لعنت ہے تو اس سے دوری میں خیر و سلامت ہے ولہذا علماء نے فرمایا کہ ان کے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلد لکھتا ہوا گزر جائے، غنیہ ذوی الاحکام پھر فتح اللہ المعین، پھر طحاوی میں ہے:

هم محل نزول اللعنة في كل وقت ولا شك انه يكره السكون في جميع يكون كذلك بل وان يسر في امكنتهم الا ان يهرول ويسرع وقد ردت بذلك آثار - اس لئے کہ ہر وقت مقامات کفار پر خدا کی لعنت برستی ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسی مجلس (اور جگہ) میں ٹھہرنا مکروہ ہے (ناپسندیدہ امر) ہے بلکہ ان کے مقامات کے قریب جب کبھی گزرنا پڑے تو جلدی سے دوڑ کر گزرے، چنانچہ آثار یہی وارد ہوا ہے۔ (ت)
--

اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا ان کے لہو و ممنوع کی چیز بیچے تو آپ ہی گناہ و ناجائز ہے، درمختار میں ہے:

قدمنا معزيا للنهر ان ما قامت البعصية بعينه يكره بيعه تحريماً والافتنزيها ³ - ہم نے "النهر الفائق" کی طرف نسبت کرتے ہوئے پہلے بیان کر دیا ہے جس کے ساتھ "بعينهم" گناہ قائم ہو اس کا فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر ایسا نہ ہو تو پھر کراہت تنزیہی ہوگی (ت)
--

¹ ردالمحتار بحوالہ بحر الرائق کتاب الصلوة مطلب تکرہ الصلوة في الكنسية دار احياء التراث العربي بيروت / ۲۵۴

² ردالمحتار بحوالہ بحر الرائق کتاب الصلوة مطلب تکرہ الصلوة في الكنسية دار احياء التراث العربي بيروت / ۲۵۴

³ درمختار کتاب الحظرو الاباحة فصل في البيع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۴۷

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

<p>جب کوئی مسلمان دارحرب (دار کفر) میں کاروبار کے لئے جانا چاہے اور اس کے ساتھ گھوڑا اور ہتھیار وغیرہ ہوں اور وہ انھیں (وہاں) بیچنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اسے نہ روکا جائے۔ (ت)</p>	<p>اذا اراد المسلم ان يدخل دار الحرب بأمان للتجارة ومعه فرسه وسلاحه وهو لا يريد بيعه منهم لم يمنع ذلك منه¹۔</p>
---	--

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے وہ یہ کہ عالم انھیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کے لئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو یہ جانا حسن و محمود ہے اگرچہ ان کا مذہب ہی میلہ ہو ایسا تشریف لے جانا خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہا ثابت ہے مشرکین کا موسم بھی اعلان شرک ہوتا لیکہ میں کہتے:

<p>تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ شریک جس کا تو مالک ہے مگر وہ تیرا مالک نہیں۔ (ت)</p>	<p>لا شريك لك الا شريكك هو ك تبتلكه وما ملك۔</p>
--	--

جب وہ سفراء لا شریک تک پہنچے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے: ویلکم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس یعنی آگے استثنانہ بڑھاؤ، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ ت)

مسئلہ ۳۲: مسؤلہ اکبریٰ خاں محصل چندہ مدرسہ اہلسنت باشندہ شہر کہنہ روز پنجشنبہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ اس مسئلہ میں کہ حرام اور کفر اور سود کھانے میں کون سا گناہ صغیرہ ہے اور کون سا کبیرہ ہے؟ مہربانی فرما کر کے جواب بالتفصیل وارد ہونا چاہئے؟

الجواب:

لا اله الا الله، کفر ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے اور سود بھی کبیرہ ہے "إِلَّا اللَّهُمَّ إِنَّ رَبَّكَ وَإِسْمَ الْمَعْفُورَةِ"² (جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بیجیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں مگر یہ کبھی (شاذ و نادر) ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے یقیناً تمہارا پروردگار وسیع بخشش والا ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔ (اور اللہ سب کچھ طرح اچھی جانتا ہے۔ ت)

¹ فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الباب السادس نوری کتب خانہ پشاور ۲/۲۳۳

² القرآن الکریم ۵۳/۳۲

مسئلہ ۳۳ و ۳۴: از بناس محلہ کچی باغ مدرسہ مظہر العلوم حافظ نور محمد طالب علم ساکن منوی روز پنجشنبہ تاریخ ۹ محرم ۱۳۳۴ھ
(۱) بدعت سیدہ کا عامل و معتقد گناہ کبیرہ کے عامل سے زیادہ فاسق ہے یا کم یا برابر؟

(۲) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، کاص کروہ جھوٹ جن سے خلق خدا میں فتنہ، دو دوست میں یا شوہر بی بی میں یا باپ بیٹے میں یا بھائی بھائی میں اُس جھوٹ سے رنجش ہو جائے باہم جدائی ہو کے گھر کی خرابی کی نوبت آجائے، اور مسلمان کے عیب کی تلاش و تجسس میں رہنا، کوئی مسلمان اگر پوشیدگی سے کوئی گناہ کرتا ہو تو اس کی تجسس میں لگے رہنا اور پتا پاتے پر یا محض اپنی شبہ و قیاس سے اس کو فاش کرنا شہرت دینا کس درجہ گناہ ہے اور گناہان مذکورہ بالا کمر تک فاسق و مستحق لعنت خدا اور رسول ہے یا نہیں؟ اور یہ سب گناہ شرعاً درجہ فسق میں زنا سے کم ہے یا زیادہ یا برابر؟ جواب مفصل اور مدلل درکار ہے۔ بینوا تو جو روا (بیان کرو اور اجر و ثواب پاؤ۔ت)

الجواب:

(۱) عمل بدعت سیدہ مکروہ و حرام و صغیرہ و کبیرہ ہر قسم ہے تو اس کا مرتکب مطلقاً فاسق بھی نہیں ہو سکتا جب تک اصرار نہ کرے اور اعتقاد بالبدعت السیدہ یعنی کسی عقیدہ قطعیہ اجماعیہ اہلسنت کے خلاف اعتقاد رکھنے والا ضرور ہر کبیرہ عمل سے بدتر کبیرہ کا مرتکب اور فاسق عملی سے بدتر فاسق ہے۔ غنیہ میں ہے:

فسق الاعتقاد اشد من فسق العمل ^۱ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	اعتقاد میں فسق، عمل کے فسق سے بدتر ہے، اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت)
---	---

(۲) یہ سب گناہان کبیرہ ہیں اور ان کا مرتکب فاسق و مستحق لعنت، حدیث میں فرمایا:

الغیبة اشد من الزنا ^۲ ۔	غیبت سخت ہے زنا سے۔
------------------------------------	---------------------

اور ظاہر ہے کہ قتل مومن غیبت سے اشد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ" ^۳ ۔	فتنہ قتل سے سخت تر ہے۔
---	------------------------

^۱ غنیہ المستمل شرح منیہ المصلی فصل فی الامامة سہیل اکڈمی لاہور ص ۵۱۴

^۲ شعب الایمان حدیث ۶۷۴۱، ۶۷۴۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۶۱، مجمع الزوائد باب ماجاء فی الغیبة الی آخرہ دار الکتب بیروت ۸/ ۹۱

^۳ القرآن الکریم ۱۹۱/۲

اور ان سب میں حق العباد ہے تو اس زنا سے ضرور بدتر ہے۔ جس میں حق العباد نہ ہو مگر وہ جھوٹ جس سے کسی کا ضرر نہ ہو کہ بے مصلحت شرعی ہو تو گناہ و ضرور ہے مگر اسے زنا کے برابر نہیں کہہ سکتے کہ یہ صغیرہ ہے بعد اصرار کبیرہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۵: از موضع سوہاوہ ضلع بجنور محلہ مولویاں مسئلہ حفظ الرحمن روز شنبہ ۱۷ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ جو مسلمان نماز پڑھتے ہے قبلہ کی طرف، لیکن تصویر کو سجدہ کرتا ہے۔ اس کو کافر کہنا چاہئے یا نہیں؟ اگر کافر کہا جائے تو قول امام لایکفر اهل القبلة (امام اعظم کے نزدیک) اہل قبلہ کی تکفیر نہ کی جائے گی۔ (ت) کی کیا توجیہ ہے؟ نیز بخاری میں ہے حضرت انس سے روایت ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے: "جو ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہو، ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان ہے، اس کے لئے اللہ ورسول کا ذمہ ہے اس کے ذمہ میں اللہ کا عہد نہ توڑو"۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ فقط

الجواب:

سجدہ تحت اگر بت یا چاند یا سورج کو کرتا ہے ضرور اس پر حکم کفر ہے، کفر اگرچہ عقد قلبی ہے مگر جس طرح اقوال زبان اس پر دلیل ہوتے ہیں یوہیں بعض افعال جن کو شریعت نے ٹھہرا دیا ہے کہ یہ صادر نہیں ہوتے مگر کافر سے انھیں سے اشیاء مذکورہ کو سجدہ ہے یا معاذ اللہ مصحف شریف کو نجاست میں پھینک دینا یا کسی نبی کی شان میں گستاخی،

کما صرح به علماءنا المتكلمون في المسایرة و شروح المقاصد والمواقف والفقہ الاکبر وغیرہا۔	جیسا کہ اس کی تصریح ہمارے متکلمین علماء نے (متعدد کتب عقائد) مثلاً المسایرہ، شروح، مقاصد، المواقف اور فقہ اکبر وغیرہ میں (اچھے انداز سے) فرمائی ہے۔ (ت)
--	---

یوہیں تصویر اگر مشرکین کے معبودان باطل کی ہو تو اسے سجدہ کرنے پر بھی مطلقاً حکم کفر ہے۔

لاشترک العلة بل لافرق بینہا وبين الوثن الا بالتسطیح بالتجسیم۔	اس لئے کہ علت مشترک ہے (لہذا حکم بھی ایک ہے) بلکہ اس میں (یعنی تصویر) اور بت میں سوائے جسمانیت اور کوئی فرق نہیں (مراد یہ کہ وثن (بت) میں جسم ہے جبکہ عکسی اور نقشی تصویر میں جسم نہیں)۔ (ت)
---	--

اور اگر ایسی نہیں تو اسے سجدہ کرنا مطلقاً حرام و کبیرہ ہے مگر کفر نہیں جب تک بہ نیت عبادت

نہ ہو، جس صورت پر حکم کفر نہیں اس پر تو حدیث فقہ اکبر سے کوئی اشتباہ ہی نہیں اور جن صورتوں پر حکم کفر ہے ان پر جو اب ظاہر ہے اہل قبلہ وہی ہے کہ ضروریات دین پر ایمان لاتا ہو اور کوئی قول و فعل قاطع ایمان اس سے صادر نہ ہو ورنہ صرف قبلہ کی طرف ہماری کمی ہی نماز پڑھنا اور ہمارا ذبیحہ کھانا بنصوص قطعہ قرآن ایمان کے لئے کافی نہیں، منافقین یہ سب کچھ کرتے تھے اور یقیناً کافر تھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ (اہل نفاق) نماز ادا نہیں کرتے مگر جی ہارے سستی سے، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق نرے جھوٹے ہیں، آخر رکوع شریف تک (بہی ذکر ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر آپ ان سے پوچھیں (کہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو) تو جھوٹ کہہ دیں گے یہ تو ہم ہنسی کھیل کر رہے ہیں، (ان سے) فرما دیجئے کیا اللہ تعالیٰ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول (گرامی) سے ہنسی مذاق کر رہے ہو (یعنی کیا تم نے اتنا بھی نہ سوچا کہ اپنے مذاق کا محل کسی کو بنا رہے ہو) لہذا اب بے جا بہانے نہ بناؤ کیونکہ اب تم اپنے ایمان کے بعد (کھلے) کافر ہو گئے ہو۔ (ت)

قال تعالیٰ "لَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كَسَالَىٰ" ¹ وقال تعالیٰ "إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا اشْهَدْ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ" ²
 إلى آخر الركوع الشريف. قال تعالیٰ "وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا مِنْ حُوضٍ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآلِئِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ" ³ لَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ" ³ -

مسئلہ شرح فقہ اکبر و رد المحتار وغیرہما میں مصرح ہے اور ہم نے تمہید ایمان وغیرہ میں بارہا سے مفصل کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

¹ القرآن الکریم ۹/۵۳

² القرآن الکریم ۲۳/۱

³ القرآن الکریم ۹/۶۵

مسئلہ ۳۶ تا ۴۱: مسؤلہ سید منظور حسین بتوسط احمد حسن خاں رضوی نجیب آباد محلہ بوعلیجان مرحوم ضلع بجنور ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت صاحب حجت قاہرہ، مؤید ملت طاہرہ جناب مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! حضور کا کیا ارشاد ہے حضور کا فضل ہمیشہ رہے درباہ مسئلہ ذیل: کل یہاں نجیب آباد کے بازاروں گلی کوچوں میں مسلمانوں کی ایک جماعت (جس میں پرھے لکھے بلکہ متعدد ذی اثر و مقتدر شرفاء قبضہ بھی شامل تھے اور جن میں سے بعض تو عوامی کی زبانوں پر معاذ اللہ دین کا جھنڈا، اسلام کا رکن و اسلام کا پایہ وغیرہ وغیرہ ناموں سے مشہور ہیں) بہ معیت ایک ہجوم کفار ہنود رنگ پاشی کرتی مغلظ و شرمناک ہولیاں گاتی، جے جے کے نعرے بلند کرتی، دکانوں پر سے مسلمانوں کو ہولی بازی میں حصہ لینے کے لئے بالجبر کھینچتی اور ہر سامنے آنے والے ہندو مسلمان پر رنگ برسائی ہوئی گزری، والعباد باللہ تعالیٰ، مسلمانوں کی داڑھیاں (جن کے تھیں) چہرے کپڑے گل لال و رنگ میں شذب تھے باؤلوں دیوانوں کی طرح بے ہوش، آہے سے باہر کودتے پھاندتے پیچتے چلاتے پھرتے تھے، غرض ہر باغیرت مسلمان کے پیش نظر ایک ہولناک وحشت خیز منظر جماعت مذکورہ نے بعض غیور مسلمانوں کے مطالبہ کرنے پر یہ جواب دیا کہ یہ حرکت شنیعہ بدیں وجہ کی گئی ہے کہ اس طرح (ان کے زعم میں) ہندو مسلم باہم متحد و متفق ہو جائیں اور کہ ایسا کرنے میں کوئی دینی مضرت نہیں ہے مسلمان پہلے بھی کھیلا کرتے تھے، بلکہ ایک مقام پر کسی مولوی صاحب نے بھی شرکت کی تھی ہم ہنود کے کندھوں پر تعزیے رکھا کر بدلہ لیں گے جو (ان کے زعم میں) دین کا نفع عظیم ہے اب دریافت طلب امور ذیل ہیں:

(۱) معاذ اللہ اگر کسی نے حرکت مذکورہ جائز جان کی کی،

(۲) یا قصد ابر و رضا و رغبت اس کا ارتکاب کیا (جیسا کہ ظاہر ہے کہ جماعت مذکورہ نے کیا اگر وہ نہ چاہتے تو کفار مذکورہ ہر گز ایسا نہ کرتے، نہ پیشتر کبھی یہاں ایسا ہوا چنانچہ امسال بھی شہر کے اکثر باجمیت مسلمان بجمہ تعالیٰ اس ناپاک و خفیف حرکت سے مجتنب و محفوظ رہے)

(۳) یا اگر کسی مسلمان نے جماعت مذکورہ کے فعل کو بجائے رنج و نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھنے کے بنظر مسرت و عظمت و استحسان دیکھا بلکہ غیور معترضین سے الٹا معارضہ کیا اگرچہ خود شریک نہیں ہوا۔

(۴) یا اگر کوئی مسلمان باجماعت مذکورہ کو قبل از اعلانیہ توبہ رکن اسلام سمجھے یا حرکت مذکورہ کی تعریف

کرے یا کسی طرح اس کا ساتھ دے تو ہر چہار اشخاص کے ایمان و نکاح و بیعت پر کسی قسم کا ناقص اثر تو نہیں پڑتا ہے۔ اگر ناقص اثر پڑتا ہے تو ان سے کسی طرح توبہ کرائی جائے۔

(۵) اور کیا ایسا اتحاد جائز ہے، جو اب مدلل و مفصل و آسان عبارت میں اور حتی الامکان جلد عطا ہوتا کہ ہر مسلمان سمجھ سکے اور جو بروز جمعہ مساجد میں اعلان کر کے مسلمانوں کو اس فتنہ حرکت سے ڈرایا اور بچایا جانے ورنہ معاذ اللہ ممکن ہے کہ رسم ناپاک نجیب آباد میں ہمیشہ کے لئے قائم ہو جائے اور نمونہ ملعونہ کی تقلید تمام ضلع بلکہ دور دور شہروں میں کی جائے۔

(۶) نیز ارشاد فرمائے کہ اگر جماعت مذکورہ جناب کے حکم شرعی پر عمل کر کے تائب نہ ہو تو عام مسلمان ان سے سلام کلام کریں یا نہیں؟ جو اب دستخط اقدس و مہر شریف سے مزین ہو۔

ہم مستقیماً اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضور باعث ہجوم کام نہایت عدیم الفرصت ہیں لیکن امر ہذا اگر حضور سے (کہ صدی موجود میں واحد نافذ اسلام ہیں) نہ عرض کیا جائے اور کہا جائیں اللہ تعالیٰ حضور کو ہم غریبوں کے سروں پر تاعرصہ دراز باعافیت و عزت صحت سلامت باکرامت اعداء دین اللہ پر نمایاں طور پر مظفر و منصور مع جمیع تبعین قائم رکھے اور شب و روز اپنی بے انتہاء برکات نازل فرماتا رہے بطفیل حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

الجواب:

ظاہر ہے کہ افعال شیعہ مذکورہ سخت ملعون ہیں جس نے انہیں مستحسن جانا باتفاق ائمہ کرام کافر ہے۔ غمز عیون البصائر میں ہے:

من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ ^۱	جس (بد نصیب) نے کفار کے افعال میں سے کسی فعل کو اچھا سمجھا (اور اس کی تحسین کی) تو وہ مشائخ کے اتفاق سے کافر ہو گیا۔ (ت)
--	--

یہ لوگ تو اسلام سے خارج ہو گئے ان کی عورتیں نکاح سے نکل گئیں ان کی بیعتیں جاتی رہیں نیز جس نے ان افعال کو جائز و حلال جانا اور ان پر راضی ہوا اور ان پر معتزضین سے معارضہ کیا یہ لوگ بھی اسی حکم میں ہیں کہ مشرکین کے تہوار کی خوشی منانا ان کے ایسے افعال ملعونہ میں شرکت کرنا معصیت قطعہ ہے۔ اور معصیت قطعہ کا استحلال کفر ہے۔ اور جنہوں نے ان افعال ملعونہ کو ملعون و شنیع ہی جانا اور انہیں برا جان کر

^۱ غمز عیون البصائر الفن الثانی کتاب السید والردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۱۱/۲۹۵

اپنی شیطانی مصلحت کے خیال سے شرکت کی ان کے قلب کا حال اللہ عزوجل جانتا ہے مرتکب کبائر ہوئے مستحق عذاب نار ہوئے سزاوار لعنت ہوئے مگر عند اللہ کافر نہ ہوئے، لیکن شرع ظاہر پر حکم فرماتی ہے، حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من تشبه بقوم فهو منهم ¹	جو کسی قوم کے سے مشابہت پیدا کرے گا وہ انھیں میں سے ہوگا۔
------------------------------------	---

دوسری حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کثر سواد قوم فهو منهم ²	جو کسی قوم کی جماعت بڑھائے وہ انھیں میں سے ہے۔
---------------------------------------	--

ان پر بھی توبہ اور تجدید اسلام فرض ہے تا تب ہوں اور نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر اپنی عورتوں سے نکاح دوبارہ کریں اور وہ مصلحت ملعونہ اتحاد کہ ان کے قلب میں ابلیس نے القاء کی، وہ خود کب حلال ہے۔ کافر و مومن میں اتحاد کیسا، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ" ³	اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ ٹھہراؤ۔
--	--

اور فرماتا ہے:

"لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكُفْرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ" ⁴	ایمان والے ایمان والوں کے سوا کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔
---	--

اور فرماتا ہے:

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ"	تم نہ پاؤ گے انھیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور قیامت کے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے مخالفت کی اللہ و رسول کی اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں یا
--	---

¹ سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب لبس الشهرة آفتاب عالم پریس لاہور ۲۰۳/۲

² تاریخ بغداد ترجمہ عبد اللہ بن عتاب ۵۱۶ دار الکتب العربی بیروت ۴۰/۱۰، اتحاف السادة المتقين کتاب الحلال والحرام الباب السادس

دار الفکر بیروت ۶/۱۲۸

³ القرآن الکریم ۶۰/۱

⁴ القرآن الکریم ۳/۲۸

اَوْ رَاَوْا اَنْتُمْ اَوْ عَسِيْرَتِكُمْ ¹	بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا کنبے والے ہوں۔
--	---

اور فرماتا ہے:

"وَمَنْ يَتَّبِعْهُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ" ²	تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انھیں میں سے ہے۔
--	---

کفار میں امور دنیوی مثل تجارت وغیرہ میں موافقت کی جاسکتی ہے جہاں تک مخالفت شرع نہ ہو مگر ان کے امور مذہبی میں موافقت اور وہ بھی معاذ اللہ اس حد تک ضرور لعنت الہی اترنے کی باعث ہے اور وہ بیہودہ خیال کہ ہم ان سے تعزیہ مسلمانوں کی کوئی عید نہیں بلکہ جہاں ان سے موسم ماتم بنا رکھا ہے مسلمانوں کا کوئی امر مذہبی نہیں بلکہ مذہب میں ممنوع و ناروا ہے۔ ہندوؤں کے مذہب میں ان کی ممانعت نہیں، اودھ میں بہترے ہندو آپ ہی تعزیہ بناتے اور اٹھاتے ہیں بخلاف ہولی کہ عید کفار ہے اور ان کا مذہبی شعار ہے اور دین اسلام میں سخت حرام ہے تو یہ اس کا معاوضہ کیسے ہو سکتا ہے، ایسا ملعون اتحاد منانے والے کیا ہنود سے یہ قرار داد لے سکتے ہیں کہ وہ عید الضحیٰ میں ان کا ساتھ دیں گے گائے یہ پچھاڑن چھوٹی سی پچھیاہ بھی لٹائیں گے سیر بھر یہ کھائیں تو پاؤ بھر وہ بھی کھالیں گے، ایسا ہوتا تو کچھ جاہلانہ معاوضہ کا گمان ممکن تھا کہ عید الضحیٰ مسلمانوں کی عید ہے اور گاؤ کشی ان کا مذہبی مسئلہ اور ہندوؤں کے یہاں حرام ہے ان سے کہہ کر دیکھیں کیا جواب ملتا ہے اس وقت کھل جائے گا کہ اس ملعون اتحاد کی تالی ایک ہی ہاتھ سے جی ہندوؤں اپنے مذہب پر قائم ہیں اور تم مسلمان اپنے دین سے نکل گئے ایسوں کو رکن اسلام کہنا اسلام کی توہین کرنا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے اور شیطان ملعون کے دھوکوں سے بچائے اگر یہ لوگ نہ مانیں اور ایسے ہی اعلان کے ساتھ توبہ نہ کریں جس اعلان کے ساتھ وہ کفریات کئے تھے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کو چھوڑ دیں ان سے میل جول سلام کلام سب ترک کر دیں،

قال الله تعالى: "وَإِمَّا يُسِئَنَّ الشَّيْطَانُ فَلَا تَتَّعِدْ بَعْدَ الَّذِي كُرِيَ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ³ والله تعالى اعلم۔	اگر کہیں تمہیں شیطان بھلاوے میں ڈال دے تو پھر یاد آنے کے بعد ہر گز ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھوں واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)
---	---

¹ القرآن الکریم ۵۸/۲۲

² القرآن الکریم ۵۷/۵۱

³ القرآن الکریم ۶/۶۸

- مسئلہ ۴۲: مرسلہ صالح محمد خاں سابق مدرس ساکن قصبہ بالکھ ضلع بلند شہر ۱۵ صفر ۱۳۳۵ھ
- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ کیا حال ہے ایسے شخص کا جو گناہان مندرجہ ذیل کا مرتکب ہو اور شخص مسلمان رہا یا نہیں اور نماز اس کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟
- (۱) ایک شخص نے جان بوجھ کر بسبب دنیوی رنجش کے قصداً فعل حلال شرعی کو حرام کر دیا۔
- (۲) غیر مقلدین کو جو اپنے کو عامل بالحديث مشہور کرتے ہیں اور امامان مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کو بدعتی اور اصحاب الرائے کہتے ہیں ان کو درباہ شخصے خلاف شرع مدد دی۔
- (۳) شرعی معاملہ میں عداً بحلف جھوٹی شہادت دی۔
- (۴) چار مسلمانان اہلسنت و جماعت حنفی مذہب واقف مسائل شرعی کے روبرو شرعی فعل حلال و جائز کو برحق اور سچا تسلیم کر کے پھر اس کلمہ حق سے منحرف ہو کر ناجواز کا قائل ہو اور یہ شخص پیش امام مسجد بھی ہے آیا نماز اس کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟ مع دلیل و حوالہ کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ یا عبارت فقہیہ مرتب فرمایا کر مزین بہمسر خاص فرمائیں۔
- (۵) اگر قاضی شہر کے علاوہ دوسرا کوئی شخص مطابق شرع شریف نکاح پڑھادے لیکن اندراج اس کار جسٹر قاضی شہر مذکور میں نہ ہو تو وہ نکاح جائز و صحیح ہے یا نہیں؟ جواب مرحمت ہو۔ بینواتوجروا (بیان کرو تا کہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

ایسے لوگ سخت گنہگار بلکہ گمراہ ہیں کہ حق کے مقابل باطل کی اعانت کرتے ہیں، ایسے شخص کے پیچھے نماز ناجائز ہے بلکہ جب تک توبہ نہ کریں مسلمانوں کو ان سے بالکل قطع علاقہ کر دینا چاہئے کہ وہ ظالم ہیں اور ظالم بھی کس پر دین پر، اور اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو۔ (ت)	"وَأَمَّا يُسِيبُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَهُ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ۱
--	--

قاضی کار جسٹر شرعاً کوئی شرط نکاح نہیں، رجسٹر آج سے نکلے ہیں، پہلے نکاح کیونکر ہوتے تھے ہاں یادداشت کے لئے درج ہونا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱ القرآن الکریم ۶/۲۸

مسئلہ ۴۳: مرسلہ حافظ عبدالمجید خاں حنفی از قصبہ بالکھ ضلع بلند شہر ۵ صفر ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اہل ہندو میں کم زیادہ ایک ہفتہ تک شام سے آدھی رات تک یا بعد تک ایسی مجلس ہوتی رہے کہ جس میں رام و کچھن و راون و سینا وغیرہ عورت و مرد کے قسم قسم کی تصویریں دکھائی جائیں اور ساتھ ہی ان کے طرح طرح کا باجا بجا کر بھجن وغیرہ گانا گایا جائے اور ان تصویروں کو نعوذ باللہ معبود حقیقی سمجھیں اور ہر طرح کے فحش و لغویات پیدا ہوتے ہوں تو ایسی مجلسوں میں ان مسلمانوں کو جو از روئے تحقیق مذہب اسلام ایسی تقاریب کی برائیوں سے بھی فی الجملہ واقف ہوں اور نمازی بھی ہوں شریک مجلس ہونا اور دلچسپی حظ نفس اٹھانا و بعض بعض شبیہ ناپاک پر نظر ڈالنا و بعض شبیہ عورات پر شہوت کی نظر ڈالنا اور مثل عقائد باطلہ اہل ہندو تعریف و توصیف سوانگ و تماشہ میں بتالیف قلوب مشرکین یا تنبیہ یا ہوں ہاں کرنا اور عشاء و فجر کی نمازیں باس نمط کہ عشاء بمصر و فی تماشہ و فجر کی نماز غلبہ نیند سے قضا کرنا و باعتراض بعض مانعین یہ کہنا کہ ہم تو حق و باطل میں امتیاز ہوجانے کی غرض سے شامل ہوتے ہیں اور ایسی ہی بے سود تاویلات کرنا اور زینت مجلس کے واسطے اپنے گھروں سے جام و دیگر فرش و چوکیات و پارچہ و زیورات دینا اور بوقت اختتام جلسہ اپنی نام آوری یا فخر یا شخصیت یا اہل ہندو میں اپنی وقعت ہونے یا بصورت نہ دینے کے اپنی ذلت و حقارت جان کر ہمراہ اہل ہندو روپیہ روپیہ دینا بالخصوص وہ مسلمان جو کسی مسافر مسکین کو باوجود مقدرت آنہ دو آنہ نہ دے سکتے ہوں اور اس مجلس کی شیرینی جو بنام نہاد پر شاد تقسیم ہوتی ہے کھانا تو ایسے مسلمانوں کے واسطے از روئے احکام شرع شریف کیا کیا حکم ہے صاف صاف مع عبارت قرآن مجید و حدیث شریف و فقہ مبارک جداگانہ ہر امور مستفسرہ صدر کا جواب مفصل ارقام فرمائیں اللہ تعالیٰ اجر دے گا فقط والسلام علی ختم الکلام (کلام کے اختتام پر سلام ہو۔ ت) (یعنی آپ کو الوداعی سلام ہو)۔

الجواب:

ایسے لوگ فساق فجار کبار مستحق عذاب نار و غضب جبار ہیں، مسلمان کو حکم ہے راہ چلتا ہوا کفار کے محلہ سے گزرے تو جلد نکل جائے کہ وہ محل لعنت ہے نہ کہ خاص ان کی عبادت کی جگہ، جس وقت وہ غیر خدا کو پوج رہے ہوں قطعاً اس وقت لعنت اترتی ہے اور بلاشبہ اس میں تماشائیوں کا بھی حصہ ہے۔ یہ اس وقت ہے کہ محض تماشہ مقصود ہو اور اسی غرض سے نقد و اسباب دے کر اعانت کی جاتی ہو اور اگر ان افعال ملعونہ کو اچھا جانا یا ان تصاویر باطلہ کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا یا ان کے کسی حکم کفر پر ہوں ہاں کہا جیسا کہ سوال میں مذکور، جب تو صریح کفر ہے۔ غمزا العیون

میں ہے:

<p>جس شخص نے کافروں کے افعال میں سے کسی فعل کو اچھا سمجھا تو مشائخ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ بلا شک و شبہ کافر ہو گیا ہے۔ (ت)</p>	<p>من استحسن فعلا من افعال الكفار كفر باتفاق المشائخ¹۔</p>
--	---

ان لوگوں کو اگر اسلام عزیز ہے اور یہ جانتے ہیں کہ قیامت کبھی آئے گی اور واحد قہار کے حضور جانا ہوگا تو ان پر فرض ہے کہ توبہ کریں اور ایسی ناپاک مجلسوں سے دور بھاگیں نئے سرے سے کلمہ اسلام اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں ورنہ عذاب الہی کے منتظر رہیں،

<p>اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو، کیونکہ وہ انسان کا کھلا اور واضح دشمن ہے۔ (ت)</p>	<p>قال الله تعالى: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ" ²۔</p>
--	---

مسئلہ ۵۲۶۲۴: مرسلہ محمد سوداگر پارچہ الموڑہ متصل مسجد کارخانہ بازار ۱۵/ ربیع الاول شریف ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس باب میں کہ:

- (۱) زید خاکروب نے مع اپنی ایک بی بی اور جوان لڑکی کے قبول اسلام کی درخواست کی چنانچہ ان کو فوراً مسلمان کر لیا گیا، کیا فوراً ہی ان کو اپنا حق دینا اور ان کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ درست ہے یا نہیں؟
- (۲) مسماۃ ہندہ جو اس خاکروب نو مسلم کی جوان نو مسلمہ لڑکی ہے اس کو مسلمان کرنے والے عالم کے پیچھے کیا نماز درست ہے حالانکہ اس کے پیچھے اب تک نماز پڑھتے تھے؟
- (۳) کسی عالم باعمل اور صالح پر جس نے خاکروب کی جوان لڑکی کو مسلمان کیا ہو کیا یہ اتہام کرنا گناہ نہیں کہ تو نے اپنے نفس کے لئے اس کو مسلمان کیا ہے اور تو اس سے آشنائی کرے گا۔
- (۴) اگر ایک بار قبول اسلام کرنے کے بعد وہ خاکروب پھر اپنی قوم میں مل گیا ہو اور دوبارہ قبول اسلام کی درخواست کرے تو کیا اس کے مسلمان کرنے میں کچھ تاامل کرنا چاہئے حالانکہ خوف ہے کہ آریہ اور عیسائی فوراً اس کو لے لیں گے۔
- (۵) اگر خاکروب کو مسلمان کرنے اور اس کے ساتھ کھانے پینے سے اس خوف سے پرہیز کرے

¹ غمز العیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر الفن الثانی کتاب السیر والردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۱/ ۲۹۵

² القرآن الکریم ۲/ ۲۰۸

کہ اس کے ہمسایہ ہنود اس پر ہنسیں گے اور اعتراض کریں گے تو یہ اس مسلمان کی مذہبی کمزوری ہے یا اس کو کیا کہیں گے؟
(۶) کیا شریعت اسلام کے نزدیک ایک برہمن سے ایک خاکروب ناپاک اور نجس تر سمجھا جاتا ہے، حالانکہ برہمن کو سخت شرک کی وجہ سے زیادہ ناپاک سمجھنا چاہئے۔

(۷) مستند علمائے دین کے فتاویٰ کو جو شخص ہیچ و پوچ سمجھ کر اس پر عمل نہ کرے اور کہے کہ فتویٰ وہی ہے جو ہمارا دل گواہی دے، ایسا شخص شریعت کے نزدیک کیسا ہے؟

(۸) اگر کوئی مسلمان نو مسلم خاکروب کے ساتھ حقہ پیئے، کھانا کھانے پر ایک مسلمان کی ہنسی اڑائے وہ مسلمان کیسا ہے؟
(۹) خاکروب کی بالغ لڑکی جو مسلمان ہو گئی ہے کیا اس کے پانے کا اس کا شوہر خاکروب مستحق ہے یا قبول اسلام سے پیشتر باقاعدہ طور پر اس کے ماں باپ کے یہاں سے اس کی رسم رخصت عمل میں نہ آئی ہو اور دوران مقدمہ میں (جو اس کے شوہر نے اس کے نام دائر کیا ہے) مسلمان ہو گئی ہو، بینوا تو جروا (بیان فرماؤ تا کہ اجر و ثواب پاؤت۔)

الجواب:

(۱) اسلام لاتے ہی معاہر قوم والے کو غسل کرنا چاہئے خصوصاً وہ قوم کہ نجاست سے تلوٹ جن کا پیشہ ہو مسلمان کرتے ہی ان کو خوب پاک کر کے نہلا دیں اس کے بعد معان کے ساتھ کھائیں پئیں۔

(۲) جو کافر تلقین اسلام چاہے اسے تلقین فرض ہے اور اس میں دیر لگانا اشد کبیرہ بلکہ اس میں تاخیر کو علماء نے کفر لکھا اگر بلا وجہ شرعی دیر کرتا ہے تو اس کے پیچھے نماز ناجائز ہوتی نہ کہ وہ فرض بجایا یا اس بنا پر اس کے پیچھے نماز میں تاویل کریں۔

(۳) مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ" ^۱	اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بے شک کچھ گمان گناہ ہے۔
--	---

اور فرماتا ہے:

"وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۗ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ"	غیر یقینی بات کے پیچھے نہ جا بیشک کان اور آنکھ
--	--

^۱ القرآن الکریم ۱۲/۱۳۹

اور دل سب سے پرشش ہونی ہے۔	وَأَنْفُواذْكُلُّ أَوْلِيَّكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝۱۱ ^۱
بدگمانی سے دور بھاگو بدگمانی سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔	ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ^۲

(۴) ہرگز تامل جائز نہیں، بارگاہ عزت وہ بارگاہ کرم ہے کہ ع

باز آ باز آہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و رند و بت پرستی باز آ
ایں در کہ مادر گہ نامیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

(جو کچھ بھی تو ہے اس کام سے مکرر نہ کر رک جائیگی اسے چھوڑ دے، اگر تو کافر ہے او باش اور بت کا پجاری ہے تاہم اس کو چھوڑ دے، یہ دروازہ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ) ہمارے نامید ہو کر لوٹ جانے کا دروازہ نہیں، اگر تو نے سو مرتبہ بھی توبہ کر کے توڑ دی تو پھر بھی (اس بارگاہ کی طرف) لوٹ آؤ۔ ت)

(۵) کافروں کے غلط طعنہ کا لحاظ کرنا اور اس کا خیال نہ کرنا کہ اس مسلمان کی دل شکنی ہوگی کسی ایسے ہی کا کام ہے جو نرا جاہل ہے۔
یا معاذ اللہ کافروں کی طرف مائل ہے۔

(۶) کفر کی نجاست میں برہمن خا کرو ب سے نجس تر ہیں مگر ظاہری نجاست سے تلوٹ اس کو زائد رہتا ہے ولہذا مسلمانوں میں رائج ہے کہ خا کرو ب کی چھوٹی چیز سے جیسا احتراز کرتے ہیں برہمن کی چھوٹی ہوئی سے نہیں کرتے لیکن یہ اسی وقت ہے جب تک وہ مسلمان نہ ہو واجب اسلام لے آیا اور طہارت کر لی اب وہ اپنا بھائی ہے۔

(۷) یہ شخص اگر خود عالم کامل نہیں تو مستند علمائے دین کے فتوے نہ ماننے کے سبب ضال و گمراہ ہے، قرآن عظیم نے غیر عالم کے لئے یہ حکم دیا کہ عالم سے پوچھو نہ یہ کہ جس پر تمہارا دل گواہی دے عمل کرو۔ قال اللہ تعالیٰ:

"فَسْئَلُوا أَهْلَ الدِّينِ إِن كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝۱۱^۳ علم والوں سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں علم نہ ہو۔ (ت)

^۱ القرآن الکریم ۱۷/۳۶

^۲ جامع الترمذی ابواب البر والصلة باب ماجاء فی ظن السوء ایمن کینی دہلی ۱۲/۲۰

^۳ القرآن الکریم ۱۶/۲۳

جاہل کیا اور جاہل کا دل کیا:

<p>ہاں اگر وہ عالم، فقیہ (یعنی قانون فقہ جاننے والا) بصیرت رکھنے والا علم میں مہارت اور تجربہ رکھنے والا اور علم کا سمندر ہو تو اسے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا کہ اپنے دل سے فتویٰ پوچھئے اگرچہ تمہیں مفتیان کرام کچھ فتویٰ دیں (ت)</p>	<p>نعم من كان عالماً فقيهاً مبصراً ماهراً متبحراً فهو مأمور بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم استفت قلبك وان افتاك المفتون¹</p>
---	---

(۸) یہ ہنسی اڑانے والا سخت گنہ گار ہوگا، قال اللہ تعالیٰ:

<p>اے ایمان والو! کوئی قوم کسی دوسری قوم سے ہنسی مذاق نہ کرے، کیا خبر، شاید وہ (جن سے ہنسی مذاق کیا گیا) ہنسی کرنے والوں سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں عورتوں سے ہنسی مذاق کریں شاید وہ ہنسی مذاق کی جانے والی عورتیں ان سے بہتر ہوں (مقصد یہ کہ کوئی کسی دوسرے کو کہتر اور کمتر نہ سمجھے ہو سکتا ہے کہ انجام کے لحاظ سے وہ کمتر اس بالاتر سے اچھا اور افضل ہو)۔ (ت)</p>	<p>"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ"²</p>
---	---

کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس ہنسنے والے سے وہ خاکروب ہی بہتر ہو۔

(۹) عورت جب مسلمان ہو جائے حکم یہ ہے کہ اس کے شوہر سے اسلام کے لئے کہا جائے اگر مان لے فیہا وہ اس کی عورت ہے اور نہ مانے تو اس کا یہ انکار کرنا اس نکاح کو ساقط کرتا ہے یہ حکم اس وقت ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور وہ نہ مانے جہاں حاکم اسلام نہیں عورت تین حیض کا انتظار کرے، اس مدت میں اگر وہ مسلمان نہ ہو نکاح زائل ہو جائے گا، بہر حال مسلمہ عورت پر کافر کو شرعاً کوئی دعوٰی نہیں پہنچتا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۳: مسؤلہ مولوی محمد واحد صاحب جمادی الآخرہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مستحبات کو بدعت سیدہ کہہ کر روکنے والے یا (قرون ثلثہ میں نہ تھے) کہہ کر منع کرنے والے کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ اور ایسے لوگوں کو کسی مسجد کا امام مستقل

¹ اتحاف السادة المتقين كتاب عجائب القلب بيان ما يؤخذ به العبد من وساوس القلوب الخ دار الفكر بيروت ۷/ ۲۹۸، كنز العمال

برمز تخ عن وابعة حديث ۲۹۳۲۹ مؤسسة الرسالة بيروت ۱۰/ ۲۵۰

² القرآن الكريم ۱۱/ ۳۹

بنانا یا مدرس مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

کتب عقائد میں تصریح ہے کہ تحلیل حرام و تحریم حلال دونوں کفر ہیں یعنی جو شے مباح ہو جیسے اللہ و رسول نے منع نہ فرمایا اسے ممنوع جانے والا کافر ہے جبکہ اس کی اباحت و حلت ضروریات دین سے ہو یا کم از کم خفیہ کے طور پر قطعی ہو ورنہ اس میں شک نہیں کہ بے منع خدا و رسول منع کرنے والا شریعت مطہرہ پر افتراء کرتا ہے اور اللہ عزوجل پر بہتان اٹھاتا ہے اور اس کا ادنیٰ درجہ فسق شدید و کبیرہ و خبیث ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

<p>اور جو کچھ تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں (اس کے متعلق یہ نہ کہا کرو کہ یہ حلال اور یہ حرام ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھو (یا درکھو) جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ (ت)</p>	<p>"وَلَا تَقُولُوا الْمَآئِصِفَ أَسْنَتُنَا الْكَذِبَ هَذَا حَلَلٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِنَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾" ¹</p>
--	---

وقال اللہ تعالیٰ (نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ت)

<p>اللہ تعالیٰ کے ذمے وہی لوگ جھوٹا الزام لگاتے ہیں (جو درحقیقت) ایمان نہیں رکھتے (ت)</p>	<p>"إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ" ²</p>
---	--

فاسق و مرتکب کبیرہ و مفتری علی اللہ ہونا ہی اس کے پیچھے نماز ممنوع اور اسے امام بنانا ناجائز ہونے کے لئے بس تھا، فتاویٰ الحجہ و غنیہ میں ہے:

<p>اگر لوگوں نے کسی فاسق (مرتکب گناہ کبیرہ) کو امام بنا کر آگے کیا تو لوگ گنہ گار ہونگے (ت)</p>	<p>لوقدمو فاسقاً یا ثمنون ³</p>
---	--

تبيين الحقائق و طحاوی میں ہے:

<p>کیونکہ اس کو (یعنی فاسق کو) آگے کھڑا کرنے</p>	<p>لان فی تقدیہ تعظیہ و</p>
--	-----------------------------

¹ القرآن الکریم ۱۶/۱۱۶

² القرآن الکریم ۱۶/۱۰۵

³ غنیہ المستمل شرح منیہ المصلی فصل فی الامامة سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۳

قد وجب علیہم اہانتہ شرعاً ¹ ۔	میں اس کی تعظیم ہے جبکہ لوگوں پر شرعاً اس کی توہین ضروری ہے۔ (ت)
--	--

مگر یہ وجہ منع کہ سوال میں مذکور آج کل اصول و ہدایت مردودہ مخدولہ سے ہے اور وہابیہ بے دین ہیں اور ان کے پیچھے نماز باطل محض، فتح القدر میں ہے:

الصلوٰۃ خلف اهل الاہواء لاتجوز ² ۔	اہل ہوا (خواہش پرست) کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ (ت)
---	---

انھیں امام و مدرس بنانا حرام قطعی اور اللہ و رسول کے ساتھ سخت خیانت، اور مسلمانوں کی کمال بدخواہی، صحیح مستدرک میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من استعمل علی عشرة رجلا وفيہم من هو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ والہؤمنین ³ ۔	اگر کسی نے دس آدمیوں پر ایک شخص کو حاکم بنایا جبکہ ان میں وہ شخص بھی تھا جو اس حاکم سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند تھا، تو اس حاکم بنانے والے شخص نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی۔ (ت)
--	--

اور اگر ان کے عقائد کفر پر مطلع ہو کر ان کے استحسان یا آسان سمجھنے سے ہو تو امام و مدرس بنانے والا خود کافر ہو جائے گا۔

فان الرضی بالكفر کفر ومن انکر شیئاً من ضروریات الدین فقد کفر ومن شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ⁴ ۔	پس کفر سے خوشنودی کفر ہے، اور جو کوئی ضروریات دین سے کسی بات کا انکار کرے تو وہ بلاشبہ کافر ہے۔ پھر جو کوئی اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (ت)
--	---

کسی مسجد یا مدرسہ کے مہتمم کیا روار کھیں گے کہ اپنے اختیار سے اسے امام و مدرس کریں جو ان کے ماں باپ کو علانیہ مغلط گالیاں دیا کرے، ہر گز نہیں، پھر وہابیہ تو اللہ عزوجل کے محبوب

¹ تبیین الحقائق باب الامامة والحدث فی الصلوٰۃ الکبیری الامیریہ بولاق مصر ۱۳۴

² فتح القدر باب الامامة مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۱۱/۳۰۴

³ المستدرک للحاکم کتاب الاحکام ۹۲/۴ و نصب الرایۃ کتاب ادب القاضی ۶۳/۱۳

⁴ حسام الحرمین علی منکر الکفر والبیین خطبہ کتاب مکتبہ نوریہ لاہور ص ۱۳

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علانیہ گالیاں دیتے لکھتے چھاپتے ہیں، وہ کیسا مسلمان کہ اسے ہلکا جانے اور ایسوں کو مدرس و امام کرے، اللہ تعالیٰ سچا اسلام دے اور اس پر سچی استقامت عطا فرمائے اور اپنی اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت دے اور ان کے دشمنوں سے کامل عداوت و نفرت عطا فرمائے کہ بغیر اس کے مسلمان نہیں ہو سکتا اگرچہ لاکھ دعوئی اسلام کرے اور شبانہ روز نماز روزے میں منہمک رہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>(لوگو!) تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی نگاہوں میں اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (ت)</p>	<p>لَا يَأْتِي مِنَ أَحَدٍ كَمَا حَتَّىٰ أَكُونَ أَحِبَّ إِلَيْهِ مِنَ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَيْهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ¹۔</p>
--	---

کاش مسلمان اتنا ہی کریں کہ اللہ و رسول کی محبت و عظمت کو ایک پلہ میں رکھیں اپنے ماں باپ کی الفت و عزت کو دوسرے میں، پھر دشمنان و بدگویان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتنا ہی برتاؤ کریں جو اپنی ماں کو گالیاں دینے والے کے ساتھ برتتے ہیں تو یہ صلح کلی یہ بے پرواہی، یہ سہل انگاری یہ نیچیری ملعون تہذیب، سدرہ ایمان نہ ہو ورنہ ماں باپ کی محبت و عزت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و عزت سے زائد ہو کر ایمان کا دعویٰ محض باطل اور اسلام قطعاً زائل۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ ت) قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ت)

<p>کیا لوگ اس گھمنڈ میں پڑ گئے کہ وہ صرف اتنا کہنے پر کہ ہم ایمان لائے، چھوڑ دئے جائینگے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ (ت)</p>	<p>"الَّذِينَ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ"²۔</p>
--	---

زبان سے سب کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ہمیں اللہ و رسول کی محبت و عظمت سب سے زائد ہے مگر عملی کارروائیاں آزمائش کرا دیتی ہیں کہ کون اس دعوے میں جھوٹا اور کون سچا۔

<p>اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو نہ پھیر جبکہ تو نے سیدھی راہ دکھادی اور ہمیں اپنے پاس رحمت سے نواز دے یقیناً تو ہی</p>	<p>"رَأَيْتَ لَأَن تَنفَعُ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ"³۔ و صلی اللہ تعالیٰ وسلم و باری علی</p>
--	--

¹ صحیح البخاری کتاب الایمان باب حب الرسول قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۷

² القرآن الکریم ۲/۲۹

³ القرآن الکریم ۸/۳

<p>بہت زیادہ عطا کر نیوالا ہے۔ ہمارے مالک و مولیٰ پر اللہ تعالیٰ درود و سلام اور برکات کا نزول فرمائے اور ان کی آل اور ساتھیوں پر بھی (درود و سلام اور برکات نازل ہوں) اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ (ت)</p>	<p>مالکننا و مولیننا والال والا صحاب امین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
---	---

مسئلہ ۵۴: از شاہجہان پور مرسلہ منصور حسن خاں صاحب تحصیلدار ۹ ذی القعدہ ۱۳۳۵ھ

اس وقت ہندوستان میں بہت زور کے ساتھ حکومت خود اختیاری کی بحث چھڑی ہوئی ہے۔ حکومت خود اختیاری کے یہ معنی ہیں کہ برائے نام انگریزوں کی نگرانی رہے گی اور حکومت درحقیقت باشندگان ہندوستان کے ہاتھ میں ہوگی، اگر گورنمنٹ نے اسے عطا کر دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندو صاحبان جو اعداد اور تمول میں ہم سے بہت زائد ہیں ہم پر فوقیت رکھیں گے بحالت موجودہ ہندو صاحبان کا مسلمانوں کے معاملات میں جو رویہ ہے اس پر مندرجہ ذیل واقعات روشنی ڈالتے ہیں۔

(۱) کانپور کے پریڈ گراؤنڈ پر ہندو مجارٹی نے فیصلہ دیا کہ مسلمان نماز جنازہ نہ پڑھیں۔
 (۲) ساوراجیر شریف میں یہ احکام نافذ کردئے گئے کہ مسلمان عقیدہ اور قربانی میں بکرا بکری بھی ذبح نہ کرنے پائیں۔
 (۳) جبلپور میں تراویح کے وقت باجا بجانا فرض سمجھا گیا اور کسی ہندو تعلیم یافتہ سے مسلمانوں کی فریاد پر توجہ تک نہ کی مسجدوں میں نماز بند کر دی گئی۔

(۴) بنگال میں شہرات کی رخصت تک ہندو سپرنٹنڈنٹ کی وجہ سے مسلمانوں کو نہ مل سکی۔
 (۵) بنگال کی کونسل میں سر سنہار نے رخصت نماز جمعہ کی مخالفت کی اس لئے ریزولوشن مسٹر ابوالقاسم نے واپس لے لیا، اگر ہندو ممبر مل کر ووٹ دیتے تو ریزولوشن پاس ہو جاتا۔
 (۶) صوبہ متحدہ میں پیران کلیئر شریف کی چھوٹی سی سڑک بننے میں ہندوؤں نے ووٹ نہیں دئے اور سید آل نبی صاحب کا ریزولوشن پاس نہ ہو سکا۔

(۷) الہ آباد اور لکھنؤ میں اب تک ہندو میونسپلٹیوں کو چھوڑے ہوئے ہیں اس لئے کہ مسلمانوں کے ساتھ گورنمنٹ نے رعایت کی ہے۔

(۸) ہندو لیڈروں نے جو کانگریس کے ارکان و عناصر ہیں میونسپلٹی کے قانون سے اس لئے مخالفت کی کہ مسلمانوں کو تین جگہ ان کی تعداد سے زیادہ دے دیں اس کے متعلق صرف اخبار لیڈر اور آرنیبل مالوی جی اور ہندو سبھا کے جلسوں کا مطالعہ کافی ہے خصوصاً اس جلسہ کا جو بنارس میں راجہ

رامپال سنگھ کی صدارت میں ہوا تھا۔

(۹) بنگال گورنمنٹ کے بار بار اصرار پر بھی ہندوؤں نے مسلمانوں کو کلر کی لائین میں نہیں گھسنے دیا جس کے لئے گورنمنٹ کو آخری کارروائی کرنی پڑی۔

(۱۰) ہندو ممبروں نے جو مشترکہ ووٹ سے کونسلوں میں جاتے ہیں کبھی مسلمانوں کے حق میں اپنی رائے نہیں دی، نہ مسلمانوں کے حقوق کا خیال کیا۔

(۱۱) چندوسی میں ہندوؤں نے لٹھے کے ذریعہ محفل میلاد شریف بند کر دی۔

(۱۲) اردو کی مخالفت صرف مالوی جی اور چنتا منی جی ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ مسٹر گاندھی بھی کرتے ہیں اور نہایت شائستگی سے سمجھاتے ہیں کہ جب تک مسلمان ہندی حروف نہ سیکھ لیں اس وقت تک انھیں اردو خط میں اجازت دی جائے۔

(۱۳) قربانی کا مسئلہ ہمیشہ زیر بحث نہیں بلکہ موجب کشت و خون رہتا ہے اور زبردستی مسلمانوں کو اپنے فرائض سے روکا جاتا ہے اور کوشش اس بات پر کی جاتی ہے کہ بکرا بکری بھی وہ نہ ذبح کرنے پائیں۔

(۱۴) نو کریوں کا یہ حال ہے کہ جہاں تک ممکن ہوتا ہے ہر صوبہ میں مسلمانوں کو مجان وطن اور ہوم رولر اصحاب گھسنے نہیں دیتے۔ مندرجہ بالا واقعات پر نظر ڈالنے کے بعد کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کو اس شورش میں جو ہندو صاحبان اس کے متعلق کر رہے ہیں مذہباً شریک ہونا چاہئے یا نہیں؟

الجواب:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ضرور ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہود اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

"لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا"^۱

اور فرماتا ہے:

اے ایمان والو! اوروں کو اپنا ولی دوست نہ سمجھو وہ تمہاری ضرر رسانی میں گئی نہیں کرتے، ان کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو، دشمنی ان کے منہ سے

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ"

^۱ القرآن الکریم ۵ / ۸۲

ظاہر ہو رہی ہے اور وہ جو ان کے سینوں میں دبی ہے بہت زیادہ ہے ہم نے روشن نشانیاں تمہیں بتادیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

وَمَا تَخْفَىٰ صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدَّيْبًا لَّكُمْ الْآيَاتِ إِن كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۱۱۰﴾^۱

اس ارشاد الہی کے بعد کیا کوئی عاقل و بیدار مسلمان ہنود کی شورش میں ان کا ساتھ دینا رو رکھے گا اور وقت پر زبانی باتوں کے دھوکے میں آکر بااثران سے اسلام و مسلمین کے ساتھ نیک برتاؤ اور دلی دوستی کی امید رکھے گا اس حکومت با اختیار کا حاصل اگر ہندوستان میں صرف اس قدر ہوا کہ اوپر کی کئی نسلوں میں ہندو ممبر بکثرت کردئے گئے اور امور انتظامیہ کے سوا دیگر احکام میں ان کی رائے سنی گئی اور کثرت پر فیصلہ ہوا جب تو ظاہر کہ ہر طرح ہنود کی جیت ہے انہیں کی کثرت رہے گی اور انہیں کی بات جیسا کہ بعض وقائع مذکورہ سوال اس کا نمونہ ہیں، نیچر کی کمیٹیوں میں ان کے اور تمہارے حالات و عادات جو سننے گئے وہ اور بھی ان کے مؤید ہیں یعنی یہ کہ بہت ہنود نہ فقط اپنے حفظ حقوق بلکہ مسلمانوں کی پامالی حقوق میں بیدریغ کوشش کرتے ہیں، اور بہترے مسلمان ممبر دم نہیں مارتے بلکہ بعض تو صلح کل و بے تعصب بننے کو الٹا ان کا ساتھ دیتے ہیں مسلمانوں کی تعداد ایک تو کم تھی ہی اور بھی کم رہ جاتے ہیں، آخر بارہا پالی ہنود کے ہاتھ رہتا ہے، اب اس کا اثر جزئیات پر پڑتا ہے، اس حالت میں کلیات پر پڑے گا، گورنمنٹ کو مسلمانوں ہندوؤں کے معاملہ میں نہ کسی کی طرفداری نہ کسی سے خصومت، جب ہندوستانی ممبر بڑھے اور کثرت ہنود کی ہوئی اب احکام ان رايوں سے فیصلہ ہو کر آئیں گے جو ایک قوم کی ذاتی طرفداری اور دوسروں کی ذاتی مخالف ہے اس وقت وہ اسی لئے مسلمان کو بلارہے ہیں کہ یوں اختیارات اپنے کر لیں اور انہیں کی کوششوں سے ان کی حقوق پامال کرنے پر خاطر خواہ قادر ہو جائیں گے جب یہ جم گئی پھر کیا ہوتا ہے ع

دریغ سودنار دچو کار رفت از دست

(جب کام ہاتھ سے نکل جائے تو پھر پشیمان ہونے کا کچھ فائدہ نہیں۔ ت)

ع مرد آخرین مبارک بندہ است

(نتیجہ کو دیکھنے والا مرد بابرکت آدمی ہے۔ ت)

اور اگر بالفرض حکومت خود اختیاری اپنے حقیقی معنی پر ملی تو وقت سخت تر ہے غور کرو اس وقت کہ

^۱ القرآن الکریم ۳ / ۱۱۸

ملک ان کے ہاتھ میں نہیں تمہارے مذہبی شعائر میں کتنی رکاوٹیں ڈالتے ہیں، رات دن کوشاں رہتے ہیں، اور اپنی کثرت تعداد و کثرت مال کے سبب کچھ نہ کچھ کامیاب ہوتے رہتے ہیں، جب اختیارات ان کے ہاتھ میں ہوئے اس وقت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے مثلاً اس وقت تو قربانیاں ان قیود و حدود کے ساتھ کہ ان کا لگایا جانا بھی شورش ہنود کے باعث ہے ہو بھی جاتی ہیں، اس وقت قتل انسان سے بڑھ کر جرم ٹھہریں گی اور مسلمانوں کو مجبوراً اپنا یہ شعار دینی بند کرنا پڑے گا کیا گورنمنٹ تنہا تمہیں ملک دے دے گی کہ اس میں خالص احکام اسلام جاری کرو، یہ تو ممکن نہیں، نہ تنہا ان کو ملے، پھر شرکت رکھو گے یا ملک بانٹ لو گے کہ ایک حصہ میں تم اسلامی احکام جاری کرو ایک میں وہ اپنے مذہبی احکام جو تمہاری شریعت کی رو سے احکام کفر ہیں، بر تقدیر ثانی ظاہر ہے کہ ہندوستانی کا کوئی شہر اسلامی آبادی سے خالی نہیں تو ان لاکھوں مسلمانوں پر اپنی شریعت مطہرہ کے خلاف احکام تم نے اپنی کوشش متفقہ سے جاری کرائے اور اس کے تم ذمہ دار ہوئے اور

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا، بندوں پر اتارا، جو لوگ اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر، ظالم اور نافرمان ہیں۔ (ت)

"وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝^۱
هُمُ الظَّالِمُونَ ۝^۲ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝^۱"

کے تمغے پائے، بر تقدیر اول کیا ہنود راضی ہو جائیں گے کہ ملک مشترک ہو اور احکام تنہا احکام اسلام ہر گز نہیں، آخر تمہیں ان کے ساتھ کسی نہ کسی قانون خلاف اسلام پر راضی ہونا اور اپنی رضا و سعی سے مسلمانوں کو اس کا پابند کرنا پڑے گا اور قرآن عظیم سے وہی تین خطابوں کا تمغہ ملے گا یہ سب اس وقت ہے کہ جھگڑا اٹھے اور اگر پھوٹ پڑی اور تجربہ کہتا ہے کہ ضرور پڑے گی اس وقت اگر ہنود حسب عادت آپ بے قصور بنے اور سب ڈھلی بگڑی تمہارے سر ڈالی تو زمین میں بیٹھے بٹھائے فساد اٹھانے اور حکم الہی "لَا تَلْفُؤْاْ اِیَّٰیۡنِیْمَ اِلٰی التَّهْلُکَۃِ" ^۲ (لوگو! اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔) کی مخالفت کر کے خود اپنی اور لاکھوں نا کردہ مسلمانوں کی جان و عزت معرض خطرہ میں ڈالنے کا ذمہ دار کون ہوگا، اللہ عزوجل سیدھی سمجھ دے، آمین! واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

^۱ القرآن الکریم ۱۵، ۲۴، ۲۵، ۲۶

^۲ القرآن الکریم ۱۲، ۱۹۵

مسئلہ ۵۵: خجیر آباد اودھ ضلع سینٹاپور مرسلہ سید امتیاز حسن صاحب انزیری مجسٹریٹ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ زید مسلمان ہے اور اس کے گلے میں ہندو مذہب کی ایک کتاب بید جزدان میں مثل کلام مجید کے بطور حماں کے پڑا ہے۔ زید کو علم ہے کہ میرے گلے میں ہندو مذہب کی کتاب ہے یا اور کوئی غیر معظم کتاب ہے مگر کافر اس کو یہ سمجھتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے اور اس کے گلے میں کلام مجید ہے یہ سمجھ کر اس کتاب کی جس کو وہ کافر اپنے خیال میں کلام مجید سمجھتے ہوئے توہین کرنا چاہتا ہے زید اس کی حفاظت کرتا ہے محض اس وجہ سے کہ یہ کافر کلام اللہ سمجھ کر توہین کرتا ہے ایسی صورت میں مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ زید کے شریک ہوں اور اس کافر کے حملہ کو روکیں یا سمجھ کر کہ اس کے اندر غیر مذہب کی کتاب ہے اور کوئی معظم چیز نہیں ہے سکتا اختیار کریں اور زید کو لعنت ملامت کریں، شرعاً کیا حکم ہے؟ اگر زید کو کوئی نقصان پہنچے اور اس کے معاونین کو مدد کرنے سے تکلیف پہنچے تو وہ عند اللہ ماجور (اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر و ثواب دئے ہوئے۔ ت) ہوں گے، شرح جواب تحریر فرمائے۔ فقط

الجواب:

سوال تمثیلی ساختہ معلوم ہوتا ہے مثال میں بسا اوقات فرق رہ جاتا ہے جس کے سبب حکم بدل جاتا ہے اگرچہ تمثیل قائم کرنے والا اپنے ذہن میں یہ سمجھے کہ میں نے اصل واقعہ کا بالکل چربہ اتار لیا ہے بہر حال اس صورت مستفسرہ کا حکم یہ ہے کہ زید بوجہ قابل سخت ملامت ہے اول تو سب سے پہلے اس کا جرم شدید یہ ہے کہ اس نے ایک کافر مذہب کی کتاب کو معاذ اللہ قرآن مجید سے تشبیہ دی جزدان میں رکھا، گلے میں حماں کے طور پر ڈالا، یہ خود اس نے قرآن عظیم کی توہین کی، امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنیز کو دیکھا کہ بیبیوں کی طرح دوپٹہ اوڑھے جا رہی ہے اس پر درہ لیا اور فرمایا:

ای وفار القی عنک الحمار اتشبهین بالحرائر^۱ اے بد بو والی! اپنی اوڑھنی اتار، کیا بیبیوں کے مشابہ بنتی ہے۔

اور اگر واقعی اس نے کافر مذہب کی کتاب معاذ اللہ مثل قرآن کریم مستحق تعظیم سمجھا جب تو وہ خود ہی کافر مرتد ہے ورنہ کم از کم بتلائے حرام ضرور ہے، اور اس حرام کے باقی رکھنے ہی نے اس ہندو کو غلط فہمی پیدا کی تو یہ اس کا دوسرا جرم ہے کہ حرام پر مصر ہے۔ پھر اس کے سبب جو فتنہ فساد پیدا ہوگا اسی کا نشانہ ہی اس کا اصرار علی الحرام ہے کیوں نہیں اسے جزدان سے نکال کر فوراً پھینک دیتا ہے کہ یہ تیرے ہی مذہب کی ناپاک کتاب ہے اس کی جتنی چاہے توہین کر، یوں یہ خود بھی حرام سے بچے اور فتنہ بھی فرو ہو، اب کہ یہ ایسا نہیں کرتا خود بانی فتنہ ہے۔ یہ اس کا تیسرا جرم ہے۔ اگر پڑا تو ایک پو تھی

^۱ الدر المنثور تحت آية ذلك ادنى ان يعرفن فلا يؤذین منشورات مکتبہ آية اللہ العظمیٰ رقم ۲۱/۵

کی حمایت میں پٹا اور مارا بھی تو ایک پوتھی کے پیچھے مارا، اور اگر وہ غالب آیا اور اس نے اس کتاب کی توہین جسے اس نے اپنے فعل و اصرار باطل سے اسے معاذ اللہ قرآن عظیم باور کرایا ہے تو اس ہندو کے زعم میں توہین قرآن عظیم پر قادر ہونا اور اس معاملہ دینیہ مذہبیہ میں مسلمان پر فتح پانا اس کا منشا بھی یہی شخص ہے اور اگر وہ مغلوب ہو اور اس نے مارا اور جیل خانہ گیا محض بلا وجہ شرعی بلکہ برخلاف وجہ شرعی ایک گناہ پر اصرار کے لئے اپنے نفس کو سزا و ذلت پر پیش کیا اور یہ بھی بحکم حدیث حرام ہے۔ اور یہ اس کا چوتھا جرم ہے۔ بہر حال یہ شخص سخت ملامتوں کا مستحق و سزاوار ہے جو اس کی اعانت کرینگے وہ بھی ان جرائم سے حصہ لیں گے اور گناہ پر مدد دے کر گنہ گار ہوں گے،

قال اللہ تعالیٰ: ولا تتعاونوا علی الاثم والعدوان^۱ - لوگو! گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ (ت)

ان پر لازم ہے کہ اگر وہ فتنہ اٹھاتا ہے یہ فرو کریں اور زعم کافر میں توہین اسلام نہ ہونے دیں اس کے گلے سے لے کر جزدان سے نکال کر وہ ہندو انی پستک اس ہندو کے سامنے پھینک دیں کہ فتنہ بند ہو اور وہ جرائم مذکورہ سب مسدود، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۸۴۵۶: ازرائے پور چھینگرھ مرسلہ گوھر علی عرائض نویں نیا پارہ اکھاڑا

(۱) کہ جہاں مسلمان بستے ہیں وہاں ایک شراب کی بھٹی ہے چند لوگ شیعہ اس راہ سے گزرے جو اپنی قوم میں مقرر ہیں انھیں معلوم ہوا کہ یہاں پر مسلمان شراب پیا کرتے ہیں تو انھوں نے ایک انجمن مقرر کیا اور اپنی قوم کے چند لوگوں کو سکرٹری پریزیڈنٹ انجمن بنایا اور اس میں سنیوں کو ممبر مقرر کیا، ازروئے شرعی سنی بھی ان کی رائے سے موافقت کر سکتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

(۲) اس انجمن میں دو مسئلے پیش ہیں کہ کوئی سنی شراب پیے یا زنا کرے اس کو خارج از قوم کر دینا اور شادی و غمی میں شریک نہ ہونا زنا کس حالت میں سمجھا جائے گا جبکہ کوئی شخص کسی عورت سے صرف بات کر رہا ہے یا عورت مذکورہ اس کے گھر میں کسی مزدوری کے لئے بیٹھی ہے یا کسی پیشرو شخص کے مکان کو ضرورت سے آتی ہے کیونکہ اس شہر میں مزدور عورتیں بہت ہیں جو آدمی تہانو کری پیشہ و جن کی مستوراتیں نہیں وہ ان کو اپنے گھروں میں کام کرنے کے ساتھ تعلق ہے اور وہ شخص باہر کھڑا ہوا اندر مکان کا حال کیا جانتا ہے کہ مکان کے اندر کیا ہو رہا ہے علمائے دین

^۱ القرآن الکریم ۲/۵

باطن کے حالات کی نسبت کیا بیان کرتے ہیں، کیا یہی زنا کی صورتیں ہیں۔

(۳) شیعہ قوم سے سنی کہاں تک شریک ہو سکتے ہیں؟

ان اوپر کہتے ہوئے وجوہ کی نسبت حضور کرم فرما کر اس فقیر کو جواب سے سرفراز فرمائیں تو بڑی مہربانی ہوگی، خداوند کریم آپ کو جزائے خیر دے گا۔

الجواب:

(۱) سنیوں کو غیر مذہب والوں سے اختلاط میل جول ناجائز ہے خصوصاً یوں کہ وہ افسر ہوں یہ ماتحت۔ قال اللہ تعالیٰ:

"وَأَمَّا يُسِيبُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ①	اگر تجھے شیطان کبھی بھول میں ڈال دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھ۔ (ت)
--	--

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

فأياكم وایاهم لایضلونکم ولا یفتنونکم ^۲ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	تم ان سے دور رہو اور وہ تم سے دور رہیں کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)
--	---

(۲) زنا نہیں ثابت ہو سکتا جب تک چار مرد عاقل بالغ، ثقہ، متقی، پرہیزگار اپنی آنکھ سے ایسا مشاہدہ نہ بیان کریں جیسے سرمہ دانی میں سلائی، بغیر اس کے جو شخص کسی مسلمان کی نسبت زنا کی تہمت رکھے گا بحکم قرآن مجید اسی کوڑوں کا مستحق ہوگا پھر اس کی گواہی ہمیشہ کو مردود، ہاں یہ ضرور ہے کہ اجنبی عورت سے خلوت حرام ہے۔ جو لوگ انھیں نوکر رکھتے ہیں ضرور مکان میں دونوں تنہا ہوتے ہوں گے، اور اسے شرع نے حرام فرمایا۔

(۳) کہیں تک بھی نہیں، آیت وحدیث میں مطلقاً ممانعت فرمائی، بلکہ حدیث خاص اس قوم کا نام لے کر آئی کہ:

یأتی قوم لهم نبي يقال لهم الرافضة لا يشهدون جمعة	یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قوم آنے والی ہے ان کا بدل لقب ہوگا
--	--

^۱ القرآن الکریم ۶/۲۸

^۲ صحیح مسلم باب النهی عن الروایة عن الضعفاء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۱/۱۰

<p>انھیں رافضی کہا جائے گا وہ نہ جمعہ پڑھیں گے نہ جماعت، اور امت کے اگلوں پر طعنہ کریں گے، تم ان کے پاس مت بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا نہ کھانا، ان کے ساتھ پانی نہ پینا، ان کے ساتھ شادی بیاہت نہ کرنا، وہ بیمار پڑیں تو انھیں پوچھنے کو نہ جانا، مرجائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا،</p>	<p>ولاجتماعة ويطعونون السلف^۱ فلا تجالسوہم ولا توکلوہم ولا تشاربوہم ولا تناکحوہم واذما مرضوا فلا تعدوہم واذما ماتوا فلا تشهدوہم ولا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم^۲۔</p>
---	---

دیکھو حدیث نے موت و حیات کے سب تعلق کو ان سے قطع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۹: از قبضہ کرت پور ضلع بجنور محلہ مدہ ہو پاڑہ مرسلہ منشی منیر الدین صاحب ۱۲۲ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

اگر کوئی مسلمان دسہرہ کی جھنڈی کے جلسہ میں ہنود کا شریک ہو یا اس میں گنگا پھری یا اینٹی یا دیگر کھیل خود کھیلے یا دوسروں کو کھلائے یا اس میں کسی قسم کا باجا خود بجائے یا دوسروں سے بجوائے یا کوئی راگ خود گائے یا اوروں سے گوائے یا اس میں کسی قسم کی امداد امے درمے قلمے جلوس مذکور کی رونق افزائی کی نیت سے کرے یا اس جلوس کا تماشا تفریح اور دوسروں کو ترغیب دیکھنے کی دلائے یا میل ملاپ باہمی کی وجہ سے شرکت کرے یا دیگر اغراض دنیا کے باعث ہنود سے بامید حصول خوشنودی ہنود جلوس کی اعانت میں سرپرستانہ پیش آئے یا ایسی سرپرستی کا ارادہ کرے اور اس حد تک کہ اگر اس جلوس میں اس مقام کے رواج و دستور کے خلاف منجانب ہنود امور جدیدہ کے اضافہ کرنے کی آمادگی ہو اور اس کی اطلاع پا کر خواہ اس کا ظہور دیکھ کر وہاں کے غرباء مسلمانان بخوف ہیجان فتنہ حسب ضابطہ کچہری اس کے انسداد کی کوشش و چارہ جوئی کریں اور کوئی شخص مسلمان سر بر آوردہ خواہ رئیس حکام رس بذات خود یا بذریعہ اپنے آدمیوں کے خود دار ریاست و استطاعت یا سر پنچی و منبری کے مسلمانان کو چارہ جوئی سے باز رکھے اور تخویف دلائے یا اگر مسلمانان بامید انصاف گورنمنٹ بلا خوف و خطر مصروف چارہ جوئی رہیں اور مسلمان مانع چارہ جوئی جانب دار اہل ہنود ہو کر امر جدید کو جلوس مذکور میں اپنی کوشش سے اضافہ کرے اور اس جلوس مذکور میں ایسی نمایاں سعی و پیروی کرے کہ جس سے ایک مسجد کے اس احترام میں فرق آجائے جس کو حکام ضلع نے بلحاظ عبادت گاہوں کے بذریعہ احکام تحریری منظور کیا ہو یعنی باوجود ممانعت حاکم علاقہ کے مسجد مسلمانان

^۱ تاریخ بغداد ترجمہ الفضل بن غانم ۶۷۹۰ دار الکتب العربی بیروت ۱۲/ ۳۵۸

^۲ کنز العمال حدیث ۳۲۴۶۸، ۳۲۵۲۹، ۳۲۵۳۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۲

کے گرد پچاس پچاس قدم دونوں طرف باجا جا شور و غل ہر قسم اہل جلوس جھنڈی سے کرا دے تو ایسا مسلمان نیز مسلمانان متذکرہ بالا شرعاً کسی گناہ کے مرتکب ہیں آیا بدعت یا فسق یا کفر یا ارتداد اور دیگر مسلمانان کو ان سے میل جول رکھنا کیسا ہے؟ بصراحت و تفصیل فتویٰ میں ارقام فرمایا جائے۔ فقط۔

الجواب:

مراسم کفر کی اعانت اور ان میں شرکت ممنوع و ناجائز و گناہ اور مخالفت حکم الہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو! گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ (ت)	قال الله تعالى "وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ¹
---	--

حدیث میں ارشاد ہوا:

جو کسی قوم کی جماعت میں شریک ہو کر ان کا گروہ بڑھائے وہ انھیں میں سے ہے۔	من سود مع قوم فهو منهم وفي لفظ من كثر سواد قوم فهو منهم ²
--	--

خصوصاً تو یزین مسجد پر اعانت کہ بہت سخت تر ہے پھر اگر یہ باتیں شامت نفس اور طمع دنیا سے ہوں تو صرف استحقاق جہنم ہے اور اگر کسی رسم کفر کے پسند و رضا کے ساتھ ہوں تو کھلا کفر ہے۔ غمز العیون میں ہے:

جس شخص نے کافروں کے کسی کام کو اچھا سمجھا تو وہ باتفاق مشائخ کافر ہو گیا۔ (ت)	من استحسن فعلا من افعال الكفار كفر باتفاق المشائخ ³
---	--

مسلمانوں کو ایسے شخص سے میل جول منع ہے۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے:

اگر تمہیں شیطان کسی بھلاوے میں ڈال دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو (ت)	"وَإِمَّا يُسِئَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ⁴
---	--

¹ القرآن الکریم ۲/۵

² کنز العمال بحوالہ خط عن انس حدیث ۲۳۶۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۰/۹، کنز العمال بحوالہ الدیلی عن ابن مسعود حدیث

³ ۲۳۷۳۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲۲/۹

⁴ غمز العیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر الفن الثانی کتاب السیر والردة ادارة القرآن کراچی ۱/۱۱ ۲۹۵

⁴ القرآن الکریم ۲۸/۶

اور فرماتا ہے:

(لوگو!) ظالموں کی طرف مت جھکو ورنہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔ (ت)	"وَلَا تَزِرُ كَيْفًا إِلَى الْكَيْفِ ظَلَمُوا أَفَمَسْجِدكُمُ الَّذِي بُنِيَ لِيَاسْمِكُمْ لَأْتَا ^۱ "
---	--

مسئلہ ۶۰ تا ۶۲: از گودھرہ مدرسہ فیض عام مرسلہ مولوی عبدالرحمن بن مولوی محمد عیسیٰ صاحب ۲۳ / ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ

(۱) قصبہ لونواڑہ میں ہنود بکثرت رہتے ہیں یہ لوگ بمابہ ساون آٹھ روز تہوار مناتے ہیں اس کو اپنی اصطلاح میں "پچوسن" کہتے ہیں، ان دنوں میں آٹھ روزے بھی اپنے مذہب کے موافق رکھتے ہیں اور جاندار شیبی کو مارنا اور تکلیف دینا برا سمجھتے ہیں، چنانچہ مسلمان تیلیوں کو اس بناء پر گھانی چلانے سے روکتے ہیں اس لئے کہ تلوں میں کچھ کیڑے جو ہوتے ہیں وہ پل جاتے ہیں، اس آٹھ روز گھانی نہ چلانے کے عوض میں روپے بھی دینا چاہتے ہیں پس مسلمانوں کو اس آٹھ روز گھانی نہ چلانا اور روپیہ لے کر اس امر میں ان کی اتباع کرنا کیسا ہے؟

(۲) جو مسلمان کہ ہنود کے تہوار میں ان کی موافقت کرے اور اس کو منائے اس کے لئے کیا وعید ہے؟

(۳) کسی قصبہ کارئیں مسلمانوں کو کہے کہ تم ہنود کے تہواروں میں ان کی اتباع کرو ورنہ تم کو سخت اذیت پہنچاؤں گا، پس مسلمانوں کو اس امر میں رئیس کی اتباع درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(یاد رکھو) اعمال کا مدار ارادوں پر ہے اور آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کا اس نے ارادہ کیا ہے۔ (ت)	انما الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوى ^۲ ۔
--	--

اگر اس سے تیلیوں کی نیت ان کی موافقت اور ان کی رسم مذہبی میں شرکت ہے تو حرام ہے۔ اور حرام فعل کی اجرت میں جو کچھ لیا جائے وہ بھی حرام کہ اجارہ نہ معاصی پر جائز ہے نہ اطاعت پر، اور اگر انہوں نے یہ سمجھا کہ واقعی تیل پیلنا فعل شنیع ہے کہ اس سے کیڑے پس جاتے ہیں تو یہ وہی خیالات باطلہ ہنود کی شرکت ہوئی، ایسا ہو تو یہ فعل ہمیشہ ناجائز ہے اور ناجائز کا ترک واجب اور

^۱ القرآن الکریم ۱۱۳

^۲ صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ / ۱۱

اجرت اس پر لینا حرام، اور اگر انھوں نے یہ سمجھا کہ ہمارا وہ کام ایک مباح شرعی ہے کچھ واجب تو نہیں کہ اس کا کرنا ضرور ہو اٹھ دن محنت سے بچتے ہیں، اور مفت کے دام مال مباح کافر سے ملتے ہیں یہ سمجھ کر آرام کریں اور دام لئے تو حرام نہیں، پھر بھی اغراض فاسدہ کفار کی تحصیل نامناسب ہے ایسے موہومات کہ کیڑے ہوں گے اور پس جائیں گے شرعاً عرفاً عقلاً کسی طرح قابل اعتبار نہیں ورنہ رات کو چلنا منع ہو جائے کیا معلوم اندھیرے میں کوئی چیونٹی پس جائے بلکہ پانی پینا منع ہو جائے کیا معلوم اس میں کوئی باریک کیڑا ہو کہ نظر نہ آتا ہو، بلکہ خوردبین سے مشاہدہ ہوا ہے کہ دودھ اور پانی سب میں یقیناً کیڑے ہوتے ہیں، اور یہی مطابق قانون فطرت ہے کہ رطوبت میں حرارت جب عمل کرے گی فیضان روح ہوگا، تو دین و دنیا سب کی عافیت تنگ ہو جائے، ایسے بہودہ خیال کسی طرح موافق اسلام نہیں ہو سکتے، صحیح حدیث میں ہے:

<p>نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم کو پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھو ہار توڑ کر اس کی تلاشی لیجائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں (طبرانی نے معجم الکبیر میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن اسے روایت کیا۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>	<p>نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یفتش التبر عما فیہ، رواہ الطبرانی^۱ فی المعجم الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن، واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
--	--

(۲) اگر ان کے مذہبی تہوار کو اچھا جان کر منائے گا اسلام سے خارج ہو جائے گا، غمز العیون میں ہے:

<p>جس آدمی نے کافروں کے کسی کام کو اچھا سمجھا تو مشائخ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ کافر ہو گیا۔ (ت)</p>	<p>من استحسن فعلاً من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ^۲۔</p>
--	--

ورنہ فسق و معصیت ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اللہ عزوجل کی معصیت میں کسی کا اتباع درست نہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

^۱ کنز العمال بحوالہ طب عن ابن عمر حدیث ۴۰۸۶۳ مؤسسة الرسالة بیروت ۲۶۰/۵

^۲ غمز العیون البصائر شرح الاشباح والنظائر الفصل الثانی کتاب السیر والردۃ ادارة القرآن کراچی ۱/۲۹۵

لاطاعة لاحد في معصية الله ^۱ ، والله تعالى اعلم۔	اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی فرمانبرداری نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)
--	--

مسئلہ ۶۳: از گوئڈل کاٹھیا واٹر مرسلہ عبدالستار رضوی برکاتی ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ

مباہلہ کیا ہے۔ اور وہ کس وقت، کس سے، کس طرح کیا جاتا ہے؟

الجواب:

مباہلہ یہ کہ دو فریق جمع ہو کر اپنا اپنا دعویٰ بیان کریں اور ہر فریق دعا کرے کہ ان دونوں میں جو جھوٹا ہو اس پر لعنت الہی ہو، یہ جائز ہے، اور اب تک مشروع ہے کمانص علیہ رد المحتار (جیسا کہ رد المحتار میں ہے اس پر نص کی گئی ہے۔ ت) مباہلہ ہر اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اپنے قول کی حقانیت پر یقین قطعی ہو، مشکوک یا مظنون بات پر مباہلہ سخت جرات ہے مثلاً ہم کسی شافعی المذہب سے اس امر پر مباہلہ نہیں کر سکتے کہ قرأت خلف الامام ناجائز ہے۔ نہ شافعی ہم سے مباہلہ کر سکتا ہے کہ واجب ہے۔ اور ہم اور وہ دونوں غیر مقلدوں سے اس پر مباہلہ کر سکتے ہیں کہ امام اعظم و امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ائمہ دین ہیں اور ان کی تقلید جائز، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۴: از ادیب پور میواڑ راجپوتانہ اسکول مرسلہ مولوی وزیر احمد صاحب مدرس ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ

اس شہر میں روافض فرقہ اسمعیلیہ بومر ہوں کے امام بڑے ملائے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ "میں داعی وقت ہوں، امام اور عامل میں ہی مقرر کرتا ہوں، میں قوم کا مالک و مختار ہوں" ان کو بومرے سیدنا کے لفظ سے پکارتے ہیں، جب یہ شہر میں آئے تو ان کی سواری بڑی شان و شوکت کے ساتھ مع دو تین ہزار بومروں کے مدرسہ اسلامیہ حنفیہ جس راستہ میں واقع ہے اس طرف ہو کر نکلی تو مدرسہ حنفیہ کے ممبران سنت جماعت حنفی مذہب والوں نے مدرسہ کو رنگ برنگ کے کاغذ کے پھیریوں سے آراستہ کیا، اور ایک بڑے سرخ کپڑے پر بڑے بڑے کاغذ کے حروف بنا کر "خوش آمدید" لکھا اور بڑے ملا صاحب کے نظارے کے لئے آہنزاں کر دیا اور جب ملا صاحب کی سواری مدرسہ کے قریب آئی تو حنفی ممبران مدرسہ نے ادب کے ساتھ ملا صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور گلہ سے نذر کئے اور ان کے سر پر پھول اُچھالے اور بعد میں ممبران مدرسہ

^۱ المعجم الكبير حديث ۳۱۵۰ مکتبہ الفيصلیہ بیروت ۳/۲۰۸، ۲۰۹

ملا صاحب کی قیام گاہ میں ملا صاحب کو مدرسہ میں آنے کی دعوت دینے کو گئے، تو ملا صاحب نے ان لوگوں کو دس دس بیس بیس روپے کا انعام دے کر رخصت کیا، اب ارشاد فرمائیں کہ حنیفوں کا بوہرے فرقہ کے امام کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا کیسا ہے۔ اگر ان ممبروں نے اس لالچ سے کہ ملا صاحب مدرسہ میں کچھ روپیہ دے جائیں گے ایسا کیا تو یہ ان کا ایسا کرنا کیسا ہے اور یہ لوگ حنفی مذہب کے مدرسہ کے ممبر مانے جانے کے قابل ہیں یا نہیں اور بے پڑھے مسلمانوں پر اس کیا اثر پڑے گا؟

الجواب:

جن لوگوں نے ایسا کیا انھوں نے اپنے لئے جہنم کا سامان پورا کر لیا انھوں نے بد فعلی سے عرش الہی کو ہلا دیا، انھوں نے واحد قہار کا غضب اپنے سر لیا، انھوں نے قرآن عظیم کی تحقیر کی، انھوں نے دین اسلام کے ڈھانے پر مدد دی، یہ اسی بنا پر ہے کہ انھوں نے روپیہ کے لالچ سے ایسا کیا اگر دل سے اسے ان تعظیموں کا مستحق جانتے تو کھلے کافر ہوتے، اور اب بھی فقہاء کے اطلاق ان کے بارے میں بہت سخت ہیں کہ وہ بخوشی بلا ضرورت ان ملعون حرکات کے مرتکب ہوئے ہیں ان پر فرض ہے کہ جس اعلان کے ساتھ ان ناپاک حرکتوں سے شیطان پھیلایا اور بے پڑھے مسلمانوں کا دین ڈھایا ابلیس لعین کا پھریرا سر بازار اڑایا اسی اعلان کے ساتھ عام جمعوں میں توبہ کریں اور مناسب کہ از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں پھر اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں، اگر توبہ نہ مانیں تو ایسے لوگ اس قابل بھی نہیں کہ مسلمان ان کو اپنے پاس بیٹھنے دیں سنی مدرسے کی رکینت تو بڑی چیز ہے، اس حال پر بھی جو انھیں رکن مدرسہ دینیہ رکھیں گے اللہ ورسول و تلمیذین سب کے خائن و بدخواہ ہوں گے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تم کو دوزخ کی آگ لگے گی۔	"وَلَا تَزِرُ كَيْفًا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَنْ يَسْتَمِعِ النَّاسَ" ¹
--	---

دوسری آیت میں ارشاد ہوا:

اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔	"وَمَا يُؤْمِنُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ²
--	---

دو حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

¹ القرآن الکریم ۱۱۳/۱۱

² القرآن الکریم ۶۸/۶

<p>جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب غضب فرماتا ہے اور عرش الہی ہل جاتا ہے (محدث ابن ابی الدنیانے ذم الغیبة میں روایت کیا ہے اور ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس کے حوالے سے اور ابن عدی نے "اکامل" میں حضرت ابو ہریرہ کے حوالے سے روایت کیا (اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہو۔ ت)</p>	<p>اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز لذلك العرش رواه ابن ابی الدنیانے ذم الغیبة و ابو یعلیٰ فی المسند و البیہقی فی شعب الایمان¹ عن انس و ابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔</p>
--	---

نیز حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اس کا دل خویش ہو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی (اسے خطیب نے حضرت ابن عمر (اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہو) سے روایت کیا۔ ت)</p>	<p>من سلم علی صاحب بدعة او لقیہ بالبشر او استقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل علی محمد رواه الخطیب² عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔</p>
---	--

نیز چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی اس نے دین کے ڈھادیے پر مدد دی (امام طبرانی نے معجم کبیر اور ابو نعیم نے الحلیہ میں عبد اللہ بن بشیر سے اس کو روایت کیا۔ ابن عدی اور ابن عساکر نے مسلمانوں کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہ سے اور حضرت حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اور ابو نعیم نے الحلیہ میں معاذ بن جبل کے حوالہ سے</p>	<p>من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الدین۔ رواه الطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیة عن عبد اللہ بن بشیر و ابن عدی و ابن عساکر عن ام المؤمنین الصدیقہ و الحسن بن سفین فی مسندہ و ابو نعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل</p>
---	--

¹ شعب الایمان حدیث ۳۸۸۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۳/ ۲۳۰، الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ترجمہ سابق بن عبد اللہ الرقی

دار الفکر بیروت ۱۳/ ۱۳۰

² تاریخ بغداد ترجمہ عبد الرحمن بن نافع ۷۸/ ۵۳ دار الفکر بیروت ۱۰/ ۲۶۴

<p>اور السخری نے الابانۃ میں عبد اللہ ابن عمر کے حوالے سے اور اس نے ابن عدی نے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کو روایت کیا، نیز امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابراہیم بن میسرہ جو کہ تابعی مکی اور قابل اعتماد ہیں نے بصورت ارسال اس کو روایت کیا۔ (ت)</p>	<p>والسخری فی الابانۃ عن ابن عمرو هو وابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابراہیم بن میسرۃ التابعی المکی الثقۃ مرسل^۱۔</p>
--	--

دو حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ کر، پوشیدہ کی پوشیدہ اور علانیہ کی علانیہ، (امام احمد نے کتاب الزہد اور طبرانی نے معجم کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اچھی اور عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا، نیز امام احمد نے اسی میں عطاء بن یسار سے بطور مرسل روایت فرمائی۔ (ت)</p>	<p>اذا عملت سیئۃ فاحدث عندہا توبۃ السر بالسر و العلانیۃ بالعلانیۃ رواہ الامام احمد فی کتاب الزہد^۲ والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید واحمد ایضاً فیہ عن عطاء بن یسار مرسل۔</p>
--	--

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ</p>	<p>من استعمل رجلاً من عصابة</p>
--	---------------------------------

^۱ کنز العمال بحوالہ طب عن عبد اللہ بن بشیر حدیث ۱۱۰۲ موسسة الرسالہ بیروت ۱/ ۲۱۹، الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ترجمہ الحسن بن یحییٰ ابو عبد الملک الخشعی دار الفکر بیروت ۲/ ۳۶، شعب الایمان دار الدیان للتراث بیروت ص ۳۵، حلیۃ الاولیاء وشرح خالد بن معدان ۳۱۸ دار الکتب العربی بیروت ۵/ ۲۱۸، تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ حسن بن یحییٰ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۸۳

^۲ کتاب الزہد لامام احمد بن حنبل دار الدیان للتراث القاہرہ ص ۳۵، المعجم الکبیر عن معاذ بن جبل حدیث ۳۳۱ المکتبہ الفیصلیۃ

<p>میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں سب کی خیانت کی، (ابن حاکم نے اس کو روایت کر کے صحیح قرار دیا، ابن عدی، عقیلی، طبرانی اور خطیب بغدادی نے حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا) اللہ تعالیٰ باپ، بیٹے دونوں سے راضی ہو۔ (ت)</p>	<p>وفیہم من ہو ارضی اللہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ والیومنین، رواہ الحاکم^۱ وصحہ و ابن عدی والعقیلی والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔</p>
---	--

فتاویٰ ظہیریہ امام ظہیر الدین واشباہ والنظار محقق زین و تنویر الابصار شیخ الاسلام غزی و در مختار میں ہے:

<p>اگر کسی مسلمان نے کسی ذمی کافر کو بطور عزت و توقیر سلام کیا تو وہ کافر ہو جائے گا، کیونکہ کافر کی عزت افزائی کفر ہے، اور اگر کسی نے آتش پرست کو تعظیم کے طور پر "اے استاد" کہا تو وہ کافر ہو گیا۔ (ت)</p>	<p>لو سلم علی الذمی تبجیلاً یکفر لان تبجیل الکافر کفر ولو قال لبحوسی یا استاد تبجیلاً کفر^۲۔</p>
--	--

فصول عمادی و عقد الفراد و در مختار و جامع الفصولین و نور العین و محیط و عالمگیریہ و غیرہا میں ہے:

<p>جو چیز بالاتفاق کفر ہے وہ عمل اور نکاح کو باطل کر دیتا ہے اس کی اولاد، اولاد زنا ہوگی اور جس چیز کے کفر ہونے میں اختلاف ہے تو اسے نکاح کرنے والے کو توبہ استغفار اور تجدید نکاح کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)</p>	<p>ما یكون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح و اولادہ اولاد زنا و مافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح^۳، واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
--	--

^۱ المستدرک للحاکم کتاب الاحکام دار الفکر بیروت ۹۲ / ۳

^۲ در مختار شرح تنویر الابصار کتاب الحظرو الاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتہبائی دہلی ۲۵۱ / ۲

^۳ در مختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتہبائی دہلی ۳۵۹ / ۱

مسئلہ ۶۵: از ریاست لشکر گوالیار بازار پانگر مسؤلہ عطا حسین صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن واقع مسجد بازار مذکور ۱۵ صفر ۱۳۳۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

امابعد، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اعلان کرنے والے صاحب کی بابت جو باوجود اہل علم اور سنت و جماعت ہونے کے اپنے اعلان کی سطر چودہ و پندرہ میں تحریر فرماتے ہیں، اعتراض اول یہ کہ اعلان کے شروع میں نہ حمد ہے۔ نہ نعت۔ اعتراض دوم سطور پندرہ و چودہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ بھی تحریر نہیں، یہ دونوں اعتراض صحیح ہیں یا غلط؟ اگر صحیح ہیں تو اعلان کرنے والے صاحب کے حق میں شرعی حکم کیا ہے؟ اور وہ اہل سنت و جماعت کہے جاسکتے ہیں؟ اور اگر غلط ہے تو کس طرح؟ بینوا تو جروا (بیان فرماؤ تا کہ اجر و ثواب پاؤت) امید ہے کہ حسب ذیل پتہ پر جواب باصواب سے مطلع فرمائیں گے تاکہ اس کو شائع کر دیا جائے۔

الجواب:

جب سوال میں اعلان دہندہ کے سنی ذی علم ہونے کا اقرار ہے تو سنی خصوصاً ذی علم پر ایسی باتوں میں مواخذہ کوئی وجہ نہیں رکھتا، شروع میں حمد و نعت، نہ لکھنا ممکن کہ بلحاظ ادب ہو کہ ایسے پرچے لوگ احتیاط سے نہیں رکھتے، اور وقت تحریر زبان سے ادا کر لینا کافی ہے۔ جیسا کہ امام ابن الحاجب نے کافیہ میں کیا مسلمان پر نیک گمان کا حکم ہے،

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اپنے لوگوں پر اچھا گمان کرنا چاہئے۔ (ت)	قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "كَلِمَۃٌ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ حَيِّرًا" ۱۔
---	--

سطر چودہ میں ہے: "وہ ہماری خطاؤں کو محض اپنے فضل و کرم سے معاف فرمائے"، اس میں تو تسل کا ذکر نہیں تو معاذ اللہ تو تسل سے انکار بھی تو نہیں، اور سنی کیونکر انکار کرے گا اور انکار کرے تو سنی کب ہوگا، مسلمان کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو تسل رچا ہوا ہے اس کی کوئی دعا تو تسل سے خالی نہیں ہوتی اگرچہ بعض وقت زبان سے نہ کہے، مولانا قدس سرہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں: نہ

اے بسا نارودہ استثنابہ گفت جان او باجان استثناست حقت²

¹ القرآن الکریم ۱۲/۲۴

² مثنوی معنوی دفتر اول حکایت عاشق شدن بادشاہ بر کنیرک نورانی کتب خانہ پشاور ص ۵

(اے شخص کہ بسا اوقات تیرے کلام میں استثناء نہیں لایا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی جان استثناء کی جان سے گانٹھی ہوئی ہے۔ ت)

اور "محض" کا لفظ معاذ اللہ تو سل کی نفی نہیں، دین و دنیا و جسم و جان میں جو نعمت کسی کو ملی اور ملتی ہے اور ابدالآباد تک ملے گی سب حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے اور حضور کے مبارک ہاتھوں سے ملی اور ملتی ہے اور ابدالآباد تک ملے گی قال النبی انما انا قاسم، واللہ المعطى^۱ دینے والا اللہ ہے ور باٹنے والا میں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بائیں ہمہ جو نعمت ہے اللہ عزوجل کے محض فضل و کرم سے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ و واسطہ و قاسم ہر نعمت ہونا یہ بھی تو محض فضل و کرم الہی جل و علا ہے۔ "فَمَا سَأَلَ حَمَتِي مِنَ اللَّهِ لَيْسَتْ لَهُمْ"^۲ اے محبوب اللہ کی کتنی رحمت ہے کہ تم ان کے لئے نرم و رحیم و مہربان ہوئے۔ والحمد لله رب العالمين و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو پروردگار ہے سارے جہانوں کا۔ حضور پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو۔ ت)

اعتراض اگرچہ صحیح نہیں مگر میں معترض کے اس حسن اعتقاد کی داد دیتا ہوں کہ تو سل اقدس کا ذکر نہ آنا سے ناگوار ہوا، جزا اللہ خیرا، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (اللہ تعالیٰ سائل کو بہت اچھا صلہ عطا فرمائے، اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ ت)

مسئلہ ۶۶: از ڈر بن ناغال جنوبی افریقہ مسؤلہ مولوی عبدالعلیم صاحب قادری برکاتی رضوی میرٹھی ۲۱ صفر ۱۳۳۷ھ ماقولکم ایہا العلماء الکرام (اے معزز اہل علم مسئلہ ذیل کے متعلق تمہارا کیا ارشاد ہے۔ ت) حکومت کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص ہندوستان سے باہر جانا چاہے یا باہر سے ہندوستان آنا چاہے تو اس کو گورنمنٹ سے ایک اجازت نامہ جس کو بزبان انگریزی پاسپورٹ کہتے ہیں لینا ضروری ہوگا ورنہ داخلہ خارجہ کی اجازت نہ دی جائے گی، یہ اجازت نامہ نہیں مل سکتا تا وقتیکہ ایک تصویر کم از کم نصف حصہ اعلیٰ بدن کی اجازت لینے والا داخل کرے اس تصویر کی تین نقلیں ہوں گی جو تینوں بھیجی جائیں گی دو گورنمنٹ میں محفوظ رہیں گی اور ایک اجازت نامہ کے ساتھ واپس مل جائے گی جس کا اجازت گیرندہ کو اپنے پاس رکھنا ضروری ہے بعض اشخاص مسلمین اپنے اہل و عیال سے دور بعض

^۱ مسند احمد بن حنبل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۲/ ۲۳۴

^۲ القرآن الکریم ۱۵۹/۳

تجارتی کاروبار میں مبتلا نقل و حرکت کے بغیر چارہ نہیں، بعض علماء کو اعلاء کلمہ الحق کے لئے باہر جانے یا جا کر واپس آنے کی ضرورت ایسی اشد شدید ضروریات میں کہ جہاں بعض شکلوں میں سخت ترین دینی نقصانات بھی ہیں اجازت لینے کی غرض سے نصف حصہ اعلیٰ بدن کی تصویر کھینچنا بذریعہ فوٹو گراف جائز ہے یا نہیں اور اس اجازت نامہ کو اپنے پاس رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان فرماتا کہ اجر و ثواب پاؤت)

الجواب:

شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگرچہ نصف اعلیٰ بلکہ صرف چہرہ کی ہی ہو کہ تصویر چہرہ کا نام ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح معانی الآثار میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی الصورة الرأس^۱ (سر کی تصویر کے لئے یہ حکم نہیں کیونکہ وہ جائز نہیں، اس لئے کہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے۔ ت) اگرچہ ان کے پاس رکھنے میں خلاف ہے اور صحیح و معتمد یہ ہے کہ ان کا بھی رکھنا حرام ہے جیسا پوری تصویر کا مگر جبکہ اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے اعضا کی تفصیل نظر نہ آئے یا ذلت و خواری کی جگہ مثلاً فرش پا انداز میں ہو یا چہرہ بگاڑ دیں کاٹ دیں محو کریں کہ ان صورتوں میں پوری تصویر بھی رکھنی جائز ہے یا ضرورت و مجبوری ہو جیسے سکہ کی تصویریں، اس کی کامل تحقیق ہمارے رسالہ "عطایا القدیور فی حکم التصوير" (اللہ تعالیٰ قدرت و طاقت رکھنے والے کی عطائیں تصویر کا حکم، بیان کرنے میں۔ ت) میں ہے اور ان صورتوں میں اگرچہ رکھنا جائز ہے کھینچنا ان کا بھی حرام ہے:

لاطلاق نصوص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی احادیث متواترة ثم اطلاق الائمة فی کتب متکاثرۃ۔	اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کے متعلق متواتر حدیثوں میں مطلق نصوص وارد ہوئیں، اور پھر ائمہ کرام نے متعدد کتابوں میں اس کو علی الاطلاق (بغیر کسی قید کے) ذکر فرمایا ہے۔ (ت)
---	---

اور جس کا کھینچنا حرام ہے کھینچنا بھی حرام ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے:

ما حرم اخذہ حرم العطاۃ ^۲ قال اللہ تعالیٰ "وَلَا تَعَاوَنُوا عَلٰی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ^۳ ۔	جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگوں! گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ مدد نہ کیا کرو۔
---	--

^۱ شرح معانی الآثار کتاب الکراہیۃ باب التصاویر فی الثوب ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۲۰۳

^۲ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الرابعة عشر ادارة القرآن کراچی ۱/۱۸۹

^۳ القرآن الکریم ۲/۵

<p>اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو برکام لوگ کیا کرتے ہیں اہل کتاب اس کے کرنے سے ایک دوسرے کو نہ روکتے، کتنا بڑا رویہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔ (ت)</p>	<p>وقال تعالیٰ " كَانُوا اِلٰهِيَّتَاهُمْ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٥٠﴾ " ¹</p>
--	--

مگر مواضع ضرورت مستثنیٰ رہتے ہیں، الضرورات تبیح المحظورات ² (ضرورتیں (مجبوریاں) ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔ (ت) اور حرج نہیں بین و ضرورت و مشقت شدیدہ کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے۔

<p>اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی، نہ تو کسی سے نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ اللہ تعالیٰ تم پر آسانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ تمہیں کسی تنگی میں ڈالنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ (ت)</p>	<p>" مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ " ³ لا ضرر ولا ضرار ⁴ - "يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ " ⁵ -</p>
--	---

ہاں مجرد تحصیل منفعت کے لئے کوئی ممنوع مباح نہیں ہو سکتا مثلاً جائز نوکری تیس ۳۰ روپیہ ماہوار کی ملتی ہو اور ناجائز ڈیڑھ سو روپیہ مہینہ کی تو اس ایک سو تیس روپے ماہانہ نفع کے لئے ناجائز کا اختیار حرام ہے۔ فتاویٰ امام قاضی خاں میں ہے:

<p>ایک شخص نے عیسائیوں کے ہاں اجرت پر بگل بجانے کی ملازمت اختیار کی اس شرط پر کہ اسے یومیہ پانچ درہم ملیں گے، اور کسی دوسرے (جائز کام پر) ہر روز اسے ایک درہم دئے جانے کا وعدہ ہوا تو پھر اس پر لازم ہے کہ وہ دوسری جگہ رزق حلال تلاش کرے لہذا تھوڑی اجرت پر جائز کام کرے اور زیادہ پر حرام کام نہ کرے)</p>	<p>رجل آخر نفسه من النصارى لضرب الناقوس كل يوم بخمسة دراهم ويعطى في عمل آخر كل يوم درهم عليه ان يطلب الرزق من موضع آخر ⁶ -</p>
---	---

¹ القرآن الکریم ۵/ ۹۷

² الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الخامسة ۱۱۸/

³ القرآن الکریم ۲۲/ ۸۷

⁴ مسند امام احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۱۳

⁵ القرآن الکریم ۲/ ۱۸۵

⁶ فتاویٰ قاضی خاں کتاب الحظر والاباحہ مطبع نولکشور، بلی ۳/ ۸۰

اس سوال کے ورود پر ہم نے ایک رسالہ "جلی النص فی اماکن الرخص" (۱۳۳۷ھ) (مقامات رخصت میں واضح اور ظاہر نص کا بیان۔ت) تحقیقات جلیہ پر مشتمل لکھا ان تمام مباحث کی تنقیح و تشریح اس میں ہے تصویر کھینچوانے میں معصیت بوجہ اعانت معصیت ہے پھر اگر بخوشی ہو تو بلاشبہ خود کھینچنے ہی کی مثل ہے یونہی اگر اسے کھینچوانا مقصود نہیں بلکہ دوسرا مقصد مباح مثلاً کوئی جائز سفر، مگر قانوناً تصویر دینی ہوگی تو اگر وہ مقصد ضرورت و حاجت صحیحہ موجب حرام و ضرورت مشقت شدیدہ تک نہ پہنچا جب بھی ناجائز کہ منفعت کے لئے ناجائز جائز نہیں ہو سکتا، اور اگر یہ حالت ہے تو ایسی صورت میں فعل کی نسبت فاعل پر مقفّر رہتی ہے اور یہ اس نیت سے بری اور اپنے اوپر سے دفع حرج و ضرر کا قاصد ہونے کے سبب "لَا تَنْزِيْهُوا اِذْرَاةَ وُزْرٍ اٰخِرٰى" ^۱ (کوئی شخص کسی دوسرے کا شخص کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ت) اور انما الاعمال بالنیات و انما لكل امرئ ما نوى ^۲ (یاد رکھو اعمال کا دار و مدار ارادوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کا اس نے ارادہ کیا ہے۔ت) کا فائدہ پاتا ہے۔ فتح القدیر میں ہے:

<p>جو کچھ ذکر کیا گیا یہ ہے کہ ادائیگی حج کا سوائے رشوت دینے کے اور کوئی ذریعہ نہیں، تو پھر (اس صورت میں) طاعت گناہ کا سبب ہو جائے گی، اس پر اعتراض اور اشکال ہے وہ یہ ہے کہ اس نوع کے مسائل میں رشوت لینے والے کو گناہ ہوگا نہ کہ دینے والے کو جیسا کہ کتاب القضاء میں "تقسیم رشوت" کے عنوان سے معلوم ہوا۔ (ت)</p>	<p>مأذکر انه لا یتوصل الی الحج الا بآرائهم فتکون الطاعة سبب المعصية فيه نظر بل الاثم فی مثله علی الاخذ لا المعطى علی ما عرف من تقسیم الرشوة فی کتاب القضاء ^۳۔</p>
---	--

اہل و عیال کے پاس جانے یا انہیں لانے کی ضرورت بیشک ضرورت ہے رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت ہرگز یہ حکم نہ دے گی کہ تصویر لیس گے تم یہیں رہو اور انہیں سمندر پار پڑا رہنے دو کہ نہ تم ان کی موت و حیات میں شریک ہو سکو نہ وہ تمہاری تجارت اگر پہلے سے وہاں تھی اور اب اسے قطع کر کے مال وہاں سے لانے کے لئے ایک بار جانا ہے اگر نہ جائے تو مال جائے تو یہ بھی صورت اجازت ہے کہ شرع میں مال شقیق نفس ہے۔

^۱ القرآن الکریم ۶/۱۲۳

^۲ صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحی الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱

^۳ فتح القدیر کتاب الحج مقدمة یکره الخروج الی الحج مکتبہ نوریہ رضویہ ستمبر ۲/۳۲۹

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) تمہارے وہ مال کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ٹھہراؤ اور قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ (ت)	قال اللہ تعالیٰ "أَمْوَالِكُمْ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيًّا" ¹ ۔
--	---

اور اگر تجارت قائم رکھنے کو جانا ہے مگر ایک ہی بار کہ پھر وہیں توطن کا ارادہ ہے یا بارہا، مگر تصویر اول ہی بار لی جائے گی تو یہ بھی جواز میں ہے کہ ایک بار جانے سے چارہ نہیں، اور اگر ہر بار تصویر دینی ہوگ تو دو صورتیں ہیں:- اول یہ کہ اس کے پاس ذریعہ رزق وہی تجارت ہے اور وہ تجارت وہیں چلتی ہیں، اگر یہاں مال آٹھلائے بیکار جائے یا نقصان شدید اٹھائے تو یہ بھی حرج و ضرر کی صورت میں آگیا و الحرج مدفوع، اور اگر اس کے قطع میں معتمد بہ ضرر نہیں یا وہ تجارت یہاں بھی چلے گی اگرچہ نفع کم ملے گا تو صرف بغرض قطع ایک بار جانے کی اجازت ہے دوبارہ کی نہیں کہ منفعت کے لئے ناروا، روا کر ناروا، اعلائے کلمتہ اللہ میں تین صورتیں ہیں اگر کچھ کافروں نے وہاں سے اسے لکھا کہ ہم تمہارے ہی ہاتھ پر مسلمان ہوں گے آکر ہمیں مسلمان کر لو، تو لازم ہے کہ جائے کہ اس کے لئے فرض نماز کی نیت توڑ دینا واجب ہوتا ہے۔ حدیقہ ندیہ بحث آفات الید میں ہے:

وقال ذمی للسلیم اعرض علی الاسلام یقطع وان کان فی الفرض کذا فی خزائن الفتاویٰ ² ۔	اگر کسی ذمی کافر نے مسلمان سے کہا کہ مجھ پر اسلام پیش کیجئے، تو وہ فرض نماز کی نیت توڑ دے (اور پہلی فرصت میں اس کافر کو مسلمان کر دے) خزائن الفتاویٰ میں یونہی مذکور ہے۔ (ت)
---	--

یا وہاں کچھ کفار اسلام کی طرف مائل ہیں کوئی ہدایت کرنے والا ہو تو ظن غالب رہے کہ مسلمان ہو جائیں گے، اس صورت میں بھی اجازت ہوگی فان الظن الغالب ملتحق بالیقین (کیونکہ ظن غالب (یعنی غالب گمان) یقین کے ساتھ لاحق ہے۔) بلکہ اس صورت میں بھی وجوب چاہئے کہ ایسی حالت میں تاخیر جائز نہیں، کیا معلوم کہ دیر میں شیطان راہ مار دے اور یہ مستعدی جاتی رہے اور یہاں یہ خیال نہیں ہو سکتا کہ کچھ میں ہی تو متعین نہیں کہ ہر ایک یہی خیال کرے تو کوئی نہ جائے گا اور اگر یہ بھی نہیں عام کفار کی سی حالت ہے تو بحمد اللہ دعوت اسلام ایک ایک ذرہ زمین کو پہنچ چکی، ولہذا اب قتال کفار میں تقدیم دعوت صرف مستحب ہے۔ ہدایہ میں ہے:

¹ القرآن الکریم ۵/۴

² الحدیقہ الندیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ الصنف الخامس المکتبہ النوریۃ الرضویہ لاہور ۲/۵۹۹

<p>جس شخص کو دعوت اسلام پہنچ گئی ہو تو اسے ڈراوے میں مبالغہ کرتے ہوئے دوبارہ اسلام کی دعوت دینا مستحب ہے لیکن واجب نہیں۔ (ت)</p>	<p>يستحب ان يدعو من بلغة الدعوة مبالغة في الانذار ولا يجب ذلك¹۔</p>
--	--

اب یہ صرف منفعت کے درجہ میں آگیا اس کے لئے اجازت نہ چاہئے، ہاں اگر معلوم ہو کہ وہاں ہنوز دعوت اسلام پہنچی ہی نہیں تو تبلیغ واجب ہے یہ صورت دوم کی مثل ہو کہ اجازت میں رہے گا، ظاہر ہے کہ صورت سوال وہ نئی تازی حال کی صورت ہے کہ کتب میں ہونا درکنار اس سے پہلے کبھی سننے ہی میں نہیں آئی، فقیر نے جو کچھ ذکر کیا تقمًا ہے اور مولیٰ تعالیٰ سے امید صواب و ثواب ہے،

<p>اگر میں مصیب ہوا (مراد یہ کہ میں نے ٹھیک کہا) تو پھر یہ میرے پرورگار کی طرف سے ہے اور اگر میں خطا کار ہوا تو پھر یہ میرا قصور اور شیطان کا وسوسہ ہے لہذا اللہ تعالیٰ اور اس کا محبوب رسول دونوں اس سے بری الذمہ ہیں، اللہ تعالیٰ بڑی شان والا اور بلند مرتبہ ہے۔ رسول گرامی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو، اور اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ (ت)</p>	<p>فان اصبت فمن ربي وله الحمد وان اخطأت فمنى ومن الشيطان والله ورسوله عنده برئيان جل وعلا و صلى الله تعالى عليه وسلم، والله تعالى اعلم۔</p>
---	---

¹ الهداية كتاب السير باب كيفية القتال المكتبة العربية كراچی ۲/۵۴۰

رسالہ

جلی النص فی اماکن الرخص

(مقامات رخصت کے بیان میں واضح نص)

مسئلہ ۶۷: بعض اوقات بعض ممنوعات میں رخصت ملتی ہے ان کی اجمالی تفصیل کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے مقدس نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد رحم کرنے والا مہربان ہے ہر قسم کی تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ جس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی شریعت دے کر بھیجا جو کشادہ، نرم، آسان اور بے حد روشن ہے جس کی رات دن کی طرح ہے۔ اور عمدہ درود اور سب سے زیادہ کامل سلام ان پر نازل ہو کہ جنہوں نے ہمارے لئے پاک اور ستھری چیزیں حلال فرمادیں، اور گندی چیزیں ہم پر حرام کر دیں، اور جو بوجھ طوق اور گناہ گزشتہ امتوں کے ذمے تھے وہ ہم سے اتار دیئے، اور ان کی اولاد، صحابہ، دوست اور ان کے گروہ پر بھی (درود و

بسم اللہ الرحمن الرحیم. الحمد لله الذی بعث نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشریعة سميحة سهلة غراء بيضاء ليلها كنهارها و افضل الصلوة و اكمل السلام على من احل لنا الطيبات و حرم علينا الخبائث و وضع عنا ما كان على الامم الخالية من الاصل و الاغلال و اوزارها و على اله و صحبه و اوليائه و حزبه الذين جعلهم

رہم امة وسطا فقالوا بالحق وقاموا بالعدل وفاز
 وابفیوض الشریعة وانوارها وعلینا بهم و لهم
 وفیہم یا رحم الراحمین ابدالابدین فی کل ان
 وحين عدد اوبار الهدایا واصواف الضحایا واشعارها
 امین!

سلام ہو) جن کو ان کے پروردگار نے درمیانی امت بنایا، پھر
 انھوں نے حق بیان فرمایا اور انصاف قائم کیا، اور شریعت کے
 فیوضات و انوار کی وجہ سے کامیاب ہوئے، پھر ان کی وجہ سے
 ہم پر اور ان کے لئے اور ان کے اندر، اے سب سے بڑے رحم
 کرنے والے! ہر لمحہ اور ہمیشہ ہمیشہ رہے، قربانی کے اونٹوں
 کے بال اور مینڈھوں کی اون اور بکریوں کے بالوں کی تعداد
 کے مطابق رہے، یا اللہ! ہماری اس دعا کو شرف قبولیت سے
 نواز دے۔ (ت)

امّا بعد، یہ چند سطور کا شفقہ السطور بعون الغفور لامعة النور (چند سطریں پردہ اٹھانے والی، گناہ بخشنے والے روشن نور کی مدد
 سے۔ ت) اس بیان میں ہیں کہ بعض اوقات بعض ممنوعات میں رخصت ملتی ہے۔ اس کی اجمالی تفصیل کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ
 نہ ہر ممنوع کسی نہ کسی وقت مباح ہو سکتا ہے نہ ہر وقت ایسا کہ کسی نہ کسی ممنوع میں رخصت کی قابلیت رکھتا ہے ادھر اس
 کے متعلق بعض قواعد فقہیہ میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے،

ایک: اصل یہ ہے کہ درء المفسد اہم من جلب المصلح¹ مفسدہ کا دفع مصلحت کی تحصیل سے زیادہ اہم ہے۔
 حدیث ذکر کی جاتی ہے: ترك ذرة مباحی اللہ عنہ افضل من عبادة الثقلین²۔ ایک ذرہ ممنوع شرعی کا چھوڑ دینا جن
 و انس کی عبادت سے افضل ہے۔
 یہ قاعدہ مطلقاً لحاظ نہیں بتاتا ہے۔

دوم: الضرورات تبیح المحظورات³ مجبوریاں ممنوع کو مباح کر دیتی ہیں۔

اقول: (میں کہتا ہوں۔ ت) اس کا استنباط کریمہ "فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ"⁴ و کریمہ

¹ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الخامسة ادارة القرآن كراچی ۱۲۵/۱

² الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الخامسة ادارة القرآن كراچی ۱۲۵/۱

³ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الخامسة ادارة القرآن كراچی ۱۱۸/۱

⁴ القرآن الكريم ۲/۲۸۶

"لَا يَكْتِفِ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَسَعَهَا"¹ میں ہے یعنی مقدور بھر پر ہیزگاری کرو اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتا، یہ مطلقاً لحاظ ضرورت فرماتا ہے۔

سوم: من ابنتی بلینتین اختار اھونھما² دو بلاؤں کا مبتلا ان میں ہلکی کو اختیار کرے۔

اقول: (میں کہتا ہوں۔ت) یہ کریمہ "إِلَّا مَنْ أَكْرَاهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ"³ (مگر وہ شخص کہ جس پر زبردستی کی جائے جبکہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ت) سے ماخوذ ہے یہ قاعدہ دونوں اطلاق نہیں کرتا بلکہ موازنہ چاہتا ہے۔

چہارم: الضرر یزال⁴ (نقصان کو دور کیا جاتا ہے۔ت) ضرر مدفوع ہے۔ قال عزوجل "مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ"⁵ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تم پر دین میں کوئی تنگی نہ رکھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا ضرر ولا ضرار، رواہ ابن ماجہ ⁶ عن عبادة واحمد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسند حسن۔	نه ضرر لونه ضرر دو، (ابن ماجہ نے اس کو حضرت عباده سے روایت کیا اور امام احمد نے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ت)
--	--

ارتکاب ممنوع بھی ضرر ہے تو یہ اصل اول سے موافق ہے اور انسانی ضرورت بھی ضرر ہے تو اصل دوم کے مطابق ہے۔

پنجم: الشقة تجلب التيسير⁷ مشقت آسانی لاتی ہے۔ اور اسی کے معنی میں ہے ماضاق

¹ القرآن الکریم ۱۶/۶۴

² کشف الخفاء حدیث ۲۳۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۷۰، الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الخامسة ادارة القرآن کراچی ۱/۱۲۳

³ القرآن الکریم ۱۶/۱۶

⁴ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الخامسة ادارة القرآن کراچی ۱/۱۱۸

⁵ القرآن الکریم ۸/۲۲

⁶ سنن ابن ماجہ کتاب الاحکام باب من بنی فی حقہ ما یضر بجارہ الخ بیچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۷۰، مسند امام احمد بن حنبل عن ابن

عباس رضی اللہ عنہما المکتب الاسلامی بیروت ۱/۱۰۵

⁷ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الرابعة ادارة القرآن کراچی ۱/۱۸۹

امر الاتساع^۱ (کوئی معاملہ تنگ نہیں ہو مگر اس میں کشادگی رکھی گئی۔ ت) مولیٰ سجانہ فرماتا ہے:

"يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ" ^۲	اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔
--	--

اس کا دائرہ ضرورت و مجبوری سے وسیع تر ہے۔

ششم: ماحرم اخذہ حرام اعطاؤہ^۳ جس کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام۔

"قَالَ تَعَالَى: "لَا تَتَّكِفُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ^۴	(اللہ تعالیٰ نے فرمایا:)گناہ اور حد سے بڑھنے پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔
هَفْتَم: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى ^۵	اعمال نیتوں پر ہیں اور ہر ایک کے لئے اس کی نیت۔

قال عز وجل:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا تَبِضُّوْا كَمَا مَنَ صَلَّ إِذَا هَتَدْتُمْ" ^۶	ایمان والو! آپ ٹھیک رہو دوسرے کا بہکنا تمہیں ضرر نہ دے گا جب تم راہ پر ہو۔
--	--

ہم دیکھتے ہیں حج میں مدت سے ٹیکس لئے جاتے ہیں اور اس سے حج ممنوع نہیں ہو جاتا، تجارتوں پر صدہا سال سے تمام دنیا میں ٹیکس اور چنگیاں ہیں اس اس سے تجارت بند نہیں کی جاتی یہ قاعدہ ہفتم کے موافق ہے لیکن سود کا لینا دینا دونوں حرام، حدیث صحیح میں دونوں پر لعنت فرمائی، دوسری حدیث میں ارشاد ہوا:

الراشی والمرتشی کلہما فی النار ^۷	رشوت دینے اور لینے والوں جہنم میں ہیں۔
---	--

یہ قاعدہ ششم کے مطابق ہے لہذا بقدر وسعت ان مواقع واماکن کا بیان چاہئے جہاں رخصت

^۱ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الرابعة / ۱۱۷

^۲ القرآن الکریم ۲ / ۱۸۵

^۳ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الرابعة عشر ادارة القرآن کراچی ۱ / ۱۸۹

^۴ القرآن الکریم ۵ / ۲

^۵ صحیح البخاری باب کیف ماکان بدء الوحي الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۲۱

^۶ القرآن الکریم ۵ / ۱۰۵

^۷ کنز العمال بحوالہ طب ص حدیث ۷۷۷ / ۱۵۰ موسسة الرساله بیروت ۶ / ۱۱۳، الترغیب والترہیب الترہیب الراشی والمرتشی مصطفی البابی

ملتی ہے اور جہاں نہیں کہ ان قواعد کے موارد واضح ہوں نیز مسائل کثیرہ و مباحث غزیرہ باذنہ تعالیٰ روشن و لائح ہوں نیز اس شریعت مطہر کی رحمتیں اور اس کا اعتدال اور برخلاف شرائع یہود و نصاریٰ سختی و نرمی محض سے انفصال ظاہر ہوں و باللہ التوفیق (اللہ تعالیٰ ہی کے کرم سے توفیق حاصل ہوتی ہے۔ ت) علماء فرماتے ہیں: مراتب پانچ ہیں:

(۱) ضرورت (۲) حاجت (۳) منفعت (۴) زینت (۵) فضول

امام محقق علی الاطلاق نے اسے اقسام اکل میں دکھایا اور ضرورت یہ بتائی کہ بے اس کے ہلاک یا قریب ہلاک ہو، اور حاجت یہ کہ حرج و مشقت میں پڑے، باقیوں کی تعریف نہ فرمائی مثال بتائی، منفعت گیہوں کی روٹی بکری کا گوشت، زینت حلوا، مٹھائی، فضول طعام شبہ حرام، و نقلہ فی غمز العیون^۱ من قاعدۃ الضرر یزال و اقتصر علیہ (غز العیون میں اسے اس قاعدے سے نقل فرمایا کہ نقصان دور کیا جائے۔ اور اسی پر اکتفاء کیا۔ ت)

فقیر بقدر فہم کلام عام کرے فاقول: (پس میں کہتا ہوں) پانچ چیزیں ہیں جن کے حفظ کو اقامت شرائع الہیہ ہے دین و عقل و نسب و نفس و مال عبث محض کے سوا تمام افعال انھیں میں دورہ کرتے ہیں اب اگر فعل (کہ ترک بمعنی کف کو کہ وہی مقدور وزیر تکلیف ہے نہ کہ بمعنی عدم کما فی الغمز وغیرہ بھی شامل) اگر ان میں کسی کا موقوف علیہ ہے کہ بے اس کے یہ فوت یا قریب فوت ہو تو یہ مرتبہ ضرورت ہے جیسے دین کے لئے تعلم ایمانیات و فرائض عین، عقل و نسب کے لئے ترک خمر و زنا، نفس کے لئے اکل و شرب بقدر قیام بنیہ، مال کے لئے کسب و دفع غصب امثال ذلک، اور اگر توقف نہیں مگر ترک میں لحوق مشقت و ضرر و حرج ہے تو حاجت جیسے معیشت کے لئے چراغ کہ موقوف علیہ نہیں ابتدائے زمانہ رسالت علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و التحیۃ (صاحب رسالت پر عمدہ درود اور ثناء ہو۔ ت) میں ان مبارک مقدس کاشانوں میں چراغ نہ ہوتا، ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

والبیوت یومئذ لیس فیہا مصابیح، رواہ الشیخان	گھروں میں ان دنوں چراغ نہیں ہوتے تھے بخاری و مسلم نے
2	اسے روایت کیا۔ (ت)

^۱ غمز عیون البصائر القاعدۃ الخامسة الضرر یزال ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۱۹

^۲ صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی الفروش قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۶، صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب سترة المصلی الخ

قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹۸

مگر عامہ کے لئے گھر میں بالکل روشنی نہ ہونا ضرور باعث مشقت و حرج ہے، اور اگر یہ بھی نہ ہو مگر حصول مفید ہے نفس فائدہ مقصودہ اس سے حاصل ہوتا ہے، تو منفعت جیسے مکان کے ہر دالان میں ایک چراغ، اور اگر فائدہ مقصودہ کی تحصیل اس پر نہیں بلکہ ایک امر زائد زیب و زیبائش بقدر اعتدال کے لئے ہے تو زینت جیسے چراغ کی جگہ فانوس، اور اگر اس سے اتنا فائدہ بھی نہیں یا اس میں افراط اور خروج عن الحد ہے فضول جیسے بے کسی نیت محمودہ کے گھر میں چراغاں، اب مواضع ضرورت کا استثناء تو بدیہی جس کے لئے اصل دوم کافی اور اس کی فروع معروف و مشہور اور استفسار سے بعید و مجبور، مثلاً کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے بیٹھ کر پڑھے ورنہ لیٹ کر ورنہ اشارہ سے الی غیر ذلک مہالایخفی (ان کے علاوہ باقی صورتیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ت) اس کے لئے تمام ممنوعات کہ کسی حال میں قابل اباحت یا متحمل رخصت ہوں یا مرخص ہو جاتے ہیں نہ مثل زنا و قتل ناحق مسلم کہ کسی شدید سے شدید ضرورت کے لئے بھی مرخص نہیں ہو سکتے، یہاں تک کہ اگر صحیح خوف قتل کے سبب بھی ان پر اقدام کرے گا مجرم ہوگا، حکم ہے کہ باز رہے اگرچہ قتل ہو جائے، اگر مارا گیا اجر پائے گا کما نصوصاً علیہ اصولاً و فروعاً (جیسا کہ اصول و فروع کے لحاظ سے ائمہ کرام نے اس کی تصریح فرمائی۔ ت) پھر اپنی ضرورت تو ضرورت ہے ہی دوسرے مسلم کی ضرورت کا بھی لحاظ فرمایا گیا۔ مثلاً:

(۱) دریا کے کنارے نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ڈوبنے لگا اور یہ بچا سکتا ہے لازم ہے کہ نیت توڑے اور اسے بچائے، حالانکہ ابطال عمل حرام تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو اپنے اعمال کو باطل نہ کیا کرو۔ (ت)	قال تعالیٰ "لَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ" ۱۔
---	--

(۲) نماز کا وقت تنگ ہے ڈوبتے کو بچانے میں نکل جائے گا، بچائے، اور نماز قضاء پڑھے اگرچہ قصد افضا کرنا حرام تھا۔
 (۳) نماز کا وقت جاتا ہے اور قابلہ اگر نماز میں مشغول ہونے پر ضائع ہونے کا اندیشہ ہے نماز کی تاخیر کرے۔
 (۴) نماز پڑھتا ہے اور اندھا کنویں کے قریب پہنچا، اگر یہ نہ بتائے وہ کنویں میں گر جائے نیت توڑ کر بتانا واجب ہے۔ اشباہ میں ہے:

۱ القرآن الکریم ۲۷/۳۳

<p>شریعت کی سہولتوں کی کئی قسمیں ہیں، پانچویں قسم یہ ہے کہ تاخیر کی سہولت ہے۔ جیسے دو شخص جو کسی ڈوبتے ہوئے کو بچائے تو اس کا اپنی نماز میں تاخیر کرنا۔ (ت)</p>	<p>تخفیفات الشرع انواع الخماس تخفيف تأخير كتأخير الصلاة عن وقتها في حق مشغول بانقاذ غريق ونحوه¹۔</p>
---	---

ردالمحتار کتاب الحج میں ہے:

<p>نماز توڑنا دینا یا اس میں تاخیر کرنا جائز ہے جبکہ کسی شخص کو اپنی جان یا اپنے مال کا خطرہ ہو، یا کسی دوسرے کی جان و مال کے تباہ ہونے کا اندیشہ ہو، جیسے دایہ کا بچے کی پیدائش کے وقت ڈر یا اندھے کے کنویں میں گرنے کا خوف، یا چرواہے کا بھڑیئے سے خطرہ، یا اس قسم کے دوسرے مواقع (ت)</p>	<p>جأز قطع الصلاة أو تأخيرها بالخوف على نفسه أو ماله أو نفس غيره أو ماله كخوف القابلة على الولد والخوف من تردى اعمى وخوف الراعى من الذئب وامثال ذلك²۔</p>
---	--

اقول: (میں کہتا ہوں) یہ بھی حقیقتہً اپنے نفس کی طرف راجع کہ یہ شرعاً ان کے بچانے پر مامور ہے۔

اگر بیہوش نہ ہو تو چاہا ہے است

اگر خاموش نہ ہو تو چاہا ہے است

(اگر میں یہ دیکھوں کہ اندھا اور کتواں ہے تو اگر اس موقع پر خاموش رہوں تو گناہ ہے۔ ت)

ولہذا جن کا نفقہ اس پر لازم ہے بے ان کا بندوبست کئے ج کونہ جائے اور جن کا نفقہ اس پر نہیں اگرچہ اس کے چلے جانے سے ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو اس پر لحاظ لازم نہیں کہ یہ یہاں رہتا جب بھی تو انھیں نفقہ دینے کا شرعاً مامور نہ تھا، پھر عالمگیر یہ میں ہے:

<p>اگر اس کی بیوی اور بچے یا ان کے علاوہ دوسرے افراد کنبہ کہ جن کا خرچہ اس پر لازم ہے اگر یہ حج کے لئے جائے اور یہ سب اس کے جانے کو پسند نہ کریں اور اسے ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پھر اس صورت میں اس کے جانے میں کوئی حرج نہیں اور جن لوگوں کا خرچہ</p>	<p>كرهت خروجہ (ای للحج) زوجته واولادہ او من سواہم ممن تلزمہ نفقته وهو لا يخاف الضيعة عليهم فلا باس بان يخرج ومن لا تلزم نفقته لو كان حاضراً فلا باس بالخروج مع كراهته وان</p>
---	---

¹ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الرابعة ادارة القرآن وعلوم الاسلاميه كراچي ۱/ ۱۷۷

² ردالمحتار كتاب الحج دار احياء التراث العربي بيروت ۲/ ۱۳۴

اس پر لازم نہیں، اگر یہ موجود ہو تو ناپسندیدگی کے باوجود اس کے باہر جانے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو۔ (ت)	كان يخاف الضيعة عليهم ¹ -
--	--------------------------------------

اور زینت و فضول کے لیے کسی ممنوع شرعی کی اصلاح خصت نہ ہو سکتا بھی ایضاً سے غنی جس پر اصل اول بدرجہ اولیٰ دلیل وانی ورنہ احکام معاذ اللہ ہوئے نفس کا بازیچہ ہو جائیں،

اقول: یوہیں مجرد منفعت کے لئے کہ وہ اصل مدلول اصل اول اور اس پر کتب معتمدہ میں فروع کثیرہ دال:

(۱) حقنہ بضرورت مرض جائز ہے اور منفعت ظاہرہ مثلاً قوت جماع کے لئے ناجائز ہے۔ ردالمحتار میں ذخیرہ امام اجل برہان الدین محمود سے ہے:

یہاں کے لئے حقنہ کرنے کی اجازت ہے اگر اس نے بغیر ضرورت حقنہ لیا کسی ظاہری فائدے کے لے مثلاً اس لئے کہ جماع پر قوی ہو تو ہمارے لئے یہ حلال نہیں (ت)	يجوز الاحقان للمرض فلو احتقن لا لضرورة بل لمنفعة ظاهرة بان يتقوى على الجماع لا يحل عندنا ² اه
--	--

اس پر حواشی فقیر میں ہے:

میں کہتا ہوں کہ یہ بات ظاہر ہے کہ جب اس میں قوت مردی موجود ہو کہ جس کی وجہ سے یہ عورت کا حق ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے دیانت اور حفاظت فروج کے لحاظ سے لیکن اگر یہ اس سے عاجز ہے تو کیا اس کو بھی ضرورت میں شمار کیا جائے گا؟ ظاہر یہ ہے کہ صورت ضرورت میں شمار نہیں، کیونکہ ز کہ اس صورت میں یہ عورت کو طلاق دے دے تو پھر وہ جس سے چاہے نکاح کر لے، کیونکہ	اقول: هذا ظاهر اذا كان معه من القوة ما يقدر به على اداء حق المرأة في الديانة وتحصين فرجها اما اذا عجز عن ذلك فهل يعد ضرورة الظاهر لالانه بسببيل من ان يطلقها فتتكح من شاءت فان الواجب عليه احد امرين امساك بمعروف او تصریح باحسان فان عجز عن الاول لم يعجز عن
--	---

¹ فتاویٰ ہندیہ کتاب المناسک الباب الاول نورانی مکتب خانہ پشاور ۱/۲۲۱

² ردالمحتار کتاب الحظرو الاباحة فصل في النظر والمس دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۵/۲۳۷

<p>اس پر دو باتوں میں سے ایک واجب ہے۔ یا بھلائی کے ساتھ روک رکھنا یا احسان کرتے ہوئے چھوڑ دینا، اگر یہ پہلی بات سے عاجز ہو گیا تو دوسری سے عاجز نہیں، ہاں البتہ ہندوستان میں مشہور و متعارف یہ ہے کہ عورتیں دوسرا نکاح کرنے سے سخت عار محسوس کرتی ہیں، لیکن یہ پابندی عورتوں کی طرف سے عائد کردہ ہے ان کی ناسمجھی کی وجہ سے، اس میں اس پر کوئی گرفت نہیں، اس بات میں غور و فکر کرنا چاہئے، یہ آخر عبارت ہے جو میں نے اس کے حاشیہ میں لکھی۔ (ت)</p>	<p>الاخر نعم المعهود في الهندان النساء يتعيرن بالزواج الثاني تعيراشديدالكن بذا من قبلهن بجهلهن ليس عليه فيه اخذ فليتأمل¹ انتهي ما كتبت عليه۔</p>
--	---

(۲) حلال کام میں تیس سو روپیہ مہینہ پاتا ہے اور نصرانی ناقوس بجانے پر ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار دیں گے اس منفعت کے لئے یہ نوکری جائز نہیں۔

(۳) یوہیں بھٹی کے لئے شیرہ نکالنے کی، فتاویٰ امام اجل قاضی خان میں ہے:

<p>ایک آدمی عیسائیوں کے ہاں بگل بجانے کی نوکری اختیار کرتا ہے کہ اسے ہر دن اس کام پر پانچ درہم ملیں گے لیکن اگر کوئی دوسرا جائز کام کرے تو اس پر یومیہ ایک درہم ملے گا امام ابراہیم بن یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ عیسائیوں کے ہاں بگل بجانے کی نوکری کرے، بلکہ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ کسی دوسری جگہ سے رزق حلال تلاش کرے، اور یہی حکم ہے اس شخص کا جو شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑنے کی ملازمت کرتا ہے اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس باب میں جن بد نصیبوں پر لعنت فرمائی ان میں انگور نچوڑنے والا بھی شامل ہے (عبارت مکمل ہو گئی)۔ (ت)</p>	<p>رجل أجر نفسه من النصرارى لضرب الناقوس كل يوم بخسمة دراهم ويعطى في عمل آخر كل يوم درهم قال ابراهيم بن يوسف رحمه الله تعالى لا ينبغي ان يؤاجر نفسه منهم انما عليه ان يطلب الرزق من موضع آخر وكذا لو أجر نفسه منهم بعصر العنب للخبز لان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لعن العاصر² اهـ</p>
--	---

¹ جد المبتار على رد المحتار

² فتاویٰ قاضی خاں کتاب الحظر والاباحۃ نوکسور لکھنؤ ۱۴۰/۸۰

<p>اقول: (میں کہتا ہوں) لاینبغی یہاں بمعنی لایجوز ہے۔ یعنی اس کے لئے یہ جائز ہی نہیں، اور اس کی دلیل مصنف کا یہ قول "علیہ" ہے کیونکہ لفظ علی ایجاب کے لئے آتا ہے اور اس دلیل سے کہ مصنف نے اس مسئلے کو حکم میں اس سے تشبیہ دی کہ جس پر لعنت ہے۔ (ت)</p>	<p>اقول: ولا ینبغی بہنا بمعنی لایجوز بدلیل قوله "علیہ" فانہ لایجاب وبدلیل تشبیہ فی الحاکم بما صح علیہ اللعن۔</p>
---	--

(۵۴) موچی کو نیچری وغیرہ فاسقانہ وضع کا جوتا بنانے یا درزی کو ایسی وضع کے کپڑے سینے پر کتنی ہی اجرت ملے اجازت نہیں، کہ معصیت پر اعانت ہے۔ خانہ میں متصل عبارت مذکورہ ہے:

<p>اور یہی حکم ہے موچی اور درزی کا کہ جب اسے کسی ایسی چیز کے لینے اور بنانے پر اجرت دی جائے جو فاسقوں کی وضع اور شکل کا لباس ہو، اور اس میں سے زیادہ اجرت دینے کا وعدہ کیا جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ یہ کام کرے اس لئے کہ گناہ پر یہ دوسرے کی امداد کرنا ہے۔ اھ اقول: (میں کہتا ہوں کہ) یہاں "لا یستحب" بمعنی نہیں ہے تشبیہ مذکور کی وجہ سے، اور دلیل کی دلیل کی وجہ سے چنانچہ فتاویٰ قاضی خاں میں طبلہ بجانے کے متعلق ہے کہ جائز نہیں اس لئے کہ یہ گناہ پر امداد دینا ہے اور فتاویٰ عالمگیری کی بحث "اوائل شہادات" میں محیط سے نقل کیا کہ گناہ کے کاموں میں کسی کی امداد کرنا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ (ت)</p>	<p>وكذا الاسكاف او الخياط اذا استوجر على خياطة شيع من زى الفساق ويعطى له فى ذلك كثير اجر لا يستحب له ان يعمل لانه اعانة على المعصية¹ اھ۔ اقول: ولا يستحب ههنا للنهي لاجل التشبيہ المذكور و بدليل الدليل ففى الخانية مسئلة الطبل لایجوز لانه اعانة على المعصية² وفى اوائل شهادات الهندية عن المحيط الاعانة على المعاصى من جملة الكبائر³۔</p>
--	--

(۶) لکڑی جنگل سے مفت مل سکتی ہے اور ایک شخص لینے نہیں دیتا جب تک اسے رشوت نہ دو، دینا حرام، بحر المراق میں ہے:

<p>قنیہ کی بحث تحریر، سے تھوڑا پہلے یہ مسئلہ مذکور ہے کہ ظالم لوگ چراگاہ سے لوگوں کو لکڑیاں نہیں</p>	<p>وفى القنية قبيل التحرى الظلمة تمنع الناس من الاحتطاب من</p>
--	--

¹ فتاویٰ قاضی خاں کتاب الحظر والاباحة فصل فى النظر والمس نوکسور لکھنؤ ۱۳/ ۸۰

² فتاویٰ قاضی خاں کتاب الحظر والاباحة فصل فى التسبیح والتسليم الخ نوکسور لکھنؤ ۱۳/ ۹۴

³ فتاویٰ ہندیہ کتاب الشہادات الباب الاول نورانی مکتب خانہ پشاور ۳/ ۵۱

لانے دیتے جب تک کہ انھیں کچھ نہ دے، اور دینا اور لینا دونوں حرام ہیں اس لئے کہ یہ رشوت ہے۔ (ت)	المروج الابذفع شیعی الیہم فالذفع والاخذ حرام لانہ رشوة ^۱
--	---

(۷) کعبہ معظمہ کی داخلی کس درجہ منفعت عظیمہ ہے مگر بے لئے نہ کرنے دیں تو جائز نہیں کہ اس پر لینا حرام ہے تو دینا بھی حرام، اور حرام محض منفعت کے لئے حلال نہیں ہو سکتا، ردالمحتار میں ہے:

شرح لباب میں ہے اس شخص کو اجرت دینا حرام ہے جو کسی کو کعبہ شریف کے اندر لے جائے، یا وہ مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنے کا ارادہ کرے، اس مسئلہ میں تمام علماء کا اتفاق ہے۔ علماء اسلام اور ائمہ انام میں سے کسی کا اختلاف نہیں جیسا کہ "بحر الرائق" وغیرہ میں اس کی تصریح کی گئی ہے، اہل علم نے یہ تصریح فرمائی کہ جس چیز کا لینا حرام اس چیز کا دوسرے کو دینا بھی حرام ہے۔ مگر یہ کہ خاص مجبوری ہو، اور یہاں کوئی مجبوری نہیں، کیونکہ کعبہ شریف کے اندر داخل ہونا احکام حج میں سے نہیں ہے (ت)	فی شرح اللباب ویحرم اخذ الاجرة لمن یدخل البیت اویقصد زیارة مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا خلاف بین علماء الاسلام وائمة الانام کما صرح بہ فی البحر وغیرہ اہ وقد صرحوا بان ما حرم اخذہ حرم دفعہ الا لضرورة ولا ضرورة ہنلان دخول البیت لیس من مناسک الحج ^۲ اھ
---	--

اس پر حواشی فقیر میں ہے:

اور یہ اس بناء پر بذاتہ واجب بھی نہیں تو پھر مستحب ادا کرنے کے لئے اجرت دینے کا ارتکاب جہالت ہے بلکہ لزوم حرام کے ساتھ استحباب کیسے ہو سکتا ہے۔ اور جو کچھ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے مال کا کچھ حصہ خادمان کعبہ کے لئے خرچ کیا تاکہ خانہ کعبہ میں رات گزاریں اور وہاں	ولاہو واجبا فی نفسه فمن الجهل ارتکابه لاتیان مستحب بل این الاستحباب مع لزوم الحرام وما عن الامام رضی اللہ تعالیٰ عنہ من بذلہ شطر مالہ للسدنة لیبیت لیلۃ فی الکعبۃ الشریفۃ
--	---

^۱ بحر الرائق کتاب القضاء ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۶/۲۶۲

^۲ ردالمحتار کتاب الحج باب الہدی دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۵۲-۵۵

<p>دو نفلوں میں پورا قرآن مجید ختم کریں، فاقول: (پس میں کہتا ہوں) ضروری ہے کہ یہ کام نفی اجرت کی تصریح کے بعد ہو، اور صریح کلام دلالت سے فائق (اوپر) ہوتا ہے، جیسا کہ فتاویٰ قاضیوں وغیرہ میں ائمہ کرام کی اس پر تصریح موجود ہے۔ (ت)</p>	<p>فختم فیہا القرآن الکریم فی رکعتین فاقول: یجب انہ کان بعد التصریح بنفی الاجرة والصریح یفوق الدلالة کما نصوا علیہ فی الخانیة وغیرہا۔</p>
--	---

(۸) وقف اگر قابل انتفاع نہ رہے اسے بیچ کر اس کے عوض دوسری زمین خرید کر وقف کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ قابل انتفاع ہے اور اس کی قیمت کو دوسری جگہ وہ زمین مل سکتی ہے کہ اس سے سو حصے زائد منفعت رکھتی ہو تبدیل جائز نہیں، فتح القدر میں ہے:

<p>تبادلہ کرنا بغیر شرط جبکہ وقف "موقوف علیہ" کے لئے قابل انتفاع نہ ہو، مناسب ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہ کیا جائے، اور اگر یہ نہ ہو (یعنی وقف قابل انتفاع ہو) لیکن وقف کو فروخت کر دیا جائے اور اس کے بدل اس سے اعلیٰ اور عمدہ زمین خرید لی جائے تو مناسب ہے کہ یہ صورت جائز نہ ہو، کیونکہ واجب یہ ہے کہ جس حالت پر پہلے وقف تھا اسی حالت پر اسے باقی رکھا جائے اور اس میں کوئی زیادت اور اضافہ نہ کیا جائے۔ (ت)</p>	<p>الاستبدال لا عن شرط ان کان لخروج الوقف عن انتفاع الموقوف علیہم بہ فینبغی ان لا یختلف فیہ وان کان لالدلک بل امکن ان یؤخذ بثمان الوقف ما هو خیر منه فینبغی ان لا یجوز لان الواجب ابقاء الوقف علی ما کان علیہ دون زیادة اخری^۱ (ملتقطاً)</p>
---	--

بالجملہ مسائل بکثرت ہیں کہ محض منفعت مباح ممنوع نہیں ہو سکتی۔

<p>اگر کہا جائے کہ کیا فتاویٰ عالمگیری بحث سیر، بحوالہ ذخیرہ اور بحث کراہیۃ بحوالہ محیط میں یہ مذکور نہیں کہ جس کی اس نے تصریح فرمائی اگر تجارت کے لئے سر زمین دشمن کی طرف</p>	<p>فانقلت الیس فی سیر الہندیة عن الذخیرة وفی کراہیتہا عن محیط مانصہ وان اراد الخروج للتجارة الى ارض العدو</p>
--	---

^۱ فتح القدر کتاب الوقف مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۱۵/۲۰۲۰

اجازت نامہ لے کر جانا چاہے لیکن والدین اس کے وہاں جانے کو ناپسند کریں، اگر معاملہ پر امن ہو، اس میں کوئی خطرہ اور اندیشہ نہ ہو، اور وہ وعدہ وفا کرتے ہوں اور اس وصف میں مشہور و معروف ہوں اور اس کا بھی وہاں جانے میں فائدہ ہو، تو پھر اس صورت میں والدین کا حکم نہ ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے (یہاں دیکھئے کہ) حصول فائدہ کے لئے والدین کی نافرمانی کو جائز اور مباح قرار دیا گیا اقول: (میں کہتا ہوں) واجب ہے کہ اس سے وہ صورت مراد ہو کہ جس میں والدین کا اور اسے روکنا محض محبت اور شفقت کے طور پر ہو اور اس کی جدائی کا ناپسند ہونا غیر یقینی ہو، یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے خروج کو امن اور وہاں کے لوگوں کا وفادار ہونے میں مشہور و معروف ہونے پر مسئلہ کو فرض کیا یہاں تک کہ اسے اس معاملہ میں کوئی خوف و خطرہ نہ ہو، لیکن اگر خطرہ و اندیشہ ہو تو پھر والدین کی اجازت بغیر اس کا باہر جانا اور سفر کرنا جائز نہیں، اس لئے کہ دریں صورت ان کی نہیں یقینی ہوگی، پھر ازیں بعد دو کتابوں میں مذکور ہے اگر کاروبار کے لئے دشمن کے ملک میں اسلامی فوجوں میں سے کسی اسلامی فوج کے ساتھ باہر جائے تو والدین یا ان میں سے کوئی ایک اس جانے کو ناپسند

بأمان فکرہا (ای الابوان) خروجہ فان کان امرًا یخاف علیہ منہ وکانوا قوماً یوفون بالعہد یعرفون بذلک ولہ فی ذلک منفعة فلا بأس بان یعصیہما^۱ اھ فقد ابیح عصیانہما للمنفعة اقول: یجب ان یراد بہ ما اذا کان نہیہما لہجر دمحبۃ وکراہۃ فراقہ غیر جاز م ولذا فرضوا خروجہ بأمان وکونہم معروفین بالوفاء حتی لا یخاف علیہ منہ اما اذا خیف لم یحل لہ الخروج بغیر اذنہما لان نہیہما اذن یکون نہی جزم ففی کتابین بعدہ وانکان یشخرج فی تجارة ارض العدو مع عسکر من عساکر المسلمین فکرة ذلک ابواہ او احدہما فان کان ذلک العسکر عظیمًا لا یخاف علیہم من العدو وبالكبر الراجی فلا بأس بان یشخرج وان کان یخاف علی العسکر من العدو

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الباب الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۱۸۹/۲، فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب السادس والعشرون نورانی کتب

کریں، پس اگر یہ لشکر عظیم ہو کہ ان کی موجودگی میں غالب رائے کے مطابق دشمن سے کوئی خطرہ اور کھٹکانہ ہو تو پھر اس صورت میں اس کے باہر جانے میں کچھ حرج نہیں لیکن اگر لشکر اسلام کو غالب رائے کے مطابق دشمن سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ و خطرہ ہو تو پھر والدین کی اجازت کے بغیر نہ جائے اور اسی طرح اگر فوجی دستہ یا گھڑ سواروں کا رسالہ ہو تو بغیر اجازت والدین باہر نہ جائے کیونکہ فوجی دستوں میں غالباً ہلاکت ہوا کرتی ہے اہ پھر اس کو "عصیان" کہنا بلحاظ صورت ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ شرعی غیر جازم نہیں اور شادی کے باوجود بندے کو اپنے نفس کا اختیار ہوتا ہے، پھر جب والدین کی نفی بھی ایسی ہے تو کیسے نہ ہوگا اگر یہ مراد نہ ہو تو پھر ان کا "عصیان" دنیاوی مالی فائدے کے لئے کیسے جائز ہوگا، یہ ہمارے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں "اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو اگرچہ وہ تمہیں اہل و عیال اور مال سے الگ ہونے کا حکم دیں" امام احمد نے ہمارے اصولوں کے مطابق سند حسن کے ساتھ اس کو روایت فرمایا، اور امام طبرانی نے مجمع الکبیر میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے اس کو روایت فرمایا۔ اور اس کے الفاظ "اوسط طبرانی" میں

الغالب الرأی لا یخرج بغیر اذنیہما و کذلک ان کانت سریة اوجریدة الخیل لا یخرج الا باذنیہما لان الغالب ہو الهلاک فی السرایا^۱ اہ فتسییة عصیاناً بحسب الصورة الا تری ان العبد بسبیل من خیرة نفسه فی نہی الشرع الارشادی الغیر الجازم فکیف بنہی الابوین کذلک لو لم یرد ذلک فکیف یحل عصیانہما لمنفعة مالیة و ہذا نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلًا ولا تعقن والدیک وان امرک ان تخرج من اهلك و مالک رواہ احمد^۲ بسند صحیح علی اصولنا و الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ و لفظہ فی اوسط الطبرانی اطع والدیک وان اخرجک من مالک و عن کل شیعی ہو لک^۳ فافہم و تثبت بالتنبہ فلیس الفقہ الا بالفقہ و لا تفقہ الا بالتوفیق۔

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الباب الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۱۸۹/۲، فتاویٰ ہندیہ کتاب الکواہیة الباب السادس والعشرون نورانی کتب

خانہ پشاور ۵/۳۶۶

^۲ مسند امام احمد بن حنبل ترجمہ معاذ بن جبل دار الفکر بیروت ۵/۲۳۸

^۳ المعجم الاوسط للطبرانی ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ المعارف الریاض ۸/۲۶۰

یہ ہیں: " (اے شخص!) اپنے والدین کی اطاعت کیجئے اگرچہ تمہیں تمہارے مال اور تمہارے ہر مملوکہ شے سے تمہیں الگ اور برطرف کر دیں" اس کو خوب سمجھ لیجئے، اور ہوشیاری سے ثابت قدم رہیے، کیونکہ فقہ بغیر سمجھے نہیں ہو سکتی، اور سمجھ بوجھ حصول توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتی (رسالہ جلی النص فی اماکن الرخص ختم شد)

مسئلہ ۶۸ و ۶۹: مسؤلہ عبدالرحیم صاحب دکان محمد عمر صاحب عطار محلہ پاٹہ نالہ لکھنؤ

حضرت قاضی ضلالت قیوم و مروج سنت حسنا تم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

(۱) جناب کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ زید نے مؤذن مسجد کی اذان کے ساتھ تمسخر کیا یعنی لفظ حی علی الصلوٰۃ سن کریوں یوں مصحکہ اڑایا "بھیالٹھ چلا" آیا زید کے لئے حکم ارتداد و سقوط نکاح ثابت ہو یا نہیں؟ اور زید کا نکاح ٹوٹا یا نہیں؟ اس کی منکوحوہ اس پر حرام ہوئی یا نہیں؟ اور بغیر دوبارہ نکاح میں لائے ہوئے وطی کرنا حرام اور زنا کاری ہے یا نہیں؟ اور بعد علم اگر منکوحوہ زید نہ مانے اور ہمبستری ہوتی رہے تو منکوحوہ زید پر بھی شرعاً جرم زنا عائد ہو گا یا نہیں؟

(۲) زید نے ایک مرتبہ شعاع اسلام داڑھی کے متعلق کہا کہ میں داڑھی نہیں رکھوں گا مجھے ان خفاش پروں کی ضرورت نہیں، یہ بھی دین کے ساتھ استہزاء اور موجب ردت و سقوط نکاح ہے یا نہیں؟ اور زید کا عذر کہ ہم کو مسئلہ معلوم نہ تھا لہذا ہمارا نکاح باقی ہے۔ شریعت میں مقبول ہے یا نہیں؟ بینوات و جروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

(۱) اذان سے استہزاء ضرور کفر ہے اگر اذان ہی سے اس نے استہزاء کیا تو بلاشبہ کافر ہو گیا، اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، یہ اگر پھر مسلمان ہو اور عورت اس سے نکاح کرے اس وقت وطی حلال ہوگی ورنہ زنا، اور عورت اگر بلا اسلام و نکاح اس سے قربت پر راضی ہو وہ بھی زانیہ ہے۔ اور اگر اذان سے استہزاء مقصود نہ تھا بلکہ خاص اس مؤذن سے بایں وجہ کہ وہ غلط پڑھتا ہے تو اس حالت میں زید کو تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) داڑھی کے ساتھ استہزاء بھی ضرور کفر ہے۔ زید کا ایمان زائل اور نکاح باطل اور عذر جہل غلط و عاقل کہ زید نہ کسی دور دراز پہاڑ کی تلی کار بننے والا ہے نہ ابھی تازہ ہندو سے مسلمان ہوا ہے کہ اسے نہ معلوم ہو کہ داڑھی شعاع اسلام ہے۔ اور شعاع اسلام سے استہزاء اسلام سے

استہزاء ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہو، مگر اس کا نہ جاننا اس کے نکاح کو محفوظ نہ رکھے گا شیشے پر پتھر پھینکے شیشہ ضرور ٹوٹ جائے گا اگرچہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس سے ٹوٹ جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۰: مسؤلہ حکیم محمد اکبر صاحب جگدیش کاپوک اودے پور میواڑ

جس شخص کے عقائد کا ٹھکانہ نہ ہو دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں؟

الجواب:

عقائد کا ٹھکانہ نہ ہونا کئی معنی پر مشتمل ہوتا ہے۔ کبھی یہ کہ اس کی صحت عقیدہ پر اطمینان نہیں، کبھی یہ کہ یہ مذہب العقیدہ مترزل العقیدہ ہے۔ کبھی سنیوں کی سی باتیں کرتا ہے، کبھی بد مذہبوں کی سی، ان دونوں پر معنی اسلام سے خارج ہونا لازم نہیں ہوتا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۱ تا ۷۳: از میرٹھ مرسلہ مولوی محمد حبیب اللہ صاحب قادری رضوی خطیب مسجد جامع خیر نگر مدرس مدرسہ قومیہ

(۱) ہمزاد کیا ہے؟ اس کے تسخیر کے لئے عمل کرنا کیسا ہے؟

(۲) آسیب، چڑیل وغیرہ شہید وغیرہ جو مشہور ہیں صحیح ہے یا غلط؟

(۳) دست غیب اور مصلیٰ کے نیچے سے اشرفی وغیرہ کا لکنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) ہمزاد از قسم شیاطین ہے۔ وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مطلقاً کافر ملعون ابدی ہے سو اس کے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا وہ برکت صحبت اقدس سے مسلمان ہو گیا، صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لوگو! تم میں سے کوئی شخص نہیں کہ جس کے ساتھ ہمزاد جن اور ہمزاد فرشتہ نہ ہو، لوگوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ بھی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی کہ وہ مسلمان ہو گیا	ما منکم من احد الا وقد وكل الله قرينه من الجن وقرينه من الملكة قالوا وایک یا رسول الله قال وایای الا ان الله اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر ^۱ ھ۔ اعنی علی
---	---

^۱ صحیح مسلم کتاب صفة المنافقین باب تحریش الشیطان الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۶۷۳، مسند احمد بن حنبل عن ابن مسعود

روایۃ الفتح المئیدۃ بمایاتی من الاحادیث۔	لہذا وہ مجھے سوائے بھلائی کے کچھ نہیں کہتا، اہ اس سے میری مراد فتح الباری کی روایت ہے کہ جس کی تائید آئندہ احادیث سے ہوتی ہے۔ (ت)
--	---

اسی طرح طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور بزار حضرت عبداللہ بن عباس یا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فأعاننی اللہ علیہ حتی اسلم ^۱ الحدیث	دوسرے انبیاء کرام پر دو باتوں میں مجھے فضیلت بخشی گئی، ایک یہ کہ میرا شیطان کافر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قوت دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا الحدیث (ت)
--	---

بہیقی وابونعیم دلائل النبوة میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فضلت علی آدم بخصلتین کان شیطانی کافر افاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم وکن ازواجی عونالی وکان شیطان آدم کافر اوزوجتہ عونالہ علی خطیئتہ ^۲ ۔	حضرت آدم پر مجھے دو خصلتوں میں فضیلت دی گئی، ایک یہ کہ میرا شیطان کافر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ دیا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا اور میری بیویاں میری مددگار ہیں، اور حضرت آدم کا شیطان کافر رہا اور انکی بیوی نے خطا پر ان کی مدد کی۔ (ت)
---	--

اس کی تسخیر جو سفلیات سے ہو وہ تو حرام قطعی بلکہ اکثر صورتوں میں کفر ہے کہ بے ان کے خوشامد اور مداح و مرضیات کے نہیں ہوتی، اور جو علویات سے ہو تو اگرچہ بصورت و سطوت ہے مگر اس کا ثمرہ غالباً اپنے کاموں میں شیطان سے ایک نوع استعانت سے خالی نہیں ہوتا کہ وہ غلبہ قاہرہ کہ:

"وَمَنْ يَزِيْرُ غُرْمَهُمْ عَنْ أَمْرِ تَأْتِيْ قَهْرًا مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ" ^۳	اور ان میں سے جو کوئی اس کے حکم سے منہ پھیرے ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے۔ (ت)
---	---

^۱ کشف الاستار عن زوائد البزار حدیث ۲۴۳۸ موسسة الرسالہ بیروت ۳/ ۱۴۶، مجمع الزوائد البزار باب عصنتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم عن القرین ۸/ ۲۲۵ ویاپ منه خصائص ۸/ ۲۶۹

^۲ دلائل النبوة للبیہقی باب ماجاء فی تحدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۲۸۸

^۳ القرآن الکریم ۳۴/ ۱۲

جو استجابت دُعا "هَبْنِي مُلْكًا لَا يَبْغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي" ¹ (مجھے ایسی بادشاہی دے ڈال جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔ت) سے تاشی ہر ایک کو کہاں نصیب اور بالفرض نہ بھی ہو تو کافر شیطان کی مخالفت ضرور مورث تغیر احوال و حدوث ظلمت، حضرت سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کم از کم وہ ضرر کہ صحبت جن سے ہوتا ہے یہ کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے و العیاذ باللہ، تو راہ سلامت اس سے بعد و مجاہبت ہی میں ہے، رب عزوجل تو اس دعا کا حکم دے کہ "أَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِي" ² (اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس حاضر ہوں۔ت) اور یہاں یہ رٹ لگائی جائے کہ حاضر شو حاضر شو العیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (حاضر ہو جا، حاضر ہو جا، اور اللہ تعالیٰ کی پناہ، اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ت)

(۲) ہاں جن اور ناپاک رو حیں مرد و عورت احادیث سے ثابت ہیں اور وہ اکثر ناپاک موقعوں پر ہوتی ہیں، انہیں سے پناہ کے لئے پاخانہ جانے سے پہلے یہ دعا وارد ہوئی: اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ ³۔ میں گندی اور ناپاک چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ (ت) وہ سخت جھوٹے کذاب ہوتے ہیں اپنا نام کبھی شہید بتاتے ہیں اور کبھی کچھ، اس وجہ سے جاہلان بے خرد ہیں شہیدوں کا سر پر آنا مشہور ہو گیا ورنہ شہداء کرام ایسی خبیث حرکات سے منزہ و مبرا ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) ہاں صحیح ہے مگر اس عملداری میں کیا بلکہ نایاب ہے۔ دست غیب کے نہایت درجہ کا حاصل اب صرف فتوح ظاہرہ و وسعت رزق ہونا ہے۔ پھر اگر دست غیب اس طرح ہو کہ جن کو تابع کر کے اس کے ذریعہ سے لوگوں کے مال معصوم منگوائے جائیں تو اشد سخت حرام کبیرہ ہے اور اگر سفلیات سے ہو تو قریب کفر اور علویات سے ہو تو خود یہ شخص مارا جائے گا یا کم از کم پاگل ہو جائے گا یا سخت سخت امراض و بلا یا میں گرفتار ہو اعمال علویہ کو ذریعہ حرام بنانا ہمیشہ ایسے ثمرے لاتا ہے اور اس کے حرام قطعی ہونے میں کیا شبہ ہے۔

قال الله تعالى "وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ" ⁴ ۔	اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو! اپنے مال آپس میں ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ت)
--	---

¹ القرآن الکریم ۳۸ / ۳۵

² القرآن الکریم ۲۳ / ۹۸

³ مسند امام احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۰۱ / ۳

⁴ القرآن الکریم ۲ / ۱۸۸

اور اگر کسی دوسرے کی ملک معصوم نہ لائی جاتی ہو بلکہ خزانہ غیب سے اس کو کچھ پہنچایا جائے یا مال مباح غیر معصوم اور وہ جن کہ مسخر کیا جائے مسلمان ہونہ کہ شیطان، اور اعمال علویہ سے ہونہ کہ سفلیہ سے اور اسے منگا کر مصارف محمودہ یا مباحہ میں صرف کرے، نہ کہ معاذ اللہ حرام و اسراف میں، تو یہ عمل جائز ہے، اور جو اس طریقے سے ملے اس کا صرف کرنا بھی جائز کہ جس طرح کسب حلال کے اور طرق ہیں اسی طرح ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ دست غیب کا، سب سے اعلیٰ عمل قطعی عمل، یقینی عمل، جس میں تحلف ممکن نہیں اور سب اعمال سے سہل تر خود قرآن عظیم میں موجود ہے، لوگ اسے چھوڑ کر دشوار دشوار ظنات بلکہ وہمیت کے پیچھے پڑتے ہیں اور اس سہل و آسان یقینی و قطعی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

<p>اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ سے ڈرے تقویٰ و پرہیزگاری کرے اللہ تعالیٰ عزوجل ہر مشکل سے اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔</p>	<p>قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" 1-</p>
---	---

اور دست غیب کسے کہتے ہیں، اسی طرح لوگ عملِ حُب کے پیچھے خستہ و خوار پھرتے ہیں، اور نہیں ملتا، اور حُب کا سہل و یقینی قطعی عمل قرآن عظیم میں مذکور ہے اس کی غرض نہیں کرتے۔

<p>اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے قریب ہے کہ یہ رحمان ان کے لئے محبت کر دے گا (دلوں میں ان کی حب ڈال دے گا)</p>	<p>قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ اللَّهُ رِزْقًا وَسَعَةً" 2-</p>
---	--

نسأل الله حسن التوفيق (ہم اللہ تعالیٰ سے حسن توفیق مانگتے ہیں۔ ت) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۴: مرسلہ حامد علی طالب عالم مدرسہ اہلسنت وجماعت بریلی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص نصیر الدین طوسی ملوم و مذموم کو بلفظ مولیٰ الاعظم اور قدوة العلماء الراستخین اور نصیر الملتہ والدین قدس سرہ تعالیٰ نفسہ روح رمسہ (بڑا مولیٰ، پختہ علماء کے پیشوا، دین اور ملت کے مددگار، اللہ تعالیٰ ان کے نفس کو پاک کرے اور ان کی ہڈیوں کو آرام پہنچائے۔ ت) سے تعبیر کرے تو ایسے کو فاسق یا کافر نہ جانے والا دائرہ اسلام سے خارج ہوا یا

1 القرآن الکریم ۶۵/۲

2 القرآن الکریم ۱۹/۹۶

نہیں، اگر نہ ہو تو فاسق بھی ہو یا نہیں؟ امید کہ دلیل عقلی و نقلی سے اس کا اثبات فرمایا جائے۔

الجواب:

طوسی کا ر فض حد کفر نہ تھا بلکہ اس نے حتی الامکان اپنے اگلوں کے کفر کی تاویلات کیں، اور نہ بن پڑی تو منکر ہو گیا اور اس کی ایسی توجیہ گناہ ضرور ہے اور منطقی فلسفی شراح و محشین معصوم نہیں جہاں جہاں اس نے خلاف اہلسنت کیا ہے اس کا رد کر دیا گیا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۵: ۲۳ صفر ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہ جو مشہور ہے کہ گھر اور گھوڑا اور عورت منحوس ہوتے ہیں اس کی کیا اصل ہے؟

الجواب:

یہ سب محض باطل و مردود خیالات ہندوؤں کے ہیں، شریعت مطہرہ میں ان کی کوئی اصل نہیں، شرعاً گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ ہو، ہمسائے برے ہوں، گھوڑے کی نحوست یہ کہ شریر ہو، بد لگام، بدرکاب ہو، عورت کی نحوست یہ کہ بد زبان ہو، بد رویہ ہو، باقی وہ خیال کہ عورت کے پہرے سے یہ ہوا، فلاں کے پہرے سے یہ، یہ سب باطل اور کافروں کے خیال ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۶: از جاوہرہ مرسلہ مصاحب علی صاحب امام مسجد چھپیاں ۲۷ صفر ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص تعزیہ ثواب و عبادت جان کر خود بنائے اور لوگوں کو بنانے کی ترغیب دے اور تعزیہ دیکھ کر تعظیماً کھڑا ہو جائے اور اس پر فاتحہ پڑھے اور تعزیہ کے ساتھ ننگے پیر تعظیماً چلے اور مرثیہ بھی پڑھواتا جائے شاہ مولینا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنے فتاویٰ کی جلد اول میں لکھا ہے کہ جو بدعت کو عبادت سمجھ کر کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے^۱ اور اس پر ابن ماجہ کی ایک حدیث لائے ہیں اس کا مضمون یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:

"بدعتی اسلام سے ایسا صاف نکل جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال صاف"^۲

تو شاہ صاحب کے قول "خارج اسلام ہے" سے کیا مطلب ہے یعنی ایسا شخص کافر و مرتد ہے یا گمراہ

^۱ فتاویٰ عزیزیہ رسالہ بیع کنیزان مطبوعہ مکتبہ دینی (فونوٹسٹ) ۱/۱۷

^۲ سنن ابن ماجہ مقدمہ باب اجتناب البدع والجدل ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۶

ورافضی ہے۔ بہر نوع ایسے شخص کا ذبح کیا ہوا جانور حرام یا حلال؟ ایسے شخص کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں؟ جو لوگ ایسے تعزیہ پرست کے مرید ہوں ان کا کیا حکم ہے؟ ایسے تعزیہ پرست اور بت پرست میں کیا فرق ہے؟ ایسے تعزیہ پرست پر لعنت آتی ہے یا نہیں؟ کیا بزرگانِ چشت سے کسی بزرگ نے تعزیہ بنایا یا بنوایا یا تعظیم دی ہے؟ بینواتوجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤت)

الجواب:

تعزیہ ضرور ناجائز و بدعت ہے مگر حاشا کفر نہیں کہ نماز جنازہ ناجائز یا ذبیحہ مرداریا بت پرستوں میں شمار ہو، افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں، یہ حدیث ابن ماجہ قطع نظر اس سے کہ شدید الضعف ہے اپنے امثال کی طرح اسلام کامل سے مآول یا بدعت مکفرہ پر محمول، ورنہ ہر بدعت سیدہ کفر ہو جبکہ اس کا صاحب استحسان کرے اور یہی غالب ہے۔ اور بدعت عقیدہ تو مطلقاً کفر ہو جانا لازم کہ اس کی تعریف ہی یہ کہ:

ماحدث علی خلاف الحق المتلقى عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وجعل ديناً قوياً وصراطاً مستقيماً كما في البحر الرائق ¹ -	جو حق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (بطور یقین) ہمیں موصول ہوا اس کے خلاف کوئی نیا عقیدہ ایجاد کرے اس کو ٹھیک اور سیدھا دین قرار دینا جیسا کہ بحر الرائق میں مذکور ہے (بدعت اعتقاد کرے)۔ (ت)
---	--

حالانکہ باجماع امت بعض بد مذہبیاں کفر نہیں، فتاویٰ خلاصہ و فتح القدر و عالمگیریہ وغیرہ میں ہے:

الروافض ان فضل علیاً علی غیرہ فهو مبتدع وان انکر خلافة الصديق فهو کافر ² -	اگر رافضی (کٹر شیعہ) جناب علی کو دوسرے خلفاء پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے لیکن اگر حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت کا انکار کرے تو پھر وہ کافر ہے۔ (ت)
---	---

خلاصہ وغیرہ میں ہے:

اذ قال ان الله یدا اور جلا كما	جب یہ کہے کہ بندوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاتھ،
--------------------------------	--

¹ بحر الرائق کتاب الصلوٰۃ باب الامامة (بیچ ایم سعید کمپنی کراچی) ۳۴۹

² فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر باب احکام المرتدین نورانی مکتب خانہ پشاور ۱۲/ ۲۶۲، خلاصہ الفتاویٰ کتاب الصلوٰۃ الفصل الخامس عشر مکتبہ

پاؤں ہیں، تو وہ کافر ہے اور اگر کہے کہ اللہ تعالیٰ کا جسم ہے لیکن دوسرے اجسام کی طرح نہیں تو وہ بدعتی ہے۔ (ت)	للعباد فهو كافر وان قال جسم لا كاجسام فهو مبتدع ¹
---	--

نیز اسی میں ہے:

خلاصہ کلام اگر ہماری طرح اہل قبلہ ہیں، اور اپنی خواہش پرستی میں حد سے بڑھے ہوئے درجہ غلو میں نہیں یہاں تک کہ ان کے کافر ہونے کا فیصلہ نہیں کیا گیا تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے لیکن مکروہ ہے۔ (ت)	وجملة ان من كان اهل قبلتنا ولم يغفل في هواه حتى لم يحكم بكونه كافر ايجوز الصلوة خلفه ويكره ²
---	---

ہزار ہا مسائل متواترہ اسی تفصیل پر دال ہیں تو حکم مطلق کیسے صحیح ہو سکتا ہے ہاں افعال مذکورہ سوال کا مرتکب قابل بیعت نہیں کہ شرائط پیر سے اس کا سنی العقیدہ غیر فاسق معطن ہونا ہے اور لعنت بہت سخت چیز ہے ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ لعین کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو، والعیاذ باللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۷: از مانیا والہ ڈاک خانہ قاسم پور گڈھی ضلع بجنور مرسلہ سید کفایت علی صاحب ۱۵ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی قصبہ دیوبند مدرسہ مولوی اشرف علی تھانوی کے یہاں سے سند یافتہ ہو ویسے ہی عقائد میں حقہ، سگریٹ و پان نماز خوردنوش میں شرکت، یہ سب باتیں چاہئے یا نہیں؟ بینوا تو جروا (بیان فرماؤ تا کہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

دیوبندیوں کے عقائد والے مرتد ہیں ان کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا میل جول سب حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۸: از گونڈل کاٹھیا دار مرسلہ قاضی قاسم میاں صاحب ۱۲۶ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فریمیسن کیا ہے اور اس میں داخل ہونے والے کے لئے کیا حکم ہے؟ بینوا تو جروا

الجواب:

فریمیسن سحر ہے اور جہاں تک اس کی نسبت معلوم ہوا وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کے سلب کے لئے رکھا گیا ہے فلذا اس میں صرف مسلمان یا کتابی کو لیتے ہیں، معاذ اللہ جو اس کے اثر کا

¹ خلاصۃ الفتاویٰ کتاب الصلوٰۃ الفصل الخامس عشر مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱/ ۱۴۹

² خلاصۃ الفتاویٰ کتاب الصلوٰۃ الفصل الخامس عشر مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱/ ۱۴۹

معمول ہو جاتا ہے بظاہر اپنے دین پر جو پہلے تھا زیادہ مستقیم ہو جاتا ہے اور باطن میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے محض انکار "نَقِيضٌ لِّكَ شَيْطَانًا فَهُوَ لَكَ قَدْرِيٌّ" ① (لہذا ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پھر وہ اس کا ہم نشین ہو جاتا ہے۔) اور وہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔) ت) کا کھلا مصداق ہو جاتا ہے۔ ایک شیطان علانیہ اس کے ساتھ رہتا ہے جسے وہ دیکھتا ہے اور اس سے باتیں کرتا ہے اور وہ اسے یہ راز ظاہر کرنے سے ہر وقت مانع رہتا ہے، اور یہی سبب ہے کہ فریمیسن اگر شہر کے ایک کنارے سے گزرے تو دوسرے کو جو شہر کے دوسرے کنارے پر ہے اطلاع ہو جاتی ہے۔ ایک کا شیطان دوسرے کے شیطان کو اطلاع کر دیتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۷۹: از موضع ہری پورہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو مسلمان کافر کو نفع پہنچائے اور مسلمانوں کو ضرر اور مسلمانوں کو ضرر، اور مسلمانوں کو برائے اور کافروں کو اچھا سمجھے اور ان کی طرفداری کرے اور مسلمانوں کی نہیں، کیا حکم ہے اس شخص پر اور دائرہ اسلام میں ہے یا نہیں؟ بینوا تو جو را

الجواب:

تفصیل واقعہ کی لکھی جائے اجمالی لفظ ہو لناک ہوتے ہیں، اور تفصیل معلوم کی جائے تو کچھ سے کچھ نکلتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۸۰: از مراد آباد حسن پور مرسلہ عبدالرحمن مدرس ۱۸ ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ
کواکب فلکی کے اثرات سعد و نحس پر عقیدت رکھنا کیسا ہے؟ اور تعویذات میں عامل کو ان کی رعایت کہاں تک درست ہے؟

الجواب:

مسلمان مطیع پر کوئی چیز نحس نہیں اور کافروں کے لئے کچھ سعد نہیں، اور مسلمان عاصی کے لئے اس کا اسلام سعد ہے۔ طاعت بشرط قبول سعد ہے۔ معصیت بجائے خود نحس ہے اگر رحمت و شفاعت اس کی نحوست سے بچالیں بلکہ نحوست کو سعادت کر دیں، "فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ" ② (یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیتا ہے۔) بلکہ کبھی گناہ

① القرآن الکریم ۴۳/۳۶

② القرآن الکریم ۶۵/۷۰

یوں سعادت ہو جاتا ہے کہ بندہ اس پر خائف و ترساں و تائب و کوشاں رہتا ہے وہ ڈھل گیا اور بہت سی حسنات مل گئیں، باقی کواکب میں کوئی سعادت و نحوست نہیں اگر ان کو خود موثر جانے شرک ہے اور ان سے مدد مانگے تو حرام ہے ورنہ ان کی رعایت ضرور خلاف توکل ہے۔

<p>جو کچھ اہل عزائم اور اصحاب تکسیر کرتے ہیں جیسے تبخیر (یعنی بخورات کا استعمال کرنا) اور تلوین (یعنی مصلی وغیرہ کو ستاروں کے خصوصی رنگوں کی طرح رنگین کرنا) اور ان کی ساعات کی حفاظت کرنا پس یہ بھی اہل دیانت اور احباب تقویٰ کے نزدیک مکروہ اور حرام ہے۔ (چنانچہ) علمائے کرام نے اسی طرح فرمایا ہے۔ (ت)</p>	<p>اشعة اللغات میں ہے: آنچه اہل عزائم و تکسیری کنند مثل تبخیر و تلوین و حفظ ساعات نیز مکروہ و حرام ست نزد اہل دیانت و تقویٰ کذا قال العلماء^۱۔</p>
---	--

تبخیر سے مراد حسب رعایت کواکب وقت اس کے بخورات خاصہ کا استعمال، ورنہ تعظیم ذکر و تلاوت کے لئے عود و لوبان سلگانا مستحب ہے، اور تلوین سے مراد مصلی وغیرہ کو الوان خاصہ کواکب سے رنگین کرنا اور فقیر نے اس کے ہامش پر لکھا۔

<p>چونکہ اصل مقصود ستاروں سے طلب امداد ہے اس لئے حرام ہے اس لئے کہ ان اشیاء سے مدد لینا جائز نہیں کہ جن کا استقلال مشرکین کے خیال میں پختہ ہو گیا ہے ورنہ مکروہ اور ترک اولیٰ ہے (یعنی بہتر کام نہ کرنا) اس لئے کہ یہ ارباب توکل کے اعمال میں سے نہیں بلکہ ان دوسرے لوگوں کے افعال سے مشابہ ہے اور یہ ظاہر ہے بشرطیکہ طلب امداد ستاروں سے نہ ہو اور صالح اہل تجربہ اپنے تجربہ سے جانتے ہیں کہ ان امور کی رعایت کرنا بالکل اسی طرح ہے جس طرح اوزان اور بے شمار تخصیصات کی رعایت کرنا</p>	<p>یعنی چونکہ مقصود استعانت بکواکب باشد حرام ست کہ استعانت بانچه استقلال او بزعم مشرکان راسخ شدہ است روانبود ورنہ مکروہ و ترک اولیٰ ست کہ از اعمال اہل توکل نیست و مشابہتے دارد بافعال آنان و ظاہر ست کہ اگر استعانت بکواکب نباشد و اہل تجربہ صلحاء تجربہ دانستہ باشد کہ مراعات این امور ہچوں مراعات اوزان و تخصیصات کثیرہ در ادویہ مقصود و بقضاء اللہ تعالیٰ مے افتد دریں حال باکے نیست خود اشد ہم فی امر اللہ عزوجل امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم استنقاء بمراعات منزل قمر</p>
---	--

^۱ اشعة اللغات کتاب الطب والرقی مکتبہ نوریہ رضویہ سکر پاکستان ۱۳/ ۵۹۸

<p>دواؤں میں مناسب مقصود، اور وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق واقع ہو (اور ان کا ظہور ہو) پس اس صورت میں کچھ ڈر نہیں (کیا غور نہیں کرتے) کہ خود وہ بزرگ ہستی جو اللہ تعالیٰ غالب اور جلیل القدر کے معاملات میں بہت سخت گیر تھے یعنی مومنوں کے امیر حضرت عمر، سب سے بڑے فرق کرنے والے (یعنی حق و باطل میں معیار اور کسوٹی)، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو، نے طلب باران کی دعا مانگتے وقت منزل قمر کی رعایت کرنے کا حکم فرمایا، اور اسی پر وہ سب باتیں قیاس شدہ ہیں جو شاہ محمد غوث گوالباری اور حضرت شیخ محمد شناوی اور ان کے علاوہ دوسرے جلیل القدر اکابرین نے (ان کے اسرار و رموز پاک کردے جائیں) اپنی اپنی عمدہ کتابوں میں ذکر فرمائیں، جیسا کہ جواہر خمسہ اور اس کی شروح میں ان کی صراحت فرمائی، لہذا توفیق ہونی چاہئے، اور حصول توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم ہی سے ہو سکتی ہے۔ (ت)</p>	<p>امر فرمود و ہمہرین محمول باشد آنچه شاہ محمد غوث گوالباری و حضرت شیخ محمد شناوی وغیرہما اجلہ اکابر قدست اسرار ہم کردہ اندو در کتب نفیسہ خود ہا ہنجو جواہر و شروح آن باو تصریح فرمودہ فلیکن التوفیق وباللہ التوفیق^۱۔</p>
--	--

۴ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

از شہر کہنہ محلہ قاضی ٹولہ کلن خاں

مسئلہ ۸۱:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے پالے کی بازی بدی، پھر ایک شخص کے سمجھانے سے منکر ہو گیا، جب پالے والے مصر ہوئے اور کھیل پر مجبور کیا تو اس معصیت کے بچانے کی غرض سے دو شخصوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ اس نے بازی نہیں بدی تھی، پس بازی والوں نے ان دو شخصوں سے طعن پوچھا کیا تمہارے یہاں فقیری میں جھوٹ بولنا اور حرام کھانا جائز ہے؟ ان شخصوں نے جواب دیا: ہاں اس میں جائز ہے۔ اور نیت جانب خیر سے یہ الفاظ کہے، پس اس صورت میں ان پر کیا معصیت ہے؟ بینوا تو جروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔ت)

الجواب:

سوال میں حرام کھانا بھی تھا اور حرام کھانا کبھی جائز نہیں ہوتا جس وقت جائز ہوتا ہے اس وقت وہ حرام نہیں رہتا اگر "ہاں جائز ہے" کہنے میں حرام کھانا بھی اس نے مراد لیا تو البتہ سخت لفظ کہا تو بہ لازم ہے بلکہ تجرید اسلام چاہئے، اور اگر صرف جھوٹ بولنے کی نسبت کہا کہ ایسی صورت میں جہاں حرام سے بچنا ہوتا ہو خلاف واقع بات کہنا جائز ہے تو حرج نہیں، اگرچہ اس میں بھی تفصیل ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ حاشیہ امام احمد رضا خاں علی اشعة اللمعات

مسئلہ ۷۵۲:۷۵۳

از محلہ کچی باغ مسئولہ خلیل الرحمن بنارس

۱۶ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

معدن عالم صوری و مخزن اسرار معنوی جناب مولانا حافظ مفتی احمد رضا خاں دام ظلہ بعد ہدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بحال ادب ملتچی ہوں براہ کرم اپنے اوقات گرانمایہ سے چند منٹ حرج فرما کر جواب سوالات مرسلہ مزین فرما کر بصیغہ پیرنگ پتہ ذیل سے مرحمت فرما کر مجھ مترصد کو شاد فرمائے، ان مسائل کی یہاں سخت ضرورت ہے۔ ہم سب اعلیٰ حضرت دام فیضہ کے معتقدین سے ہیں لہذا ہم سب بجد انتظار کرتے رہیں گے، اگر جلد جواب سے مزین فرما کر مرحمت فرمایا جائے تو عنایت لطف و کرم ہے۔ اس سے پیشتر حقیر نے اعلیٰ حضرت کے دارالافتاء سے ڈھائی سو نئے رسالہ "انفس الفکر" منگوا کر مسلمانوں کو تقسیم کیا جس سے بہ نسبت سال گزشتہ سال پوسٹہ کے امسال باوجود کوشش بلیغ دشمنان دین کے قربانی گاؤں بکثرت المضاعف ہوئی، الحمد للہ حضور کا فیض ایسا ہی ہے۔ زیادہ بجز تمنائے حصول زیارت اور کیا عرض کروں فقط۔

آپ کا خادم عاصی خلیل الرحمن عفی عنہ بنارس از محلہ کچی باغ مورخہ ۶ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ ہجری

(۱) یہ کہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ جس میں عرصہ پچیس سال سے خزانہ گورنمنٹ سے امداد ماہوار ایک سو روپے مقرر ہے جس سے یہ درسگاہ جس میں کتب فقہ و احادیث و قرآن شریف کی تعلیم ہوتی ہے۔ اس میں ممبران خلافت کمیٹی نے جو تجویز پاس کیا ہے کہ گورنمنٹ سے امداد نہ لینا چاہئے، پس استفسار ہے کہ یہ امداد جو گورنمنٹ سے عرصہ پچیس سال سے برابر ملتی ہے اب لینا جائز ہے یا نہیں؟ مدرسہ ہذا میں سوائے تعلیم دینیات کے ایک حرف کسی غیر ملت و غیر زبان کی نہیں ہوتی۔

(۲) یہ کہ زید جو اس درسگاہ دینی کا منتظم و خادم ہے بسبب حسن انتظام گورنمنٹ نے خطاب دیا ہے اور یہ خطاب بھی عرصہ دس سال سے ملا ہے ممبران خلافت کمیٹی نے یہ بھی پاس کیا ہے کہ گورنمنٹ کو خطاب واپس کر دینا چاہئے پس ایسی حالت میں کہ جس خدمت انتظام درسگاہ تعلیم علوم دین کے صلہ میں خطاب دیا ہے اندیشہ ہے کہ واپس کرنے میں یہ امداد بھی نہ ملے ایسی حالت میں خطاب کا واپس کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(۳) یہ کہ زید جلسہ خلافت کمیٹی میں اس سبب سے شرکت نہیں کرتا کہ اس میں اہل ہنود جن کو اس وقت ممبران خلافت کمیٹی اپنا بھائی کہتے ہیں اور ان سے اس قدر تباہ بڑھار کھا ہے کہ تلک مہراج کے مرنے کے غم میں بروز دسواں جامع مسجد میں ننگے سر ننگے پیر جمع ہو کر تلک مہراج کے لے دعا اور فاتحہ اور نماز کا ان کی مغفرت کے لئے اشتہار شائع کیا اور قربانی گاؤں کو بخاطر اہل ہنود منع کرتے ہیں اور بکری قربانی کرنا افضل و فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتلاتے ہیں اور نقصان اور عدم جواز قربانی گاؤں میں رسالے چھاپتے ہیں اور جلسہ خلافت کمیٹی میں کل دشمنان دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسپینچ و تقریر کراتے ہیں جو اپنی کتاب "الجرح علی ابی حنیفہ" میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کو سگ و زندیق و بے علم و

صد ہا باتیں ناشائستہ ناگفتہ بہ لکھا ہے۔ اگر ایسے شخصوں کی تقریر نہ سننے کی غرض سے اور کفار کی اعانت و شرکت نہ کرنے کی غرض سے اگر زید ایسے جلسوں میں نہ شریک ہو تو کیا بوجہ ان امور متذکرہ بالا کے زید قابل ملامت و ناقابل امامت ہے۔ کیونکہ جو لوگ کہ ان وجوہ سے شرکت نہیں کرتے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز بتلاتے ہیں، ان لوگوں نے اس قدر ارتباط ان کفاروں سے بڑھا رکھا ہے کہ جس وقت ان میں کوئی مقرر و نامور کسی شہر میں جاتا ہے تو اہل اسلام ان کفاروں کی گاڑیاں بدست خود کھینچ لاتے ہیں، ان کفاروں نے اس قدر تعصب اپنے مذہب میں بڑھا رکھا ہے کہ یہاں بعض مسجد میں اذان نہیں کہنے دیتے، بعض مسجدوں کے فرش پر جو ان کی پرستش کے درخت کی ڈالیں لٹکی ہوئی ہیں جس سے حوضِ دہ دردہ کا پانی پتیوں کے گرنے اور سڑنے سے متغیر و متعفن ہو جاتا ہے اس درخت کی ڈال کو تعصب مذہبی سے نہیں کاٹتے، بعض مسجد پر صحن مسجد میں جو ان کا بت پرستش کا نصب ہے اس کی پرستش کے لئے فرش مسجد پر سے جو سجدہ گاہ مسلمانان ہے پھائے نجس مرور کرتے ہیں، مگر افسوس کہ مسلمانان اہل ہند کو اپنا بھائی بناتے ہیں اور ان کی خاطر داری سے گاؤ کی قربانی بند کرنے میں بہر نوع کوشش تام کرتے ہیں اپنے مساجد کی بے حرمتی و نقصان اور اذان بند ہونے کا جو بعض مسجد پر بند کر رکھا ہے کچھ صدمہ و خیال نہیں ہوتا، آیا ایسے دشمنوں کے جلسہ میں نہ شرکت ہونے سے کیا آدمی گنہگار ہوتا ہے قابل امامت نہیں رہتا۔

(۴) یہ کہ زید جو پنجگانہ و بروز جمعہ و خطبہ ثانیہ بروز جمعہ و خطبہ عیدین وغیرہا میں پیشتر مسلمانان کی جماعت کثیر میں بہ اعلان تمام دعاء و ترقی جاہ و جلال و قیام سلطنت سلطان اعظم والی سلطنت روم بلاد عرب کے لئے محافظت مقامات مقدسہ حریم شریفین کے لئے دعا کرتا ہے اور خطبہ ثانیہ جس کے خطبہ ثانیہ میں سلطان المعظم کے لئے خلد اللہ مبلکہ کے لئے دعا دراز طبع ہے پڑھتا ہے سامعین آمین کہتے ہیں، آیا اس طریق پر دعا کرنا سلطان المعظم کے لئے جائز ہے یا جلسہ کفار اور غیر مقلدین میں شریک ہو کر دشنام دہی کرنا اور اظہار وفاداری سلطان المعظم کے لیے کرنا جائز ہے، زید پر بیحد حملہ اس امر کا ہے کہ تو کیوں نہیں ایسے جلسوں میں شریک ہوتا، اس لئے طرح طرح کی بندشیں عدم جواز امامت و واپسی خطاب وغیرہ کے لئے حملہ کرتا ہے، پس آیا اس صورت سے دعا کرنا بعد نماز و درمیان خطبہ جائز ہے یا اس جلسہ مخالفین میں؟ بینو ابالکتاب و توجروا بالصواب (کتاب کے حوالہ سے) مسئلہ کو بیان فرماؤ اور راہ صواب یعنی راہ راست کا اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

(۱) جبکہ وہ مدرسہ صرف دینیات کا ہے اور امداد کی بناء پر انگریزی وغیرہ اس میں داخل نہ کی گئی تو اس کے لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں، تعلیم دینیات کو جو مدد پہنچی تھی اس کا بند کرنا محض بے وجہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) خطاب واپس کرنا نہ کرنا کوئی مسئلہ شرعی نہیں اور اگر یہ اندیشہ صحیح ہے کہ واپسی خطاب میں امداد بھی بند ہو جائے گی تو واپس کرنا حماقت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اگر یہ امور واقعی ہیں تو ایسے جلسوں کی شرکت حرام ہے اور جوان میں شریک ہو قابل ملامت اور ناقابل امامت ہے۔ نہ وہ کہ احتراز کرے، دشمنان دین سے احتراز فرض ہے، اور فرض کا تارک موجب ملامت اور مانع امامت ہے نہ کہ اس کا بجالانا، اور کافر کے لئے دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کفر خالص و تکذیب قرآن عظیم ہے کما فی العالمگیریۃ وغیرہا (جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری اور اس کے علاوہ دوسرے فتاویٰ میں مسئلہ مذکور ہے۔ ت) اور ان کے خار و بوار کے لئے یہی بہت تھا کہ مشرک کے ماتم میں سر ننگا کیا اور اس پر ظلم شدید یہ کہ عبادت گاہ واحد قہار کو مشرک کا ماتم گاہ بنایا پھر اس کے لئے نماز کا اشتہار پورا پورا موجب لعنت جبار قہار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر ان میں سے کوئی مرجائے تو اس پر نماز نہ پڑھو اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "لَا تَصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَّ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهٖ" ۱۔
---	---

بلاشبہ یہ اشتہار دینے اور اس پر عمل کرنے والے سب قطعی مرتد ہیں وہ اسلام سے نکل گئے اور ان کی عورتیں نکاح سے "فَتَنَاهُمُ اللَّهُ أَنْ يُّؤْفُكُونَ" ۲ (اللہ تعالیٰ انہیں مارے وہ کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت) اور قربانی کاؤ شعرا اسلام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے بدنہ (قربانی کا جانور) کو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے کیا ہے۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" ۳۔
---	---

اور ہندوستان میں اس کا جاری رکھنا واجب ہے کما حققناہ فی انفس الفکر فی قربان البقر (جیسا کہ ہم نے اس کی تحقیق اپنے ایک رسالہ بنام) انفس الفکر فی قربان البقر (بہت عمدہ سوچ گائیوں کی قربانی کرنے میں) میں کر دی۔ ت) اور خوشنودی ہنود کے لئے اس کا بند کرنا حرام ہے۔

^۱ القرآن الکریم ۹/۸۳

^۲ القرآن الکریم ۹/۳۰

^۳ القرآن الکریم ۲۲/۳۶

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (لوگو!) ظالموں کی طرف مت جھکو (اور مائل نہو) ورنہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔ (ت)	قال الله تعالى "وَلَا تَوَلَّوْا إِلَى الْكُفْرِ يَنْتَهِبُوا آفْسَاسَكُمْ إِنَّكُمْ لَعَالَمٌ" ¹ ۔
---	--

ناپاکوں کافروں مرتدوں کو واعظ مسلمان بنانے والے اسلام کو ڈھاتے ہیں اور کفر و لعنت الہی کی نیوچنواتے ہیں حدیث تو بد مذہب کی توقیر پر فرماتی ہے:

جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی اس نے دین اسلام کے ڈھادیے پر مدد دی۔ (ت)	من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام ² ۔
--	--

نہ کہ کفار و زنادقہ مثل وہابیہ وغیر مقلدین و دیوبندیہ وغیر ہم کو واعظ مسلمان و پیشوائے دین بنانا کہ صراحتاً اسلام کو کند چھری سے ذبح کرنا ہے۔ افسوس کہ گائے کی قربانی بند اور ذبح اسلام کے نعرے بلند مگر اسلام گائے سے بھی گیا گزرا، عزت و جبروت ہے اس کے لئے جس نے ان کی دل الٹ دئے اور آنکھیں پلٹ دیں کہ ان کو اسلام کفر سو جھتا ہے اور کفر اسلام۔

پاک اور منزہ ہے دلوں اور آنکھوں کا پھیرنے والا اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ٹیڑھانہ کر دیجئے اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کر دیجئے، یقیناً تو بلا معاوضہ بہت زیادہ بخشش اور عطا فرمانے والا ہے۔ (ت)	فسبحن مقلب القلوب والابصار ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب۔
--	---

کفار اور مشرکین سے اتحاد و وداد حرام قطعی ہے۔ قرآن عظیم کے نصوص اس کی تحریم سے گونج رہے ہیں اور کچھ نہ ہو تو اتنا کافی ہے کہ:

واحد قہار فرماتا ہے کہ تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔	"وَمَنْ يَتَّوَلَّهُمْ فَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ" ³ ۔
--	---

اللہ عزوجل کا ارشاد اور وہ بھی "بیشک" کے ساتھ، آخر اس کے نتائج ظاہر ہیں کہ کفار سے اتحاد و وداد منانے والے موافق ارشاد الہی بیشک منہم (انہی میں سے) ہو گئے، کیا آج تک کبھی ہوا تھا

¹ القرآن الکریم ۱۱۳/۱۱

² کنز العمال حدیث ۱۱۰۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲۱۹/۱

³ القرآن الکریم ۵۱/۵

کہ مشرک کے ماتم میں مسلمان سربرہنہ ہوئے ہوں، مسلمانوں نے مسجد کو اس کی ماتم گاہ بنایا ہو، مسلمانوں نے اس کے لئے دعا و نماز کا اشتہار دیا ہو۔ مسلمان مشرکوں کی گاڑی کے نیل بنے ہوں، اور یہ ہونا ہی تھا کہ جب اسلام چھوڑا انسانیت خود گئی، اب جو چاہے نیل بنے چاہے گدھا کہ اللہ عزوجل فرما چکا:

"أُولَئِكَ كَانُوا لِنُجَاةِ رَبِّهِمْ لَدِينًا مُّذْمُومًا ۝۱۱-"	وہی لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے زیادہ بھٹکے ہوئے۔ (ت)
---	---

بلکہ فرمایا:

"أُولَئِكَ هُم شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝۱۲"	وہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ (ت)
--	-------------------------------

کافر تو کافر فاسق کی تعریف پر حدیث میں فرمایا:

"إِذَا مَدَحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذَلِكَ الْعَرْشُ ۝۳"	جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور عرش الہی ہل جاتا ہے۔
--	---

نہ کہ مشرک کی تعظیم اور وہ بھی اس درجہ عظیم۔

"فَأَنهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝۴"	(لوگو!) آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں مستور ہیں۔ (ت)
---	--

سائل بیچارہ اس کا شاکہ ہے کہ ہندوؤں نے اذان بند کی اور یہ کیا اور یہ کیا، ان مسلمان کھلانے والوں نے اس کے برعکس یہ کچھ کیا، یہ شکایت محض بے جا و نادانی ہے۔ ہندو اپنے دین باطل پر قائم ہیں وہ کیوں چھوڑیں دین تو انھوں نے چھوڑا ہے۔ ہر جھوٹ انھیں کی طرف سے چاہئے ایسے لوگوں کے جلسوں میں شرکت ہر گز جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) جلسہ مخالفین کا حکم اوپر گزرا اور سلاطین اسلام و ممالک اسلام و اماکن مقدسہ اسلام کے لئے دعا خطبہ جمعہ و خطبہ عیدین میں اور ہر نماز کے بعد مستحب و مندوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ القرآن الکریم ۱۷۹/۷

^۲ القرآن الکریم ۶/۹۸

^۳ کشف الخفاء حدیث ۲۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/۸۷

^۴ القرآن الکریم ۲۶/۲۲

رسالہ

الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف

(مولانا سید آصف کے سوال پر مضبوط اشارہ)

مسئلہ ۸۶: از کانپور فیمل خانہ قدیم مسئلہ جناب مولانا مولوی سید محمد آصف صاحب قادری برکاتی رضوی ۱۶ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ

<p>اللہ تعالیٰ کے مقدس نام سے شروع جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی نئی نئی تعریف کرتے ہیں اور اس کے رسول کریم پر نئے نئے انداز سے درود بھیجتے ہیں، اے اللہ کے محبوب کے حبیب! میری روح آپ پر قربان ہو دونوں جہاں کے قبلہ اور دنیا و آخرت کے کعبہ، ان کے فیوض و برکات ہمیشہ رہیں۔ (ت)</p>	<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم (یا حبیب محبوب اللہ روحی فداک) قبلہ کونین و کعبہ دارین دامت برکاتہم۔</p>
---	---

بعد تسلیمات فدویانہ تمنائے حصول سعادت آستانہ بوسی التماس اس کہ بفضلہ تعالیٰ کمترین بخیریت ہے صحیحی ملازمان سامی کی مدام بارگاہ احدیث سے مطلوب، اشتہار اسلامی پیام میں عبدالماجد کے اس لکھنے پر کہ "مسلمان ڈوب رہا ہے نا مسلم تیرا اک ہاتھ دے تو جان بچانا چاہئے یا نہیں" یوں

درج ہے کہ "مسلمان کو اگر ڈوبنے پر یقین نہ ہو ہاتھ پاؤں مار کر بچ جانے کی امید ہو یا کوئی مسلمان فریاد رس خواہ کوئی درخت وغیرہ ملنے کا ظن ہو تو کافر کو ہاتھ دینے کی اجازت نہیں اٹخ"۔ معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے معاملت کی بھی اجازت نہ ہو ان سے علاج بھی نہ کرائے "لَا يَأْتُونَكُم بِخَبَأٍ" (وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ ت) سے کیا مقصود ہے آیا دین کے معاملہ میں کفار محارب فی الدین نقصان پہنچانے میں کمی نہ کریں گے یا ہر معاملہ میں اور ہر وقت جب موقع پائیں اور ایک کافر کو غیر محارب ہو تفسیر کبیر میں آیہ کریمہ "لَا يَهْتَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ" الی آخر الایة (اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے نہیں روکتا جو تم سے جنگ نہیں کرتے الی آخر الایة۔ ت) کے متعلق لکھا ہے:

<p>(امام رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ) ائمہ تفسیر نے اس آیت کے متعلق فرمایا کہ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہل شرک اور اہل اسلام کے درمیان حسن سلوک کرنا جائز ہے اگرچہ موالات منقطع ہے (ت)</p>	<p>وقال اهل التأويل هذه الآية تدل على جواز البر بين المشركين والمسلمين وان كانت الموالاة منقطعة¹</p>
---	---

رسالہ الرضا بابت ماہ ذیقعدہ حصہ ملفوظات ص ۸۶ میں ہے: "حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں سے خلق فرماتے ہیں جو رجوع لانے والے ہوتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ سختی فرمائی اٹخ" بعض کفار کی آنکھوں میں سلائی پھیرنا تو قصاص تھا کیا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل نزول آیت "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ"² (اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو۔ ت) نرمی نہ فرماتے تھے اور کیا رجوع نہ لانے والے تھے ان سے ہمیشہ شدت پیش آتے تھے یا پہلے ان سے بھی نرمی سے پیش آتے، کفار مختلف طبائع کے تھے، اور ہیں بعض کو اسلام اور مسلمانوں سے سخت عداوت ہے اور بعض کو بہت کم۔ کیا سب سے یکساں حکم ہے یا امر المعروف (نبی عن المنکر میں ان سے حسب مراتب تدریجاً سختی کرنے کا حکم ہے اور محارب وغیر محارب کا فرق ہے۔ حضور فدوی کو اس مسئلہ میں کہ مرتدہ کا نکاح باقی رہتا ہے لیکن فتاویٰ کی کتابوں کے خلاف ہونے کی وجہ خلجان رہتا ہے حضور کے فتاویٰ میں اور کتابوں کے خلاف لکھا ہے گو بعض احکام بوجہ اختلاف زمانہ مختلف ہو جاتے ہیں، لیکن

¹ مفاتیح الغیب (تفسیر الکبیر) تحت آیة لا ینھکم اللہ عن الذین الخ مطبعة البهيمية المصرية مصر ۲۹/۳۰۴

² القرآن الکریم ۷۳/۹

فتاویٰ ہندیہ جو قریب زمانہ کی ہے اس میں بھی نہیں ہے اگرچہ بوجہ سلطنت اسلامیہ نہ ہونے کے مرتدہ پر احکام شریعت نہیں جاری کئے جاسکتے ہیں مثل ضرب وغیرہ کے، لیکن جب وہ اسلام سے خارج ہو گئی تو نکاح کا باقی رہنا کیسا، کیا وہ ترکہ بھی اپنے سابق شوہر کا شریعاً پائے گی اور اس کے مرنے پر اس کا جو پہلے شوہر تھا ترکہ اس کا شوہر پائے گا، اگر کفار غیر محارب کے ہمراہ محارب کفار کا مقابلہ کیا جائے اور محارب کفار کے غیر محارب کے امداد سے نقصان پہنچایا جائے تو کیا گناہ ہے اسی "اسلامی پیغام" میں ہے "اب جو قرآن کو جھٹلائے" وہ مشرک یا مرتد کو ڈوبنے سے نجات دینے والا حامی و مددگار جانے "کیا نعوذ باللہ جتنے مسلمان کفار سے علاج کراتے ہیں اور معاملات میں ان سے مدد لیتے ہیں سب قرآن کو جھٹلاتے ہیں فقط والتسليم عريضة ادب فردوى محمد آصف يغفر الله له ولوالديه ولجميع المؤمنين والمؤمنات بحرمه النبي الكريم عليه الصلوة والتسليم (الله تعالى) اسے اس کے والدین اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو حضور نبی کریم کے طفیل بخش دے، ان پر صلوة و سلام کا نزول ہو۔ (ت)

الجواب:

<p>بسم الله الرحمن الرحيم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، مولانا الکریم اکرمکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔</p>	<p>اللہ تعالیٰ کے عظیم نام سے شروع جو بید رحم کرنے والا ہے، ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے رسول کریم پر درود بھیجتے ہیں مولانا گرامی! اللہ تعالیٰ تمہاری عزت و توقیر فرمائے تم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی برکت اور اس کی برکتیں ہوں۔ (ت)</p>
---	---

ارشاد الہی "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا" ¹ (اے ایمان والو! اپنے سوا غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ ت) عام و مطلق ہے کافر کو راز دار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو وہ ہرگز تا قدر قدرت ہماری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے "قُلْ صَدَقَ اللَّهُ" ² "وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا" ³ (فرمادیتے اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور بات کرنے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے۔ ت) سیدنا امام اجل حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث لاتستضیئوا بنار المشرکین ⁴ (مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو) کی

¹ القرآن الکریم ۱۱۸/۳

² القرآن الکریم ۹۵/۳

³ القرآن الکریم ۱۲۲/۳

⁴ مسند احمد بن حنبل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۹۹

تفسیر فرمائی کہ اپنے کسی کام میں ان سے مشورہ نہ لو اور اسے اسی آئیہ کریمہ سے ثابت بتایا، ابو یعلیٰ مسند اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر وابن حاتم تفسیر اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق ازہر بن راشد انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای:

انس بن مالک نے فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) شرک کرنے والوں کی آگ سے روشنی نہ لو، فرمایا: ہم نہ سمجھے کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ حسن بصری کے پاس گئے ان سے اس کا مفہوم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "اپنے کسی کام میں شرک کرنے والوں سے مشورہ نہ لو" حضرت حسن نے فرمایا کہ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے پھر یہی آیت تلاوت فرمائی، اے ایمان والو! اپنے سوا دوسروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔ (ت)

قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تستضيئوا بنار المشركين قال فلم تدر ما ذلك حتى اتوا الحسن فسأوه فقال نعم، يقول لا تستشيرهم في شئ من أموركم قال الحسن و تصديق ذلك في كتاب الله تعالى ثم تلا هذه الآية
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِّن دُونِكُمْ¹

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی آیت کریمہ سے کافر کو محرر بنانا منع فرمایا ابن ابی شیبہ مصنف اور ابنائے حمید و ابی حاتم رازی تفسیر میں اس جناب سے روای:

حضرت عمر فاروق کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ یہاں حیرہ کا رہنے والا ایک غلام ہے جو حافظ اور کاتب ہے اگر آپ اس کو اپنے ہاں کاتب مقرر کردیں تو (کیا ہی اچھا ہوگا) اس پر ارشاد فرمایا کہ پھر تو میں نے مسلمانوں کو چھوڑ کر اس کافر کو اپنا راز دار بنالیا۔ (ت)

انه قيل له ان ههنا غلاما من اهل الحيرة حافظا كاتبا فلوا اتخذته كاتبا قال اتخذت اذا بطانة من دون المؤمنين²

تفسیر کبیر میں انھیں امور دنیویہ میں ان سے مشاورت و موافقت کو سبب نزول کریمہ اور اس سے

¹ جامع البيان (تفسیر ابن جریر) تحت آية يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا بطانة من دونهن حديث ۳۸/۳، شعب الایمان حدیث

۹۳۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷/۲۰

² تفسیر لابن ابی حاتم تحت آية يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا بطانة من دونهن حديث ۳۰۳۸، مکتبہ خوار مصطفی الباز مکة المکرمه ۳/۲۳

نہی مطلق کے لئے بتایا اور اسے اس گمان کا کہ ان سے مخالفت تو دین میں ہے دنیوی امور میں بدخواہی نہ کریں گے، رد ٹھہرایا کہ:

مسلمان اپنے دنیوی معاملات میں کافروں سے مشورہ کیا کرتے تھے اور ان سے موانست رکھتے تھے اس لئے دونوں کے درمیان رضاعت اور قسمیں تھیں، پس مسلمانوں کا یہ خیال تھا کہ اگرچہ کافر دین میں ان کے مخالف ہیں تاہم اسباب معاش وغیرہ میں ان کے خیر خواہ ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس آیت مذکورہ میں کافروں کے ساتھ رواداری اور راز داری سے منع فرمایا لہذا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اہل ایمان کے علاوہ غیروں کو راز دار بنانے کی ممانعت فرمائی، پھر یہ تمام کافروں سے نہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ اور اس کی اس روایت سے تاکید ہوتی ہے کہ جس میں یہ مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی کہ یہاں اہل جبرہ میں سے ایک شخص عیسائی ہے اس کی یادداشت (قوت حافظہ) بھی بڑی قوی ہے اور خط بھی خوبصورت (یعنی خوشنویس) ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنے ہاں اسے منشی مقرر کر لیں، ارشاد فرمایا پھر تو میں غیر مسلموں کو اپنا راز دار بنا لیا، لہذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت مذکورہ کو اس پر دلیل ٹھہرایا کہ عیسائی کو راز دار بنانے کی ممانعت ہے۔ (ت)

ان المسلمین كانوا يشاورونهم في امورهم ويؤانسونهم لما كان بينهم من الرضا والالحف ظنا منهم انهم خالفوهم في الدين فهم ينصحون لهم في اسباب المعاش فنهاهم الله تعالى بهذه الاية عنه. فممنع المؤمنین ان يتخذوا بطانة من غير المؤمنین فيكون ذلك نهياً عن جميع الكفار وقال تعالى يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوكم اولیاء ومما یؤکد ذلك ما روی انه قيل لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ههنا رجل من اهل الحيرة نصرانی لا يعرف اقوی حفظاً ولا احسن خطاً منه. فان رأیت ان اتخذته كاتباً فامتنع عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من ذلك و قال اذا اتخذت بطانة من غير المؤمنین فقد جعل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ هذه الاية دليلاً على النهی عن اتخاذ النصرانی بطانة¹۔

اس سے جملہ انواع معاملات کیوں ناجائز ہو گئے۔ بیع و شراء اجارہ و استئجار وغیرہا میں کیا راز دار

¹ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیتہ یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة الخ مطبعة البهيمية المصرية مصر ۱۰/۱۰۱-۲۰۹

بنانا یا اس پر اعتماد کرنا ہے جیسے پھار کو دام دئے جو تانگٹھو لیا، بھنگی کو مہینہ دیا یا خانہ اٹھو لیا، بزار کو روپے دئے کپڑا مول لے لیا، آپ تاجر ہے کوئی جائز چیز اس کے ہاتھ بیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ، ہر کافر حربی کافر محارب ہے حربی و محارب ایک ہی ہے جیسے جدلی و مجاہدی۔ وہ ذمی و معاہد کا مقابل ہے۔ راز دار بنانا ذمی و معاہد کو بھی جائز نہیں، امیر المؤمنین کا وہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے یونہی موالات مطلقاً جملہ کفار سے حرام ہے حربی ہو یا ذمی، ہاں صرف دربارہ و احسان ان میں فرق ہے معاہد سے جائز ہے کہ

"لَا يَهْمُكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُواكُمْ فِي الدِّينِ" ¹ (اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے (معاملات کرنے سے) نہیں روکتا جو دین میں تم سے جنگ نہیں کرتے۔ ت) اور عربی سے حرام کہ "إِنَّمَا يَهْمُكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُواكُمْ فِي الدِّينِ" ² (البتہ ان لوگوں سے تمہیں منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے جنگ کرتے ہیں۔ ت) عبارت کبیر منقولہ سوال کا یہی مطلب ہے یہی قول اکثر تاویل اور اسی پر اعتماد و تعویل ہے۔ اور ائمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے خود کبیر میں زیر کریمہ لَا يَهْمُكُمُ اللَّهُ ہے:

الاكثرون على انهم اهل العهد وهذا قول ابن عباس وللمقاتلين والكلبي ³	اکثر ائمہ تفسیر کی رائے یہ ہے کہ اس سے اہل عہد مراد ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس۔ دو مقاتلوں اور کلبی کا یہی قول ہے۔ (ت)
---	---

ہم نے المحجة المؤتمنه میں یہ مطلب نفیس جامع صغیر امام محمد و ہدایہ و درر الحکام و غایۃ البیان و کفایہ و اجوبہ نیرہ و مستصفیٰ و نہایہ و فتح القدر و بحر الرائق و کافی و التیسین الحقائق و ³ تفسیر احمدی و ³ فتح اللہ المعین و غنیۃ ذوی الاحکام و ³ معراج الدراریہ و ³ غنیۃ و ⁸ محیط ربانی و ⁹ اجوی زادہ و ²⁰ بدائع امام ملک العلماء سے ثابت کیا حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہیں قبل ارشاد و اغلظ علیہم (کافروں اور منافقوں پر سختی کرو۔ ت) انواع انواع کے زری و عفو و صفح فرمائے خود اموال غنیمت میں مؤلفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا مگر اس ارشاد کریم پر عفو و سفح کو نسخ فرما دیا اور مؤلفۃ القلوب کا سہم ساقط ہو گیا۔

"وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِرْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَنْهَ وَإِنَّا لَأَعْتَدُ لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا" ⁴	فرمادے کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے لہذا جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے یقیناً ہم نے ظالموں کے لئے ایک ایسی آگ تیار کر رکھی ہے کہ جس کی دیواروں نے انہیں گھیرے میں لے رکھا ہے۔ (ت)
---	---

¹ القرآن کریم ۸/۶۰

² القرآن کریم ۹/۶۰

³ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ لاینہکم الذین لم یقاتلواکم الخ مطبعة البہیمۃ المصریۃ ۲۹/۳۰۳

⁴ القرآن کریم ۲۹/۱۸

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی نسبت امام فرماتے ہیں میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا وہ کریمہ و اعظمت علیہم کو فرماتے ہیں:

نسخت هذه الاكل شيخ من العقود والصفح ¹	اس آیت کریمہ نے ہر قسم کی معافی اور درگزر کرنے کو منسوخ کر دیا ہے۔ (ت)
--	--

قرآن عظیم نے یہود مشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا:

"لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا" ²	تم اہل ایمان سے عداوت کرنے میں سب سے زیادہ یہودیوں اور مشرکوں کا پاؤ گے۔ (ت)
---	--

مگر ارشاد :

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ وِبِئْسَ الْمَصِيرُ" ³	اے نبی مکرم! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کیا کرو، اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ (ت)
--	--

عام آیت اس میں سب کا استثناء نہ فرمایا کسی وصف پر حکم مرتب ہونا اس کی علیت کا مشعر ہوتا ہے یہاں انھیں وصف کفر سے ذکر فرما کر اس پر جہاد و غلظت کا حکم دیا تو یہ سزا ان کے نفس کفر کی ہے۔ نہ کہ عداوت مومنین کی، اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں، الكفر ملة واحدة (سار کفر ایک ہی ملت ہے۔ ت) ہاں معاہدہ کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ ہے سے ضرورہ معلوم و مستقر فی الاذہان کہ حکم جہاد سن کر اس کی طرف ذہن جاتا ہی نہیں فنفس النص لم يتعلق به ابتداء كما افادته في البحر الرائق (پھر نفس نص ابتداء ہی اس سے متعلق نہیں (یعنی معاہدہ کو نص شامل ہی نہیں) جیسا کہ البحر الرائق میں یہ افادہ پیش کیا ہے۔ (ت) تفاوت عداوت پر بنائے کار ہوتی تو یہود کو حکم مجوسی سے سخت تر ہوتا ہے حالانکہ امر بالعکس ہے اور نصاریٰ کا حکم یہود سے کم تر ہوتا ہے حالانکہ یکساں ہے۔ ذمی و حربی کافر کفر میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے حسب حاجت ذلیل ذلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخرکتے سے شکار میں، امام سرخسی نے شرح صغیر

¹ معالم التنزيل على ما مش تفسير الخازن تحت آية واغلظ عليهم الخ مصطفى البابی مصر ۳/ ۲۳- ۱۲۲

² القرآن الكريم ۵/ ۸۲

³ القرآن الكريم ۹/ ۷۳

میں فرمایا:

والاستعانة باهل الذمة كالأستعانة بالكلاب ¹ ۔	ذمی کافروں سے مدد لینا سدھائے ہوئے کتوں سے مدد لینے کی طرح ہے۔ (ت)
---	--

اور روایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب امام اعظم و صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقاً ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو ان مباحث کی تفصیل جلیل "المحجة المؤمنة" میں ملاحظہ ہو۔ رہا کافر طیب سے علاج کرنا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اس کی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو "لَا يَأْتِيَنَّكُمْ جِبَالًا"² (وہ کافر تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔ ت) سے بالکل بے علاقہ ہے اور دنیاوی معاملات میں بیع و شراء و اجارہ و استتجار کی مثل ہے۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اس کے فریب کی گنجائش ہو اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ ان کو پانی مصیبت میں ہمدرد اپنا ولی خیر خواہ اپنا مخلص باخلاص خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا دوست بنانے والا اس کی بیکی میں اس کی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو تو بیشک آئیہ کریمہ کا مخالف ہے اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان و ایمان و قرآن سب کا دشمن اور انھیں اس کی خبر ہو جائے اور اس کے بعد واقعی دل سے اس کی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا فأنہ منہم³ (وہ انہی میں سے ہے۔ ت) ہو گیا، ان کی تودی تمنا یہی تھی:

قال تعالیٰ "وَدُّوا أَنْ يُتَّفَرَّقُوا مِنْكُمْ فَانْفِرُوا فَانْفِرُوا سَوَاءً" ⁴ ۔	(اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) ان کی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی ان کی کسی طرح تم بھی ان کی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک سے ہو جاؤ۔
--	---

والعیاذ باللہ تعالیٰ (اور اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ ت) مگر الحمد للہ کوئی مسلمان آئیہ کریم پر مطلع ہو کر ہر گز نہ جانے گا اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی، بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے اس سے روٹیاں کمتے ہیں ایسا کریں تو بدنام ہوں دکان پھینکی پڑے، کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو سزا ہو یوں

¹ شرح الجامع الصغیر للسرخسی (محمد بن احمد)

² القرآن الکریم ۱۱۸/۳

³ سنن ابن داؤد کتاب اللباس ۲/۲۰۳

⁴ القرآن الکریم ۸۹/۴

بدخواہی سے باز رہتے ہیں تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے، اس میں تکذیب نہ ہوئی، پھر بھی خلاف احتیاط و شنیع ضرور ہے خصوصاً یہود و مشرکین سے خصوصاً سربرآوردہ مسلمان کو جس کے کم ہونے میں وہ اشیاء اپنی فتح سمجھیں وہ جسے جان و ایمان دونوں عزیز ہیں اس بارے میں کریمہ "لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولًا وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَ لِيَجْزِيَ اللَّهُ" ² اور خواہی میں گئی نہ کریں گے۔ و کریمہ "وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولًا وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَ لِيَجْزِيَ اللَّهُ" ² اور مسلمانوں کے سوا کسی کو دخیل کار نہ بنانا، وحدیث مذکور لاتستضیئوا بنار المشرکین ³ (مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو) بس ہیں۔ اپنی جان کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دینے سے زیادہ کیا راز دار و دخیل کار و مشیر بنانا ہوگا، امام محمد عبد رزی ابن الحاج مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں:

<p>یعنی سخت تر قبیح و شنیع ہے وہ جس کا ارتکاب آجکل بعض لوگ کرتے ہیں، کافر طبیب اور سیتے سے علاج کرانا، جن سے خیر خواہی اور بھلائی کی امید درکنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اس کی بد سگالی کریں گے اور اسے ایذا پہنچائیں گے خصوصاً جبکہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔</p>	<p>واشد في القبح والشنع ما ارتكبه بعض الناس في هذا الزمان من معالجة الطبيب والكحال الكافرين اللذين لا يبرحون منهما نصيح ولا خير بل يقطع بغشهما واذيتهما لمن ظفرا به من المسلمين سيما ان كان المريض كبيرا في دينه او علمه ⁴۔</p>
---	--

پھر فرمایا:

<p>یعنی وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوائیں دیتے کہ یوں تو ان کی بدخواہی ظاہر ہو جائے اور ان کی روزی میں خلل آئے بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی خیر خواہی و فن دانی ظاہر کرتے ہیں اور کبھی مریض اچھا ہو جاتا ہے جس میں ان کا نام ہو اور معاش خوب چلے</p>	<p>لهم لا يعطون لاحد من المسلمين شيئا من الادوية التي تضرها ظاهر الانهم لو فعلوا ذلك لظهر غشهم و انقطعت مادة معاشهم لكنهم يضيفون له من الادوية ما يلبق</p>
---	--

¹ القرآن الكريم ۳ / ۱۱۸

² القرآن الكريم ۹ / ۱۶

³ مسند امام احمد بن حنبل عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه المكتب الاسلامي بيروت ۳ / ۹۹

⁴ المدخل لابن الحاج فصل في المزين الكحال والطبيب الكافرين دار الكتب العربي بيروت ۴ / ۱۱۴

اور اسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھو دے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مر جائے یا ایسی کہ سردست تندرست کر دے مگر جب حمام کرے مرض پلٹے اور موت ہو یا ایسی کہ اسی وقت مریض کھڑا ہو جائے اور ایک مدت سال بھر یا کم و بیشک کے بعد وہ اپنا رنگ لائے اور ان کے سوا ان کے فریبوں کے اور بہت طریقے ہیں، پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے پھر صحیح نفع نکلے بتاتا ہے مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ، تو اس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے جب اس سے نفع نہیں دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بد خواہ ہے۔

بذلك المرض ويظهرون الصنعة فيه والنصح وقد يتعافى المريض فينسب ذلك الى حذق الطبيب و معرفته ليقع عليه المعاش كثيرا بسبب ما وقع له من الثناء على نصحه في صنعة لكنه يدس في اثناء وصفه حاجة لا يفتن لها فيها من الضرر غالبا وتكون تلك الحاجة مما تنفع ذلك المريض وينتعش منه في الحال. لكنه يبقى المريض بعدها مدة في صحة وعافية ثم يعود عليه بالضرر في آخر الحال وقد يدس حاجة اخرى كما تقدم لكنه ان جامع انتكس ومات وكذلك يفعل في حاجة اخرى يصح المريض بعد استعمالها لكنه اذا دخل الحمام انتكس ومات وقد يدس حاجة اخرى فاذا استعمالها المريض صح واقام من مرضه لكن لها مدة فاذا انقضت تلك المدة عادت بالضرر عليه. وتختلف المدة في ذلك. فبينها ما يكون مدتها سنة او اقل او اكثر الى غير ذلك من غشهم و هو كثير ثم يتعلل عدو الله بان هذا مرض اخر دخل عليه فليس له فيه حيلة فلو سلم منه لعاش و صح ويظهر التأسف والحزن على ما اصاب المريض ثم يصف بعد ذلك اشياء تنفع لمرضه لكنها لا تفيد بعد ان فات الامر فيه فينصح حيث لا ينفع نصحه فمن يرى ذلك منه يعتقد انه من الناصحين وهو من اكبر الغاشين وقد قيل:

ہر عداوت کے ازالہ کے لئے امید کی جاسکتی ہے سوائے اس شخص کے جو تیرے ساتھ دین میں عداوت رکھے۔

کل العداوة قد ترجى ازلتها
الاعداوة من عاداك في الدين¹

پھر فرمایا:

یعنی وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی ان کا مکر ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو روٹیوں میں فرق آئے اور کبھی ان کے فریب پر لوگ چرچ جائیں، یو ہیں یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت اور اس کے نزدیک اور اس جیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو پھر علماء و صلحا کے قتل کا موقع ملے اور ایسے اب موجود و ظاہر ہیں اور کبھی علماء و صلحا کے علاج میں بھی خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود ساکھ بندھن ہے پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اس کی راہ ملنا اور یہ ان کا بڑا مکر ہے پھر اپنے زمانے کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا رئیس نے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے نکال دیا وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہو گیا کافر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو کوئی سخت مرض ہوا، میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انھیں بلانے آئے انھوں نے عذر کیا لوگوں نے اصرار کیا، گئے، اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا، تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھر تھراتے واپس آئے، میں نے کہا خیر ہے۔ فرمایا میں نے پوچھا کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا، معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کر چکا، میں اندر نہ گیا کہ ایک تو اس کے بچنے کی امید نہیں

وقد يستعملون النصيح في بعض الناس ممن لا خطر لهم في الدين ولا علم وذلك ايضاً من الغش لانهم لولم ينصحوا لما حصلت لهم الشهرة بالبرفة بالطب ولتعطل عليهم معاشهم وقد ينفطن لغشهم ومن غشهم نصحهم لبعض انباء الدنيا ليشتتروا بذلك وتحصل لهم الحظوة عندهم وعند كثير ممن شابهم ويتسلطون بسبب ذلك على قتل العلماء والصالحين وهذا النوع موجود ظاهر، وقد ينصحون العلماء والصالحين وذلك ايضاً لانهم يفعلون ذلك لكي تحصل لهم الشهرة وتظهر ضعفتهم فيكون سبباً الى اتلاف من يريدون اتلافه منهم وهذا منهم مكر عظيم²

¹ المدخل لابن الحاج فصل في المزين وسائس الطبيب الكافر دار الكتاب العربي بيروت ۴/ ۱۶-۱۱۵

² المدخل لابن الحاج فصل في المزين وسائس الطبيب الكافر دار الكتاب العربي بيروت ۴/ ۱۷-۱۱۶

پھر یہ اندیشہ کہ کہیں یہودی میرے ذمے نہ رکھ دے رئیس کل تک نہ بچے گا، وہی ہوا کہ صبح تک اس کا انتقال ہو گیا، پھر فرمایا کہ بعض لوگ کافر طیب کے ساتھ مسلمان طیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں، یوں اس کے مکر سے امن سمجھتے ہیں اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے۔

فرمایا:

یہ بوجہ کچھ نہیں، ایک تو ممکن کہ جو دو کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طیب کے خیال میں اس کا ضرر نہ آئے پھر اس کو دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے۔ فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اس کے کفر پر مدد ہوگی، مسلمان کو اس کے لئے تو اضع کرنی پڑے گی، علاج کی ناسوری سے کافر کی شان بڑھے گی خصوصاً اگر مریض رئیس تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تقیر کا حکم دیا اور یہ اس کا عکس ہے۔

وهذا ليس بشييع ايضاً من وجوه الاول ان المسلم قد يفعل عن بعض ما وصفه الثاني ما فيه اقتداء الغير به الثالث ما فيه الاعانة لهم على كفرهم بما يعطيه لهم. الرابع ما فيه ذلة المسلم لهم الخامس ما فيه تعظيم شانهم سيما ان كان المريض رئيسا وقد امر الشارع عليه الصلوة والسلام بتصغير شانهم وهذا عكسه¹۔

پھر فرمایا:

پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے ان کے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی سو اس کے جسے اللہ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔

ثم مع ذلك ما يحصل من الانس والود لهم وان قل الامن عصم الله وقبيل ما هم وليس ذلك من اخلاق اهل الدين²۔

پھر فرمایا:

ان سب قباحتوں کے ساتھ سخت آفت یہ ہے کہ کبھی ان سے علاج کروانے والے کے ایمان پر اندیشہ ہوتا ہے۔

ومع ذلك يخشى على دين بعض من يستطهم من المسلمين³۔

¹ المدخل لابن الحاج فصل في المزين وسائس الطبيب الكافر دار الکتب العربی بیروت ۴ / ۱۸۷ - ۱۱۷

² المدخل لابن الحاج فصل في المزین وسائس الطبيب الكافر دار الکتب العربی بیروت ۴ / ۲۰۰

³ المدخل لابن الحاج فصل في المزین وسائس الطبيب الكافر دار الکتب العربی بیروت ۴ / ۲۰۰

پھر اپنے بعض ثقہ معتمد برادران دینی کا واقعہ بیان فرمایا کہ ان کے یہاں بیماری ہوئی مریض نے ایک یہودی طبیب کی طرف رجوع پر اصرار کیا، انھوں نے اسے بلایا، وہ علاج کرتا رہا ایک دن اسے خواب میں دیکھا کہ ان سے کہتا ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین قدیم ہے اسی کو اختیار کرنا چاہئے، اور یوہیں میں کیا کیا بکتا رہا، یہ ترساں ولرزاں جاگے اور عہد کر لیا کہ اب وہ میرے گھر نہ آنے پائے راستے میں بھی وہ جہاں ملتا یہ اور راہ ہو جاتے کہ مبادا اس کا وبال انھیں پہنچے، امام فرماتے ہیں:

<p>ان صاحب پر تو یوں رحمت ہوئی کہ زیر عنایت تھے جو ایسا نہ ہو اور ان سے علاج کرائے اس پر خوف ہے کہ ان کے ساتھ ہلاک ہو جائے ان کے علاج میں اس شدید خطرناک خوف کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تو اس قدر سے اس کا ترک لازم ہوتا نہ کہ اور شناعتوں کے ساتھ جن کا ذکر گزرا۔</p>	<p>فهذا قدر رحم بسبب انه كان معتنى به فيخاف من استطبهم ولم يكن معتنى به ان يهلك معهم ولو لم يكن فيه الا الخوف من هذا الامر لكان متعينا تركه فكيف مع وجود ما تقدم¹۔</p>
--	---

ان امام ناصح رحمہ اللہ تعالیٰ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علمائے وعظمائے دین کے لئے زیادہ خطر کا مؤید امام مارزی رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ ہے علیل ہوئے ایک یہودی معالج تھا اچھے ہو جاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یوہیں ہوا، آخر اسے تنہائی میں بلا کر دریافت فرمایا اس نے کہا اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودوں، امام نے اسے دفع فرمایا، مولیٰ تعالیٰ نے شفا بخشی، پھر امام نے طب کی طرف متوجہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کر دیا اور مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں، یہود کے مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا اور "لَا يَأْتُوْكُمْ حَبَالًا" تو عام کفار کے لئے فرمایا۔

عورت کا مرتد ہو کر نکاح سے نہ نکلنا تمام کتب ظاہر الروایہ و جملہ متون و عام شروح و فتاویٰ قدیمہ سب کے خلاف ہے اور سب کے موافق، خلاف ہے قول صوری کے اور موافق ہے قول ضروری کے، قول ضروری اور صوری کا فرق میرے رسالہ اجل الاعلام بان الفتوى مطلقاً على قول الامام (بالکل ظاہر اور واضح اعلان ہے کہ فتویٰ دینا علی الاطلاق امام کے قول پر ہے۔ ت) میں ملے گا کہ میرے فتاویٰ

¹ المدخل لابن الحاج في فصل في المزيين وسائس الطبيب الكافر دار الكتب العربي بيروت ۴/ ۱۲۰

جلد اول میں طبع ہوا اور اس کا قول ضروری کے موافق ہونا میرے فتوے سے کہ بجواب سول علی گڑھ لکھا ظاہر اس کی نقل حاضر ہوگی اور یہ حکم صرف نکاح میں ہے باقی تمام احکام ارتداد جاری ہوں گے، نہ وہ شوہر کا ترکہ پائے گی نہ شوہر اس کا اگر اپنے مرض الموت میں مرتد نہ ہوئی ہو، نیز جب تک وہ اسلام لائے شوہر کو اسے ہاتھ لگانا حرام ہوگا، عالمگیری منشاء مسئلہ مذکورہ سے خالی نہیں باب نکاح الکفار میں دیکھئے:

<p>اگر کسی منکوحہ عورت نے اپنی زبان پر کلمہ کفر جاری کیا اپنے شوہر کو طیش دلاتے ہوئے یا اپنی ذات کو اس سے باہر کرنے کے لئے یا اس لئے کہ اس پر جدید نکاح سے مہر واجب ہو تو وہ اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی پھر اسے اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا، اور ہر قاضی کے جائز ہے کہ وہ بالکل کسی معمولی چیز سے دوبارہ اس کا نکاح پڑھا دے اگرچہ ایک اشرفی ہی کیوں نہ ہو، چاہے عورت ناراض ہو یا راضی، اور عورت کے لئے یہ گنجائش نہیں کہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور سے نکاح کرے، فقیہ ہندوانی نے فرمایا کہ مس اسی کو اختیار کرتا ہوں، فقیہ ابو الیث نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں، یونہی ترمثاشی میں مذکور ہے۔ (ت)</p>	<p>لو اجرت كلمة الكفر على لسانها مغايظة لزوجها او اخرجاً لنفسها عن حبالته او لاستيجاب المهر عليه بنكاح مستأنف تحرم على زوجها فتجبر على الاسلام ولكل قاض ان يجدد النكاح بآدنى شئ ولو بدینار سخطت او رضیت و لیس لها ان تتزوج الا بزوجهآ قال الهندوانی اخذ بهذا قال ابو الیث وبه ناخذ کذا فی التمرثاشی¹۔</p>
--	--

اسی کے بیان میں در مختار میں ہے:

<p>فقہاء کرام نے تصریح فرمائی کہ عورت کو پچھتر کوڑے سزا دی جائے اور اسلام لانے پر مجبور کیا جائے اور بالکل معمولی مہر سے جدید نکاح کیا جائے جیسے کہ ایک اشرفی وغیرہ، اور اسی پر فتویٰ ہے ولوالحیہ (ت)</p>	<p>صرحوا بتعزیرها خمسة وسبعین وتجبر على الاسلام وعلى تجديد النكاح بمهر يسير كدينار و عليه الفتوى والوالحیة²۔</p>
---	---

یہ احکام اسی طرح مذہب کے خلاف ہیں جب مرتد ہوتے ہیں نکاح فوراً فسخ ہو گیا کہ ارتداد احد ہما فسخ فی الحال

¹ فتاویٰ ہندیہ کتاب النکاح الباب العاشر نورانی کتب خانہ پشاور ۳۳۹/۱

² در مختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر مطبع مجتہدی دہلی ۲۱۰/۱

ف: رسالہ اجل الاعلام فتاویٰ رضویہ، رضا فاؤنڈیشن لاہور جلد اول کے صفحہ ۹۵ پر موجود ہے۔

(میاں بیوی دونوں میں سے کسی ایک کا اسلام سے روگردانی کرنا فوراً نکاح کو ختم کر دیتا ہے۔ ت) پھر بعد عدت دوسرے سے اسے نکاح ناجائز ہونا کیا معنی اور پہلے سے تجدید نکاح پر جبر کیا معنی، کیوں نہیں جائز کہ وہ کسی سے نکاح نہ کرے اور اس تجدید میں زبردستی ادنیٰ سے ادنیٰ مہر باندھنے کا ہر قاضی کو اختیار ملنا کیا معنی، مہر عوض بضع ہے اور معاوضات میں تراضی شرط اقول: (میں کہتا ہوں) بلکہ ان اکابر کے قول مانو و مفتی بہ کو کہ قول ائمہ بخارا ہے فتوایٰ ائمہ بلخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے جسے فقیر نے باتباع نہر الفائق وغیرہ اختیار کیا بعد نہیں تجدید نکاح بنظر احتیاط ہے اور شوہر پر حرام ہو جانا موجب زوال نکاح نہیں، بارہا عورت ایک مدت تک حرام ہو جاتی ہے اور نکاح باقی ہے جیسے بحال نماز و روزہ رمضان و اعتکاف و احرام و حیض و نفاس، یو ہیں جبکہ زوجہ کی بہن سے نکاح کر کے قربت کرنے زوجہ حرام ہو گئی یہاں تک کہ اس کی بہن کو جدا کر دے اور اس کی عدت گزر جائے بلکہ کبھی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور نکاح زائل نہیں جیسے حرمت مصاہرت طاری ہونے سے کہ متار کہ لازم ہے تو نکاح قائم ہے اور زن مفضاۃ کہ سبیلین ایک ہو جائیں نکاح میں اصل خلل نہیں، اور حرمت ابدی، دائم ہے والمسائل منصوص علیہا فی الدر وغیرہ من الاسفار الخ (مسائل مذکورہ کی در مختار وغیرہ بڑی کتابوں میں صراحت کر دی گئی الخ۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(رسالہ "الرمز المرصف علی سوال مولانا السید اصف" ختم شد)

۱۲ / محرم ۱۳۳۹ھ

مسئلہ ۸۷: از وزیر احمد مدرس مہاراناہائی اسکول اودے پور میواڑ

بت یا تعزیہ کا چڑھاوا مسلمان کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

مسلمان کے نزدیک بت اور تعزیہ برابر نہیں ہو سکتے اگرچہ تعزیہ بھی جائز نہیں، بت کا چڑھاوا غیر خدا کی عبادت ہے اور تعزیہ پر جو ہوتا ہے وہ حضرات شہدائے کرام کی نیاز ہے، اگرچہ تعزیہ پر رکھنا لغو ہے۔ بت کی پوجا اور محبوبان خدا کی نیاز کیونکر برابر ہو سکتی ہے اس کا کھانا مسلمانوں کو حرام ہے، اور اس کا کھانا بھی نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۸: از شہر کنہ مسئولہ محمد خلیل الدین احمد صاحب ۱۶ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ۸ محرم الحرام کو روافض جریدہ اٹھاتے ہیں گشت کے وقت ان کو اگر کوئی اہل سنت و جماعت شربت کی سبیل لگا کر شربت پلائے یا ان کو چائے بسکٹ یا کھانا کھلائے اور ان کی شمول میں کچھ اہلسنت و جماعت بھی ہوں اور کھائیں پئیں، تو یہ فعل کیسا ہے اور اس سبیل وغیرہ میں چندہ دینا کیسا ہے؟

الجواب:

یہ سبیل اور کھانا چائے بسکٹ کہ رافضیوں کے مجمع کے لئے کئے جائیں جو تمبرا ولعت کا مجمع ہے ناجائز و گناہ ہیں اور ان میں چندہ دینا گناہ ہے۔ اور ان میں شامل ہونے والوں کا حشر بھی انھیں کے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی کسی جماعت کو بڑھائے (اور اس میں اضافہ کرے) تو وہ انہی میں سے شمار ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو! ظالموں کی طرف مائل نہ ہو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور گناہ اور زیادتی کے معاملات میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔) (ت)

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کثر سواد قوم فہو منہم^۱۔ وقال اللہ تعالیٰ "وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ كَلَبُوا فَتَسْتَكْمِلُوا تَارًا"^۲ وقال تعالیٰ "وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"^۳۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱کنز العمال بحوالہ الدیلمی عن ابن مسعود حدیث ۳۵۷۳۵ مؤسسة الرسالہ بیروت ۲۲/۹

^۲القرآن الکریم ۱۱/۱۱۳

^۳القرآن الکریم ۵/۲

مسئلہ ۷۹: از موضع لاہور بڑا بازار مسئلہ اللہ دتہ زرگر ۱۱۶ / محرم ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ موضع مزنگ لاہور میں فرقہ وہابیہ و دیوبندیہ نے اس بات پر بہت زور دے رکھا ہے بلکہ جا بجا اشتہار جاری کئے ہیں کہ محرم شریف کے دنوں میں تعزیہ نکالنا اور سمیل لگانا اور گھوڑا نکالنا سخت گناہ ہے برائے مہربانی ان کی تردید فرمائیں، بینواتوجروا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ت)

الجواب:

سمیل لگانا ضرور جائز ہے۔ دیوبندی ضرور گمراہ ہیں بے دین ہیں، البتہ تعزیہ ناجائز ہے۔ اور گھوڑا نکالنا نقل بنانا ہے اور اکابر کی نقل بنانی بے ادبی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۰: خلیل الرحمن خاں صاحب رکن انجمن خادم الساجدین قاضی ٹولہ ۱۳ / صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ گاندھی کا جلوس جو آنے والا ہے اس کو لیڈر یعنی ہادی اور رہبر سمجھ کر اور یہ جان کر کہ اس کا بڑا تہ بڑی عزت ہے اور اس کے آنے سے شہر کی خاک پاک ہو جائے گی اس کا استقبال شاندار بنانے کے لئے جانا کیسا ہے۔ اور یہ جو بعض جاہلوں نے مشہور کیا ہے کہ کوئی کسی نیت سے جائے مطلقاً کاف ہو جائے گا، یہ سچ ہے یا افتراء؟ بینواتوجروا (بیان کرو تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ت)

الجواب:

اس جلوس میں شرکت حرام ہے اور اسے شاندار بنانے کی نیت بدخواہی اسلام ہے اور اس کی آمد سے شہر کی خاک پاک ہونے کا خیال تمذیب کلام ذی الجلال والا کرام ہے۔ اور صرف تماشا دیکھنے کی نیت سے جانا ہرگز کفر نہیں البتہ یہ بھی حرام ہے۔ طحاوی علی الدر المختار میں ہے:

التفرج علی المحرم حرام^۱ - حرام کام پر خوش ہونا حرام ہے۔ (ت)

یہ جس نے کہا کہ مطلقاً جانے پر حکم کفر ہے محض افتراء کیا، البتہ ایسی تعظیم کو ائمہ نے کفر لکھا ہے جبکہ بلا اکراہ ہو، اشباہ والنظائر و تنویر الابصار و در مختار وغیرہ میں ہے:

لو سلم علی الذمی تبجیلاً کفر^۲ - اگر کسی نے ذمی کافر کی تعظیم کرتے ہوئے سلام دیا تو کافر ہو گیا۔ (ت)

^۱ حاشیة الطحاوی علی الدر المختار مقدمة الكتاب دار المعرفة بیروت ۳۱/۱

^۲ در مختار کتاب الکراهیة فصل فی البیوع مطبع مجتہدی دہلی ۲۵۱/۲

انھیں میں ہے:

لو قال لہجوسی یا استاد تجبیلا یکفر ^۱ ۔	اگر آتش پرست کو عزت افزائی سے "اے استاد" کہا تو کافر ہو جائے گا، (ت)
---	--

جو صرف تماشا دیکھنے کو جائے اور شریک تعظیم نہ ہو اسے افر کہنا وہابیوں کا شیوہ ہے ان کے یہاں یہ مسئلہ ہے کہ ہنود کے میلوں میں جانے سے مطلقاً کافر ہو جاتا ہے اور بی بی نکاح سے نکل جاتی ہے حالانکہ وہابیہ خود کافر نہیں، تماشا کافر نہیں ہو سکتا البتہ کو گنہگار ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۱: از شہر محلہ قانون گویاں مسئلہ دردی بیگ ۱۳ صفر ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مولوی شوکت علی اور مولوی مسٹر گاندھی ان کے جلسہ میں جانا چاہئے یا کہ نہیں؟ اور جیسا حکم حضور دیں۔

الجواب:

اس جلسہ میں جانا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
مسئلہ ۹۲ تا ۹۴: از کراچی کمپ (سندھ) صدر بازار مسئلہ سیٹھ حاجی ابو بکر و حاجی ایوب عفا للہ عنہ رکن اعلیٰ مجلس منتظمہ مدرسہ اسلامیہ جماعت مینان ۲۲ صفر ۱۳۳۹ھ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور درود و سلام اس کے رسول اور اس کے حبیب پر ہو جو ہمارے آقا اور رسول کے سردار ہیں جو کہ محمد کریم ہیں اور ان کی پاک صاف اولاد پر اور ان کے تمام ساتھیوں پر۔ (ت)	الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله وحبيبه سيدنا وسيد المرسلين محمد وآله الطيبين الطاهرين وصحبه اجمعين۔
---	---

فاما بعد! کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان و مسند آریان شرع متین حضرت سیدنا و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس باب میں کہ:

(۱) آج کل کی شور شہائے سیاسی میں ہندوستان کے اہل اسلام کو اس باب حکومت ہند سے شرعاً قطع علائق ضروری ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو کس حد تک؟

(۲) نیز ایک ایسے صوبہ میں جس کی قریباً پچاس فیصد آبادی اسلامی فلاحین اور کاشتکاروں

^۱ درمختار کتاب الکواہیة فصل فی البیع مطبع مجتہبی دہلی ۲۵۱/۲

پر مشتمل ہے جن کے سالانہ محاصل اراضی کا ایک حصہ تعلیمی امداد کے ذیل وصولی کر کے پھر سے حصہ رسدی اور بلا تفریق مذہب و ملت و مدارس مروجہ امدادیہ کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ آیا اس حصہ رسدی امداد سے جو ایک طرح سے اپنی ہی رقم ادا کردہ کا حصہ واپس کردہ ہے استفادہ کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز، خصوصاً ایسے مدارس و مکاتب کے لئے جو کامل اسلامی اہتمام کے ماتحت جاری ہیں اور جن کے دینی و مذہبی شعبہ تعلیم پر ارباب حکومت ہر گز کسی نہج معترض نہیں ہوتے اور جن کے نصاب تعلیم کا سرکاری حصہ مروجہ تعلیم بھی کسی خفیف سے خفیف شائبہ موانع شرعیہ سے جزاً او کلاً پاک ہے مثلاً کلام مجید، حدیث شریف، فقہ حنفیہ وغیرہ کی تعلیم و تدریس کی پوری آزادی کے پہلو بہ پہلو صرف علوم مروجہ مثل ریاضیات، تاریخ، جغرافیہ اور کتب اردو بھی اس اہتمام خاص کے ساتھ پڑھانے کی اجازت ہے کہ بجائے مقررہ مدارس گورنمنٹی کے کتب السلام پڑھائی جائیں جن کا بیشتر حصہ ارکان خمسہ اسلامی تشریح و توضیح سے مملو اور خالص و مستند اسلامی تاریخ مثل سریات و غزوات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم سے معمور ہے اس امداد سے متمنع ہونا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) نیز بصورت جواز جو شخص (مسلمان) محض مشرکین ہنود سے خراج تحسین و آفرین حاصل کرنے کے لئے ایسے اسلامی مدارس کے لئے جن میں غریب و مفلس و کم استطاعت طلباء اور مساکین و یتاٰلی کی تعلیم و تدریس دینی و دنیوی کا اہتمام مفت ہوتا ہو اور انھیں سال بھر میں دو بار سرد گرم پوشاکیں بمناسبت موسم مفت بہہ پہنچائی جاتی ہیں اور محض اللہ پاک کے بھروسہ پر اور کافی امدادی فنڈ کے بل بوتے پر ہی ان کی رہائش و خورش کا انتظام مناسب بھی زیر غور ہے نیز ان بیکس طلباء کو آئندہ اپنی تعلیمات دینی و دنیوی کے اس اہتمام کے یعنی اہتمام پابندی جملہ اشعار اسلام کے ساتھ جاری رکھتے ہیں اللہ اور محض جہ لوجہ اللہ ہر طرح کی ممکن امداد دی جاتی ہے اسی امدادی سرکاری سے دست کشی پر مجبور کر کے اسے نقصان صریح پہنچانا چاہتا ہو محض بایں خیال کہ چونکہ بعض مشرکین ہنود اسے ناجائز قرار دیتے ہیں لہذا یہ شرعاً بھی ناجائز ہے۔ اس کے باب میں شرعاً کیا رائے ان کی درست ہے؟ بینوا تو جروا

الجواب:

(۱) حکومت ہو یا رعیت ہند کی ہو یا کہیں کی، ہر شخص سے جتنا تعلق حدود شرعی سے باہر نہیں، اپنے تنوع احوال پر جائز یا مستحسن یا فرض ہے اور جو کچھ حد سے باہر ہو باختلاف احوال مکروہ یا ممنوع یا حرام ہے یہ حکم جیسا پہلے تھا اب بھی ہے جدید شورشوں نے جو نئے احکام جاری کئے بے اصل ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جو مدارس ہر طرح خالص اسلامی ہوں اور ان میں وہابیت نیچریت وغیرہما کا دخل نہ ہو ان کا جاری رکھنا موجب اجر عظیم ہے احادیث کثیرہ ان کے فضائل سے مملو ہیں، ایسے مدارس کے لئے گورنمنٹ

اگر اپنے پاس سے امداد کرتی ہے بلاشبہ اس کا لینا جائز تھا اور اس کا قطع کرنا حماقت خصوصاً جبکہ اس کے قطع سے مدرسہ نہ چلے کہ اب یہ سد باب خیر تھا اور مناع الخیر پر وعید شدید وارد ہے، نہ کہ جب وہ امداد بھی رعایا ہی کے مال سے ہو، اب دوہری حماقت بلکہ دونا ظلم ہے کہ اپنے مال سے اپنے دین کو نفع پہنچانا بند کیا اور جب وہ مدارس اسلامیہ میں نہ لیا گیا گورنمنٹ اپنے قانون کے مطابق اسے دوسرے مدارس غیر اسلامیہ میں دے گی تو حاصل یہ ہوا کہ ہمارا مال ہمارے دین کی اشاعت میں صرف نہ ہو بلکہ اور کسی دین باطل کی تائید میں خرچ ہو گیا کوئی مسلم عاقل اسے گوارا کر سکتا ہے، ردالمحتار میں قبیل باب البرتد ہے:

<p>الاشباه والنظائر کے تیسرے فن کے آخر میں ہے کہ اگر بادشاہ کوئی ایسا پڑھانے والا استاد مقرر کرے کہ جو قابل نہ ہو تو اس کا تقرر کرنا صحیح نہیں، اور فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ جب بادشاہ کسی غیر مستحق کو کچھ دے تو اس نے دگنا ظلم کیا، ایک یہ کہ مستحق کو نہ دیا، دوسرا یہ کہ غیر مستحق کو دے دیا (اھ) پس یہ وظائف اس قسم کے جاہلوں کو دینا علم اور دین کو ضائع کرنا ہے۔ اور مسلمانوں کو دکھ پہنچانے پر ان کی مدد کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)</p>	<p>وفي اواخر الفن الثالث من الاشباہ اذا ولي السلطان مدرسا ليس باهل لم تصح توليته وفي البزازية السلطان اذا اعطى غير المستحق فقد ظلم مرتين بمنع المستحق واعطاء غيره اه ففي توجيه هذه الوظائف لابناء هؤلاء الجهلة ضياع العلم والدين واعانتهم على اضرار المسلمين¹۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
---	--

(۳) ظاہر ہے کہ اس کی یہ رائے باطل و مضر ہے اور مشرک کے کہنے کو شرع کا حکم ماننا سراسر خلاف اسلام ہے احمق جاہلوں نے آج کل مشرکین کو اپنا خیر خواہ سمجھ رکھا ہے۔ اور یہ صراحتہ قرآن عظیم کی تکذیب ہے اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

<p>وہ تمہاری نقصان رسانی میں گئی نہ کریں گے ان کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو بے شک عداوت ان کے منہوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور وہ جو ان کے دلوں میں دبی ہے اور بڑی ہے بے شک ہم نے نشانیاں صاف بیان فرمادیں اگر تمہیں سمجھ ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>	<p>"لَا يَأْتِيَنَّكُمْ جِبَالًا وَّ دُؤَابًا عَنَتُمْ قَدَّ بَدَتِ ابْعَصَاءُ مِنْ أَقْوَاهِمُ ۗ وَمَا تُحْفِيْ صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٠﴾" ²۔</p>
--	---

¹ ردالمحتار کتاب الجہاد فصل فی الجزیة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۸۱

² القرآن الکریم ۳/ ۱۸۱

مسئلہ ۹۷۵ تا ۹۷۶: از سندیلہ ضلع ہردوئی مکان چودھری نبی جان صاحب مرسلہ مولوی مقیم الدین صاحب دامانی ۲ ربیع الاول شریف ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت و طریقت اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ رابطہ شیخ بدعت اور شرک ہے اور نماز میں کفر ہے۔ اور مکتوب ۳۰ جلد ثانی مکتوبات امام ربانی صاحب کی یہ تاویل کرتا ہے کہ وہ حالت بے اختیار کی تھی اور بے اختیاری خیال نماز زمین جائز ہے۔ عمرو کہتا ہے کہ یہ مذہب فرقہ اسمعیلیہ کا ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ قول زید کا حق ہے یا عمرو کا اگر قول عمرو کا حق ہے تو حکم کفر مطابق حدیث شریف زید پر عائد ہوگا یا نہیں؟ اور زید پر تعزیر شرعی آئے گی یا نہیں؟ زید چونکہ علم سے ناواقف ہو کر فتویٰ دے بیٹھا تو مورد حدیث فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلو^۱ (پھر انھوں نے بغیر علم فتویٰ دیا تو خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ ت) کا ہوگا یا نہیں؟

اگر کوئی ایسا کامل ظہور ہو کہ جس کے فیض سے علاوہ فوائد دینی و دنیوی کے صد ہالوگ نمازوں میں روتے نظر آئیں اگر کوئی اس فیض کو روکنے کی کوشش کرے تو مورد "يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ"^۲ (اور وہ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکتے ہیں۔ ت) کا ہوگا یا نہیں؟

دوسرا امر یہ کہ علماء سابق کہ جن کا تقویٰ اور تبحر علمی شہرہ آفاق تھا انھوں نے مسائل اختلافیہ فقہیہ میں ایک جانب کو رائج سمجھ کر عوام میں رائج اور شائع کر دیا اور عوام میں بلحاظ فتنہ و فساد اس اختلاف کو ظاہر نہ کیا، اب اس زمانہ میں بعض علماء نے دوسری جانب کو عوام میں شائع کر کے فتنہ اور فساد میں ڈال دیا کہ اول تو عوام کہنے لگے کہ ہم کس کس مولوی کی مانیں کہ کوئی مولوی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے، دوسرا علمائے سابق کہ تقویٰ اور تبحر علمی میں مشہور تھے ان پر الزام غلطی کا لگا کر ضمناً راستہ جہنم کا دکھایا۔

تیسرے پہلے تو ذبح قبور اور ذبح فوق العقدہ اور ضاد ظا اور سنت فجر وغیرہ میں جھگڑا کر کے انا اعتبار جمایا پھر رفع یدین اور جسر آئین تک بھی پہنچیں گے کہ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے تو جب ان علماء سابق سے تقلید چھڑائی حالانکہ ان کے دلائل ترجیح کی کتابوں میں موجود ہیں کہ بعض رسالہ صیقل میں راقم نے ذکر کئے ایسا ہی بڑے اماموں سے بھی تقلید چھڑا کر اپنا مقلد بنا کر چھوڑیں گے تو ایسے مولویوں کا کیا حکم ہے؟

المستفتی خاکسار محمد مقیم الدین دامانی

^۱ صحیح البخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۰/۱

^۲ القرآن الکریم ۷/۲۵

الجواب:

در بارہ رابطہ قول عمرو حق ہے اور قول زید سراسر باطل۔ رابطہ شیخ بلاشبہ جائز و مستحسن و سنت اکابر ہے فقیر کا رسالہ "الیا قوتیہ الواسطیہ فی قلب عقد الرباطیہ" اسی مسئلہ کے بیان میں ہے عبارت مکتوبات کی تاویل کہ زید نے کی، تاویل نہیں، تحویل و تبدیل ہے۔ اور اسے شرک و کفر کہنا مسئلہ وہابیت ہے۔ اور وہابیہ خود مشرک و کافر ہیں، کسی شخص مسلم پر بلاوجہ شرعی حکم تکلیف بحسب ظواہر احادیث صحیحہ و نصوص صریحہ جمہور فقہاء خود قائل کے لئے مستلزم کفر ہے۔

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد بآء به احدہما ^۱ ۔	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو "او کافر" کہے، تو وہ کفر دونوں میں سے کسی ایک پر لوٹ پڑتا ہے۔ (ت)
--	--

اور اس پر ضرور تعزیر شرعی لازم ہے کہ حاکم اسلام کی رائے پر ہے سلطان اسلام یا اس کے مقرر کردہ حکام ضرب و جس سے قتل تک اسے تعزیر دے سکتے ہیں، تعزیر ہم لوگوں کے ہاتھ میں نہیں، ہمارے پاس اسی قدر ہے کہ اس سے میل جول سلام کلام ترک کریں۔

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فایاکم و ایہم لا یضلونکم و لا یفتنونکم ^۲ ۔ و قال تبارک و تعالیٰ "وَأَمَّا يُسِيبُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَعْتُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ^۳ ۔	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) گمراہوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو (ت)
---	---

بے علم فتویٰ دینے والا اگرچہ جاہلوں کا مقتدا ہو تو ضرور حدیث فضلوٰ و اضلوٰ (وہ خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو گمراہ کا۔ ت) کا مصداق ہے آپ بھی گمراہ ہو اور انہیں بھی گمراہ کرے گا کہ صدر حدیث یوں ہے:

اتخذ الناس رؤسا جہالا	لوگوں نے جاہل سرداروں کو (سربراہ) بنا لیا پھر
-----------------------	---

^۱ صحیح البخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاه بغیر تاویل قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۰۱

^۲ صحیح مسلم باب النهی عن الروایۃ عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

^۳ القرآن الکریم ۲/ ۲۸

ان سے اسلامی مسائل دریافت کئے گئے تو انھوں نے بے علمی سے فتوے دیئے، خود بھی بھٹک گئے اور دوسروں کو بھی بہکا دیا۔ (ت)	فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا ¹ ۔
--	--

اور اگر مقتدائے دیگر ان نہ ہو تو اس حدیث سے کسی حال بچ کر نہیں جاسکتا کہ:

جو بغیر علم کے فتویٰ دے آسمان وزمین کے فرشتے اس پر لعنت کریں۔ (ت)	من افقی بغیر علم لعنته ملئكة السماء والارض ² ۔
---	---

والعیاذ باللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ ت) نماز میں حضور قلب و خشوع و خضوع مغز مقصود و اعز مطلب ہے اگر واقعی کسی کامل کے فیض سے حاصل ہو جو شرائط اربعہ مشیخت کا جامع ہے تو اس سے روکنے والے پیشک "فَصَلُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ"³ (پھر وہ اوروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔ ت) کے مصداق ہیں باطل یا ضعیف یا مشکوک مسائل پھیلا کر مسلمانوں میں اختلاف و فتنہ و فساد ڈالنا حرام ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بشارت دیا کرو، نفرت نہ دلایا کرو۔ (ت)	قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بشروا ولا تنفروا ⁴ ۔
--	--

جو بنا علم کسب شہرت کے لئے ایسا کرے عالم نہیں، عالم دین نائب رسول ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں میں بلاوجہ شرعی اختلاف و فتنہ پیدا کرنا نیا بت شیطان، حدیث میں ہے:

فتنہ سوراہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ کی لعنت۔	الفتنة نائمة لعن الله من ايقظها ⁵ ۔
--	--

والعیاذ باللہ تعالیٰ (اور اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

¹ صحیح البخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۰/۱

² کنز العمال حدیث ۲۹۰۱۸ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۰/۱۹۳

³ القرآن الکریم ۵۸/۱۶

⁴ صحیح البخاری کتاب العلم ماکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتخولهم بالموعظة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۶/۱

⁵ کشف الخفاء حرف الفاء حدیث ۱۸۱۵ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۷۷

مسئلہ ۹۸: از قبضہ مالِ گاوں ضلع ناسک احاطہ بمینی مسئلہ سیکریٹری انجمن ہدایت اسلام ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ
 بحضور ہادی متین مدظلہ العالی پس از سلام سنت والا سلام ہم چند درد مند مسلمانان قبضہ مالِ گاوں خدمت اقدس میں عرض پرداز ہیں کہ آیا گاندھی کو مہاتما کہنا جائز ہے؟ نان کو آپریشن میں ہم شریک ہوں یا نہیں؟ اور ہمارے مدرسہ میں گورنمنٹ سے گرانٹ ملتی ہے آیا ہمارے لئے اس کا لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ یہ بات واضح رائے عالی ہے کہ گورنمنٹ مالگزاری کے ساتھ بطریق ابواب ہم لوگوں سے بنام نہاد تعلیم، ڈاکخانہ، سڑک، شفاخانہ وغیرہ وغیرہ روپیہ وصول کر لیتی ہے تو یہ روپیہ ہمارا ہی ہے جو ہم کو ملتا ہے۔ زیادہ ادب!

الجواب:

گاندھی خواہ کسی مشرک یا کافر بد مذہب کو مہاتما کہنا حرام اور سخت حرام ہے۔ "مہاتما" کے معنی ہے روح اعظم۔ یہ وصف سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ مخالفان دین کی ایسی تعریف اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز لذلك العرش^۱۔ رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس وابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہا۔</p>	<p>جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور عرش الہی ہل جاتا ہے۔ (ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس سے اس کو روایت کیا اور ابن عدی نے الکامل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے روایت کیا۔ ت)</p>
---	--

جب فاسق کی مدح پر یہ حکم اس مشرک کی مدح پر اور ایسی عظیم مدح پر کیا حال ہوگا، نان کو آپریشن کہ آج کل کے لیڈر بننے والوں نے نکالا محض بے بنیاد ہے شرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں، شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترک موالات کا حکم ہے۔ مجوس ہوں یا ہنود، نصاریٰ یا یہود، خصوصاً وہابیہ وغیرہم مرتدین عنود، اور عام طور پر صاف ارشاد ہوا:

<p>"لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكُفْرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ^۲ وَمَنْ يَفْعَلْ</p>	<p>مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے اسے اللہ سے کچھ</p>
--	--

^۱ الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ سابق بن عبداللہ الرقی دار الفکر بیروت ۳/ ۱۳۰۷، شعب الایمان حدیث ۲۸۸۶ دار الکتب العلمیہ

ذٰلِكَ فَكَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ ¹	علاقہ نہیں۔
---	-------------

اور صاف تر فرمادیا:

"وَمَنْ يَتَّبِعْهُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ" ²	جو تم میں ان سے دوستی کرے وہ انھیں میں سے ہے۔
--	---

ان ساختہ لیڈروں نے معاملات کا نام موالات رکھ کر اسے تو مطلقاً حرام بلکہ کفر ٹھہرایا، اور مشرکوں سے موالات بلکہ اتحاد باہلکہ ان کی غلامی و انقیاد کو حلال بلکہ موجب رضائے الہی بنا لیا، ہر طرح اللہ و رسول و شریعت پر سخت افتراء کیا، جس مدرسہ میں تعلیم خلاف شرع ہوتی ہو اور کسی طرح مخالفت شرع ہو وہ خود ہی ناجائز ہے اور ناجائز پر امداد یعنی بھی ناجائز، ورنہ جو امداد نہ کسی امر خلاف شرع سے مشروط نہ اس کی طرف منجر ہو اس میں حرج نہیں خصوصاً جبکہ ہمارا ہی رویہ ہم کو دیا جاتا ہے اسے حرام کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْعَلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكُذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ" ³	جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹ لگاتے ہیں وہ کبھی بامراد نہیں ہو سکتے۔ (ت)
---	---

مسائل موالات و امداد کے روشن بیان میں ہماری کتاب "المحجة المؤمنة في آية المتحننة" زیر طبع عہ ہے اس سے تفصیل معلوم ہو سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۹: از امر وہہ محلہ گذری مسئلہ سید خادم علی صاحب
 ۱۷ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک طرف تو خلافت اسلامیہ کے دردناک مصیبت میں عالم اسلامی گھرا ہوا ہے اور مسلمانوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور دوسری طرف ہندوستان کے بعض مقامات پر مرزائیوں کا بعض مقامات پر شیعوں کا زور بڑھ رہا ہے وہ لوگ اہلسنت و جماعت سے مذہبی چھیڑ چھاڑ کر رہے ہیں اور عوام کا بہرہ کر اور مطاعن مذہب سنا سنا کر اکثر کو مذہب میں منتشک اور بعض کو بالکل برگشتہ بنا رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے ان کے یہاں بہت سی انجمنیں

عہ: فتاویٰ رضویہ کی جلد ۱۴ میں شامل اشاعت کردی گئی ہے۔

¹ القرآن الکریم ۲۸/۳

² القرآن الکریم ۵۱/۵

³ القرآن الکریم ۲۹/۱۰

قائم ہیں اور بہت سے رسائل موقت و شیوع و جاری ہیں ہزاروں روپیہ ماہوار وہ لوگ ان کاموں میں صرف کر رہے ہیں آیا اس وقت بحالت موجودہ اہلسنت کو وعظ کی مجالس قائم کر کے عوام کے خیالات کو صاف کرنے اور ان کو شکوک و شبہات سے بچانے کی غرض سے ان کا جواب دینا اور رد کرنا اور اگر فریق ثانی مباحثہ پر آمادہ ہو اور مطالبہ کرے تو اس کا انتظام کرنا چاہئے یا نہیں اور اگر چاہئے تو یہ کام فرض ہے یا واجب؟ مستحب یا ناجائز؟ اور اگر زمانہ حال کا لحاظ کر کے اس طرف سے چشم پوشی کی جائے تو یہ فعل جائز ہے یا ناجائز، اور بعض ایسے مخصوص مقامات پر جہاں ان لوگوں کا زور ہے ان کی مدافعت کے لئے دو ایک ٹوٹی پھوٹی انجمنیں بھی قائم ہیں اور وہ کبھی کبھی ان کا رد کرتی ہیں اب ان انجمنوں کا قائم رکھنا اور مدافعت کرتے رہنا چاہئے یا ان کاموں کو ترک کر دینا چاہئے اور اس وقت ان امور میں روپیہ صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لیڈران قوم جن میں کچھ مولوی بھی ہیں جو آج کل مسئلہ خلافت میں بڑے بڑے کام کر رہے ہیں زمانہ موجودہ میں کسی رد و جواب اور بحث مباحثہ کو اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی کاموں میں اشتغال کو مسئلہ خلافت کے اہتمام میں مخل خیال فرما کر ناجائز فرماتے ہیں، ان کی یہ رائے صحیح اور ان کا یہ حکم قابل پابندی ہے یا نہیں؟ بینوا تو جو (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی، وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین (اللہ تعالیٰ ان کو بے یار و مددگار چھوڑے۔ ت) مسلمانوں کو بہکائے فتنہ و فساد پیدا کرے تو اس کا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیطین کا رفع فرض اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے "يُضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا"¹ میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں۔ اور خلافت کمیٹی کا حیلہ اللہ کے فرض کو باطل نہیں کرتا نہ شیطان کے مکر کو دفع کرنے سے روکتا شیطان کے سوا کسی کا کام ہو سکتا ہے۔ جو ایسا کہتے ہیں اللہ عز و جل اور شریعت مطہرہ پر افتراء کرتے ہیں مستحق عذاب نار و غضب جبار ہوتے ہیں۔ ادھر ہندو سے و داد و اتحاد منایا، ادھر روافض و مرزائیہ وغیرہم ملاعنہ کا سد فتنہ ناجائز ٹھہرایا، غرض یہ ہے کہ ہر طرف سے ہر طرح سے اسلام کو بے چھری حلال کر دیں اور خود مسلمان بلکہ لیڈر بنے رہیں،

"وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ" ² (اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں

¹ القرآن الکریم ۷/ ۲۵

² القرآن الکریم ۲/ ۲۵۸

دکھاتا۔ (مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں، گمراہ گروہوں، بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض و مرزائیہ اور خود ان بے دینوں یا جس کا فتنہ اٹھتا دیکھیں سدباب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کرائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لمّا ظهرت الفتن اوقال البصع فليظهر العالم علمه ومن لم يفعل ذلك فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا ¹ ۔	جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بد مذہبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ اس کافر پر قبول کرے نہ نفل،
--	---

جب بد مذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب و لعنت اکبر ہوگی۔

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ كَلِمُوا أَيَّ مُمْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ² ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	اور ظالم جلدی جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)
---	---

مسئلہ ۱۰۲۵۱۰۰: از اجکوٹ کاٹھیاوار مسؤلہ قاضی سید عبدالاول صاحب سنی حنفی ۱۳ جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک ہندو مشرک کا لکچر مسجد میں ہو اور سننے کو مشرک اور مسلمان مسجد میں جمع ہوں اور تالی اور جے اور اللہ اکبر کے نعرے بلند کریں، تو آیا یہ جائز ہے یا ناجائز؟ زید کہتا ہے کہ یہ جائز ہے اور علمائے دین نے فتویٰ دیا ہے اس بابت دہلی وغیرہ شہروں میں ایسا ہوا ہے۔

(۲) اور اس روز جمعہ تھا تو جائے نماز اور مصلیٰ وغیرہ بچھے ہوئے تھے اور اس کے اوپر کھلے پیر پھرنے والے مشرک پیر دھوئے بغیر پھرتے رہے تو اب یہ جائے نماز اور مصلیٰ دھو کر پاک کئے جائیں یا نہیں؟

(۳) اور مولیٰ شوکت علی و محمد علی اور گاندھی وغیرہ خلافت کے نام کا جو چندہ کر رہے ہیں اس چندہ میں

¹ الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۱۷۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳۲۱/۱ و صحیح البخاری ۲/۱۰۸۳

² القرآن الکریم ۲۶/۲۲

روپیہ دیا جائے یا نہیں؟ بینواتوجرو (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

(نوٹ): یہاں پر راجکوٹ میں ایک گاندھی کا چیلہ آیا ہوا ہے اور لکچر کر کے ہنود مشرک اور مسلمان کو ایک کرنا چاہتا ہے اور مسلمان کثرت سے شامل ہو رہے ہیں اور مالی امداد بھی دے رہے ہیں اور آئندہ بھی خوف ہے کہ مسجد میں لکچر ہوں گے اللہ آپ بہت جلد اس مسئلہ کا جواب مرحمت فرمائیں تاکہ اس خرافات کا بندوبست ہو۔

الجواب:

(۱) یہ حرام حرام سخت حرام ہے، توہین مسجد ہے۔ تعظیم مشرک ہے۔ تذلیل اسلام ہے۔ جہاں ہوا ابلیس کے فتوے سے ہوا کسی مسلمان عالم اسلام نے اس کے جواز کا فتویٰ نہ دیا، اور جو پابندی اسلام سے آزد اور کفر ابلیس کے غلام و منقاد ہوں نہ وہ قابل فتویٰ نہ ان کے بکنے پر التفات روا۔ والتفصیل فی الحجۃ المؤمنۃ فی آیۃ المستحنة (اس کی تفصیل رسالہ الحجۃ المؤمنۃ فی آیۃ المستحنة میں بیان کی گئی ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) کتا اگر جانماز پر چلا جائے اور اس کے پاؤں اور جانماز دونوں خشک ہوں تو بالاتفاق اس کا دھونا لازم نہیں آتا تو مشرکوں کے یوں پھرنے سے مسجد کو توہین ضرور ہوئی مگر مصلیٰ ناپاک نہ ہوئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) گاندھی کو امام بنانا ہندوؤں مشرکوں سے اتحاد منانا سخت سے سخت حرام کبیرہ و دشمنی اسلام ہے۔ اسلام کی بیخ کنی کے لئے چندہ دینا کسی مسلمان کا کام نہیں۔

یعنی اس وقت تو مال دے رہے ہیں پھر قیمت میں اس دینے کی حسرت اٹھائیں گے ہاتھ چائیں گے کہ مال بھی دیا اور خدا کا غضب بھی سر پر لیا پھر مغلوب و مقہور کر کے جہنم میں پھینک دئے جائیں گے۔

قال الله "فَسَيَنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَلُونُ عَلَيْهِنَّ حَسْرَةً لَّكُمْ يُعْلَبُونَ" ^۱۔

ترکوں کی حمایت اور اماکن مقدسہ کی حفاظت کا نام دھوکے کی ٹٹی بنا رکھا ہے۔ صاف چھاپ چکے ہیں کہ اگر ترکی مسئلہ حسب خواہش فیصل بھی ہو جائے جب بھی ہماری کوشش برابر جاری رہے گی جب تک گنگا جمنہ کی مقدس زمینیں آباد نہ کرالیں، صاف چھاپ چکے ہیں کہ اگر ترک بھی ہندوستان پر چڑھ آئیں تو ہم ان سے بھی لڑیں گے تو اصل غرض ہندوؤں کی بے منانا اور گنگا جمنہ کی زمینوں کو مقدس کرنا ہے ایسی کفری غرض کے لئے چندہ دینا اسلام کی دشمنی اور اللہ واحد قہار کی سخت ناراضی ہے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ القرآن الکریم ۸/۳۶

مسئلہ ۱۰۳: ضلع بھاگلپور ڈاک خانہ سبور موضع ابراہیم پور مسئولہ محمد شریف عالم صاحب ۱۵ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں، زید، عمرو، بکر تین اشخاص ہیں جن کی تعریف ذیل میں درج ہے:

(۱) زید ایک وہابی کافر مرتد شخص ہے۔

(۲) عمرو ایک پکا سنی خوش عقیدہ مسلمان ہے لیکن زید مذکور کے مکان پر جاتا آتا ہے۔ اس سے ہم کلام ہوتا ہے اس کے یہاں کھانا پیتا ہے لیکن زید مذکور کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا اور نہ مناکحت کرتا ہے بلکہ اس سے عقیدہ و نفرت رکھتا ہے اور اس کے کفر میں شک نہیں کرتا، ایسی صورت میں کیا عمرو بھی مثل زید کے عند الشرع وہابی کافر مرتد ہو جائے گا یا صرف فاسق گنہگار ہو گا یا کچھ بھی نہیں؟

(۳) بکر ایک پکا سنی خوش عقیدہ مسلمان ہے اور زید مذکور کے نہ مکان پر آتا جاتا ہے۔ نہ اس سے گفتگو کرتا نہ اس کے یہاں کھانا پیتا ہے نہ زید مذکور کے پیچھے نماز پڑھتا اور مناکحت کرتا ہے بلکہ اس کو کافر مرتد سمجھتا اس کے کفر میں شک نہیں کرتا اس سے نفرت دینی و دنیوی مرد و پہلور کھتا ہے ہاں عمرو مذکور سے جو پکا سنی صحیح العقیدہ ہے راہ و رسم رکھتا ہے اس سے ہم کلام ہوتا ہے اس کے یہاں کھانا پیتا ہے اس کے گھر پر جاتا آتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا بکر مذکور مثل زید کے عند الشرع وہابی کافر مرتد ہو جائے گا یا صرف فاسق گنہگار ہو گا یا وہابی اور نہ فاسق ہو گا بلکہ مسلمان صحیح العقیدہ رہے گا، صورت مذکورہ بالا نمبر ۲ و نمبر ۳ کا جواب بالتفصیل ار قام فرمائیں۔

الجواب:

صورت مذکورہ میں عمرو بکر دونوں سنی مسلمان ہیں ان میں کوئی کافر یا گمراہ نہیں مگر عمرو فاسق گنہگار ہے کہ مرتد سے میل جول رکھتا ہے۔

<p>اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو! ظالموں کی طرف مائل نہ ہو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ان سے بچو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔) (ت)</p>	<p>وقد قال الله تعالى "وَلَا تَزُكُّوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَسْكُمُ التَّائِبِينَ" ¹ - وقال صلى الله تعالى عليه وسلم فإياكم وإياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم ² -</p>
---	---

¹ القرآن الكريم ۱۱/۱۱۳

² صحيح مسلم باب النهي عن الرواية الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

اور بکر کا عمر و سے ملنا اگر بنائے مصلحت شرعیہ ہو کہ اس سے امید ہے کہ اس کی نصیحت مانے اور زید سے ملنا چھوڑ دے تو حرج نہیں ورنہ نامناسب ہے خصوصاً اس حالت کہ بکر کوئی اعزاز علمی و دینی رکھتا ہو کہ ایسے کو فاسق سے بے ضرورت اختلاف مکروہ ہے۔ عالمگیری میں ہے:

<p>جو شخص مشہور ہو اور لوگوں کا پیشوا ہو اسے اہل باطل اور صاحب شر لوگوں سے میل ملاپ رکھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر قدرے ضرورت کی اجازت ہے کیونکہ لوگوں میں اس کی شان معظم ہے لیکن اگر کوئی شخص غیر معروف ہو تو اس سے مصالحت رکھنا تاکہ اپنی ذات سے بغیر گناہ ظلم کا دفاع ہو جائے اور اس میں کوئی حرج نہیں، فتاویٰ ملتقط میں اسی طرح مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p> <p>(ت)</p>	<p>یکرہ للمشہور المقتدی بہ الاختلاط الی رجل من اهل الباطل والشر الا یقدر الضرورة لانه یعظم امرہ بین ایدی الناس ولو کان رجلاً لا یعرف یدار بہ لیدفع الظلم عن نفسه من غیر اثم فلا بأس بہ کذا فی الملتقط^۱ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
--	--

مسئلہ ۱۰۴: از شہر محلہ ذخیرہ چاہ پڑیماراں مسؤلہ شمشیر علی قادری رضوی ارجب المرجب ۱۳۳۹ھ حضور پر نور اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ دام برکاتہم حضور! یہ جلسہ وہابیوں ک جو ۲۴، ۲۵، ۲۶، مارچ کو متصل مسجد نومحلہ ہونے والا ہے اس میں اہلسنت وجماعت خصوصاً حضور کے مریدین کو جلسہ مذکور میں شریک ہونا جائز ہے یا ناجائز؟ اہل وہابیوں وہاں جائیں گے، ایسے جلسے میں جہاں وہابی ہوں ہم اہلسنت وجماعت کو جانا جائز ہے یا ناجائز؟ امید کہ حضور اپنے مہر اور دستخط سے مشرف فرمائیں تاکہ ہم اہل سنت وجماعت شریک ہونے سے پرہیز کریں، بیذوات و جروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت) شمشیر علی قادری رضوی محلہ ذخیرہ چاہ پڑیماراں بریلی نیاز محمد رضوی شمس الحسن رضوی ذخیرہ

الجواب:

وہ کہ وہابیہ و دیوبندیہ و مخالفان دین و علما مان مشرکین کا جلسہ ہو اس میں سنی کو شرکت کیسے حلال ہو سکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>ان سے دور بھاگو اور انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔</p>	<p>ایاکم وایاہم لایضلونکم ولا یفتنونکم^۲</p>
---	--

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الرابع عشرہ نورانی کتب خانہ پشاور ۵/ ۳۳۶

^۲ صحیح مسلم باب النهی عن الروایۃ عن الضعفاء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کے متوسلین کو بالخصوص تاکید ہے کہ یک لخت ایسے لوگوں سے دور رہیں تاکہ اپنے رب جل و علا اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴۳۱۰۵: از بدایوں مرسلہ عبدالماجد از نام حبیب الرحمن ۱۲ رجب ۱۳۳۹ھ

(۱) خلافت ترک صحیح ہے یا نہیں؟

(۲) خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کرنے والے کے لئے کیا حکم آیا ہے اس باغی سے قتال واجب ہے یا نہیں؟

(۳) بادشاہ اسلام سے کوئی غیر مسلم حکومت جنگ کرے ممالک اسلامیہ پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر جس طرح ممکن ہو بادشاہ کی اعانت اور حکومت کو نقصان پہنچانا فرض ہے یا نہیں؟

اہل اسلام کو یہ جائز ہے یا نہیں کہ خلیفہ کے مقابلے میں کفار نصاریٰ کی مالی امداد کریں

(۵) مسلمانوں پر یہ حرام ہے کہ یا نہیں کہ حکومت نصاریٰ کی فوج میں ملازم ہو کر اپنے برادران اسلام سے مقابلہ مقاتلہ کریں۔

(۶) شرعاً ان لوگوں کے واسطے کیا سزا مقرر ہے جو مخالف اسلام لشکر کے ساتھ شریک ہو کر عمداً مسلمانوں کو قتل کریں۔

(۷) نصاریٰ کی وہ ملازمتیں جن میں خلاف شرع فیصلے کرنے پر تہ ہیں (مثلاً ڈپٹی کلکٹری وغیرہ) جائز ہیں یا نہیں، ارشاد باری عزاسمہ:

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں، اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں، اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ نافرمان ہیں۔ (ت)

"وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ" ¹

"وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" ²

"وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ" ³

کے کیا معنی ہیں:

(۸) یونہی ازیری مجسٹریٹ جس میں قانون کی پابندی لازم ہے اگرچہ وہ خلاف شریعت ہو جائز ہے

¹ القرآن الکریم ۴۴/۵

² القرآن الکریم ۴۵/۵

³ القرآن الکریم ۴۷/۵

یا حرام؟ اور بموجب فرمان الہی:

"وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ^۱

گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ (ت)

مسلمانوں پر اس کا ترک واجب ہے یا نہیں؟

(۹) نصاریٰ سے موالات جائز ہے یا نہیں؟ یونہی ان کی تعظیم درست ہے یا نہیں؟

(۱۰) یہاں مذہبی منافرت میں نصاریٰ کا حکم ہنود سے سخت ہے یا نہیں؟

(۱۱) بڑے دن میں نصاریٰ کو ڈالی دینا حرام ہے یا نہیں؟

(۱۲) کسی نصرانی حاکم یا شہزادے کے جلوس میں شرکت کیسی ہے؟ ایسے شخص پر جو اس جلوس میں شریک ہو لزوم کفر و تجدید

اسلام و تجدید نکاح کا حکم ہے یا نہیں؟

(۱۳) نصاریٰ سے ترک معاملات بیع و شراء وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

(۱۴) مشرکین سے اس طور پر مدد لینا کہ کوئی بات خلاف شرع لازم نہ آتی ہو جائز ہے یا ناجائز؟

(۱۵) مسلمانوں کو علی گڑھ کالج کی امداد حرام ہے یا کیا؟

(۱۶) لڑکوں کو اس میں پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں؟

(۱۷) اس کی ملازمت کیسی ہے؟

(۱۸) جزیرۃ العرب خصوصاً مکہ معظمہ و مدینہ منورہ بالخصوص حرم شریف کے اندر مشرکین و یہود و نصاریٰ کے

داخل ہونے کی ممانعت ہے یا نہیں؟

(۱۹) جو شخص قصداً ان کو حرمین محترمین کے اندر داخل کرے اور اس کا باعث ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲۰) بلاد اسلامیہ و مقامات متبرکہ اور مساجد خصوصاً مسجد اقصیٰ کا قبضہ ہو جانے یا بیخبر متی ہونے کی حالت

میں مسلمانوں پر جلسے کرنا ریزیولوشن پاس کرنا وغیرہ فرض ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) ترک اور تونے کیا جانا کیا ترک۔ صد ہا سائل سے حامیان دین متین اور حافظان بیضہ دین خادمان حرمین محترمین اور ملائین

قلب و عین ان کے اختیار نہ خلفاء کہ بیسوں خلفاء کملانے والوں سے افضل و اعلیٰ خیر خواہی و نصیحت اور بقدر قدرت اعانت کی

فرضیت لفظ خلافت پر موقوف جاننا جہالت

^۱ القرآن الکریم ۲/۵

اور اس کے لئے محض بلا وجہ احادیث متواترہ واجماع صحابہ واجماع تابعین واجماع ائمہ دین و عقیدہ ہا جملہ اہلسنت و جماعت کا رد کرنا اور خارجیوں معتزلیوں کا دامن پکڑنا ضلالت۔

(۲) یہ سوال اول پر متفرع تھا۔

(۳) جو جس قدر پر قادر ہو شرع اسی قدر کا اسے حکم فرماتی ہے اس سے آگے بڑھانا شرع پر زیادت اور اللہ پر افترا اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

(۴) لفظ خلیفہ سائل نے حماقتہ بڑھایا کیا سلطنت اسلام کی بدخواہی میں حرج نہیں رسیدیں دیں مددیں دیں چندے دئے، طبعی وفد کا سامان کہ جنگ بلقان میں مسلمانوں نے ترک کے لئے خرید ا تھا گورنمنٹ کو دے دے جو بمقابلہ ترک استعمال میں آیا۔

(۵) مسلمان بادشاہ کی فوج میں بھی نوکر ہو کر خواہ بے نوکری مسلمانوں سے مقاتلہ کسی حال میں جائز نہیں مگر باغیوں خارجیوں و امثالہم سے تو اہل خلافت کیمٹی جن کا مقولہ ہے کہ ہم ہندی قوم پرست ہیں ہمارا فرض ہے کہ ترکی بھی ہندوستان پر چڑھائی کرے تو ہم اس کے خلاف تلواریں اٹھائیں، خلافت کیمٹی کے طور پر بھی کافر و خارج از اسلام ہیں۔

(۶) اس کا جواب جواب سابق سے واضح ہے۔ سب جانتے ہیں کہ عمداً قتل ناحق مسلم اشد کبائر سے ہے اگرچہ لشکر مسلمین کے ساتھ ہو اس کی سزا اگر پارٹی دے سکتی ہے تو پہلے اپنے لیڈروں کو دے جن کا قول مذکور ہوا۔

(۷) شرع مطہر کا حکم عام ہے اسلامی ریاست خواہ اسلامی سلطنت کی بھی وہ ملازمت جس میں خلاف شرع حکم کرنا ہو جائز نہیں، قصد اخلاف شریعت حکم کرنا اگر براہ عناد یا استحسان یا استحلال مخالفت یا استخفاف حکم شریعت ہو کفر ہے ورنہ ظلم و فسق، اور یہ کچھ ملازمت ہی پر موقوف نہیں، نہ مقدمات سے خاص ویسے ہی جو شخص خلاف ما انزل اللہ حکم کرے گا انھیں صورتوں پر کافر، ظالم، فاسق ہے جیسے یہ لوگ کہ ہندوؤں سے اتحاد منارہے ہیں، ان سے استمداد کر رہے ہیں ان سے بھائی چارہ گانٹھ رہے ہیں انھیں رہنما اور آپ ان کے پس رو بن رہے ہیں معاملہ دینی میں ان کی اطاعت کر رہے ہیں جو وہ کہتے ہیں وہی مانتے ہیں انھیں مسجدوں میں لیجا کر مسلمانوں کا واعظ بناتے ہیں ان کی خاطر شعاع اسلام بند کرتے ہیں ان کے معاہدہ حلیف بنتے ہیں انھیں اپنا خیر خواہ سمجھتے ہیں وغیرہ وغیرہ کہ تمام لیڈر بننے والے ان میں مبتلا ہیں اور انھیں باتوں کا عوام کو حکم دیتے ہیں سب انھیں آیات کفرون، ظلمون، فسقون کے تحت میں داخل ہے کہ یہ سب باتیں خلاف ما انزل اللہ ہیں۔

(۸) اس کا جواب جواب سابق سے واضح۔

(۹) موالات کسی غیر مسلم بلکہ کسی غیر سنی سے جائز نہیں، مجرد نبوی معاملات سوائے مرتد سب جائز ہے ہنود وہابیہ و دیوبندیہ سے جو موالاتیں خلافت کبھی والے کر رہے ہیں وہ سخت حرام و تباہی دین و موجب لعنت رب العالمین ہے کتابوں سے بدتر مجوس ہیں، مجوس سے بدتر مشرکین ہیں، جیسے ہنود مشرکین سے بدتر مرتدین ہیں جیسے وہابیہ خصوصاً دیوبندیہ ساکلوں کی وہ پارٹی ہنود وہابیہ کی کیا کیا تعظیمیں کر رہی ہے جو حسب روشن تصریحات فقہائے کرام کفر ہے۔ کیا پارٹی زیر حکم شریعت نہیں یا مسئلہ تعظیم کفار سے ہنود وہابی، دیوبندی مستثنیٰ ہیں، ہر گز نہیں، ہاں صورت ضرورت سلطنت مستثنیٰ ہے کما یفیدہ مافی المدارک والمفاتیح وغیرہما (جیسا کہ مدارک اور تفسیر کبیر وغیرہ میں اس کا افادہ پیش فرمایا۔ ت) خود قرآن عظیم اس استثناء پر دال۔ "وَاللّٰهُ يُعَلِّمُ الْتٰفْسِدَ مِنَ الصّٰلِحِ"^۱ (اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والے اصلاح کرنے والے کو جانتا ہے۔ ت)

(۱۰) مذہبی منافرت بحسب مراتب کفر و ضلالت ہے۔ ہنود مشرک بت پرست ہیں اور شرک بدترین اصناف کفر سے ہے۔ تو ہنود ہی سے مذہبی منافرت اشد و اکد ہے۔ اور ہنود سے بھی سخت تر منافرت کے مستحق وہابیہ دیوبندیہ ہیں کہ مرتدین ہیں لیکن ہندوؤں اور دیوبندیوں سے اتحاد منایا جا رہا ہے، انھیں جگر کا پارا آکھ کا تارا بنایا جا رہا ہے۔ اسلام واحد قہار کے حضور تمہارا اشاکی ہے۔ (۱۱) بڑے دن کا حکم پارٹی کے جگری بھائیوں کی ہولی دوالی سے خفیف تر ہے اور ماتھوں پر ہندوؤں سے قشتے لگوانا سب سے سخت تر۔ اگر ثابت ہو کہ یہ دن ولادت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے تو بے شک شرع میں ہر نبی کا روز ولادت صاحب عظمت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وجہ فضیلت روز جمعہ سے پہلی وجہ یہی ارشاد فرمائی کہ اس میں تخلیق سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی، صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم ^۲	حدیث سب سے بہتر دن کہ جس پر سورج طلوع ہوا ہو روز جمعہ ہے۔ اس میں حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پیدا کئے گئے۔ الحدیث (ت)
---	---

^۱ القرآن الکریم ۲۲۰/۲

^۲ صحیح مسلم کتاب الجمعة قدیمی مکتب خانہ کراچی ۱/۲۸۲

ابن ماجہ نے ابولبابہ ابن عبد المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان یوم الجمعة سید الایام واعظها عند الله تعالیٰ فیہ خمس خصال خلق الله فیہ آدم ¹	یقیناً روز جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے عظیم تر ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا۔ (ت)
---	--

اگر کوئی اس نکتے سے غافل ہو کر (جس سے آج بڑے بڑے لیڈر بننے والے اور تمام عوام غافل ہیں کہ شرع مطہر میں تاریخ
قمری معتبر ہے نہ کہ شمسی، علماء نے فرمایا اپنے معاملات میں بھی مسلمانوں کو اس کے اعتبار کی اجازت نہیں۔

قال الله تعالیٰ " إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ² " (-)	اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یقیناً مہینوں کا شمار اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں نوشتہ الہی میں، جب سے اس نے آسمان اور زمین پیدا فرمائے، ان میں چار عزت و حرمت رکھتے ہیں اور یہی ٹھیک دین ہے۔ (ت)
--	--

اسے روز ولادت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام جان کر بہ نیت تعظیم نبوت نہ کہ بہ نیت تشبہ نصاریٰ تعظیم کرے، وہ ہر گز ہولی دوالی کی
تعظیم مثل نہیں ہو سکتا کہ وہ اسی غفلت نکتہ کے باعث غلطی ہوئی، اور یہ کفر ہے، تنویر الابصار میں ہے:

الاعطاء باسم النیروز والمہر جان لایجوز وان قصد تعظیمہ یکفرو ³	نیز اور مہر جان کے نام پر کچھ دینا جائز نہیں، اگر ان کی تعظیم کا ارادہ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ (ت)
---	---

پھر ڈالی والوں کی نیت بوجہ سلطنت خوشامد ہوتی ہے جس میں کسی نہ کسی وجہ پر عوام کو ابتلاء ہے اور خود لیڈر بننے والوں کو اب
تک یا آج سے پہلے کل تک تھا بلکہ غناء کے سبب خوشامد مسلمان امراء کے ساتھ

¹ سنن ابن ماجہ ابواب اقامة الصلوٰۃ والسنة فیہا باب فی فضل الجمعة ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۷۷

² القرآن الکریم ۳۶/۹

³ درمختار شرح تنویر الابصار مسائل شقی مطبع مجتہائی، دہلی ۳۵۰/۲

کب روا ہے،

من تو اضع لغنی لاجل غناک ذهب ثلاث دینہ ^۱	جس نے کسی مالدار کی اس کے سرمایہ دار ہونے کی وجہ سے عزت و تواضع کی اس کا دوحصے دین ضائع ہو گیا۔ (ت)
---	---

اس سے بچتے ہیں تو وہی بچتے ہیں جن کو اللہ عزوجل نے نعمت زہد و قناعت و مجاہبت امراء عطا فرمائی ہے "وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ"^۲ (اور وہ بچنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ ت)

یوں بھی تحائف ہو ولی و دوالی ناجائز تر ہیں کہ بلا وجہ کفار کی طرف میل ہیں خصوصاً جب اس اتحاد ملعون کے سبب ہوں جس کی آگ نے آج مشتعل ہو کر ان لوگوں کا دین بیکسر پھونک دیا۔

(۱۲) عجب کی وہ پارٹی جسے عمر بھر ایسی ہی باتوں اور ان سے زائد میں ابتلا رہا اور ہنود کے ساتھ بہت اخبث و خنث ہیں اب علانیہ بتلا ہے ایسے سوال ان بندگان خدا سے کرے جن کو ہمیشہ تلوث دنیا سے بکرمہ تعالیٰ محفوظ رکھا ایسے افعال اگر بضرورت صحیح ہوں محذور نہیں اور خوشامد سلطنت کے لئے ہوں جب بھی شرکت کفر نہیں کہ لزوم کفر ہو، آگے حکم و فرق اسی طرح ہیں جو ابھی گزرے خوشامد سلطنت نہ اضطرار ہے نہ مفید دین ٹھہرا کر خالص طیب قلب سے استحسان و اختیار بخلاف پرستش جلوس گاندھی وغیرہ مشرکین کہ اس اتحاد ملعون کی بنا پر ہے جسے بہبود دین بنا کر غایت درجہ استحسان میں بتایا جاتا ہے تو وہ ضرور شرکت کفر ہے۔ اور اس پر لزوم کفر اور تجدید ایمان و نکاح کا حکم، ہاں جسے نہ یہ اتحاد منظور تھا نہ تعظیم شرک مقصود محض بطور تماشا جلوس گاندھی میں شریک ہو اس پر بھی لزوم کفر نہیں، البتہ اتنا کہا گیا اور یہ ضرور حق ہے کہ حرام فعل کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔

(۱۳) معاملات مجردہ مثل بیع و شرائے اشیاء مباحہ شرع نے کسی خاص قوم سے واجب کئے نہ حرام، مباح کا فعل و ترک یکساں ہے جب تک خارج سے کوئی وجہ داعی یا مانع نہ پیدا ہو مگر کسی امر مباح کو شرعاً فرض ٹھہرا لینا جائز جیسا پارٹی والے کر رہے ہیں یہ قطعاً حرام اور شریعت مطہرہ پر افتراء و اتہام ہے

(۱۴) ان مشرکین سے دین میں مدد یعنی ہی حرام ہے۔ کوئی بات خلاف شرع لازم نہ آنا کیا معنی، اس کی تفصیل المحجة المؤتمنه میں ہے: (۱۶ و ۱۵) کالج ہو یا مدرسہ اگرچہ کیسا ہی دینی کلماتا ہو اعتبار تعلیم کا ہے اگر اس میں دین اسلام یا مذہب اہلسنت یا شریعت مطہرہ کے خلاف تعلیم دی جاتی تلقین کی جاتی ہے تو اس کی امداد بھی حرام

^۱ کشف الخفاء حدیث ۲۴۴۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۲۱۵

^۲ القرآن الکریم ۳۸/ ۲۴

اور اس میں پڑھنا پڑھوانا بھی حرام، علی گڑھ کالج زمانہ پیر نیچر میں ان باتوں کا معدن تھا اور اب اس کی حالت جہاں تک معلوم ہے عام کالجوں کی ہے مسلمانوں بچوں کو زندقہ و بے دین بنانے کی خاص لگاتار جان توڑ کوشش جو پیر نیچر کو تھی ظاہر اب اس میں اس کا جانشین کوئی نہیں۔ ایک انگریزی کی تعلیم گاہ ہے جس میں حساب، ریاضی، ہندسہ، جبر و مقابلہ وغیرہ علوم جائزہ کے ساتھ سائنس و جغرافیہ بھی پڑھائے جاتے ہیں کہ بعض کفریات پر مشتمل ہیں جس طرح درس نظامی کے عام مدارس میں فلسفہ قدیمہ پڑھاتے ہیں وہ کیا کفریات سے خالی ہے قدم زمانہ و قدم عقول و قدم افلاک و قدم انواع عناصر خالقیت عقول و مسئلۃ الواحد لای صدر عنہ الا الواحد (اور یہ مسئلہ ہے کہ سے صرف ایک ہی صادر ہوتا ہے۔ ت) فلاسفہ قدیم کا یہ خیال ہے) و نفی علم جزئیات و غیرہ کثیر کفریات کیا اس میں نہیں پھر اگر پڑھانے والے پڑھائیں اور پوری کوشش سے اس کا رد طلبہ کے ذہن نشین نہ کریں تو وہ سب نظامی مدارس علی گڑھ کالج ہی ہیں اور اگر علی گڑھ کالج کے معلم حرکت ارض و سکون شمس و غیرہ کفریات کا رد متعلمین کے ذہن نشین کریں تو وہ بھی ایک مدرسہ نظامیہ کے رنگ پر ہے۔ ہاں اب خصوصیت کے ساتھ تمام ہندوستان میں تعلیم کفر و تلقین ارتداد و سلب ایمان کا مرکز مدرسہ دیوبند ہے جو کمیٹی کے شیخ الہند اور بہت جو شیے لیڈروں کا مرجع و ماوی ہے یونہی دہلی، سہارن پور، میرٹھ، بریلی وغیرہ کے مدرسے جو اسی مدرسہ دیوبند کی فاسد شاخیں ہیں ان سب میں امداد قطعاً حرام اور پڑھنا پڑھانا حرام قاطع اسلام، اب علی گڑھ کے متعدد پڑھے ہوئے مسلمان پائے لیکن دیوبند اور اس کی شاخوں کا رنگ جس پر چڑھا وہ اللہ و رسول کو گالیاں دینے والا مرتد ہی نظر پڑا۔

(۱۷) کالج ہو یا مدرسہ جس کی ملازمت اعانت کفر یا ضلال یا حرام کے لئے ہو باختلاف احوال کفر یا ضلال یا حرام ہے، اور جو ملازمت اس سے پاک ہو اس میں حرج نہیں، اور اگر کوئی عالم خدا شناس خدا ترس، سنی المذہب، حامی دین، ایسی جگہ تعلیم کی ملازمت اس نیت سے کرے کہ کفریات سے طلبہ کو بچاؤں گا ان کا رد ذہن نشین کروں گا گمراہی کی طرف نہ جانے دوں گا، اور ایسا ہی کرے تو اس کے لئے اجر عظیم ہے۔ وہ بازار میں ذاکر کے مثل ہے کہ اموات میں زندہ ہے نہیں بلکہ جو موت کے منہ میں ہیں انھیں زندگی کی طرف لانے والا۔

(۱۸ و ۱۹) حرم شریف سے سانکوں کی مراد مسجد الحرام شریف ہے ورنہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ خود حرم ہیں بلکہ ان کے گرد و پیش کے جنگل بھی، مسجد الحرام شریف نہ صرف مسجد الحرام، کسی مسجد میں کسی کافر حربی کالے جانا مطلقاً ناجائز ہے خصوصاً یہ ظلم جو اہل پارٹی نے متعدد مساجد کے ساتھ برتا کہ ان میں مشرکین کو بطور استعلاء لے گئے اور انھیں واعظ مسکین بنا کر مسلمانوں سے اونچا کھڑا کیا اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے مسند پر جلوہ دیا یہ خاص وحی شیطان و مخالف دین و ایمان ہوا پھر اسکی حلت پر زور دینا اور انوائے مسلمین کے لئے اس کے جواز میں رساں لکھنا صریح نیابت ابلیس اور اپنے باطنی کفر کی تلبیس ہے جزیرہ عرب شریف میں کفار کو ساکن و متوطن کرنا ناجائز ہے مگر مدتوں سے سلاطین جہاں حدود و غیرہ احکام شرعیہ بدل دیئے اس حکم پر بھی عامل نہ رہے تجارت و غیرہ کے لئے نہ آمد و رفت ممنوع نہ اس کی اجازت مدفوع۔

(۲۰) جلسے اور ریزولوشن اگر معاملہ مسجد کانپور میں کئے جاتے تو ضرور امید منفعت تھی جس کا بیان "ابانۃ المتواری" سے واضح ہے۔ ملک اور وہ بھی اتنا وسیع اور وہ بھی مسلمانوں کا اور وہ بھی نصاریٰ سے محض چیخ و پکار کی بناء پر واپس مل جانا کسی طرح قرین قیاس نہیں، شرع مطہر مہمل بات فرض نہیں کرتی، ہندوستان یا ذرا سا لکھنؤ ہی واپس لینے کے لئے لیڈر بننے والوں میں جن جن کے باپ دادا اہل علم تھے انھوں نے کتے جلسے کئے کتے ریزولوشن پاس کئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲۵: از بھگلپور مسئلہ عظمت حسین صاحب پیشکار سب نج، ۷ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید ایک شخص پکا سنی ہے اور اس کے یہاں برادری کی قید ہے اور چند لوگ اس کی برادری کے پکے وہابی ہیں، ان وہابیوں کی چند عورات زید سنی کے یہاں آیا کرتی ہیں اور زید ان کی پوری خاطر مدارات کرتا ہے اور پلاؤ تو رمہ پکا کر کھلاتا ہے مطابق فتویٰ حسام الحرمین کے زید سنی رہا یا وہابی ہو گیا؟ آیا اسلام میں اس کے کسی قسم کافر آیا یا نہیں؟ دائرہ اسلام کے اندر رہا یا خارج ہو گیا؟ بیان زید یہ ہے کہ ہم اس کے عقیدہ کو برا سمجھتے ہیں مگر بخیاں رشتہ کے اس کی خاطر کرتے ہیں بینواتوجروا

الجواب:

اگر فی الواقع زید اس کے مذہب کو برا اور وہابیہ کو کافر جانتا ہے تو وہ اس حرکت سے وہابی تو نہ ہو مگر گنہ گار فاسق ضرور ہوا، اس پر توبہ لازم ہے اور آئندہ احتیاط فرض، برادری ہی کب رہی جب دین مختلف ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

<p>اے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور جو ان سے دوستی کرے گا تو وہی پکا ظالم ہوگا۔</p>	<p>"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَ إخوانَكُمْ أَوْلِيَاءَ ۗ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۗ وَمَنْ يَتَّبِعْهُمْ فَمِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" ①</p>
--	--

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے، اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیز گار یعنی سنی، (امام احمد، ابوداؤد، جامع ترمذی، ابن حبان اور امام حاکم نے صحیح سندوں کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کیا، انھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)</p>	<p>لا تصاحب الا مؤمناً ولا یاکل طعامک الا تقی، رواہ احمد و ابوداؤد الترمذی^۱ و ابن حبان و الحاکم بأسانید صحیحہ عن ابن سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
--	--

مسئلہ ۱۳۶ تا ۱۳۹: از مہر و ناگھاٹ ڈاکخانہ قصبہ لار ضلع گورکھپور مسئلہ شیخ عباس و شیخ غوث علی و شیخ فضل حسین و شیخ رخت علی ز مینداران ۲۲ رجب ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ذیل کے مسائل میں، زید خیالات مندرجہ کی عام پر طور پر تبلیغ کرتا ہے جو اب بحوالہ نام کتاب و عبارت و صفحہ و سطر درکار ہے۔

(۱) مشرک و کفار کے جنازہ میں مشایعت، کاندھا دینا اہل اسلام کے لئے نہ صرف جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔

(۲) مساجد و عید گاہ میں جلسہ و سجا کرنا ہے اور تمام بت پرست بلا روک ٹوک آتے جاتے ہیں جس میں صدر جلسہ و سجاہت پرست مشرک ہوتا ہے عید گاہ میں اس مشرک صدر کے لئے کرسی بچھائی جاتی ہے وہ اس پر بیٹھتا ہے اور نام کے اہل اسلام زمین پر ہوتے ہیں ستر عورت مشرکین کا عام طور پر کھلا ہوتا ہے جلسہ میں عام پر طور پر تالیاں بجاتی اور مشرکین کے بے کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔

(۳) سوم بکرے کے گوشت کا نرخ چھ پیسے مقرر کیا ہے اس لئے کہ ارزاں دیکھ کر اہل اسلام کھائیں اور گائے کے گوشت سے احتراز کریں اور کہتا ہے کہ جو اس مقرر نرخ سے زائد دام لے یا زائد دام سے خریدے وہ سوئر بیچتا ہے اور سوئر خریدتا ہے۔ اور جو نرخ مقرر سے زائد دام دے کر بکرے کا گوشت کھائے وہ سوئر کھاتا ہے۔

^۱ سنن ابن داؤد کتاب الادب باب من یؤمر ان یجالس آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۸۳۰ جامع الترمذی ابواب الزہد باب ما جاء فی صحبۃ

المؤمن امین کمپنی کراچی ۲/۲۲

(۴) شوالہ مندر میں جا کر لکچر دیتا ہے جس میں عالم اہل اسلام کو بھی شریک کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جیسے مسلمانوں کا قرآن ایسا ہنود کا وید ہے مسلمانوں کو قرآن پر اور ہنود کو اپنے وید پر عمل کرنا چاہیے،

(۵) ہزار ڈاڑھی بڑھاؤ ہزار مسجد بناؤ مسلمان نہیں کچھ ثواب نہیں جب تک ہنود کے ساتھ میل جول کر کے ساتھ ہو کر ممالک کی بہبود میں سعی نہ کرو دلیس بھگت نہ بنو۔

(۶) مسلمانوں کے امور فیصلہ کے لئے پنجایت مقرر کی ہے جس میں ہنود سر پنچ و پنچ میں ہر قسم کے فیصلہ جات شرعی کو بھی ان پنچوں سے کرتا ہے۔ بعض مواقع پر اہل اسلام نے کہا کہ ہم لوگ فلاں معاملہ کا فیصلہ بحسب شریعت چاہتے ہیں اس میں بھی دیگر اہل اسلام پنچ کے ساتھ ایک مشرک ہنود کو پنچ بنا کر شریک فیصلہ کیا جب اہل اسلام نے اس پر اعتماد کیا کہ ہنود شرعی معاملہ میں کیسے پنچ ہو سکتا ہے تو ناراض ہو کر اس ہنود کی خاطر سے بلا فیصلہ اٹھ گیا اور کہا کہ میں اس وقت تک شریک فیصلہ نہیں ہو سکتا جب تک ہنود کو بحیثیت پنچ شریک فیصلہ نہ کرو گے۔

(۷) لوگوں کو ترغیب و تخریب کرتا ہے کہ ہنود بھائی کی خاطر سے گائے کا ذبح کرنا اس کا گوشت کھانا چوڑو، اور اگر کوئی چھپا کر دوسرے گاؤں سے گائے کا گوشت لاتا ہے۔ اس پر تشدد کیا جاتا ہے۔

(۸) باجود یہ کہ ہر گاؤں میں قیام کر موقع مسجد کے علاوہ دوسرے مکان اہل اسلام پر آسانی سے ممکن ہے اور ہر اہل اسلام مکان پر قیام کو کہتا بھی ہے لیکن مسجد میں قیام، بود و باش خورد و نوش رکھتا ہے اور ہر وقت مشرکین و عوام کا مجمع عام رہتا ہے جس میں ہر قسم کا فیصلہ مسلم و غیر مسلم ہوتا ہے۔

(۹) مسلمانوں سے محض دباؤ کے خیال سے ایک پرامیسری پروٹوٹ ہر فیصلے سے پہلے رکھوا لیتا ہے کہ بعد فیصلہ اگر فیصلے سے انکار کرو گے تو یہ پروٹوٹ کار و پیہ تم سے وصول کر لیا جائے گا یا نقد روپیہ جمع کرنا ہے اور اگر فیصلہ پنچی سے انکار کرو گے تو یہ روپیہ سوخت ہو جائے گا، جس خیال کی تبلیغ کرتا ہے اس پر وہ ترک صلوة و ارتکاب منہیات پر جرمانہ ایک مقدار میں وصول کرتا ہے۔

(۱۰) فیصلہ معاملات کے لئے جو لوگ درخواست پنجایت میں دیتے ہیں ان میں سے عد ۱۴ یا کم سے کم ۱۵ رسوم وصول کیا جاتا ہے۔

(۱۱) اہل ہنود سے بلا کسی معاوضہ کے بناء مسجد کے لئے زمین لی ہے اور اس کی تعمیر میں بھی ان سے ہر قسم کی مدد لیتا ہے۔

الجواب:

(۱) زید شریعت مطہرہ پر افتراء کرتا ہے جلد بتائے کہ کہاں شریعت نے مشرک و کافر کے جنازے

کو کندھا دینا اور مشایعت کرنا ضروری بتایا ہے ورنہ کریمہ :

(لوگو! جو کچھ تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں اس کے متعلق یہ نہ کہا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھو بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمے جھوٹ لگاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ (ت)

"وَلَا تَقُولُوا لِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لَّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿۱﴾"

میں داخل ہونے کا اقرار کرے، حدیث میں تو روانفس کے لئے فرمایا: وذا ماتوا فلا تشهدوہم^۲ (اور جب وہ مرجائیں تو ان کی نماز جنازہ میں حاضر نہ ہوں۔ ت) نہ کہ کفار اگر اس کا حکم ہوتا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور جنازہ ابوطالب کی مشایعت فرماتے۔

(۲) یہ تعظیم مشرک ہے اور تعظیم مشرک کفر ہے۔ ظہیر یہ واشباہ ودر مختار میں ہے: تبجیل الکافر کفر^۳ (کافر کی تعظیم کفر ہے۔ (ت) مشرک کا اس طرح مسجد میں لے جانا بلاشبہ حرام ہے۔ الحجۃ المومنہ میں اس کی تفصیل تام ہے۔ اور مساجد و عید گاہ میں ایسے جلسے اور سبھائیں حرام ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان المساجد لم تبین لہذا^۴ (مسجدیں اس لئے تعمیر نہیں ہوئیں۔ ت) مشرک کی جے پکارنا مشرک کا کام ہے رب عزوجل اس پر غضب فرماتا ہے اور عرش الہی بل جاتا ہے کما فی الحدیث^۵ عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جیسا کہ حدیث پاک میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ ت)

(۳) یہ اس کے منہ کا سوز ہے، مسلمانوں پر اس کا کیا اثر ہے۔ وہ اس شریعت پر افترا کر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لاتسعرو^۶ (لوگو! قیمتیں مقرر نہ کرو۔ ت) بلکہ اگر بیچنے والے اس کے جبر سے اتنا رازاں بیچیں تو خریدنا اور کھانا حرام ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

^۱ القرآن الکریم ۱۶/۱۱۶

^۲ کنز العمال حدیث ۳۲۵۴۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۵۳۲، تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ حسین بن الولید السمین

النیسابوری دار احیاء التراث العربی بیروت ۴/۳۶۹

^۳ در مختار کتاب الحظر و الاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتہائی، ریل ۲/۲۵۱

^۴ سنن ابن داؤد کتاب الصلوۃ باب فی کراہیۃ انشاد الضالۃ فی المسجد آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۶۸

^۵ شعب الایمان حدیث ۲۸۸۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/۲۳۰

^۶ کشف الخفاء حدیث ۳۰۱۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۳۲۱

"إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ"¹ مگر یہ کہ تجارت تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو۔ (ت)

(۴) مندر ماوائے شیاطین ہے۔ اس میں مسلمانوں کو جانا منع ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

في التتار خانية يكره للمسلم الدخول في البيعة و الكنيسة حيث انه مجمع الشياطين قال في البحر الظاهر انها تحريمية لانها المرادة عند اطلاقهم اه فاذا حرم الدخول فالصلوة اولى²

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے کسی مسلمانوں کو یہودیوں، عیسائیوں کے گرجوں میں جانا مکروہ ہے اس لئے کہ وہ شیطانوں کے جمع ہونے کے مکانات ہیں، بحر الرائق میں فرمایا ظاہر یہ ہے کہ یہاں کراہت سے کراہت تحریمی مراد ہے کیونکہ اطلاق کے وقت یہی مراد ہوا کرتی ہے اہ جب وہاں جانا حرام ہے تو پھر نماز پڑھنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے۔ (ت)

جب اس میں یونہی جانا حرام ہے جن مقاصد فاسد کے لئے زید سا شخص لے جاتا ہوا ان کا ذکر، قرآن عظیم کو مثل وید بتانا کفر ہے۔ اور ہندوؤں کے وید پر عمل کا حکم کفر کفر ہے اور حکم کفر کفر ہے۔ عام کتب میں ہے: الرضا بالكفر کفر³ (کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔ ت) (۵) مشرکین ہند سے میل جول حرام ہے۔

قال الله تعالى "وَلَا تَزُكُّوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ"⁴ - اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ظالموں کی طرف مت جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (ت)

حرام کو مدار اسلام بنانا کفر ہے۔ والتفصیل فی الحجۃ المؤمنة (اور تفصیل الحجۃ المؤمنہ میں ہے۔ ت) (۶) یہ حرام ہے اور بحکم قرآن سخت ضلالت و بے دینی۔

قال الله تعالى "يُرِيدُونَ أَنْ يُتَّخَذُوا إِلَى الظَّالِمِينَ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ صَلَائِبًا يَعْبُدُونَ"⁵ - اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ چاہتے ہیں کہ شیطان کے پاس اپنا فیصلہ لے جائیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا کہ اس کا انکار کریں حالانکہ شیطان چاہتا ہے کہ ان کو دور کی گمراہی میں بہکا دے۔ (ت)

¹ القرآن الکریم ۴/۲۹

² ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۵۴

³ منح الروض الاذھر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحاً و کنایۃً مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۷۷

⁴ القرآن الکریم ۱۱/۱۱۳

⁵ القرآن الکریم ۴/۶۰

(۷) یہ حرام ہے۔ بدخواہی اسلام ہے۔ مشرک کی خوشی کو شعار اسلام کا بند کرنا حرام ہے۔ مسلمان پر اس کے جائز فعل کے سبب تشدد کرنا ظلم صریح اور شیطان کا کام ہے۔ خود ان کے بڑے لیڈر مولوی عبدالباری صاحب نے اپنے رسالہ "قربانی گاؤں" میں تصریح کر دی ہے کہ ہنود کی خاطر یا مروت کے لئے گاؤں کشی چھوڑنا حرام ہے۔ والٹھفصیل فی الطاری الداری (اور پوری تفصیل رسالہ مذکورہ الطاری الداری میں ہے۔ ت)۔

(۸) مسجد میں سکونت و خورد و نوش سوائے معتکف کسی کو جائز نہیں، فتاویٰ سراجیہ میں ہے:

معتکف کے علاوہ کسی کو مسجد میں سونا، کھانا پینا مکروہ ہے۔ (ت)	یکرہ النوم والاکل فیہ لغير المعتکف ¹ ۔
---	---

اور مشرکین کا مجمع تو ہن مسجد ہے۔ وانظر الحجۃ المؤمنۃ (اور تفصیل الحجۃ المؤمنۃ میں دیکھئے۔ ت)

(۹) وہ نوٹ لکھوانا یا روپیہ جمع کرا کر ضبط کرنا یا گناہ پر مالی جرمانہ ڈالنا یہ سب حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) اپنے مال آپس میں ناجائز طور پر مت نہ کھاؤ۔ (ت)	قال اللہ تعالیٰ "وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ" ² ۔
---	---

مالی جرمانہ منسوخ ہو گیا اور منسوخ پر عمل حرام ہے۔

(۱۰) یہ سنت نصاریٰ اور شرعاً حرام و رشوت ہے اور رشوت لینے دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الراشی والمرتشی کلاهما فی النار ³ ۔	رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں۔ (ت)
--	---

(۱۱) کافر کی زمین پر مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی، نہ وہ مسجد مسجد ہوگی، نہ مسجد وقف ہوگی۔

قال اللہ تعالیٰ "وَأَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ" ⁴ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسجدیں اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ (ت)
--	---

¹ فتاویٰ سراجیہ کتاب الکراہیۃ باب المسجد نوکثور لکھنؤ ص ۷۱

² القرآن الکریم ۲/ ۱۸۸

³ کنز العمال حدیث ۷۷۰۷۷ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۱۱۳

⁴ القرآن الکریم ۲/ ۱۸۷

مسلمان اسے وقف نہیں کر سکتے کہ پرانی ملک ہے۔ رد المحتار میں ہے:

الواقف لا بدان یكون مالکاله وقت الوقف ملکاً باتاً ¹	کسی چیز کو وقف کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ وقف کرتے وقت اس چیز کا مکمل طور پر مالک ہو۔ (ت)
--	--

مسجد کے لئے کافر وقف نہیں کر سکتا کہ وہ اس کا اہل نہیں۔

قال الله تعالى " مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْبُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ " ²	اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: شرک کرنے والوں کو لائق نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کریں۔ (ت)
--	--

ہاں اگر کافر کسی مسلمان کو اپنی زمین بیعاً یا ہبہ دے دیتا اور مسلمان کی ملک ہو جاتی وہ اپنی طرف سے وقف کرتا تو جائز تھا اور مشرک سے امودینیہ میں مدد لینے بھی جائز نہیں، تفسیر ارشاد العقل و تفسیر فتوحات الہیہ زیر آیہ کریمہ "لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكُفْرِينَ أَوْلِيَاءَ" اولیاء (مسلمانوں کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ ت) ہے:

نہوا عن موالاتهم وعن الاستعانة بهم في الغزو و سائر الامور الدينية ³ - والله سبحانه وتعالى اعلم و علمه جل مجده اتم واحكم۔	انھیں (مسلمانوں کو) کافروں کی دوستی سے روک دیا گیا اور غزوات اور تمام دینی کاموں میں کافروں سے مدد لینے کی ممانعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پاک اور برتر سب سے بڑا عالم ہے۔ اور اس بڑی شان والے کا علم زیادہ کامل اور زیادہ پختہ ہے۔ (ت)
---	--

مسئلہ ۱۳۷: از پوکھر یہ محلہ نور الحلیم شاہ شریف آباد مسئلہ اراکین انجمن نور الاسلام ۹ شعبان ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس جلسہ میں وہابی، ندوی، نیچری، دیوبندی، ہندو مقرر، لکچرار، واعظ ہوں اور ان کا صدر دیوبندی وغیرہ یا ہندو ہو ایسے جلسوں میں مسلمانان اہلسنت وجماعت

¹ رد المحتار کتاب الوقف دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۵۹

² القرآن الکریم ۹/ ۱۷

³ الفتوحات الہیہ تحت آیہ لا یتخذ المؤمنون الخ ۳/ ۲۸ مصطفی البابی مصر ۱/ ۲۵۷

کو شرعاً شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو مسلمان ایسے جلسوں میں شریک نہ ہو وہ خارج از اسلام ہے یا نہیں؟ اس سے ترک موالات کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

ایسے جلسوں میں شریک ہونا قطعاً حرام اور سخت مضر اسلام ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"وَإِمَّا يَنْسِفَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰﴾"	اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھ۔
--	---

اللہ تعالیٰ ان کے پاس بیٹھنے کو شیطانی کام بتاتا ہے اور بھولے سے بیٹھ گیا ہو تو یاد آنے پر فوراً اٹھ آنے کا حکم فرماتا ہے نہ کہ ان کا وعظ و لکچر سنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاہم لایضلونکم ولا یفتنونکم ^۲	ان سے دور بھاگو انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دین کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔
--	--

نہ کہ انھیں مسند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بٹھانا، انھیں صدر یا واعظ بنانے میں ان کی تعظیم و توقیر ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام^۳۔ جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بے شک اس نے دین اسلام ڈھادینے پر مدد کی۔ فتاویٰ ظہیریہ و اشباہ والنظائر و منح الغفار و در مختار و غیرہا میں ہے: تبجیل الکافر کفر^۴ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ تو جو مسلمان ایسے جلسوں میں شریک نہ ہو وہ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم مانتے ہیں اپنے اسلام کو دستبر و کفار و مرتدین و شیاطین سے بچاتے ہیں، اس بناء پر جو ان کو خارج از اسلام بتاتا ہے خود خارج از اسلام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فقد بآء بہا احدہما^۵ جو کسی کو کافر کہے اگر وہ کافر

^۱ القرآن الکریم ۶/۶۸

^۲ صحیح مسلم باب النهی عن الروایة عن الضعفاء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

^۳ شعب الایمان حدیث ۹۴۶۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷/۶۱

^۴ در مختار کتاب الحظر و الاباحۃ فصل فی البیوع مطبع مجتہائی دہلی ۲/۲۵۱

^۵ صحیح البخاری کتاب الادب باب من ا کفر احاه بغیر تاویل الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۹۰۱

نہیں تو یہ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے جو ان سے اس بناء پر ترک موالات کرے وہ ابلیس سے موالات کرتا ہے مسلمانوں کو اس سے ترک موالات چاہئے۔

<p>قال الله تعالى " وَلَا تَزِرُ كَيْفًا إِلَى الْآخَرِ مَثَلًا ۚ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِعِلْمٍ وَأَعْيَادٍ ۗ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ عَلِيمٌ ۖ وَالْعِيَادُ بِاللَّهِ تَعَالَىٰ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ -</p>	<p>(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی، اللہ تعالیٰ کی پناہ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھی جانتا ہے (ت)</p>
--	--

مسئلہ ۱۳۸: از بنارس محلہ مدنیپورہ متصل دہتوریا پورہ مسئلہ محمد امین و محمد سلیمان ۱۸ شعبان ۱۳۳۹ھ

شہر بنارس میں جس میں تاریخ کو آپ کا اشتہار جماعت رضائے مصطفیٰ کی طرف سے بابت نکاح کے جو آیا ہے اس پر مخالف لوگ اعتراض کر رہے ہیں ہم لوگ بہت پریشان ہیں لہذا ہم نے دوسرے ہفتہ کو جو کاروبار بند کر دیا ہے یہ مسئلہ ہم کو معلوم نہ تھا کہ بند کرنے سے ہم کو کلمہ پڑھنے کے بعد نکاح دوبارہ کرنے کی ضرورت ہوگی، اور ہم لوگوں کو خلافت کمیٹی سے حکم ہوا تھا کہ تم لوگ ہڑتال کرو یعنی اپنا کاروبار بند کر دو جس میں سے کچھ لوگ مسجد میں دعا کرنے کے لئے گئے اور کچھ لوگ فضول ادھر ادھر گھومتے رہے، لہذا ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایسے موقع پر جو لوگ دعا مانگنے کے لئے گئے تو ان کے واسطے کیا مسئلہ ہے اور جو لوگ کہ فضول گھومتے رہے ان کے لئے کیا مسئلہ ہے۔ مگر خاص کہ ہڑتال کی وجہ سے بند تھا بالکل کاروبار، مہربانی فرما کر جواب سے جلد مشرف فرمایا جائے۔

الجواب:

مخالفوں کے اعتراض کی پرواہ نہ کیجئے، وہ تو قرآن و حدیث کو پیٹھ دے کر مشرک کے پیرو ہولئے ہیں، مشرک کو اپنا رہنما بنا لیا ہے۔ مشرک جو کہتا ہے وہی مانتے ہیں حالانکہ مشرک کی اطاعت کو قرآن مجید نے حرام فرمایا ہے۔ مشرکوں کا سوگ درکنار تین دن بعد مسلمان کا سوگ بھی صحیح حدیثوں نے حرام فرمایا ہے۔ مشرکوں کے سوگ میں بازار بند کرنا مشرک کی تعظیم ہے۔ اور کافر کی تعظیم کو فقہائے کرام نے کفر فرمایا ہے۔ مشرکوں سے اتحاد حرام و کفر ہے۔ مشرک کے حکم سے کاروبار بند کرنا حرام ہے۔ حرام کو حلال و خوب سمجھنا کفر ہے، جن لوگوں نے مفسدوں کے مجبور کرنے سے دفع فتنہ کے لئے دکان بند کی ان پر تجدید اسلام و نکاح کا حکم نہیں کہ وہ اس پر راضی نہ تھے، ہاں یہ الزام ہے کہ بلا مجبوری خلاف شرع بات کرنے میں مجبور بن گئے اگر کوئی دس روپے چھیننا چاہتا ہے تو یوں سہل مجبور بن جاتے ہیں اور جن لوگوں نے خوشی سے بند کئے وہ سخت کبیرہ گناہ کے

مرتب ہوئے، پھر اگر مشرک کا سوگ منانا یا مشرک کا حکم اس کی فرمانبرداری کو ماننا منظور تھا تو بیشک ان پر لازم ہے کہ نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں، اس کے بعد اگر اپنی عورتیں رکھنا چاہیں تو ان سے دوبارہ نکاح کریں، فضول گھومنا برا ہے، اور دعا اگر اچھی ہے خوب ہے مگر مشرک کا حکم ماننے کو دعا کرنا روزہ رکھنا رسالت میں شرک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳۹: از راندر ضلع سورت ڈاکخانہ خاص مسئولہ جناب مولانا مولوی فقیر غلام محی الدین صاحب ۲۷ رمضان ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کسی ضروری امر کے لئے سورت گیا قریب مغرب ایک مسجد میں پہنچا، امام نے گاندھوی خبثا کے لئے ہار بنائے تھے، اقامت ہونے کے سبب امامت تو مصلیٰ پر کھڑا ہو گیا، یہ خبثا آئے تو اس شخص کو چند احباب نے گھیر کر کہا کہ یہ ہار پہنادو، ان احباب کے کہنے سے شخص مذکور نے ہار پہنا کر اپنی جان چھڑائی اور بعد میں اس امام کے پیچھے امام بلکہ اس مسجد ہی میں نماز نہ پڑھی، اس کے دل میں نہ امام کی عظمت نہ ان خبثا کی عزت، لیکن مجبوراً شرماتری ہار پہنائے ہیں، اس میں کچھ گناہ ثابت ہو گا یا نہیں؟ بینوا تو جو را (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤت)

الجواب:

یہ ہار پہنانا عرفاً تعظیم ہے اور یہ لوگ فساق و گمراہ ہیں بلکہ ان میں بعض فنانی المشرکین ہو کر اسلام سے بھی گزر گئے، تعظیم فاسق ناجائز ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے:

لان فی تقدیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعاً ^۱ ۔	چونکہ اس کو آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے جبکہ شریعت میں لوگوں پر اس کی توہین و تذلیل واجب ہے۔ (ت)
---	--

اور تعظیم کافر کو علماء کرام نے کفر لکھا ہے۔ در مختار وغیرہ میں ہے:

لو سلم علی الذمی تبجیلاً کفر لان تبجیل الکافر کفر ^۲ ۔	اگر کافر کے احترام میں اس کو سلام کیا تو کافر ہو گا کیونکہ کافر کا احترام کفر ہے۔ (ت)
--	---

شخص مذکور نے اس امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی بہت اچھا کیا مگر یہ ہار پہنانا اس سے بڑی خطا ہوئی تو بہ فرض ہے منکر کا حکم دینے والے احباب نہ تھے نہ احباب کی خاطر کوئی شرعی مجبوری، ہاں

^۱ تبیین الحقائق باب الامامة والحدث فی الصلوة المطبعة الکبریٰ بلاق مصر ۱/ ۱۳۳

^۲ در مختار کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع مطبع مجتہائی دہلی ۲/ ۲۵۱

اکراہ کی حالت ہوتی تو معذوری تھی، وہو تعالیٰ اعلم (اور اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ ت)

مسئلہ ۱۴۰: از راجعہ تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی ڈاکخانہ جاتلی مسؤلہ محمد جی ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

رئیس المحققین قاطع بیدین عمدۃ الامین دام لطفہ تسلیم کے بعد حضور انور کی خدمت اقدس میں غلامانہ عرض ہے کہ ایک مولوی صاحب نے ارشاد کیا ہے کہ جو شخص غیر مقلدین اور مرزائی کے ساتھ نشست برخواست کرے گا وہ کافر اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی حالانکہ نشست و برخاست ان کے ساتھ برائے امور دنیا ہے قرابت یا کسی امر ضروری کے سبب سے ان کے شریک مجلس ہونا ضروری پڑتا ہے ان کے افعال و اقوال کو اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے تب بھی ان کی مجلس میں شرکت کفر ہے۔ اب جو حکم شرعی ہو بیان فرمائیں۔ بینواتو جروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤت)

الجواب:

وہابیہ وغیر مقلدین و دیوبندی و مرزائی وغیر ہم فرقے آج کل سب کفار مرتدین ہیں ان کے پاس نشست و برخاست حرام ہے ان سے میل جول حرام ہے اگرچہ اپنا باپ یا بھائی بیٹے ہوں۔

<p>اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لوگوں کو ایسا نہ پاؤ گے کہ جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان سے دوستی رکھیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، اگرچہ وہ ان کے باپ دادا یا انکے بھائی یا انکے قبیلہ کے لوگ ہوں۔ (ت)</p>	<p>قال الله تعالى "وَأَمَّا يُنْسَبُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الَّذِي كُرِّمَ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ① وقال تعالى "لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ" ②</p>
---	---

اور ان لوگوں سے کسی دنیاوی معاملت کی بھی اجازت نہیں، کما بینناہ فی المحجة المؤتمنه (جیسا کہ ہم نے اسے اپنی کتاب المحجة المؤتمنه میں بیان کر دیا ہے۔ ت) ان کے پاس بیٹھنے والا اگر ان کو مسلمان سمجھ کر ان کے پاس بیٹھتا ہے یا ان کے کفر میں شک رکھتا ہے اور وہ ان کے اقوال سے مطلع ہے تو بلاشبہ خود کافر ہے۔ فتاویٰ ہزایہ و مجمع الانہر و در مختار وغیر ہا میں ہے:

① القرآن الکریم ۶/ ۲۸

② القرآن الکریم ۵۸/ ۲۲

من شك في عذابه وكفره فقد كفر ¹ ۔	جس نے ان کے عذاب اور کفر میں شک کیا تو بلاشبہ وہ بھی کافر ہو گیا۔ (ت)
---	---

اور اگر ان کو یقیناً کافر جانتا ہے اور پھر ان سے میل جول رکھتا ہے تو اگرچہ اس قدر سے کافر نہ ہوگا مگر فاسق ضرور ہے اور اسے امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی قریب بحرام کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب، اور معاذ اللہ باآخراں پر اندیشہ کفر ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی، اس نے کہا نہیں کہا جاتا، پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے²۔ جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کو یہ حالت ہے تو یہ لوگ تو اللہ جل و علا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ان کی تنقیص نشان کرتے ہیں انھیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں ان کے پاس بیٹھنے والے کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔ نسأل اللہ العفو والعافیة (ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت چاہتے ہیں۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳۳۱ تا ۱۳۳۲: مسؤلہ مولانا مولوی احمد مختار صاحب میرٹھی مورخہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ

ماقولکم ایہا العلماء الکرام (اے علماء کرام! آپ کا کیا ارشاد گرامی ہے۔ ت)

- (۱) مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد، مہدی، مسیح موعود اور پیغمبر صاحب وحی والہام ماننے والے مسلم ہیں یا خارج از اسلام اور مرتد؟
- (۲) بشکل ثانی اس کا نکاح کسی مسلمہ یا غیر مسلمہ یا ان کی ہم عقیدہ عورت سے شرعاً درست ہے یا نہیں؟
- (۳) بصورت ثانیہ جن عورات کا نکاح ان لوگوں کے ساتھ منعقد کیا گیا ہے ان عورات کو اختیار حاصل ہے کہ بغیر طلاق لئے اور بلا عدت کسی مرد مسلم سے عقد نکاح کر لیں، بینوا اجر کم اللہ تعالیٰ (بیان کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اجر و ثواب عطا فرمائے۔ ت)

الجواب:

- (۱) لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو وہ تو مطلق کافر مرتد ہے۔ اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لئے مانے۔

¹ در مختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتہبی دہلی ۳۵۶/۱

² شرح الصدور باب ما یقول الانسان فی مرض الموت مصطفی البابی مصر ص ۱۶

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: لیکن محمد کریم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں سے آخر ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: میں تمام انبیاء کرام سے آخر میں آیا لہذا میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ت)	قال اللہ تعالیٰ "وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ" ¹ وقال صلى الله عليه وسلم أنا خاتم النبيين لاني بعدى ² ۔
--	--

لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ:

من شك في كفره فقد كفر ³ ۔	جس نے سارے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہو گیا۔ (ت)
--------------------------------------	---

اسے معاذ اللہ مسیح موعود یا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درج کا مسلمان جاننا درکنار جو اس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں ادنیٰ شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) قادیانی عقیدے والے یا قادیانی کو کافر مرتد نہ ماننے والے مرد خواہ عورت کا نکاح اصلاً قطعاً ہر گز زہار کسی مسلم کافر یا مرتد اس کے ہم عقیدہ یا مخالفت العقیدہ غرض تمام جہان میں انسان حیوان جن شیطان کسی سے نہیں ہو سکتا جس سے ہو گا زنائے خالص ہو گا، فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

لايجوز للمرتد ان يتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا كافرة اصلية وكذلك لايجوز نكاح المرتدة مع احد كذا في المبسوط ⁴ ۔	کسی مرتد مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مرتد عورت سے یا کسی اصلی کافر عورت سے نکاح کرے، اسی طرح کسی مرتد عورت کو بھی جائز نہیں کہ وہ کسی شخص سے نکاح کرے، مبسوط میں یونہی ہے۔ (ت)
---	---

اسی میں دربارہ تصرفات مرتد ہے:

منها ما هو باطل بالاتفاق نحو النكاح لايجوز له ان يتزوج امرأة مسلمة ولا مرتدة ولا ذميمة ولا حرة	مرتد آدمی کے بعض تصرفات بالاتفاق باطل ہیں جیسے نکاح کرنا، لہذا مرتد شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان عورت یا اپنے جیسی کسی مرتد عورت یا ذمی
--	--

¹ القرآن الکریم ۳۳/۴۰

² اللآلی المصنوعة كتاب المناقب دار الكتب العلمية بيروت / ۲۴۳، الموضوعات لابن جوزی كتاب الفضائل باب ذکر انه لاني بعدہ

دار الفكر بيروت / ۲۸۰

³ درمختار كتاب الجهاد باب المرتد مطبع مجتہبی، دہلی / ۳۵۶

⁴ فتاویٰ ہندیہ كتاب النكاح الباب لثالث القسم السابع نورانی كتب خانہ پشاور / ۲۸۲

ولو مملوكة ^۱ واللہ تعالیٰ اعلم۔	کافرہ عورت چاہے آزاد ہو یا لونڈی سے نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)
--	--

(۳) جس مسلمان عورت کا غلطی یا جہالت سے کسی ایسے کے ساتھ نکاح باندھا گیا اس پر فرض فرض فرض ہے کہ فوراً فوراً فوراً اس سے جدا ہو جائے کہ زنائے سے بچے، اور طلاق کی کچھ حاجت نہیں، بلکہ طلاق کا کوئی محل ہی نہیں، طلاق توجب ہو کہ نکاح ہو، ہو، نکاح ہی سرے سے نہ ہو، نہ اصلا عدت کی ضرورت کہ زنائے کے لئے عدت نہیں، بلا طلاق و بلا عدت جس مسلمان سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ درمختار میں ہے:

نکح کافر مسلمة فولدت منه لایثبت النسب منه ولا تجب العدة لانه نکاح باطل ^۲	کسی کافر نے کسی مسلمان عورت سے (اپنے خیال میں) نکاح کر لیا تو اس سے عورت نے بچہ جنا تو اس سے بچے کا نسب ثابت نہ ہوگا۔ اور نہ عورت پر عدت واجب ہوگی، اس لئے کہ وہ ایک باطل نکاح ہے۔ (ت)
---	--

ردالمحتار میں ہے:

ای فالوطء، فیہ زنا لایثبت بہ النسب ^۳ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	یہ وطی زنا قرار پائے گی اس سے بچے کا نسب ثابت نہ ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)
--	---

مسئلہ ۱۴۴: از لاہور مسجد بیگم شاہی مرسلہ مولوی احمد الدین صاحب یکم ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں اکثر واعظین لوگوں کو کابل ہجرت کرنے پر مجبور کر رہے ہیں اس کے واسطے کیا حکم ہے؟
الجواب:

شریعت مجبور نہیں کرتی، ہندوستان میں بکثرت شعائر اسلام اب تک جاری ہیں تو ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بدستور دارالاسلام ہے،

ما بقیت علقۃ من علائق الاسلام فان الاسلام یعلو ولا یعلو	جب تک اسلام کے ذرائع میں سے کوئی ذریعہ اسلام موجود ہو تو وہ دارالاسلام ہے۔ کیونکہ
---	---

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الباب التاسع نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۵

^۲ درمختار کتاب الطلاق فصل فی ثبوت النسب مطبع مجتہائی دہلی ۱/۲۶۳

^۳ ردالمحتار کتاب الطلاق فصل فی ثبوت النسب دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۶۳۳

اسلام ہمیشہ غالب ہوتا ہے کبھی مغلوب نہیں ہوتا، جیسا کہ جامع الفصولین، درمختار اور دوسری بڑی بڑی کتابوں میں (یہ مسئلہ) مذکور ہے۔ (ت)	کما فی جامع الفصولین والدرالمختار و جلائل الاسفار۔
---	--

اور دار اسلام سے ہجرت فرض نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فتح کے بعد ہجرت جائز نہیں۔ (ت)	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ہجرة بعد الفتح ^۱ ۔
---	--

اور یہ ہجرت جائز ہمیشہ تھی اور اب بھی ہے مگر عالم دین کو جس کے علم کی طرف یہاں کے لوگوں کو حاجت ہے اسے ہجرت ناجائز ہے۔ ہجرت درکنار اسے سفر طویل کی اجازت نہیں دیتے، حتیٰ کہ بزازیہ و تنویر الابصار وغیرہ میں ہے:

اگر کسی شہر میں کوئی ایسا عالم ہو کہ اس سے بڑا اس شہر میں کوئی اور عالم نہ ہو اگر وہ جہاد پر جانا چاہے تو یہ اس کے لئے مناسب نہیں، یعنی وہ جہاد کے لئے نہ جائے، درمختار کے کتاب الجہاد میں ہے کہ فتاویٰ بزازیہ میں سفر کو عام رکھا ہے۔ اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ سفر مقید، یہ فائدہ دیتا ہے کہ سفیر غیر مقید میں بطریق اولیٰ یہ حکم جاری ہے (اس کی وضاحت یہ ہے جب جہاد کے لئے جانا جائز نہیں تو پھر دوسرے کاموں کے لئے سفر کرنے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے) واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	فقیہ فی بلدۃ لیس فیہا غیرہ افقہ منہ یرید ان یرجو لیس لہ ذلک و لفظ الدر من صدر کتاب الجہاد و عمم فی البزازیة السفر و لایخفی ان المقید یفید غیرہ بالاولی ^۲ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
--	--

۸ ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ

از حسن پور ضلع مراد آباد مسئولہ عبدالرحمن مدرس

مسئلہ ۱۳۵ تا ۱۳۹:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:

(۱) تمام علماء دیوبند قطعی کافر ہیں جو ان کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہیں۔

^۱ صحیح البخاری کتاب الجہاد باب وجوب النفیر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۹۷، صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب المبیعة بعد الفتح

قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۳۱/۲، المعجم الکبیر حدیث ۳۳۹۰، المكتبة الفیصلیة بیروت ۳/۲۷۳

^۲ درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الجہاد مطبع مجتہبی دہلی ۱/۳۳۹

(۲) جو علمائے دیوبندیہ ظاہر کریں کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں جو منسوب کیا جاتا ہے بلکہ ہم لوگ بھی ایسے عقائد رکھنے والے کو کافر سمجھتے ہیں تو اس حیلہ شرعی سے بریت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ علاوہ ازیں وہ تقویۃ الایمان وغیرہ کی عبارت کی تاویل کر کے ان کا اچھا مطلب نکالتے ہیں، تو ایسے علماء کے متعلق شرع شریف میں کیا حکم ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور یہ لوگ امکان کذب کے قائل ہیں، اور اقرار کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو امکان کذب کا قائل نہیں وہ کافر ہے۔ تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور ہم کو گزشتہ نمازیں جو ان کے پیچھے ادا کی گئی ہیں لوٹانی چاہئیں یا نہیں؟

(۳) جو اشخاص نہ عالم ہیں نہ دیوبند کے تعلیم یافتہ، نہ ان سے بیعت و عقیدت رکھتے ہیں محض اپنی لاعلمی عقائد کی وجہ سے ان کو کافر نہیں سمجھتے اور ان کے عقائد بھی ایسے بالکل نہیں ہیں جن پر تکفیر لازم آتی ہے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے یا تنہا بہتر ہے۔ اور جو امام مسجدوں کے اور حافظ ایسے ہیں کہ تقویۃ الایمان وغیرہ کو برا سمجھتے ہیں اور نہ ان کے عقائد باطلہ میں صرف علمائے دیوبند کو کافر نہیں سمجھتے اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو کیا ایسے لوگ بھی کافر ہیں اور قابل اقتداء نہیں۔

(۴) کیا یہ حدیث ہے کہ کسی کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہئے اور کیوں؟ اور اگر کسی نے علمائے دیوبند یا اور کسی کافر کو کہا تو اس کے ذمہ کتنا گناہ ہوگا؟

(۵) مصنف تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، تحذیر الناس، حفظ الایمان، بیکروزی کے کون کون ہیں؟ اور شرع شریف میں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

مدلل و مفصل جواب حوالہ کتب مع مہر و دستخط فرمادیں، خدائے عزوجل جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

الجواب:

بیشک وہ سب کفار ہیں اور جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے، علمائے کرام حریمین طیسین نے بالاتفاق ان کی نسبت فرمایا ہے:

جو ان کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر^۱۔

(۲) قال اللہ تعالیٰ "يَحْلِفُونَ"

^۱ حسام الحرمین علی منح الکفر والمین مقدمة الكتاب مکتبہ بنویہ لاہور ص ۱۳

<p>کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہیں کہا اور بیشک وہ کفر کا بول بولے اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔</p>	<p>بِاللَّهِ مَا قَالُوا^۱ وَ لَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ^۱</p>
--	--

یہ حیلہ شرعی نہیں حیلہ شیطانی ہے اور اس سے برات نہیں ہو سکتی وہ ملعون عقائد و اقوال ان کی کتابوں میں موجود ہیں اور ان پر اب تک مصر ہیں ان کو بار بار چھاپ رہے ہیں تو وہ کا فقط ناواقف کے بہلا دینے کو ہوتا ہے اور جو واقف ہے مگر ذی علم نہیں اس کے سامنے یہ حیلہ ہوتا ہے کہ ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں، اور جو ذی علم ہے اس کے سامنے یہ ہوتا ہے کہ رنگون پنچے وہاں سے بھاگا کلکتے میں پیچھا کیا وہاں سے بھی اڑ گیا، اہل علم کے سامنے یہ ہوتا ہے کہ میں اس فن سے جاہل ہوں میرے اساتذہ بھی جاہل تھے تم مجھے معقول بھی کر دو تو میں وہی کہے جاؤں گا، تقویۃ الایمان کو جو اچھا سمجھے یا امکان کذب ماننے والے کو کافر کہے ان سب پر ستر ستر اور زائد زائد وجوہ سے کفر لازم ہے۔ جس کی تفصیل سبوح و کو کبۃ شہابیہ و کشف ضلال دیوبند شرح الاستمداد وغیرہ میں ہے اس کے پیچھے نماز باطل ہے اور جو پہلے پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اور نہ پھیرنا فسق۔

(۳) ساکلی صورت وہ فرض کرتا ہے جو واقع نہ ہوگی، دیوبندیوں کے عقائد کفر طشت ازبان ہو گئے منکر بننے والے اپنی جان چھڑانے کے لئے انکار کرتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں جو منکر ہو اس سے کہنے فتاویٰ موجود و شائع ہیں دیکھو کہ کافروں کا کفر معلوم ہو اور دھوکے سے بچے اور ان کے پیچھے نمازیں غارت نہ کرو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی فرض ہے اس فرض پر قائم ہو تو کہتے ہیں ہمیں کتابیں دیکھنے کی حاجت نہیں، یہ ان کا کید ہے ان کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت ہوتی تو جن کی نسبت ایسی عام اشاعت سننے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشنام دہندہ ہے۔ اس سے فوراً خود ہی کنارہ کشی ہوتے اور آپ ہی اس کی تحقیق کو بیقرار ہوتے، کیا کوئی کسی کو سننے کہ تیرے قتل کے لئے گھات میں بیٹھا ہے اعتبار نہ آئے تو چل تھے دکھادیں، وہ یوں ہی بے پروائی برتے گا اور کہے گا مجھے نہ تحقیقات کی ضرورت ہے نہ اس سے احتراز کی حاجت تو یہ لوگ ضرور مکار اور باطن انھیں سے انفار یا دین سے محض بے علاقہ و بیزار ہوتے ہیں ان کے پیچھے نماز سے احتراز فرض ہے۔ ہاں اگر واقع میں کوئی نوار دیا نر جاہل یا ناواقف ایسا ہو جس کے کان تک یہ آوازیں نہ گئیں اور بوجہ ناواقفی محض انھیں کافر نہ سمجھا وہ اس وقت تک معذور ہے جبکہ سمجھانے سے فوراً قبول کرے۔

^۱ القرآن الکریم ۴/۹

(۴) یہ حدیث پر کافر پرستوں کا افتراء ہے جس نے دیوبندیہ وغیرہم کفار کو کفار کہا اس پر کوئی گناہ نہیں، اللہ عزوجل نے کافر کو کافر کہنے کا حکم دیا "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝۱" (اے نبی! فرما دیجئے اے کافرو! ہاں کافر ذمی کہ سلطنت اسلام میں مطیع الاسلام ہو کر رہتا ہے اسے کافر کہہ کر پکارنا منع ہے اگر اسے ناگوار ہو، در مختار میں ہے:

شتم مسلم ذمیا عزرو فی القنیۃ قال لیہودی او مجوسی یا کافر یا ثم ان شق علیہ ^۲ ۔	کسی مسلمان نے کسی ذمی کافر کو گالی دی تو اس پر تعزیر جاری کی جائے گی، قنیہ میں ہے: کسی یہودی یا آتش پرست کو "اے کافر" کہا تو کہنے والا کتہگار ہوگا اگر اسے ناگوار گزرا۔ (ت)
---	---

یوں ہی گڑی سلطنت اسلام میں جبکہ کافر کو "او کافر" کہہ کر پکارنے میں مقدمہ چلتا ہو۔

فانہ لایحل لمسلم ان یذل نفسه الابض و رة شرعیۃ۔	تو کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے مگر جبکہ کوئی شرعی مجبوری ہو۔ (ت)
--	---

مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ کافر کو کافر نہ جانے یہ خود کفر ہے۔

من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر ^۳ ۔	جس نے ان کے عذاب اور کفر میں شک کیا تو وہ بلاشبہ کافر ہو گیا۔ (ت)
--	--

اسی طرح جب کسی کافر کی نسبت پوچھا جائے کہ وہ کیسا ہے اس وقت اس کا حکم واقعی بتانا واجب ہے، حدیث میں ہے:

اترعون من ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس اذکر و الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس ^۴ ۔	کیا تم بدکار کا ذکر کرنے سے کھبر اتے اور خوف رکھتے ہو تو پھر لوگ اسے کب پہنچائیں گے لہذا وہ بدکار کا ان برائیوں سے ذکر کرو جو اس میں موجود ہیں تاکہ لوگ اس سے بچیں اور ہوشیار رہیں۔ (ت)
--	--

یہ کافر کہنا بطور دشنام نہیں ہوتا بلکہ حکم شرعی کا بیان، شرع مطہر میں کافر ہر غیر مسلم کا نام ہے۔

^۱ القرآن الکریم ۱/۱۰۹

^۲ در مختار کتاب الحدود باب التعزیر مطبع مجتہبی دہلی ۱/۳۲۹

^۳ در مختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتہبی دہلی ۱/۳۵۶

^۴ نوادار الاصول للترمذی الاصل السادس والستون والمائة دار صادر بیروت ص ۲۱۳

<p>اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اللہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر کچھ تمہارے اندر کافر ہیں اور کچھ تمہارے اندر مومن ہیں۔ (ت)</p>	<p>قال الله تعالى "هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فِيكُمْ كَالْوَجْدِ وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ" ¹</p>
--	---

سوال حکم کے وقت حکم کو چھپانا اگر یوں ہے کہ اسے یقیناً کافر جانتا ہے اور اسے کافر کہنا معیوب نہیں جانتا مگر اپنی مصلحت کے سبب بچتا ہے تو صرف گنہگار ہے جبکہ وہ مصلحت صحیحہ تاحد ضرورت شرعیہ نہ ہو، اور اگر واقعی کافر کو کافر کہنا معیوب و خلاف تہذیب جانتا ہے تو قرآن عظیم کو عیب لگانا ہے اور قرآن عظیم کو عیب لگانا کفر ہے اور اسے کافر جانتا ہی نہیں تو خود اس کے کافر ہونے میں کیا کلام ہے کہ اس نے کفر کو کفر نہ جانا تو ضرور کفر کو اسلام جانا عدم الواسطہ کیونکہ کفر اور اسلام کے درمیان کوئی واسطہ نہیں) تو اسلام کو کفر جانا

<p>اس لئے کہ جو کچھ کفر ہو تو اس کی ضد اسلام ہے۔ پھر جب کفر کو سالم ٹھہرایا تو پھر اس کی ضد کفر ہوگی (یعنی اسلام کفر اور کفر اسلام ہو جائے گا) کیونکہ اسلام کے مخالف صرف کفر ہے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ (ت)</p>	<p>لان ما كان كفر افضده الاسلام فاذا جعله اسلاما فقد جعل ضده كفرا لان الاسلام لا يصاده الا الكفر والعباد بالله تعالى۔</p>
---	---

(۵) تقویۃ الایمان و صراط مستقیم و بیکروزی کا مصنف اسمعیل دہلوی ہے اس پر صد ہا وجہ سے لزوم کفر ہے۔ دیکھو "سبحن السبوح" و "کوکبہ شہابیہ" و "متن" و "شرح الاستمداد" اور تحذیر الناس نانوتومی و براہین قاطعہ گنگوہی و خفض الایمان تھانوی میں قطعی یقینی اللہ و رسول کو گالیاں ہیں اور ان کے مصنفین مرتدین ان کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے:

<p>جو ان کے کفر و عذاب میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے۔</p>	<p>من شك في كفره وعذاب فقد كفر ²</p>
--	---

دیکھو کتاب "مستطاب حسام الحرمین" ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

¹ القرآن الکریم ۶۳/۲

² حسام الحرمین علی منح الکفر والبعین مقدمۃ الكتاب مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۳

مسئلہ ۱۵۰: از دفتر یلوے انجمن سرسہ ضلع حصار مسئولہ سید محمد ابراہیم نقشہ نویس صاحب ۱۳ ذی القعدہ الحرام ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے بارے میں جو حضرت غوث پاک کی توہین اور ان کے خاندان کی بے عزتی رورواہل
اسلام علانیہ کرتا ہے اور اس پر اصرار کرتا ہے آیا ایسا شخص مومن ہے یا دائرہ اسلام سے خارج ہے؟ ایسے شخص سے سلام یا کلام
کرنا مسلمانوں کو چاہئے یا نہیں؟ بینواتوجروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔ت)

الجواب:

حضور سیدنا غوث الاعظم قطب اکرم، جگر پارہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین فی نفسہ زہر قاتل و موجب
بربادی دین و دنیا، بھج مقدوسہ میں ہے:

تذکیریکم لی سم قاتل لادیانکم و سبب لذہاب دنیاکم و اخراکم ^۱	تم لوگوں کا مجھے جھٹلانا زہر قاتل اور تمہاری دنیا اور آخرت کی تباہی و بربادی کا سبب ہے۔ (ت)
--	--

اور یہاں نظریہ واقع اس طرح توہین علانیہ کا مرتکب و مصر نہ ہوگا مگر کٹر انضی بغیض یا پکا وہابی خمیث، اور یہ دونوں قطعاً دائرہ
اسلام سے خارج ہیں کما هو مفصل فی حسام الحرمین و فتاویٰ الحرمین و رد الرفضہ (جیسا کہ مسائل مذکورہ کی پوری
تفصیل حسام الحرمین، فتاویٰ حرمین اور رد الرفضہ میں ہے۔ت) مسلمانوں کو ان سے میل جول رکھنا، سلام کرنا، پاس بیٹھنا،
پاس بٹھانا سب حرام ہے۔

قال اللہ تعالیٰ "وَأَمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ^۲	اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو (ورنہ ان جیسے ہی ہو جاؤ گے)۔ (ت)
--	--

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فأياكم وایاهم لایضلونکم ولا یفتنونکم ^۳ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	(لوگو! تم ان سے دور بھاگو، اور انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں کسی فتنے میں نہ ڈال دیں، اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔) (ت)
---	---

^۱ بهجة الاسرار ذکر کلمات اخبر بها عن نفسه محدثاً بنعمة ربه الخ مصطفى البابی مصر ص ۲۴

^۲ القرآن الکریم ۶/۲۸

^۳ صحیح مسلم باب النهی عن الروایة عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

مسئلہ ۱۵۱: از بمبئی مرسلہ سید فیاض الدین بریلوی نواب مسجد لائن ۵۷ پوسٹ ۹، ۲۳ ذی القعدہ الحرام ۱۳۳۸ھ

الجواب:

انہوں نے اللہ واحد قہار جل جلالہ اور اس کے رسول حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی ابلیس لعین کے قدموں پر اس کی پیروی کی نام اسلام کو ذلیل کیا کفر و کفار کو فروغ دیا غضب الہی اپنے سر پر لیا اپنی ملعونہ حرکات سے عرش الہی کو لرزادیا کفار کے ساتھ ان کے خاص دفتر میں اپنا چہرہ دکھایا اللہ اور رسولوں اور ملائکہ سب کی لعنت کے کام کئے

"هُمُ الْكٰفِرُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ" ^۱ (وہ لوگ اس دن ایمان کی بہ نسبت کفر کے زیادہ قریب تھے۔ ت) میں صراحۃً داخل ہوئے ان پر ہر فرض سے اعظم فرض ہے کہ اپنی ان کفری حرکات سے علی الاعلان توبہ کریں نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں پھر اپنی عورتوں کو رکھنا ہو تو ان سے دوبارہ نکاح کریں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

<p>(لوگو!) شیطان کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد تک) وہ نہیں انتظار کرتے مگر یہ کہ ان پر چھائے ہوئے بادلوں میں (اللہ تعالیٰ کا) عذاب آجائے اور فرشتے نازل ہو جائے اور کافر کا فیصلہ ہو جائے (تو پھر ایمان لانے کا کیا فائدہ)۔ (ت)</p>	<p>"وَلَا تَتَّبِعُوا اٰخْطَاۗتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝۲" ^۲ الی قوله تعالى " اِلَّا اَنْ يَّاتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلُمٍ مِّنَ الْعَمَامِ وَالنَّارِ اَكْبَرُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ " ^۳۔</p>
---	---

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>جو کوئی کسی مشرک کے ساتھ جمع ہوا اور اس کے ساتھ سکونت اختیار کی تو وہ اس جیسا ہو جائے گا اہ جب صرف رہنے سہنے کا یہ حکم ہے تو پھر مدد کرنے میں کتنا سخت حکم ہوگا۔ (ت)</p>	<p>من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله ^۴ اھ فاذا كان في محض المساكنة فكيف في مثل المعاونة۔</p>
---	--

^۱ القرآن الکریم ۳/ ۱۶۷

^۲ القرآن الکریم ۲/ ۲۰۸

^۳ القرآن الکریم ۲/ ۲۱۰

^۴ سنن ابنی داؤد کتاب الجھاد باب فی الاقامة بارض المشرك آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۹

دوسری حدیث میں ہے:

من کثر سواد قوم فهو منهم ¹	جس شخص نے کسی جماعت کو بڑھایا (اور پھیلایا) تو وہ اسی میں شمار ہوگا۔ (ت)
---------------------------------------	--

تیسری حدیث میں ہے:

من سود مع قوم فهو معهم ² افاذا كان هذا في مجرد التسويد فكيف مع المشاركة المذكورة التأييد-	جو کوئی کسی قوم کے ساتھ ہو کر انھیں بڑھائے (اور ان کی کثرت میں اضافہ کرے) تو وہ ان ہی کے ساتھ ہوگا پھر جب طلب کثرت کا یہ حکم ہے تو پھر ان کے ساتھ شرکت مذکورہ کہ جس میں ان کی تائید و تصدیق ہے اس کا کتنا سخت حکم ہوگا۔ (ت)
--	---

چوتھی حدیث میں ہے:

اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتنز لذلك العرش ³ فاذا كان هذا في الفاسق فما ظنك بالكافر المارق-	جب کسی نافرمان کی تعریف کی جائے تو اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے اس کا عرش کانپ جاتا ہے اہ جب فاسق کا یہ حکم ہے تو پھر کافر سرکش کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ (ت)
---	---

شفاء شریف امام قاضی عیاض و اعلام امام ابن حجر مکی میں ہے:

وكذا (يكفر) من فعل فعلا اجمع المسلمون على انه لا يصدر الا من كافر وان كان صاحبه مصرحاً بالاسلام مع فعله ⁴	اور اسی طرح وہ شخص کافر ہو جائے جس نے کوئی ایسا کام کیا کہ مسلمانوں کا جس پر اتفاق ہے کہ ایسا کام بغیر کسی کافر کے نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ کام کرنے والا اپنا کام کرنے کے باوجود اسلام کا اظہار کرے۔ (ت)
--	--

جامع الفصولین و منح الروض الازھر میں ہے:

من خرج الى السدة كفر اذ فيه	جو کوئی کفار کی مجلس میں گیا اس لئے
-----------------------------	-------------------------------------

¹ کنز العمال بحوالہ عن ابن مسعود حدیث ۲۳۵۷۲۴ مؤسسة الرسالة بیروت ۲۲/۹

² کنز العمال بحوالہ خط عن انس حدیث ۲۳۶۸۱ مؤسسة الرسالة بیروت ۱۰/۹

³ شعب الایمان حدیث ۲۸۸۶ دار الکتب العلمیة بیروت ۲۳۰/۴

⁴ الاعلام بقواطع الاسلام الفصل الثالث مكتبة الحقيقة اثنوبول ترکی ص ۳۷۸

اعلان الكفر وکانه اغان اليه ¹ اھ فاذا کان هذا فی کانه فکيف فی انه۔	کہ اس میں کفر کا اعلان ہے گویا وہ اس کے پاس امداد کے لئے گیا ہے اھ، جب گویا میں یہ حکم ہے تو پھر اصل اور تحقیق میں کیا حکم ہوگا۔ (ت)
---	--

فتاویٰ امام ظہیر الدین و اشاہ و النظائر و تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

لو سلم علی الذمی تبجیلاً یکفر لان تبجیل الکافر کفر او قال لمجوسی یا استاذ تبجیلاً کفر ² ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	اگر کوئی ذمی کافر کو تعظیم کے طور پر سلام دے تو کافر ہو جائے گا اس لئے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ اگر کسی نے آتش پرست کو بطور تعظیم "اے کافر" کہا تو کافر ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)
---	--

مسئلہ ۱۵۲: واقع در بارہ عالیہ بھر چونڈی شریف اسٹیشن ڈھر کی ضلع سکھر (سند) مسؤلہ عاکف فقیر عبداللہ قادری ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم۔

بخدمت تاج الفقہاء سراج العلماء المدققین حامی السنۃ والدین غیث الاسلام و المسلمین مجدد مائتہ حاضر جناب سید احمد رضا خاں صاحب قادری بعد الوف تسلیمات مع التکریمات بصد آداب واضح برائے عالی باد کہ مسئلہ ہجرت معروفہ معلومہ کہ در ہند و سندھ کہ تمام جوش و خروش علماء وقت بفرضیت او قائل شدہ اند و اعظ دینیہ و زاہد و جاہد بعام و خاص بمجالس مخصوصہ بشدت وحدت تمام دریں بارہ گشتہ اند بحدیکہ از اکثر علماء وقت مقال بدین منوال رفتہ کہ	بخدمت فقہائے تاج، باریک بین علمائے کرام کے چراغ، سنت اور دین کے مددگار، اسلام اور مسلمانوں کے فریاد رس اس موجودہ صدی کے مجدد، جناب سید احمد رضا خاں صاحب قادری، ہزاروں ہزاروں سلام عزت و احترام کے ساتھ، سیکڑں قسم کے آداب بجالاتے ہوئے حضور کی رائے عالی پر ظاہر ہو کہ مسئلہ ہجرت جو مشہور و معروف ہے کہ ہند اور سندھ میں پورے جوش و خروش سے وقت علماء اس کی فرضیت کے قائل ہو گئے ہیں پس دینی وعظ کرنے والے گوشہ نشین زاہد اور جہاد کرنیوالے عام اور خاص خصوصی مجالس میں انتہائی
---	---

¹ جامع الفصولین الفصل الثامن والثلاثون اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/۳۱۳، منح الروض الاذھر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحاً

الخ مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۸۶

² در مختار شرح تنویر الابصار کتاب الحظرو الاباحۃ مطبع مجتہبی دہلی ۲/۲۵۱

<p>وحدت اختیار کرتے ہوئے اس معاملہ میں ایک ہو گئے ہیں یہاں تک کہ اکثر علماء سے اس طرز پر گفتگو کرتے وقت وہ اس طرف گئے ہیں، جو لوگ ہجرت نہیں کرتے یا اس کی فرضیت کے قائل نہیں تو وہ ایمان سے خارج ہیں اور منکوحہ عورتیں ان پر حرام ہیں، کیا زمانے کے مفتی حضرات اس مسئلہ میں شواہد کے پیش نظر اس باب میں کیا تحریر رکھتے ہیں رائے نوازش اور نظر عنایت سے اس مسئلہ مسئلہ کا جلدی جواب عنایت فرما کر سرفراز فرمائیں اس لئے کہ ہم اس ہجرت کے فرض اور مستحب ہونے میں سخت تردد، شک اور اضطراب اور تذبذب میں اپنے آپ کو پاتے ہیں اور مزید تاکید سے عرض کرتے ہیں۔ (ت)</p>	<p>ہر آنکہ ہجرت نکلند و یا قائل بفرضیت او نشوند خارج از ایمان اند و زنان برایشاں حرام گردند آیا آں مفتی الزمان دریں مسئلہ کہ منزلیہ الاقوام است چه فرماید بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ دریں باب چه تحریر دارند براہ نوازش و عنایت بترسیم حقیقت مسئلہ حق مسئلہ شتاب بہ جواب سرفراز فرماید کہ مادر فرضیت و استحبابیت ایں ہجرت سخت متردد و متشکک و مضطرب حال مذذب باہم تاکید مزید۔</p>
---	--

الجواب:

<p>اللہ تعالیٰ کی تعریف و ستائش کرتے ہوئے گزارش ہے کہ ہندوستان ابھی تک دارالاسلام ہیں جیسا کہ ہم نے اپنے ایک رسالہ موسومہ "اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام" میں اس کی تحقیق کی ہے نماز، جمعہ، عیدین، اذان اور اقامت وغیرہ بے شمار شعائر اسلامیہ اس میں جاری ہیں اور جو شہر کہ دارالاسلام سے کوئی رشتہ قائم ہے تو وہ حسب سابق دارالاسلام ہی ہے کیونکہ اسلام غالب ہے اور کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا اور کامل دلیل اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ چنانچہ جامع الفصولین میں ہے جب تک دارالاسلام کا کوئی حکم باقی ہو تو وہ دارالاسلام ہی رہے گا، جیسا کہ معلوم ہے کہ کوئی حکم جب کسی</p>	<p>بجہ اللہ ہندوستان دارالاسلام است کہا حققناہ فی رسالتنا اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام جمعہ و عیدین و اذان و اقامت و غیرہ بکثرت شعار اسلام جاری ست و شہرے کہ دارالاسلام بود تا رشتہ از رشتہاں اسلام برجاست ہچناں دارالاسلام ست کہ اسلام غالب ست و مغلوب نواں شد و للہ الحجۃ البالغۃ در جامع الفصولین ست ما بقی شیعی من احکام دارالاسلام تبقی دارالاسلام علی ما عرف ان الحکم اذا ثبت بعلۃ فی</p>
---	--

علت کی وجہ سے ثابت ہو تو جب تک وہ علت موجود رہے گی وہ حکم باقی رہے گا، شیخ الاسلام حضرت ابو بکر نے شرح سیر الاصل میں اسی طرح بیان فرمایا۔ اور فصول عمادی میں ہے کہ دارالاسلام میں جب تک کوئی حکم اسلامی موجود ہو تو وہ "دار حرب" نہ ہوگا اگرچہ مسلمانوں کا غلبہ ختم ہو گیا ہے۔ امام ناصر الدین فرماتے ہیں کہ جب تک اسلام کے رشتوں میں سے کوئی رشتہ باقی ہو تو اسلام کی جانب ترجیح ہوگی۔ اور "شرح نفاہ" میں مذکور ہے کہ اگر ملک میں ایک بھی اسلامی حکم باقی ہو تو اس پر دارالاسلام کا حکم لگایا جائے گا جیسا کہ "حمادی" وغیرہ میں مذکور ہے۔ اور ہجرت کرنا دار کفر سے فرض ہے نہ کہ دارالاسلام سے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں، بخاری و مسلم نے اسے روایت فرمایا۔ خاص ہجرت کہ کسی شخص پر کسی خاص وجہ کی بناء پر لازم ہو تو یہ ایک دوسری بات ہے۔ ایک محلہ سے دوسرے محلہ تک بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر تک آواز پہنچ سکتی ہے۔

ما بقی شیعی من العلة یبقی الحکم ببقائه¹ ہذا ذکر شیخ الاسلام ابو بکر فی شرح سیر الاصل۔ ودر فصول عمادی ست دارالاسلام لاتصیر دار الحرب اذا بقی شیعی من احکام الاسلام وان زال غلبۃ اهل السلام² امام ناصر الدین فرماید ما بقیت علقۃ من علائق الاسلام یترجح جانب الاسلام³۔ ودر شرح نفاہ است ان الدار محکومۃ بدار الاسلام ببقاء حکم واحد فیہا کما فی الحمادی⁴ وغیرہا و ہجرت از دار الحرب فرض است نہ از دارالاسلام، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ہجرة بعد الفتح رواہ الشیخان⁵۔ ہجرت خاصہ کہ بر شخصے خاص بوجہ خاص لازم آید چیزے دیگر ست و آواز محلہ بملکہ از خانہ بخانہ دیگر توان شد و ایہا الاشارة فی حدیث من

¹ جامع الفصولین الفصل الاول فی القضاء اسلامی کتب خانہ کراچی ۱۳۱۱

² فتاویٰ جامع الفوائد بحوالہ فصل العبادی کتاب الجہاد مکتبہ حقانیہ کوئٹہ ص ۴۴۴

³ فتاویٰ جامع الفوائد ناصر الدین مکتبہ حقانیہ کوئٹہ ص ۴۴۵

⁴ جامع الرموز کتاب الجہاد مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۳/ ۵۵۷

⁵ صحیح البخاری کتاب الجہاد باب وجوب النفیخ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۹۶، صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب البایعة بعد الفتح

قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۳۱

حدیث میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا کہ جو کوئی اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا الحدیث، لیکن عام ہجرت سوائے دار حرب کے نہیں ہو سکتی لہذا دار الاسلام سے ہجرت کی فرضیت کا دعویٰ کرنا بلاشبہ باطل ہے یہ اپنے اندر کوئی اصلیت نہیں رکھتا۔ اور جو کوئی اس کی فرضیت کا انکار کرے اسے کافر قرار دینا دین میں بڑی زیادتی ہے پھر تارک کی تکفیر اس سے بھی بڑھ کر گمراہی ہے، مگر کیا وہ لوگ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ بے شمار روایات اس پر ناطق ہیں کہ کسی مسلمان کو کافر قرار دینا کفر ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس آدمی نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو یہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک پر پلٹ جائے گا، لہذا اگر کہنے والے کے مطابق وہ کافر ہے تو وہی کافر ہوگا ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹ آئے گا، امام مسلم اور امام ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث کو روایت کیا (جو لوگ ہجرت کے قائل ہیں اور اسے فریضہ ایمان قرار دیتے ہیں ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ) ہجرت کرنے کا سبب اور وجہ کیا ہے؟ اگر عیسائیوں کا تسلط ہے تو وہ کوئی آج نہیں ہوا بلکہ آج سے سو سال پہلے کا ہے پھر اتنی مدت پر یہ لوگ اور ان کے باپ دادے اب تک یہاں کیوں ٹھہرے رہے اور اپنے خیال میں ہجرت نہ کر کے انھوں نے کون سے حکم کا بیج بویا؟ اور اگر ہجرت

فربدینہ^۱ الحدیث، واما ہجرت عامہ نباشد مگر از دار الحرب و ادعائے فرضیتش از دار الاسلام باطل محض ست و اصلی ندارد و تفوہ. تکفیر فرضیت غلوفی الدین ست و تکفیر تارک ازاں ہم بالاتر ضلال مبین ست مگر آنا متر سند از احادیث کثیرہ ناطقہ بانکہ اکفار مسلم کفر ست قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما امرء قال لاخیه کافر فقد بآء بها احد ہما فان کان کما قال والا رجعت علیہ رواہ مسلم^۲ و الترمذی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما موجب ہجرت اگر تسلط نصاریٰ است او نہ از امروز ست صد سال بیش می گزرد اینہا و آباء ایناں تا حال قیامت داشتند و رزعم خود بترک ختم کد ام حکم کاشتند و اگر چیزے ست کہ در ممالک دیر ناشی پس ایں حکم عجیے ست کہ حادثے بمثلکے رود ہجرت از ملک دیگر واجب شود، نسأل اللہ العفو والعافیة، واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ الدر المنثور بحوالہ ابن مردویہ تحت آیت ۱۹/۵۷ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ۶/۱۷۶

^۲ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیه یا کافر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۷، جامع الترمذی کتاب الایمان

باب ما جاء فی من رمی اخاه بکفر ائین کینی دہلی ۲/۱۸

کسی ایسے کم کی وجہ سے ہے جو کسی دوسرے ممالک میں پیدا ہو گیا، تو پھر یہ حکم عجیب ہے کہ کوئی جدید حادثہ کسی ملک میں پیدا ہو جائے تو پھر ہجرت کرنا کسی دوسرے ملک پر واجب ہو جائے۔ (خلاصہ کلام) ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کی دعا کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵۳ و ۱۵۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

(۱) کسی کی زبان سے کلمہ کفر نکل گیا یا اللہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی پھر نادم ہو کر فوراً توبہ کی، اب بی بی اس کی نکاح میں اس کی رہے گی یا نہیں؟

(۲) یہ جو مسئلہ مشہور ہے کہ اگر کوئی جاہل عالم کو گالی دے تو بی بی پر اس کے طلاق واقع ہو جاتی ہے یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہے تو عالم کو کس مرتبہ کا ہونا اور گالی کا کس مرتبہ کا ہونا شرط ہے اور اگر عالم بد خو یا فاسد العقیدہ کو گالی دے یا صحیح العقیدہ کو کسی بات پر خواہ دنیاوی یا اخروی یا مسئلہ اختلافی لے کر جھگڑا کرے باہم گالی گلوچ کی، یہ جھگڑا مابین دو عالموں کے ہو تو شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

(۱) جس نے کلمہ کفر قصداً کہا یا اللہ یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی وہ کافر ہو جاتا ہے اس کی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے پھر اگر مسلمان ہو اور توبہ کرے عورت کو اختیار ہے کہ اس سے دوبارہ نکاح کرے خواہ بعد عدت کے اور سے کرے۔

(۲) عالم دین کو برا کہنا اگر اس کے عالم دین ہونے کے سبب ہے تو کفر ہے اور عورت نکاح سے باہر، خواہ برا کہنے والا خود عالم ہو یا جاہل، اور عالم سنی العقیدہ کی تو ہیں جاہل کو جائز نہیں، اگرچہ اس کے عمل کیسے ہی ہوں، اور بد مذہب و گمراہ اگرچہ عالم کہلاتا ہو اسے برا کہا جائے گا مگر اسی قدر جنتے کا وہ مستحق ہے۔ اور فحش کلمہ سے ہمیشہ اجتناب چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵۵ تا ۱۵۸: از آورہ محلہ نوادہ ڈاک بنگلہ مرسلہ محبوب علی و عبد الغفور صاحب آخری ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ

ایک پنڈت صاحب ساکن بلیا کے وہ آج کل آ رہے ہیں آ کر بہت زوروں کے ساتھ ہندو مسلمانوں کو ایک جا جمع کر کے لکچر دیا کرتے ہیں بعد ختم لکچر کے پنڈت صاحب اکثر موقعوں پر خود اپنے ہاتھ ہندوؤں مسلمانوں کو ٹیکا دیتے ہیں بعد اس کے مسلمان سے گلے گلے ملتے ہیں مگر قبل ٹیکا دینے کے مسلمانوں سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کے یہاں ممانعت ہے یا نہیں؟ اس پر چند مسلمانوں نے جواب دیا کہ کوئی ممانعت نہیں ہے اور نہ ٹیکے سے انکار ہے۔ اس کہنے پر وہ ٹیکا دیتے ہیں اور گلے گلے ملتے ہیں اور اسی لکچر کے اندر یہ کہا کہ ہندو و مسلمان ایک دل ہو کر اپنے اپنے گھروں میں انتظام کریں بلکہ اس کے انتظام کے لئے چند

مسلمان ممبر بنائے گئے اور یہ رائے مانی کہ اس غلہ کو بیچ کر ایک جگہ جمع کیا جائے، اسی رائے کو دونوں فریق نے پاس کر کے ایک ہندو کے یہاں جمع کرنے کے لئے قرار دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ دونوں فریق کی رائے سے یہ پیسہ اپنے کار خیر کے لئے خرچ کریں، اب میں علمائے دین سے اس امر کو دریافت کرتا ہوں کہ وہ شراکت کا پیسہ ہم لوگ اپنے کار خیر میں جیسے مسجد کی مرمت یا تعمیر و تکفین مدارات میت وغیرہ وغیرہ میں لاسکتے ہیں یا نہیں۔ اور ایک روز پنڈت صاحب نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ آج ہم اپنے رامائن کا اور مسلمانوں کے قرآن مجید کی اور انگریزوں کی بائبل کی یعنی تینوں کتابوں کی پوجا کریں گے، اس کے انتظام اور اہتمام کے لئے یہ تھا کہ ایک ڈولہ جس کو وہ لوگ سنگا سن کہتے ہیں اس کو بڑے تکلف کے ساتھ ہار پھول سے سجوا کر اس کے اندر ایک طرف رامائن یا یک طرف بائبل اور بیچ میں قرآن مجید منگوا کر رکھا اور بڑے اہتمام کے ساتھ سبجنگن گاتے اور ڈھول و جھانج وغیرہ بجاتے اور اس میں مسلمان بھی شریک ہو کر شہر سے گھماتے ہوئے اپنے مندر کے اندر لیجا کر رکھا، خیر کہا ہماری شریعت میں علماء نے اس امر کو کہ کلام پاک غیر مذہب میں بے دین کی مجلس میں لے جانا اور یہ برتاؤ کرنا اور مندر کے اندر لیجا کر رکھنا کیا جائز ہے؟ جب مسلمانوں سے کہا گیا تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ اس میں حرج ہی کیا ہوا اگر ایسا کیا گیا کیونکہ ہم لوگوں نے شہر کے ایک ایک مولوی صاحب سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ٹیکا کے بارے میں بھی یہی جواب ملا، ان سب واقعات کو لکھ کر خدمت بابرکت میں اپنے علمائے دین شرع متین کے پیش کرتا ہوں کہ فی الحقیقت یہ سب بات شرع کے اندر جائز ہے یا نہیں جیسا کہ یہاں پر مسلمان ہم کو جواب دیتے ہیں کہ ہم نے یہ سب مولوی صاحب سے دریافت کر لیا ہے لہذا ذیل چند جملے درج کرتا ہوں جو مضمون بالا کالب لباب ہو سکتا ہے ان سوالوں کے جواب سے بالتفصیل سرفراز فرمایا جائے تاکہ ان بھائی مسلمانوں کی خدمت میں پیش کر کے ان کی اصلاح کی جائے، ان کے عقائد درباہ مذکورہ درست نہیں ہیں اور ان کی ان خود پرستیوں کی پوری پوری گوشمالی ہو جائے، وہ مذہب پر دھبہ لگانے والی حرکت سے باز آکر راہ راست پر آجائیں، اس لئے گزارش خدمت عالی ہے کہ جلد جواب اسی پرچہ کی پشت پر تحریر فرمائیں،

(۱) مسلمانوں کو پیشانی پر ٹیکا لگانا خواہ وہ کسی قسم کا مانند زعفران و صندل وغیرہ کے ہو جائز ہے یا نہیں؟

(۲) ہندوؤں کے شال غول باندھا کر گاتے بجاتے رامائن وغیرہ ہندوؤں کی کتابوں کو بڑے اہتمام کے ساتھ سنگا سن وغیرہ میں رکھ کر ہندوؤں کی مجلس میں جانا جہاں پر "رام چندر کی ہے" کی صدا بلند ہوتی ہو مسلمانوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

(۳) قرآن مجید کا دوسری کتابوں کے شامل ماندرامائن بائبل وغیرہ ہندوؤں کے ساتھ پوجا کیا ناخواہ مندر کے اندر لیجانا اور اس کے اہتمام میں مسلمانوں کا شریک ہونا درست ہے یا نہیں؟

(۴) ہندوؤں کے شامل چندہ جمع کرنا اور اس چندہ سے رفاہ عام مسلمان کرنا مثلاً مرمت مسجد تجسیم و تکفین میت لاوارث مسلمانی، امداد بیوگان، مسلم یا یتیم بچوں کی تربیت و تعلیم وغیرہ وغیرہ ممنوع ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) ماتھے پر تشقہ (ٹیکا) لگانا خاص شعار کفر ہے اور اپنے لئے جو شعار کفر پر راضی ہو اس پر لزوم کفر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من تشبه بقوم فهو منه^۱ جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انھیں میں سے ہے۔ اشباہ والنظائر میں ہے:

<p>بت کی پوجا کرنا کفر ہے اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور اسی طرح اگر کسی نے یہودیوں اور عیسائیوں کا زنا رنگے میں ڈالا چاہے ان کے گرجوں میں جائے نہ جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)</p>	<p>عبادة الصنم كفر ولا اعتبار في قلبه وكذا لوتزير بزنا اليهود والنصارى دخل كنيستهم اولم يدخل^۲۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
---	--

(۲) مسائل یہ پوچھتا ہے کہ وہ حرکات ملعونہ جائز ہیں یا نہیں۔ یہ پوچھتے کہ کفر ہے یا نہیں۔ ان کی عورتیں نکاح سے نکلیں یا نہیں ان حرکات سے۔ جامع الفصولین منخ الروح الازہر میں ہے:

<p>جو کوئی (دارالاسلام کو چھوڑ کر) کفار و مشرکین کے مجمع میں جائے (السدۃ۔ محدث ملا علی قاری نے فرمایا: اس کا معنی مجمع اہل کفر ہے) تو وہ کافر ہو گیا کیونکہ اس میں کفر کا اعلان ہے۔ گو یا وہ کفر پر ان کی امداد کر رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ زیادہ جاننے والا ہے۔ (ت)</p>	<p>من خرج الى السدة قال القارى اى مجمع اهل الكفر) کفر لان فيه اعلام الكفر وانه اعان عليه^۳۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
--	--

^۱ سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشهرة آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۰۳

^۲ الاشباہ والنظائر کتاب السیر والردة الفن الثانی ادارة القرآن کراچی ۱/۲۹۵

^۳ منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحاً وکنایة مصطفی البابی مصر ص ۱۸۶، جامع الفصولین الفصل الثامن

(۳) قرآن عظیم کا مندر میں لیجانا اس کی توہین ہے اور قرآن عظیم کی توہین کفر اور رلمان کی پوجا اگر کفر نہ ہوئی تو دنیا میں کوئی بات کفر نہیں ہو سکتی، اور کفر کے اہتمام میں شریک ہونا اور اس پر راضی ہونا کفر ہے الرضا بالکفر کفر (کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔) وہ لوگ اسلام سے نکل گئے اور ان کی عورتیں ان کے نکاح سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) ممنوع ہے اور سخت ممنوع ہے شرکت کے سبب اگر ان کا روپیہ ہمارے یہاں کے کار خیر میں صرف ہوگا تو مسلمان کا روپیہ ان کے کفر کے کاموں میں صرف ہوگا جن کو وہ کار خیر سمجھتے ہیں مثلاً مندروں کی اعانت بتوں کی زینت وغیرہ، اور ان پر راضی ہونا کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵۹: ازام تر کثرہ پرچہ مرسلہ غلام محمد صاحب دکاندار ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرح متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ اگر ہجرت ہی کرنی ہے تو بجائے کابل کے مدینہ منورہ ہجرت کروں گا کم از کم یہ تو ہوگا کہ مسجد نبوی شریف میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نماز کا ثواب ہوگا اور کہتا ہے دین مدینہ منورہ سے نکلا ہے اور پھر اسی طرف پلٹ جائے گا، پس اس جگہ سے کون جگہ افضل ہوگی، اور اس زمانہ میں جبکہ نصاریٰ کا قبضہ اس جگہ سے ہے کابل سے ہزار درجہ اس جگہ کی ہجرت کو افضل کہتا ہے اور اپنے لئے باعث سلامتی دین و شفاعت تصور کرتا ہے، زید کا یہ خیال درست ہے یا نہیں؟ یہ ہجرت اس کی درست ثابت ہوگی یا نہیں؟ اور اگر ہجرت میں یہ نیت کرے کہ جب تک بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ پر کفار کا قبضہ ہے اتنی مدت اپنے وطن میں نہ آئے گا، ایسی نیت اس کی درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

زید کے بالائی خیالات سب صحیح ہیں بیشک مدینہ طیبہ سے کسی شہر کو نسبت نہیں ہو سکتی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

والمدینة خیر لہم لو كانوا یعلمون ^۱ ۔	مدینہ ان کے لئے سب سے بہتر ہے اور وہ جائیں۔
---	---

مگر مدینہ طیبہ میں مجاورت ہمارے ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے کہ حفظ آداب نہ ہو سکے گا اور قبضہ کفار کا بیان غلط ہے اور ہو تو یہ نیت کہ ان کے قبضہ تک وہیں رہے گا الٹی نیت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ صحیح البخاری فضائل المدینة باب من رغب عن المدینة قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۵۲/۱، صحیح مسلم کتاب الحج باب ترغیب الناس

فی سکنی المدینة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۴۵/۱

مسئلہ ۱۶۱۶۰: از کلکتہ زکریا اسٹریٹ ۳۳ مرسلہ حکیم سعید الرحمن صاحب دہلوی ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ
حضرت اقدس جناب مولانا صاحب قبلہ دام فیضہ السلام علیکم، مزاج گرامی! نہایت ادب سے مگر بیتابی کے ساتھ خدمت والا میں گزارش ہیں کہ برائے کرم امور ذیل کا جواب مرحمت فرما کر خادم کی تسلی فرمائیں۔

(۱) مسائل خلافت اسلامیہ و ہجرت عن الہند کے متعلق مولوی عبدالباری اور ابوالکلام وغیرہ نے جو کچھ آواز اٹھائی ہے یہ حدود اسلامیہ و شرعیہ کے موافق ہے یا خلاف؟

(۲) ہر لحاظ سے جناب والا کی خاموشی کن مصالح کی بنا پر ہے؟ اگر موافق ہے تو کیوں ان اصحاب کی تائید میں آواز نہیں اٹھاتے؟ اور اگر خلاف ہے تو دوسرے مسلمانوں کو خطرناک ہلاکت سے نہیں روکا گیا جناب والا نے اپنے لیے کیا راہ عمل تجویز فرمائی ہے؟

الجواب:

مقصد بتایا جاتا ہے اماکن مقدسہ کی حفاظت، اس میں کون مسلمان خلاف کر سکتا ہے اور کاروائی کی جاتی ہے کفار سے اتحاد مشرک لیڈروں کی غلامی و تقلید قرآن و حدیث کی عمر کو بت پرستی پر نثار کرنا مسلمانوں کا تشقہ لگوانا، کافروں کی جے بولنا، رام بچھمن پر پھول چڑھانا، رامائن کی پوجا میں شریک ہونا، مشرک کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس کی جے بولتے ہوئے مرگٹ کو لے جانا، کافروں کو مسجد میں بیجا کر مسلمانوں کا واعظ بنانا، شعار اسلام قربانی گاؤ کو کفار کی خوشامد میں بند کرنا ایک ایسے مذہب کی فکر میں ہونا جو اسلام و کفر کی تمیز اٹھادے اور بتوں کے معبد پر آگ کو مقدس ٹھہرائے، اور اسی طرح کے بہت اقوال احوال افعال جن کا پانی سر سے گزر گیا اور جنھوں نے اسلام پر یکسر پانی پھیر دیا، کون مسلمان ان میں مواقت کر سکتا ہے ان حرکات خبیثہ کے رد میں فتوے لکھے گئے اور لکھے جا رہے ہیں اس سے زیادہ کیا اختیار ہے پاکی ہے اسے جو مقلب القلوب والابصار ہے۔
وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (اور ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کار ساز ہے۔
گناہوں سے تحفظ اور نیکی بجالانے کی طاقت کسی میں نہیں مگر اللہ تعالیٰ بلند شان والے، بڑی عظمت والے کی توفیق سے ہے۔
ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶۳۶ تا ۱۶۳۷: از گوری ڈاک خانہ رائے پور ضلع مظفر پور مرسلہ عبدالجبار صاحب یکم شعبان ۱۳۳۶ھ
(۱) ایک شخص نماز نہیں پڑھتا ہے لوگوں نے زبردستی نماز پڑھنے کو کہا اور اس نے انکار کیا، اس صورت میں انکار کرنے والے اور تاکید کرنے والے کے ایمان میں نقص آیا یا نہیں؟ اگر نقص کیا تو کس درجہ کا؟ بصورت اکراہ و خوف سزا سے جبر یہ نماز پڑھتا ہے۔ نہ معلوم نماز زیادا کرتا ہے

یا خلوص، لیکن ظاہر اسباب زبردستی دباؤ ہے۔ پس نماز عام جاہل کے دباؤ سے مقبول ہے یا نہیں؟
 (۲) ذبح البقر جس نے اپنا پیشہ ذبح کرنا مویشیوں کا و نفع اٹھانا فروخت گوشت سے ہمیشہ اختیار کر لیا ہے بخشا جائے گا یا نہیں؟
 و پر سش خون ناحق کا یوم الحشر میں ہوگا یا نہیں؟
 (۳) ایک مسلمان نذر لغیر اللہ کھاتا ہے اور امداد مخلوق مثل شیخ سدو وخواجہ خضر وکالی بھوانی وغیرہ تعزیر پرستی سے طلب کرتا ہے و بصورت حصول مراد نہیں نذر دینے سے ضرر جان و مال کا تصور کرتا ہے۔ ان صورتوں میں نقص ایمان واقع ہو یا نہیں؟ و ذبیحہ اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) تاکید کرنے والے پر الزام نہیں، اور انکارا گریوں ہے کہ تیرے کہنے سے نہیں پڑھتا تو گناہ ہی ہے اور اگر فرضیت نماز سے انکار کرے تو کفر کما فی جامع الفصولین^۱ وغیرہ (جیسا کہ جامع الفصولین وغیرہ میں ہے۔ ت)
 قبول و عدم قبول کو بیان اوپر گزرا سقوط فرض ہو جائے گا لاریاء فی الفرائض کما فی الاشباہ وغیرہا (فرائض میں دکھاوا نہیں جیسا کہ الاشباہ وغیرہ میں مذکور ہے۔ ت) مسلمانوں پر بدگمانی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
 (۲) ذبح بقر کو خون ناحق کہنا کلمہ کفر ہے اور اس کی بخشش نہ جاننا ضلالت و گمراہی اور اس پیشے کے جواز میں کوئی شبہ نہیں اور ذبح البقر کی وعید موضوع و بے اصل ہے حوالہ اس پر ہے جو ان دعویٰ باطلہ کا مدعی ہوا لثا مطالبہ جہالت و ہابیہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
 (۳) کالی بھولالی سے مدد مانگنے والے کو مسلمان کہنا کفر ہے۔ کہنے والے پر تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم ہے۔ اور کالی بھوانی، شیخ سدو اور ارواح خبیثہ کے ساتھ نبی اللہ خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استمداد کو ملانا صریح گمراہی اور نبی اللہ کی توہین اور امام الوہابیہ مخزومی کی طرز لعین ہے۔ تو بہ فرض ہے اور جب وہ کالی بھوانی سے مدد مانگتا ہے تو قطعاً کافر مشرک ہے اس کے ایمان کے نقصان کمال اور اس کے ذبیحہ سے سوال نادانی ہے۔ نہ اس کے بعد کسی امر محتمل سے بحث کی حاجت نہ کہ جائز مستحب۔
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ جامع الفصولین الفصل الثامن والثلاثون اسلامی کتب خانہ کراچی ص ۳۰۶



رسالہ

برکات الامداد لاهل الاستمداد^{۱۳۱۱ھ}
(مدد طلب کرنے والوں کے لئے امداد کی برکتیں)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ ۱۶۵: از سسوال محلہ شہباز پورہ مرسلہ احمد نبی خان
۱۳ شعبان المعظم ۱۳۱۱ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیت وایک نستعین کے معنی وہابیوں بیان کرتا ہے کہ استعانت غیر حق سے شرک ہے

دیکھ حصر نستعین اے پاک دین استعانت غیر سے لائق نہیں
ذات حق بیشک ہے نعم المستعان حیف ہے جو غیر حق کا ہودھیان
اور علمائے صوفیہ کرام کا عقیدہ یوں ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی ایمان تھا کہ
ع

نداریم غیر از توفریادرس

(ہم تیرے سوا کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے۔ت)

اور حضرت مولانا نظامی گنجوی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی دعا میں عرض کرتے تھے

بزرگ بزرگی دہا سیکسم توئی یادری بخشش و یاری رسم

(اے بزرگ! بزرگی عطا فرما کہ میں بیسکس ہوں، تو ہی حمایت کرنے والا اور میری مدد کو پہنچنے والا ہے)

اور حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قصہ دلچسپ و عبرت دلہا بیان کرتا ہے جو تحفۃ العاشقین میں لکھا ہے کہ ایک روز آپ نماز پڑھ رہے تھے جب نستعین پر پہنچے بہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش ہوا فرمایا: جب رب العالمین ایسا نستعین فرمائے اور میں غیر حق سے مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا، دوسری آیت شریف جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے قصہ کی کہ انی وجہت و جہی للذی سے بیان کرتا ہے اور بہت سی آیت شریفہ اور حدیث پاک اور قول علماء و صوفیہ بتاتا ہے لہذا مستدعی خدمت عالی ہوں کہ تردید اس کی مرحمت ہو کہ اس وہابی سے بیان کروں جو اب قرآن کا قرآن سے، حدیث کا حدیث سے، اقوال کا اقوال سے، ارشاد فرمائے گا اور معنی لفظی ہوں، بینوا تو جو را راقم نیاز احمد نبی خاں، سہسوان

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وبه نستعين والصلوة والسلام على اعظم غوث اكرم ومعين محمد وآله واصحابه اجمعين۔	سب حمدیں اللہ تعالیٰ کے لیے، اور اسی سے ہم مدد چاہتے ہیں، اور صلوة و سلام سب سے بڑے بزرگی والے غوث و مددگار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔ (ت)
---	--

الحمد لله آیات کریمہ تو مسلمان کی ہیں اور حضرت مولانا سعدی و مولانا نظامی قدس سرہ السامی کے جو اشعار نقل کئے وہ بھی حق ہیں، مگر وہابی حق باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہر گز نہ ہوگا آیہ کریمہ انی وجہت و جہی کو تو اس مقام سے کوئی علاقہ ہی نہیں اس میں توجہ بقصد عبادت کا ذکر ہے کہ میں اپنی عبادت سے اسی کا قصد کرتا ہوں جس نے پیدا کئے زمین و آسمان، نہ یہ کہ مطلق توجہ کا جس میں انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استعانت بھی داخل ہو سکے، جلالین شریفین میں اس آیہ کریمہ کی تفسیر فرمائی۔

قالوا له مات عبد قال انی وجہت و جہی قصدت بعبادتی الخ ^۱	یعنی کافروں نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا تم کسے پوجتے ہو فرمایا: میں اپنی عبادت سے اس کا قصد کرتا ہوں جس نے بنائے آسمان و زمین۔
--	---

^۱ تفسیر جلالین تحت آیہ ۱۷۹ ص ۱۷۹ المطابع دہلی ص ۱۱۹

آیت میں اگر مطلق توجہ مراد ہو تو کسی کی طرف منہ کر کے باتیں کرنا بھی شرک ہو نماز میں قبلہ کی طرف توجہ بھی شرک ہو کہ قبلہ بھی غیر خدا ہے خدا نہیں، اور رب العزت جل و علا کا ارشاد ہے:

"حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهُكُمْ شَرْكَاً" ¹۔

جہاں کہیں ہو اپنا منہ قبلہ کی طرف کرو۔

معاذ اللہ شرک کا حکم دینا ٹھہرے، مگر وہابیہ کی عقل کم ہے۔ آیہ کریمہ وایاک نستعین مناجات سعدی و نظامی میں استعانت و فریادرسی ویاوری دیاری حقیقی کا حضرت عزوجل و علا میں حصر ہے نہ کہ مطلق کا، اور بلاشبہ حقیقت ان امور بلکہ ہر کمال بلکہ ہر وجہ ہستی کی خاص بجناب احدیت عزوجل ہے استعانت حقیقیہ یہ کہ اسے قادر بالذات و مالک مستقل و غنی بے نیاز جانے کہ بے عطائے الہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے، اس معنی کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے نہ ہر گز کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ واسطہ وصول فیض و ذریعہ وسیلہ قضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے۔ خود رب العزت تبارک و تعالیٰ نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا: "وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ" ² اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

بایں معنی استعانت بالغیر ہر گز اس سے حصر ایاک نستعین کے منافی نہیں، جس طرح وجود حقیقی کہ خود اپنی ذات سے بے کسی کے پیدا کئے موجود ہونا خالص بجناب الہی تعالیٰ و تقدس ہے۔ پھر اس کے سبب دوسرے کو موجود کہنا شرک نہ ہو گیا جب تک وہی وجود حقیقی نہ مراد لے۔ حقائق الاشیاء ثابتہ پہلا عقیدہ اہل اسلام کا ہے۔ یونہی علم حقیقی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور تعلیم حقیقی کہ بذات خود بے حاجت بہ دیگرے القائے علم کرے، اللہ جل جلالہ سے خاص ہیں، پھر دوسرے کو عالم کہنا یا اس سے علم طلب کرنا شرک نہیں ہو سکتا جب تک وہی معنی اصلی مقصود نہ ہوں، خود رب العزت تبارک و تعالیٰ قرآن عظیم میں اپنے بندوں کو علیم و علماء فرماتا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد کرتا ہے:

"يَعْلَمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ" ³ یہ نبی انھیں کتاب و حکمت کا علم عطا کرتا ہے۔

یہی حال استعانت و فریادرسی کا ہے کہ ان کی حقیقت خاص بخدا اور بمعنی وسیلہ و توسل و توسط غیر کے لئے ثابت اور قطعاً روا، بلکہ یہ معنی تو غیر خدا ہی کے لئے خاص ہیں اللہ عزوجل وسیلہ و توسل و توسط بننے سے

¹ القرآن الکریم ۲/۱۳۳

² القرآن الکریم ۵/۳۵

³ القرآن الکریم ۳/۱۶۲

پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا اور اس کے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے۔ کہ یہ بیچ میں واسطہ بنے گا، لہذا حدیث میں ہے جب اعرابی نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف شفیع بناتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سخت گراں گزرا دیر تک سبحان اللہ فرماتے رہے۔ پھر فرمایا:

و یحک انہ لایستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذلک، رواہ ابو داؤد ^۱ عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	ارے نادان! اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لاتے ہیں کہ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے (اسے ابو داؤد نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)
--	---

اہل اسلام انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اس کا رسول عہہ غضب فرمائیں اور اسے اللہ جل و علا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس استعانت کے معنی اعتقاد کر کے جناب الہی جل و علا سے کرے تو کافر ہو جائے مگر وہابیہ کی بد عقلی کو کیا کہئے، نہ اللہ عہہ کا ادب نہ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے خوف، نہ ایمان کا پاس خواہی نخوہی اس استعانت کو ایک نستعین میں داخل کر کے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں۔ ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا۔

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا نہ

توسل کر نہیں سکتے خدا سے اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ خدا سے توسل کر کے اسے کسی کے یہاں وسیلہ و ذریعہ بنائے اس وسیلہ بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں کہ وہ دربارہ الہی میں ہمارا وسیلہ و ذریعہ و واسطہ قضائے حاجات ہو جائیں اس بے وقوفی کے سوال کا جواب اللہ عزوجل نے اس آئیہ کریمہ میں دیا ہے۔

عہہ: ۱: جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عہہ: ۲: جل جلالہ۔

^۱ سنن ابنی داؤد کتاب السنۃ باب فی الجہیمۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱۲ / ۲۹۴

<p>"وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا" 1</p>	<p>اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کر کے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور معافی مانگے ان کے لئے رسول، تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔</p>
---	--

کیا اللہ تعالیٰ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تو اللہ سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں گے۔ یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔ مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔ خدار انصاف! اگر آیہ کریمہ ایك نستعين میں مطلق استعانت کا ذات الہی جل و علا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی، کیا یہی غیر خدا ہیں، اور سب اشخاص و اشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا ہے کہ ان سے شرک اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں، جب مطلقاً ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جمادات، احواء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں، اب کیا جواب ہے آیہ کریمہ کا کہ رب جل و علا فرماتا ہے:

<p>"اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ" 2</p>	<p>استعانت کرو صبر و نماز سے۔</p>
--	-----------------------------------

کیا صبر خدا ہے جس سے استعانت کا حکم ہوا ہے۔ کیا نماز خدا ہے جس سے استعانت کو ارشاد کیا ہے۔ دوسری آیت میں فرماتا ہے:

<p>"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ" 3</p>	<p>آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر۔</p>
---	--

کیوں صاحب! اگر غیر خدا سے مدد یعنی مطلقاً محال ہے تو اس حکم الہی کا حاصل کیا، اور اگر ممکن ہو تو جس سے مدد مل سکتی ہے اس سے مدد مانگنے میں کیا زہر گھل گیا۔

احادیث مبارکہ: ___ حدیثوں کی تو گنتی ہی نہیں بکثرت احادیث میں صاف صاف حکم ہے۔ کہ ___ صبح کی عبادت سے استعانت کرو ___ شام کی عبادت سے استعانت کرو ___

1 القرآن الکریم ۴/۲۳

2 القرآن الکریم ۲/۱۵۳

3 القرآن الکریم ۵/۲

کچھ رات رہے کی عبارت سے استغانت کرو۔ علم کے لکھنے سے استغانت کرو۔ سحری کے کھانے سے استغانت کرو۔ دوپہر کے سونے سے وصدقہ سے استغانت کرو۔ عورتوں کی خانہ نشینی میں انھیں بنگارکھنے سے استغانت کرو۔ حاجت روائیوں میں حاجتیں چھپانے سے استغانت کرو۔ کیا یہ سب چیزیں وہابیہ کی خدایں کہ ان سے استغانت کا حکم آیا۔ یہ حدیثیں خیال میں نہ ہوں تو مجھ سے سنئے:

<p>امام بخاری اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت سے استغانت کرو۔ (ت)</p> <p>ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کیا۔ (ت)</p> <p>حکیم ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اپنے حافظہ کی امداد کرو اپنے ہاتھ سے۔ (ت)</p> <p>ابن ماجہ اور حاکم اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دن کے روزے رکھنے پر سحری کے کھانے سے استغانت کرو اور رات کے قیام کے لئے قیلولہ سے استغانت کرو۔ (ت)</p>	<p>(۱) البخاری والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِسْتَعِينُوا بِالْغُدُوِّ وَالرَّوْحَةِ وَشَبِیْعٍ مِنَ الدَّلْجَةِ^۱۔</p> <p>(۲) الترمذی عن ابی ہریرۃ^۲۔</p> <p>(۳) والحکیم الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعن ببینک علی حفظک^۳۔</p> <p>(۴) ابن ماجہ والحاکم والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا بطعام السحر علی صیام النهار وبالقیلولۃ علی قیام اللیل^۴۔</p>
---	--

^۱ صحیح البخاری کتاب الایمان باب الدین یسر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

^۲ جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی الرخصة فیہ امین کتب کراچی ۹۱/۲

^۳ کنز العمال حدیث ۲۹۳۰۵/۱۰۲۴۵ و مجمع الزوائد کتاب العلم باب کتاب العلم ۱۵۲/۱

^۴ سنن ابن ماجہ ابواب الصیام باب ماجاء فی السحر ایچ ایم سعید کتب کراچی ص ۱۳۳، المستدرک للحاکم کتاب الصوم الاستعانة بطعام

السحر دار الفکر بیروت ۳۱۵/۱

<p>دیلیمی نے مسند فردوس میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ رزق پر صدقہ سے استعانت کرو۔ (ت)</p> <p>ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ عورتوں کے خلاف استعانت حاصل کرو تنگی لباس سے، کیونکہ جب وہ ان کے جوڑے زیادہ ہوں گے اور ان کی زینت اچھی بنے گی وہ باہر نکلنا پسند کریں گی۔ (ت)</p> <p>طبرانی نے کبیر میں اور عقیلی اور ابن عدی اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے شعب میں معاذ بن جبل سے روایت کیا۔ (ت)</p> <p>خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا (ت)</p> <p>خلعی نے اپنی فوائد میں امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔ (ت)</p> <p>خرائطی نے اعتلال میں امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حاجت روائیوں میں</p>	<p>(۵) الدیلیمی فی مسند الفردوس عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا علی الرزق بالصدقة¹۔</p> <p>(۶) ابن عدی فی الكامل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا علی النساء بالعمری فان احدھن اذا کثرت ثیابھا واحسنت زینتھا اعجبھا الخروج²۔</p> <p>(۷) الطبرانی فی الکبیر والعقیلی و ابن عدی و ابو نعیم فی الحلیة والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل³۔</p> <p>(۸) والخطیب عن ابن عباس⁴۔</p> <p>(۹) والخلعی فی فوائدہ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ⁵۔</p> <p>(۱۰) والخرائطی فی اعتلال القلوب عن امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم</p>
--	---

¹ کنز العمال بحوالہ فر عن عبداللہ بن عمرو حدیث ۱۵۹۶۱ مؤسسة الرسالة بیروت ۶/ ۳۴۳

² کنز العمال بحوالہ عد عن انس حدیث ۳۴۹۵۲ مؤسسة الرسالة بیروت ۱۶/ ۳۷۲

³ حلیة الاولیاء ترجمہ خالد بن معدان دارالکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۲۱۵

⁴ تاریخ بغداد ترجمہ حسین بن عبید اللہ ۲۱۲۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۸/ ۵۷

⁵ الجامع الصغیر حدیث ۹۸۵ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۶۶

استعينوا على انجاح الحوائج بالكتمان ¹ ۔	حاجتیں چھپانے سے استعانت کرو۔ (ت)
--	-----------------------------------

یہ دس حدیثیں تو افعال سے استعانت میں ہوئیں، بیس^۲ حدیثیں اشخاص سے استعانت میں لیجئے کہ تمیں^۳ احادیث کا عدد کامل ہو۔
 حدیث ۱۱: احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ بسند صحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انالاستعین بمشرك^۲ ہم کسی مشرک سے استعانت نہیں کرتے۔
 اگر مسلمان سے استعانت بھی ناجائز ہوتی تو مشرک کی تخصیص کیوں فرمائی جاتی، ولہذا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام و شیع نامی سے کہ دنیاوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے ہیں:

اَسْلِمُ اسْتَعْنِي بِكَ عَلَى اَمَانَةِ الْمُسْلِمِينَ۔	مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔
--	---

وہ نہ مانتا تو فرماتے ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔

حدیث ۱۲: امام بخاری تاریخ میں حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انالاستعین بالمشرکین علی المشرکین ³ ۔ ورواہ الامام احمد ایضاً۔	ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے، (امام احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ت)
---	--

حدیث ۱۳: صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی میں ہے چند قبائل عرب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

¹ کنز العمال بحوالہ عقیق، عد، طب، حل، ہب عن معاذ بن جبل، الخراطی فی اعتلال القلوب عن عمر خط و ابن عساکر خل فی فوائدہ عن

علی، حدیث ۱۶۸۰۰ موسسة الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۷

² سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی المشرک یرسہم لہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۹، مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب

الاسلامی بیروت ۶/ ۶، سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد باب الاستعانة بالمشرکین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰۸

³ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الجہاد باب فی الاستعانة بالمشرکین ادارة القرآن ۱۲/ ۳۹۴، مسند احمد بن حنبل حدیث جد خبیب

رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۵۴۲

علیہ وسلم سے استعانت کی، حضور والا نے مدد عطا فرمائی۔

<p>حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحيان قبائل کے لوگ آئے اور انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ اسلام قبول کر چکے ہیں اور اپنی قوم کے لئے آپ سے مدد طلب کی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی مدد کی۔ الحدیث۔ (ت)</p>	<p>عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتاکہ رعل و ذکوان و عصیة و بنو لحيان فزعوا انهم قد اسلموا و استمدوا علی قومهم فامدهم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم¹ الحدیث۔</p>
--	---

حدیث ۱۴: صحیح مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ و معجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں، عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو، فرمایا بھلا اور کچھ، عرض کی بس میری مراد تو یہی ہے، فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجد سے، قال كنت ابیت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فأتيتنه بوضوئه وحاجته فقال لي سل، و لفظ الطبرانی فقال يوماً يا ربیعة سلنی فأعطیک رجعتنا الی لفظ مسلم فقال فقلت اسألک مرافقتک فی الجنة. قال او غیر ذلک۔ قلت هو ذاک. قال فاعنی علی نفسك بکثرة السجود²۔

الحمد لله یہ جلیل و نفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہایت کش ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعمیٰ فرمایا کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کہتے ہیں، یہ درکنار حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلق طور پر سئل فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے، جان و ہایت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روافرما سکتے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تفسید و تخصیص فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے۔

¹ صحیح البخاری کتاب الجہاد باب العون بالمدد قدیمی کتب خانہ کراچی ۳۳۱/۱

² صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل السجود و الحث علیہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۹۳/۱، المعجم الکبیر عن ربیعہ بن کعب حدیث

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

<p>مطلق سوال کے متعلق فرمایا "سوال کر" جس میں کسی مطلوب کی تخصیص نہ فرمائی، تو معلوم ہوا کہ تمام اختیارات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست کرامت میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں اللہ تعالیٰ کے اذن سے عطا کریں، آپ کی عطا کا ایک حصہ دنیا و آخرت ہے اور آپ کے علوم کا ایک حصہ لوح و قلم کا علم۔ (ت)</p>	<p>از اطلاق سوال کہ فرمود سل بخواہ و تخصیص نکرد بمطلوبی خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت اوست صلی تعالیٰ علیہ وسلم ہر چہ خواہد و ہر کر خواہد باذن پروردگار خود بدہے فان من جودك الدنيا و ضررتها ومن علومك علم اللوح والقلم¹۔</p>
---	--

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

<p>یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔ (ت)</p>	<p>یوخذ من اطلاق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الامر بالسؤال ان اللہ مکنہ من اعطاء کل ما اراد من خزائن الحق²۔</p>
---	--

پھر لکھا:

<p>یعنی امام ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔ (ت)</p>	<p>و ذکر ابن سبع فی خصائصہ وغیرہ ان اللہ تعالیٰ اقطعہ ارض الجنة یعطی منها ما شاء لمن یشاء³۔</p>
---	--

امام اجل سیدی ابن حجر مکی قدس سرہ، الملکی "جوہر منظم" میں فرماتے ہیں:

¹ اشعة اللمعات کتاب الصلوٰۃ باب السجود و فضله فصل اول مکتبہ نبویہ رضویہ سکر ۱/۳۹۶

² مرقاۃ المفاتیح کتاب الصلوٰۃ مکتبہ حبیبہ کوئٹہ ۲/۶۱۵

³ مرقاۃ المفاتیح کتاب الصلوٰۃ مکتبہ حبیبہ کوئٹہ ۲/۶۱۵

<p>بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خزانوں حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے زیر حکم وارادہ و اختیار کردئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (ت)</p>	<p>انه صلى تعالى عليه وسلم خليفة الله الذي جعل خزائن كرمه وموائد نعبه طوع يديه وتحت ارادته يعطى منها من يشاء ويمنع من يشاء¹۔</p>
--	---

اس مضمون کی تصریحیں کلمات ائمہ و علماء و اولیاء و عرفاء میں حد تو اتپر ہیں جو ان کے انوار سے دیدہ ایمان منور کرنا چاہے فقیر کا رسالہ سلطنة المصطفى في ملكوت كل الوزی (۱۲۹۷ھ) مطالعہ کرے۔

اس جلیل حدیث میں سب سے بڑھ کر جان و ہایت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت مانگی کہ اسألك مرافقتك في الجنة يا رسول الله! میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا سے مشرف ہوں، وہابیہ کے طور سے یہ کیسا کھلا شرک ہے مگر اس کی شکایت کیا، ابھی فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بجواب سوال دہلی ایک نفیس رسالہ "اکمال الطامة على شرك سوى بالامور العامة" تالیف کیا اور بتوفیقہ تعالیٰ اس میں تین سو ساٹھ آیتوں حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہابیہ کے طور پر حضرات انبیاء کرام و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خود حضرت رب العزت جل جلالہ تک معاذ اللہ کوئی شرک سے محفوظ نہیں، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

اشراک بمنذہبے کہ تاحق برسد

مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

(ایک مذہب میں شرک اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے وہ سب کو معلوم ہے اور مذہب والے بھی سب کو معلوم ہیں)

حدیث ۲۸۱۵: چودہ^۳ حدیثوں میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>خير طلب كرونیک روپوں کے پاس۔</p>	<p>اطلبوا الخير عند حسان الوجوه²۔</p>
-------------------------------------	--

¹ الجوبر المنظم الفصل السادس المطبعة الخيرة مصر ص ۴۲

² التاريخ الكبير حديث ۳۲۸ دار الباز مكة المكرمة / ۱۵۷، موسوعه رسائل ابن ابى الدنيا قضاء الحوائج حديث ۵۱ مؤسسة الكتب

الثقافية بيروت / ۲، ۳۹، كشف الخفاء حديث ۳۹۴ دار الكتب العلمية بيروت / ۱۲۲

وفي لفظ (دوسرے الفاظ میں):

اطلبوا الخير والحوائج من حسان الوجوه ¹ -	نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔
---	-------------------------------------

وفي لفظ (بالفاظ دیگر):

اذا ابتغيتم المعروف فاطلبوه عند حسان الوجوه ² -	جب نیکی چاہو تو خوب رویوں کے پاس طلب کرو،
--	---

وفي لفظ (دوسرے لفظوں میں):

اذا طلبتم الحاجات فاطلبوها عند حسان الوجوه ³ -	جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو۔
---	---

وفي لفظ بزيادة (اضافہ کے ساتھ دیگر الفاظ میں):

فان قضى حاجتك قضاءً بوجه طلق وان ردك بوجه طلق، اخرجہ الامام البخاری فی التاريخ ⁴ و ابو بکر بن ابی الدنیا فی قضاء ⁵ الحوائج و ابو یعلیٰ فی مسنده ⁶ و الطبرانی فی الكبير والعقبی ⁷ و ابن عدی ⁸	خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کرے گا تو بکثادہ روئی اور تجھے پھیرے گا تو بکثادہ پیشانی۔ (اسے امام بخاری نے تاریخ میں، ابو بکر بن ابی الدنیا نے قضاء الحوائج میں ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں طبرانی نے کبیر میں۔ عقبیٰ نے عدی نے
---	--

¹ المعجم الكبير عن ابن عباس حديث ۱۱۱۱۰ المكتبة الفيصلية بيروت ۸۱/۱۱

² الكامل لابن عدی ترجمہ یعلیٰ بن ابی الاشدق الخ دار الفكر بیروت ۷/۲۴۲، کنز العمال حدیث ۱۶۷۹۳ مؤسسة الرسالة بیروت ۶/۵۱۶

³ اتحاف السادة كتاب الصبر والشكر بيان حقيقة النعمة الخ دار الفكر بیروت ۹/۹۱

⁴ التاريخ الكبير حديث ۳۶۸ دار الباز مكة المكرمة ۱/۱۵۷

⁵ موسوعه رسائل ابن ابی الدنیا قضاء الحوائج حدیث ۵۴ مؤسسة الكتب الثقافية بیروت ۲/۵۱

⁶ مسند ابی یعلیٰ عن عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث ۴۷۴۰ مؤسسة علوم القرآن بیروت ۳/۳۸۶

⁷ الضعفاء الكبير حدیث ۵۹۹ دار الكتب العلمية بیروت ۲/۱۲۱

⁸ الكامل لابن عدی ترجمہ حکم بن عبد اللہ بن سعد دار الفكر بیروت ۲/۶۲۲

<p>بہیقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر نے روایت کیا۔ (ت)</p> <p>(۱۵) حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کو عبد بن حمید نے اپنی مسند اور ابن حبان نے ضعفاء اور ابن عدی نے کامل اور سلفی نے طیوریات میں ذکر کیا۔</p> <p>(ت)</p> <p>(۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کو اور ابن عساکر اور ایسے ہی خطیب نے اپنی اپنی تاریخ میں ذکر کیا۔ (ت)</p> <p>(۱۷) حضرت انس بن مالک کی روایت میں المتسوا کا لفظ ہے اور اس کو طبرانی نے اوسط اور عقیلی اور خرائطی نے اعتلال القلوب اور تمام نے اپنی فوائد میں اور ابو سہیل عبدالصمد بن عبد الرحمن بزار نے اپنی جزء میں اور مہر وانیات والے نے روایت کیا ہے۔ (ت)</p> <p>(۱۸) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کہ دارقطنی "ابتغوا" کے لفظ کے ساتھ اور عقیلی اور</p>	<p>والبیہقی فی شعب الایمان^۱ و ابن عساکر^۲۔</p> <p>(۱۵) عن ام المؤمنین الصدیقہ و عبد بن حمید فی مسندہ۔ و ابن حبان فی الضعفاء و ابن عدی فی الكامل^۳ و السلفی فی الطیوریات۔</p> <p>(۱۶) عن عبداللہ بن عمر الفاروق، و ابن عساکر^۴ و کذا الخطیب^۵ فی تاریخہما۔</p> <p>(۱۷) عن انس بن مالک بلفظ التمسوا و الطبرانی فی الاوسط^۶ و العقیلی^۷ و الخرائطی فی اعتلال القلوب و تمام فی فوائدہ و ابو سہل عبد الصمد بن عبد الرحمن البزار فی جزئہ و صاحب المہر و انیات۔</p> <p>(۱۸) عن جابر بن عبداللہ و الدارقطنی فی الافراد^۸ بلفظ ابتغوا و العقیلی و</p>
--	---

^۱ شعب الایمان حدیث ۳۵۴۱ و ۳۵۴۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۷۸/۳

^۲ کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عائشہ حدیث ۱۶۷۹۳ موسسة الرسالہ بیروت ۶/۵۱۶

^۳ الكامل لابن عدی ترجمہ یعلی بن اشدق دار الفکر بیروت ۷/۲۷۴۲

^۴ تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ خیشہ بن سلیمان دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۸۸

^۵ تاریخ بغداد ترجمہ ۱۲۸۷ محمد بن محمد المقری دار الکتب العربیہ بیروت ۳/۲۲۶

^۶ المعجم الاوسط حدیث ۶۱۱۳ مکتبہ المعارف ریاض ۷/۷۱

^۷ الضعفاء الکبیر حدیث ۶۲۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۱۳۹

^۸ کنز العمال بحوالہ قط فی الافراد حدیث ۱۶۷۹۲ موسسة الرسالہ بیروت ۶/۵۱۶

ابن ابی الدنیاء فی قضاء الحوائج ^۱ و الطبرانی فی الاسط و تمام و الخطیب فی رواة مالک۔	ابن ابی الدنیاء نے قضاء الحوائج میں اور طبرانی نے اوسط میں اور تمام اور خطیب نے رواة مالک میں ذکر کیا ہے۔ (ت)
(۱۹) عن ابی ہریرة و ابن النجار فی تاریخہ ^۲ ۔	(۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کو ابن النجار نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ (ت)
(۲۰) عن امیر المومنین علی المرتضیٰ و الطبرانی فی الكبير ^۳ ۔	(۲۰) حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کو طبرانی نے کبیر میں ذکر کیا۔
(۲۱) عن یزید بن خصیفہ عن ابیہ عن جدہ ابی خصیفہ بلفظ التمسوا و تمام فی الفوائد۔	(۲۱) حضرت یزید بن خصیفہ نے اپنے والد انھوں نے یزید کے دادا ابی خصیفہ سے "التمسوا" کے لفظ کے ساتھ اور تمام نے فوائد میں ذکر کیا۔
(۲۲) عن ابی بکرۃ و الخطیب ^۴ و تمام و لفظ التمسوا و البیہقی فی الشعب و الطبرانی ^۵ ۔	(۲۲) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کو اور خطیب اور تمام نے "التمسوا" کے لفظ کو اور بیہقی نے شعب میں اور طبرانی نے ذکر کیا۔ (ت)
(۲۳) عن عبد اللہ بن عباس هذا الاخير منهم خاصة عن ابن عباس باللفظ الثانی و ابن عدی عن ام المومنین باللفظ الثالث، و اخرجه بن عدی فی الكامل و البیہقی فی الشعب ^۶ ۔	(۲۳) یہ آخری ان سے خاص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثانی لفظ کے ساتھ اور ابن عدی نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تیسرے لفظ کے ساتھ اس کو ابن عدی نے کامل میں اور بیہقی نے شعب میں ذکر کیا۔ (ت)

^۱ موسوعہ رسائل ابن ابی الدنیاء قضاء الحوائج حدیث ۵۳ موسسة الكتب بیروت ۵۱/۲

^۲ كشف الخفاء بحوالہ ابن النجار فی تاریخ بغداد حدیث ۵۲ موسسة الكتب العلمیہ ۱۶۰/۱

^۳ المعجم الكبير عن ابی خصیفہ حدیث ۹۸۳ المكتبة الفيصلية بیروت ۳۹۶/۲۲

^۴ تاریخ بغداد ترجمہ محمد بن محمد ابو بکر المقرئ ۱۲۸۷ دار الكتب العلمیة بیروت ۲۲۶/۳

^۵ المعجم الكبير عن ابن عباس حدیث ۱۱۱۰ المكتبة الفيصلية بیروت ۸۱/۱۱

^۶ شعب الايمان حدیث ۱۰۸۷۶ دار الكتب العلمیہ بیروت ۲۳۵/۴

<p>(۲۴) حضرت عبد اللہ بن جراد سے چوتھے لفظ کے ساتھ اور احمد بن منیع نے اپنی مسند میں حجاج بن یزید نے ذکر کیا۔ (ت)</p> <p>(۲۵) اس نے اپنے باپ یزید قسملی سے پانچویں لفظ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ تمام مسندات اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ذکر کیا۔ (ت)</p> <p>(۲۶) ابن مصعب انصاری سے اور (۲۷) عطاء سے (۲۸) اور زہری سے سب مرسلات ہیں۔</p>	<p>(۲۴) عن عبد اللہ بن جراد باللفظ الرابع، واحمد بن منیع فی مسنده عن الحجاج بن یزید۔</p> <p>(۲۵) عن ابیہ یزید القسملی^۱ باللفظ الخامس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہذا کلہا مسندات و ابو بکر ابن ابی شیبہ فی مصنفہ۔</p> <p>(۲۶) عن ابن مصعب^۲ الانصاری و</p> <p>(۲۷) عن عطاء^۳ و (۲۸) عن الزہری^۴ مرسلات۔</p>
---	--

امام محقق جلال الملہ والدرین سیوطی فرماتے ہیں: الحدیث فی نقدی حسن صحیح^۵ یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت وقولہ ہذا الاشک حسن صحیح فقد بلغ حد التواتر علی رائی (میں کہتا ہوں اور ان کا یہ قول حق ہے بیشک یہ حسن صحیح حد تواتر کو پہنچی ہے میری رائے میں)

حضرت عبد اللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

قد سعننا نبیناً قال قولاً
هو لمن يطلب الحوائج راحة

اغتنوا واطلبوا الحوائج من
زين الله وجهه بصباحة^۶

یعنی بے شک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔ رواہ العسکری۔

^۱ کشف الخفاء بحوالہ القسملی حدیث ۵۲۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۱۶۰

^۲ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الادب ما ذکر فی طلب الحوائج حدیث ۶۳۷۷ کراچی ۱۰/۹

^۳ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الادب ما ذکر فی طلب الحوائج حدیث ۶۳۲۸ کراچی ۱۰/۹

^۴ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الادب ما ذکر فی طلب الحوائج حدیث ۶۳۲۹ کراچی ۱۰/۹

^۵ کشف الخفاء تحت حدیث ۵۲۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۱۶۰

^۶ الدر المنثور فی الاحادیث المشتملہ تحت حدیث ۸۸ المکتب الاسلامی بیروت ص ۶۸

حدیث ۲۹: کہ حضرت پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ فرماتے ہیں:

اطلبوا الفضل عند الرحاء من امتی تعیشوا فی اکنافہم فان فیہم رحمتی ^۱	فضل میرے رحمتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سائے میں چین کرو گے کہ ان میں میری رحمت ہے۔
--	---

وفی لفظ (اور دوسرے الفاظ میں۔ت):

اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة من امتی ترزقوا تنجحوا ^۲	اپنی حاجتیں میرے رحمتیوں سے مانگو رزق پاؤ گے مرا دیں پاؤ گے۔
---	---

وفی لفظ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (بالفاظ دیگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ت):

یقول اللہ عزوجل اطلبوا الفضل من الرحاء من عبادی تعیشوا فی اکنافہم فانی جعلت فیہم رحمتی ^۳ ۔ رواہ باللفظ الاول ابن حبان والخرائطی فی مکارم الاخلاق والقضای فی مسند الشہاب والحاکم فی التاریخ وابوالحسن البوصلی وبالثنائی العقیلی و الطبرانی فی الاوسط وبالثلث العقیلی۔ کلہم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فضل میرے رحمتیوں سے مانگو ان میں کے دامن میں عیش کرو گے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔ روایت کیا پہلی حدیث کو ابن حبان اور خرائطی نے مکارم الاخلاق میں اور قضای نے مسند الشہاب میں اور حاکم نے تاریخ میں، اور ابوالحسن موصلی نے اور دوسری حدیث کو عقیلی اور طبرانی نے اوسط میں، اور تیسری حدیث کو عقیلی نے یہ ساری حدیثیں ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئیں۔ (ت)
--	--

حدیث ۳۰: کہ حضور والا ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اطلبوا المعروف من رحاء امتی	میرے نرم دل امتیوں سے نیکی واحسان مانگو
-----------------------------	---

^۱ کنز العمال بحوالہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق حدیث ۱۶۸۰۶ موسسة الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۹

^۲ کنز العمال بحوالہ عق و طس عن ابی سعید خدری حدیث ۱۱۸۰۱ موسسة الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۸

^۳ الضعفاء الكبير حدیث ۹۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۳

<p>ان کے ظل عنایت میں آرام کرو گے، (اسے حاکم نے مستدرک میں امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنی سے روایت کیا۔ت)</p>	<p>تعيشوا في اكنافهم، اخرجہ الحاکم^۱ فی المستدرک عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنی۔</p>
--	--

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں، ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ سولہ بلکہ سترہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشکاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استغانت کرنے ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان کرنے کا حکم دیا کہ وہ تمہاری حاجتیں بکثادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کرو گے ان کے سایہ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

یارب! مگر استغانت اور کس چیز کا نام ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا صورت استغانت ہوگی، پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک و رحمدل ہوگا کہ ان سے استغانت شرک ٹھہرا کہ اس سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائے گا، الحمد للہ حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب روشن ہوا، مگر وہابیہ کا منہ خدا نے مارا ہے انھیں اس عیش چین آرام، خیر، برکت، سایہ رحمت، دامن رافت میں حصہ کہاں، جس کی طرف مہربان خدا مہربان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلا رہا ہے ع

گر بر تو حرام ست حرامت بادا

(اگر تجھ پر حرام ہے تو حرام رہے۔ت)

والحمد للہ رب العلمین تیس حدیث کا وعدہ بحمد اللہ پورا ہوا، آخر میں تین^۲ حدیثیں وہابیت کش اور سنتے جائیے کہ عدد وتر اللہ عزوجل کو محبوب ہے: حدیث ۳۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

<p>جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمد نہیں تو اسے چاہئے یوں پکارے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو</p>	<p>اذا ضل احدکم شیئاً و اراد عوناً و هو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان اللہ عباد الایراہم^۲۔ (والحمد للہ)</p>
--	---

^۱ المستدرک للحاکم کتاب الرقاق دار الفکر بیروت ۴/۳۲۱

^۲ المعجم الكبير عن عتبة بن غزوان حدیث ۲۹۰ المكتبة الفيصلية بیروت ۱۷/۱۸-۱۱۷

<p>میری مدد کرو۔ کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کریں گے (والحمد لله) (اسے طبرانی نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کیا۔)</p>	<p>رواہ الطبرانی عن عتبة بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔</p>
---	--

حدیث ۳۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے فلیناد یا عباد اللہ احبسوا تو یوں ندا کرے اے اللہ کے بندو! روک دو، عباد اللہ اسے روک دیں گے، رواہ ابن السنی^۱ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے ابن السنی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔)

حدیث ۳۳: کہ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یوں ندا کرے اے عباد اللہ مدد کرو اے اللہ کے بندو۔ رواہ ابن ابی شیبہ^۲ و البزار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اسے ابن ابی شیبہ اور بزار نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔)

یہ حدیثیں کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت فرمائیں قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبول و معمول و مجرب ہیں، اس مطلب کی قدرے تفصیل اور ان حدیثوں کی شوکت قاہرہ کے حضور وہابیہ کی حرکت مذہبوحی کا حال دیکھنا ہو تو فقیر کا رسالہ "انہار الانوار من یم صلاح الاسرار" ملاحظہ ہو۔ اور اس سے زائد ان حضرات کی بری حالت حدیث اجل واعظم یا محمدانی توجہت بک الی ربی^۳ (یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں۔ ت) کے حضور ہے کہ وہ حدیث صحیح و جلیل و مشہور منجملہ اعظم و اکبر احادیث استغاثت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استغاثت میں استدلال فرماتے رہے۔ اس کی تفصیل بھی فقیر کے اسی رسالے میں مسطور ہے کہ یہاں بخوف تطویل ذکر نہ کی۔

^۱ عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی باب ما یقول اذا انفلت الدابة نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۷۰

^۲ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الدعائی باب ما یدعو بہ الرجل الخ حدیث ۳۹۰/۱۰۹۷۷۰

^۳ جامع الترمذی ابواب الدعوات امین کمپنی دہلی ۱۹۷۲، المستدرک للحاکم کتاب صلوة التطوع دار الفکر بیروت ۱/۳۱۳، ۵۱۹

اقوال علماء: رہے اقبال علماء ان کا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے صدہا قول علماء اہلسنت وائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بار بار نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرہ اہلسنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے، دیکھ چکے، سن چکے، جانچ چکے، جن کے جواب سے آج تک عاجز ہیں اور بحوالہ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہیں گے۔ مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقبال علماء کا نام لئے جاتے ہیں ہزار بار مارا تو مارا اب کی بار مار لو تو جانیں۔ سبحان اللہ!

اشفاء السقام امام علامہ مجتہد فہامہ سیدی تقی الملتہ والدین علی بن عبدالکافی و مکتب الافکار امام اجل اکمل سیدی ابو زکریا نووی و اٰحیاء العلوم وغیرہ تصانیف عظیمہ امام الانام حجة الاسلام قطب الوجود محمد غزالی و ۲ روض الریاحین و ۳ خلاصۃ المفاجر، و ۴ انشر الحاسن وغیرہ تصانیف جلیلہ امام اجل اکرم عارف باللہ فقیہ محقق عبداللہ بن سعد یافعی و ۵ حصن حصین امام شمس الدین ابوالخیر ابن جزری و ۶ مدخل امام ابن الحاج محمد عبدری مکی و ۷ مواہب لدینہ و ۸ منہج محمدیہ امام احمد قسطلانی و ۹ افضل القری ام القری و ۱۰ جوہر منظم و ۱۱ عقود الجمان وغیرہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی، ابن حجر مکی و ۱۲ میزان امام اجل عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی و ۱۳ حرز ۱۴ مائین ملا علی قاری و ۱۵ مجمع بحار الانوار علامہ طاہر فتنی و ۱۶ المعات التتبع و ۱۷ اشعة اللمعات و ۱۸ جذب القلوب و ۱۹ مجمع البرکات و ۲۰ مدارج النبوة وغیرہ تصانیف شیخ الشیوخ علماء الہند مولانا عبدالحق محدث دہلوی و ۲۱ فتاویٰ خیر یہ خیر الملتہ والدین رملی و ۲۲ مراتی الفلاح علامہ حسن وفائی شرنبلالی و ۲۳ مطالع المسرات علامہ فاسی و شرح ۲۴ مواہب علامہ محمد زرقانی و ۲۵ نسیم الریاض علامہ شہاب الدین خفاجی وغیرہ تصانیف کثیرہ علمائے کرام و سادات اسلام جن کی تحقیق و تنقیح و اثبات و تصدیق استمداد و اعانت سے زمین و آسمان گونج رہے ہیں، اگر مطالعہ کرنے کی لیاقت نہ تھی تو کیا الصحیح المسائل و ۲۶ سیف الجہار و ۲۷ بوارق محمدیہ وغیرہ تصانیف نفیسہ عماد السنۃ معین الحق حضرت مولانا فضل رسول قدس سرہ المقبول بھی نہ دیکھیں یہ تو عام فہم زبان اردو فارسی میں خاص تمھارے ہی مذہب نامذہب کے رد میں تصنیف ہوئیں اور بحمد اللہ بارہا مطبوع ہو کر راحت قلوب صادقین و غیظ صدور مارقین ہو آئیں، علی الخصوص مہتاب جلیل فیوض ارواح اقدس جس میں خاندان عنیزی کے صدہا اقبال صریحہ قاتل وہابیت قبیحہ منقول، مگر ہے یہ کہ ع

بیجیاباش وآنچہ خواہی کن

بیجیابو جا پھر جو چاہے کرت

تصانیف فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ سے مکتب حیاة الموات فی بیان سماع الاموات و رسالہ انہار الانوار من یم صلاة الاسرار و رسالہ انوار الانتباہ فی حل ندایا رسول اللہ

و^۱ رسالہ الالہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال و^۲ کتاب الامن والعلی لنا عتی المصطفی بدافع البلاء خصوصاً کتاب مستطاب^۳ سلطنة المصطفی فی ملکوت کل الوری وغیرہا میں جا بجا بکثرت ارشادات واقوال ائمہ و علماء و اولیائے کرام مذکور یہاں ان کے ذکر سے اطالت کی حاجت نہیں اور خود اسی تحریر میں جو اقوال حضرت شیخ محقق و مولانا علی قاری و امام ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ زیر حدیث ۱۴۲ مذکور ہوئے قتل و ہابیت کو کیا کم ہیں، پھر وہابی صاحب کی اس سے بڑھ کر پر لے سرے کی شوخ چٹشی یہ کہ علماء کے ساتھ صوفیاء کرام کا نام پاک بھی لے دیا، کیا وہابیت و حیا میں ایسا ہی تناقض تام ہے کہ ایک آن کو بھی حیا کا کوئی شمع و ہابیت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا، ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

در بارہ استعانت صوفیاء کرام کے اقوال افعال، اعمال سے دفتر بھرے ہیں دریا بہہ رہے ہیں اس دیدے کی صفائی کا کیا کہنا، ذرا آنکھوں پر ایمان کی عینک لگا کر حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا ترجمہ مشکوٰۃ شریف ملاحظہ ہو، اس مسئلہ میں حضرات اولیائے کرام قدس سرہم سے کیا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں:

<p>مشائخ اہل کشف سے کامل لوگوں کی ارواح سے استمداد اور استفادہ گنتی سے باہر ہے اور ان کی کتب و رسائل میں مذکور ہے اور ان میں مشہور ہے لہذا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ ان کے کلمات منکر و متعصب لوگوں کو فائدہ نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے (ت)</p>	<p>آنچه مروی و محی ست از مشائخ اہل کشف در استمداد از ارواح کامل و استفادہ از اراں خارج از حصر است و مذکورست در کتب و رسائل ایشاں و مشہور است میاں ایشاں کہ حاجت نیست کہ آں را ذکر کنیم و شاید کہ منکر و متعصب سود نہ کند او را کلمات ایشاں عافانا اللہ من ذلک^۱۔</p>
---	--

اللہ اکبر، ان منکران بے دولت کی بے نصیبی یہاں تک پہنچی کہ اکابر علماء و عرفاء کو کلمات

^۱ اشعة المعات کتاب الجہاد باب حکم الاسراء فصل اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۳/۲۰۲

حضرت اولیائے کرام سے انھیں نفع پہنچنے کی امید نہ رہی اور فی الواقع ایسا ہی ہے۔ یوں نہ مانئے تو آزمائیجے اور ان ہزار در ہزار ارشادات بی شمار سے امتحاناً صرف ایک کلام پاک فرزند و لبند صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کریں جو بتصریح اعظم اولیاء سید الاولیاء و امام الاصفیاء و قطب الاقطاب و تاج الاوتاد و مرجع الابدال و مفزع الافراد اور باعتبار اکابر علماء امام شریعت و سردار امت و محی دین و ملت و نظام طریقت و بحر حقیقت و عین ہدایت و دریائے کرامت ہے۔ وہ کون، ہاں وہ سید الاسیاد و لہب المراد سیدنا و مولانا و ملاذنا و ماؤنا و غوثنا و غیثنا حضرت قطب عالم و غوث اعظم سید ابو محمد عبدالقادر حسنی حسینی صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الاکرام و علی آلہ و علیہ و بارک و سلم، اور وہ کلام پاک نہ ایسا کہ کسی ایسے ویسے رسالے یا محض زبانوں پر مشہور ہو بلکہ اکابر و اجلہ ائمہ کرام و علمائے عظام مثل امام اجل عارف باللہ سید الفقراء ثقفہ ثبت، حجت فقیہ محدث راویۃ الحضرة و العلیۃ القادریۃ سیدنا امام ابو الحسن نور الدین علی بن الجریر نحی شطنونی پھر امام کرام شیخ الفقہاء فرد الوفاء عالم ربانی لوائے حکمت یمانی سیدنا امام عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی مکی پھر فاضل اجل فقہیہ اکمل محدث اجمل شیخ الحرم المحترم مولانا علی قادری حنفی مروی مکی و بقیۃ السلف جلیل الشرف صاحب کرامات عالی و برکات معالی و مولانا محمد ابو المعالی سلمی معالی پھر شیخ شیوخ علماء الہند محقق فقیہ عارف نبیہ مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی و غیر ہم کبرائے ملت و عظمائے امت قدسنا اللہ تعالیٰ باسرار ہم و افاض علینا من برکاتہم و انوار ہم نے اپنی تصانیف جلیلہ و مستندہ و مثل بحجۃ الاسرار شریف و خلاصۃ المفاتر و نزهۃ الخاطر الفاتر و تحفۃ قادریہ و اخبار الاحیاء و زبدۃ الآثار و غیرہ میں ذکر و روایت فرمایا کہ حضور پر نور جگر پارہ شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیہ و بارک و سلم ارشاد فرماتے ہیں:

<p>جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دفع ہو اور جو اللہ عزوجل کی طرف کسی حاجت میں مجھ سے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو، اور جو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر</p>	<p>من استغاث فی کربۃ کشف عنہ و من نادانی باسی فی شدۃ فرجت عنہ و من توسل بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت لہ و من صلی رکعتین یقراء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم یصلی ویسلم علی رسول اللہ</p>
---	---

<p>درود و سلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ حاجت روا ہو۔</p> <p>یہ بندہ (یعنی احمد رضا) عرض کرتا ہے کہ میرے آقا مولیٰ! آپ نے سچ فرمایا اللہ تعالیٰ آپ سے اور آپ کے متوسلین اور آپ کی اولاد سے راضی ہو، تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے آپ کے والد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وارث، رحمت اور آقائے نعمت بنایا، اللہ تعالیٰ آپ کے والد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ پر اور آپ سے منسوب سب پر رحمتیں نازل فرمائے اور برکتیں اور سلامتی اور کرم فرمائے، آمین یا رحم الراحمین۔ والحمد لله رب العالمین (ت)</p>	<p>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویزکر فی ثم یخطو الی جهة العراق احدی عشرة خطوة ویزکر اسی ویزکر حاجتہ فانہا تقضی باذن اللہ تعالیٰ¹۔</p> <p>یقول العبد صدقت یا سیدی یا مولائی رضی اللہ تعالیٰ عنک وعن کل من کان لک ومنک فالحمد لله الذی جعل وارث ابیک المرسل رحمة ومولی النعمة و صلی اللہ تعالیٰ علی ابیک وعلیک وعلی کل من انتہی الیک وبارک وسلم وشرف وکرم آمین آمین یا ارحم الراحمین والحمد لله رب العالمین۔</p>
---	--

حضرت ابوالعالی قدس سرہ العالی کی روایت میں الفاظ کریمہ کشفْتُ فَرَجْتُ قَضِيَّتْ بِصِنِّهِ مَتَكَلَّمُ مَعْلُومٌ هِيَ، وہ ان کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:

<p>عمر بزاز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جو شخص مصیبت میں مجھ سے استغاثہ کرے گا میں مدد کروں گا، اس سے اس کی تکلیف دور کروں گا اور جو سختی میں مجھے ندا کرے گا اس کی سختی کو دور</p>	<p>عمر بزاز قدس سرہ میگوید من شنیدہ ام از حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ہر کہ در کربتہ بمن استغاثہ کند کشفتم عنہ دور گردانم آن کربتہ را از او، و ہر کہ در شدتہ بنام من ندا کند فرجت عنہ خلاص بخشم اور از ازاں</p>
---	---

¹ بهجة الاسرار ذكر فضل اصحابه وبشراهم مصطفى البابی مصر ص ۱۰۲

<p>شدت و ہر کہ در حاجتے تو تسل بمن کند در حضرت جل و علا قضیت لہ حاجت اورا بر آرم^۱۔</p>	<p>کردوں گا اور خلاصی دلاؤں گا، اور جو اپنی حاجت میں مجھے سے توسل کرے گا اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی حاجت پوری کروں گا۔ (ت)</p>
---	--

علامہ علی قاری بعد ذکر روایت فرماتے ہیں:

<p>قَدْ جَرَّبْتُ ذَلِكَ مَرَارًا فَصَحَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ^۲۔</p>	<p>بیشک یہ بارہا تجربہ کیا گیا ٹھیک اترا، اللہ تعالیٰ کی رضا شیخ پر ہو۔ (ت)</p>
---	---

فقیر غفرلہ نے اس نماز مبارک کی ترکیب و بعض نکات و لطائف غریب میں ایک مختصر رسالہ مسٹی بہ ازہار الانوار من صباء
صلوٰۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ) میں اس کے ہر ہر فعل کے ثبوت کو کافی، ہر ہر جز کے احادیث کثیرہ و اقوال ائمہ و حکم شرعیہ سے
اثبات وافی ہیں ایک مفصل رسالہ نفسیہ بر فوائد جلیلہ مسٹی بہ "ازہار الانوار من یمر صلوٰۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ)" تصنیف کیا
جس کی خداداد شوکت قاہرہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے واللہ الحمد۔ ایمان سے کہنا یہ وہی اولیاء ہیں جن پر تم یہ جیتا بہتان
اٹھاتے ہو مگر وہ تو حضرات اولیاء تمہیں منکر متعصب فرمائی چکے، تم پر ارشادات اولیاء کا کیا اثر ہو، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم۔ عنان قلم روکتے روکتے سخن طویل ہوا جاتا ہے۔ چند فوائد ضروریہ لکھ کر ختم کیا چاہئے۔

فائدہ ضروریہ

حضرت امام سفیان ثوری قدس سرہ النوری کی نقل قول میں مخالف نے ستم کار سازی کو کام فرمایا ہے۔ اصل حکایت شاہ
عبدالعزیز صاحب کی فتح العزیز سے سنئے، لکھتے ہیں:

<p>شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شام کی نماز میں امامت فرمائی جب ایک نعبد و</p>	<p>شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در نماز شام امامت میکرو، چوں ایک نعبد و ایک</p>
---	---

^۱ تحفہ قادریہ باب دہم فی التوسل الیہ الخ قلمی ص ۷۶

^۲ نزہۃ الخاطر و الفاتر

<p>ایک نستعین پر پہنچے بیہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش میں آئے تو لوگوں نے دریافت کیا، اے شیخ! آپ کو کیا ہو گیا تھا؟ فرمایا: جب ایک نستعین کہا تو خوف ہوا کہ مجھ سے یہ نہ کہا جائے اے جھوٹے، پھر طبیب سے دوا کیوں لیتا ہے۔ امیر سے روزی اور بادشاہ سے مدد کیوں مانگتا ہے؟ اس لئے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ انسان کو خدا سے شرم کرنی چاہئے کہ پانچ وقت اس کے حضور کھڑا ہو کر جھوٹ بولتا ہے مگر یہاں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ غیر اللہ سے اس طرح مدد مانگنا کہ اسی پر اعتماد ہو اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر نہ جانا جائے حرام ہے اور اگر توجہ حضرت حق ہی کی طرف ہے اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر جانتا ہے اور اللہ کی حکمت اور کارخانہ اسباب پر نظر کرتے ہوئے ظاہری طور پر غیر سے مدد چاہتا ہے تو یہ عرفان سے دور نہیں، اور شریعت میں بھی جائز اور روا ہے اور انبیاء اور اولیاء نے ایسی استعانت کی ہے۔ اور درحقیقت یہ استعانت غیر سے نہیں ہے بلکہ یہ حضرت حق سے ہی استعانت ہے۔ (ت)</p>	<p>نستعین گفت بیہوش افتاد، چوں بخود آمد گفتند اے شیخ! ترا چه شده بود؟ گفت چوں وایک نستعین گفتم ترسیدم کہ مرا بگویند کہ اے دروغ گو! چرا از طبیب دارومی خواهی واز امیر روزی واز بادشاہ یاری می جوئی، ولہذا بعضی از علماء گفته اند کہ مرد را باید کہ شرم کند از آنکہ ہر روز و شب پنج نوبت در مواجہہ پروردگار خود استادہ دروغ گفتمہ باشد، لیکن درینجا باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہ کہ اعتماد برآں غیر باشد و اورا مظہر عون الہی نداند حرام است، واگر التفات محض بجانب حق است و اورا مظاہر عون دانستہ و نظربہ کارخانہ اسباب و حکمت او تعالیٰ درآں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید، دور از عرفان نخواہد بود، ودر شرع نیز جائز و رواست، وانبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند ودر حقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است لا غیر،^۱</p>
--	---

مخالف صاحب نے دیکھا کہ حکایت اگر صحیح طور پر نقل کریں تو ساری قلعی کھل جاتی ہے طبیبوں سے دوا چاہنی، امیروں سے نوکری مانگنی، بادشاہوں سے مقدمات وغیرہا میں رجوع کرنا سب شرک ہو جاتا ہے جس میں خود بھی مبتلا ہے۔ لہذا از طبیب دوا وغیرہ الفاظ کی جگہ یوں بتایا کہ "غیر حق سے مدد مانگو مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا" تاکہ جاہلوں کے بہکانے کو اسے بہ زور زبان

^۱فتح العزیز (تفسیر عزیز) تفسیر سورہ فاتحہ پارالم افغانی دارالکتب دہلی ص ۸

حضرت انبیاء و اولیاء علیہم السلام والثناء سے استعانت پر جمائیں اور آپ حکیم جی سے دوا کرانے، نواب راجہ کی نوکری کرنے، منصف ڈپٹی کے یہاں نالاش لڑانے کو الگ بچ جائیں، سببِحان اللہ کہاں وہ تبتل تام واسقاط تدبیر واسباب کا مقام جس کی طرف امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس قول میں ارشاد فرمایا جس کے اہل مریض ہوں تو دوانہ کریں۔ بیماری کو کسی سبب کی طرف نسبت نہ فرمائیں، عین معرکہ جہاد میں کوڑا ہاتھ سے گر پڑے تو دوسرے سے نہ کہیں آپ ہی اتر کے اٹھائیں، اور کہاں مقام شریعت مطہرہ واحکام جواز و منع و شرک و اسلام مگر ان ذی ہوشوں کے نزدیک کمال تبتل و شرک متقابل ہیں کہ جو اس اعلیٰ درجہ انقطاع محض و تفریض تام پر نہ ہو امشرک ٹھہرایا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو، اسی حکایت کے بعد شاہ صاحب نے کیسی تصریح فرمادی کہ استعانت بالغیر وہی ناجائز ہے کہ اس غیر کو مظہر عون الہی نہ جانے بلکہ اپنی ذات سے اعانت کا مالک جان کر اس پر بھروسہ کرے، اور اگر مظہر عون الہی سمجھ کر استعانت بالغیر کرتا ہے تو شرک و حرمت بالائے طاق، مقام معرفت کے بھی خلاف نہیں خود حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ایسی استعانت بالغیر کی ہے۔

مسلمانو! مخالفین کے اس ظلم و تعصب کا ٹھکانا ہے کہ بیمار پڑیں تو حکیم کے دوڑیں، دوا پر گریں، کوئی مارے پیٹے تو تھانے کو جائیں، رپٹ لکھائیں، ڈپٹی وغیرہ سے فریاد کریں، کسی نے زمین دہالی کہ تمسک کاروپہ نہ دیا تو منصف صاحب مدد کیجیو، حج بہادر خبر لیجیو، نالاش کریں، استغاثہ کریں، غرض دنیا بھر سے استعانت کریں اور حصر ایک نستعین کو اس کے منافی نہ جانیں، ہاں انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سے استعانت کی اور شرک آیا، ان کاموں کے وقت آیت کا حصر کیوں نہیں یاد آتا، وہاں تو یہ ہے کہ ہم خاص تجھی سے استعانت کرتے ہیں، کیا مخالفین کے نزدیک "خاص تجھی" میں بید، حکیم، تھانیدار، جمعدار، ڈپٹی، منصف، حج وغیرہ سب آگئے کہ یہ اس حصر سے خارج نہ ہوئے، یا معاذ اللہ آیہ کریمہ کا حکم ان پر جاری نہیں، یہ خدا کے ملک سے کہیں الگ بستے ہیں، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

غرض مخالفین خود بھی دل میں خوب جانتے ہیں کہ آیہ کریمہ مطلق استعانت بالغیر کی اصلا ممانعت نہیں، نہ وہ ہر گز شرک یا ممنوع ہو سکتی ہے بلکہ استعانت حقیقیہ ہی رب العزۃ جل و علا سے خاص فرمائی گئی ہے اور اس کا اختصاں کسی طرح حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

سے استعانت جائزہ کا منافی نہیں ہو سکتا مگر عوام بیچاروں کو بہکانے اور محبوبان خدا کا نام پاک ان کی زبان سے چھڑانے کو دیدہ و دانستہ قرآن و حدیث کے معنی بدلتے ہیں، تو بات کیا سر کی کھلی اور دل کی بند ہیں، پاؤ تلو کی نظر آتی ہے۔ حکیم جی کو علاج کرتے، تھانیدار کو چوریاں نکالتے، نواب راجہ کو نوکریاں دیتے، ڈپٹی منصف کو مقدمات بگاڑتے سنبھالتے، آنکھوں دیکھ رہے ہیں، ان کہ امداد و اعانت سے کیونکر منکر ہوں اور حضرات علیہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام و الثناء سے جو باطن و ظاہر قاهر و باہر مددیں پہنچ رہیں ہیں، وہ نہ دل کے اندھوں کو سو جھیں اور نہ ہی اپنے نصیبے میں ان کی برکات کا حصر سمجھیں پھر بلا کیونکر یقین لائیں، جیسے معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کہ ان کے پیشوا ظاہری عبادتیں کرتے کرتے مر گئے، کرامات اولیاء کی اپنے میں بوند نہ پائی، ناچار منکر ہو گئے ع

چونہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

(جب انھوں نے حقیقت کو نہ سمجھا تو افسانہ کی راہ اختیار کی۔ ت)

پھر ان حضرات کو ڈپٹی، منصف، حکیم سے خود بھی کام پڑتا رہتا ہے ان سے استعانت کیونکر شرک کہیں، معذرا ان لوگوں سے کوئی کاوش بھی نہیں۔ دل میں آزار تو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ و الثناء سے ہے۔ ان کا نام تعظیم و محبت سے نہ آنے پائے ان کی طرف کوئی سچی عقیدت سے رجوع نہ لائے۔ "وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿۱﴾" (عنقریب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت)

فائدہ مہم

مخالفین بیچارے کم علموں کو اکثر دھوکا دیتے ہیں کہ یہ تو زندہ ہیں فلاں عقیدہ یا معاملہ ان سے شرک نہیں، وہ مردہ ہیں ان سے شرک ہے۔ یا یہ تو پاس بیٹھے ہیں ان سے شرک نہیں، وہ دور ہیں ان سے شرک ہے و علی هذا القیاس طرح طرح کے بہبودہ و سواس، مگر یہ سخت جہالت بے مزہ ہے جو شرک ہے وہ جس کے ساتھ کیا جائے شرک ہی ہوگا، اور ایک کے لئے شرک نہیں تو کسی کے لئے بھی شرک نہیں ہو سکتا، کیا اللہ کے شریک مردے نہیں زندے ہو سکتے ہیں دور کے نہیں ہو سکتے پاس کے ہو سکتے ہیں، انبیاء نہیں ہو سکتے حکیم ہو سکتے ہیں، انسان نہیں ہو سکتے۔

^۱ القرآن الکریم ۲۶/۲۲

فرشتے ہو سکتے ہیں، حاشا للہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا، تو مثلاً جو بات ندا خواہ کوئی شے جس اعتقاد کے ساتھ کسی پاس بیٹھے ہوئے زندہ آدمی سے شرک نہیں وہ اسی اعتقاد سے کسی دور والے یا مردے بلکہ اینٹ پتھر سے بھی شرک نہیں ہو سکتی، اور جو ان میں سے کسی سے شرک ٹھہرے وہ قطعاً یقیناً تمام عالم سے شرک ہو گی، اس استعانت ہی کو دیکھئے کہ جس معنی پر خدا سے شرک ہے یعنی اسے قادر بالذات و مالک مستقل جان کر مدد مانگنا۔ بہ اس معنی اگر دفع مرض میں طبیب یا دوا سے استمداد کرے یا حاجت فقر میں امیر یا بادشاہ کے پاس جائے یا انصاف کرانے کو کسی پگھری میں مقدمہ لڑائے، بلکہ کسی سے روز مرہ کے معمولی کاموں ہی میں مدد لے جو بالیقین تمام مخالفین روزانہ اپنی عورتوں، بچوں، نوکروں سے کرتے کراتے رہتے ہیں، مثلاً یہ کہنا کہ فلاں چیز اٹھا دے یا کھانا پکا دے، یا پانی پلا دے سب شرک قطعی ہے کہ جب یہ جانا کہ اس کام کے کر دینے پر انھیں خود اپنی ذات سے بے عطائے الہی قدرت ہے تو صریح کفر اور شرک میں کیا شبہ رہا، اور جس معنی پر ان سب سے استعانت شرک نہیں یعنی مظہر عون الہی و واسطہ وسیلہ و سبب سمجھنا اس معنی پر حضرات انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ و الثناء سے کیوں شرک ہونے لگی، مگر حکیم، امیر، بیچ، اولاد، نوکر، جو رو، ان سب کو مظہر عون و سبب و وسیلہ جاننا جائز ہے۔ اور ان حضرات عالیہ کو کہ وہ اعلیٰ مظہر و اعظم سبب و افضل وسائل بلکہ منتہی الاسباب و غایۃ الوسائط و نہایۃ الوسائل ہیں، ایسا سمجھنا شرک ہو گیا، ہزار تقب بریں بے عقلی و نا انصافی، غرض پانی و ہیں مڑتا ہے کہ جو کچھ غصہ ہے۔ وہ حضرات محبوبان خدا کے بارے میں ہے۔ جو رو، یار، بچے مددگار، نوکر، کار گزار مگر انبیاء، و اولیاء کا نام آیا اور سر پر شرک کا بھوت سوار یہ کیا دین ہے۔ کیسا ایمان ہے! ولا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسلمین اس نکتے کو خوب محفوظ ملحوظ رکھیں، جہاں ان چالا کوں، عیاروں کو کوئی فرق کرتے دیکھیں کہ فلاں عمل یا فلاں اعتقاد فلاں کے ساتھ شرک ہے فلاں سے نہیں، یقیناً جان لیجئے کہ نرے جھوٹے ہیں، جب ایک جگہ شرک نہیں تو اس اعتقاد سے کسی جگہ شرک نہیں ہو سکتا، واللہ الہادی الی طریق سوی۔

فائدہ ضروریہ

مخالفین جب سب طرح عاجز آجاتے ہیں اور کسی طرف راہ مفر نہیں پاتے تو ایک نیا شگوفہ

چھوڑتے ہیں کہ صاحبو! ہم بھی اسی استعانت کو شرک کہتے ہیں جو غیر خدا کو قادر بالذات و مالک مستقل بے عطائے الہی جان کر کی جائے، اور اپنی بات بنانے اور خجالت مٹانے کو ناحق ناروا بیچارے عوام مومنین پر جیتا بہتان باندھتے ہیں کہ وہ ایسا ہی سمجھ کر انبیاء و اولیاء سے استعانت کرتے ہیں ہمارا یہ حکم شرک انھیں کی نسبت ہے۔ اس ہارے درجہ کی بناوٹ کا لافہ تین طرح کھل جائے گا۔

ادعا: صریح جھوٹے ہیں کہ صرف اسی صورت کو شرک جانتے ہیں ان کے امام خود تقویۃ الایمان میں لکھ گئے ہیں: "کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہوتا ہے۔"¹

کیوں اب کہاں گئے وہ جھوٹے دعوے۔

حاجی: ان کے سامنے یوں کہئے کہ یا رسول اللہ! حضور کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ اعظم و نائب اکرم و قاسم نعم کیا، دنیا کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، خزانوں کی کنجیاں، مدد کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں رکھیں، روزانہ دو وقت تمام امت کے اعمال حضور کی بارگاہ میں پیش کرائے، یا رسول اللہ! میرے کام میں نظر رحمت فرمائے اللہ کے حکم سے میری مدد و عافیت فرمائے۔ اب ان لفظوں میں تو صراحتہ قدرت ذاتی کا انکار اور مظہر عون الہی کی تصریح ہے ان میں تو معاذ اللہ اس ناپاک گمان کی بو بھی نہیں آسکتی، یہ کہتے جائے اور ان صاحبوں کے چہرے کو غور کرتے جائے، اگر بکثادہ پیشانی سے سنیں اور آثار کراہت و غیظ ظاہر نہ ہو جب تو خیر، اور اگر دیکھئے کہ صورت بگڑی، ناک بھوں سمٹی، منہ پر دھوئیں کی مانند تاریکی دوڑی، تو جان لیجئے کہ دلی آگ اپنا رنگ لائی ع

کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

سبحان اللہ! میں عبث امتحان کو کہتا ہوں بارہا امتحان ہو ہی لیا، ان صاحبوں میں نواب دہلوی مصنف ظفر جلیل تھے، حدیث عظیم و جلیل ثابت یا محمد انی تو جہت بک الی ربی فی حاجتی ہذا لتقضی لی حکم صحاح ستہ سے تین صحاح جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ،

¹ تقویۃ الایمان پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۷

² جامع الترمذی ابواب الدعوات ۱۲/ ۱۹۷ و المستدرک کتاب صلوٰۃ التطوع ۱/ ۳۱۳، و کتاب الدعاء ۵۱۹، سنن ابن ماجہ ابواب الصلوٰۃ باب

ما جاء فی صلوٰۃ الحاجۃ (بیچ ایم سعید کینی کراچی ص ۱۰۰)

میں مروی اور اکابر محدثین مثل امام ترمذی و امام طبرانی و امام بیہقی و ابو عبد اللہ حاکم امام عبد العظیم منذری وغیرہم سے صحیح فرماتے آئے ہیں جسے خود حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کے لئے تعلیم، اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زمانہ اقدس اور حضور کے بعد زمانہ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاجت روائی کا ذریعہ بنایا، اس میں کیا تھا، یہی ناکہ یا رسول اللہ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ وہ میری حاجت روا فرمائے، اس میں معاذ اللہ قدرت بالذات کی کہاں بوتھی جو نواب صاحب کو پسند نہ آئی کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کا پاس نہ صحابہ و تابعین کی تعلیم و عمل کا لحاظ نہ اکابر حفاظ حدیث کی تصحیح کا خیال، سخت ڈھٹائی کے ساتھ حاشیہ ظفر جلیل پر حدیث صحیح کو زور زبان و زور بہتان رد کرنے کے لئے عقل و شرع کی قید سے بے دھڑک بے پر کی اڑادی کہ یہ حدیث قابل حجت نہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس واقعہ عبرت خیز کا بیان ہمارے رسالہ انوار الانوار میں ہے۔ اب دیکھئے کہ نہ فقط اولیاء بلکہ خود حضور پر نور سید الانبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ و الثناء سے استعانت جائز و محمودہ، خود حضور اقدس کی فرمودہ، صحابہ و تابعین کی معمولہ و مقبولہ، صحیح حدیث میں ان لوگوں کا یہ حال ہے "قُلْ مُؤْتُوا بَعِيْظَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ" ①۔

حاشیہ: سب جانے دو، سرے سے یہ ناپاک ادعا ہے کہ بندگان خدا محبوبان خدا کو قادر مستقل جان کر استعانت کرتے ہیں، ایک ایسی سخت بات ہے جس کی شاعت پر اطلاع پاؤ تو مدتوں تمہیں توبہ کرنی پڑے اہل لا الہ الا اللہ پر بدگمانی حرام، اور ان کے کام کہ جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی نخواستہی معاذ اللہ معنی کفر کی طرف ڈھال لے جانا قطعاً گناہ کبیرہ ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جَنَّبُوْا عَنْ اٰقِبَانِ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِسْمٌ" ②	اے ایمان والو! بہت گمانوں کے پاس نہ جاؤ، بیشک کچھ گمان گناہ ہیں۔
--	--

اور فرماتا ہے:

"وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ" ③	پیچھے نہ پڑ اس بات کے جو تجھے تحقیق نہیں۔
--	---

① القرآن الکریم ۱۱۹/۳

② القرآن الکریم ۱۲/۴۹

<p>بیشک کان آنکھ، دل سب سے سوال ہونا ہے۔</p>	<p>"إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئَلًا" ①</p>
<p>اور فرماتا ہے:</p>	
<p>کیوں نہ ہو کہ جب تم نے اسے سنا تو مسلمان مردوں عورتوں نے اپنی جانوں یعنی اپنے بھائی مسلمانوں پر نیک گمان کیا ہوتا۔</p>	<p>"لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ لَخَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا" ②</p>
<p>اور فرماتا ہے:</p>	
<p>اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب ایسا نہ کرنا اگر ایمان رکھتے ہو۔</p>	<p>"يَعْلَمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا إِلَيْهِ أَبَدًا إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ" ③</p>
<p>رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:</p>	
<p>گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ (اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، اور ترمذی نے روایت کیا۔ ت)</p>	<p>ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ④ رواه مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی۔</p>
<p>اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:</p>	
<p>تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا (اسے امام مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔ ت)</p>	<p>افلا شققت عن قلبه ⑤ رواه مسلم وغیرہ۔</p>
<p>علماء کرام فرماتے ہیں کلمہ گوئے کلام میں اگر ننانوے ۹۹ معنی کفر کے نکلیں اور ایک تاویل اسلام کی پیدا ہو تو واجب ہے اسی تاویل کو اختیار کریں اور اسے مسلمان ٹھہرائیں کہ حدیث میں آیا ہے۔</p>	
<p>اسلام غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں کیا جاتا،</p>	<p>الاسلام یعلو ولا یعلیٰ ⑥ رواه الروایانی</p>

① القرآن الکریم ۱۷/۳۶

② القرآن الکریم ۲۴/۱۲

③ القرآن الکریم ۲۴/۱۷

④ صحیح بخاری باب قول اللہ عز وجل من بعد وصیة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۷۷

⑤ سنن ابن داؤد باب علی ما یقاتل المشرکون آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۳۵۵

⑥ سنن الدارقطنی کتاب النکاح باب المہر دار المحاسن للطباعة قاہرہ ۳/۳۵۲

<p>(اسے روایاتی، دارقطنی، بہیقی، ضیاء اور خلیل نے عائد بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔)</p>	<p>والدارقطنی والبیہقی والضیاء والخلیل عن عائذ بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔</p>
---	--

نہ کہ بلاوجہ منہ زوری سے صاف ظاہر، واضح، معلوم، معروف معنی کا انکار کر کے اپنی طرف سے ایک ملعون، مردود، مصنوع مطرود احتمال گھڑیں اور اپنے لئے علم غیب اور اطلاع حال کا دعویٰ کر کے زبردستی وہی ناپاک مراد مسلمانوں کے سر باندھیں، قیامت تو نہ آئے گی، حساب تو نہ ہوگا، ان بہتانوں، طوفانوں پر بارگاہ قہار سے مطالبہ جواب تو نہ ہوگا، ہاں ہاں جواب تیار کر رکھو اس سخت وقت کے لئے جب مسلمانوں کی طرف سے جھگڑتا آئے گا، لا الہ الا اللہ ہاں اب جانا چاہتے ہیں سنگر لوگ کہ کس پلٹے پر پلٹا کھاتے ہیں، یوں اعتبار نہ آئے تو اپنے کذب کا امتحان کر لو، اہل استعانت سے پوچھو تو کہ تم انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام والثناء کو عیاذ باللہ خدا یا خدا کا ہمسریا قادر بالذات یا معین مستقل جانتے ہو یا اللہ عزوجل کے مقبول بندے اس کی سرکار میں عزت و وجاہت والے اس کے حکم سے اس کی نعمتیں بانٹنے والے مانتے ہو، دیکھو تو تمہیں کیا جواب ملتا ہے۔ امام علامہ خاتمۃ المجتہدین تقی الملہ والدرین فقیہ محدث ناصر السنہ ابوالحسن علی بن عبدالکافی سسکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب مستطاب شفاء السقام میں استمداد واستعانت کو بہت احادیث صریحہ سے ثابت کر کے ارشاد فرماتے ہیں:

<p>یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور انور کو خالق اور فاعل مستقل ٹھہراتے ہوں یہ تو اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت سے منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے اے میرے آقا! آپ نے سچ فرمایا اللہ تعالیٰ</p>	<p>لیس المراد نسبة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الخلق والاستقلال بالافعال هذا لا یقصدہ مسلم فصرف الکلام الیہ ومنعہ من باب التلبیس فی الدین و التشویش علی عوام الموحدین¹۔ صدقہت یا سیدی جزاک اللہ عن الاسلام و</p>
---	---

¹ شفاء السقام فی زیارة خیر الانام الباب الثامن فی التوسل الخ نورہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۷۵

المسلمین خیرا، آمین!	آپ کو سلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (ت)
----------------------	--

فقہی محدث علامہ محقق عارف باللہ امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی کتاب افادت نصاب جوہر منظم میں حدیثوں سے استعانت کا ثبوت دے کر فرماتے ہیں:

فالتوجه والاستغاثۃ بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیرہ لیس لہما معنی فی قلوب المسلمین غیر ذلک ولا یقصد بہما احد منهم سواہ فمن لم یشرح صدرہ لذلک فلیبک علی نفسہ نسأل اللہ العافیۃ والمستغاث بہ فی الحقیقۃ ہو اللہ و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واسطۃ بینہ و بین المستغیث فهو سبخنہ مستغاث بہ والغوث منہ خلقا و ایجادا و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مستغاث والغوث منہ سببا و کسبا ¹ ۔	یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور اقدس کے سوا اور انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کی طرف توجہ اور ان سے فریاد کے یہی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں اس کے سوا کوئی مسلمان اور معنی نہیں سمجھتا ہے نہ قصد کرتا ہے تو جس کا دل اسے قبول نہ کرے وہ آپ اپنے حال پر روئے، ہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں حقیقتاً فریاد اللہ عزوجل کے حضور ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے اور اس فریادی کے بیچ میں وسیلہ و واسطہ ہیں، تو اللہ عزوجل کے حضور فریاد ہے اور اس کی فریاد رسی یوں ہے کہ مراد کو خلق و ایجاد کرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور فریاد ہے اور حضور کی فریاد رسی یوں ہے کہ حاجت روائی کے سبب ہوں اور اپنی رحمت سے وہ کام کریں جس کے باعث اس کی حاجت روا ہو۔
--	---

مخالف کو کریماکا مصرعہ یاد رہا کہ:

نداریم غیر از تو فریاد رس

(ہم تیرے سوا کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے۔ ت)

اور وہ بیشک حق ہے جس کے معنی ہم اوپر بیان کر آئے مگر یہ یاد نہ آیا کہ اس کے کبرائے طاقت کے اکابر و عمائد حضور پر نور سیدنا و مولانا و غوثنا و ماوینا حضرت غوث اعظم غوث الثقلین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم و آباءہ الکرام و علیہ و علی مریدہ و مجیبہ و بارک و سلم کو فریاد رس مان رہے ہیں۔

¹ الجوبہر المنظم الفصل السابع فیما ینبغی للزائر الخ المطبعة الخیریہ مصر ص ۶۲

شاہ ولی اللہ صاحب ہمعات میں لکھتے ہیں:

<p>آج اگر کسی کو روح خاص سے مناسبت پیدا ہو جائے اور وہاں سے فیضیاب ہو تو غالباً بعید نہیں کہ یہ کمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مناسبت سے حاصل ہوا ہوگا یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملا ہوگا۔ (ت)</p>	<p>امروز اگر کسی را مناسبت بروح خاص پیدا شود واز آں جا فیض بردار غالباً بیرون نیست از آنکہ این معنی بہ نسبت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باشد یا بہ نسبت حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ^۱</p>
---	--

شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبیت بیان کر کے فرماتے ہیں:

<p>یہ وہ مرتبہ ہے جو کسی انسان کو نصیب نہ ہوا، ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل سے اس کا کچھ حصہ اولیائے امت تک پہنچا، پھر یہ حضرات اس کی برکت سے مسجود خلائق اور محبوب قلوب ہوئے جیسے حضرت غوث الاعظم اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما^۲</p>	<p>این مرتبہ ازاں مراتب است کہ هیچکس را از بشر نہ دادہ اند، مگر بہ طفیل این محبوبے بر خے از اولیاء امت اور اشمہ محبوبیت آل نصیب شدہ مسجود خلائق و محبوبیت دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم و سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما^۲</p>
--	---

مرزا مظہر جانجانا اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں:

<p>حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کہ "میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے" کی تاویل میں انہوں نے لکھا ہے۔ (ت)</p>	<p>آنچه در تاویل قول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ نوشتہ اند^۳</p>
--	---

^۱ ہمعات ہمعہ ۱۱ اکادمیۃ الشاہ ولی اللہ حیدرآباد ص ۶۲

^۲ فتح العزیز (تفسیر عزیزی) سورۃ النہ نشرح مسلمہ بکڈ پو لال کتواں دہلی ص ۳۲۲

^۳ کلمات طبیات فصل دوم در مکاتیب مرزا مظہر جانجانا مطبع مجتہدائی دہلی ص ۱۹

انہی کے ملفوظات میں ہے:

<p>غوث الثقلین کی توجہ اپنے سلسلے سے وابستہ حضرات کی طرف بہت معلوم ہوئی ہے آپ کے سلسلے کے کسی ایسے شخص سے ملاقات نہ ہوئی جو آپ کی توجہ سے محروم ہیں۔ (ت)</p>	<p>الثقات غوث الثقلین بحال متوسلان طریقہ علیہ ایساں بسیار معلوم باشد بایچ کس از اہل این طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک آن حضرت بحالش مبذول نیست¹۔</p>
--	---

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی سیف المسلول میں لکھتے ہیں:

<p>کارخانہ ولایت کے فیوض پہلے ایک شخص پر نازل ہوئے۔ پھر اس سے منقسم ہو کر ہر زمانے کے اولیاء کو ملے اور کسی ولی کو ان کے توسط کے بغیر فیض نہ ملا، حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور سے قبل یہ منصب عالی حسن عسکری علیہ السلام کی روح سے متعلق تھا، جب غوث الثقلین پیدا ہوئے تو یہ منصب آپ سے متعلق ہوا اور محمد مہدی کے ظہور تک یہ منصب حضرت غوث الثقلین کی روح سے متعلق رہے گا، اس لئے آپ نے فرمایا میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ پھر غوث پاک کا یہ قول "میرے بھائی اور دوست موسیٰ بن عمران تھے" بھی اس پر دلالت کرتا ہے (ت)</p>	<p>فیوض و سرکات کارخانہ ولایت اول بریک شخص نازل می شود و ازاں تقسیم شدہ بہر یک از اولیائے عصر می رسد و بہ ہیچ کس از اولیاء اللہ بے توسط او فیض نمی رسد این منصب عالی تا وقت ظہور سید الشرفاء حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر الجیلانی بروح حسن عسکری علیہ السلام متعلق بودہ چون حضرت غوث الثقلین پیدا شد، این منصب مبارک ہوئے متعلق شدہ تا ظہور محمد مہدی این منصب بروح مبارک حضرت غوث الثقلین متعلق باشد و لہذا آن حضرت قدمی ہذہ علی رقبہ کل ولی اللہ فرمودہ، و قول حضرت غوث الثقلین انھی و خلیلی کان موسیٰ بن عمران نیز براس دلالت دارد²۔</p>
--	---

یہ سب ایک طرف، خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی صراط مستقیم میں اپنے پیر کا حال لکھتے ہیں:

<p>حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین</p>	<p>"روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین و"</p>
---	---

¹ کلمات طیبات ملفوظات مرزا مظہر جانجاناں مطبوعہ مجتہدانی دہلی ص ۸۳

² السیف المسلول لقاضی ثناء اللہ پانی پتی (مترجم اردو) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۵۲

جناب حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی متوجہ حال حضرت ایشاں گردیدہ ^۱ ۔	نقشبندی ارواح مبارکہ ان کے حال پر متوجہ تھیں۔ (ت)
--	---

اسی میں ہے:

شخصیکہ در طریقہ قادریہ قصد بیعت سے کند البتہ او را در جناب غوث الاعظم اعتقادے عظیم بہم می رسد (الی قولہ) کہ خود را از مرہ غلامان آن جناب می شمارداہ ملخصاً ^۲ ۔	ایک شخص نے قادری طریقے میں بیعت کا ارادہ کیا یقیناً اس کو جناب حضرت غوث الثقلین میں بہت گہرا اعتقاد تھا (الی قولہ) خود کو آنجناب کے غلاموں میں شمار کیا (ملخصاً) (ت)
---	--

اسی میں ہے:

اولیائے عظام مثل حضرت غوث الاعظم و حضرت خواجہ بزرگ ^۳ الخ۔	اولیائے عظام جیسے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خواجہ بزرگ (ت)
---	--

یہی امام الطائفہ اپنی تقریر ذبیحہ مندرج مجموعہ زبدۃ النصائح میں لکھتے ہیں:

اگر شخصے بڑے راخانہ پرور کند تا گوشت او خوب شود او را ذبح و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوراند خللے نیست ^۴ ۔	اگر کوئی شخص کوئی بکرا گھر میں پالے تاکہ اس کا گوشت اچھا ہو جائے اور اس کو ذبح کر کے پکا کر غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو کوئی خلل نہیں۔ (ت)
--	---

ایمان سے کہو، "غوث الاعظم" کے یہی معنی ہوئے کہ "سب سے بڑے فریاد رس" یا کچھ اور۔ خدا کو ایک جان کر کہنا "غوث
الثقلین" کا یہی ترجمہ ہوا کہ "جن و بشر کے فریاد رس" یا کچھ اور، پھر یہ کیسا کھلا شرک تمہارا امام اور اس کا سارا خاندان بول رہا
ہے قول کے سچے ہو تو ان سب کو ذرا جی کرا کر کے مشرک بے ایمان کہہ دو، ورنہ شریعت کیا ان کی خانگی ساخت ہے کہ فقط باہر
والوں کے لئے خاص ہے گھر والے سب اس سے مستثنیٰ ہیں۔

^۱ صراط مستقیم خاتمہ در بیان پارہ از واردات و معاملات الخ المکتبہ السلفیہ لاہور ص ۱۶۶

^۲ صراط مستقیم تکملہ باب چہارم در بیان طریق الخ المکتبہ السلفیہ لاہور ص ۱۳۷

^۳ صراط مستقیم تکملہ در بیان سلوک ثانی راہ ولایت المکتبہ السلفیہ لاہور ص ۱۳۲

^۴ زبدۃ النصائح رسالہ ندور

افسوس اس امام کی تلون مزاجیوں نے طائفہ کی مٹی اور بھی خراب کی ہے۔ آپ ہی تو شرک کا قانون سکھائے جس کی بناء پر طائفہ کے نواب بھوپالی بہادر دبی زبان سے کہہ بھی گئے، غوث اعظم یا غوث الثقلین کہنا شرک سے خالی نہیں اور آپ ہی جب تلون کی لہر آئے تو اپنی موج میں آکر انھیں گہرے میں دھکا دے اور خود دور کھڑا قہقہے لگائے کہ

"إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ" ① (میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہاں کا رب ہے) اب یہ بیچارے رویا کریں۔

اپنا بیڑا کھٹے اور ہو گئے ندیا پار
بانہ نہ میری تھام لی سو آن پڑی منجھار

کون سنتا ہے الحق۔

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلی
(مجنوں کی جان کے لئے دوہرا دکھ اور عذاب ہے صحبت لیلی کی مصیبت اور لیلی کا فراق)

<p>ضعف الطالب والمطلوب ۰ لبئس المولى ولبئس العشير، وحسبنا الله ونعم الوكيل، ولا حول ولا قوة الا بالله العزیز الحكيم، نعم المولى ونعم النصير، والحمد لله رب العالمين، وقيل بعد للقوم الظالمين، وصلى الله تعالى على سيد المرسلين غوث الدنيا وغيث الدين سيدنا ومولانا محمد واله وصحبه اجمعين۔ آمين!</p>	<p>طالب و مطلوب کمزور ہوئے، تو برا مددگار اور برا خاندان، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی اور وہ اچھا وکیل، نیکی کی طرف پھرنا اور قوت صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے جو غالب حکمت والا ہے۔ وہی اچھا مددگار اور اچھا آقا ہے۔ اور رب العالمین کے لئے تمام حمدیں، اور ظالم قوم کو کہا گیا تمہارے لئے بُعد ہے۔ وصلى الله تعالى على سيد المرسلين غوث الدنيا وغيث الدين سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين۔ آمين! (ت)</p>
--	---

الحمد لله کہ یہ نہایت اجمالی جواب اور اتنے اجمال پر کافی و وافی موضع صواب چند جلسات میں ۱۶ شعبان المعظم روز مبارک
جمعہ ۱۳۱۱ ہجریہ قدسیہ کو بوقت عصر تمام اور بلحاظ تاریخ

برکات الامداد لاهل الاستمداد (۱۳۱۱ھ) نام ہوا، نفعنی اللہ بہ و بسائر تصانیفی والمسلمین فی الدارين بالنفع
الاتم، وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه وسلم، واللہ سبحنہ وتعالى اعلم و علمہ جل مجدہ
اتم واحکم۔

تہمت

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدؐ المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم





رسالہ

فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ
 (لفظ شہنشاہ کا مفہوم اور یہ کہ بیشک محبوبانِ خدا کا بقاء الہی دلوں پر قبضہ ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم ط

مسئلہ ۱۶۶: از کانپور محلہ فیل خانہ کہنہ مکان مولوی سید محمد اشرف صاحب وکیل۔ مرسلہ سید محمد آصف صاحب ۸ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ
 حامی سنت، ماجی بدعت جناب مولانا صاحب دَامَتْ فُیُوْ ضُهُمْ، بعد سلام مسنون الاسلام، التماس مرام اینکہ ان دنوں جناب والا
 کا دیوان نعتیہ کمترین کے زیر مطالعہ ہے۔ بعد آداب ملازمان کی خدمت باہرکت میں ملتمس ہوں کہ وہ مصرع کے الفاظ شرعا
 قابل ترمیم معلوم ہوتے ہیں اور غالباً اس ہیچمدان کی رائے سے ملازمان سامی بھی متفق ہوں اور در صورت عدم اتفاق جواب
 باصواب سے تشفی فرمائیں ع

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

اس مصرح میں لفظ "شہنشاہ" خلاف حدیث ممانعت در بارہ قول ملک الملوک ہے بجائے "شہنشاہ" اگر "مرے شاہ" ہو تو کسی قسم کا نقصان نہیں، دوسرا یہ مصرع حضرت غوث اعظم قدس سرہ کی تعریف میں بح
 بندہ مجبور ہے خاطر پر ہے قبضہ تیرا

صحیح حدیث شریف سے ثابت ہے کہ دل خداوند کریم کے قبضہ قدرت میں ہیں، اور وہی ذات مقلب القلوب ہے، چونکہ اس ہیچمدال سراپا عصیان کو ملازمان جناب والا سے خاص عقیدت و ارادت ہے۔ لہذا امیدوار ہے کہ یہ تحریر محض الدین النصیح (دین نصیحت ہے۔ ت) پر محمول فرمائی جائے، بخدا فدوری نے کسی اور غرض سے نہیں لکھا۔
 عریضہ ادب سید محمد آصف عفی عنہ

الجواب:

بسم الله الرحمن الرحيم

<p>سب حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو حقیقی بادشاہ اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی حقیقی بادشاہ نہیں ہے تو جو اس کے غیر کو مقابلہ میں سمجھے تو وہ گمراہ اور بھٹکا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے جہاں کے سردار، عرب و عجم کے جزاد ہندہ جو روئے زمین اور امتوں کے مالک بنے اور آپ کی آل پاک و اصحاب پر اور برکت اور سلامتی فرمائے۔ آمین۔ (ت)</p>	<p>الحمد لله هو الشاه. والشاه الشاهنشاه. لا ملك سواه. فمن ادعاه دونه فقد ضل وتاه. وصلى الله تعالى عليه سيد العالم. مالك الناس ديان العرب والعجم. الذي ملك الارض ورقاب الامم، وعلى اله وصحبه وبارك وسلم، آمين!</p>
--	---

کرم فرمائے مکرم ذی الطف والکرم مکرمی سیدی محمد آصف صاحب زید کریم، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
 نوازش نامہ تشریف لایا، ممنون فرمایا، حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ کے صرف انھیں دو مصرعوں میں تامل فرماتے سے شکر الہی بجالیایا کہ اس میں بحمد اللہ تعالیٰ آپ کی سنیت خالصہ اور محبت و تعظیم حضور پر نور سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا شاہد پایا، ورنہ قوم بے ادب خذلہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو ان اور اق میں معاذ اللہ معاذ اللہ ہزاروں شرک بھرے ہیں، کہ ان دو لفظوں کو ان سے کچھ بھی نسبت نہیں، حالانکہ بحمد اللہ تعالیٰ اس میں جو کچھ ہے اکابر ائمہ دین و اعظم عرفائے کالمین کے ایمان کامل

کا ایک مختصر نمونہ ہے۔ جیسا کہ فقیر کی کتاب "سلطنة المصطفى في ملكوت كل الوالي" کے مطالعہ سے ظاہر ہے۔ واللہ الحمد۔ اب شکر یہ کے ساتھ بتوفیقہ تعالیٰ جواب عرض کروں، امید کہ جس خالص اسلامی محبت سے یہ اطلاع دی اسی پر ان جوابوں کو مبنی سمجھ کر ویسی ہی نظر سے ملاحظہ کریں گے، وباللہ التوفیق۔

جواب سوال اول: لفظ "شہنشاہ" اولاً بمعنی سلطان عظیم السطنتہ محاورات میں شائع، وذائع ہے۔ اور عرف و محاورہ کو افادہ مقاصد میں دخل تام، قال اللہ تعالیٰ: "وَأُمْرًا يَعْرِفُ"¹ (اور بھلائی کا حکم دوت)

خود ہمارے فقہاء کرام میں امام اجل علاء الدین ابو العلاء لیشی ناصحی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا لقب "شاہان شہد، ملک الملوک" تھا ائمہ و علمائے مابعد جو ان کے فتاویٰ نقل کرتے ہیں اسی لقب سے انھیں یاد فرماتے ہیں اور وہ جناب فقہت مآب خود اپنے دستخط! انھیں الفاظ سے کرتے، امام رکن الدین ابو بکر محمد بن المغاخرین عبدالرشید کرمانی جو اہر الفتاویٰ کتاب الاجارہ باب سادس میں فرماتے ہیں:

امام، قاضی، شاہوں کے شاہ ابو العلاء ناصحی سے یہ استفتاء کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک موقوفہ زمین سال بھر کے لئے اجارہ میں دی تو کیا اس کا یہ فعل از روئے شرع جائز و درست ہے ۱۲م، فقہاء کی ایک جماعت نے فتویٰ دیا کہ یہ اجارہ قطعی اور لازمی طور پر باطل ہے۔ ۱۲م، میرا عدم جواز کا یہ فتویٰ دینا دینداروں کے لئے کافی ہے تاکہ میں اپنی جمع کردہ چیزوں کی وجہ سے ظالم نہ ہو جاؤ۔ ۱۲م
شاہوں کے شاہ ابو العلاء اس کا مجیب ہے دین الہی کے غلبہ کے لئے ہمیشہ دعا گو ہے۔ ۱۲م

قال الامام القاضي ملك الملوك ابو العلاء الناصحي
لما سئل عن اجراء موقوفه مائة سنة هل يجوز
افتى ببطلان الاجارة معشر
من زمرة الفقهاء قطعاً لازماً
وبذلك افتى للمتدين حسبة
كيلا اكون بها حرز ظالماً
ملك الملوك ابو العلاء مجيبه
لمعز دين الله مدعو دائماً²

¹ القرآن الكريم ۱۹۹ / ۷

² جواہر الفتاویٰ کتاب الاجارۃ الباب السادس قلمی نسخہ ورق ۱۳۸ صفحہ ۲۷۵

اسی کی ۳ کتاب القضاء میں ایک اور مسئلہ اس جناب سے بایں عنوان نقل فرمایا:

قال القاضي الامام ملك الملوك ابو العلاء الناصبي ¹ -	قاضی امام شاہوں کے شاہ ابو العلاء ناصبی نے کہا ۱۲م۔
--	---

پھر ۳ تیسرے مسئلے میں فرمایا:

قال القاضي الامام ملك الملوك هذا الماعرض عليه محضر ² -	قاضی امام، شاہوں کے شاہ نے یہ کہا، جب ان کے پاس دستاویز پیش کیا گیا۔ ۱۲م
---	--

اس میں ان کا منظوم فتویٰ نقل کیا جس کے آخر میں فرمایا:

شاهان شه ملك الملوك ابو العلاء نظم الجواب، منظماً ومفصلاً -	شاہوں کے شاہ ابو العلاء نے اس جواب کو نظم اور ترتیب اور تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ۱۲م
--	---

پھر فرمایا: قال ملك الملوك³ (شاہوں کے شاہ نے فرمایا۔ ت) اور ان کا چوتھا فتویٰ نقل کیا جس کے آخر میں فرمایا:

شاهان شه ملك الملوك ابو العلاء نظم الجواب لكل من هو قد عرف	شہنشاہ وقت ابو العلاء نے اس جواب کو ہر جانکار شخص کے لئے مرتب کیا۔ ۱۲م
---	--

پھر ان کا پانچواں فتویٰ نقل فرمایا جس کے دستخط یوں فرمائے ہیں:

شاهان شه ملك الملوك ابو العلاء نظم الجواب مبیناً لمنارہ ⁴	شاہوں کے شاہ ابو العلاء نے جواب کو یوں مرتب فرمایا کہ اس کے ہر پہلو کو واشگاف کر دیا۔ ۱۲م
---	---

پھر ان کا چھٹا فتویٰ نقل کیا جس کے دستخط ہیں:

شاهان شه ملك الملوك ابو العلاء هادی امیر الہومنین لقد نظم ⁵ -	شاہوں کے شاہ ملک الملوك ابو العلاء مسلمانوں کے امیر و رہبر نے اس جواب کو مرتب کیا۔ ۱۲م
---	--

یونہی کتاب الوقف میں ان کے متعدد فتاویٰ نقل فرمائے ازاں جملہ ایک کلام کا ختم یہ ہے:

¹ جواہر الفتاویٰ کتاب القضاء ص ۳۵۳ ورق ۱۷۷

² جواہر الفتاویٰ کتاب القضاء ص ۳۵۳ ورق ۱۷۷

³ جواہر الفتاویٰ کتاب القضاء ص ۳۵۳ ورق ۱۷۷

⁴ جواہر الفتاویٰ کتاب القضاء ص ۳۵۳ ورق ۱۷۷

⁵ جواہر الفتاویٰ کتاب القضاء ص ۳۵۳ ورق ۱۷۷

شاہوں کے شاہ ابو العلاء اس کا مجیب ہے جو دین الہی کے غلبہ کے لئے شکر کے ساتھ دعا کرتا ہے۔ ۱۲م	ملك الملوك ابو العلاء مجیبہ معز دین اللہ یشکر داعیاً ^۱ ۔
---	--

ایک کے آخر میں ہے

شہنشاہ ملک الملوک ابو العلاء نے یہ جواب اس شخص کے لئے مرتب کیا جو اللہ عزوجل کی پناہ کا طالب ہے۔ ۱۲م	شاهان شہ ملك الملوك ابو العلاء نظم الجواب لمن تعفى باله ^۲ ۔
--	---

یون ہی ۱۵۲۱۲ کتاب البیوع میں ان کے چار^۳ فتوے نقل فرمائے ہر ایک کی ابتداء انھیں لفظوں سے کی:

قال القاضي الامام ملك الملوك ^۳ ۔	قاضی، امام، ملک الملوک نے کہا۔ (ت)
---	------------------------------------

^۱ اغرض کتاب مستطاب ان کے فتوے صواب اور ان کے ان گرامی الفاظ سے مشحون ہے۔

علامہ خیر الدین رملی استاد صاحب در مختار رحمہما اللہ تعالیٰ نے فتاویٰ خیر یہ کتاب الاجارہ میں نوازل سے نقل فرمایا:

شاہوں کے شاہ ابو العلاء سے اس شخص کے بارے میں استفتاء کیا گیا جس نے ایک قف کی ہوئی زمین کو سال بھر کے لئے اجرت میں دیا تو کیا حکم ہے۔ ۱۲م۔	قال سئل ملك الملوك ابو العلاء فيمن اجر دار موقوفة مائة سنة ^۴ الخ۔
--	---

^۴ اسی کی کتاب القضاء باب خلل المحاضرة والسجلات میں در بارہ سماع فرمایا:

متاخرین میں معتمد و مستند علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ ایسے شخص کو قتل کرنا جائز ہے حتیٰ کہ شاہوں کے شاہ ناصحی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے ۱۲م۔	فحول المتأخرين افتوا بجواز قتله حتى قال ملك الملوك الناصحى رحمه الله تعالى ^۵ ۔
--	--

^۱ جواہر الفتاویٰ کتاب الوقف، قلمی ص ۳۰۹ ورق ۱۵۵

^۲ جواہر الفتاویٰ کتاب الوقف ص ۳۱۰ ورق ۱۵۵

^۳ جواہر الفتاویٰ کتاب البیوع الباب السادس قلمی نسخہ ص ۲۵۹ ورق ۱۳۰

^۴ فتاویٰ خیر یہ کتاب الاجارہ دار المعرفة بیروت ۱۲/۲

^۵ فتاویٰ خیر یہ کتاب ادب القاضی باب خلل المحاضر والسجلات دار المعرفة بیروت ۲۰/۲

۱۸ پھر ان کا منظوم فتویٰ نقل فرمایا ہے

ایسے شخص کو قتل کرنا مشروع بلکہ اس کے زجر و توبیح کے لئے واجب ہے اور اس میں قتل عین عدل ہے۔ شاہوں کے شاہ ملک الملوک ابو العلاء نے ہر فضیلت و علم رکھنے والوں کے لئے اس جواب کو مرتب کیا ۱۲	القتل مشروع علیہ واجب زجر الہ والقتل فیہ مقنع شاہان شہ ملک الملوک ابو العلاء نظم الجواب لکل من ہو یبع ع ^۱ ۔
--	---

۱۹ حضرت عمدۃ العلماء والاقتیاء زبدۃ العرفاء والاولیاء مولوی معنوی سیدی محمد جلال الملئۃ والدین رومی بلخی قدس سرہ الشریف مثنوی شریف میں ایک بادشاہ کی حکایت میں فرماتے ہیں نہ

بادشاہ نے کہا اس کی اجرت کم کر دی جائے اور اگر وہ آمادہ جنگ ہو تو روزنا چھپے سے اس کا نام نکال دو۔ ۱۲	گفت شاہنشاہ جزا آتش کم کنید در بجنگد نامش از خط برزید ^۲
---	---

۲۰ نیز ابتدائے مثنوی مبارک میں فرماتے ہیں نہ

بادشاہ کے دونوں امیر (اپنی) شہر سمرقند آئے اور اس مرد زرگر کو بادشاہ کی جانب سے خوشخبری دی ۱۲	تا سمرقند آمدند آن دو امیر پیش آں زرگر ز شاہنشہ بشیر ^۳
---	--

۲۱ وہی فرماتے ہیں:

اس خوش نصیب مرد زرگر کو بادشاہ کے پاس لے آئے تاکہ اس شمع طراز معشوقہ پر اسے قربان کر دے۔ ۱۲	پیش شاہنشاہ بروش خوش نیاز تا بسوزد بر سر شمع طراز ^۴
---	---

۲۲ اسی میں فرمایا ہے

اور بہت سے مختلف قسم کے برتن بھی (بنا) جو بادشاہوں کی بزم مسرت کی زیب و زینت نہیں ۱۲	ہم ز انواع اوانی بے عدد کا پنچماں در بزم شاہنشاہ سزد ^۵
--	--

^۱ فتاویٰ خیریہ کتاب ادب القاضی باب خلل المحاضر والسجلات دار المعرفۃ بیروت ۲۰/۲

^۲ مثنوی معنوی در بیان آنکہ ترک الجواب جواب مقدر این سخن الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر چہارم ص ۳۸

^۳ مثنوی معنوی فرستادن بادشاہ رسولاں سمرقند در طلب زرگر نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ص ۹

^۴ مثنوی معنوی فرستادن بادشاہ رسولاں سمرقند در طلب زرگر نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ص ۹

^۵ مثنوی معنوی فرستادن بادشاہ رسولاں سمرقند در طلب زرگر نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ص ۹

۲۳ حضرت عارف باللہ داعی الی اللہ سیدی مصلح الدین سعد شیرازی قدس سرہ فرماتے ہیں:

جمال الانام مفخر الاسلام سعد ابن الاتابك الاعظم شاهنشاہ المعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب و العجم ¹ ۔	مخلوق کے جمال، اسلام کے لئے قابل فخر، سعد ابن اتابک اعظم، قابل عظمت شہنشاہ لوگوں کی گردنوں کے مالک عرب و عجم کے بادشاہوں کے مولیٰ و آقا ۱۲م۔
---	--

۲۴ نیز فرماتے ہیں:

بارعیت صلح کن و زجنگ خصم ایمن نشین زانکہ شاہنشاہ عادل رارعیت لشکر است ²	رعایا کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آ، اور پھر دشمن کی جانب لڑائی سے بے خوف رہ، کیونکہ عادل بادشاہ کے لئے رعایہ ہی لشکر ہے۔ ۱۲م۔
---	---

۲۵ نیز فرماتے ہیں:

شہنشہ برآشفقت کاینک وزیر تعلل میندیش و حجت مگیر ³	بادشاہ نے غصے سے کہا اے وزیر! بہانہ مت بنا اور حجت مت لا ۱۲م
---	---

۲۶ نیز فرماتے ہیں:

سرپد غرور از تحلل تہی حرامش بود تاج شاہنشی ⁴	جو سر صبر و تحلل سے خالی اور کبر و نخوت سے پر ہو وہ بادشاہی کے تاج سے محروم ہوتا ہے۔ ۱۲م
--	---

۲۷ نیز فرماتے ہیں:

دواں آمدش گلہ بانے ز پیش شہنشہ برآورد تغلق ز کیش ⁵	بادشاہ کے پاس سامنے سے ایک چرواہا دوڑتا آیا بادشاہ نے (اسی وقت) تیر ترکش سے نکال لیا ۱۲م
--	---

¹ گلستان سعدی دیباچہ کتاب دانش سعدی تہران ایران ص ۱۲

² گلستان سعدی باب اول تہران ایران ص ۳۰

³ بوستان باب اول ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور ص ۳۴

⁴ بوستان باب اول ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور ص ۳۸

⁵ بوستان باب اول ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور ص ۴۲

۲۸ محبوب محبوب الہی حضرت عارف باللہ سیدی خسرو قدس سرہ، اوخر قرآن السعدین صفت تحت شاہی میں فرماتے ہیں نہ

کیست جز ازوے کہ نہد پائے راست پیش شکوہ کہ شہنشاہ راست ¹ -	اس کے سوا کون ہے جو بادشاہ کی شان و شوکت کے سامنے سیدھا پاؤں رکھے ۱۲م
---	--

۲۹ عارف باللہ اما العلماء حضرت مولانا نور الدین جامی قدس سرہ السامی تحفۃ الاحرار میں فرماتے ہیں:

زد بجاں نوبت شاہنشی کوکبہ فخر عبید الہی ²	حضرت عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ستارہ افتخار نے دنیا میں اپنی شہنشاہی کا نقارہ بجا دیا ۱۲
---	--

۳۰ حضرت خواجہ شمس الدین حافظ قدس سرہ فرماتے ہیں نہ

خان بن خان شہنشاہ شہنشاہ نژاد آنکہ مے زبید اگر جان جہانش خوانی ³	خان بن خان خاندانی شاہوں کے شاہ جسے جان جہاں کا خطاب زیب دیتا ہے۔ ۱۲م۔
--	---

۳۱ نیز فرماتے ہیں نہ:

ہم نسل شہنشاہ زمان است ہم نقد خلیفہ زمین است ⁴ -	زمانہ کے بادشاہوں کا ہم رتبہ، خلیفہ زمین کا ہم جنس ہے۔ ۱۲م
--	--

۳۲ حضرت مولانا نظامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں نہ

گزارندہ شرح شاہنشی چنین داد پر سندہ را آگہی ⁵	احکام شاہی کی تفصیل سنانے والے نے سائل کو یوں آگاہ کیا۔ ۱۲م
---	--

۳۳ مخدوم قاضی شیخ شہاب الدین تفسیر بحر موج میں فرماتے ہیں:

"سلطان السلاطین خداوند باعز و تمکین بادشاہ سلیمان فرارح"⁶

1

2 تحفۃ الاحرار

3 دیوان حافظ ردیف الباء حامد اینڈ کمپنی لاہور ص ۳۸۳

4 دیوان حافظ ترکیب بند حامد اینڈ کمپنی لاہور ص ۲۶۹

5

6 تفسیر بحر موج

غرض کلمات اکابر میں اس کے صدہا نظائر ملیں گے، ہمیں کیلا لائق ہے کہ ان تمام ائمہ و رفقاء و علماء و عرفاء رحمہم اللہ تعالیٰ قدست اسرارہم پر طعن کریں وہ ہم سے ہر طرح اعراف و اعلم تھے، لہذا واجب کہ بتوفیق الہی نظر فقہی سے کام لیں، اور اس لفظ کے منع و جواز میں تحقیق مناظر کریں کہ مسئلہ قطعاً معقول المعنی ہے نہ کہ محض تعبدی

فاقول: وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ سے ہے۔) ظاہر ہے کہ اصل منشائے منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں۔ اس کے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعاً مختص بحضرت عزت و عزجلالہ ہیں، اور اس معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحتہ کفر ہے کہ اس کے استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی سلطنت ہے یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشا ہرگز کوئی مسلمان اس کا ارادہ کر سکتا ہے نہ زہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے، بلکہ قطعاً قطعاً عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینہ قاطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موجد کے اَنْبَتَ الرَّبِيعِ الْبَقَلِ (موسم ربیع نے سبزہ اگایا) کہنے میں تصریح فرمائی، نیز فتاویٰ خیرہ میں یہ ہے:

<p>سئل فی رجل حلف لا یدخل هذه الدار الا ان یحکم علیہ الدھر فدخل هل یحنت (اجاب) لا، وهذا مجاز لصدورہ عن الواحد والحکم القضاء واذا ادخلها فقد حکم اسی قضی علیہ رب الدھر بدخولها وهو مستثنی من یمینہ. فلا حنت^۱۔</p>	<p>ایک ایسے شخص کے بارے میں استفتاء کیا گیا جس نے یہ قسم کھالی تھی کہ اس گھر میں داخل نہ ہوں گا، جب تک کہ اس پر زمانہ کا حکم نہ ہو، پھر وہ اس گھر میں داخل ہوا تو کیا اس کی قسم ٹوٹ جائیگی، جواب نفی میں ملا، چونکہ موجد سے یہ جملہ صادر ہوا اس لئے مجاز قرار پائے گا اور حکم بمعنی قضاء ہے وار جب وہ شخص داخل ہوا تو اس کا دخول رب الدھر کے حکم اور قضاء سے ہوا ہے اور یہ اس قسم سے مستثنیٰ ہے لہذا حانت نہ ہوگا۔</p>
---	--

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگرچہ نہ مراد نہ مفہوم مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعاً

^۱ فتاویٰ خیرہ کتاب الایمان دار المعرفۃ بیروت ۸۷/۱

باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں منع ہو جائیں گے، پہلے خود اسی لفظ "شہنشاہ" کی وضع و ترکیب لیجئے، مثلاً قاضی القضاة امام الائمہ شیخ الشیوخ، شیخ المشائخ، عالم العلماء، صدر الصدور، امیر الامراء، خان خانان بگاء بگ و غیر ہما کہ علماء و مشائخ و عامہ سب میں رائج ہیں، شیخ المشائخ، سلطان الاولیاء، محبوب الہی اور شیخ الشیوخ حضرت سیدنا شہاب الحق والدین عمر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا لقب ہے۔ جواہر الفتاویٰ کتاب اصول الدین و کتاب اصول فقہ و کتاب الایمان و کتاب الغضب و کتاب الدعوی و کتاب الکراہت و غیر باسب کے باب سادس میں امام علاء الدین سمرقندی کو عالم العلماء فرمایا۔ امام اجل عبدالرحمن اوزاعی امام اہل الشام کہ امام اعظم ابوحنیفہ و امام مالک کے زمانے میں تھے اور تبع تابعین کے اعلیٰ طبقے میں ہیں، امام مالک کو عالم العلماء فرمایا کرتے۔ زرقانی علی الموطا میں ہے:

<p>امام مالک تو مشہور امام ہیں، رئیسوں میں رئیس، عقلاء میں کامل تر، فضلا میں سب سے فہیم، امام اوزاعی جب امام مالک کا تذکرہ کرتے تو فرماتے کہ عالم العلماء مدینہ والوں کے عالم اور حرین طیبین کے مفتی نے فرمایا ہے۔ ۱۲م</p>	<p>امام مالک فهو الامام المشهور صدر الصدور اکمل العقلاء واعقل الفضلاء كان الاوزاعي اذا ذكر مالكا قال قال عالم العلماء وعالم اهل المدينة ومفتي الحرمين 1</p>
--	---

امام الائمہ امام محمد بن خزیمہ حافظ الحدیث کا لقب ہے۔ قاضی القضاة اسلامی سلطنتوں کا معرف عہدہ ہے۔ عامہ کتب فقہ میں اس کا اطلاق موجود، اور ائمہ کی زبانوں پر شائع، درمختار کتاب القضاة میں ہے:

<p>کوئی بھی قاضی اپنا نائب اس وقت مقرر کر سکتا ہے جب اس کو نائب بنانے کے اختیارات سپرد کردئے گئے ہوں مثلاً یہ کہے میں نے تمہیں قاضی القضاة بنایا۔ قاضی القضاة (چیف جسٹس) وہ ہے جسے علی الاطلاق تصرف کا حق حاصل ہو چاہے تقلید ہو یا نہ ہو ۱۲م۔</p>	<p>لايستخلف قاض نائباً الا اذا فوض اليه كجعلتك قاضى القضاة وهو الذى يتصرف فيهم مطلقاً تقليد اولاً 2</p>
---	---

¹ شرح الزرقانی علی موطا الامام مالک مقدمة الكتاب دار المعرفة بيروت ۳/۲۱

² الدار المختار کتاب القضاة فصل في الحبس مطبع مجتہدی دہلی ۷۸/۲

بحر الرائق ورد المحتار کتاب الوقف میں ہے:

استدانت بامر القاضی میں ان کی مراد قاضی سے "قاضی القضاة" ہے اور امور اوقاف میں جہاں بھی "قاضی" کا لفظ آیا ہے اس سے یہی (قاضی القضاة) مراد ہے۔ ۱۲م۔	قولہم فی الاستدانة بامر القاضی المراد به قاضی القضاة وفي کل موضع ذکر والقاضی فی امور الاوقاف ¹
--	---

امیر الامراء، خان خانان، بگاہ بگ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے الفاظ ہیں اور معنی ایک، یعنی سرور سراں، سردار اسراروں، سید الاسیاء، اور اگر امیر امر بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین، شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم و استغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاة و حاکم الحاکمین و عالم العلماء و سید الاسیاء حضرت رب العزت عزوجل ہی کے لئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر، بلکہ بنظر حقیقت اصلہ صرف قاضی و حاکم و سید و عالم بھی اسی کے ساتھ خاص،

اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے، بیشک اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے۔	قال اللہ تعالیٰ: "وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيْرُ ۝۲"۔
---	--

وقال اللہ تبارک و تعالیٰ:

اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھرے جاؤ گے۔	"لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝۳"۔
---	---

وقال اللہ تعالیٰ:

حکم نہیں مگر اللہ کا۔	"اِنَّ الْحُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ ۝۴"۔
-----------------------	--------------------------------------

وقال اللہ تعالیٰ:

وہی علم و حکمت والا ہے۔	"وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۵"۔
-------------------------	--------------------------------------

وقال اللہ تعالیٰ:

جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا	"يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقْوِلُ
--	---

¹ رد المحتار کتاب الوقف فصل یراعی شرط الواقف الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۲۱۰

² القرآن الکریم ۲۰/۲۰

³ القرآن الکریم ۸۸/۲۸

⁴ القرآن الکریم ۳۰/۱۲

⁵ القرآن الکریم ۲/۲۶

«مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا»¹ تمہیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں۔

وفد بنی عامر نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: أَنْتَ سَيِّدُنَا حضور ہمارے سید ہیں۔ فرمایا: السَّيِّدُ اللّٰهُ سید تو خدا تعالیٰ ہی ہے۔

رواہ احمد ابوداؤد² عن عبد اللہ بن الشخبیر العامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
اسے روایت کیا ہے احمد اور ابوداؤد نے عبد اللہ بن شخبیر عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ت)

یوں ہی نہ ملک الملوک بلکہ صرف مالک ہی، قال اللہ تعالیٰ:

«لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِصْمُ»³ اسی کے لئے ملک اور اسی کے لئے تعریف۔

وقال اللہ تعالیٰ:

«يَمَنُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ»⁴ آج کس کی بادشاہی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی حدیث مَلِكِ الْمُلُوكِ کی تعلیل میں فرمایا: لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ بادشاہ کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ رواہ مسلم⁵ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے روایت کیا ہے مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ت) اور امام الائمہ، شیخ الشیوخ شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق قطعاً کفر کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے، اور معنی یہ ٹھہریں گے کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی شیخ و امام ہے۔ اور یہ صراحت کفر ہے۔ مگر حاشا ان تمام الفاظ میں نہ ہر گز یہ معنی قائلین کی مراد نہ ان کے اطلاق سے مفہوم و مفاد اور اس پر

¹ القرآن الکریم ۱۰۹/۵

² سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی کراہیۃ التماح آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۰۶، مسند احمد بن حنبل عن عبد اللہ المکتب الاسلامی

بیروت ۴/۲۴

³ القرآن الکریم ۱/۶۴

⁴ القرآن الکریم ۱۶/۴۰

⁵ صحیح مسلم کتاب الادب باب تحریم التسمی بملک الاملاک قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۰۸

دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو مابدولت و اقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں، امراء و وزراء کو بندہ حضور و فدوی خاص لکھتے ہیں جن کے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ و رسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کر جائیں، مگر ہر گز اپنی ادنیٰ سی توہین پر در گزر نہ کریں گے، یہی جبار انہیں امراء کو قاضی القضاة امیر الامراء و خان خانان و بگاہ بگ خطاب دیتے اور خود لکھتے، اور اوروں سے لکھواتے، اور لوگوں کو کہتے، لکھتے دیکھتے، سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں بلکہ جو انکے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنیٰ ابہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود ان سلاطین پر بھی حاکم و افسر و بالا و برتر و سردار و سرور ہیں، تو کیا امکان تھا کہ اسے ایک آن کے لئے بھی روارکھتے، تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادہ و افادہ ہر طرح قطعاً یقیناً متروک و مجبور ہے۔ جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا، بعینہ بدایت یہی حال شاہنشاہ کا ہے۔ کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان ہو سکتا ہے کہ امام اجل ابو العلاء علاء الدین ناصحی امام اجل ابو بکر رکن الدین کرمانی، علامہ اجل خیر الملتہ والدین رملی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین _____ عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی، فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیر ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم و قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار، اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے تو بے ارادہ و بے افادہ اگر مجرد احتمال منع کے لئے کافی ہوتا وہ تمام الفاظ بھی حرام ہوتے حالانکہ خواص و عام سب میں شائع و ذائع ہیں خصوصاً قاضی القضاة کہ انہیں فقہائے کرام کا لفظ اور قدیم و حدیث کے ان کے عامہ کتب میں موجود ہے۔ اس میں اور شاہنشاہ میں کیا فرق ہے۔ لاجرم امام قاضی عیاض مالکی المذہب نے فرمایا:

ان میں بادشاہوں کا بادشاہ اور یوں وہ قاضی القضاة کا قول کہتے ہیں اھ مرقات میں اس کو نقل کیا۔ (ت)	ومنہم قولہم شاه ملوک و کذا ما یقولون قاضی القضاة اھنقلہ فی المرقاة
--	--

اسی کی مانند امام حجر شافعی المذہب نے زواجر میں اپنے یہاں کے بعض ائمہ سے نقل کیا۔

¹ مرقاة المفاتیح کتاب الادب باب اسامی الفصل الاول المكتبة الحبیبیہ کو ۸ / ۵۱۷، کمال المعلم بفوائد مسلم باب تحریر التسی

مگر جانتے ہو کہ یہ قاضی القضاة عہ کس کا لقب ہے اور کب سے رائج ہے۔ سب میں پہلے یہ لقب ہمارے امام عہ: امام ماوردی کا لقب "اقضی القضاة" تھا:

کما فی ارشاد الساری^۱ وظنی انه اول من تسبی به وزعم الامام البدر ان هذا ابلغ من قاضی القضاة لانه افعال التفصیل قال ومن جهلاء هذا الزمان من مسطری سجلات القضاة یکتبون للنائب اقضی القضاة وللقاضی الکبیر قاضی القضاة^۲ اه واقرة الامام القسطلانی اقول و عندی ان الامر بالعکس فان اقضی القضاة من له مزیة فی القضاء علی سائر القضاة ولا یلزم ان یکون حاکماً علیهم ومتصرفاً فیهم بخلاف قاضی القضاة کما نقلنا عن الدرالمختار و نظیره املك الملوک یصدق اذا کان اکثر ملکا عنهم بخلاف ملك الملوک فهو الذی نسبة الملوک الیه کنسبة الرعیاء الی الملوک کما لا یخفی فهذا هو الابلیغ وبہ یندفع اعتراض الامام الماوردی والله الحمد منه عفی عنه۔

جیسا کہ ارشاد الساری میں ہے: اور گمان یہ ہے کہ وہ پہلے شخص ہیں جن کا یہ نام رکھا گیا اور امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا گمان ہے کہ اقضی القضاة زیادہ ابلغ ہے قاضی القضاة کی نسبت کیونکہ اس میں افعال تفصیل ہے اور انھوں نے فرمایا ہمارے زمانے کے جاہل قاضیوں کے دفتری لوگ مثلاً نائب قاضی، کو اقضی القضاة لکھتے ہیں اور قاضی کبیر کو قاضی القضاة لکھتے ہیں، اس کلام کو امام قسطلانی نے ثابت رکھا ہے میں کہتا ہوں حالانکہ میرے نزدیک معاملہ بالعکس ہے کیونکہ اقضی القضاة وہ ہے جس کے فیصلے دوسرے قاضیوں کی نسبت زیادہ ہوں اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ قاضیوں کا حاکم ہو اور ان کے متعلق اختیار رکھتا ہو اس کے برخلاف قاضی القضاة ہے جیسا کہ ہم نے در مختار سے نقل کیا ہے اس کی نظیر املك الملوک کا مصداق کثیر مملکت والا دوسروں کے مقابلہ میں بخلاف ملك الملوک اس کو کہتے ہیں جو بادشاہوں کا سردار ہو جس طرح کہ بادشاہ کے لئے رعایا ہوتی ہے جیسا کہ مخفی نہیں لہذا یہ ابلغ ہے اس سے امام ماوردی کا اعتراض ختم ہو گیا، اللہ تعالیٰ کے لیے ہی تمام حمدیں ہیں۔ (ت)

^۱ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب الادب دار الکتب العربی بیروت ۱۱۸/۹

^۲ عمدة القاری شرح صحیح البخاری کتاب الادب باب البغض لاسماء الی اللہ ادارة الطباعة المنیریة بیروت ۲۱۵/۲۲

مذہب سیدنا امام ابو یوسف تلمیذ اکبر سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہوا اور اس زمانہ خیر کے ائمہ کرام تبع تابعین و اتباع اعلام نے اسے مقبول و مقرر رکھا، اور جب سے آج تمام علمائے حنفیہ اور بہت دیگر علمائے مذاہب ثلاثہ میں رائج و جاری و ساری ہے۔ امام اجل علامہ بدر الملتہ والدین محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری شریف میں فرماتے ہیں:

اول من تسبی قاضی القضاة ابو یوسف من اصحاب ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و فی زمنہ کان اساطین الفقہاء و العلماء و المحدثین فلم ینقل عن احد منہم عنکار عن ذلک ¹ ۔	یعنی سب میں پہلے جس کا لقب قاضی القضاة ہو امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا اور ان کے زمانہ میں فقہاء و علماء و محدثین کے اکابر و عمائد تھے، ان میں کسی سے اس کا انکار منقول نہ ہوا۔
--	--

اب ثابت ہوا کہ وہ طعن نہ فقط انھیں ائمہ و فقہاء و اولیاء پر ہوگا جن سے لفظ "شہنشاہ" کی سندیں گزریں، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور ان کے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا اور اس پر جرات ظلم شدید و جہل مدید ہوگی، لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۃ و افادۃ ہر طرح سے شاعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل سے ممنوع نہ کر دے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں تعالیٰ جدُّک حرام ہو، کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع و قطع رکھتا ہے۔ ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، فقیر و قظیم کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید و وجہ اتم اذہان میں متمکن ہو، و لہذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ اَنْتَ سَيِّدُنَا کے جواب میں ارشاد ہوا اَلْسَيِّدُ اللّٰہِ سَيِّدُ اللّٰہِ ہی ہے۔ ابوالحکم کنیت رکھنے پر فرمایا:

ان اللہ هو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابالحکم رواہ ابو داؤد ² والنسائی عن ابی شریح	بے شک اللہ ہی حکم ہے اور حکم کا اعتبار اسی کو ہے تو تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے (اس کو
---	---

¹ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب الادب باب البغض الاسماء الی اللہ ادارة الطباعة المنیریہ بیروت ۲۲/ ۲۱۵

² سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغیر الاسم القبیح آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۲۱، سنن النسائی ادب القضاة باب اذا حکموا رجلا الخ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۰۴

روایت کیا ہے ابو داؤد اور نسائی نے ابی شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ (ت)	رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
---	----------------------

غلاموں کو ارشاد ہوا تھا:

غلام اپنے آقا کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ تمہارا مولیٰ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے (اسے روایت کیا مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ (ت)	لَا يَقُولُ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ ¹ ۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
---	--

ایک حدیث شریف میں آیا:

اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم و علیم ہے۔ اس کو عطا نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (اسے امام بدر محمود نے عمدۃ القاری میں روایت کیا ہے۔ (ت)	لَا تَسْمُوا أَبْنَاءَكُمْ حَكِيمًا وَلَا أَبَا الْحَكِمِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ۔ رواہ عطاء عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ذکرہ الامام البدر ² محمود فی عمدۃ القاری۔
---	---

۶،۵ ایک حدیث شریف میں آیا:

اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ نام خالد اور مالک ہے اس لئے کہ کوئی ہمیشہ نہ رہے گا اور مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے (اسی کو امام بدر نے داؤدی سے ذکر کیا ہے۔)	أَبْغَضُ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ خَالِدٌ وَمَالِكٌ وَذَلِكَ إِنَّ أَحَدًا لَيْسَ يَخْلُدُ وَالْمَالِكُ هُوَ اللَّهُ۔ ذکرہ الامام البدر ³ عن الداودی،
--	--

یوں ہی عزیز و حکم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔ سنن ابی داؤد میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسم عزیز و حکم کو تبدیل فرمادیا، فرمایا اس کی سانید کو بوجہ اختصار ترک کر دیا۔ (ت)	عَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْمَ عَزِيزٍ وَ الْحَكْمِ۔ قَالَ تَرَكَتْ اسَانِيدَهَا اختصارًا ⁴ ۔
---	--

¹ صحیح مسلم کتاب الالفاظ باب حکم اطلاق لفظ العبد الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۳۸/۲

² عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری الادب باب البغض الاسماء ادارة الطباعة المنيرية بيروت ۲۱۵/۲۲

³ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری الادب باب البغض الاسماء ادارة الطباعة المنيرية بيروت ۲۱۵/۲۲

⁴ سنن ابی داؤد کتاب الادب باب تغیر الاسم القبیح آفتاب عالم پریس لاہور ۳۲۱/۲

حدیث شریف میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تسمہ عزیزا۔ رواہ احمد ^۱ والطبرانی فی الکبیر عن عبد الرحمن بن سمرقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	اس کا نام عزیز نہ رکھ، (اس کو روایت کیا ہے احمد اور طبرانی نے کبیر میں عبدالرحمن بن سمرقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ (ت)
---	---

نیز حدیث شریف میں ہے:

نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أَنْ يُسَمَّى الرَّجُلُ حَرْبًا وَوَلِيدًا أَوْ مَرْثَةً أَوْ أَبَا الْحَكَمِ۔ رواہ ^۲ الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ حرب یا ولید یا مرثہ یا حکم نام رکھا جائے۔ (اس کو طبرانی نے کبیر میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)
--	--

حالانکہ یہ الفاظ اوصاف غیر خدا کے لئے خود قرآن عظیم و احادیث، اقوال علماء میں بکثرت وارد، قال اللہ تعالیٰ:

"سَيِّدًا وَحُصُوًّا أَوْ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ" ^۳	سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے۔
--	--

وقال اللہ تعالیٰ:

"وَأَقْبَىٰ سَيِّدًا هَالِكًا الْبَابِ" ^۴	اور دونوں کو عورتوں کا مایاں (سید) دروازے کے۔
--	---

وقال اللہ تعالیٰ:

"فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا" ^۵	تو ایک بیچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک بیچ عورتوں والوں کی طرف سے۔
---	--

^۱ مسند احمد بن حنبل عن عبد الرحمن المكتبة الاسلامی بیروت ۴/ ۱۷۸

^۲ المعجم الکبیر حدیث ۹۹۹۲ المكتبة الفيصلیة بیروت ۱۰/ ۸۹

^۳ القرآن الکریم ۳/ ۳۹

^۴ القرآن الکریم ۱۲/ ۲۵

^۵ القرآن الکریم ۴/ ۳۵

وقال الله تعالى:

"وَأَن حَكَمْتَ فَأَحْكُم بِيَوْمِهِمْ بِالْقِسْطِ" ¹

اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو۔

وقال الله تبارك وتعالى:

"وَأَتَيْنَاهُ الْوَحْيَ صَبِيًّا" ²

اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی۔

وقال الله تبارك وتعالى:

"قَالَ اللَّهُ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِيَهُ الْمُؤْمِنِينَ" ³

تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبرئیل اور نیک ایمان والے۔

وقال الله تعالى عن عبدہز کر یا علیہ الصلوٰۃ والسلام:

"وَأِنِّي خَشِيتُ النَّوَالِمِينَ وَرَأَيْتِي" ⁴

اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے۔

وقال الله تعالى:

"هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ" ⁵

انھیں ہمیشہ اس میں رہنا۔

وقال الله تعالى:

"فَهُمْ لَهَا مَلِكُونَ" ⁶

یہ تو ان کے مالک ہیں۔

وقال الله تعالى:

"وَأَتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ" ⁷

اور وہ پکاریں گے اے مالک!

وقال الله تعالى:

"وَنَادَى إِلَيْكَ" ⁸

اور ہم نے اسے حکمت دی۔

وقال الله تعالى:

"وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا" ⁹

اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی۔

¹ القرآن الکریمہ ۵ / ۳۲

² القرآن الکریمہ ۱۹ / ۱۲

³ القرآن الکریمہ ۲۶ / ۴

⁴ القرآن الکریمہ ۱۹ / ۵

⁵ القرآن الکریمہ ۸۱ / ۸۲

⁶ القرآن الکریمہ ۳۶ / ۷۱

⁷ القرآن الکریمہ ۳۳ / ۷۷

⁸ القرآن الکریمہ ۳۸ / ۲۰

⁹ القرآن الکریمہ ۲ / ۲۶۹

وقال الله تبارك وتعالى:

"وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلَّذِينَ آمَنُوا مِنَ اللَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلَكِنَّ الْمُفْضِلِينَ لَا يَجْعَلُونَ عَيْنًا" ¹	عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔
--	---

وقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم:

انسايد وليد ادم۔ رواه مسلم ² و ابو داؤد عن ابى هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	میں تمام اولاد آدم کا سید (سردارہ) ہوں، (اسے روایت کیا ہے مسلم اور ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ت)
--	--

وقال صلى الله تعالى عليه وسلم:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ رواه البخارى ³ عن ابى بكره رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	بیشک یہ میرا بیٹا سید ہے (یعنی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس کو روایت کیا ہے امام بخاری نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ت)
---	---

وقال صلى الله تعالى عليه وسلم:

اللَّهُ وَرَسُولُهُ، مَوْلَى مَنْ لَمْ يَمُؤْلِ لَهُ، رواه الترمذى ⁴ وحسنه واين ماجه عن امير المومنين عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	اللہ اور اس کا رسول ہر بے موملی کے موملی ہے۔ (اس کو روایت کیا ہے ترمذی نے اور اسے حسن کہا اور ابن ماجہ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ت)
---	--

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

لَقَدْ حَكَمْتُمْ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ،	بے شک تم نے ان یہود کے بارے میں وہ حکم
---	--

¹ القرآن الكريم ۶۳/۸

² صحيح مسلم كتاب الفضائل باب فضل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قديمي كتب خانہ كراچی ۲/۲۳۵، سنن ابى داؤد كتاب السنة باب في

التخدير بن الانبياء آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۸۶

³ صحيح البخارى فضائل اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مناقب الحسن والحسين قديمي كتب خانہ كراچی ۱/۵۳۰

⁴ جامع الترمذى ابواب الفرائض باب ماجاء في ميراث الخال امين كيني كراچی ۲/۳۱۲، سنن ابن ماجه ابواب الفرائض باب ذوى الارحام ۱/۱۱۱

ایم سعید کینی کراچی ص ۲۰۱

رواہ مسلم ^۱ عن عائشہ وعن ابی سعید بن الخدری و النسائی عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔	دیا جو خدائے تعالیٰ کا حکم تھا (اس کو مسلم نے عائشہ اور ابی سعید خدری سے اور نساء نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے۔ ت)
---	---

اسی حدیث شریف میں ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے حکم کے لئے فرمایا۔ انھوں نے عرض کی:

اللہ ورسولہ احق بالحکم رواہ الحافظ ^۲ محمد بن عائذ فی المغازی بسندہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	حکم دینا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حق ہے (اس روایت کیا ہے حافظ محمد بن عائذ نے مغازی میں اپنی مسند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ ت)
--	---

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیما روی الطبرانی فی اوسط۔

حَکِيمٌ اَمَّتِي عَوِيْبٌ۔ ^۳	میری امت کے حکیم عومیر (ابو درداء) ہیں۔
---	---

انصار کرام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی:

یا رسول اللہ اَنْتَ وَاللّٰهُ الْاَعْزُّ الْعَزِيْزُ ^۴ ۔ رواہ ابو بکر ابن ابی شیبہ استاد البخاری و مسلم عن عروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	یا رسول اللہ! خدا تعالیٰ کی قسم حضور ہی سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔ (اسے روایت کیا ہے ابو بکر بن ابی شیبہ استاد بخاری و مسلم نے عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ ت)
---	---

صرف حضور ہی کے لئے عزت ہے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عبد اللہ ابن ابی منافق نے اپنے باپ سے فرمایا:

انک الذلیل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ	بے شک تو ہی ذلیل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ
---------------------------------------	--

^۱ صحیح مسلم کتاب الجہاد باب جواز قتال من نقض العهد الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۵/۲

^۲ المواہب اللدنیہ غزوہ بنی قریظہ حکم سعد بن معاذ المکتب الاسلامی بیروت ۳۶۷/۱

^۳ کنز العمال بحوالہ طس حدیث ۳۳۵۰۸ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۸/۱

^۴ الدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ تحت آیۃ ولله العزۃ ولرسوله الخ مکتبۃ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ۲۲۶/۶

علیہ وسلم ہی عزیز و صاحب عزت ہیں (اسے روایت کیا ہے ترمذی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ یونہی طبرانی نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔	علیہ وسلم العزیز، رواہ الترمذی ¹ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ونحوہ الطبرانی عن اسامة بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
---	--

صحابہ کرام میں بیس ۲۰ سے زائد کا نام حکم ہے۔ تقریباً دس کا نام حکیم۔ اور ساٹھ سے زیادہ کا خالد، اور ایک سو دس ۱۰۰ سے زیادہ کا مالک۔ ان وقائع اور ان کے امثال کثیرہ پر نظر سے ظاہر ہے کہ ایسی ہی میں شرع مطہر کا مقصود کیا تھا اور اس پر قرینہ واضح یہ ہے کہ خود حدیث شریف میں اس کی تعلیل یوں اراد ہوئی کہ:

لَا هَالِكَ إِلَّا اللَّهُ² خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ ہی نہیں۔

ظاہر ہے کہ حصر اسی السید هو اللہ و مولککم اللہ (سید اللہ تعالیٰ ہی ہے اور تمہارا مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔ ت) کے قبیل سے ہے۔ ورنہ خود قرآن عظیم میں ارشاد ہوا:

اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھا۔	"وَقَالَ الْمَلِكُ إِنْجِ أَلْمَرَى" ³
--	---

اور فرمایا:

اور بادشاہ بولا کہ انھیں میرے پاس لے آؤ۔	"وَقَالَ الْمَلِكُ انْتُونِي بِهِ" ⁴
--	---

اور فرمایا:

بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں۔	"إِنَّ الْمُنُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً" ⁵
--	---

امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس معنی کی طرف اشارہ کیا۔ حدیث انما الکرم قلب المؤمن (مومن کا دل کرم کا خزانہ ہے) کے نیچے فرماتے ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صحیح معنی میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن	وقد قال صلى الله تعالى عليه وسلم انما المفلس الذي يفلس يوم القيامة
---	---

¹ جامع الترمذی ابواب التفسیر سورة المنافقون امین کمپنی کراچی ۱۶۵/۲

² صحیح مسلم کتاب الادب باب تحریم التسی بملک الاملاک قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۰۸/۲

³ القرآن الکریم ۱۲/۳۳

⁴ القرآن الکریم ۱۲/۵۰

⁵ القرآن الکریم ۱۲/۳۴

<p>حالت افلاس میں ہو جس طرح آپ کا یہ ارشاد گرامی کہ حلیم و دربار وہ شخص ہے جو غیظ و غضب میں اپنے نفس کو کھڑول میں رکھے، اور اسی کے ہم مثل آپ کا یہ ارشاد بھی ہے۔ "بادشاہت تو صرف اللہ کے لئے ہے: یہاں ذات باری تک بادشاہت کی انتہاء مانی گئی حالانکہ دوسروں کے لیے بھی بادشاہ ہونے کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ فرمایا: بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں ۱۲م</p>	<p>كقوله انما الصرعة الذي يملك نفسه عند الغضب كقوله لا ملك الا الله فوصفه بانتهاء الملك ثم ذكر الملوك ايضاً قال ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها ۱</p>
---	--

وہابیہ و خوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہو کر شرک و کفر میں پڑے کہ اللہ تعالیٰ تو "إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ" ۲ حکم تو اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے، مولیٰ علی نے کیسے ابو موسیٰ کو حکم فرمایا _____ اللہ تعالیٰ تو "إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ" ۳ فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیاء و اولیاء سے کیسے استعانت کی _____ اللہ تعالیٰ تو "قُلْ لَا يَعْزِمُ" ۴ الایۃ فرماتا ہے۔ اہلسنت نے کیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے الطاع غیوب مان لی _____ اور اندھوں نے نہ دیکھا کہ وہی خدا تعالیٰ "فَاتَّبَعْتُمُ الْهَكَامًا" ۵ ایک بیخ بھجی اور "تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ" ۶ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو _____ اور "وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ" ۷ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو _____ اور "إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ" ۸ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے _____ اور "يَجْتَنِي مِنْ رَسُولِهِ مَنْ يَشَاءُ" ۹ جن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے _____ اور "تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ" ۱۰ یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں _____ اور "يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ" ۱۱ بے دیکھے ایمان لائے، وغیرہا فرما رہا ہے "أَفْتَوْهُمْ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ" ۱۲ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔ ۱۲م

۱ صحیح البخاری کتاب الادب باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما الکرم قلب المؤمن قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۳/۲

۲ القرآن الکریم ۳۰/۱۳

۳ القرآن الکریم ۳/۱

۴ القرآن الکریم ۶۵/۲۷

۵ القرآن الکریم ۳۵/۳

۶ القرآن الکریم ۲/۱۵

۷ القرآن الکریم ۳۵/۲

۸ القرآن الکریم ۲۷/۷۲

۹ القرآن الکریم ۱۷۹/۳

۱۰ القرآن الکریم ۳۹/۱۱

۱۱ القرآن الکریم ۳/۳

۱۲ القرآن الکریم ۸۵/۳

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا، اس مقصد کی شرع کی نظر واقعہ تحریم نحر پر ہے کہ ابتداء میں نقیہ و مزفت جرہ و حنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا تھا کہ تساہل نہ واقع ہو، جب اسکی حرمت اور اس سے نفرت مسلمانوں کے دل میں جم گئی اور اس سے کامل تحفظ و احتیاط نے قلوب میں جگہ پائی۔ فرمایا:

انظر فلا یحل شیئاً ولا یحرمہ ^۱ ۔	برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتا۔
---	--

بالجملہ ان اکابر ائمہ و علماء و اولیاء نے مقصود پر نظر فرما کر لفظ شاہنشاہ کا اطلاق فرمایا اور جن کی نظر لفظ پر گئی منع بتایا کما نقلہ فی التتار خانہ (جیسا کہ تارخانہ میں نقل کیا گیا ہے۔ ت) دونوں فریق کے لئے ایک وجہ موجب ہے "لِئَلَّا يَجْهَتْهُمُ مَوْلَاهُمْ"^۲ (ہر ایک کے لئے ایک جہت ہے وہ اس طرف پھرے گا) اس کی نظیر واقعہ نماز ظہر یا عصر ہے کہ جب یہودی بنی قریظہ پر لشکر کشی فرمائی عسکر ظفر پیکر میں اس منادی کا حکم فرمایا کہ:

من كان سامعاً مطيعاً فلا یصلین العصر الا فی بنی قریظہ۔	جو بات سنتا اور حکم مانتا ہو وہ ہر گز عصر نہ پڑھے مگر آبادی بنی قریظہ میں۔
--	--

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم رواں ہوئے، راہ میں وقت عصر ہوا، اس پر دو فریقے ہو گئے بعض نے کہا لا نصلی حتی نأتھا ہم تو جب تک اس آبادی میں نہ پہنچ جائیں نماز نہ پڑھیں گے کہ ہمیں ارشاد فرما دیا ہے کہ نماز وہیں پہنچ کر پڑھنا۔ بعض نے کہا بل نصلی لم یرد منا ذلک بلکہ ہم نماز راہ ہی میں پڑھ لیں گے، ارشاد سے مقصود جلدی تھی نہ یہ نماز قضا کر دی جائے، غرض کچھ نے نماز راہ میں پڑھ لی اور جا ملے، کچھ نے نہ پڑھی، یہاں تک کہ عشاء کے وقت وہاں پہنچے۔ دونوں فریق کا حال بارگاہ اقدس میں معروض ہوا، ولہم یعنفوا احداً منهم، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی پر اعتراض نہ فرمایا۔ رواہ الائمة منهم الشیخان^۳ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس کو ائمہ حدیث خصوصاً شیخین نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

^۱ صحیح مسلم کتاب الاشریہ باب النهی عن الانتیاذ فی الحنتم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۶/۲

^۲ القرآن الکریم ۱۳۸/۲

^۳ صحیح البخاری ابواب صلوٰۃ والخوف باب صلوٰۃ الطالب والمطلوب الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۶/۱

علماء فرماتے ہیں ایک فریق نے مقصود پر نظر کی اور دوسرے نے لفظ کو دیکھا۔
 اقول: یعنی اور اس پر عمل خلاف مقصود نہ تھا۔ بخلاف جمود ظاہر یہ کہ مقصود سے یکسر دور پڑتا، اور احکام شرعیہ کو معاذ اللہ محض
 بے معنی ٹھہراتا ہے کما هو مَعَهُدٍ مِّنْ دَابِهُم (جیسا کہ ان کی عادت معروف ہے۔ ت) لہذا فریقین میں کسی پر ملامت نہ
 فرمائی، یہی حال یہاں ہے۔

ہیچا: اسے یوں بھی تحریر کر سکتے ہیں کہ مانعین نے ظاہر نہیں پر نظر کی کہ اس میں اصل تحریم ہے اور اطلاق کرنے والوں نے
 دیکھا کہ لفظ ارادۃ وافادۃ ہر طرح شاعت سے پاک ہے تو نہی صرف تنزیہی ہے کہ منافی جواز و اباحت نہیں، جس طرح حدیث
 میں ارشاد ہوا۔

غلام اپنے آقا کو اپنا رب نہ کہے۔	لَا يَقُولُ الْعَبْدُ رَبِّيَّ ¹
----------------------------------	---

اور فرماتا ہے:

تم میں سے کوئی نہ کہے کہ اپنے رب کو پانی پلا۔ اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کرا، اور نہ کوئی کسی کو اپنا رب کہے۔	لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ أَسْقَىٰ رَبِّيَّكَ وَخَضَعِي رَبِّيكَ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ رَبِّيَّ ²
---	---

اور علماء نے تصریح فرمائی کہ یہ نہی صرف تنزیہی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ شرح صحیح مسلم شریف میں اسی حدیث کے
 تحت میں فرماتے ہیں:

ممانعت بطور ادب ہے اور کراہت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔	النهي للادب و كراهة التنزيه لا للتحريم ³
--	---

امام بخاری اپنی صحیح میں فرماتے ہیں:

یہ باب ہے اس بارے میں کہ غلام پر زیادتی مکروہ ہے اور آقا کے اس قول کے سلسلہ میں کہ میرا عبد اور میری باندی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا یہ ارشاد "اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا"	باب كراهة التطاول على الرقيق و قوله عبدى وامتنى وقال الله تعالى "الصلحيين من عبادهم واما بكم" وقال عبدا
---	---

¹ صحیح مسلم کتاب الفاظ باب حکم اطلاق لفظ العبد الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۳۳۸

² صحیح مسلم کتاب الفاظ باب حکم اطلاق لفظ العبد الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۳۳۸

³ شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الفاظ باب حکم اطلاق لفظ العبد الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۳۳۸

اور فرمایا: عبد مومک اور مجھے اپنے رب یعنی اپنے آقا کے پاس یاد کرو۔ ۱۲م	مملوکا واذکرنی عند ربک ای عند سیدک ^۱ ۔
---	---

امام یعنی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

یہ تمام باتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ (مملوک اور مملوکہ) کو "عبدی" اور "امتی" (میرا بندہ اور باندی) کہنا جائز ہے۔ اور احادیث کریمہ میں جو یہ وارد ہے کہ کوئی آدمی "عبدی" (میرا عبد) اور امتی (میری باندی) نہ کہے، یونہی اپنے رب کو پانی پلا "نہ کہے یا اس قسم کی دیگر ممانعت تو یہ تحریم کے لئے نہیں بلکہ تزیہہ کے لئے ہے۔ ۱۲م	ذکر هذا كله دليلًا لجواز ان يقول عبدی و امتی وان النهی الذی ورد فی الحدیث عن قول الرجل عبدی و امتی وعن قوله اسق ربك ونحوه للتنزیه لالتحریم ^۲ ۔
--	---

امام قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں:

اگر یہ اعتراض ہو کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا ہے "مجھے اپنے رب کے پاس یاد کرو" اور اپنے رب کی طرف لوٹو" تو جواب یہ ہوگا کہ یہ بیان جواز کے لئے ہے اور نہی تحریم کے لئے نہیں بلکہ تادیب اور تزیہہ ہے۔ ۱۲م	فان قلت قد قال تعالیٰ اذکرنی عند ربک وارجع الی ربک احیب انه و رد لیبان الجواز والنهی للادب و التنزیة دون التحریم ^۳ ۔
--	---

عاشقاً: مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں نقل کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل زبور مقدس میں فرماتا ہے:

زمین بھر گئی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمد اور اس کی پاکی کے بیان سے، احمد مالک ہوا تمام زمین اور سب امتوں کی گردنوں گا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔	أَمْتَلَاتِ الْأَرْضُ مِنْ تَحْمِيدِ أَحْمَدَ وَتَقْدِيسِهِ، وَمَلِكِ الْأَرْضِ وَرِقَابِ الْأُمَمِ ^۴ ۔
--	--

^۱ صحیح البخاری کتاب العتق باب کراہیة التطاول علی الرقیق الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۴۶

^۲ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب العتق باب کراہیة التطاول علی الرقیق الخ ادارة الطباعة المنیریة بیروت ۱۳/۱۱۰

^۳ ارشاد الساری کتاب العتق باب کراہیة التطاول علی الرقیق الخ دار الکتب بیروت ۴/۳۲۴

^۴ تحفہ اثنا عشریہ باب ششم در بحث نبوت وایمان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۶۹

امام احمد مسند، اور عبد اللہ بن احمد زوائد مسند، اور امام طحاوی شرح معانی الآثار اور امام بغوی وابن السکن وابن ابی عاصم وابن شاہین وابن ابی خثیمہ والیعلی بطریق عدیدہ حضرت اعشی مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ وہ خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فریادی آئے اور اپنی عرضی حضور میں گزار دی جس کی ابتداء یہ تھی:

یَا مَالِکَ النَّاسِ وَدِیَانَ الْعَرَبِ۔	اے تمام آدمیوں کے مالک اور عرب کے جزا و سزا دینے والے!
---	--

مسند احمد و شرح معانی الآثار میں مَالِکَ النَّاسِ¹ ہے اور زوائد مسند نیز ثلثہ متصلہ کی روایت سے بعض نسخ میں یَا مَالِکَ النَّاسِ وَدِیَانَ الْعَرَبِ² یعنی اے تمام آدمیوں کے بادشاہ اور عرب کے جزاء دہندہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی فریاد کو سن کر حاجت روائی فرمائی، پر ظاہر کہ آدمیوں اور امتوں میں سلاطین و غیر سلاطین سب داخل ہیں۔ جب حضور تمام آدمیوں کے مالک، تمام آدمیوں کے بادشاہ، تمام امتوں کی گردنوں کے مالک ہیں تو بلاشبہ تمام بادشاہوں کے بھی مالک تمام سلاطین کے بھی بادشاہ تمام بادشاہوں کی گردنوں کے بھی مالک ہوئے، مَلِکَ النَّاسِ کا نسخہ تو عین مدعا ہے اور مَالِکَ النَّاسِ اس سے بھی اعظم و اعلیٰ ہے کہ بادشاہ لوگوں پر حاکم ہوتا ہے ان کی گردنوں کا مالک نہیں ہوتا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحکم آیت و حدیث جمل تمام بادشاہوں کی گردنوں کے بھی مالک ہیں۔ واللہ الحمد۔

ز مخشری معتزلی نے کشاف سورہ ہود میں زیر قولہ تعالیٰ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِیْنَ اِقْضِ الْقَضَاةَ پر اعتراض کیا۔ امام ابن المنیر سنی نے انتصاف میں اس کا رد فرمایا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: اِقْضَاكُمْ عَلٰی³ (علی رضی اللہ عنہ تم سب سے زیادہ فیصلہ کریں والے ہیں۔ ت) اس سے جواز ثابت

¹ مسند احمد بن حنبل از مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص المکتب الاسلامی بیروت ۲۰۱۲ء شرح معانی الآثار کتاب الکرہیة باب الشعر ایچ الیم سعید کمپنی کراچی ۲۰۱۲ء

² مسند ابویعلی حدیث ۶۸۳۶ موسسة علوم القرآن بیروت ۶/۲۳۰ مجمع الزوائد بحوالہ عبد اللہ بن احمد کتاب النکاح ۳/۲۳۱ و کتاب الادب باب جواز الشعر الخ ۸/۱۲

³ فیض القدیر بحوالہ ابن المنیر تحت حدیث ۳۰۳ در المعرفة بیروت ۲۲۰/۱

ہوتا ہے یعنی جب اقصیٰ کی اضافت سب کی طرف ہے۔ اور اس میں قضاة بھی داخل۔ تو اقصاؤکم سے اتھنی القضاة بھی حاصل، ظاہر ہے کہ اقصاؤکم عموم میں مالک الناس و مالک الناس و مالک رقاب الامم کے برابر نہیں کہ وہ بظاہر صرف مخاطبین سے خاص ہے، تو ان الفاظ کریمہ سے مالک الملوک و ملک الملوک و مالک رقاب الملوک و شہنشاہ بدرجہ اولیٰ ثابت پس آیت و حدیث میں ان ارشادات عالیہ کا آنا دلیل روشن ہے کہ نہی صرف اسی طور پر ہے جیسے مولیٰ و سید کہنے سے منع فرمایا حالانکہ قرآن و حدیث خود ان کا اطلاق فرما رہے ہیں واللہ الحمد۔

ربنا: اگر یہاں کوئی حدیث دربارہ نہی ثابت بھی ہو تو کلام مذکور اس کے لئے کافی و وانی ہے نظر دقت میں یہاں ایک حدیث ابن النجار ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی:

<p>یعنی ایک شخص نے دوسرے کو پکارا: اے شاہان شاہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: شاہان شاہ اللہ ہے۔ اس کی تو صحت بھی ثابت نہیں۔</p>	<p>ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع رجلا یقول شاہان شاہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ مالک الملوک¹۔</p>
---	--

رہی حدیث جلیل صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ صحیحین و سنن ابی داؤد و جامع الترمذی میں مروی:

<p>روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں میں زیادہ ذلیل و خوار وہ شخص ہے جس نے اپنا نام مالک الاملاک رکھا۔</p>	<p>اخنع الاسماء عند اللہ یوم القیمة رجل تسلی مالک الاملاک²۔</p>
--	--

یہ بدھتہ طالب تاویل ہے کہ وہ شخص خود نام نہیں، اور اس روایت کے لفظ یہ ہیں کہ وہ شخص سب سے برانام ہے۔ علماء نے اس میں دو تاویلیں فرمائیں:

¹ کنز العمال بحوالہ ابن النجار حدیث ۳۵۹۹۲ موسسة الرسالہ بیروت ۱۶/۱۹۹۶

² صحیح البخاری کتاب الادب باب البغض الاسماء الی اللہ تعالیٰ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۹۱۶، سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغییر اسم

القبیح آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۲۲، جامع الترمذی کتاب الادب باب ما یکرہ من الاسماء امین کمپنی دہلی ۲/۱۰۷، صحیح مسلم کتاب

الالفاظ باب تحریم بملک الاملاک قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۰۸

ایک یہ کہ مجازاً نام سے ذات مراد ہے۔ یعنی روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب آدمیوں سے بدتر وہ شخص ہے جس نے اپنا یہ نام رکھے۔

دوسری یہ کہ خبر میں حذف مضاف ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک روز قیامت سب ناموں سے بدتر یہ نام ہے۔ مصابیح و اشعة الملتعات و سراج المنیر شرح جامع صغیر میں تاویل ثانی ذکر کی، امام قرطبی نے مفہم، اور امام نووی نے منہاج اور علامہ حنفی نے حواشی جامع الصغیر میں اول پر جزم و اختصار کیا، فیض القدر میں قرطبی سے ہے:

المراد بالاسم المسی بدلیل روایة اغیظ رجل و اخبثه ¹	نام سے ذات مراد ہے کیونکہ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں "آدمیوں میں سب سے بدتر اور خبیث" ۱۲م
--	---

شرح امام نووی میں ہے:

قالوا معناه اشد ذلا وصغارا يوم القيامة والمراد صاحب الاسم وتدل عليه الرواية الثانية اغیظ رجل ²	علماء نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ ذلیل و حقیر، اور اس سے مراد مسیٰ ہے جیسا کہ دوسری روایت میں اغیظ رجل (لوگوں میں سب سے بدتر) کا لفظ بتا رہا ہے۔ ۱۲م
--	---

حواشی حنفی میں ہے:

اخنع الاسماء ای مسی بدلیل قوله رجل لانه المسی لا الاسم ³	ناموں میں سب سے زیادہ ذلیل یعنی نام والوں میں سب سے زیادہ ذلیل، کیونکہ ایک روایت میں رجل (آدمی) کا لفظ آیا ہے۔ اور آدمی مسیٰ ہے نہ کہ اسم ۱۲م
--	---

علامہ طیبی نے شرح مشکوٰۃ، پھر علامہ قسطلانی نے شرح بخاری پھر علامہ مناوی نے فیض القدر،

¹ فیض القدر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ۳۰۳ دار المعرفۃ بیروت ۲۲۰/۱

² شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الالفاظ باب تحریم التسنی بملك الاملاك قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۰۸/۲

³ حواشی الحنفی علی الجامع الصغیر مع السراج المنیر المطبعة الاهریة المصریة مصر ۶۸/۱

پھر تیسرے شرح جامع الصغیر اور علامہ طاہر نے مجمع البحار، اور علامہ قاری نے مرقاة شرح مشکوٰۃ میں دونوں ذکر فرمائیں، طیبی پھر ارشاد الساری پھر فیض القدر نے اشارہ کیا کہ تاویل اول ابلغ ہے۔

<p>چنانچہ طیبی نے کہا یہاں اسم سے مستحیٰ مراد لیا جاسکتا ہے یعنی لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل و پست، جیسا کہ اللہ عزوجل کا یہ ارشاد "اپنے رب اکبر کے نام کی پاکی بولو" اور اس میں مبالغہ ہے کیونکہ جب نامناسب چیزوں سے اسم الہی کی تقدیس ضروری ہے تو خود ذات باری تقدیس کی کتنی مستحق ہوگی، لہذا جب (ملک الملوک جیسے) نام پر ذلت (حقارت) کا حکم ہے تو اس کے مستحیٰ کا کیا حال ہوگا ۱۲۴۔</p>	<p>حيث قال اعني الطيبي يمكن ان يراد بالاسم المسمى اى اخنع الرجال كقوله سبحانه وتعالى سبح اسم ربك الاعلى وفيه مبالغة لانه اذا قدس اسمه عملا لا يليق بذاته فذاته بالتقدير اولى واذا كان الاسم محكوما عليه بالصغار والهوان فكيف المسمى به¹ اه نقله في فيض القدير ونحوه في الارشاد۔</p>
---	--

مرقاة نے تصریح کی کہ یہی تاویل بہتر ہے:

<p>چنانچہ فیض القدر کی مذکورہ عبارت کے ہم معنی اور عبارت ارشاد کے ہم مثل ایک عبارت نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ تاویل بلیغ تر اور سب سے بہتر ہے کیونکہ یہ اس روایت کے مطابق ہے جس میں ایسے نام رکھنے والوں کو سب سے زیادہ خبیث بتایا ۱۲۴</p>	<p>حيث قال بعد نقله نحو ما مر عن القبض ومثل ما في الارشاد مانصه، وهذا التاويل ابلغ واولى لانه موافق لرواية اغيظ رجل اه²۔</p>
---	---

بلکہ تاویل دوم پر افعال التفضیل اس کے غیر پر صادق آئے گا، کہ بلاشبہ ملک الاملاک نام رکھنے سے اللہ یا رحمن نام رکھنا بدرجہا بدتر و خبیث تر ہے۔ ابوالعالمیہ شاعر کی نسبت منقول ہوا کہ اس کی دو بیٹیاں تھیں ایک کا نام اللہ اور دوسری کا نام رحمن۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ: ذکر کیا جاتا ہے کہ پھر اس نے اس سے توبہ کر لی تھی، فیض القدر علامہ مناوی میں ہے:

¹ شرح الطيبي على مشکوٰۃ المصابيح كتاب الادب باب الاسماء ادارة القرآن كراچی ۹/ ۶۸

² مرقاة المفاتيح كتاب الادب باب الاسماء المكتبة الحبيبية كونه ۸/ ۵۱۶

<p>ابن زبیر نے اپنے بعض مشائخ سے ایک ایسی تعجب خیز بات نقل کی ہے جس کا دل میں خطرہ بھی نہیں گزرتا، وہ یہ کہ ابو الغتابیہ کے دو بیٹیاں تھیں، ایک کا نام اللہ اور دوسری کا نام رحمن رکھا تھا، اور یہ تو بڑی ہی فتنج بات ہے اور ایک قول کے مطابق وہ اس سے تائب ہو گیا تھا ۱۲م۔</p>	<p>من العجائب التي لا تخطر بالبال ما نقله ابن بزيرة عن بعض شيوخه ان ابا العتاهية كان له ابنتان تسمى احدهما الله والاخرى الرحمن وهذا من عظيم القبائح وقيل انه تاب¹۔</p>
---	---

اور قاطع ہر کلام یہ کہ حدیث کی تفسیر کرنے والا خود حدیث سے بہتر کون ہوگا، یہی حدیث صحیح مسلم شریف کی دوسری روایت میں ان لفظوں سے ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

<p>قیامت کے دن سب سے زیادہ عہ خدا کے غضب</p>	<p>اغیظ رجل علی اللہ یوم</p>
--	------------------------------

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد "اغیظ رجل علی اللہ" کی تاویل میں ہم نے شارحین حضرات کو بہت مضطرب پایا، اس تاویل پر ان کو آمادگی اس لئے ہوئی کہ حدیث کے ظاہر الفاظ میں وہ شخص اللہ تعالیٰ پر شدید غیظ والا ہے تو غیظ بندے سے صادر ہو کر اللہ تعالیٰ سے متعلق ہوگا حالانکہ یہ خلاف مقصود ہے کیونکہ مقصد تو یہ بیان کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شدید غضب اس شخص پر ہوگا اور پٹی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کا بھی یہی معنی ہے کہ "علی" یہاں پر "اغیظ" کا صلہ نہیں ہے جیسے کہ اغتأظ علی (باقی اگلے صفحہ پر)

عہ: تبعناً فیہ الشراح وقد اضطربوا فی تاویل قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اغیظ رجل علی اللہ اضطراباً کثیراً وحاملهم علیہ ان ظاہراً للمغیظ کون اشد تغیظاً علی اللہ فیكون الغیظ صادراً منه و متعلقاً به تعالیٰ وهو خلاف عن المقصود فان المراد بیان شدة غضب اللہ تعالیٰ علیہ وهذا معنی ما قال الطیبی ان علی ههنا لیست بصلۃ لاغیظ كما یقال اغتأظ علی

¹ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ۳۰۳ دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۲۲۰

القیمة واخبثہ واغیظہ

میں اور سب سے بڑھ کر خبیث اور سب سے زیادہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

صاحبہ" اور "یغیظ علیہ" میں صلہ بن رہا ہے کیونکہ "علی" کا "اغیظ" کے لئے صلہ ہونا معنی کے خلاف ہے جیسا کہ ظاہر ہے، طیبی نے یہ بیان کرنے کے بعد تاویل شروع کی، گویا بیان یوں ہے کہ جب "اغیظ رجل" کہا گیا تو سوال ہوا کہ کس پر، تو جواب میں کہا گیا اللہ پر اھ، حالانکہ آپ پر واضح ہے کہ یہ تاویل بے مقصد ہے اور "علی" ویسے ہی "اغیظ" کا صلہ رہا ہے۔ اور قاضی نے تاویل میں فرمایا کہ اغیظ اسم تفضیل مفعول کے معنی میں ہے اھ، اقول: (میں کہتا ہوں) آپ کو معلوم ہونا چہائے کہ یہ بھی خلاف اصل ہے نیز یہ کہ جب غیظ کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے لئے یہ معنی محال ہے کیونکہ یہ انتقام سے عاجز والا غضب ہے۔ (جبکہ اللہ تعالیٰ عجز سے پاک ہے) جیسا کہ مرقاۃ میں ہے سب اس کی تاویل پر ہیں کہ یہ کلام اس شخص پر اللہ تعالیٰ کے عقاب و عذاب سے مجاز ہے جیسا کہ نہایہ، طیبی، مرقاۃ (باقی بر صفحہ آ)

صاحبہ و یغیظ علیہ و هو مغیظ مخنق لان المعنی یا بآء کما لایخفی ثم اخذ فی التاویل فقال ولكن بیان کانہ لما قیل اغیظ رجل قیل علی من؟ قیل علی اللہ^۱ اھ، وانت تعلم انه لم یأت بشیء واثماً جعله صلة الاغیظ کما کان وقال القاضی الامام اسم تفضیل بنی للمفعول^۲ اھ۔ اقول و انت تعلم انه خلاف الاصل ثم بهذا التاویل لما صار الغیظ مضافاً الی اللہ تعالیٰ و هو محال منه لانه غضب العاجز عن الانتقام کما فی المرقاۃ احتاجوا الی تاویلہ بانہ مجاز عن عقوبتہ کما فی النہایة والطیبی والمرقاۃ ثم بعد هذا الکلم لم یتضح کلمة علی، فالنتجاً القاری الی انه علی حذف مضاف ای بناء علی حکمہ تعالیٰ^۳ اھ۔ اقول: ولا یخفی علیک ما فیہ

^۱ شرح الطیبی کتاب الادب باب الاسامی حدیث ۵۵۷۴ ادارة القرآن کراچی ۹/ ۲۸ و ۲۹

^۲ مرقاۃ المفاتیح بحوالہ القاضی کتاب الادب باب الاسامی المكتبة الحبیبیہ کوئٹہ ۸/ ۵۱۶

^۳ مرقاۃ المفاتیح بحوالہ القاضی کتاب الادب باب الاسامی المكتبة الحبیبیہ کوئٹہ ۸/ ۵۱۵

خدا کا مبعوض وہ شخص ہے جس کا نام ملک الاملاک کہا جاتا ہے
بادشاہ کوئی نہیں خدا تعالیٰ کے سوا۔

رجل کان یسئى مَلِكِ الْأَمْلاِكِ لَا مَلِكِ إِلَّا اللَّهُ^۱۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

میں ہے لیکن اس کے باوجود کہ "علی" کی وضاحت نہ ہو سکی اس
لئے ملا علی قاری "لفظ اللہ" سے قبل مضاف مقدر ماننے پر مجبور
ہوئے یعنی اغیظ ر جل علی حکم اللہ تعالیٰ اھ۔

اقول: (میں کہتا ہوں) تجھ پر مخفی نہیں ہے کہ اس تاویل میں
شدید بعد ہے خلاصہ یہ کہ ان حضرات کی تاویل کا ماحاصل یہ ہے
کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے حکم پر لوگوں میں سے شدید مغضوب ہوگا
حالانکہ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مگر ہم غیظ کو عاجز کا
غضب قرار دے کر اس کا صدور شخص مذکور سے بنائیں تو ہم تمام
اعتراض سے بچ جائیں گے اور اس معنی کا انکار ہمارے لیے قابل
قبول نہ ہوگا کیونکہ عذاب میں مبتلا ہونے والے اللہ تعالیٰ کی عظمت
و نعمت کے منکر شخص کو لازماً اپنے ملک ہونے کی بناء پر عذاب کی
وجہ سے غصہ آئیگا، اور جیسے جیسے عذاب کی شدت ہوگی اس کے
غصے میں شدت آئیگی تو یہ تمام لوگوں سے بڑھ کر عذاب سے کنایہ
ہے۔ اس انداز سے اس کے ذکر کی مناسبت میں اپنے رب تعالیٰ پر
تکبر اور اس کی کبریائی میں مقابل بننے کی طرف اشارہ ہے تو جب
اس کو عذاب ہوگا تو اپنے گمان میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و اقتداء
میں مساوی ہونے کے باوجود عذاب سے خلاصی میں اپنے بے بسی
پر غیظ میں آئیگا تو اس کے غیظ کی مقدار کو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی نہ
جان سکے گا، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ (ت)

من البعد الشدید وبالجملة رجع الكلام على تأويلهم الى
ان اشد الناس مغضوبية بناءً على حكم الله تعالى وانا
اقول: وباللّٰه التوفيق ان جعلنا الغيظ وهو غضب العاجز
صادرا عن الرجل وعلى صلة له تخلصنا عن ذلك كله ولا
نسلم اباء المعنى فان المجرم المعذب الكافر بعظمة
المملك ونعمته لا بد له من التغیظ على المملك عند حلول
نقمته به وكما كان اشد عذابا كان اشد تغیظا والتهابا
فكان كناية عن انه اشد الناس عذابا وناسب ذكره بهذا
الوجه اشارة الى كونه متكبرا على ربه منازعاً له في كبريائه
متكبرا على ربه منازعاً له في كبريائه فاذا احس مس العذاب
جعل يتغیظ على من لا يقدر عليه ولا يستطيع الفرار منه
وقد كان يزعم مساواة في العظمة والاقترار فمن يقدر
تغیظه الا الواحد القهار والعیاذ باللّٰه العزيز الغفار۔ واللّٰه
سبحانه وتعالیٰ اعلم۔ ۱۲ منه عفی عنه۔

^۱ شرح مسلم کتاب الالفاظ باب تحريم التمسى بملك الاملاک قریبی کتب خانہ کراچی ۲۰۸/۲

بالجملہ حدیث حکم فرما رہی ہے کہ اس نام والا روز قیامت تمام جہان سے زیادہ خدا تعالیٰ کے غضب و عذاب میں ہے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا: ای اکبر من یغضب علیہ^۱ یعنی سب سے بڑھ کر جس پر غضب الہی ہوگا۔ علامہ طیبی نے کہا: یعذبہ اشد العذاب اللہ تعالیٰ اسے سخت تر عذاب فرمائے گا۔ نقلہما فی المرقاة^۲ (انھیں مرقاة میں نقل کیا گیا ہے۔ ت) اور شک نہیں کہ سب سے سخت تر عذاب و غضب نہ ہوگا مگر کافر پر اور "ملک الاملاک" نام رکھنا بالاجماع کفر نہیں ہو سکتا، جب تک استغراق حقیقی مراد نہ لے، تو حاصل حدیث یہ نکلا کہ جس شخص نے بد علوی الوہیت و خدائی اپنا نام ملک الاملاک رکھا اس پر سب سے زیادہ سخت عذاب و غضب رب الارباب ہے، اور یہ قطعاً حق ہے اور اسے مانحن فیہ سے علاقہ نہیں، کہا لایخفی (جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ ت)

خاصاً: اس معنی حق حقیقت سے جس میں وہ نام رکھے والا ضرور صفت خاص رب العزت بلکہ الوہیت سے بھی بڑھ کر منزلت کا مدعی قطعاً مستحق اشد العذاب الابدی ہے تنزل لیجئے تو علماء نے سبب نہی یہ بتایا ہے کہ اس نام سے اس کا متکبر ہونا پیدا ہے۔ شرح مشکوٰۃ علامہ طیبی میں ہے:

<p>مالک حقیقی تو صرف وہی ذات ہے اور دوسروں کی بادشاہت و ملکیت اسی شہنشاہ کی رہیں منت تو جس نے "ملک الملوک" اپنا نام رکھا تو اس نے کبریائی کی چادر میں اللہ سے منازعت مولیٰ اور اپنے کو بندہ خدا ہونے سے تکبر کیا کیونکہ مالک ہونا ایک ایسا وصف ہے جو ذات باری کے ساتھ خاص ہے۔ دوسروں میں یہ پایا نہیں جاسکتا، یونہی مملوک ہونا یہ بندوں کے ساتھ خاص ہے ان سے متجاوز نہیں ہو سکتا، تو جو اس دارہ کار سے آگے بڑھ گیا وہ دنیا میں رسوا اور ذلیل اور آخرت میں عذاب نار کا سزاوار ہے۔ ۱۲م۔</p>	<p>المالک الحقیقی لیس الہو و مالکیۃ الغیر مستردۃ الی مالک الملوک فمن تسبی بہذا الاسم نازع اللہ سبخنہ فی رداء کبریائتہ واستنکف ان یکون عبد اللہ لان وصف المالکیۃ مختص باللہ تعالیٰ لایتجاوزہ و الملوکیۃ بالعبد لایتجاوزہ فمن تعدی طورہ، فله فی الدنیا الخزی والعاروفی الاخرۃ والالقاء فی النار^۳۔</p>
---	--

^۱ مرقاة المفاتیح بحوالہ القاضی کتاب الادب باب الاسامی تحت حدیث ۴۷۵۵ ۳ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۵۱۶/ ۸

^۲ مرقاة المفاتیح بحوالہ الطیبی کتاب الادب باب الاسامی تحت حدیث ۴۷۵۵ ۳ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۵۱۷/ ۸

^۳ شرح الطیبی علی مشکوٰۃ کتاب الادب باب الاسامی تحت حدیث ۴۷۵۵ ۳ ادارة القرآن کراچی ۵۱۶/ ۹

مرقاۃ میں ہے:

<p>مالک حقیقی تو ہی ذات ہے اور دوسروں کی ملکیت عارضی لہذا جس نے اس نام "ملک الملوک" سے اپنا نام رکھا، اس نے ردائے الہی اور اس کی کبریائی سے منازعت کی، اور جب اس نے بندہ خدا ہونے سے تکبر کیا تو علی الاعلان ذلت و رسوائی اس کے لئے مقرر کر دی گئی۔ ۱۲م</p>	<p>المالك الحقيقي ليس الا هو وملكية غيره مستعارة فمن سى بهذا الاسم نازع الله برده وكبريائه و لما استنكف ان يكون عبد الله جعل له الخزي على رؤس الاشهاد¹۔</p>
---	--

تیسرے شرح جامع صغیر میں ہے:

<p>مخلوقات کا مالک تو صرف اللہ ہے۔ اور غیر کا مالک ہونا اسی شہنشاہ کا صدقہ ہے تو جس نے یہ (ملک الملوک) نام رکھا تو اس نے اللہ عزوجل سے اس کی کبریائی کی چادر مول لی اور بندہ الہی ہونے سے تکبر کیا۔ ۱۲م</p>	<p>لا مالك لجبيح الخلائق الا الله ومالكية الغير مستودة الى ملك الملوك فمن تسى بذلك نازع الله في رداء كبريائه واستنكف ان يكون عبد الله²۔</p>
---	--

یعنی یونہی سراج المنیر میں ہے: من قوله فمن تسى بذلك³ الخ۔ ارشاد الساری میں ہے:

<p>مالک حقیقی تو صرف وہی ذات ہے استنکف ان یکون عبد اللہ (اللہ کا بندہ ہونے سے تکبر کیا) تک من وعن طیبی کے قول کی طرح، البتہ اس میں یکون لہ الخ کا لفظ زائد ہے یعنی اس کے لئے ذلت و رسوائی ۱۲م</p>	<p>المالك الحقيقي ليس الا هو مثل ما مر عن الطيبي الى قوله استنكف ان يكون عبد الله وزاد فيكون له الخزي والنكال⁴۔</p>
---	--

¹ مرقاۃ المفاتیح کتاب الادب باب الاسامی تحت حدیث ۴۷۵۵ المكتبة الحبيبية كوتبة ۸/ ۱۵۱

² التيسير شرح الجامع الصغير حدیث ۳۰۳ اختع الاسماء عند الله مكتبة الامام الشافعي رياض ۱/ ۵۱-۵۲

³ السراج المنير شرح الجامع الصغير حدیث ۳۰۳ اختع الاسماء عند الله المطبعة الازهرية المصرية مصر ۱/ ۶۸

⁴ ارشاد الساری شرح صحيح البخاری كتاب الادب باب البغض الاسماء الخ دار الكتاب العربي بيروت ۹/ ۱۸-۱۷

ان سب عبارات کا حاصل یہ کہ علت نہیں ہے کہ اس نے تکبر کیا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے سے نفرت کی، ان کلمات کو اگر ان کی حقیقت پر پرکھے جب تو وہی وجہ سابق ہے کہ حدیث اسی کی نسبت ہے جو حقیقی اصل شہنشی یعنی الوہیت کا مدعی اور عبدیت سے منکر ہو ورنہ کم از کم اس قدر ضرور کہ علت منع تکبر بتاتے ہیں، تو ممانعت خود اپنے آپ شہنشاہ کہنے سے ہوئی کہ اپنے تعظیم کی وراپنے آپ کو بڑا جانا، دوسرے نے اگر معظم دینی کی تعظیم کی اسے خدا تعالیٰ کے بڑا کئے سے بڑا جانا تو اسے تکبر سے کیا علاقہ، اب یہ حدیث اس طریق کی طرف راجع ہوئی کہ آقا کو منع فرمایا کہ اپنے غلام کو اپنا بندہ نہ کہے حالانکہ قرآن و حدیث و اقوال جمیع علمائے امت میں واقع ہے۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ:

"وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِ كُمْ" ¹	اور اپنے لائق بندوں۔
--	----------------------

وقال صلى الله تعالى عليه وآله وسلم:

ليس على المسلم في عبادة ولا فرسه صدقة ²	مسلمان کے عبد (غلام) اور گھوڑے میں صدقہ نہیں۔
--	---

اس مسئلے کی تحقیق فتاویٰ فقیر میں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اتم ہے۔ امام قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں:

قال في مصابيح الجامع ساق المؤلف في الباب قوله تعالى والصالحين من عبادكم وامائكم وقوله صلى الله تعالى عليه وسلم قوموا الى سيدكم تنبها على ان النهي انما جاء متوجها على جانب السيد اذ هو في مظنه الاستطالة وان قول الغير هذا عبد زيد	مصابيح الجامع میں فرمایا کہ مؤلف کا باب کی مناسبت سے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد اپنے لائق بندوں اور کنیزوں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ قول "اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ" پیش کرنا اس بات پر تنبیہ کے لئے ہے کہ ممانعت خود ذات سید کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہے کیونکہ یہ کبر کی جاہے رہا کسی غیر کا یہ کہنا یہ زید کا عبد (غلام)
--	---

¹ القرآن الکریم ۲۴/۳۲

² صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۱۶، سنن ابی داؤد کتاب الزکوٰۃ باب صدقہ الرقیق آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۲۲۵، سنن

ابن ماجہ ابوب الزکوٰۃ باب صدقہ الخیل والرقیق ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳۱

و هذا امة خالد جائز لانه يقوله اخبارا وتعريفا و ليس في مظنة الاستطالة والاية والحديث مما يويد هذا الفرق ¹ ۔	ہے، یہ خالد کی باندی ہے۔ تو یہ جائز ہے کیونکہ اس قول سے مقصود خبر دینا اور تعریف کرنا ہے یہاں تک کبر و نخوت کی کوئی جگہ نہیں، آیت کریمہ اور حدیث پاک سے بھی اسی فرق کی تائید ہوتی ہے۔ ۱۲م
--	---

عمدة القاری شرح صحیح البخاری میں ہے:

المعنى في ذلك كل راجع البراءة من الكبر ²	یہ معنی کبر و نخوت سے، برات کے لیے ہے ۱۲م۔
---	--

شرح السنہ امام بغوی پھر مرقاة شرح مشکوٰۃ میں ہے:

معنى هذا راجع الى براءة من الكبر والتزام الذل والخضوع ³	یہ تمامی تاویلات کبر اور ذلت و خواری کے التزام سے براءت کے لئے ہے ۱۲م۔
--	--

ان سب عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ ساری مانعیتیں تکبر سے بچنے کے لئے ہیں اور یہ کہ تکبر خود اپنے کہنے میں ہو سکتا ہے دوسرے کو کہتے ہیں میں تکبر کا کیا محل۔ پھر اپنے آپ کو کہتے ہیں بھی حقیقتہً حکم نیت پر دائر ہوگا، اگر بوجہ تعلی و تکبر ہے قطعاً حرام، ورنہ نہیں،

فإنما الاعمال بالنیات وانما لكل امرء ما نوى ⁴ ۔	اعمال کا دار مودار نیتوں پر ہے۔ اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس نے کیا۔
--	--

اس کی نظیر یہی کہ اپنے غلام کو "اے میرے بندے" کہنا یہ بہ نیت تکبر نہ ہو تو کچھ حرج نہیں، امام نووی پھر امام عینی شرح بخاری میں فرماتے ہیں:

المراد بالنهي من استعماله على جهة التعاطم لامن	ممانعت سے مراد اس خاص صورت میں ممانعت ہے جب اسے بڑائی بیان کرنے کے لئے استعمال
--	--

¹ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العتق باب الكراهية التطاول على الرقيق در الكتاب العربي بيروت ۳۲۴/۴

² عمدة القاری شرح صحیح البخاری کتاب العتق باب الكراهية التطاول على الرقيق ادارة الطباعة المنيرية بيروت ۱۱۰/۱۳

³ شرح السنہ للبعوی باب يقول العبد بما لکه الخ تحت حدیث ۳۳۸۱ المکتب الاسلامی بیروت ۳۵۱/۱۲، مرقاة المفاتیح شرح المشکوٰۃ

کتاب الادب با الاسامی حدیث ۴۷۶۰ المکتبہ الحبیبیہ کوئٹہ ۵۲۰/۸

⁴ صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱

مرادۃ التعریف ¹ ۔	کرے اور جس کی مراد دوسرے کی تعریف ہو اس کے لئے ممانعت نہیں۔ ۱۲م
------------------------------	---

مرقاۃ میں ہے:

ولذا قبیل فی کراهة هذا الاسماء هو ان يقول ذلك على طريق التطاول على الرقيق والتحقير لشانه والافتد جاء به القرآن قال الله تعالى والصالحين من عباد کم وامائکم وقال اذکرنی عند ربک ² ۔	اس وجہ سے بعض علماء نے کہا ایسا نام رکھنا اس وقت مکروہ ہے کہ جب کہنے والے کا مقصد غلام پر فخر کرنا اور اس کی شان کی حقارت ظاہر کرنا ہو ورنہ خود قرآن ناطق ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا" اور فرماتا ہے: "اور اپنے آقا کے پاس ہمیں یاد کرو" ۱۲م
---	--

اشعة المبعات میں ہے:

وگفتہ اند کہ منع ونہی از اطلاق عبد و امہ بر تقدیرے است کہ بروجہ تطاول و تحقیر تصغیر باشد والا اطلاق عبدلیۃ در قرآن و احادیث آمدہ ³ ۔	علماء نے فرمایا ہے کہ (اپنے غلام اور اپنے باندی پر) عبد اور امۃ کا اطلاق اس صورت میں منع ہے کہ جب یہ ازراہ تکبر اور تحقیر و تصغیر ہو، ورنہ خود قرآن و احادیث میں لفظ عبد اور امۃ موجود ہے۔ ۱۲م
---	--

دوسری نظیر اپنے آپ کو عالم کہنا ہے کہ بر سبیل تفاخر حرام ورنہ جائز، حدیث میں شریف میں ہے:

من قال انا عالم فهو جاهل، رواه الطبرانی فی الاوسط ⁴ ۔	جو شخص یہ کہے میں عالم ہوں وہ جاہل ہے (اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں
--	--

¹ عمدة القاری شرح صحیح البخاری کتاب العتق ادارة الطباعة لنیربیروت ۱۳ / ۱۱۳

² مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الادب تحت حدیث ۴۷۰۶ المکتبہ الحبیبیہ کوئٹہ ۵۲۰ / ۸

³ اشعة المبعات کتاب الادب باب الاسامی مکتبہ نوریہ رضویہ کھڑ ۴ / ۴۷

⁴ المعجم الاوسط حدیث ۶۸۴۲ مکتبہ المعارض ریاض ۷ / ۴۳۳

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ (ت)
-----------------------------------	---------------------------------------

حالانکہ نبی اللہ سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْكُمْ" ^۱ بے شک میں حفاظت کرنے والا ہوں عالم ہوں۔

تیسری نظیر اسباب ازار ہے یعنی تہبند یا پاپچے ٹخنوں سے نیچے خصوصاً زمین تک پہنچتے رکھنا کہ اس کے بارے میں کیا کیا سخت وعیدیں وارد، یہاں تک کہ فرمایا:

ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر اليهم ولا يزيكهم ولهم عذاب اليم المسبل ازاره والمنان و المنفق سلعته بالحلف الكاذب، رواه ^۲ الستة الا البخاری عن ابی ذر النجاری علیہ رضوان الباری۔	تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت ان سے بات نہ کرے گا اور ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا اور انھیں پاک نہیں کرے گا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے۔ یہ تہبند لٹکانے والا اور دے کر احسان رکھنے والا، اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال چلتا کرنے والا (اسے روایت کیا گیا صحاح ستہ میں بخاری کے سوا ابی ذر نجاری رحمۃ اللہ علیہ سے۔ (ت)
--	--

پھر جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

إن ازاری یسترخی الان تعاہدہ۔	یا رسول اللہ! بیشک میرا تہبند ضرور لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی خاص احتیاط اور خیال رکھوں۔
------------------------------	---

فرمایا:

انت لست ممن یفعله خبیلاً۔	تم ان میں سے نہیں جو براہ تکبر و ناز ایسا کریں۔
---------------------------	---

^۱ القرآن الکریم ۱۱۲ / ۵۵

^۲ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان غلط تحریم اسباب الازار الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۷۱، سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسباب الازار آفتاب عالم پریس لاہور ۲ / ۲۰۹، مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر المکتب الاسلامی بیروت ۵ / ۱۲۲، ۱۲۸، ۱۷۸، سنن الدارمی کتاب البیوع باب ۶۳، حدیث ۲۶۹۸ دار المحاسن للطباعة قاہرہ ۲ / ۱۸۰، سنن النسائی کتاب البیوع باب المنفق سلعته بالحلف الكاذب نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲ / ۲۱۱، سنن ابن ماجہ ابواب التجارات باب ماجاء فی کرابیۃ الایمان الخ بیچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۶۰

رواہ الشیخان ^۱ وابوداؤد والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	(اسے روایت کیا شیخان اور ابوداؤد اور نسائی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ ت)
---	--

سادساً: حدیث میں ممانعت ہے تو نام رکھنے کی، کسی کے وصف میں کوئی بات بیان کرنے اور نام رکھنے میں بڑا بل ہے۔ آخر نہ دیکھا کہ حدیثوں میں عزیز و حکم و حکیم نام رکھنے کی ممانعت آئی، اور عزت و حکم و حکمت سے قرآن و حدیث میں بندوں کا وصف فرمایا گیا جن کی سندیں اوپر گزریں، نیز اس کی نظیر حابس الفیل وسائق البقرات ہے کہ رب عزوجل کے یہ نام رکھنا حرام اور وصف وارد، جب واقعہ حدیبیہ میں ناقہ قصواء، شریف بیٹھ گیا، اور لوگوں نے کہا ناقہ نے سرکشی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ اس نے سرکشی کی نہ اس کی یہ عادت و لکن حَبَسَهَا حَابِسُ الْفَيْلِ^۲ اسے حابس فیل نے روک دیا، یعنی جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو بٹھادیا اور کعبہ معظمہ پر حملہ کرنے سے روکا تھا۔ عز و جلالہ، زر قانی علی المواہب میں علامہ ابن المنیر سے ہے:

يجوز اطلاق ذلك في حق الله تعالى فيقال حسبها الله حابس الفيل وانما الذي يمكن ان يمنع تسميته سبحانه حابس الفيل ونحوه اه قال الزرقاني وهو مبني على الصحيح من الاسماء توقيفه ^۳ ۔	اللہ تبارک و تعالیٰ پر اس کا اطلاق جائز ہے۔ اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ حابس فیل نے اسے روک لیا، ہاں ممانعت اس صورت میں ہو سکتی ہے جب "حابس فیل" یا اس کے ہم معنی کو اسم الہی قرار دے دیا جائے، زر قانی نے کہا اس کی بناء وہ قول صحیح ہے جس میں اسمائے الہی کو توقیفی قرار دیا ہے۔ ۱۲
---	---

عہ: الوجوه الخمسة الاول عامة وهذا خاص بغير التسمية^۴ امنه عنى عنه۔

^۱ صحیح البخاری فضائل اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۱۷، صحیح البخاری کتاب اللباس باب من جازاره من غیر خیلاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۶۰، صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم جوار الثوب خیلاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲،

سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبאל الازار آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۰۹

^۲ المواہب اللدنیہ بیان صلح الحدیبیہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۹

^۳ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ امر الحدیبیہ دار المعرفۃ بیروت ۲/ ۱۸۳

اکیدر بادشاہ دومہ الجندل کے واقعہ میں حضرت مُحیر طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

تبارک سائق البقرات انی رأیت اللہ یهدی کل ہاد ^۱ ۔	اللہ تبارک وتعالیٰ گایوں کو چلانے والا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کو ہر رہنما کارہنما پایا ہے۔ (ت)
--	---

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا کلام پسند کیا اور فرمایا:

لا یَقْضِضُ اللہ فاک۔ رواہ ابن السکن ^۲ و ابو نعیم ومندہ۔	اللہ تیرا منہ بے دندان نہ کرے (نوے برس جئے کسی دانت کو جنبش نہ ہوئی) (اس کو روایت کیا ابن السکن اور ابو نعیم اور ابن مندہ نے۔ ت)
--	--

یہ ہے تمام وہ کلام کہ ان اکابر متقدمین و متاخرین ائمہ دین و فقہائے معتمدین و عرفائے کالمیلین کی طرف سے فقیر نے حاضر کیا، اور ممکن کہ خود ان کے پاس سے بھی بہتر جواب ہو، "وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ" ^۳۔

سابقا: اس سب سے قطع نظر کر کے یہی فرض کر لیجئے کہ معاذ اللہ ان تمام اکابر پر طعن ثابت ہو اور جواب معدوم، تو انصافاً فقیر کا مصرع اب بھی اس روش پر نہیں کہ ان ائمہ و علماء نے قطعاً غیر خدا کو شہنشاہ و قاضی القضاة کہا ہے حتیٰ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی نہیں بلکہ کسی عالم یا ولی یا نرے حکام دنیوی کو، اور وہ مصرح اس معنی میں ہر گز متعین نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں لفظ شہنشاہ حضرت عزوجل سے مخصوص ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو سرے سے منشاء شہہ زائل، اور اگر ہے تو جو لفظ اللہ عزوجل کے لئے خاص تھا اسے غیر اللہ پر کیوں حمل کیجئے؟ شہنشاہ سے اللہ ہی کیوں نہ مراد لیجئے کہ روضہ بمعنی قبر نہیں بلکہ خیابان اور کیاری کو کہتے ہیں، قال اللہ تعالیٰ "فَهَمَّ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ" ^۴ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: باغ کی کیاری میں ان کی خاطر داری ہوگی۔ ت) قبر پر اس کا اطلاق تشبہ بلیغ ہے جیسے رَأَيْتُ أَسَدًا يَزْهِي (میں نے شیر کو تیرا انداز کر کے دیکھا) حدیث شریف میں قبر مومن کو روضۃ من ریاض الجنة ^۵ فرمایا جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری، تو روضہ شہنشاہ کے معنی ہوئے

^۱ دلائل النبوة لابن نعیم ذکر مآکان فی غزوة تبوک عالمہ الکتب بیروت الجزء الثانی ص ۱۹۲

^۲ شرح الزرقانی الموابب اللدینة بحوالہ ابن مندہ و ابو نعیم و ابن السکن دار المعرفۃ بیروت ۷/۳

^۳ القرآن الکریم ۶۱/۱۲

^۴ القرآن الکریم ۱۵/۳۰

^۵ جامع الترمذی ابواب صفة یوم القیمة امین کمپنی دہلی ۲/۲۹

الہی خیابان، خدا کی کیاری، اس میں کیا حرج ہے، جب قرآن عظیم نے مدینہ طیبہ کو ساری زمین کو اللہ عزوجل کی طرف اضافت فرمایا:

"أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا" ¹ ۔	کیا خدا کی زمین یعنی زمین مدینہ کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔
--	--

تو خاص روضہ انور کو الہی روضہ شاہنشاہی خیابان، ربانی کیاری کہنے میں کیا حرج ہے، واللہ الحمد، بایں ہمہ جب فقیر بعون القدر آیت وحدیث سے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مَالِكِ النَّاسِ، مَلِكِ الْأَرْضِ، مَلِكِ رِقَابِ الْأُمَمِ ہونا ثابت کر چکا تو لفظ پر اصرار یا روایت خلاف پر انکار کی حاجت نہیں، یہ بھی ہمارے علماء سے بعض متاخرین کا قول ہے اس کے لحاظ بجائے "شاہنشاہ طیبہ" کہئے، کہ وہ شاہ طیبہ بھی ہیں اور شاہ تمام روئے زمین بھی اور شاہ تمام اولین و آخرین بھی جن میں ملوک و سلاطین سب داخل بادشاہ ہو یا رعیت، وہ کون ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ غلامی سے سر باہر نکال سکتا ہے۔

محمد عربی کہ بروئے ہر دوسراست کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سراو
(محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں جہانوں کی عزت ہیں جو ان کے در کی خاک نہیں اس کے سر پر خاک)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَلِيَكُنْ هَذَا خُرَا لِكَلَامِ فِي الْمَسْئَلَةِ الْأُولَى وَالْآخِرَى۔	اللہ تعالیٰ ک رحمت نازل ہو ہمارے آقا مولیٰ پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل واصحاب سب پر، یہ پہلے مسئلہ میں آخری کلام ہے۔ دنیا و آخرت میں تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ (ت)
---	---

جواب سوال دوم: الحق اللہ عزوجل ہی مقرب القلوب ہے سب کے دلوں، نہ صرف دل بلکہ عالم کے ذرے ذرے پر حقیقی قبضہ اسی کا ہے۔ مگر نہ اس کی قدرت نہ محدود نہ اس کی عطاء کا باب وسیع مسدود، "إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" ² بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے "وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا" ³ اور تیرے رب کی عطا پر روک نہیں، وہ علی الاطلاق فرماتا ہے:

¹ القرآن الکریم ۹۷/۴

² القرآن الکریم ۲۰/۲

³ القرآن الکریم ۲۰/۱۷

«وَلَكِنَّ اللَّهَ يَسُطُّ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ»¹ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر چاہے قبضہ و قابو دیتا ہے۔

اس کا اطلاق اجسام و ابصار و اسماع و قلوب سب کو شامل ہے وہ اپنے محبوبوں کو جس کے چاہے دست و پا پر قدرت دے چاہے چشم و گوش پر، چاہے دل و ہوش پر، اس کی قدرت میں کمی نہ عطا میں تنگی، کیما لاکہ دلوں میں القائے خیر نہیں کرتے، نیک ارادے نہیں ڈالتے، برے خطروں سے نہیں پھرتے؟ ضرور سب کچھ باذن اللہ کرتے ہیں پھر دلوں میں تصرف کے اور کیا معنی، قال اللہ تعالیٰ:

«إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنْ مَعَكُمْ فَتُنشُوا الَّذِينَ آمَنُوا»² جب وحی فرماتا ہے تیرا رب فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم دل قائم رکھو مسلمانوں کے۔

سیرت ابن اسحاق و سیرت ابن ہشام میں ہے بنی قریظہ کو جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہ میں اپنے کچھ اصحاب پر گزرے، ان سے دریافت فرمایا: تم نے ادھر جاتے ہوئے کوئی شخص دیکھا؟ عرض کی: دجیہ بن خلیفہ کو نفرہ جنگ پر سوار جاتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا:

ذاك جبريل بعث الى بنى قريظة يزلزل بهم حصونهم ويقذف الرعب في قلوبهم³ وہ جبریل تھا کہ بنی قریظہ کی طرف بھیجا گیا کہ ان کے قلعوں میں زلزلے اور ان کے دلوں میں رعب ڈالے۔ ۱۲م

امام بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا جلس القاضي مجلسه هبط عليه ملكان يسددانه ويوفقانه ويرشدانه ما لم يعرجا و تركاہ⁴ جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے تو دو فرشتے اترتے ہیں کہ اس کی آئے کو درستی دیتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے نیک راستہ سمجھاتے ہیں جب تک حق سے میل نہ کرے جہاں اس نے میل کیا فرشتوں نے اسے چھوڑا اور آسمان پر اڑ گئے۔ ۱۲م

¹ القرآن الکریم ۵۹/۶

² القرآن الکریم ۸/۱۲

³ السیرة النبویة لابن ہشام مع الروض الانف غزوہ بنی قریظہ مکتبہ فاروقیہ ملتان ۲/۱۹۵

⁴ السنن الکبریٰ کتاب آداب القاضی باب من ابتل بشیئ الخ دار صادر بیروت ۱۰/۸۸

دیلمی مسند الفردوس میں صدیق اکبر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، دونوں سے روای کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>اگر میں بھی تم میں ظہور نہ فرماتا تو بیشک عمر نبی کیا جاتا۔ اللہ عزوجل نے دو فرشتوں سے تائید فرمائی ہے کہ وہ دونوں عمر کو توفیق دیتے اور ہر بات میں اسے راہ پر رکھتے، اگر عمر کی رائے لغزش کرنے کو ہوتی ہے وہ پھیر دیتے ہیں یہاں تک کہ عمر سے حق ہی صادر ہوتا ہے۔ ۱۲م</p>	<p>لو لم ابعث فيكم لبعث عمر ايد الله عمر بملكين يوفقانه ويسدد انه فاذا اخطا صرفاه حتى يكون صواباً¹۔</p>
--	--

ملائکہ کی شان تو بلند ہے۔ شیاطین کو قلوب عوام میں تصرف دیا ہے جس سے فقط اپنے چہنے ہوئے بندوں کو مستثنیٰ کیا ہے کہ:

<p>میرے خاص بندوں پر تیرا قابو نہیں۔</p>	<p>" إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ " ²</p>
--	---

قال الله تعالى:

<p>شیطان جن اور لوگ، لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔</p>	<p>" يُوسُوسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ " ³</p>
---	--

وقال الله تعالى:

<p>شیطان آدمی اور جن ایک دوسرے کے دل میں ڈالتے ہیں بناوٹ کی بات دھوکے کی۔ ۱۲م</p>	<p>" شَيْطَانِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِيْ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا " ⁴</p>
---	---

بخاری، مسلم، ابوداؤد مثل امام احمد، حضرت انس بن مالک اور مثل ابن ماجہ حضرت ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

¹ الفردوس بہأثور الخطاب حدیث ۵۱۲۷ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳/۲۷۳

² القرآن الکریم ۱۷/۶۵

³ القرآن الکریم ۱۱۳/۶۵

⁴ القرآن الکریم ۶/۱۱۲

ان الشیطن یجری من الانسان مجری الدم ^۱ ۔	بے شک شیطان انسان (آدمی) کی رگ رگ میں خون کی طرح ساری و جاری ہے۔
--	--

صحیحین وغیرہما میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جب اذان ہوتی ہے شیطان گوز زناں بھاگ جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سنے، جب اذان ہو چکتی ہے پھر آتا ہے۔ جب تکبیر ہوتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے، جب تکبیر ہو چکتی ہے پھر آتا ہے حتیٰ یخطر ابین المراء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا المالم یکن یذکرہ، حتی یظل الرجل مایدری کہ صلی^۲ یہاں تک کہ آدمی اور اس کے دل کے اندر حائل ہو کر خطرے ڈالتا ہے کہتا ہے کہ یہ بات یاد کروہ بات یاد کران باتوں کے لئے جو آدمی کے خیال میں بھی نہ تھیں، یہاں تک کہ انسان کو یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ کتنی پڑھی "امام ابو بکر ابی الدینا کتاب مکائد الشیطان، اور امام اجل ترمذی نوادر الاصول میں بسند حسن، اور ابو یعلیٰ مسند، اور ابن شاپن کتاب الترغیب، اور بہیقی شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

ان الشیطان واضع خطبہ علی قلب ابن آدم فان ذکر اللہ خنس وان نسی التقم قلبہ فذلک الوسواس	بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی خدا تعالیٰ کو یاد کرتا ہے شیطان دبک جاتا ہے اور جب آدمی (ذکر سے) غفلت کرتا ہے (بھول جاتا ہے) تو شیطان اس کا
---	--

^۱ صحیح البخاری باب الاعتکاف ۲۷۲/۱ کتاب بدء الخلق ۶۶۳/۱ کتاب الاحکام ۱۰۶۳/۲ قدیمی کتب خانہ کراچی، سنن ابی داؤد کتاب الصور باب المعتکف یدخل البیت لحاجتہ الخ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۳۳۵

^۲ صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل التاؤذین قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۵/۱، صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل الاذان وھرب الشیطن الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۶۸، صحیح مسلم کتاب المساجد باب السهو فی الصلوٰۃ والمسجد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۱۱، مسند

احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۲/۳۱۳، ۵۲۲، ۴۶۰

الخناس ^۱ ۔	دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے تو یہ ہے (شیطان خناس) وسوسہ ڈالنے والا دیک جائیو والا۔
-----------------------	---

لمہ شیطان ولمہ مبلکہ دونوں مشہور اور حدیثوں میں مذکور ہیں پھر اولیاء کرام کو قلوب میں تصرف کی قدرت عطا ہونی کیا محل انکار ہے۔ حضرت علامہ سلجھاسی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب ابریز میں اپنے شیخ حضرت سیدی عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عوام جو اپنے حاجات میں اولیاء کرام مثل حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استعانت کرتے ہیں نہ کہ اللہ عزوجل سے، حضرات اولیاء نے ان کو قصد ادھر لگا لیا ہے کہ دعا میں مراد ملتی نہ ملنی دونوں پہلو ہیں، عوام (مراد) نہ ملنے کی حکمتوں پر مطلع نہیں کئے جاتے، تو اگر بالکلیہ خالص اللہ عزوجل ہی سے مانگتے پھر مراد ملتی نہ دیکھتے تو احتمال تھا کہ خدا کے وجود ہی سے منکر ہو جاتے، اس لئے اولیاء نے ان کے دلوں کو اپنی طرف پھیر لیا کہ اب اگر (مراد) نہ ملنے پر بے اعتقادی کا وسوسہ آیا بھی تو اس ولی کی نسبت آئے گا جس سے مدد چاہی تھ، اس میں ایمان تو سلامت رہے گا۔

حدیث اول: اور سنئے، مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری کتاب مستطاب نُزْهَةُ الْخَاطِرِ الْقَائِرِ فِي تَرْجُمَةِ سَيِّدِي الشَّرِيفِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِیں فرماتے ہیں:

روى الشيخ الجليل ابو صالح المغربي رحمه الله تعالى انه قال قال لي سیدی الشيخ ابو مدین قدس سره. یا ابا صالح سافر الی بغداد وأت الشيخ محی الدین عبد القادر لیعلمک الفقر. فسافرت الی بغداد فلما رأیته رأیت رجلاً ما رأیت اکثر هیبة منه (فساق الحدیث الی آخره الی ان قال) قلت یا سیدی ارید ان تمدنی ملک بهذا الوصف فنظر نظراً	یعنی شیخ جلیل ابو صالح مغربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی، مجھ کو میرے شیخ حضرت ابو شعیب مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابو صالح! سفر کر کے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر کے حضور حاضر ہو کر وہ تجھ کو فقر تعلیم فرمائیں، میں بغداد گیا جب حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا میں نے اس ہیبت و جلال کا کوئی بندہ خدا نہ دیکھا تھا حضور نے مجھ کو ایک سو بیس ^{۱۰} دن یعنی تین چلے خلوت میں بٹھایا پھر میرے پاس تشریف لائے اور قبلہ کی طرف
--	---

^۱ شعب الایمان حدیث ۵۴۰ دار المکتب العلمیہ بیروت ۴۰۳/۱، نوادر الاصول الاصل التاسع والخمسون والمائتان الخ دار صادر بیروت

فتفرقت عن قلبی جواذب الارادات کما یتفرق الظلام
بہجوم النهار وانا الآن انفق من تلك النظرة¹۔

اشارہ کر کے فرمایا: اے ابوصالح! ادھر کو دیکھو تجھ کو کیا نظر آتا ہے؟
میں نے عرض کی۔ کعبہ معظمہ، پھر مغرب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:
ادھر دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے۔ میں نے عرض کی: میرے پیر ابومدین۔
فرمایا: کدھر جانا چاہتا ہے کعبہ کو یا اپنے پیر کے پاس؟ اپنے پیر کے
پاس۔ فرمایا: ایک قدم میں جانا چاہتا ہے یا جس طرح آیا تھا؟ میں نے
عرض کی: بلکہ جس طرح آیا تھا: یہ افضل ہے۔ پھر فرمایا: اے ابوصالح!
اگر تو فخر چاہتا ہے تو ہر گزبے زینہ اس تک نہ پہنچے گا اور اس کا زینہ توحید
ہے اور توحید کا مدار یہ ہے کہ عین السر کے ساتھ دل سے ہر خطرہ مٹا
دے لوح دل بالکل پاک و صاف کر لے، میں نے عرض کی: اے
میرے آقا! میں چاہتا ہوں کہ حضور اپنی مدد سے یہ صفت مجھ کو عطا
فرمائیں، یہ سن کر حضور نے ایک نگاہ کرم مجھ پر فرمائی کہ ارادوں کی تمام
کششیں میرے دل سے ایسی کافور ہو گئیں جیسے دن کے آنے سے رات
کی اندھیری، اور میں آج تک حضور کی اسی ایک نگاہ سے کام چلا رہا ہوں۔

دیکھئے خاطر پر اس سے بڑھ کر اور کیا قبضہ ہو گا کہ ایک نگاہ میں دل کو تمام خطرات سے پاک فرما دیا اور نہ فقط اسی وقت بلکہ ہمیشہ کے لئے۔

امام اجل مصنف بحیۃ الاسرار کی جلالت شان اور اس کتاب جلیل کی صحت و عظمت

فائدہ: یہ حدیث جلیل حضرت امام اجل سید العلماء شیخ القراء عمدہ العرفاء نور الملئین والدین ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر لحمی شطنونی قدس
سرہ العزیز نے صرف دو واسطہ سے حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں، امام جلیل الشان، شیخ القراء، ابوالخیر
شمس الدین محمد محمد ابن الجزری رحمہ اللہ تعالیٰ مصنف حسن حصین شریف کے استاذ ہیں، امام ذہبی صاحب میزان الاعتدال ان کی
مجلس مبارک میں حاضر ہوئے، اور طبقات القراء میں ان کی مدح ستائش کی اور ان کو اپنا امام یکتا لکھا۔

چنانچہ کہا کہ علی بن یوسف بن جریر لحمی شطنونی نور الدین
امام یکتا، مدرس قراءت اور

حيث قال علي بن يوسف بن جرير الحمي شطنوني الامام
الاوحد البقري نور الدين

¹ نزهة الخاطر الفاتر في ترجمة عبد القادر

شیخ القراء بالدیار المصرية¹ - بلاد مصری کے شیخ القراء ہیں ۱۲

اور امام اجل عار باللہ سیدی عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی یعنی رحمہ اللہ تعالیٰ "فی أمرۃ الجنان میں اس جناب کو ان مناقب جلیلہ سے یاد فرمایا:

روى الشيخ الامام الفقيه العالم المقرئ ابو الحسن
على بن يوسف بن جرير بن معصم الشافعي اللخمي في
مناب الشيخ عبدالقادر رضى الله تعالى عنه بسنده² الخ
شیخ امام زبردست فقیہ مدرس قراءت علی ابن یوسف بن جریر
بن معصم شافعی لخمی نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے یہ روایت بیان کی۔ ۱۲

اور امام اجل شمس الملئ والدين ابو الخير الجزري مصنف حسن حصين نے نہایۃ الدررانت فی اسماء الرجال القراءت میں فرمایا:

على بن يوسف بن جرير بن فضل بن معصم
نور الدين ابو الحسن اللخمي الشافعي
الاستاذ المحقق البارع شيخ الديار المصرية ولد
بالقاهرة سنة اربع واربعين وستمائة وتصدر للاقراء
بالجامع الازهر من القاهرة وتكاثر عليه الناس لاجل
الفوائد والتحقيق وبلغني انه عمل على الشاطبية
شرحاً فلو كان ظهر لكان من اجود شروحاتها توفي يوم
السبت او ان الظهر دفن يوم الاحد العشرين من ذي
الحجة سنة ثلث عشرة وسبع مائة رحمه الله تعالى³۔
(مختصراً)

یعنی علی بن یوسف نور الدین ابو الحسن شافعی استاد محقق ایسے
کمال والے جو عقول کو حیران کر دے، بلاد مصر کے شیخ قاہرہ
مصر میں پیدا ہوئے اور مصر کی جامع ازہر میں صدر تعلیم پر
جلوس فرمایا، ان کے فوائد و تحقیق کے سبب خلایق کا ان پر نجوم
ہوا، میں نے سنا کہ شاطبیہ پر بھی اس جناب نے شرح لکھی،
یہ شرح اگر ظاہر ہوتی تو ان کی تمام شرحوں سے بہتر شرح
میں ہوتی، روز دوشنبہ بوقت ظہر وفات پائی اور روز یک شنبہ
بستم ذی الحجہ ۷۱۳ھ میں دفن ہوئے، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
انتہی ۱۲

¹ زبدة الآثار بحوالہ طبقات المقرئين مطبع بکسنگ کمپنی جزیرہ ص ۳

² مرآة الجنان وعبرة اليقظان في معرفة ما يعتبر من حوادث الزمان

³ زبدة الآثار بحوالہ نہایۃ الدررانت فی اسماء الرجال والقراءت مطبع بکسنگ کمپنی جزیرہ ص ۵

اور امام اجل جلال الملہ والدین سیوطی نے "حُسن المحاضرة باخبار مصر والقاهرة" میں فرمایا:

عنی علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنونی الامام الاوحد نور الدین ابو الحسن شیخ القراء پھر ان کا مسند تعلیم پر جلوس اور طلبہ کا ہجوم اور تاریخ ولادت و وفات اسی طرح ذکر فرمائی۔	علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنونی الامام الاوحد نور الدین ابو الحسن شیخ القراء بالدیار المصریة تصد للاقراء بالجامع الازہر وتکثیر علیہ الطلبة ¹ ۔
---	---

نیز امام سیوطی نے اس جناب کا تذکرہ اپنی کتاب "بغیة الوعاة" میں لکھا اور اس میں نقل فرمایا کہ:

لہ الید الطولی فی علم التفسیر ² ۔	علم تفسیر میں اس جناب کو ید طولی تھا۔
--	---------------------------------------

اور حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے کتاب "زبدۃ الاسرار" میں اس جناب کے فضائل عالیہ یوں بیان فرمائے:

بہجة الاسرار من تصنیف الشیخ الامام الاجل الفقیہ العالم المقری. الاوحد البارع نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشافعی اللخمی و بینہ و بین الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسطتان وهو داخل فی بشارۃ قوله رضی اللہ تعالیٰ عنہ طوبی لمن رانی و لمن رای من رانی و لمن رای من رانی ³ ۔	یعنی امام اجل، فقیہ، عالم، مدرس قرأت کیلئے، عجب صاحب کمال نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف شافعی نخعی، ان میں اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں صرف دو واسطے ہیں اور وہ حضور پر نور سرکار غوثیت کی اس بشارت میں داخل ہیں کہ شادمانی ہے اسے جس نے مجھ کو دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ انتہی
--	--

ان امام اجل کیلئے کہ ایسے اکابر ائمہ جن کی امامت و عظمت و جلالت شان کے ایسے مداح ہوئے، اپنی کتاب مستطاب بجة الاسرار و معدن الانوار شریف میں (کہ امام اجل یافعی وغیرہ اکابر اس سے سند لیتے آئے امام اجل شمس الملہ والدین ابو الخیر ابن الجزری مصنف حصن حصین نے یہ کتاب مستطاب

¹ حسن المحاضرة باخبار مصر والقاهرة

² بغیة الوعاة للیسوطی

³ زبدۃ الاسرار خطبة الكتاب مطبع بکلتگ کبئی جزیرہ ص ۵

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر حنفی و شطوطی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پڑھی، اور حدیث کی طرح اس کی سندھ حاصل کی اور علامہ عمر بن عبد الوہاب حلبی نے اس کی روایات معتمد ہونے کی تصریح کی، اور حضرت شیخ محقق محدث دہلوی نے زبدۃ الآثار شریف میں فرمایا:

یہ کتاب بھجۃ الاسرار ایک عظیم شریعت اور مشہور کتاب ہے۔ ۱۲۲	اس کتاب بھجۃ الاسرار کتابے عظیم و شریعت و مشہور است ^۱ ۔
--	--

اور زبدۃ الاسرار شریف میں اس کی روایات صحیح و ثابت ہونے کی تصریح کی (یوں بسند صحیح روایت فرمائی کہ:

یعنی فقیہ محدث ابوالحجاج نے ہم سے حدیث بیان کی کہ میرے جد امجد حجاج بن یعلیٰ بن عیسیٰ فاسی نے مجھے خبر دی کہ میں نے شیخ ابو محمد صالح کے ساتھ ۵۸۸ھ میں حج کیا، عرفات میں ہم کو حضرت شیخ ابوالقاسم عمر بزار ملے، دونوں شیخ بعد سلام بیٹھ کر حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر فرمانے لگے، ابو محمد صالح نے فرمایا مجھ سے میرے شیخ حضرت شعیب ابو مدین نے فرمایا: اے صالح! سفر کر کے بغداد حاضر ہو، الی آخرہ۔	حدثنا الفقيه ابو الحجاج يوسف بن عبد الرحيم بن حجاج بن يعلى الفاسي المحدث بالقاهرة ۱۶۱ھ قال اخبرنا جدى حجاج بفاس ۲۳ھ قال حجبت مع الشيخ ابى محمد صالح بن ويرجان الدكالى رضى الله تعالى عنه ۵۸۸ھ فلما كنا بعرفات وافينا بها الشيخ ابى القاسم عمر بن مسعود المعروف بالبزار فتسالمنا وجلسا يتذاكران ايام الشيخ محي الدين عبدالقادر رضى الله تعالى عنه فقال الشيخ ابو محمد قال لى سيدى الشيخ ابو مدين رضى الله تعالى عنه يا صالح سافر الى بغداد الحديث ^۲ ۔
--	---

تنبیہ: یہاں سے معلوم ہوا کہ ان شیخ کا نام گرامی صالح ہے اور کنیت ابو محمد زہد الخاطر میں ابو صالح واقع ہوا سہو قلم ہے۔

^۱ زبدۃ الآثار مع زبدۃ الاسرار خطبہ الكتاب مطبع کنگل کمپنی جزیرہ ص ۲

^۲ بھجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیخ الخ مصطفی البابی مصر ص ۵۲

حدیث دوم: اور سنیے، اسی حدیث جلیل میں ہے کہ حضرت صالح یہ روایت فرما چکے تو حضرت سید عمر بزار قدس سرہ نے فرمایا:

<p>یعنی یونہی میں بھی ایک روز حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے خلوت میں حاضر تھا حضور نے اپنے دست مبارک کو میرے سینے پر مارا، فوراً ایک نور قرص آفتاب کے برابر میرے دل میں چمک اٹھا، اور اس وقت سے میں نے حق کو پایا، اور آج تک وہ نور ترقی کر رہا ہے۔</p>	<p>وانا ایضاً كنت جالسا بين يديه في خلوته فضرب بيده في صدرى فأشرق في قبله نور على قدر دائرة الشمس ووجدت الحق من وقتي وانا الى الآن في زيادة من ذلك النور¹۔</p>
---	---

حدیث سوم: اور سنیے، امام ممدوح اسی بحجۃ الاسرار شریف میں بایں سند راوی:

<p>یعنی ہم سے شیخ ابو الفتوح محمد صدیق بغدادی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو سید ابو جعفر محمد علوی نے خبر دی کہ ہم سے شیخ عارف باللہ ابو الخیر بشر بن محفوظ بغدادی نے اپنے دولت خانے پر بیان فرمایا کہ ایک روز میں اور بارہ صاحب اور جن کے نام حدیث میں مفصل مذکور ہیں خدمت اقدس حضور پر نور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر تھے کہ حضور نے فرمایا: لِيَطْلُبَ كُلُّ مِنْكُمْ حَاجَةً أُعْطِيَهَا لَهُ، تم میں سے ہر ایک ایک ایک مراد مانگے کہ ہم عطا فرمائیں (اس پر دس صاحبوں نے دینی حاجتیں متعلق علم و معرفت اور تین شخصوں نے دنیوی عہدہ و منصب کی مرادیں مانگیں جو بتفصیل مذکور ہیں)</p>	<p>حدثنا الشيخ ابو الفتوح محمد ابن الشيخ ابى المحاسن يوسف بن اسمعيل التيبى البكرى البغدادى قال اخبرنا الشيخ الشريف ابو جعفر محمد بن ابى القاسم العلوى قال اخبرنا الشيخ العارف ابو الخير بشر بن محفوظ ببغداد ببذله الحديث۔</p>
---	---

حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

<p>ہم ان اہل دین اور اہل دنیا سب کی مدد کرتے ہیں تیرے رب کی عطا سے، اور تیرے رب کی عطا پر روک نہیں۔</p>	<p>"كُلُّكُمْ هُوَ لَاءٌ وَهُوَ لَاءٌ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۖ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا" ①۔</p>
---	---

¹ بحجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیخ الخ مصطفیٰ البابی مرصص ۵۳

خدا کی قسم! جس نے جو مانگا تھا پایا، میں نے یہ مراد چاہی تھی کہ ایسی معرفت مل جائے کہ واردات قلبی میں مجھے تمیز ہو جائے کہ یہ وارد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور یہ نہیں (اوروں کو ان کی مرادیں ملنے کی تفصیل بیان کر کے فرماتے ہیں):

<p>اور میری یہ کیفیت ہوئی کہ میں حضور کے سامنے حاضر تھا، حضور نے اسی مجلس میں اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا کہ فوراً ایک نور میرے سینے میں چمکا کہ آج تک میں اسی نور سے تمیز کر لیتا ہوں کہ یہ وارد حق ہے اور یہ باطل، یہ حال ہدایت ہے اور یہ گمراہی اور اس سے پہلے مجھے تمیز نہ ہو سکنے کے باعث سخت قلق رہا کرتا تھا۔</p>	<p>واما انا فان الشيخ رضى الله تعالى عنه وضع يده على صدرى وانا جالس بين يديه فى مجلسه ذلك فوجدت فى الوقت العاجل نورانى صدرى وانا الى الان افرق به بين موارد الحق والباطل واميز به بين احوال الهدى والضلال وكنت قبل ذلك شديد القلق لالتباسها علق¹۔</p>
---	--

حدیث چہارم: اور سنیے، امام ممدوح اسی کتاب جلیل میں اس سند عالی سے راوی کہ: اخبرنا ابو محمد بن الحسن ابن ابی عمران القرشى و ابو محمد سالم بن علیاً الدمیاطی قال اخبرنا الشیخ العالم الربانی شہاب الدین عمر السہروردی الحدیث یعنی ہمیں ابو محمد قرشی و ابو محمد میاطی نے خبر دی، دونوں نے فرمایا کہ ہمیں شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین عمر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ سہروردیہ نے خبر دی کہ مجھ علم کلام کا بہت شوق تھا، میں نے اس کی کتابیں ازبر حفظ کر لی تھیں اور اس میں خوب ماہر ہو گیا تھا میرے عم مکرم پیر معظم حضرت سیدی نجیب الدین عبدالقادر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ کو منع فرماتے تھے اور میں باز نہ آتا تھا ایک روز مجھے ساتھ لے کر بارگاہِ غوثیت پناہ میں حاضر ہوئے، راہ میں مجھ سے فرمایا: اے عمر! ہم اس وقت اس کے حضور حاضر ہونے کو ہیں جس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دیتا ہے دیکھو ان کے سامنے باحیاط حاضر ہونا کہ ان کے دیدار سے برکت پاؤ۔

جب ہم حاضر بارگاہ ہوئے میرے پیر نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: اے میرے آقا! یہ میرا بھتیجا علم کلام میں آلودہ ہے میں منع کرتا ہوں، نہیں مانتا، حضور نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم نے علم کلام میں کون سی کتاب حفظ کی ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں فلاں کتابیں۔

¹ بهجة الاسرار ذكر فضول من كلامه مرصعاً بشيخ الخ مصطفی البابی مصر ص ۳۰ و ۳۱

فأمر يده على صدرى فوالله ما نزعها وأنا احفظ من تلك الكتب لفظة وانسائي الله جميع مسائلها ولكن وفر الله في صدرى العلم الدنى في الوقت العاجل فقمت من بين يديه وأنا انطق بالحكمة وقال لي يا عمر انت اخر المشهورين بالعراق، قال وكان الشيخ عبدالقادر رضى الله تعالى عنه سلطان الطريق والتصرف في الوجود على التحقيق۔ حضور نے دست مبارک میرے سینے پر پھیرا، خدا تعالیٰ کی قسم! ہاتھ ہٹانے نہ پائے تھے کہ مجھے ان کتابوں سے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا، اور ان کے تمام مطالب اللہ تعالیٰ نے مجھے بھلا دے، ہاں! اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں نورِ علم لدنی بھر دیا، تو میں حضور کے پاس سے علم الہی کا گویا ہو کر اٹھا، اور حضور نے مجھ سے فرمایا ملک عراق میں سب سے پہلے نامور تم ہو گئے، یعنی تمہارے بعد عراق بھر میں کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا، اس کے بعد امام شیخ الشیوخ سہروردی فرماتے ہیں حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ طریق ہیں اور تمام عالم میں یقیناً تصرف فرمانے والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پھر امام مذکور بسند خود حضرت شیخ نجم الدین تغلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں میرے شیخ حضرت شیخ الشیوخ نے مجھے بغداد مقدس میں چلے میں بٹھایا تھا، چالیسویں روز میں واقعہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ الشیوخ ایک بلند پہاڑ پر تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس بکثرت جواہر ہیں اور پہاڑ کے نیچے انبوه کثیر جمع ہے حضرت شیخ پیمانے بھر بھر کر وہ جواہر رُخ پر پھینکتے ہیں اور لوگ ٹوٹ رہے ہیں جب جواہر کئی پر آتے ہیں خود بخود بڑھ جاتے ہیں گویا چشمے سے ابل رہے ہیں، دن ختم کر کے میں خلوت سے باہر نکلا اور حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جو دیکھا تھا عرض کرو۔ میں کہنے نہ پایا تھا کہ حضرت شیخ نے فرمایا: جو تم نے دیکھا وہ حق ہے۔ اور اس جیسے کتنے ہی، یعنی صرف اپنے ہی جواہر نہیں جو تم نے دیکھے، بلکہ اتنے اتنے اور بہت سے ہیں، یہ وہ جواہر ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم کلام کے بدلے میرے سینے میں بھر دئے ہیں^۱، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اس سے بڑھ کر دلوں پر قابو اور کیا ہوگا کہ ایک ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں یکسر محو فرمادیں کہ نہ ان کا ایک لفظ یاد رہے اور نہ اس علم کا کوئی مسئلہ اور ساتھ ہی علم لدنی سے سینہ بھر دیں۔

حدیث پنجم: اور سینے، امام محمد روح اسی کتاب جلیل الفتح میں اس سند عالی سے راوی: حدثنا الشيخ الصالح ابو عبد الله محمد بن كامل بن ابو المعالي الحسيني قال سمعت

^۱ بهجة الاسرار ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشيخ الخ مصطفي البابی مصر ص ۳۲، ۳۳

الشیخ العارف ابا محمد مفرج بن بنہان بن رکاف الشیبانی یعنی ہم سے شیخ صالح ابو عبد اللہ محمد حسینی نے حدیث بیان کی کہ میں بے شیخ عارف ابو محمد مفرج کو فرماتے سنا کہ جب حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہرہ ہوا فقہائے بغداد سے سو فقیہ کو فقہات میں سب سے اعلیٰ اور ذہین تھے، اس بات پر متفق ہوئے کہ انواع علوم سے سو مختلف مسئلے حضور سے پوچھیں، ہر فقیہ اپنا جدا مسئلہ پیش کرے تاکہ انھیں جواب سے بند کر دیں، یہ مشوہ گانٹھ کر سو مسئلے الگ الگ چھانٹ کر حضور اقدس کی مجلس وعظ میں آئے، حضرت شیخ مفرج فرماتے ہیں میں اس وقت مجلس وعظ میں حاضر تھا جب وہ فقہاء آ کر بیٹھ لئے حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر مبارک جھکایا اور سینہ انور کی ایک بجلی چمکی جو کسی کو نظر نہ آئی مگر جسے خدا نے چاہا اس بجلی نے ان سب فقیہوں کے سینوں پر دورہ کیا۔ جس جس کے سینے پر گزرتی ہے وہ لحرّت زدہ ہو کر تڑپنے لگتا ہے۔ پھر وہ سب فقہاء ایک ساتھ سب چلانے لگے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور سرنگے ہو کر ممبر اقدس پر گئے اور اپنے سر حضور پر نور کے قدموں پر رکھے، تمام مجلس سے ایک شور اٹھا جس سے میں نے سمجھا کہ بغداد پھر ہل گیا، حضور پر نور ان فقیہوں کو ایک ایک کر کے اپنے سینہ مبارک سے لگاتے اور فرماتے تیرا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، یونہی ان سب کے مسائل اور ان کے جواب ارشاد فرمائے۔

جب مجلس مبارک ختم ہوئی تو میں ان فقیہوں کے پاس گیا اور ان سے کہا: یہ تمہارا حال کیا ہوا تھا؟ بولے:

<p>جب ہم وہاں بیٹھے جتنا آتا تھا دفعۃً سب ہم سے گم ہو گیا ایسا مٹ گیا کہ کبھی ہمارے پاس ہو کر نہ گزرا تھا، جب حضور نے ہمیں اپنے سینہ مبارک سے لگایا ہر ایک کے پاس اس کا چھینا ہوا علم پلٹ آیا، ہمیں وہ اپنے مسئلے بھی یاد نہ رہے تھے جو حضور کے لئے تیار کر کے لے گئے تھے۔ حضور نے وہ مسائل بھی ہمیں یاد دلائے اور ان کے وہ جواب ارشاد فرمائے جو ہمارے خیال میں بھی نہ تھے۔</p>	<p>لما جلسنا فقدنا جميع ما عرفه من العلم حتى كانه نسخ منا فلم يبر بنا قط فلما ضمنا الى صدره رجع الى كل منا ما نزع عنه من العلم ولقد ذكرنا مسائلنا التي هيأنا حاله وذكر فيها اجوبته¹۔</p>
---	---

اس سے یہ زیادہ قلوب پر اور کیا قبضہ درکار ہے کہ ایک آن میں اکابر علماء کو تمام عمر کا پڑھا لکھا

¹ بهجة الاسرار ذكر وعظه رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصطفیٰ البابی مصر ص ۹۶

سب بھلا دیں اور پھر ایک آن میں عطا فرمادیں۔

حدیث ششم: اور سنیے، امام ممدوح اسی کتاب مبارک میں اس سند جلیل سے راوی کہ: اخبرنا الشیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ الابہری و ابو محمد سالم الدمیاطی الصوفی قالاً سنعنا الشیخ شہاب الدین السہروردی الحدیث۔ یعنی ہمیں ابو الحسن ابہری و ابو محمد سالم الدمیاطی الصوفی نے خبر دی، دونوں نے فرمایا کہ ہم نے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کو فرماتے سنا کہ میں ۶۰ھ میں اپنے شیخ معظم و عم مکرم سیدی نجیب الدین عبدالقادر سہروردی کے ہمراہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوا، میرے شیخ نے حضور کے ساتھ عظیم ادب برتا، اور حضور کے ساتھ ہمہ تن گوش بے زبان ہو کر بیٹھے جب ہم مدرسہ نظامیہ کو واپس آئے میں نے اس ادب کا حال پوچھا۔ فرمایا:

کیف لا اتادب مع من صرفه مالکی فی قلبی وحالی وقلوب الاولیاء واحوالهم ان شاء امسکھا وان شاء ارسلھا ^۱	میں کیونکر ان کا ادب نہ کروں جن کو میرے مالک نے دل اور میرے حال اور تمام اولیاء کے قلوب و احوال پر تصرف بخشا ہے۔ چاہیں روک لیں چاہیں چھوڑ دیں۔
---	--

کہتے قلوب پر کیسا عظیم قبضہ ہے۔

حدیث ہفتم: اور سنیے، اور سب سے اجل و اعلیٰ سنیے، امام ممدوح قدس سرہ، اسی کتاب عالی نصاب میں اسی سند صحیح سے روایت فرماتے ہیں کہ: حدثنا الشیخ ابو محمد القاسم بن احمد الهاشمی الحرمی، الحنبلی قال اخبرنا الشیخ ابو الحسن علی الخباز قال اخبرنا الشیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزار، الحدیث۔

یعنی شیخ ابو محمد ہاشمی ساکن حرم محترم نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انھیں عارف حضرت ابو الحسن علی خباز نے خبر دی کہ انھیں امام اجل عارف اکمل سیدی عمر بزار نے خبر دی کہ میں ۱۱۵ / جمادی الآخرہ ۵۵۶ھ روزہ جمعہ کو حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جامع مسجد کو جاتا تھا، راہ میں کسی شخص نے حضور کو سلام نہ کیا، میں نے اپنے جی میں کہا سخت تعجب ہے، ہر جمعہ کو تو خلائق کا حضور پر وہ اژدحام ہوتا تھا کہ ہم مسجد تک بمشکل پہنچ پائے تھے آج کیا واقعہ ہے کہ کوئی سلام تک نہیں کرتا، یہ بات

^۱ بہجة الاسرار ذکر الشیخ ابو النجیب عبدالقادر السہروردی مصطفی البابی مصر ص ۲۳۵

ابھی میرے دل میں پوری آنے بھی نہ پائی تھی کہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا اور معالوگ تسلیم و مجرا کے لئے چاروں طرف سے دوڑ پڑے، یہاں تک کہ میرے اور حضور کے بیچ میں حائل ہو گئے، میں اس ہجوم میں حضور سے دور رہ گیا، میں نے اپنے جی میں کہا کہ اس حالت میں تو وہی پہلا حال اچھا تھا یعنی دولت قرب تو نصیب تھی، یہ خطرہ میرے دل میں آتے ہی معاً حضور نے میرے طرف پھر کر دیکھا اور تبسم فرمایا: اور ارشاد کیا: اے عمر! تم ہی نے اس کی خواہش کی تھی، او ما علمت ان قلوب الناس بیدی ان شئت صرفتھا عنی وان شئت اقبلت بها الی^۱ یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورحمننا بہ وجعلنا لہ وبہ الیہ ولم یقطعنا بجاہہ لدیہ آمین۔

یہ حدیث کریم (مذکورہ بالا) بعینہ انہیں الفاظ سے مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نزہۃ الخاطر الفاتر شریف میں ذکر کی، عارب باللہ سیدی نور الملئ والذین جامی قدس سرہ السامی نجات الانس شریف میں اس حدیث کو لا کر ارشاد اقدس کا ترجمہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

نادانستی کہ دلہائے مردماں بدست من است اگر خواہم دلہائے ایٹاں راز خود بگردانم و اگر خواہم روئے در خود کنم ^۲ ۔	تو نہیں جانتا کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہے اگر چاہوں تو ان لوگوں کے قلوب از خود پھیر دوں اور اگر چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لو ۱۲۔
--	---

یہی تو اس سگ کوئے قادری غفرلہ بمولانا نے عرض کیا تھا، ع

بندہ مجبور ہے خاطر یہ ہے قبضہ تیرا

اور دو شعر بعد میں عرض کیا تھا:

کنجیاں دل کی خدانے تجھے دیں ایسی کر کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

اس قصیدہ مبارک کے وصل چہارم میں ان اشقیاء کا رد تھا جو حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص شان کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ ان کے ناپاک کلموں سے غلامان بارگاہ کے قلب پر کیا کچھ صدمہ نہیں پہنچتا اپنے اور اپنے خواجہ تاشوں کی تسکین کو وہ مصرع تھا جس طرح دوسری جگہ عرض کیا ہے۔

رنج اعدا کارضا چارہ ہی کیا ہے جب انھیں آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائی دوست

^۱ بهجة الاسرار فصول من كلامه مرصعاً بشيئ من عجائب احواله مصطفى البابی مصر ص ۷۶

^۲ نفعات الانس من حضرات القدس ترجمہ شیخ ابو عمرو بیہنی از انتشارات کتاب فروشی محمودی ص ۵۲۱

اور یہ اس آیہ کریمی کا اتباع ہے کہ:

"لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلْنَاهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ" ¹ اللہ چاہتا تو سبھی کو ہدایت پر جمع فرمادیتا تو نادان نہ بن۔

اب اس کلام کو ایک حدیث مقید مسلمین و محافظ ایمان و دین پر ختم کریں، امام ممدوح قد سرہ، فرماتے ہیں:

حدثنا الشيخ الفقيه ابو الحسن علي بن الشيخ ابو العباس احمد بن المبارك البغدادي الحريري قال اخبرنا الفقيه الشيخ محمد بن عبد الطيف الترمسي البغدادي الصوفي قال كان شيخنا الشيخ محي الدين عبد القادر رضي الله تعالى عنه اذا تكلم بالكلام العظيم يقول عقيبه بالله قولوا صدقت وانما اتكلم عن يقين لاشك فيه انما انطق فانطق واعطى فافرق واومر فافعل والعهد على من امرني ولدية على العاقلة تكذيبكم لي سم ساعة لاديانكم وسبب لاذهاب دنياكم واخركم اناسياف اناقتال و يحذرکم الله نفسه لو لالجام الشريعة على لسانی لا خبرتکم بما تاکنون وما تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقواریر یری مانی بطونکم وظواهرکم

یعنی حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کوئی عظیم بات فرماتے اس کے بعد ارشاد فرماتے تم پر اللہ عزوجل کا عہد ہے کہ کہو حضور نے سچ کہا میں اس یقین سے کلام فرماتا ہوں جس میں اصلاً کوئی شک نہیں میں کہلوایا جاتا ہوں تو کہتا ہوں اور مجھے عطا کرتے ہیں تو تقسیم فرماتا ہوں اور مجھے حکم ہوتا ہے تو میں کام کرتا ہوں، اور ذمہ داری اس پر ہے جس نے مجھے حکم دیا، اور خون بہا مددگاروں پر، تمہارا میری بات کو جھٹلانا تمہارے دین کے حق میں زہرِ بلاہل ہے جو اسی ساعت ہلاک کر دے اور اس میں تمہاری دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔ میں تیغ زن ہوں، میں سخت کش ہوں، اور اللہ تعالیٰ کی روک میری غضب سے ڈراتا ہے۔ اگر شریعت کی روک میری زبان پر نہ ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو، تم سب میرے سامنے شیشے کی طرح ہو، تمہارے فقط ظاہر ہی نہیں بلکہ جو کچھ تمہارے دلوں کے اندر ہے وہ سب ہمارے

¹ القرآن الکریم ۶/۳۵

<p>پیش نظر ہے اگر حکم الہی کی روک میری زبان پر نہ ہوتی تو یوسف کا بیٹا نہ خود بول اٹھتا کہ اس میں کیا ہے، مگر ہے یہ کہ عالم عالم کے دامن سے لپٹا ہوا پناہ مانگ رہا ہے کہ راز کی باتیں فاش نہ فرمائے۔ اے میرے آقا! آپ نے سچ فرمایا۔ قسم خدا کی اللہ عزوجل کے نزدیک اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ بڑے سچے ہیں، آپ پر بھی اللہ کی رحمت و برکت اور سلام۔ ۱۲۔</p>	<p>لولا لجام الحکم علی لسانی لنطق صاع یوسف بما فیہ لکن العلم مستجیر بذیل العالم کیلا یبدئ مکنونہ^۱۔ صدقت یاسیدی واللہ انت الصادق المصدوق من عند اللہ وجلی لسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیک وبارک وسلم وشرف ومجد وعظم وکرم۔</p>
---	---

یہ مختصر مجالہ بصورت رسالہ ظاہر ہوا، اور اس میں دو مسئلوں پر کلام تھا، ایک لفظ "شہنشاہ" دوسرے یہ کہ قلوب پر سید اکرم مولائے انعم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبضہ و تصرف ہے۔ لہذا مناسب کہ اس کا تاریخی نام فقہ شہنشاہ وان القلوب بیدالمحبوب بعاء اللہ رکھا جائے۔

والحمد للہ رب العالمین، وافضل الصلوٰۃ والسلام علی افضل المرسلین والہ وصحبہ وابنہ وحبیبہ اجمعین۔ آمین، واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ اتم واحکم۔

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بیمحمد المصطفیٰ علیہ افضل التحیۃ والثناء

^۱ بهجة الاسرار کلمات اخیر بہا عن نفسه مصطفی البابی مصر ص ۲۴



آثار مقدسہ اور ان سے تبرک و توسل

رسالہ

بدر الانوار فی آداب الآثار ^{۱۳۲۶ھ}

(آثار مقدسہ کے آداب کے بارے میں روشنیوں کا ماہ کا مل)

فصل اول

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ ۱۶۷: اجیر شریف درگاہ معلیٰ مرسلہ سید حبیب اللہ قادری دمشقی طرابلسی شامی ۱۲۸ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ
ماقولکم دام فضلکم (اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ آپ پر فضل ہو آپ کا کیا ارشاد مبارک ہے۔) ایک شخص اپنے وعظ میں صاف انکار کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی تبرک اور حضور کے آثار شریفہ سے کوئی چیز اصلاً باقی نہیں، نہ صحابہ کے پاس تبرکات شریفہ سے کچھ تھانہ کبھی کسی نبی کے آثار سے کچھ تھا، امید کہ اس کا جواب بحوالہ احادیث و کتاب ارشاد ہو۔
بینواتوجروا۔

الجواب:

بسم الله الرحمن الرحيم، الحمد لله جدا يكافئني فضله وانعامه ويحلنا برضاه دار المقامة دارا ذات بركة وسلامة لامخافة فيها والاسامة والصلوة والسلام	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تمام حمدیں جو مجھے اپنے فضل وانعام میں کفایت دے اور ہمیں اپنی رضا سے برکت اور سلامتی والے گھر (جنت) میں
--	---

<p>داخل کرے جہاں خوف ہے نہ تکلیف اور صلوة و سلام تہامہ کے نبی پر جو جبہ وچپل اور عمامہ پہننے والوں میں سب سے افضل ہیں اور آپ کی آل واصحاب کرامت والوں پر جو امت کے مخلص اور ان کو احکام پہنچانے والے ہیں اور آپ کے آثار مبارکہ کی آپ کے بعد اور سامنے بھی تعظیم کرنے والے ہیں، بڑھنے والی صلوة قیامت تک بڑھتی رہے۔ (ت)</p>	<p>على نبى التهامة خير من لبس العجة والنعل والعمامة وعلى اله وصحبه ذوى الكرامة الناصحين لامته المبلغين احكامه. المعظمين اثاره بعده وامامه صلوة تنسى وتنسى الى يوم القيامة۔</p>
--	--

امابعد، یہ فتاویٰ ہیں متعلق تبرکات شریفہ وآثار لطیفہ کہ ان کا ادب کیسا ہے اور ان کے ثبوت میں کیا دیکھا ہے اور بے سند ہوں تو کیا چاہئے اور زیارت پر نذرانہ لینے دینے مانگنے کے مسئلے جن کا فقیر سے سوال ہوا اور مجموع کا بدر الانوار فی ادب الآثار نام ٹھہرا، والحمد للہ رب العالمین والصلوة علی المولیٰ والہ اجمعین۔

ایسا شخص آیات واحادیث کا منکر اور سخت جاہل خاسر یا کمال گمراہ فاجر ہے اس پر توبہ فرض ہے اور بعد اطلاع بھی تائب نہ ہو تو ضرور گمراہ بے دین ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

<p>بینک سب میں پہلا گھر کہ لوگوں کے لئے مقرر فرمایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا اور سارے جہان کو راہ دکھاتا اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کا پتھر۔</p>	<p>" اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّاُوْهُدًى ۗ لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ؕ ۝۱۱۰"</p>
--	---

جس پر کھڑے ہو کر انھوں نے کعبہ معظمہ بنایا ان کے قدم پاک کا نشان اس میں بن گیا، اجلہ محدثین عبد بن حمید وابن جریر و ابن المنذر وابن ابی حاتم و ارزقی نے امام اجل مجاہد تلمیذ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت کی:

<p>فرمایا کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں قدم پاک کا اس پتھر میں نشان ہو جانا یہ کھلی نشانی ہے جسے اللہ عزوجل آیات بینات فرما رہا ہے۔</p>	<p>قال اشر قدميه في المقام آية بينة²۔</p>
--	--

¹ القرآن الكريم ۹۶/۳

² جامع البيان (تفسیر ابن جریر) تحت آیت ۹۶/۳ المطبعة الميمنية مصر ۸/۳، تفسیر القرآن العظيم لابن ابی حاتم تحت آیت ۹۶/۳

مکتبہ نزار مکہ المکرمة ۱۱/۳

تفسیر کبیر میں ہے:

یعنی کعبہ معظمہ کی ایک فضیلت مقام ابراہیم ہے یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا قدم مبارک رکھا تو جتنا ٹکڑا ان کے زیر قدم آتا تر مٹی کی طرح نرم ہو گیا یہاں تک کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قدم مبارک اس میں پیر گیا اور یہ خاص قدرت الہیہ و معجزہ انبیاء ہے پھر جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدم اٹھایا اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس ٹکڑے میں پتھر کی تختی پیدا کر دی کہ وہ نشان قدم محفوظ رہ گیا پھر اسے حق سبحانہ نے مدتہا مدت باقی رکھا تو یہ اقسام اقسام کے عجیب و غریب معجزے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پتھر میں ظاہر فرمائے۔

الفضيلة الثانية لهذا البيت مقام ابراهيم وهو الحجر الذي وضع ابراهيم قدمه عليه فجعل الله ما تحت قدم ابراهيم عليه الصلوة والسلام من ذلك الحجر دون سائر اجزائه كالطين حتى غاص فيه قدم ابراهيم عليه الصلوة والسلام وهذا مما لا يقدر عليه الا الله تعالى. ولا يظهره الا على انبياء. ثم لما رفع ابراهيم عليه الصلوة والسلام قدمه عنه خلق فيه الصلوة الحجرية مرة اخرى. ثم انه تعالى ابقى ذلك الحجر على سبيل الاستمرار والدوام فهذه انواع من الايات العجبية و المعجزات الباهرة اظهرها الله تعالى في ذلك الحجر¹

ارشاد العقل السليم میں ہے:

یعنی اس ایک پتھر کو مولیٰ تعالیٰ نے متعدد آیات فرمایا اس لئے کہ اس میں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان قدم ہو جانا ایک اور ان کے قدموں کا گٹوں تک اس میں پیر جانا اور پتھر کا ایک ٹکڑا نرم ہو جانا باقی کا اپنے حال پر رہنا تین اور معجزات انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں اس معجزے کا باقی رکھنا چار اور باوصف کثرت اعداء ہزاروں برس اس کا محفوظ رہنا پانچ، یہ ہر ایک بجائے خود ایک آیت معجزہ ہے۔

ان كل واحد من اثر قدميه في صخرة صباء و غوصه فيها الى الكعبين والانه بعض الصخور دون بعض و ابقائه دون سائر ايات الانبياء عليهم الصلوة و السلام و حفظه مع كثرة الاعداء طوف سنة اية مستقلة²

¹ مفاتيح الغيب (التفسير الكبير) تحت آية ۹۶/۳ المطبعة البهية المصرية مصر ۱۵۵/۸

² ارشاد العقل السليم تحت آية ۹۶۳/۲ دار احياء التراث العربي بيروت الجزء الثاني ۶۱

مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

<p>بنی اسرائیل کے نبی شموئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے فرمایا کہ سلطنت طاہوت کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے سیکنہ ہے اور موسیٰ و ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہیں، فرشتے اسے اٹھا کر لائیں، بے شک اس میں تمہارے لئے عظیم نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔</p>	<p>"قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُم إِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٠١﴾" ¹</p>
---	---

وہ تبرکات کیا تھے، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اور ان کی نعلین مبارک اور ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمامہ مقدسہ وغیرہا، ان کی برکات تھیں کہ بنی اسرائیل اس تابوت کو جس لڑائی میں آگے کرتے فتح پاتے اور جس مراد میں اس سے توسل کرتے اجابت دیکھتے، ابن جریر وابن ابی حاتم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، قال:

<p>تابوت سیکنہ میں تبرکات موسویہ سے ان کا عصا تھا اور تختیوں کی کرچیں۔</p>	<p>وبقية مما ترك آل موسى عصاه ورضاض الألواح ²</p>
--	--

وكعب بن الجراح وسعيد بن منصور وعبد بن حميد وابن ابی حاتم وابوصالح تلميذ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، قال:

<p>تابوت میں موسیٰ و ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کے عصا اور دونوں حضرات کے ملبوس اور توریت کی دو تختیاں اور قدرے من کہ بنی اسرائیل پر اترا اور یہ دعائے کشائش لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الخ۔</p>	<p>كان في التابوت عصا موسى وعصاهرون وثياب موسى وثياب هرون ولوحان من التوراة والمن وكلمة الفرح لا اله الا الله الحليم الکریم وسبحن الله رب السموات السبع ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين ³</p>
---	--

معالم التنزیل میں ہے:

¹ القرآن الکریم ۲/۲۳۸

² جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیت ۲/۲۳۸ المطبعة الیمنیة مصر ۲/۳۶۶

³ تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم حدیث ۲۳۸۵، ۲۳۸۶ مکتبۃ نزار مکة المکرمه ۲/۳۷۰

<p>کان فیہ عصا موسیٰ ونعلاء وعبامة هرون وعصاه الخ ۱۔ تباوت میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اور ان کی نعلین اور ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمامہ و عصا الخ (ت)</p>	
---	--

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

<p>ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه الایسن فحلقة ثم دعا باطلحة الانصاری فاعطاه ایاہ ثم ناول الشق الایسر فقال احلق فحلقة فاعطاه باطلحة فقال اقسه بین الناس^۲</p>	<p>یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجام کو بلا کر سر مبارک کے داہنی جانب کے بال موٹڈنے کا حکم فرمایا پھر ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر وہ سب بال انھیں عطا فرمادے پھر بائیں جانب کے بالوں کو حکم فرمایا اور وہ ابو طلحہ کو دئے کہ انھیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔</p>
--	--

صحیح بخاری شریف کتاب اللباس میں عیسیٰ بن طہمان سے ہے:

<p>قال اخرج الینا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلین لهما قبالان فقال ثابت البنانی ہذا نعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم^۳</p>	<p>انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو نعل مبارک ہمارے پاس لائے کہ ہر ایک میں بندش کے دو تسمے تھے ان کے شاگرد رشید ثابت بنانی نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعل مقدس ہے۔</p>
---	---

صحیحین میں ابو بردہ سے ہے:

<p>قال اخرجت الینا عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ</p>	<p>ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک رضائی یا کبمل اور ایک موٹا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا اور فرمایا کہ وقت وصال اقدس حضور پر نور</p>
---	---

^۱ معالم التنزیل علی ہامش تفسیر الخازن تحت آیہ ۲۳۸/۲ مصطفیٰ البانی مصر/ ۲۵۷

^۲ صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان السنۃ یوم قدیمی کتب خانہ کراچی/ ۲۲۱

^۳ صحیح البخاری کتاب الجہاد قدیمی کتب خانہ کراچی/ ۲۳۸، صحیح البخاری کتاب اللباس قدیمی کتب خانہ کراچی/ ۱۲/ ۸۷۱

علیہ وسلم فی ہذین^۱ - صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ دو کپڑے تھے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے:

انہا اخرجت جبة طيآلسية كسروانية لها لبنة ديباج وفرجيهما مكفوفين بالديباج وقالت هذه جبة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كانت عند عائشة فلما قبضت قبضتها وكان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يلبسها فنحن نغسلها للمرضى نستشفى بها^۲ -

یعنی انہوں نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت نکالا، اس کی پلیٹ ریشمین تھی اور دونوں چاکوں پر ریشم کا کام تھا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ ہے ام المؤمنین صدیقہ کے پاس تھا ان کے انتقال کے بعد میں نے لے لیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے تو ہم اسے دھو دھو کر مریضوں کو پلاتے اور اس سے شفا چاہتے ہیں۔

صحیح بخاری میں عثمان بن عبد اللہ بن مویب سے ہے:

قالت دخلت على امر سلمة فأخرجت الينا شعرا من شعر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مخضوبا^۳ -

میں حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی ہمیں زیارت کرائی اس پر خضاب کا اثر تھا۔

یہ چند احادیث خاص صحیحین سے لکھ دیں اور یہاں احادیث میں کثرت اور اقوال ائمہ کا تو اثر شدت اور مسئلہ خود واضح، اور اس کا انکار جہل فاضح ہے لہذا صرف ایک عبارت شفاء شریف پر اقتصار کریں، فرماتے ہیں:

ومن اعظامه واكباره صلى الله تعالى عليه وسلم اعظام جميع اسبابه ومالمسه او عرف به وكان في

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا ایک جزئیہ بھی ہے کہ جس چیز کو حضور سے کچھ علاقہ ہو حضور کی طرف منسوب ہو حضور نے اُسے

^۱ صحیح بخاری کتاب الجہاد ۸/ ۴۳۸ و کتاب اللباس باب الاکسیہ والخماص ۱۲/ ۸۶۵ قدیمی کتب خانہ کراچی، صحیح مسلم کتاب اللباس

باب التواضع فی اللباس قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۹۳-۱۹۳

^۲ صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریر استعمال اناء الذب والفضة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۱۹۰

^۳ صحیح البخاری باب یذکر فی الشیب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۸۷۵

چھوا ہو یا حضور کے نام پاک سے پہچانی جاتی ہو اس سب کی تعظیم کی جائے خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں چند موئے مبارک تھے کسی لڑائی میں وہ ٹوپی گر گئی خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے ایسا شدید حملہ فرمایا جس پر اور صحابہ کرام نے انکار کیا اس لئے کہ اس شدید و سخت حملہ میں بہت مسلمان کام آئے خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہ تھا بلکہ موئے مبارک کے لئے تھا کہ مبادا اس کی برکت میرے پاس نہ رہے اور وہ کافروں کے ہاتھ لگیں اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا گیا کہ منبر اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو جگہ جلوس اقدس کی تھی اسے ہاتھ سے مس کر کے وہ ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لیا۔ (ملخصاً) اے اللہ! ہمیں اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کی محبت اور حسن ادب نصیب فرما۔ آمین! (ت)

قلنسوة خالد بن الوليد رضى الله تعالى عنه شعرات من شعرة صلى الله تعالى عليه وسلم فسقطت قلنسوته في بعض حروب فشد عليها شدة انكر عليه اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كثرة من قتل فيها فقال لم افعالها بسبب القلنسوة بل لما تضمنته من شعرة صلى الله تعالى عليه وسلم لئلا اسلب بركتها وتقع في ايدي المشركين ورأى ابن عمر رضى الله تعالى عنهما واضعا يده على مقعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من المنبر ثم وضعها على وجهه¹ (ملخصاً) اللهم ارزقنا حب حبيبك وحسن الادب معه ومع اوليائه آمين صلى الله تعالى عليه وبارك وسلم وعليهم اجمعين۔

خالد بن ولید کی حدیث ابو یعلیٰ اور عبد اللہ بن عمر کی حدیث ابن سعد نے طبقات میں روایت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل دوم

مسئلہ ۱۶۸: از بستی مرسلہ مولوی مفتی عزیز الحسن صاحب رجسٹرار ۱۹ شوال ۱۳۱۰ھ
جناب مولانا سراپا فیض مجسم علم و حلم، معظم و مکرم دام مجد ہم، پس از سلام مسنون باعث تکلیف آنجناب یہ ہے کہ ایک شخص برکت آثار بزرگان سے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ بزرگوں کے خرقہ وجبہ

¹ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى فصل ومن اعظامه واكباره الخ عبد التواب اكيڈمی بومہ گیٹ ملتان ۱۳/ ۲۴

وغیر ہما سے کوئی برکت حاصل نہیں ہوتی، چونکہ وہ پڑھے لکھے ہیں یہ امر قرار پایا ہے کہ اگر سو برس سے قبل کے کسی عالم نے اپنی کتاب میں اس برکت کو تحریر کیا ہو تو میں مان لوں گا، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جبہ وغیرہ میں گفتگو نہیں ہے۔ والسلام۔

الجواب:

برکت آثار بزرگان سے انکار آفتاب روشن کا انکار ہے معہذا جب برکت آثار شریفہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور پر ظاہر کہ اولیاء و علماء حضور کے ورثاء ہیں تو ان کے آثار میں برکت کیوں نہ ہوگی کہ آخر وراثت برکات و وارث اراث برکات ہیں، فقیر غفر اللہ تعالیٰ کہ اتمام حجت کے لئے چند عبارات ائمہ و علماء کہ وہ سب آج سے سو برس پہلے اور بعض پانسو چھ سو برس پہلے کے تھے حاضر کرتا ہے۔ کتب مطبوعہ کا نشان جلد و صفحہ بھی ظاہر کر دیا جائے گا، کہ مراجعت میں آسانی ہو،

(۱) امام اجل زکریا نووی جن کی ولادت باسعادت ۶۳۱ھ اور وفات شریف ۶۷۷ھ میں ہوئی شرح صحیح مسلم شریف میں زیر حدیث عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ: انی احب ان تا تینی و تصلی فی منزله فاتخذہ المصلی (میری تمنا ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھ لیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز پڑھنے کے لئے متعین کر لوں۔ ت) فرماتے ہیں:

فی هذا الحديث انواع من العلم وفيه التبرك بأثار الصالحين وفيه زيارة العلماء والصلحاء، والكبار واتباعهم وتبريكهم اياهم ¹	اس حدیث میں کئی قسم کے علوم و معارف ہیں اور اس میں بزرگان دین کے آثار سے تبرک اور علماء صلحاء، اور بزرگوں اور ان کے متبعین کی زیارت اور ان سے برکات کا حصول ثابت ہے۔ (ت)
---	--

(۲) نیز اسی حدیث کے نیچے لکھتے ہیں:

فی حدیث عتبان فی هذا فوائد كثيرة منها التبرك بالصالحين وأثارهم والصلوة في المواضع التي صلوا بها وطلب التبريك منهم ²	حضرت عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث میں بہت فوائد ہیں ان میں سے صالحین اور ان کے آثار سے تبرک اور ان کی جائے نماز پر نماز اور ان سے تبرکات حاصل کرنا ثابت ہے۔ (ت)
--	---

¹ المنہاج لشرح صحیح مسلم بن الحجاج کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من رضی باللہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۱/ ۴۷

² المنہاج لشرح صحیح مسلم بن الحجاج کتاب المساجد باب الرخصة فی التخلف عن الجماعة لعذر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۱/ ۲۳۳

(۳) اسی میں زیر حدیث ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فخرج بلال بوضوئہ فمن نأكل و ناضح (حضرت بلال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر نکلے لوگوں نے اس پانی کو مل لیا، کسی کو پانی مل گا اور کسی نے اس پانی کو چھڑک لیا۔ ت) فرمایا:

اس حدیث سے بزرگان دین کے آثار سے تبرک حاصل کرنا ثابت ہوتا ہے اور اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی طعام مشروب اور لباس کے استعمال سے برکت حاصل ہونا ثابت ہے۔ (ت)	فیه التبرک بأثار الصالحین واستعمال فضل طهورہم و طعامہم و شرابہم و لباسہم ^۱ ۔
---	---

(۴) اسی میں زیر حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ مایوتی باناء الاغس یدہ فیہ (مدینہ کے خدام پانی سے بھرے ہوئے اپنے اپنے برتن لے کر آتے حضور ہر برتن میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔ ت) فرمایا:

اس میں صالحین کے آثار سے تبرک ثابت ہے۔ (ت)	فیه التبرک بأثار الصالحین ^۲ ۔
--	--

(۵) اسی میں زیر حدیث ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکل منہ وبعث بفضلة الی (طعام سے کھا یا اور بقیہ میری طرف بھیج دیا۔ ت) فرمایا:

علماء کرام نے فرمایا اس میں فائدہ ہے کہ کھانے اور پینے والے کو مستحب ہے کہ اپنے کھانے پینے سے کچھ بچا رکھے تاکہ دوسرے حصہ پائیں خصوصاً ایسے لوگوں جن کے بچے ہوئے سے تبرک حاصل کیا جاتا ہو۔ (ت)	قال العلماء فی ہذہ انہ یتستحب للاکل والشارب ان یفضل ممایا کل و یشرب فضلة لبواسی بہا من بعدہ لاسیما ان کان ممن یتبرک بفضلتہ ^۳ ۔
--	---

(۶) اسی میں زیر حدیث سال عن موضع اصابعہ فینتبع موضع اصابعہ (آپ کی انگشت مبارک کے مقام سے متعلق پوچھتے تو آپ کی انگشت مبارک کی جگہ تلاش کرتے۔ ت) فرمایا:

اس میں آثار صالحین سے تبرک طعام وغیرہ میں ثابت ہے۔ (ت)	فیه التبرک بأثار الخیر فی الطعام وغیرہ ^۴ ۔
--	---

^۱ المنہاج لشرح صحیح مسلم بن الحجاج کتاب الصلوٰۃ باب سترة المصلی الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹۶

^۲ المنہاج لشرح صحیح مسلم بن الحجاج کتاب الفضائل باب قر بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الناس قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۵۶

^۳ المنہاج لشرح صحیح مسلم بن الحجاج کتاب الاشر بہ باب اباحة اکل الثوم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۸۳

^۴ المنہاج لشرح صحیح مسلم بن الحجاج کتاب الاشر بہ باب اباحة اکل الثوم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۸۳

(۷) امام احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں زیر حدیث ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجعّل الناس يتسحون بوضوء فرماتے ہیں:

استنبت منه التبرک بما یلا مس اجساد الصالحین ^۱ ۔	اس میں صالحین کے اجسام سے مس کرنیوالی چیز سے تبرک کا ثبوت ہے۔ (ت)
--	---

(۸) اسی میں زیر حدیث انی واللہ ما سألتہ لالبسہا انما سألتہ لتکون کفنی فرمایا:

فیه التبرک بأثار الصالحین قال اصحابنا لا یندب ان یعد نفسه کفناً الا ان یکون من اثر ذی صلاح فحسن اعباده کما هنا ^۲ انتھی ملخصاً۔	اس میں آثار صالحین سے تبرک کا ثبوت ہے۔ ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ کسی صالح کے اثر والا کفن اپنے لئے تیار کرنا بہترین کفن جیسے یہاں حدیث میں ہے انتھی ملخصاً۔ (ت)
---	--

(۹) مولانا علی قاری مکی متوفی ۱۰۱۴ھ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث سنن نسائی کے نیچے کہ طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیہ آب وضوء حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور سے مانگ کر اپنے ملک کو لے گئے یہ فائدہ لکھ کر کہ:

فیه التبرک بفضله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونقله الی البلاد نظیرہ ماء زمزم۔	اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استعمال سے بچی ہوئی چیز سے تبرک حاصل کرنا اور اسے دوسرے شہروں میں لے جانا آب زمزم کی نظیر ہے۔ (ت)
---	---

فرمایا:

ویؤخذ من ذلك ان فضلة وارثیه من العلماء و الصالحاء کذلک ^۳ ۔	اور اس سے اخذ ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارثوں علماء و صلحاء کا بچا ہوا بھی اسی طرح متبرک ہے۔ (ت)
---	---

(۱۰) مولانا شیخ محقق عبالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۲۵ھ نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا:

دریں حدیث استجاب است بہ بقیہ آب وضوء و پس ماندہ آنحضرت و نقل آن بلادو	اس حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وضوء سے بچا ہوا پانی اور دیگر پسماندہ اشیاء کا متبرک ہونا
---	--

^۱ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ابواب سترة المصلی باب السترة بمكة دار الکتب العربی بیروت / ۱ / ۳۶۷

^۲ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ابواب الجنائز باب من استعد الکفن فی زمن نبی دار الکتب العربی بیروت / ۲ / ۳۹۶

^۳ مرقاۃ المفاتیح باب المساجد مواضع الصلوٰۃ افضل الثانی مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ / ۲ / ۲۲۰

<p>اور ان کو دوسرے بعید شہروں میں منتقل کرنے کی نظیر آب زمزم شریف ہے۔ جب آپ مدینہ منورہ میں تھے تو آپ حاکم مکہ سے اب زمزم طلب فرماتے اور متبرک بناتے اور آپ کے وارث علماء و صلحاء کی بچی ہوئی چیز اور ان کے آثار و انوار کا اسی پر قیاس ہے۔ (ت)</p>	<p>مواضع بعیدہ مانند آب زمزم و آنحضرت چوں در مدینہ مے بود آب زمزم را از حاکم مکہ مے طلبید و تبرک مے ساخت و فضلہ و ارثان او کہ علماء و صلحاء اند و تبرک بآثار و انوار ایشان ہم بریں قیاس ست^۱۔</p>
---	---

(۱۱) امام علامہ احمد بن محمد مصری مالکی معاصر شیخ محقق دہلوی نے کتاب مستطاب فتح المتعال فی مدح خیر النعال میں امام اجل خاتمہ المجتہدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی شافعی متوفی ۵۶۷ھ کا ایک کلام نفیس تبرک بہ آثار امام شیخ الاسلام ابوزکریا نووی قدس سرار ہم میں نقل فرمایا:

<p>اس بات کو شوافع کی ایک جماعت نے حکایت کیا ہے کہ علامہ شیخ تقی الدین ابوالحسن علی سبکی شافعی جب شام میں امام نووی کی وفات کے بعد مدرسہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث کے منصب پر ت فائز ہوئے تو انھوں نے اپنے متعلق یہ پڑھا:</p> <p>دار الحدیث میں ایک لطیف معنی سے بسط کی طرف اشارہ ہے جس کی طرف میں مائل اور راجع ہوں یہ کہ ہو سکتا ہے کہ محبت کی شدت میں اس جگہ کو اپنے چہرے سے مس کروں جس کو امام نووی کے قدموں نے مس کیا ہے جب یہ مذکور حضرات کے آثار کا معاملہ ہے تو اس ذات کے آثار کے متعلق تیرا حال کیا ہوگا جس ذات سے سب نے</p>	<p>وهذا لفظ حکى جماعة من الشافعية ان الشيخ العلامة تقى الدين ابا الحسن علياً السبكي الشافعي لما تولى تدريس دار الحديث بالاشرافية بالشام بعد وفاة الامام النووي احد من يفتخر به المسلمون خصوصاً الشافعية انشد لنفسه۔</p> <p>وفى دار الحديث لطيف معنى الى بسط لها اصبو و اوى لعلى ان امس بحر وجهى مكنا مسه قدم النووى واذا كان هذا فى آثار من ذكر فما بالك بآثار من شرف</p>
--	---

^۱ اشعة المعات باب المساجد مواضع الصلوة الفصل الثانی مکتبہ نور یہ رضویہ سکر ۱۱/۳۳۱

الجبيع به ¹ -	شرف پایا۔ (ت)
--------------------------	---------------

(۱۲) شاہ ولی اللہ دہلی متوفی ۷۴۷ھ فیوض الحرمین صفحہ ۲۰ میں لکھتے ہیں:

من اراد ان يحصل له ما للملاء السافل من الملائكة فلا سبيل الى ذلك الا الاعتصام بالطهارة والحلول بالمساجد القديمة التي صلى فيها جماعات من الاولياء ² الخ۔	جو شخص ملاء سافل کے فرشتوں کا مقام چاہتا ہے اس کی صرف یہی صورت ہے کہ وہ طہارت اور قدیم مساجد جہاں اولیائے کرام نے نماز پڑھی ہو، میں داخل ہونے کا التزام کرے الخ۔ (ت)
--	--

(۱۳) اسی میں ہے ص ۴۹:

ان الانسان اذا صار محبوباً فكان منظورا للحق و للملاء الاعلى عروسا جبيلا فكل مكان حل فيه انعقدت و تعلقت به بهم الملاء الاعلى وان ساق اليه افواج الملائكة وامواج النور لاسيما اذا كانت بهتة تعلقت بهذا المكان والعارف الكامل معرفة وحالا له هبة يحل فيها نظر الحق يتعلق بأهله وماله وبيته و نسله ونسبه وقرابته واصحابه يشمل المال والجاه وغيرها ويصلحها فمن ذلك تبيز مآثر الكمل من مآثر الكمل من مآثر غيرهم ³ ۔	تحقیق جب انسان محبوب بن جاتا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا منظور اور ملاء اعلیٰ کا خوب صورت دو لہا بن جاتا ہے تو وہ جس مکان میں ہوتا ہے وہاں ملاء اعلیٰ کی ہمتیں مرکوز ہو جاتی ہیں اور فرشتوں کی فوج اور نور کی امواج اس جگہ وارد ہوتی ہیں خصوصاً وہ مکان جہاں اس کی ہمت مرکوز ہوتی ہے اور معروف میں کامل عارف کی ہمت میں حق تعالیٰ کی نظر رحمت مرکوز ہوتی ہے جس کا عارف کے اہل مال، گھر، نسل و نسب، قرابت اور اس کے اصحاب سے یوں تعلق ہوتا ہے کہ اس سے متعلق ہر چیز کو وہ تعلق شامل ہو جاتا ہے اسی بناء پر لوگوں کے آثار کامل اور غیر کامل حضرات کے آثار سے ممتاز ہوتے ہیں (ت)
--	---

¹فتح المتعارف في مدح خير النعال

²فیوض الحرمین (مترجم اردو) مشہد ۵ محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۲۲

³فیوض الحرمین (مترجم اردو) مشہد ۲۰ محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۳۹-۱۳۸

(۱۴) اسی میں ہے ص ۵۷:

<p>بیشک تمام معرفت والے کی روح کو اپنے متعلق ہر چیز طریقہ، مذہب، سلسلہ، نسب و قرابت بلکہ اس کی طرف ہر منسوب پر نظر و اہتمام ہوتا ہے جس کی وجہ سے حق تعالیٰ کی عنایت اس کو شامل ہو جاتی ہے۔ (ت)</p>	<p>ان تآمر المعرفة لروحہ تحدیق و غایة بكل شیء من طریقته و مذہبه و سلسلته و نسبه و قرابته و کل ما یلیه و ینسب الیه و عنایتہ ہذہ یختلف بہا عنایة الحق^۱۔</p>
--	--

(۱۵) یہی شاہ صاحب ہمعات میں لکھتے ہیں:

<p>اسی وجہ سے مشائخ کے عرس ان کے قبروں کی زیارت، ان کے لئے فاتحہ خوانی اور صدقات کا اہتمام و التزام ضروری ہو جاتا ہے اور ان کے آثار و اولاد اور جو چیز ان کی طرف منسوب ہو ان کی تعظیم کا مکمل اہتمام لازم قرار پاتا ہے۔ (ت)</p>	<p>از بیخاست حفظ اعراس مشائخ و مواظبت زیارت قبور ایشان و التزام فاتحہ خواندن و صدقہ دادن برائے ایشان و اعتنائے تمام کردن بہ تعظیم آثار و اولاد و متببان ایشان^۲۔</p>
---	--

(۱۶) انھیں شاہ صاحب کی انفاس العارفین میں ہے:

<p>حرمین شریفین میں ایک ایسا شخص مقیم تھا جسے حضرت غوث الاعظم کی کلاہ مبارک تبرک سلسلہ وار اپنے آباء و اجداد سے ملی ہوئی تھی جس کی برکت سے وہ شخص حرمین شریفین کے نواح میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور شہرت کی بلندیوں پر فائز تھا ایک رات حضرت غوث الاعظم کو (کشف میں) اپنے سامنے موجود پایا جو فرما رہے تھے کہ یہ کلاہ ابو القاسم اکبر آبادی تک پہنچا دو، حضرت غوث اعظم کا</p>	<p>در حرمین شخصے از بزرگان خود کلاہ حضرت غوث الثقلین تبرک یافتہ بود شبے در واقعہ حضرت غوث الاعظم را دید کہ می فرمایند این کلاہ بہ ابو القاسم اکبر آبادی برساں آں شخص برائے امتحان یک جبہ قیمتی ہمراہ آں کلاہ کردہ گرفت کہ این ہر دو تبرک حضرت غوث الاعظم ہستند حکم شد کہ بشمار سانم حضرت شاں بسیار خوش شد گرفتند آن شخص گفت کہ برائے شکر حصول این تبرک اہل شہر را</p>
---	---

^۱ فیوض الحرمین (مترجم اردو) مشہد ۲۶ محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۶۱، ۱۶۲

^۲ ہمعات ہمہ ۱۱ کلاہ ولی الشاہ ولی اللہ الدہلوی حیدرآباد ص ۵۸

یہ فرمان سن کر اس شخص کے دل میں آیا کہ اس بزرگ کی تخصیص لازماً کوئی سبب رکھتی ہے، چنانچہ امتحان کی نیت سے کلاہ مبارک کے ساتھ ایک قیمتی جبہ بھی شامل کر لیا اور پوچھ گچھ کرتے حضرت خلیفہ کی خدمت میں جا پہنچا اور ان سے کہا کہ یہ دونوں تبرک حضرت غوث اعظم کے ہیں اور انھوں نے مجھے خواب میں حکم دیا ہے کہ یہ تبرکات ابوالقاسم اکبر آبادی کو دے دو، یہ کہہ کر تبرکات ان کے سامنے رکھ دئے، خلیفہ ابوالقاسم نے تبرکات قبول فرما کر انتہائی مسرت کا اظہار کیا، اس شخص نے کہا یہ تبرک ایک بہت بڑے بزرگ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں لہذا اس شکرے میں ایک بڑی دعوت کا انتظام کر کے رؤسائے شہر کو مدعو کیجئے، حضرت خلیفہ نے فرمایا کل تشریف لانا ہم کافی سارا طعام تیار کرائیں گے آپ جس جس کو چاہیں بلائیے، دوسرے روز علی الصبح وہ درویش رؤسائے شہر کے ساتھ آیا دعوت تناول کی اور فاتحہ پڑھی فراغت کے بعد لوگوں نے پوچھا کہ آپ تو متوکل ہیں ظاہری سامان کچھ بھی نہیں رکھتے، اس قدر طعام کہاں سے مہیا فرمایا؟ فرمایا کہ اس قیمتی جبے کو بیچ کر ضروری اشیاء خریدی ہیں، یہ سن کر وہ شخص چیخ اٹھا کہ میں نے اس فقیر کو اہل اللہ سمجھا تھا مگر یہ تو مکار ثابت ہوا، ایسے تبرکات کی قدر اس نے نہ پہچانی، آپ نے فرمایا چپ رہو جو چیز تبرک تھی وہ میں نے محفوظ کر لی ہے اور جو سامان امتحان تھا ہم نے اسے بیچ کر دعوت شکرانہ کا انتظام کر ڈالا، یہ سن کر وہ شخص متنبہ ہو گیا اور اس نے تمام اہل مجلس پر ساری حقیقت حال کھول دی جس پر سب نے کہا کہ الحمد للہ تبرک اپنے مستحق تک پہنچ گیا۔ (ت)

دعوت کنید فرمودند کہ وقت صبح یابائید مردمان بسیار بوقت صبح آمدند طعامہائے خوب خوردند و فاتحہ خواندند بعد آں پرسیدند کہ شہار مرد فقیر ہستید ایں قدر طعام از کجا آمد فرمود کہ جبہ رافرو ختم و تبرک را نگاہدا شتم ہمہ گفتند کہ للہ الحمد کہ تبرک بمستحق رسید^۱

اسی طرح صدہا عبارات ہیں جس کے حصر و استقصاء میں محل طبع نہیں، یہ سب ایک طرف فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ حدیث صحیح سے ثابت کرے کہ خود حضور پر نور سید یوم النشور افضل صلوات اللہ تعالیٰ واجل تسلیمات علیہ و علی آلہ و ذریاۃ آتار مسلمین سے تبرک فرماتے۔ واللہ الحجۃ البالغۃ۔ طبرانی معجم اوسط اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

یعنی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

^۱ انفاس العارفین (مترجم اردو) قلمندہرچہ گوید دیدہ گوید اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ص ۷۷

<p>یبعث للمطہر فیوتی بالماء فیشر بہ یرجوبہ برکتہ ایدی المسلمین^۱۔</p>	<p>مسلمانوں کی طہارت گاہوں مثل حوض وغیرہ سے جہاں اہل اسلام وضو کیا کرتے پانی مٹگا کر نوش فرماتے اور اس سے مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت لینا چاہتے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وبارک وکرم۔</p>
---	---

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر ج ۲ ص ۲۶۹، پھر علامہ علی بن احمد عزیزی سراج المنیر ج ۳ ص ۷۱۷ شروح جامع صغیر میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: باسناد صحیح^۲ (صحیح اسناد کے ساتھ ہے۔) علامہ محمد حفنی اپنی تعلیقات علی الجامع میں فرماتے ہیں:

<p>یرجوبہ برکتہ الخ لانہم محبوبون للہ تعالیٰ بدلیل ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین^۳۔</p>	<p>یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیہ آب وضوئے مسلمین میں اس وجہ سے امید برکت رکھتے کہ وہ محبوبان خدا ہیں۔ قرآن عظیم میں فرمایا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے طہارت والوں کو۔</p>
---	---

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اعلیٰ واجل واکبر، یہ حضور پر نور سید المبارکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جن کی خاک نعلین پاک تمام جہانوں کے لئے تبرک دل و جان و سرمہ چشم دین و ایمان ہے وہ اس پانی کو جس میں مسلمانوں کے ہاتھ دھلے تبرک ٹھہرائیں اور اسے مٹگا کر بغرض حصول برکت نوش فرمائیں حالانکہ واللہ مسلمانوں کے دست و زبان و دل و جان میں جو برکتیں ہیں سب انھیں نے عطا فرمائیں، انھیں کی نعلین پاک کے صدقے میں ہاتھ آئیں، یہ سب تعلیم امت و تنبیہ مشغولان خواب غفلت کے لئے تھا کہ یوں نہ سمجھیں تو اپنے مولیٰ و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فعل سن کر بیدار اور برکت آثار اولیاء و علماء کے طلبگار ہوں، پھر کیسا جاہل و محروم و نا فہم ملوم کہ محبوبان خدا کے آثار کو تبرک نہ جانے اور اس سے حصول برکت نہ مانے

^۱ المعجم الاوسط حدیث ۷۹۸ مکتبہ المعارف ریاض ۱/۴۴۳

^۲ التیسیر لشرح الجامع الصغیر تحت حدیث مذکور مکتبہ الامام الشافعی ریاض ۲/۲۶۹، السراج المنیر شرح الجامع الصغیر تحت

حدیث مذکور المطبعة الازبیریة المصریة مصر ۳/۱۵۱

^۳ تعلیقات للحنفی علی ہامش السراج المنیر المطبعة الازبیریة المصریة مصر ۳/۱۵۱

ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ و اولیائہ و علمائہ
وامتہ و حزبہ اجمعین آمین۔ واللہ و تعالیٰ اعلم۔

فصل سوم

مسئلہ ۱۶۹: غرہ ربیع الاول شریف ۱۳۱۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تبرک آثار شریفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا اور اس کے لئے ثبوت یقینی درکار ہے۔ یا صرف شہرت کافی ہے اور نعلین شریفین کی تمثال کو بوسہ دینا کیسا ہے اور اس سے توسل جائز ہے یا نہیں؟ اور بعض لوگ یوں کرتے ہیں کہ تمثال نعل شریف کے اوپر بعد بسم اللہ کے لکھتے ہیں:

اللهم ارنی بركة صاحب هذين النعلين الشريفين۔ یا اللہ! مجھے ان نعلین پاک کی برکت سے نواز۔ (ت)

اور اس کے نیچے دعائے حاجت لکھتے ہیں۔ یہ کیسا ہے؟ بینو اتوجروا

الجواب:

فی الواقع آثار شریفہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبرک سلفا و خلفا زمانہ اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک بلا تکبر رائج و معمول اور باجماع مسلمین مندوب و محبوب بکثرت احادیث صحیحہ بخاری و مسلم و غیرہما صحاح و سنن و کتب حدیث اس پر ناطق جن میں بعض کی تفصیل فقیر نے کتاب البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ الشارقۃ میں ذکر کی۔ اور ایسی جگہ ثبوت یقینی یا سند محدثانہ کی اصلاح حاجت نہیں اس کی تحقیق و تنقیح کے پیچھے پڑنا اور بغیر اس کے تعظیم و تبرک سے باز رہنا سخت محرومی کم نصیبی ہے ائمہ دین نے صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے اس شے کا معروف ہونا کافی سمجھا ہے۔ امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

من اعظامہ و اکبارہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظام
جَمِيعِ اسبابہ و اکرام مشاہدہ و امکانہ من مکة و
المدینة و معاہدہ و مالسہ علیہ الصلوٰة والسلام او
احترام یہ سب حضور علیہ الصلوٰة والسلام کی تعظیم و تکریم ہے۔
اعرف بہ^۱

^۱ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى فصل ومن اعظامه و اکبارہ الخ عبد التواب اکیڈمی پومرگٹ ملتان ۱۲/۲۴

اسی طرح طیبہ فطیہ شرقاً غرباً عرابعاً علمائے دین وائمہ معتمدین نعل مطہر حضور سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے کتابوں میں تحریر فرماتے آئے اور انھیں بوسہ دینے آنکھوں سے لگانے سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے اور دفع امراض و حصول اغراض میں اس سے توسل فرمایا کئے، اور بفضل الہی عظیم و جلیل برکات و آثار اس سے پایا کئے۔ علامہ ابو الیمن ابن عساکر و شیخ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن خلف سلمی وغیرہما علمائے اس باب میں مستقل کتابیں تصنیف کیں اور علامہ احمد مقتری کی فتح المتعال فی مدح خیر النعال اس مسئلہ میں اجمع و نفع تصانیف سے ہے۔ محدث علامہ ابوالربیع سلیمان بن سالم کلاع و قاضی شمس الدین ضیف اللہ رشیدی و شیخ فخر اللہ بیلونی حلبی معاصر علامہ مقتری و سید محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح و شیخ محمد بن فرج سبیتی و شیخ محمد بن رشید فہری سبیتی و علامہ احمد بن محمد تلسانی موصوف و علامہ ابوالیمن ابن عساکر و علامہ ابوالحکم مالک بن عبدالرحمن بن علی مغربی و امام ابو بکر احمد ابو محمد عبداللہ بن حسین انصاری قرطبی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نقشہ نعل مقدس کی مدح میں قصائد عالیہ تصنیف فرمائے ان سب میں اسے بوسہ دینے سر پر رکھنے کا حکم و استحسان مذکور اور یہی مواہب لدنیہ امام احمد قسطلانی و شرح مواہب علامہ زر قانی وغیرہما کتب جلیلہ میں مسطور و قد لخصنا اکثر ذلک فی کتابنا المزبور (اور ہم نے اکثر کا خلاصہ اپنی مذکور کتاب میں ذکر کیا ہے۔ ت)

علماء فرماتے ہیں جس کے پاس یہ نقشہ متبرکہ ہو ظلم ظالمین و شر شیطان و چشم زخم حاسدین سے محفوظ رہے عورت دروزہ کے وقت اپنے داہنے ہاتھ میں لے آسانی ہو، جو ہمیشہ پاس رکھے نگاہ خلق میں معزز ہو زیارت روضہ مقدس نصیب ہو یا خواب میں زیارت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہو، جس لشکر میں ہونہ بھاگے جس قافلہ میں ہونہ لٹے، جس کشتی میں ہونہ ڈوبے جس مال میں ہونہ چرے، جس حاجت میں اس سے توسل کیا جائے پوری ہو جس مراد کی نیت سے پاس رکھیں حاصل ہو، موضع درد و مرض پر اسے رکھ کر شفائیں ملی ہیں، مملکوں مصیبتوں میں اس سے توسل کر کے نجات و فلاح کی راہ ہیں کھلی ہیں، اس باب میں حکایت صلحاء و روایات علماء بکثرت ہیں کہ امام تلمسانی وغیرہ نے فتح المتعال وغیرہ میں ذکر فرمائیں اور بسم اللہ شریف اس پر لکھنے میں کچھ حرج نہیں، اگر یہ خیال کیجئے کہ نعل مقدس قطعاً تاج فرق اہل ایمان ہے مگر اللہ عزوجل کا نام و کلام ہر شے سے اجل و اعظم و ارفع و اعلیٰ ہے۔ یوہیں تمثال میں بھی احتراز چاہئے تو یہ قیاس مع الفارق ہے۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی جاتی کہ نام الہی یا بسم اللہ شریف حضور کی نعل مقدس پر لکھی جائے تو پسند نہ فرماتے مگر اس قدر ضروری ہے کہ نعل بحالت استعمال و تمثال محفوظ عن الابتدال میں تفاوت بدیہی ہے اور اعمال کا

مدارنیت پر ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانور ان صدقہ کی رانوں پر جیس فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں وقف ہے۔ ت) داغ فرمایا تھا حالانکہ ان کی رانیں بہت محل بے احتیاطی ہیں۔ بلکہ سنن دارمی شریف میں ہے:

<p>ماک بن اسمعیل نے خبر دی کہ مندل بن علی الغزی نے بیان کیا کہ مجھے جعفر بن ابی مغیرہ نے سعید بن جبیر کے حوالے سے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ایک کاغذ پر لکھ رہا تھا کہ وہ کاغذ پر ہو گیا پھر میں نے اپنا جو تا الٹا کر کے لکھا، واللہ تعالیٰ اعلم وعلہ جل مجہدہ اتم واحکم (ت)</p>	<p>اخبرنا مالك بن اسمعيل ثنا مندل بن علي الغزي حدثني جعفر بن ابى المغيرة عن سعيد بن جبير قال كنت اجلس الى ابن عباس فاكتب في الصحيفة حتى تمتلى ثم اقلب نعلى فاكتب في ظهورهما¹ واللہ تعالیٰ اعلم وعلہ جل مجہدہ اتم واحکم۔</p>
--	--

فصل چہارم

مسئلہ ۱۷۰: مسؤلہ حضرت سید حبیب اللہ زعبی دمشقی طرابلسی جیلانی وارد حال بریلی ۱/ ربيع الآخر ۱۳۲۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ جو لوگ تبرکات شریف بلاسند لاتے ہیں ان کی زیارت کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ آج کل مصنوعی تبرکات زیادہ لئے پھرتے ہیں یہ ان کا کہنا کیسا ہے؟ اور جو زائر کچھ نذر کرے اس کا لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص خود مانگے اس کا مانگنا کیسا ہے؟ بینوا تو جروا

الجواب:

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار و تبرکات شریفہ کی تعظیم دین مسلمان کافر فرض عظیم ہے تاہم سبب سے جس کا ذکر قرآن عظیم میں ہے جس کی برکت سے بنی اسرائیل ہمیشہ کافروں پر فتح پاتے اس میں کیا تھا "بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ" ² موسیٰ اور ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کے چھوڑے ہوئے تبرکات سے کچھ بقیہ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ان کی نعلین مبارک اور ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمامہ وغیرہا، لہذا تو اترا سے ثابت کہ جس چیز کو کسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

¹ سنن الدارمی باب من اخص فی کتابۃ العلم حدیث ۵۰۷ دار المحاسن قاہرہ ۱۰۵

² رد المحتار کتاب الحظرو والاباحۃ باب الاستبراء وغیرہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۴۵

کوئی علاقہ بدن اقدس سے چھونے کا ہوتا صحابہ و تابعین وائمہ دین ہمیشہ اس کی تعظیم و حرمت اور اس سے طلب برکت فرماتے آئے اور دین حق کے معظم اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ اس کے لئے کسی سند کی بھی حاجت نہیں بلکہ وہ چیز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک سے مشہور ہو اس کی تعظیم شعائر دین سے ہے۔ شفا شریف و مواہب لدنیہ و مدارج شریف وغیرہ میں ہے:

<p>من اعظامہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظامہ جمیع اسبابہ و ما لمسه او عرف بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم¹۔</p>	<p>یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم میں سے ہے ان تمام اشیاء کی تعظیم جسکو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ علاقہ ہو اور جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھوا ہو یا جو حضور کے نام پاک سے مشہور ہو۔</p>
--	--

یہاں تک کہ برابر ائمہ دین و علمائے معتمدین نعل اقدس کی شبیہ و مثال کی تعظیم فرماتے رہے اور اس سے صدہا عجیب مددیں پائیں اور اس کے باب میں مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں، جب نقشے کی یہ برکت و عظمت ہے تو خود نعل اقدس کی عظمت و برکت کو خیال کیجئے پھر ردائے اقدس جبہ مقدسہ و عمامہ مکرمہ پر نظر کیجئے پھر ان تمام آثار و تبرکات شریفہ سے ہزاروں درجے اعظم و اعلیٰ و اکرم و اولیٰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناخن پاک کا تراشہ ہے کہ یہ سب ملبوسات تھے اور وہ جزء بدن والا ہے اور اس سے اجل و اعظم و ارفع و اکرم حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک کا موئے مطہر ہے مسلمانوں کا ایمان گواہ ہے کہ ہفت آسمان و زمین ہر گز اس ایک موئے مبارک کی عظمت کو نہیں پہنچتے اور ابھی تصریحات ائمہ سے معلوم ہو لیا کہ تعظیم کے لئے نہ یقین درکار ہے نہ کوئی خاص سند بلکہ صرف نام پاک سے اس شے کا اشتہار کافی ہے ایسی جگہ بے ادراک سند تعظیم سے باز نہ رہے گا مگر بیمار دل پر ازار دل جس میں نہ عظمت شان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروجہ کافی نہ ایمان کامل اللہ عزوجل فرماتا ہے:

<p>" اِنْ يَكُ كَادِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۚ وَاِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِيبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُّكُمْ² "</p>	<p>اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر، اور اگر سچا ہے تو تمہیں پہنچ جائیں گے بعض وہ عذاب جن کا وہ تمہیں وعدہ فرماتا ہے۔</p>
---	--

اور خصوصاً جہاں سند بھی موجود ہو پھر تو تعظیم و اعزاز و تکریم سے باز نہیں رہ سکتا مگر کوئی کھلا کافر یا چھپا

¹ کتاب الشفاء للقاظی فصل ومن اعظامہ الخ المطبعة الشركة الصحافية ۱۲ / ۴۸ - ۳

² القرآن الکریم ۲۸ / ۴۰

منافق۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور یہ کہنا کہ آج کل اکثر لوگ مصنوعی تبرکات لئے پھرتے ہیں مگر یوں ہیں مجمل بلا تعین شخص ہو یعنی کسی شخص معین پر اس کی وجہ سے الزام یا بدگمانی مقصود نہ ہو تو اس میں کچھ گناہ نہیں، اور بلا ثبوت شرعی کسی خاص شخص کی نسبت حکم لگا دینا کہ یہ انھیں میں سے ہے جو مصنوعی تبرکات لئے پھرتے ہیں ضرورتاً ناجائز و گناہ و حرام ہے کہ اس کا منشا صرف بدگمانی ہے اور بدگمانی سے بڑھ کر کوئی جھوٹی بات نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ¹ ۔	بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔
---	--

ائمہ دین فرماتے ہیں:

انما ینشوء الظن الخبیث من القلب الخبیث ² ۔	خبیث گمان خبیث ہی دل سے پیدا ہوتا ہے۔
---	---------------------------------------

تبرکات شریفہ جس کے پاس ہوں ان کی زیارت کرنے پر لوگوں سے اس کا کچھ مانگنا سخت شنیع ہے۔ جو تندرست ہوا اعضاء صحیح رکھتا ہو نوکری خواہ مزدوری اگرچہ ڈلیا ڈھونے کے ذریعہ سے روٹی کما سکتا ہو اسے سوال کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تحل الصدقة لغنی ولا لذی مرقة سوی ³ ۔	غنی یا سکت والے تندرست کے لئے صدقہ حلال نہیں۔
--	---

علماء فرماتے ہیں:

ما جمیع السائل بالتکدی فهو الخبیث ⁴ ۔	سائل جو کچھ مانگ کر جمع کرتا ہے وہ خبیث ہے۔
--	---

اس پر ایک تو شاعت یہ ہوئی، دوسری شاعت سخت تویہ ہے کہ دین کے نام سے دنیا

¹ صحیح البخاری کتاب الوصایا / ۳۸۴، کتاب الفرائض / ۹۹۵ صحیح مسلم کتاب البر والصلوة / ۳۱۶، جامع الترمذی ابواب البر / ۲

۲۰ مؤطا امام مالک باب ما جاء فی المهاجرة ص ۷۰۲

² فیض القدیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ۲۹۰۱ ایاکم والظن الخ دار المعرفۃ بیروت / ۳ / ۱۲۲

³ مسند امام احمد بن حنبل عن عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت / ۲ / ۱۹۲

⁴ رد المحتار کتاب الکراہیة / ۱۵ / ۲۳۷، فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیة / ۵ / ۳۳۹

کہتا ہے اور "يُسْتَوُونَ بِهِ مَعًا قَلِيلًا"¹ (میری آیات کے ذریعہ قلیل رقم حاصل کرتے ہیں۔ ت) کے قبیل میں داخل ہوتا ہے۔ تبرکات شریفہ بھی اللہ عزوجل کی نشانیوں سے عمدہ نشانیاں ہیں ان کے ذریعہ سے دنیا کی ذلیل قلیل پونجی حاصل کرنے والا دنیا کے بدلے دین بیچنے والا ہے شاعت سخت تر یہ ہے کہ اپنے اس مقصد فاسد کے لئے تبرکات شریفہ کو شہر بشہر در بدر لئے پھرتے ہیں اور کس و ناکس کے پاس لے جاتے ہیں یہ آثار شریفہ کی سخت توہین ہے۔ خلیفہ ہارون رشید رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالم دار الحجرة سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کی تھی کہ ان کے یہاں جا کر خلیفہ زادوں کو پڑھا دیا کریں، فرمایا: میں علم کو ذلیل نہ کروں گا انھیں پڑھنا ہے تو خود حاضر ہوا کریں، عرض کی: وہی حاضر ہونگے مگر اور طلباء پر ان کو تقدیم دی جائے، فرمایا: یہ بھی نہ ہوگا سب یکساں رکھے جائیں گے آخر خلیفہ کو یہی منظور کرنا پڑا۔۔۔ یونہی امام شریک نخعی سے خلیفہ وقت نے چاہا تھا کہ ان کے گھر جا کر شہزادوں کو پڑھا دیا کریں، انکار کیا۔ کہا: آپ امیر المؤمنین کا حکم ماننا نہیں چاہتے۔ فرمایا: یہ نہیں بلکہ علم کو ذلیل نہیں کرنا چاہتا۔

رہا یہ کہ بے اس کے مانگے زائرین کچھ اسے دیں اور یہ لے۔ اس میں تفصیل ہے شرع مطہر کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ المعہود عرفاً کالمشروط لفظاً (عرفاً مقررہ چیز لفظاً مشروط کی طرح ہے۔ ت) یہ لوگ تبرکات شریفہ شہر بشہر لئے پھرتے ہیں ان کی نیت و عادت قطعاً معلوم کہ اس کے عوض تحصیل زر و جمع مال چاہتے ہیں یہ قصد نہ ہو تو کیوں دور دراز سفر کی مشقت اٹھائیں، ریلوں کے کرائے دیں، اگر کوئی ان میں زبانی کہے بھی کہ ہماری نیت فقط مسلمانوں کو زیارت سے بہرہ مند کرنا ہے تو ان کا حال ان کے قال کی صریح تکذیب کر رہا ہے ان میں علی العموم وہ لوگ ہیں جو ضروری ضروری طہارت و صلوة سے بھی آگاہ نہیں اس فرض قطعی کے حال کرنے کو کبھی دس پانچ کو س یا شہر ہی کے کسی عالم کے پاس گھر سے آدھ میل جانا پسند نہ کیا مسلمانوں کو زیارت کرانے کے لئے ہزاروں کو سفر کرتے ہیں پھر جہاں زیارتیں ہوں اور لوگ کچھ نہ دیں وہاں ان صاحبوں کے غصے دیکھنے پہلا حکم یہ لگایا جاتا ہے کہ تم لوگوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ محبت نہیں گویا ان کے نزدیک محبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایمان اسی میں منحصر ہے کہ حرام طور پر کچھ ان کی نذر کر دیا جائے، پھر جہاں کہیں سے ملے بھی مگر ان کے خیال سے تھوڑا ہوا ان کی سخت شکایتیں اور مذمتیں ان سے سن لیجئے اگرچہ وہ دینے والے صلحاء و علماء ہوں اور مال حلال سے دیا ہو اور جہاں پیٹ بھر کے مل گیا وہاں کی لمبی چوڑی تعریفیں لے لیجئے اگرچہ وہ دینے والے فساق فجار بلکہ بد مذہب ہوں اور مال حرام سے دیا ہو قطعاً معلوم ہے کہ وہ زیارت نہیں کراتے بلکہ لینے کے لئے اور زیارت کرنے والے بھی جانتے ہیں کہ ضرور کچھ دینا

¹ القرآن الکریم ۱۲/ ۱۷۴

پڑے گا تو اب یہ صرف سوال ہی نہ ہوا بلکہ بحسب عرف زیارت شریفہ پر اجارہ ہو گیا اور وہ بچند وجہ حرام ہے۔
اولا زیارت آثار شریفہ کی کوئی ایسی چیز نہیں جو زیر اجارہ داخل ہو سکے۔

<p>جس طرح اس کی تصریح ردالمحتار وغیرہ میں ہے کہ بیت المقدس کی زیارت کے عوض عیسائیوں سے وصولی حرام ہے یہ حربی کافروں اور سرداروں وغیرہ سے وصولی حرام ہے تو مسلمانوں سے وصولی کیسے حرام نہ ہوگی یہ نہیں مگر کھلی گمراہی۔ (ت)</p>	<p>كما صرح به في ردالمحتار وغيره ان ما يؤخذ من النصراري على زيارة بيت المقدس حرام¹ - وهذا اذا كان حراما اخذ من كفار دور الحرب كالروس وغيرهم فكيف من المسلمين ان هو الاضلال مبين-</p>
--	---

ٹاپیٹا: اجرت مقرر نہیں ہوئی کیا دیا جائے گا اور جو اجارے شرعاً جائز ہیں ان میں بھی اجرت مجہول رکھی جانا سے حرام کر دیتا ہے نہ کہ جو سرے سے حرام ہے کہ حرام در حرام ہوا، اور یہ حکم جس طرح گشتی صاحبوں کو شامل ہے مقامی حضرات بھی اس سے محفوظ نہیں جبکہ اس نیت سے زیارت کراتے ہوں اور ان کا یہ طریقہ معلوم و معروف ہو، ہاں اگر بندہ خدا کے پاس کچھ آثار شریفہ ہوں اور وہ انھیں بہ تعظیم اپنے مکان میں رکھے اور جو مسلمان اس کی درخواست کرے محض لوجہ اللہ اسے زیارت کرا دیا کرے کبھی کسی معاوضہ نذرانہ کی تمنا نہ رکھے، پھر اگر وہ آسودہ حال نہیں اور مسلمان بطور خود قلیل یا کثیر بنظر اعانت اسے کچھ دے تو اس کے لے لینے میں اس کو کچھ حرج نہیں باقی گشتی صاحبوں کو عموماً اور مقامی صاحبوں میں خاص ان کو جو اس امر پر اخذ نذر کے ساتھ معروف و مشہور ہیں شرعاً جواز کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی مگر ایک وہ یہ کہ خدائے تعالیٰ ان کو توفیق دے نیت اپنی درست کریں اور اس شرط عرفی کے رد کے لئے صراحۃً اعلان کے ساتھ ہر جلسے میں کہہ دیا کریں کہ مسلمانو! یہ آثار شریفہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا فلاں ولی معزز و مکرم کے ہیں کہ محض خالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کی زیارت کرائی جاتی ہے ہر گز ہر گز کوئی بدلہ یا معاوضہ مطلوب نہیں، اس کے بعد اگر مسلمان کچھ نذر کریں تو اسے قبول کرنے میں کچھ حرج نہ ہوگا، فتاویٰ قاضی خاں وغیرہا میں ہے: ان الصریح یفوق الدلالة² (کہ صراحت کو دلالت پر فوقیت ہے۔ ت)

1

2 ردالمحتار کتاب النکاح ۲/ ۳۵۷، کتاب الدعوی ۱۲/ ۲۳۷

اور اس کی صحت نیت پر دلیل یہ ہوگی کہ کم پر ناراض نہ ہو بلکہ اگر جلسے گزر جائیں لوگ فوج فوج زیارتیں کر کے یوں ہی چلے جائیں اور کوئی پیسہ نہ دے جب بھی اصلا دل تنگ نہ ہو اور اسی خوشی و شادمانی کے ساتھ مسلمانوں کو زیارت کرایا کرے، اس صورت میں یہ لینا دینا دونوں جائز و حلال ہوں گے اور زائرین و مزور دونوں اعانت مسلمان کا ثواب پائیں گے اس نے سعادت و برکت دے کر ان کی مدد کی انھوں نے دنیا کی متاعِ قلیل سے فائدہ پہنچایا، اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه رواه مسلم ¹ في صحيحه عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما۔	تم میں سے جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے، پہنچائے (اسے مسلم نے اپنی صحیح میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)
---	--

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الله في عون العبد مادام العبد في عون اخيه۔ رواه الشيخان ² ۔	اللہ اپنے بندہ کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے (اسے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ ت)
--	--

علی الخصوص جب یہ تبرکات والے حضرات سادات کرام ہوں تو اب کی خدمت اعلیٰ درجہ کی برکت و سعادت ہے۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "جو شخص اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اس کا صلہ دنیا میں نہ پائے میں بہ نفس نفیس روز قیامت اس کا صلہ عطا فرماؤں گا" اور اگر زیارت کرانے والے کو اس کی توفیق نہ ہو تو زیارت کرنے والے کو چاہئے خود ان سے صاف صراحت کہہ دے کہ نذر کچھ نہیں دی جائے گی خالصاً لوجہ اللہ اگر آپ زیارت کراتے ہیں کرائے اس پر اگر وہ صاحب نہ مانیں ہر گز زیارت نہ کرے کہ زیارت ایک مستحب ہے اور یہ لین دین حرام، کسی مستحب شے کے حاصل کرنے کے واسطے حرام کو اختیار نہیں کر سکتے، الاشباہ والنظائر وغیرہا میں ہے:

ما حرم اخذه حرم اعطاؤه ³ ۔	جس چیز کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے۔ (ت)
---------------------------------------	---

¹ صحیح مسلم باب استحباب الرقية من العين الخ نور محمد ص ۱۲۳ / ۲

² صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن نور محمد ص ۱۲۳ / ۵

³ الاشباہ والنظائر الفہم الاول ۱/۱۸۹ و رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ۲/۵۶

در مختار میں ہے: الأخذ والمعطى اثمان¹ (لینے اور دینے والے دونوں گنہ گار ہوں گے۔ ت) اسی در مختار میں تصریح ہے کہ جو تندرست ہو اور کسب پر قادر ہو اسے دینا حرام ہے کہ دینے والے اس سوال حرام پر اس کی اعانت کرتے ہیں اگر نہ دیں خواہی نخواہی عاجز ہو اور کسب کرے اور اگر اس کی غرض زیارت کرنے والے صاحب نے قبول کر لی تو اب سوال واجرت کا قدم در میان سے اٹھ گیا بے تکلف زیارت کرے دونوں کے لئے اجر ہے اس کے بعد حسب استطاعت ان کی نذر کر دے، یہ لینا دینا دونوں کے لئے حلال اور دونوں کے لئے اجر ہے۔ بحمد اللہ فقیر کا یہی معمول ہے اور توفیق خیر اللہ تعالیٰ سے مسئول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷۱: بتاریخ ۹/ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۸ھ

جناب من! ایک نئی بات سنی گئی ہے اس کی بابت عرض کرتا ہوں اطمینان فرمائے۔ سوال: نقل روضہ منورہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نقل روضہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تعزیہ میں کیا فرق ہے شرعاً کس کی تعظیم کم و بیش کرنا چاہئے، یعنی کون افضل ہے۔ اور زیارت کرنا روضہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی درست ہے یا نہیں، یعنی نقل روضہ منورہ کو جو مقبول حسین کے یہاں ہے بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ کاریگر کی کاریگری دیکھ لو۔ لفظ زیارت کا کہنا اور وقت زیارت درود شریف پڑھنا اور مثل اصل کے تعظیم کرنا درست ہے ہر گز نہیں چاہئے، اتنا کہنا تو مثل نسبت درست کہتے ہیں الا بالکل تعظیم کرنا محض برائتاتے ہیں اور ایسا کرنے والے کو مثل ہنود کے جانتے ہیں اس کا کیا جواب ہے؟

الجواب:

روضہ منورہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نقل صحیح بلاشبہ معظمت دینیہ سے ہے اس کی تعظیم و تکریم بروجہ شرعی ہر مسلمان صحیح الایمان کا مقتضاء ایمان ہے۔ ع

اے گل بتو خرسندم تو بونے کسے داری

(اے پھول میں تجھے اس لئے سوگھتا ہوں کہ تجھ میں کسی کی خوشبو ہے۔ ت)

اس کی زیارت باادب شریعت اور اس وقت درود شریف کی کثرت ہر مومن کی شہادت قلب و بداہت عقل

¹ ردالمحتار کتاب الحظرو والاباحۃ فصل فی البیع دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۷۳

مستحب و مطلوب ہے۔ علامہ تاج فاکہانی فجر منیر میں فرماتے ہیں:

<p>یعنی روضہ مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نقل میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضہ اقدس کی زیارت نہ ملے وہ اس کی زیارت کرے اور شوق دل کے ساتھ اسے بوسہ دے کہ یہ نقل اسی اصل کے قائم مقام ہے جیسے نعل مبارک کا نقشہ منافع و خواص میں یقیناً خود اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ گواہ ہے ولہذا علمائے دین نے اس کی نقل کا اعزاز و اکرام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔</p>	<p>من فوائد ذلك ان من لم يمكنه زيارة الروضة فليبرز مثالها وليثبتها مشتاقاً لانه ناب مناب الاصل كما قد بان مثال نعله الشريفة مناب عينها في المنافع و الخواص بشهادة التجربة الصحيحة ولذا جعلوا له من الاكرام والاحترام ما يجعلون للمنوب عنه¹۔</p>
---	--

اسی طرح دلائل الخیرات و مطالع المسرات و غیر ہما معتبرات میں ہے اس بحث کی تفصیل جمیل فقیر کے رسالہ شفاء الوالہ فی صور الحبيب و مزارعہ و نعالہ ۱۳۱۵ھ میں ہے یہاں لفظ زیارت کی ممانعت محض جہالت ہے اور معاذ اللہ درود شریف کی ممانعت اور سخت حماقت اور صراحتہ شریعت مطہرہ پر افتراء ہے۔

علامہ طاہر فتنی مجمع البحار میں اپنے استاد امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں:

<p>خوشبو والے کے پاس خوشبو دیکھ کر متوجہ ہوا اور اسے سونگھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خوشبو کو پسند فرماتے تھے تو اس وقت درود شریف پڑھا اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلالت شان کا دل میں وقار پایا اور تمام امت پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ استحقاق جانتے ہوئے کہ آپ کے آثار مبارک کو دیکھتے ہوئے ان کی تعظیم و اہتمام کو ملحوظ رکھیں تو خوشبو سونگھنے پر درود شریف پڑھنے والے</p>	<p>من استقيظ عند أخذ الطيب وشبه الى ما كان عليه صلى الله تعالى عليه وسلم من محبته للطيب فصلى عليه صلى الله تعالى عليه وسلم لما وقر في قلبه من جلالته واستحقاقه على كل امة ان يلحظوا بعين نهاية الاجلال عند رؤية شيعي من اثاره او ما يدل عليها فهو ات بماله فيه اكمل الثواب الجزيل وقد استحبه العلماء لمن رأى</p>
---	--

¹ فجر منیر

<p>نے اس پر کامل اور بھاری ثواب پایا جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آثار کو دیکھنے والے کے لئے علماء کرام نے اس کو مستحب قرار دیا ہے اور کوئی شک نہیں کہ خوشبو سوگھنے پر مذکورہ امور کو متحضر کرنے والے نے گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آثار شریفہ کو معنی دیکھا تو اس وقت صرف درود شریف کی کثرت ہی اس کو مناسب ہے (مختصرات)</p>	<p>شیئاً من اثارہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا شک ان من استحضر ما ذکرته عند شبه للطیب یکون کالرائی شبیح من اثارہ الشریفة فی المعنی فلیس بہ الا کثار من الصلوٰۃ والسلام علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیث یند^۱ اہمختصرا۔</p>
--	--

اسی ارشاد جمیل میں صاف تصریح جلیل ہے کہ تمام امت پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق ہے کہ جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے کوئی چیز دیکھیں یا وہ شے دیکھیں جو حضور کے آثار شریفہ سے کسی چیز پر دلالت کرتی ہو تو اس وقت کمال ادب و تعظیم کے ساتھ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور لائیں اور درود و سلام کی کثرت کریں و لہذا جو خوشبو لیتے یا سوگھتے وقت یاد کرے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے دوست رکھتے تھے وہ بھی گویا معنی آثار شریفہ کی زیارت کر رہا ہے اسے اس وقت درود پڑھنے کی کثرت مسنون ہونی چاہئے تو نقل روضہ مبارک کہ صاف صاف مایدل علیہا میں داخل ہے اس کی زیارت کے وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر درود و تسلیم کیوں نہ مستحب ہوگی ایسی تعظیم کرنے والے کو معاذ اللہ کفار و مشرکین کے مثل بتانا سخت ناپاک کلمہ بیباک ہے قائل جاہل پر توبہ فرض ہے بلکہ از سر نو کلمہ اسلام کی تجدید کر کے اپنی عورت سے نکاح دوبارہ کرے کہ اس نے بلاوجہ مسلمانوں کو مثل کفار بتایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>جس نے کسی کو کفر کے ساتھ پکارا یا اس کو عدو اللہ کہا حالانکہ وہ شخص ایسا نہ تھا تو وہ کلمہ کہنے والے</p>	<p>من دعار جلا بالکفر او قال عدو اللہ و لیس کذلک الا حار علیہ رواہ الشیخان^۲۔</p>
---	---

^۱ مجمع بحار الانوار فصل فی تعیین بعض الاحادیث المشتهرة علی اللسن مکتبہ الایمان المدینة المنورة ۱۵ / ۲۳۷

^۲ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیه یا کافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۵۷

عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	کی طرف لوٹے گا۔ اس کو تیخین (بخاری و مسلم) نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)
--------------------------------	---

یونہی اگر روضہ مبارک حضرت شہزادہ گلگلوں قبا حسین شہید ظلم و جفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر محض بہ نیت تبرک بے آمیزش منکرات شرعیہ مکان میں رکھتے تو شرعاً کوئی حرج نہ تھا، مگر حاشا تعزیہ ہرگز اس کی نقل نہیں، نقل ہونا درکنار بنانے والوں کو نقل کا قصد بھی نہیں، ہر جگہ نئی تراش نئی گھڑت جسے اس اصل سے نہ کچھ علاقہ نہ نسبت پھر کسی میں پر یاں کسی میں براق کسی میں اور بیہودہ طمطراق پھر کوچہ کوچہ ودشت بدشت اشاعت غم کے لئے ان کا گشت، اور اس کے گرد سینہ زنی ماتم سازی کی شور افگنی، حرام مرثیوں سے نوحہ کنی، عقل و نقل سے کٹی چھنی، کوئی ان کچھپیوں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے کوئی مشغول طواف کوئی سجدہ میں گرا ہے کوئی اس مایہ بدعات کو معاذ اللہ جلوہ گاہ حضرت امام عالی مقام سمجھ کر اس ابرک پنی سے مرادیں مانگتا مانتا ہے۔ عرضیاں باندھتا حاجت رواجانتا۔ پھر باقی تماشے باجے تماشے مردوں عورتوں کاراتوں کو میل اور طرح طرح کے بیہودہ کھیل ان سب پر ظرہ ہیں، غرض عشرہ محرم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت و محل عبادت ٹھہرا ہوا تھا، ان بیہودہ رسموں نے جاہلانہ اور فاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا، پھر وبال ابتداء کا وہ جوش ہوا کہ خیرات کو بھی بطور خیرات نہ رکھا، ریا، و تقاخر علانیہ ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے، روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں، رزق الہی کی بے ادبی ہوتی ہے۔ پیسے ریتے میں گر کر غائب ہوتے ہیں، مالک کی اضافت ہو رہی ہے مگر نام تو ہو گیا کہ فلاں صاحب لنگر لٹار ہے ہیں اب بہار عشرہ کے پھول کھلے، تاشے باجے، بختے چلے۔ رنگ رنگ کے کھیلوں کی دھوم، بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم، شہوانی میلوں کی پوری رسوم، جشن فاسقانہ، یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ کہ گویا یہ ساختہ ڈھانچے بعینہا حضرات شہدائے کرام علیہم الرضوان کے پاک جنازے ہیں: ع

اے مومنو! اٹھاؤ جنازہ حسین کا

گاتے ہوئے مصنوعی کر بلا پیچھے، وہاں کچھ نوج اتار باقی توڑتا ڈفن کردے، یہ ہر سال اضاعت مال کے جرم و وبال جداگانہ رہے اللہ تعالیٰ صدقہ حضرات شہدائے کرام کر بلا علیہم الرضوان والثناء کا مسلمانوں کو نیک توفیق بخشے اور بدعات سے توبہ دے امین!

تعزیہ داری کہ اس طریقہ نا مرضیہ کا نام ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے۔ ان خرافات کے

شیوع نے اس اصل مشروع کو بھی اب مخدور و محذور کر دیا کہ اس میں اہل بدعت سے مشابہت اور تعزیہ داری کی تہمت کا خدشہ اور آئندہ اپنی اولاد یا اہل اعتقاد کے لئے ابتلائے بدعات کا اندیشہ ہے و ما یؤدی الی محذور محذور (جو چیزیں ممنوع تک پہنچائے وہ ممنوع ہے۔ ت)۔ حدیث میں ہے اتقوا مواضع التہم¹ (تہمت کے مواقع سے بچو۔ ت) اور وارد ہوا:

من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یقفن مواقف التہم ² ۔	جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہمت کے مواقع میں ہرگز نہ کھڑا ہو۔ (ت)
--	---

لہذا دربارہ کربلائے معلیٰ اب صرف کاغذ پر صحیح نقشہ لکھا ہوا محض بقصد تبرک بے آمیزش منہیات پاس رکھنے کی اجازت ہو سکتی ہے والسلام علی من اتبع الهدی، واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

(ختم شد رسالہ بدر الانوار فی آداب الآثار)

¹ کشف الخفاء حدیث ۸۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۳۷، اتحاف السادة المتقين کتاب عجائب القلب دار الفکر بیروت ۷/ ۲۸۳

² مرقا الفلاح مع حاشیة الطحطاوی کتاب الصلوة باب ادراک الغریضة نور محمد کارخانہ تجارت کراچی ص ۲۳۹

رسالہ

شفاء الوالہ فی صور الحبيب ومزارہ ونعالہ^{۱۳۱۵ھ}

(محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے مزار اور آپ کے نعلین مقدسہ کے نقشوں میں غمزہ کی شفاء)

۲۶/ذی القعدہ ۱۳۱۵ھ

از ریاست ریواں مرسلہ مولوی عبدالرحیم خاں

مسئلہ ۱۷۲ تا ۱۷۵:

ماقولکم ایہا العلماء الکرام فی ہذہ المسائل (اے علماء کرام! ان مسائل کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ ت):
(۱) بنانا تصویر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغرض حصول ثواب زیارت کے درست و جائز ہے یا نہ؟ اور بنانے والا اور خریدار مٹوب ہوگا یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی تصویر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تصویر براق نبوی و نیز تصویر حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بنا کر یا بنوا کر واسطے حصول ثواب زیارت کے اپنے پاس رکھے اور اکثر مجالس میلاد نبوی میں تصاویر مذکورین کو بتکلف تمام نمائشاً بوقت ذکر معراج شریف حاضرین مجلس کے روبرو پیش کرے، اور یقین اس امر کا دلائے کہ گویا حضور معراج کو تشریف لئے جاتے ہیں اور لوگوں کو لمس و بوسہ کے لئے ہدایت و فہمائش کرے تو یہ فعل اس کا شرعاً جائز ہو سکتا ہے اور امور مندرجہ سوالات دوم مشروع ہوں گے یا غیر مشروع؟

(۳) نقشہ روضہ مقدسہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغرض حصول ثواب زیارت بنوا کر اپنے پاس

رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ہم کو ثواب حاصل ہوتا ہے تعظیم و شہیہ نقل و شبیہ سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے کیسا ہے۔ جائز ہے یا کیا؟ اور دلائل الخیرات میں جو نقشہ روضہ مطہرہ کا دیا گیا ہے دراصل دینا چاہئے یا نہیں؟ (۴) بصورت ناجوازی وغیر مشروع ہونے تصاویر کے ان تصاویر کو کیا کرنا چاہئے اور نقشہ روضہ مطہرہ دلائل الخیرات میں سے نکال دینا بہتر ہوگا یا بدستور باقی وقائم رکھنا؟ افتوناً بالصواب و اسقوناً بالجواب توجروا بالاجربین و تکرموا فی الدارین (ہمیں ٹھیک ٹھیک فتویٰ دو اور بہترین جواب سے سرفراز فرماؤ تاکہ تمہیں دوہرا اجر ملے اور دونوں جہان میں عزت پاؤت)

الجواب:

اے اللہ! درحقیقت تیرے ہی لئے سب تعریف و توصیف ہے اور نزول رحمت فرما اپنے نبی پر جو نبی حمد ہیں، اور ان کی آل اور ان کے ساتھیوں پر رحمت نازل فرما جو اچھی حمد کرنے والے ہیں۔ ہم تجھ سے بہترین ادب اور تیرے حبیب مکرم کی سچی محبت کا سوال کرتے ہیں، آپ پر اور آپ کی اولاد پر سب سے بہتر درود ہو، اے میرے پروردگار! بیشک میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ وہ (شیاطین) میرے پاس (شرکے لئے) حاضر ہوں۔ (ت)

اللهم لك الحمد صل على نبيك نبى الحمد و اله وصحبته الخيار بالحمد اسألك حسن الادب وصدق الحب لحبيبك الكريم عليه وعلى اله افضل الصلوة و التسليم رب انى اعوذ بك من همزات الشيطان و اعوذ بك رب ان يحضرون۔

اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس لعین کے مکائد سے سخت ترکیب یہ ہے کہ آدمی سے حسنت کے دھوکے میں سیات کرانا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین اس مسکین تینوں تصویرات مذکورہ بنانے والے ان کی زیارت و لمس و تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق محبت بجالاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقتاً وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کر رہا ہے اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزاز اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا ہے اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے مٹانے کا حکم دیا، احادیث اس بارے میں حد تو اتپر ہیں، یہاں بعض مذکور ہوتی ہیں:

حدیث ۱: صحیحین و مسند امام محمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔	كل مصور في النار يجعل الله له بكل صورة صورة نفسا فتعذبه في جهنم ¹ ۔
---	--

حدیث ۲: انھیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اشد الناس عذاباً يوم القيمة المصورون ² ۔	پیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔
--	--

حدیث ۳: انھیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قال الله تعالى ومن اظلم ممن ذهب يخلق خلقا كخلقى فليخلقوا ذرة او ليخلقوا حبة او ليخلقوا شعيرة ³ ۔	اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے بھلا کوئی چیونٹی یا گہوں یا جو کا دانہ تو بنادیں۔
---	--

حدیث ۴: صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

¹ مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ المتفق علیہ کتاب اللباس باب التصاویر مطبع مجتہدائی، دہلی ص ۳۸۵، صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم

تصویر صورة الحيوان الخ مطبع مجتہدائی، دہلی ۲/ ۲۰۲، مسند احمد بن حنبل از مسند عبداللہ بن عباس المكتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۰۸

² صحیح البخاری کتاب اللباس باب التصاویر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۸۸۰، صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورة

الحيوان الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۲۰۱

³ صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورة الحيوان الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۲۰۲، صحیح بخاری کتاب اللباس باب

التصاویر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۸۸۰

<p>ان الذین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم القیمة یقال لهم احيوا ما خلقتم¹۔</p>	<p>بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔</p>
---	--

حدیث ۵: مسند احمد و صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>من صور صورة فان الله معذبه حتى ینفخ فیہا الروح ولیس بنافخ²۔</p>	<p>جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب کرے گا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔</p>
---	--

حدیث ۶: مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>یخرج عنق من النار یوم القیمة له عینان تبصران و اذنان تسبعان ولسان ینطق یقول انی وکلت بثلاثة بکل جبار عنید و بکل من دعا مع الله الها اُخرو بالمصورین³۔</p>	<p>قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں جو اللہ تعالیٰ کا شریک بتائے اور ہر ظالم ہٹ دھرم اور تصویر بنانے والے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔</p>
---	--

¹ صحیح البخاری کتاب اللباس باب عذاب المصورین یوم القیمة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۸۸۰، صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۲۰۱، سنن النسائی کتاب الزینة ذکر ما یکلف اصحاب الصور یوم القیامة نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱۲/ ۳۰۰

² صحیح البخاری کتاب البیوع باب بیع التصاویر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۱/ ۲۹۶، صحیح مسلم کتاب البیوع باب تحریم صورۃ الحیوان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۲۰۲، مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۱/ ۲۳۱ و ۲۳۶، سنن النسائی کتاب الزینة ذکر ما یکلف اصحاب الصور الخ نور محمد کارخانہ کراچی ۱۲/ ۳۰۰

³ جامع الترمذی ابواب صفة جہنم باب ماجاء فی صفة النار امین کپنی وہلی ۱۲/ ۸۱، مسند احمد بن حنبل از مسند ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۲/ ۳۳۶

حدیث ۷: امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔

ان اشد اهل النار عذاباً يوم القيامة من قتل نبياً او قتله نبى او امام جائر وهؤلاء المصورون ولفظ احمد اشد الناس عذاباً يوم القيامة رجل قتل نبياً او قتله نبى او رجل يضل الناس بغير علم او مصور يصور التماثيل¹۔

حدیث ۸: بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنے ماں باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو۔

ان اشد الناس عذاباً يوم القيامة من قتل نبياً او قتله نبى او قتل احد والديه والمصورون وعالم لم ينتفع بعلمه²۔

حدیث ۹: امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی:

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک کھڑکی پر تصویر دار پردہ لٹکایا ہوا تھا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اسے

قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر و قد سترت سهوة لي بقرام فيه تماثيل فلما راه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

¹ المعجم الكبير حديث ۱۰۴۹۷ المكتبة الفيصلية بيروت ۱۰/۲۶۰، حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۲۵۳ خثیمہ بن عبدالرحمن دارالکتب العربی

بیروت ۳/۱۲۲، مسند امام احمد بن حنبل از مسند عبداللہ بن مسعود المكتبة الاسلامی بیروت ۱/۲۰۷

² شعب الایمان حدیث ۷۸۸۸ دارالکتب العلمیة بیروت ۶/۱۹۷

<p>ملاحظہ فرما کر رنگ چہرہ انور کا بدل گیا اندر تشریف نہ لائے، ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں ان پر روز قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔</p>	<p>تلون وجهه وقال يا عائشة اشد الناس عذابا عند الله يوم القيمة الذين يضاؤون بخلق الله¹ وفي رواية للشيخين قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجه الكراهية فقلت يا رسول الله اتوب الى الله والى رسوله فماذا اذنت فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيمة فيقال لهم احيوا ما خلقتهم و قال ان البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة² وفي اخرى لهما تناول الستر فهتكه وقال من اشد الناس عذابا يوم القيمة الذين يشبهون بخلق الله³۔</p>
--	--

حدیث ۱۰: ابوداؤد وترمذی و نسائی وابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور! مورتوں کے لئے حکم دیں کہ ان کے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پر دے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔</p>	<p>اتانى جبريل عليه الصلوة والسلام فقال لي مر برأس التماثيل يقطع فتصير كهياة الشجرة و امر بالستر فليقطع فليجعل وسادتين منبوذتين توطان⁴ هذا مختصرا۔</p>
---	---

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

¹ صحیح البخاری ۲/ ۸۸۰، صحیح مسلم ۲/ ۲۰۱، سنن النسائی ۲/ ۳۰۰، مسند احمد بن حنبل ۶/ ۸۳، ۲۱۹

² صحیح البخاری ۲/ ۸۸۱، صحیح مسلم ۲/ ۲۰۱

³ صحیح مسلم ۲/ ۲۰۰، صحیح البخاری ۲/ ۸۸۰

⁴ سنن ابن داؤد کتاب اللباس باب فی الصور آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۱۷، جامع الترمذی ابواب الادب باب ما جاء فی الملائكة لا تدخل بیتنا

السخ امین کمپنی کراچی ۲/ ۱۰۲

حدیث ۱۴۲۱۱: صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نیز اسی میں حضرت ام المؤمنین میمونہ اور مسند امام احمد میں بسند صحیح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی:

انا لاندخل بیتنا فیہ کلب وصورۃ ^۱ ۔	ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔
---	--

حدیث ۱۵: احمد و نسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وسعید بن منصور حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل امین نے عرض کی:

انہا ثلاث لم یلج ملک مادام فیہا واحد منها کلب او جنابۃ او صورۃ روح ^۲ ۔	تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا کتا یا جنب یا جاندار کی تصویر۔
---	--

حدیث ۱۷ و ۱۶: مسند احمد و صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع الترمذی و سنن نسائی وابن ماجہ میں حضرت ابو طلحہ اور سنن ابی داؤد و نسائی و صحیح ابن حبان میں حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تدخل الملائکۃ بیتنا فیہ کلب ولا صورۃ ^۳ ۔	رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔
--	---

حدیث ۱۸: نسائی وابن ماجہ و شاشی و ابویعلیٰ اور ابونعیم حلیہ اور ضیاء صحیح مختارہ میں امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے راوی:

^۱ صحیح البخاری کتاب اللباس ۲/ ۸۸۱ و صحیح مسلم کتاب اللباس ۲/ ۱۹۹ و ۲۰۰

^۲ مسند احمد بن حنبل از مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۵

^۳ صحیح البخاری کتاب بدء الخلق قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۵۸، صحیح مسلم کتاب اللباس باب تصویر صورۃ الحيوان قدیمی

کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۰۰، سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الصور آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۱۶، جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء ان

الملائکۃ لا تدخل بیتنا امین کبیری، بی بی ۲/ ۱۰۳، سنن النسائی کتاب الزینۃ التصاویر ۲/ ۲۹۹ و کتاب الطہارۃ ۱/ ۵۱

<p>میں نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی دعوت کی حضور تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں، واپس تشریف لے گئے (آخری چار میں یہ اضافہ ہے) میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر ثار کس سبب سے حضور واپس ہوئے، فرمایا گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔</p>	<p>صنعت طعام فد عوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء فرأی تصاویر فرجع (زاد الاربعة الا خیرون) فقلت یا رسول اللہ مارجعک باپی وامی قال ان فی البیت سترا فیہ تصاویر وان الملائکة لا تدخل بیتا فیہ تصاویر¹۔</p>
---	--

حدیث ۱۹: صحیح بخاری و سنن ابی داؤد میں حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے:

<p>نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔</p>	<p>ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یترک فی بیتہ شیئاً فیہ تصالیب الا نقضه²۔</p>
--	--

حدیث ۲۰: مسلم والبوداؤد و ترمذی حبان بن حصین سے راوی:

<p>مجھ سے امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کر دو (بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے)</p>	<p>قال لی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا تلدع صورة الا طستہا ولا قبراً مشرفاً الا سويتہ³۔ ورواہ ابو یعلیٰ⁴ و ابن جریر فلم یسیا حبان انما قال عن علی انه دعا صاحب شرطہ</p>
---	--

¹ سنن النسائی کتاب الزینة التصاویر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱۲/۳۰۰، کنز العمال بحوالہ الشاشی ع حل ص حدیث ۹۸۸۳

مؤسسة الرسالة بیروت ۱۳۱/۱۳۲ و ۱۳۲

² صحیح البخاری کتاب اللباس ۲/۸۸۰، سنن ابی داؤد کتاب اللباس ۲/۲۱۹

³ صحیح مسلم کتاب الجنائز ۱/۳۱۲، سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب تسوية القبر ۲/۱۰۳، جامع الترمذی ابواب الجنائز باب ماجاء فی

تسوية القبر امین کینی و علی ۱۲۵/۱

⁴ مسند ابی یعلیٰ حدیث ۲۲۸ مؤسسة الرسالة علوم القرآن بیروت ۱/۱۹۹

<p>(اس کو ابو یعلیٰ اور ابن جریر دونوں نے روایت کیا مگر ان دونوں نے حبان بن حصین کا نام نہیں بلکہ یوں فرمایا کہ حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے کو تو ال کو بلایا اور اس سے ارشاد فرمایا۔ آگے دونوں نے حدیث کا مفہوم ذکر فرمایا۔ (ت)</p>	<p>فقال له فذكر ابعناك۔</p>
--	-----------------------------

حدیث ۲۱: امام بسند جید امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

<p>تم میں کون ایسا ہے مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کر دے اور ہر تصویر مٹا دے۔</p>	<p>ایکم ینطلق الی المدینة فلا یدع بها وثناً الا کسره ولا قبرا الا سواه ولا صورة الا لطحها۔</p>
---	--

ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ۔ فرمایا: تو جاؤ۔ وہ جا کر واپس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے سب بت توڑ دئے اور سب قبریں برابر کر دیں اور سب تصویریں مٹا دیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

<p>اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر و انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی۔</p>	<p>من عاد لصنعة شیئ من هذا فقد کفر بما انزل علی محمد¹۔</p>
---	---

والعیاذ باللہ رب العالمین (اللہ تعالیٰ کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ ت)

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح و صریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا اور رسول سے خارج کرنا محض باطل و وہم عاقل ہے بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انھیں تصویرات معظمین سے ہوئی، قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۃ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا و، سواع یغوث، یعوق، نسر² یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر ان کی مجلسوں میں قائم کیں، پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انھیں معبود سمجھ لیا۔

¹ مسند احمد بن حنبل از مسند علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۷

² القرآن الکریم ۱/ ۲۳

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

<p>ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ جہاں وہ بیٹھتے تھے وہاں ان کی مجالس میں ان کے بت نصب کرو اور ان کے نام لیا کرو، تو وہ ایسا ہی کرنے لگے، پھر اس دور میں تو ان کی عبادت نہیں ہوئی مگر جب وہ لوگ ہلاک ہو گئے اور علم مٹ گیا سابق لوگوں کے بارے میں جہالت کا پردہ چھا گیا تو رفتہ رفتہ ان مجسموں کی عبادت و پرستش شروع ہو گئی، یہ حدیث کے مختصر الفاظ ہیں۔ (ت)</p>	<p>ودو سواع ویغوث و یعوق و نسر اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما ہلکوا وحی الشیطن الی قومہم ان انصبوا الی مجالسہم الی کاوا یجلسون انصباباً و سوباً باسماہم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا ہلک اولئک و تنسخ العلم عبت^۱ ہذا مختصراً۔</p>
---	--

بائیں ہمہ اگر وساوس و ہوا جس سے تسکین نہ پائیں تو احادیث صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویر معظمین کا جزئیہ لیجئے۔
حدیث ۲۲: صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

<p>حضرت ابن عباس نے فرمایا: جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے حضرت ابراہیم اور سیدہ مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر پائیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ آگاہ ہو جاؤ کہ تصویریں بنانے والوں نے بھی یہ بات سن رکھی تھی (یعنی ان کے کانوں تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ) بیشک جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے (الحدیث) یہ الفاظ حدیث کتاب الانبیاء میں</p>	<p>انہ قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البیت فوجد فیہ صورة ابراہیم وصورۃ مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما لہم فقد سمعوا ان الملائکۃ لا تدخل بیتنا فیہ صورۃ الحدیث^۲ ہذا لفظہ فی الانبیاء و فیہ ایضاً ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم</p>
--	---

^۱ صحیح البخاری کتاب التفسیر باب ودا و سواع الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۳۳۲

^۲ صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل واتخذ اللہ ابراہیم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۱/ ۴۳۳

<p>آئے ہیں، اور اسی میں ہے _____ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ شریف میں تصویریں دیکھیں تو اندر داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے متعلق حکم فرمایا تو وہ مٹادی گئیں الحدیث، اور مغازی میں ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر باہر نکال دی گئیں الحدیث، یہ سب بخاری شریف کی روایات ہیں اور ابن ہشام نے اپنی سیرت میں بیان فرمایا کہ مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے روز بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں فرشتوں وغیرہ کی تصاویر دیکھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مجسمہ دیکھا، پھر بقیہ حدیث ذکر فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا پھر تمام تصاویر کے بارے میں حکم فرمایا کہ مٹادی جائیں تو وہ مٹادی گئیں (ت)</p>	<p>لما رأى الصور في البيت لم يدخل حتى امر بها فمحييت الحديث¹ وفي المغازی فاخرج صورة ابراهيم واسماعيل عليهما الصلوٰۃ والسلام² الحديث بذه كلها روايات البخاری وذكر ابن هشام في سيرته قال وحدثني بعض اهل العلم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم دخل البيت يوم الفتح فرأى فيه صور الملائكة وغيرهم فرأى ابراهيم عليه الصلوٰۃ والسلام مصورا فذكر الحديث الى ان قال ثم امر بتلك الصور كلها فطمست³</p>
--	--

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ کعبہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں کچھ پیکر دار کچھ نقش دیوار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبر دار رہو بیشک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹادی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں انھیں بھی حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسمعیل ذبح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ نبیہما الاکرم و علیہما وبارک و سلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہو گیا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔

¹ صحیح البخاری کتاب الانبیاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۳

² صحیح البخاری کتاب المغازی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۶۱۴

³ سیرۃ النبی لابن ہشام امر الرسول بطمس ما بالبيت من صور دار ابن کثیر ۱۴/ ۳۲

حدیث ۲۳: مسند امام احمد میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

قال كان في الكعبة صور فامر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عمر بن الخطاب ان يحوها قبل عمر رضي الله تعالى عنه ثوباً ومحاهاً به فدخلها صلى الله تعالى عليه وسلم وما فيها منها شبيح¹ - وفي حديثه عند الامام الواقدي وكان عمر قد ترك صورة ابراهيم فلما دخل صلى الله تعالى عليه وسلم راها فقال يا عمر الم امرك ان لاتدع فيها صورة ثم راى صورة مريم فقال امحوها ما فيها من الصور قاتل الله قوما يصورون ما لا يخلقون² - هذا مختصراً -

حضرت جابر نے فرمایا ایام جاہلیت میں کعبہ شریفہ کے اندر تصویریں تھیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ تصویریں نقوش مٹا دو، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گیلے کپڑے کے ساتھ ان نقوش کو مٹا دیا اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں کوئی تصویریں نقش موجود نہ تھا، اس سند میں امام واقدی کا یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں حضرت ابراہیم علیہم السلام کی تصویر چھوڑ دی تھی یعنی اسے نہیں مٹایا تھا۔ پھر جب اندر تشریف لے جا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو ارشاد فرمایا اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ یہاں کوئی تصویر باقی نہ رہنے دو، پھر آپ نے سیدہ مریم کی تصویر دیکھی تو فرمایا یہاں جتنی بھی تصویریں ہیں ان سب کو مٹا دیا جائے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنہیں وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

حدیث ۲۴: عمر بن شہبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم دخل الكعبة فامرني فالتيته بماء في دلو فجعل يبيل الثوب ويضرب به على الصور ويقول قاتل الله قوما يصورون ما لا يخلقون³ -

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو مجھے حکم فرمایا تو میں پانی کا ڈول بھر کر لایا آپ خود بنفس نفیس اس پانی سے کپڑا تر کرنے لگے پھر ان تصویروں پر وہ بھیگا ہو اکپڑا رگڑتے ہوئے فرمانے لگے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصویر کشی کرتے ہیں جنہیں وہ پیدا نہیں کر سکتے۔ (ت)

¹ مسند احد بن حنبل از مسند جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۳۹۶

² کتاب المغازی للواقدی شان غزوة الفتح مؤسسة الاعلی بیروت ۲/ ۸۳۴

³ فتح الباری بحوالہ عمر بن شہبہ کتاب المغازی مصطفی البابی مصر ۹/ ۸، المصنف لابن ابی شیبہ کتاب العقیقہ حدیث ۵۲۶۵ و کتاب

المغازی حدیث ۱۸۷۵۶/۸، ۲۹۶/۱۱، ۲۹۰

حدیث ۲۵: ابو بکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

<p>(اس وقت) مسلمانوں نے اپنی اپنی چادریں اتاریں اور ڈول میں آب زمزم بھر بھر کر کعبہ شریف کو اندرون و بیرون سے خوب دھونے لگے چنانچہ مشرکین کے تمام نشانات شرک دھو ڈالے اور مٹا دیئے۔ (ت)</p>	<p>ان المسلمین تجردوا فی الازرو اخذوا الدلاء وارتجزوا علی زمزم یغسلون الکعبۃ ظہرها و بطنها فلم یدعوا اثر امن المشرکین الامحوة و غسلوه¹۔</p>
---	--

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انھیں مٹا دو۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں، یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر رونق افروز ہوئے، اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا، پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا تر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:

<p>حضرت اسامہ کی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تو کچھ تصاویر انمٹی دیکھ کر پانی منگوا یا اور انھیں اپنے دست اقدس سے خود مٹانے لگے، یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ بعض تصویروں کے کچھ نشانات باقی رہ گئے تھے جنہیں پہلی دفعہ مٹانے والا نہ دیکھ سکا، (تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ انھیں مٹا دیا) (ت)</p>	<p>فی حدیث اسامة انه صلى الله تعالى عله وسلم دخل الكعبة فرأى صورة ابراهيم فدعا بئاء فجعل يمسحها وهو محمول على انه بقية تخفي على من محاها اولاً²۔</p>
---	---

حدیث ۲۶: صحیحین میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے:

<p>حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں بعض</p>	<p>لمأشتكى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم</p>
---	---

¹ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب المغازی حدیث ۱۸۷۶۵ ادارۃ القرآن کراچی ۱۱۴/۳۹۴

² فتح الباری کتاب المغازی باب این رکز النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الراية يوم الفتح مصطفی البابی مصر ۱۹/۷۷، ۷۸

<p>ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ و ام المومنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرائٹھا کر فرمایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکات اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔ (ت) مرقاۃ (از محدث علی قاری) میں ہے مرد صالح یعنی وہ نبی یا ولی فوت ہو جاتا اس کی تصاویر بناتے اور لٹکایا کرتے تھے ان کی یادگار اور ان کی وجہ سے عبادت میں رغبت دلانے کے لئے اٹخ (ت)</p>	<p>ذكر بعض نسائه كنيسة يقال لها مارية وكانت امر سلمة وام حبيبة اتتارض الحبشة فذكرتا من حسنهما وتصاوير فيها فرغ رأسه فقال اولئك اذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا ثم صوروا فيه تلك الصور اولئك شرار خلق الله¹ - في البرقة الرجل الصالح اي من نبى او ولي تلك الصور اي صور الصلحاء تذكيرا بهم وترغيبا في العبادة لاجلهم² الخ-</p>
---	--

حدیث ۲۷: امام بخاری کتاب الصلوٰۃ جامع صحیح میں تعلیقا بلا قصہ اور عبدالرزاق وابوبکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصول القصہ راوی جب امیر المومنین ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے میں چاہتا ہوں حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ ہمچشموں میں میری عزت ہو امیر المومنین نے فرمایا:

انا لاندخل کنائسکم من اجل الصور التي فيها³ - ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔

¹ صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی البیعة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۶۲، صحیح البخاری کتاب الجنائز باب المسجد علی القبر

قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۷۹، صحیح مسلم کتاب المساجد باب النهی عن بناء المسجد علی القبر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۰۱

² مرقاۃ المفاتیح کتاب اللباس باب التصاوير الفصل الثالث مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲۸۲ / ۸

³ المصنف لعبد الرزاق باب التماثيل وما جاء فيه حدیث ۱۹۳۸۶ المکتبہ الاسلامی بیروت ۱۰ / ۳۹۷، صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب

الصلوٰۃ فی البیعة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۶۲

بالجملہ حکم واضح ہے اور مسئلہ مستبین اور حرکات مذکورہ حرام بالیقین اور ان میں اعتقاد ثواب ضلال مبین اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی امید سے نہ خود گمراہ ہونہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے ان تصویروں کو آباد جنگل میں راہ سے دور نظر عوام سے بچا کر اس طرح دفن کر دیں کہ جہاں کو ان پر اصلاً اطلاع نہ ہو یا کسی ایسے دریا میں کہ کبھی پایاب نہ ہوتا ہو نگاہ جاہلان سے خفیہ عمیق کنڈے میں یوں سپرد کریں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو، "وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾" (اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ ت) یہ سب متعلق بتصاویر ذی روح تھا۔ رہا نقشہ روضہ مبارکہ اس کے جواز میں اصلاً مجال سخن وجائے دم زدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یوں ہی اس کا جواز اجماعی ہے۔ ہر شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر حرام فرمائی، حدیث پانزدہم میں اس قید کی تصریح کر دی، حدیث اول میں ہے کہ ایک مصور نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت والا میں حاضر ہو کر عرض کی، میں تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتویٰ دیجئے، فرمایا: پاس آیا، وہ پاس آیا، فرمایا: پاس آ۔ وہ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا کیا میں تجھے نہ بتا دوں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی، پھر حدیث مذکور مصوروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی، اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا:

ويحك ان ابيت الا ان تصنع فعليك بهذا الشجر وكل شيع لیس فيہ روح ²	افسوس تجھ پر اگر بے بنائے نہ بن آئے تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔
---	---

ائمہ مذاہب اربعہ وغیرہم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں تمام کتب مذاہب اس سے مملو و مشخون ہیں ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکین اوہام و تثبیت عوام کے لئے ائمہ کرام علماء اعلام کی بعض سندیں اسباب میں پیش کروں کہ کن کن اکابر دین و عاظم معتمدین نے مزار مقدس اور اس کے مثل نعل اقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اسباب میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین و جانگزائے منافقین ارشاد فرمائے:

¹ القرآن الکریم ۲/ ۲۱۳

² مسند احمد بن حنبل از مسند عبداللہ بن عباس المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۰۸ صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر

صورة الحيوان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۲۰۲ صحیح البخاری کتاب البيوع باب بيع التصاویر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۹۶

- (۱) امام عثیم بن نسطاس تابعی مدنی۔
 (۲) امام محدث جلیل القدر ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء
 (۳) امام محدث علامہ ابو الفرج عبد الرحمن ابن الجوزی حنبلی
 (۴) امام ابو الیمین ابن عساکر
 (۵) امام تاج الدین فاکہانی صاحب فجر منیر۔
 (۶) علامہ سید نور الدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحب کتاب الوفاء ووفاء الوفاء۔
 (۷) سیدی عارف باللہ محمد بن سلیمین جزولی صاحب الدلائل۔
 (۸) امام محدث فقیہ احمد بن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم۔
 (۹) علامہ حسین بن محمد بن حسن دیاربکری صاحب التعمیر فی احوال النفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
 (۱۰) علامہ سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ و منح محمدیہ۔
 (۱۱) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب۔
 (۱۲) محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی حنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمہ خلاصۃ الوفاء وغیر ہم ائمہ و علماء نے مزار اقدس و اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قبور مقدسہ حضرات صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشے بنائے۔ مواہب اور اس کی شرح میں ہے:

<p>امام ابو داؤد اور حاکم نے حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی سند سے روایت کیا۔ فرمایا: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے عرض کیا: اماں جان! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے دو ساتھیوں کی قبور سے پردہ اٹھا دیجئے، (الحديث) امام حاکم نے یہ اضافہ کیا (جب مائی صاحبہ نے قبور سے پردہ اٹھایا) تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اطہر سب سے آگے دیکھی اور دوسری دو قبروں کی صورت یہ تھی کہ ابو بکر صدیق</p>	<p>(قد روى ابو داؤد والحاكم من طريق القاسم بن محمد بن ابى بكر الصديق) قال دخلت على عائشة فقلت يا امه اكشفي لى عن قبر النبى صلى الله تعالى عليه وسلم) و صاحبیه الحديث (زاد الحاکم فرأيت رسول الله) اى قبره (صلى الله تعالى عليه وسلم) مقدماً و ابابكر راسه بين كتفى النبى صلى الله تعالى عليه</p>
--	--

<p>کاسر مبارک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دو کندھوں کے پاس تھا جبکہ فاروق اعظم کاسر مبارک حضور کے مبارک پاؤں کے متوازی و متصل تھا، امام ابوالیمن بن عسا کر نے فرمایا صورت نقشہ سامنے ہے:</p>	<p>وسلم وعمر راسه عند رجلى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم) قال ابو اليمين بن عساكر وهذه صفته۔</p>
--	---

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

ابوبكر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>امام حافظ ابوبکر آجری (متوفی محرم ۳۰۶ھ) نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے بیان میں ارشاد فرمایا: عثیم بن نسطاس مدنی تابعی (جو مقبول رواۃ میں سے ہیں جیسا کہ التقریب میں ہے) سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ خلافت میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اقدس کی زیارت کی، قبر اطہر زمین سے چار انگشت کے بقدر بلند تھی اور میں نے دیکھا کہ جناب صدیق اکبر کی قبر مبارک اس کے پیچھے اور اس سے نیچے تھی، محدث ابونعیم نے کچھ اضافہ کرتے ہوئے روایت کیا ہے اور ہمارے لئے اس کی یہ تصویری صورت بیان فرمائی: (ت)</p>	<p>(وروی ابوبکر الاجری) الحافظ الامام توفی فی محرم سنة ست وثلثمائة (فی کتاب صفة قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن عثيم بن نسطاس المدنی) تابعی مقبول كما فی التقريب (قال رأیت قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فی امارة عمر بن عبدالعزیز فرأيتنه مرتفعاً نحواً من اربع اصابع و رأیت قبر ابی بکر وراء قبرة و رأیت قبر ابی بکر اسفل منه) ورواه ابونعیم بزيادة وصوره لنا۔</p>
--	---

المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم

ابوبكر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیرت نگاروں نے قبور مقدسہ کی وضع یا ساخت میں جو اختلاف کیا ہے اس سلسلے میں سات روایات پائی جاتی ہیں، ابوالیمن ابن عساکر نے وہ روایات اپنی کتاب "تحفة الزائر" میں بیان کی ہیں ان میں سے صرف دو روایات صحیح ہیں ایک ان میں سے وہ ہے جو ابوالقاسم کے حوالے سے بیان ہو چکی ہے۔ اور دوسری روایت وہ جس پر محدث رزین وغیرہ نے اعتماد کیا ہے اور اسی پر اکثر اہل علم قائم ہیں جیسا کہ مصنف نے دوسری فصل میں فرمایا امام نووی کہتے ہیں کہ یہی مشہور ہے اور علامہ سمودی نے فرمایا: زیادہ مشہور روایت یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اطہر دیوار قبلہ سے متصل سب سے آگے ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شانوں کے بالمقابل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر ہے پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شانوں (کنڈھوں) کے بالمقابل حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر ہے۔ یہ ان قبور کی صورت ساخت ہے: (ت)

(وقد اختلف اہل السیر وغیرہم فی صفة القبور المقدسة علی سبع روایات اور دھا) ابوالیمن (ابن عساکر فی) کتابہ (تحفة الزائر) والصحیح منها روایتان احدہما ماتقدم عن القاسم والاخری وبہا جزم رزین وغیرہ وعلیہا الاکثر کما قال المصنف فی الفصل الثانی وقال النووی انہا المشہورة والسہودی انہا اشہر الروایات ان قبرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی القبلة مقدما بجدار یا ثم قبر ابی بکر حذاء منکبى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقبر عمر حذاء منکبى ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وبذا صفتہا:

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>ایک ضعیف روایت گزر چکی ہے اور بقیہ کے ذکر کی چنداں ضرورت نہیں جو کچھ موہب لدنیہ اور اس کی شرح میں منتخب کردہ عبارت تھی وہ مکمل ہو گئی، میں کہتا ہوں کہ پوری سات روایتوں کو امام بدرالدین محمود عینی نے اپنی شہر آفاق تصنیف عمدۃ القاری (شرح صحیح بخاری) میں ذکر فرمایا ہے اگر خواہش مطالعہ ہو تو اس سے رجوع کیا جائے۔ (ت)</p>	<p>ومرت واحدة من الضعيفة ولا حاجة لذكر باقيها¹ اه مافی الموابب و شرحها ملتقطاً قلت وقد ذكر السبع جيباً الامام البدر محمود العيني في عمدة القارى فراجعها ان هويت۔</p>
--	---

مطالع المسرات میں ہے:

<p>مؤلف نے روضۃ کی ساخت بیان کی جو کہ نقشہ ذیل کے مطابق کچھ اس طرح ہے۔ (ت)</p>	<p>وضع المؤلف صفة الروضة هكذا۔</p>
--	------------------------------------

قبر النبى صلى الله تعالى عليه وسلم

قبر ابن الخطاب رضى الله تعالى عنه

قبر ابوبكر رضى الله تعالى عنه

<p>حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ تھوڑا پیچھے ہیں اور حضرت عمر فاروق حضرت ابوبکر صدیق کے پاؤں والی حد سے قدرے پیچھے ہیں، امام ابوداؤد اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت قاسم بن محمد سے روایت کی ہے۔ (الحديث) علامہ سمہودی نے فرمایا کہ یہ زیادہ راجح ہے جو کچھ حضرت قاسم سے روایت کیا گیا ہے پھر انھوں نے ابن عساکر کے حوالے سے اس کی تصویر (نقشہ) کچھ اس طرح بیان فرمائی: (ت)</p>	<p>ابوبكر مؤخر قليلا عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خلفه وعمر خلف رجل ابى بكر وروى ابوداؤد والحاکم و صحح اسناده عن القاسم بن محمد الحديث قال السهوى وهذا ارجح ما روى عن القاسم ثم صورها عن ابن عساکر هكذا۔</p>
---	---

¹ شرح الزرقانی علی الموابب الدینة المقصد العاشر الفصل الثانی دار المعرفۃ بیروت ۸/ ۹۶-۹۵

قبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قبر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حافظ ابوالفرج بن جوزی نے ان کی وضع (یعنی قبور مقدسہ کی ساخت) کچھ اس طرح بیان فرمائی اور علامہ ابن حجر نے اس صورت وضع کو اکثر اہل علم سے منسوب کیا ہے (مختصر عبارت مکمل ہوئی) میں کہتا ہوں کہ اس کے باوجود یہاں کتاب میں کچھ خلط ملط اور اشتباہ پایا جاتا ہے میں نے اس پر اس کے حاشیہ میں تنبیہ کی ہے سید مرتضیٰ نے شرح احیاء العلوم میں اپنے حاشیہ میں تنبیہ فرماتے ہوئے ان سے نقل کرنے میں کچھ اضافہ فرمایا لیکن میں نے اسے شرح دلائل الخیرات کے اپنے نسخہ میں نہیں پایا اور فی ذاتہ وہ صحیح بھی نہیں اس لئے کہ مطالع المسرات میں ابن جوزی کے حوالے سے کوئی نئی صورت نہیں ذکر کی گئی لہذا ابن جوزی کا قول ہلذا اسی گزشتہ قول کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ وہی ہے جس کو علامہ ابن حجر نے جمہور اور اکثر کی طرف سے منسوب کیا ہے جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جاتا ہے آپ سنیں گے لیکن سید مرتضیٰ نے اس کی تصویر مطالع المسرات سے ابن جوزی کے قول ہلذا کہنے کے بعد کچھ اس طرح نقل فرمائی ہے جو نقشہ ذیل

وصدر ابوالفتح ابن الجوزی بوضعها هكذا ونسب ابن حجر هذه الصفة الى الاكثر¹ اهم مختصرا، قلت و وقع ههنا في الكتاب تخليط واضطراب نبهت عليه علي هامشه وزاده سيد المرتضى في النقل عنه في شرح الاحياء لم اجده في نسختي شرح الدلائل ولا هو صحيح في نفسه وذلك انه لم يذكر في المطالع عن ابن الجوزي صورة جديدة فكان قوله هكذا اشارة الى ما مر وهو الذي نسبته ابن حجر الى الجمهور والاكثر كما ستمسح فيما يذكروا اما المرتضى فنقل تصويره عن المطالع عن ابن الجوزي بعد قوله

¹ مطالع المسرات المكتبة النورية الرضوية فيصل آ باد ص ۳۹-۱۳۸

ہکذا ہکذا۔	سے ظاہر ہے: (ت)
------------	-----------------

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثم عقبه بقوله ونسب ابن حجر بذاة الصفة الى الاكثر ¹ الخ فلا ادري لعل هذا الغلط في التصوير من النساخ والله تعالى اعلم۔	پھر اسے اپنے اس قول کے بعد لائے ہیں کہ علامہ ابن حجر نے اس صفت کو اکثر کی طرف منسوب کیا ہے الخ میں نہیں جانتا کہ شاید تصویر میں یہ لفظ غلطی کرنے والوں کی طرف سے اضافہ ہو گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)
---	--

جوہر منظم امام ابن حجر میں ہے:

يسن له بل يتأكد عليه اذا فرغ من السلام على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان يتأخر الى صوب يمينه قدر ذراع للسلام على ابي بكر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وكرم وجهه لان راسه عند منكب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ثم يتأخر الى يمينه ايضاً قدر ذراع للسلام على سيدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لان راسه عند منكب ابي بكر وبذة صورة القبور الثلاثة الكريمة على الاصح المذكور وعليه الجمهور،	تاکیدی سنت ہے کہ جب زائر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام پیش کرنے سے فارغ ہو تو حضرت ابو بکر صدیق کو سلام پیش کرنے کے لئے بقدر ایک ہاتھ اپنی دائیں جنوبی سمت پیچھے ہٹ جائے (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ان کے چہرے کو رونق بخشنے) کیونکہ ان کا سر مبارک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شانوں کے بالمقابل ہے پھر دائیں جانب ایک ہاتھ کے بقدر مزید پیچھے ہو جائے تاکہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کر سکے کیونکہ ان کا سر مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں کے بالمقابل ہے۔ زیادہ صحیح قول مذکور کے مطابق
---	---

¹ اتحاف السادة المتقين الجيلة العاشرة صفة الروضة المشرفة الخ دار الفكر بيروت ۲۱/۳-۲۲۰

<p>قبور شمشاد کی یہی صورت واقع ہے اور اسی پر جمہور کا اتفاق ہے پھر تصویر کے بعد فرمایا میں نے اس کیفیت کے مطابق صورت وضع قبر اختیار کی ہے اس لئے کہ یہی واقع کے مطابق ہے جب زائران کی طرف منہ کرے الخ (ت)</p>	<p>ثم قال بعد التصوير اخترت وضعها على هذه الكيفية لانها لمطابقة للواقع عند توجه الزائر اليهم¹ الخ</p>
---	--

اگر معاذ اللہ دلائل الخیرات شریف سے نقشہ مقدسہ نکالا جائے تو نہ صرف دلائل بلکہ ان سب کتب احادیث و سیر و غیر ہما کے اوراق چاک کئے جائیں اور ان ائمہ محدثین کے بنائے ہوئے نقشوں کا کیا علاج ہو جو زمانہ تابعین و تبع تابعین سے قرنا فقرنا روایت حدیث میں نقشے بناتے آئے اللہ عزوجل افراط و تفریط کی آفت سے بچائے دلائل الخیرات شریف کو تالیف ہوئے پونے پانسو برس گزرے جب سے یہ کتاب مستطاب شرقا غربا عجماً تمام جہاں کے علماء و اولیاء و صلحاء میں حرز جان و وظیفہ و دین و ایمان ہو رہی ہے، یہ حسن قبول خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم زید و عمر کے مٹائے نہیں مٹ سکتا

ہمہ شیران جہاں بستہ اس سلسلہ اند رو بہ از حیلہ چساں بگسلد اس سلسلہ را

(دنیا کے سارے شیر اسی سلسلے میں بندھے ہوئے ہیں لہذا کسی حیلہ سے لومڑی اس سلسلہ کو کیسے کاٹ سکتی ہے۔ ت)

ہاں اب نئے زمانے فتنہ کے گھرانے میں وہ گمراہ بھی پیدا ہوئے جو عیاذ باللہ دلائل الخیرات کو معدن شرک و بدعات کہتے ہیں مگر ان کے بکنے سے امت مرحومہ کا اتفاق و اطباق نہیں ٹوٹ سکتا

مہ فشان نور و سگ عمو عومند ہر کسے بر خلقت خود می تند

(چاند نور بکھیرتا ہے مگر کتے اسے بھونکتے ہیں، درحقیقت ہر ایک اپنی اپنی تخلیق میں تانا ہوا اور کسا ہوا ہے۔ ت)

کشف الظنون میں ہے:

<p>یعنی کتاب دلائل الخیرات اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں سے ایک آیت ہے کہ مشارق و مغارب میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے اس کے نسخے مختلف ہیں کہ مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس کی روایت بکثرت ہوئی مگر</p>	<p>دلائل الخیرات آية من آيات الله يواظب بقراءته في المشارق والمغارب وللدلائل اختلاف في النسخ لكثرة روايتها عن المؤلف رحمه الله تعالى</p>
---	--

¹ الجوبير المنظم الفصل السابع فيباينبغى للزائر فعله الخ المكتبة القادريه جامع نظاميه لاهور ص ۵۰

معتبر ابو عبد اللہ محمد سہیلی کانسٹنٹ ہے کہ مؤلف قدس سرہ نے وصال شریف سے آٹھ برس پہلے ششم ربیع الاول ۸۶۲ھ کو اس کی تصحیح فرمائی تھی۔	لکن المعتبر نسخة ابی عبد اللہ محمد السہیلی کان المؤلف صححہا قبل وفاتہ بثمان سنین سادس ربیع الاول ۸۶۲ھ ^۱ ملخصاً۔
--	--

(۱۳) علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی قصری مطالع میں فرماتے ہیں:

مؤلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فصل اسماء طیبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد صفت روضہ مبارکہ کی فصل بہ تبعیت و موافقت امام تاج الدین فاکہانی ذکر فرمائی کہ انھوں نے بھی اپنی کتاب فجر منیر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت فائدے ہیں از انجملہ یہ کہ جسے روضہ مبارکہ کی زیارت میسر نہ ہوئی وہ اس نقشہ پاک کی زیارت کرے مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا شوق اس کے دل میں بڑھے۔	عقب المؤلف رحمه الله تعالى ورضي عنه، ترجمة الاسماء بترجمة صفة الروضة المباركة موافقاً وتابعا للشيخ تاج الدين الفاكهاني فإنه عقد في كتاب الفجر المنير باباً في صفة القبور المقدسة ومن فوائد ذلك ان يزور المثال من لم يتمكن من زيارة الروضة ويشاهده مشتاقاً ويلثمه ويزداد فيه حباً وشوقاً ^۲ ۔
---	--

اللهم ارزقنا أمين (اے اللہ! ہمیں بھی یہ نصیب فرما اور ہماری یہ درخواست قبول فرمات) (۱۴) اسی میں ہے:

میں نے بعض علماء مشرق کی تالیف میں دیکھا کہ جو مرید اسم پاک اللہ کا ذکر کرے اسے چاہئے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھ کر اپنے پیش نظر رکھے تو جب اس کتاب کو پڑھنے والا روضہ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگین خصوصاً آب زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔	قد كنت رأيت تأليفاً لبعض المشاركة يقول فيها انه ينبغي لذاك (اسم) الجلالة من المریدين ان يكتبه بالذهب في ورقة ويجعله نصب عينيه فاذا صور قارى هذا الكتاب الروضة صورة حسنة بالوان حسنة و خصوصاً بالذهب فهو من معنى ذلك ^۳ ۔
--	--

^۱ كشف الظنون باب الدال المهلة دلائل الخيرات منشورات مكتبة المثنى بغداد/ ۱۵۹

^۲ مطالع المسرات المكتبة النورية الروضوية فيصل آ باد ص ۱۳۴

^۳ مطالع المسرات المكتبة النورية الروضوية فيصل آ باد ص ۱۳۵

(۱۵) اسی میں ہے:

بعض اولیاء کرام جنھوں نے ذکر و شغل سے تربیت مریدین کی کیفیت ارشاد کی بیان فرماتے ہیں کہ جب ذکر لا الہ الا اللہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کامل کر لے تو چاہئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور اپنے پیش نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت نور کے لباس میں تاکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ اس کے آئینہ دل میں جم جائے اور اس سے وہ الفت پیدا ہو جس کے سبب حضور کے اسرار سے فائدہ لے حضور کے انوار کے پھول پھولنے اور جسے یہ تصور میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار مبارک کے سامنے حاضر ہے اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے تصور میں مزار اقدس کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز سے مشغول ہو جاتا ہے پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا، تو اب روضہ مطہرہ و قبور مطہرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے ان کی زیارت نہ کی اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انھیں پہچان لیں اور ذکر کے وقت ان کا تصور ذہن میں جمائیں۔

وقد ذکر بعض من تکلم علی الاذکار و کیفیت التریبۃ بہا انہ اذا کمل لا الہ الا اللہ بمحمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلیشخص بین عینیہ ذاته الکریمۃ بشریۃ من نور فی ثیاب من نور یعنی لتنطبع صورته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی روحانیتہ و یتألف معها تألفاً یتمکن بہ من الاستفادۃ من اسرارہ والاقتباس من انوارہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فان لم یزرق تشخص صورته فیری کانہ جالس عند قبرہ المبارک یشیر الیہ متی ما ذکرہ فان القلب متی ما شغلہ شیئ امتنع من قبول غیرہ فی الوقت الی آخر کلامہ فیحتاج الی تصویر الروضۃ المشرفۃ والقبور المقدسۃ لیعرف صورتها ویشخصها بین عینیہ من لم یعرف من المصلین علیہ فی هذا الكتاب وبم عامۃ الناس وجہورہم¹۔

(۱۶) اسی میں ہے:

علمائے کرام نے نعل مقدس کے نقشے کو نعل مقدس کا قائم مقام بنایا اور اس کے لئے وہی اکرام و احترام جو اصل کے لئے تھا ثابت ٹھہرایا اور اس

وقد استنبأوا مثال النعل عن النعل وجعلوه له من الاکرام والاحترام ما للمنوب عنہ و ذکر والہ خواصاً و برکات و قد جربت وقال فیہ اشعاراً

¹ مطالع المسرات المكتبة النورية رضویہ فیصل آباد ص ۱۴۴، ۱۴۵

<p>نقشہ مبارک کے لئے خواص و برکات ذکر فرمائے اور بلاشبہ وہ تجربے میں آئے اور اس میں بکثرت اشعار کہے اور اس کی تصویر میں رسالے تصنیف کئے اور اسے سندوں کے ساتھ روایت کیا اور کہنے والے نے کہا:</p> <p>جب اس کی آتش شوق میرے سینے میں بھڑکتی ہے اور اس کا دیدار میسر نہیں ہوتا اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔</p>	<p>كثيرة والفوا في صورته ورووه بالاسانيد وقد قال القائل: اذما الشوق اقلقني اليها ولم اظفر بطلوبني لديها نقشت مثالها في الكف نقشا وقلت لناظري قصر اعليها¹</p>
--	---

(۱۷) علامہ تاج فاکہانی فجر منیر میں فرماتے ہیں:

<p>نقشہ روضہ مبارک کے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضہ اقدس کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کرے اور شوق دل کے ساتھ اسے بوسہ دے کہ یہ مثال اسی اصل کے قائم مقام ہے جیسے نقشہ نعل مقدس منافع و خواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ شاہد عدل ہے ولہذا علمائے دین نے نقشے کا اعزاز و اعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔</p>	<p>من فوائد ذلك ان من لم يمكنه زيارة الروضة فليبرز مثالها وليثمه مشتاقا لانه ناب مناب الاصل كما قد ناب مثال نعله الشريفة مناب عينها في المنافع والخواص شهادة التجربة الصحيحة و لذا جعلوا له من الاكرام والاحترام ما يجعلون للمنوب عنه الخ²</p>
---	---

(۱۸) حضرت مصنف دلائل قدس سرہ العزیز اس کی شرح کبیر میں اسے نقل فرماتے اور علامہ ممدوح کی متابعت ظاہر کرتے ہیں:

<p>چنانچہ مصنف دلائل الخیرات نے فرمایا میں نے علامہ تاج الدین فاکہانی کے اتباع میں اس کا ذکر کیا ہے اس لئے کہ موصوف نے اپنی کتاب الفجر المنیر میں قبور مقدسہ کی صورت وضع</p>	<p>حيث قال انما ذكرتها تابعا للشيخ تاج الدين الفاكحاني فانه عقد في كتابه الفجر المنير بابا في صفة القبور المقدسة و</p>
--	--

¹ مطالع المسرات المكتبة النورية الرضوية فيصل آ باد ص ۱۳۴

² فجر منیر

قال ومن فوائد ذلك الخ۔	میں ایک باب باندھا اور فرمایا ان فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے الخ۔ (ت)
------------------------	--

(۱۹) امام ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن خلف السلمی الشیر با بن الحاج المترلی الاندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقشہ نعل مقدس کے بیان میں مستقل کتاب تالیف فرمائی۔

(۲۰) اسی طرح ان کے تلمیذ شیخ عزیز ابوالیمن ابن عسا کر نے نفیس و جلیل کتاب مسلمی بہ خدمت النعل للقدم للمحمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکبرائے نے مثل کتب حدیث روایتاً و سماعاً و قرآنہً اعتنائے تام کیا۔

(۲۱) امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مواہب لدنیہ و منخ محمدیہ میں فرماتے ہیں:

قد ذکر ابوالیمن ابن عسا کر تمثال نعلہ الکریمۃ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم فی جزء مفرد رویتہ قرائۃ و سماعاً و کذا افردہ بالتالیف ابواسحق ابراہیم بن محمد بن خلف السلمی المشہور بابن الحاج من اہل

المریۃ بالاندلس و کذا غیرہا واللہ در ابی الیمن بن عسا کر حیث قال:

یا منشدا فی رسم ربیع خال	ومناشدًا لدوارس الاطلال	دع ندب آثار و ذکر مآثر
لاحبۃ بانوا وعصر خال	والثم ثری الاثر الکریم فحبذا	ان فزت منه بلثم ذا التمثال
صافح بہا خدا او عفر وجنۃ	فی تربہا وجد او فرط تغال،	یا شبہ نعل المصطفیٰ روحی الفدا
لمحلك الاسی الشریف العال	ہبلت لہرآک العیون وقد نأی	مرمی العیان بغیر ما اہمال،
وتذکرت عهد العقیق فتأثرت	شوقاً عقیق المدمع الهطال	اذکرتنی قد مالہا قدم العلاء
والجود والمعروف والافضال	لوان خدی یحتذی نعلالہا	لبلغت من نیل البنی آمال
اوان اجفانی لوطء نعلہا	ارض سمیت عزابذا الاذلال	اہبالالتقاط ^۲

خلاصہ یہ کہ ابوالیمن ابن عسا کر نے نقشہ نعل اقدس کے باب میں ایک مستقل جز تالیف کیا جسے میں نے استاد پر پڑھ کر اور استاد سے سن کر روایت کیا اور اسی طرح ابن الحاج اندلسی وغیرہما علماء نے اس

^۱ مطالع المسرات المکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۴۴

^۲ اللہو اب الدینہ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۳/۲۶۶ تا ۲۶۸

بارہ میں مستقل تصنیفیں کیں اور اللہ عزوجل کے لئے ہے خوبی ابوالیمن ابن عسا کر کی کیا خوب قصیدہ مدح شبیہ شریف میں لکھا ہے جس میں فرماتے ہیں اے فانی کی یاد کرنے والے ان چیزوں کی یاد چھوڑ اور تبرکات شریفہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاکبوسی کر، زہے نصیب اگر تجھے اس تصویر نعل مبارک کا بوسہ ملے اپنا رخسارہ اس پر رکھ اور اس کی خاک پر اپنا چہرہ مل، اے نعل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر! تیری عزت و شرف بلند پر میری جان قربان تجھے دیکھ کر آنکھیں ایسی بہ نکلیں کہ اب تھمنا بہت دور ہے تجھے دیکھ کر انھیں مدینے کی وادی عقیق میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفتار یاد آگئی لہذا اب اپنے اشک رواں کے سرخ سرخ عقیق نچھاور کر رہے ہیں، اے تصویر نعل مبارک! تو نے مجھے وہ قدم پاک یاد دلادیا جس کے بلندی وجود و احسان و فضل قدیم سے ہیں، اگر میرا رخسارہ تراش کر اس قدم پاک کے لئے کفش بناتے تو دل کی تمنا بر آتی یا میری آنکھ ان کی کفش مبارک کے لئے زمین ہوتی تو اس زمین ہونے سے عزت کا آسمان بن جاتی ع

جزاك الله خيرا يا ابا الیمن

(اے ابوالیمن! اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین صلہ عطا فرمائے۔ ت)

(۲۲) ابوالحکم بن عبدالرحمن الشیر با بن المر حل کہ فضلاء مغار بہ سے ہیں امام بقیۃ الحفاظ ابن حجر عسقلانی نے تبصیر میں ان کا ذکر لکھا و صف نقش مبارک میں ان کا قصیدہ غرا شیخ ابن الحاج نے اپنی کتاب مذکور میں ذکر کیا امام قسطلانی نے اسے ما احسنما کہا یعنی کیا خوب فرمایا، اس کے بعض ابیات کریمہ مواہب میں یہ ہیں نہ

مثال لنعلی من احب هویتہ	فہا انا فی یومی و لیلی لاثمہ
أجر علی راسی و وجہی ادیمہ	والثمہ طوراً و طوراً الازمہ
امثلہ فی رجل اکرم من مشی	فتبصرہ عینی و ما انا حالہ
احرك خدی ثم احسب وقعہ	علی و جنتی خطوا ہنک ید او مہ
و من لی بوقع النعل فی حر و جنتی	لماش علت فوق النجوم بر اجمہ
ساجعلہ فوق الترائب عودۃ	لقلبی لعل القلب یبرد حاجمہ
واربطہ فوق الشوون تمیمۃ	لجفنی لعل الجفن یرقاء ساجمہ
الابابی تمثال نعل محمد	لطاب لحاذیہ و قدس خادمہ
یودھلال الافق لو انہ ہوی	ینرا حصناً فی لثمہ و نزا حصہ

سلام علیہ کما ہبت الصبا

وغنت بأغصان الاراک حنائمہ^۱

اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر نعل پاک کو میں دوست رکھتا اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں اپنے سر اور منہ پر رکھتا اور کبھی چومتا کبھی سینے سے لگاتا ہوں، میں اپنے دھیان میں اسے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدت صدق تصور سے گویا اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ لیتا ہوں اس نقش پاک کو اپنے رخسارے پر رکھ کر جنبش دیتا اور یہ خیال کرتا ہوں کہ گویا وہ اسے پہنے ہوئے میرے رخسارے پر چل رہے ہیں آہ کون ایسی صورت کر دے کہ وہ پائے مبارک جو ستارگان آسمان ہشتم کے سروں پر بلند ہوئے ان کی کفش مبارک چلنے میں میرے رخسارے پر پڑے میں نقشہ نعل پاک کو اپنے سینے پر دل کا تعویذ بنا کر رکھوں گا شاید دل کی آنکھ ٹھنڈی ہو، میں اسے سر پر آنکھوں کا تعویذ بنا کر باندھوں گا شاید بہتی پلکیں رکیں، سن لو تصویر کفش مقدس پر میرا باپ ثار، کیا اچھا ہے اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک ہو جائے، ماہ نور کی تمنا ہے کاش آسمان سے اتر کر اس نقشہ مبارک کے بوسے میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے، اللہ عزوجل کا سلام اترے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک باد صبا چلے اور جب تک درخت اراک کی ڈالیوں پر بکوتر گونجیں، اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ والہ وامتہ ابدآمین (یا اللہ! ان پر درود و سلام اور برکت نازل فرما اور ان کی آل اور امت پر ہمیشہ ہمیشہ اپنی رحمت فرما، یہی میری دعا ہے اسے قبول فرما۔ ت) (۲۳) نیز مواہب لدنیہ میں ہے:

اس مثال مبارک کے فضائل جو ذکر کئے گئے ہیں اور اس کے منافع و برکات جو تجربے میں آئے ان میں سے وہ ہیں جو شیخ صالح صاحب ورع و تقویٰ ابو جعفر احمد بن عبد المجید نے بیان فرمائے کہ میں نے نعل مقدس کی مثال اپنے بعض تلامذہ کو بنا دی تھی ایک روز انھوں نے آکر کہارات میں نے اسے اس مثال مبارک کی عجیب برکت دیکھی میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گئی میں نے مثال مبارک موضع درد پر رکھ کر دعا کی کہ الہی! اس کی برکت سے شفاء دے اللہ عزوجل نے فوراً شفا بخشی۔

من بعض ما ذکر من فضلها وجر ب من نفعها و
برکتها ما ذکرہ ابو جعفر احمد بن عبد المجید وکان
شیخاً صالحاً ورعاً قال حدوت ہذا المثال لبض الطلبة
فجاءنی یوم فقال رأیت البآرحة من برکة هذا النعل
عجبا اصاب زوجی وجمع شدید کادیہلکھا فجعلت
النعل علی موضع الوجع و قلت اللہم ارنی برکة
صاحب هذا النعل فشفأھا اللہ للحنین^۲۔

^۱ المواہب اللدنیہ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۶۹

^۲ المواہب اللدنیہ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۶۹

(۲۴) نیز امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ ابواسحاق ابراہیم بن الحجاج فرماتے ہیں کہ ان کے شیخ الشیخ ابوالقاسم بن محمد فرماتے ہیں:

<p>نقشہ نعل مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے یہ ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک اسے اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبے سے امان پائے، اور وہ نقشہ مبارک ہر شیطان سرکش اور حاسد کے چشم زخم سے اس کی پناہ ہو جائے اور زن حاملہ میں شدت درد زہ میں اگر اسے اپنے داہنے ہاتھ میں لے بعنایت الہی اس کا کام آسان ہو۔</p>	<p>ومما جرب من برکتہ ان من امسکہ عندہ متبرکاً بہ کان لہ اماناً من بغی البغاة وغلبة العداة وحرزاً من کل شیطان مارد وعین کل حاسد وان امسکت المرأة الحامل بیمنہا وقد اشتد علیہا الطلق تیسر امرہا بحول اللہ تعالیٰ وقوتہ^۱۔</p>
--	---

(۲۵) علامہ ابن حجر مقری تلسانی نے اس باب میں دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ایک النخعات العنبریہ فی وصف نعل خیرا لبریۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وجیز و نافع ہے۔ دوسری فتح المتعال فی مدح خیر النعال کہ بسیط و جامع ہے ان کتب مبارک میں عجب عجب فضائل و برکات و دفع بلیات و قضاے حاجات کے جو اس نقشہ مبارک سے مشاہدہ کئے اور سلف صالح و معاصرین صالحین نے دیکھے بکثرت بیان فرمائے ان کا ذکر باعث تطویل ہے جو چاہے فتح المتعال مطالعہ کرے اب ہم بنظر اختصار ان باقی ائمہ و اعلام کے بعض گرامی نام شمار کرنے پر اقتصار کریں جنہوں نے نقشہ مبارک بنوایا، بنا کر اپنے تلامذہ کو عطا فرمایا۔ اس سے تبرک کیا، اس کی مدحیں لکھیں، اس سے فیض و برکت حاصل کرنے، اسے سر آنکھوں پر رکھنے، بوسہ دینے کی ترغیبیں کیں، احادیث کی طرح باہتمام تام اس کی روایتیں فرمائیں، جسے تفصیل دیکھنی ہو فتح المتعال وغیرہ کی طرف رجوع لائے، وباللہ التوفیق۔

(۲۶) امام اجل ابو اویس عبداللہ بن عبداللہ بن اویس ابو الفضل بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی کہ اکابر علماء مدینہ طیبہ و ائمہ محدثین و رجال صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اور تبع تابعین کے طبقہ اعلیٰ سے ہیں، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی پچازاد بھائی کے بیٹے ہیں، ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا: انہوں نے خود اپنے واسطے امام مالک وغیرہ اکابر تابعین و تبع تابعین کے زمانے میں نعل اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بنوا کر اپنے پاس رکھی اور قرناً فقرتاً

^۱ البواب اللدنیہ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المكتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۶۷

- اس مثال کے نقشے ہر طبقے کے علماء لیتے رہے۔
- (۲۷) ان کے صاحبزادے امام مالک کے بھانجے اسمعیل بن ابی اویس کہ امام بخاری و امام مسلم کے استاذ اور رجال صحیحین اور اتباع تبع تابعین کے طبقہ اعلیٰ سے ہیں اور امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے معاصر، ۲۲۶ ہجری میں وفات پائی۔
- (۲۸) ان کے شاگرد ابو یحییٰ بن ابی میسرہ۔
- (۲۹) ان کے تلمیذ ابو محمد ابراہیم بن سہل سبتی۔
- (۳۰) ان کے شاگرد ابو سعید عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ مکی۔
- (۳۱) ان کے تلمیذ محمد بن جعفر تمیمی۔
- (۳۲) ان کے تلمیذ محمد بن الحسین الفارسی۔
- (۳۳) ان کے شاگرد شیخ ابوزکریا عبدالرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری۔
- (۳۴) ان کے تلمیذ شیخ فقیہ ابوالقاسم حلی ابن عبدالسلام بن حسن رمیلی۔
- (۳۵) ان کے شاگرد شیخ عیاض۔
- (۳۶) دوسرے تلمیذ اجل امام اکمل حافظ الحدیث قاضی ابوبکر بن العربی اشبیلی اندلسی۔
- (۳۷) ان دونوں کے شاگرد امام ابن العربی کے صاحبزادے فقیہ ابو زید عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ۔
- (۳۸) ان کے تلمیذ ابن الحجیہ۔
- (۳۹) ان کے شاگرد شیخ ابن البر تونسی۔
- (۴۰) ان کے تلمیذ شیخ ابن فہد مکی۔
- (۴۱) ح امام اجل ابن العربی ممدوح کے دوسرے شاگرد ابوالقاسم خلف بن بشکوال۔
- (۴۲) ان کے تلمیذ ابو جعفر احمد بن علی اوسی جن کے شاگرد ابوالقاسم بن محمد اور ان کے تلمیذ ابواسحاق ابراہیم بن الحاج ان کے شاگرد ابوالیمین ابن عساکر مذکورین ہیں جن کے اقوال طیبہ اوپر مرقوم ہوئے۔
- (۴۳) ح امام اسمعیل بن ابی اویس مدنی ممدوح کے دوسرے تلمیذ ابواسحاق ابراہیم ابن الحسین۔
- (۴۴) ان کے شاگرد محمد بن احمد خزازی اصہبانی۔
- (۴۵) ان کے تلمیذ ابو عثمان سعید بن حسن تستری۔
- (۴۶) ان کے شاگرد ابوبکر محمد بن علی منقری۔
- (۴۷) ان کے تلمیذ ابوطالب عبداللہ بن حسن بن احمد عنبری۔

- (۴۸) ان کے شاگرد ابو محمد عبدالعزیز بن احمد کنانی۔
- (۴۹) ان کے تلمیذ ابو محمد ہبہ اللہ بن احمد بن محمد الکفانی دمشقی۔
- (۵۰) ان کے شاگرد حافظ ابو طاهر احمد بن محمد بن احمد اسکندرانی۔
- (۵۱) ان کے تلمیذ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن تجیبی۔
- (۵۲) ان کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ سبیتی ان کے تلمیذ ابو اسحاق ابراہیم بن الحاج سلمیٰ ممدوح ان کے شاگرد ابن عساکر۔
- (۵۳) ان کے تلمیذ بدر فارقی، یہ تین سلسلے مثل سلاسل حدیث تھے ان کے علاوہ
- (۵۴) امام ابو حفص عمر فاکہانی اسکندرانی۔
- (۵۵) شیخ یوسف تائی ماکلی۔
- (۵۶) فقیہ ابو عبد اللہ بن سلامہ۔
- (۵۷) فقیہ محدث ابو یعقوب۔
- (۵۸) ان کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن رشید فہری۔
- (۵۹) حافظ شہیر ابو الریح بن سالم کلاعی۔
- (۶۰) ان کے تلمیذ حافظ ابو عبد اللہ بن الابر قضاعی۔
- (۶۱) ابو عبد اللہ محمد بن جابر دادی۔
- (۶۲) خطیب ابو عبد اللہ بن مرزوق تلمسانی۔
- (۶۳) ابن عبد الملک مراکش۔
- (۶۴) شیخ ابو الفضال۔
- (۶۵) ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحق انصاری معروف بابن القصاب۔
- (۶۶) شیخ فتح اللہ حلبی بیلونی۔
- (۶۷) قاضی شمس الدین ضعیف اللہ ترابی رشیدی۔
- (۶۸) شیخ عبد المنعم سیوطی۔
- (۶۹) محمد بن فرج سبیتی۔
- (۷۰) شیخ ابن حبیب النبی جن سے علامہ تلمسانی نے نقشہ مقدسہ کی عجیب برکت شفا ہار وایت کی۔
- (۷۱) سید محمد مولیٰ حسینی ماکلی معاصر علامہ ممدوح۔

- (۷۲) سید جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب۔
 (۷۳) علامہ شہاب الدین خفاجی جنھوں نے فتح المتعال کی تعریف کی اور ہو مصنف حسن فرمایا یعنی وہ خوب کتاب ہے۔
 (۷۴) فاضل کاتب چلیپی صاحب کشف الظنون۔
 (۷۵) فاضل علامہ محمد بن عبدالباقی زر قانی شارح مواہب وموظا امام مالک۔
 اب اور پانچ ائمہ کرام کے اسماء طیبہ عالیہ پر اختتام کیجئے جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اور ان کی جلالت شان و عظمت مکان مشہور و معروف بلاد و بقاع:

- (۷۶) امام اجل حافظ الحدیث زین الدین عراقی استاذ امام الشان ابن حجر عسقلانی صاحب الفیہ سیرت وغیرہا۔
 (۷۷) ان کے ابن کریم علامہ عظیم سیدی ابو زرعہ عراقی۔
 (۷۸) امام اجل سراج الفقہ والحادیث والملة والدين بلقینی۔
 (۷۹) امام جلیل محدث نبیل حافظ شمس الدین سخاوی۔
 (۸۰) امام اجل واکرم علامہ عالم خاتم الحفاظ والمحدثین جلال الملة والشرع والدين عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنابہم یوم الدین آمین یارب العالمین۔

بالجملہ مزار اقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تاج تابعین اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن و طبقہ کے علماء و صلحا میں معمول اور رائج ہمیشہ اکابر دین ان سے تہرک کرتے اور ان کی تکریم و تعظیم رکھتے آئے ہیں تو اب انھیں بدعت شنیعہ اور شرک و حرام نہ کہے گا مگر جاہل بیباک یا گمراہ بد دین مریض القلب ناپاک والعیاذ باللہ من مہاوی الہلاک (اللہ تعالیٰ کی پناہ ہلاکت و بربادی کے ٹھکانوں سے۔ ت) آج کل کے کسی نوآموز قاصر ناقص فاتر کی بات ان اکابر ائمہ دین و اعظم علماء معتمدین کے ارشادات عالیہ کے حضور کسی ذی عقل دیندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے، عاقل منصف کے لئے اسی قدر کافی ہے واللہ الہادی و ولی الایادی بہ ثققتی و علیہ اعتمادی (اللہ تعالیٰ ہی راہ ہدایت دکھانے والا ہے اور جملہ احسانات و انعامات کا مالک و والی ہے پس اسی پر بھروسہ و اعتماد ہے۔ ت) الحمد للہ کہ یہ مجمل جواب موضع صواب او اثر ذی الحجہ مبارک ۱۳۱۵ھ کے چند جلسوں میں تمام اور بلحاظ تاریخ شفاء عہ الوالہ فی صور الحبيب و مزارہ و نعالہ (۱۳۱۵ھ) (حیرت زدہ عاشق) کی شفا (صحت یابی) صور حبیب ان کے مزار اور ان کے جو تلوں کے دیدار میں ہے۔ ت) نام ہو، الحمد للہ رب العالمین و صلی

اللہ تعالیٰ علی

عہ: ہمزہ بے مرکز ملحوظ العدد دست ۱۲۔

سیدنا و مولانا محمد والہ و صحبہ اجمعین اٰمین، واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔
 (سب خوبیان خدا کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار (مرئی) ہے اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم پر اور ان کی آل پر اور ساتھیوں پر رحمت نازل فرمائے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ اور اس جلیل القدر ذات کا علم بہت کامل و اکمل اور نہایت درجہ پختہ و محکم ہے۔ ت)

اس تحریر کے چند ماہ بعد آج کل کے بعض ہندی عہدہ صاحبوں نے اس کے مخالف تحریریں پیش کیں جن میں کسی امام معتمد یا عالم مستند سے اس کے خلاف پر اصلا سند نہ دی گئی، ہم ابھی گزارش کر چکے ہیں کہ ارشادات ائمہ دین و علماء معتمدین کے مقابلہ میں وہ ان کے بے سند اقوال کیا قابل استدلال، قرون ثلاثہ میں باوصف تحقیق ضرورت اس کی طرف قولاً و فعلاً اصلاً توجہ نہ پائے جانے کا جواب بھی واضح ہو چکا کہ زمانہ تابعین و تبع تابعین سے متواتر ہے، اور ضرورت شرعیہ بمعنی افتراض و وجوب نہ ہونا، تو بدیہی یوہیں بایں معنی کہ کوئی امر مامور بہ فی الشرع عیناً اس پر موقوف ہو واضح المنع نہ سہی مسلم کہ مقتضی عین موجود مذکور حاصل موانع مقصود جس سے باوصف تحقیق خطوط بالبال و خصوص احتیاج بالقصد امتناع پر اطباق و اجماع مفہوم ہو اور جہاں ایسا نہیں وہاں عدم وقوع ہر گز مفید کف قصدی نہیں کہ وہی مقدور ہے اور اس میں اتباع و قد حققنا ہذا المباحث فی کتابنا المبارک ان شاء اللہ تعالیٰ البارقة المشارقة علی مارقة المشارقة (ان مباحث کی تحقیق ہم نے اپنی بارکت کتاب میں کر دی ہے کتاب کا نام ہے البارقة المشارقة علی مارقة المشارقة (چمکدار تیز تلواریں دین سے نکلنے والے مشرقی خوارج پر)۔ ت) اس قضیہ کو اگر یوہیں مرسل رکھیں تو صد ہا مسائل شرعیہ خود صاحب تحریر مذکور کے تحریرات کثیرہ اس کے ناقض و مناقض موجود ہیں جن میں بعض ہمارے رسالہ سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاة العید (عید مبارک کی خوشیاں نماز عید کے بعد دعا کے جواز میں۔ ت) بحوالہ جلد و صفحہ مذکور ہوئیں، رہا یہ کہ نقشہ کعبہ معظمہ و روضہ منورہ کو ان کا عین یا تمام احکام میں مساوی سمجھنا کہ نقشہ کعبہ کے طواف سے حج ادا ہو جائے اور حج کے بعد نقشہ روضہ کے پاس حاضر زیارت مقدسہ کی حاضری سے مغنی ہو جائے یہ کسی جاہل کا بھی زعم نہیں، ایسے اوہام باطلہ البتہ مشرکین و روافض کو پیدا ہوتے ہیں، رسالہ اسلمی میں قطع نظر اس سے کہ وہ کیا اور کیسا رسالہ

عہ: یعنی فتویٰ عبدالرحمن لکھنوی ۱۲۔

اور کہاں تک محل استناد میں پیش ہونے کی لیاقت رکھتا ہے اسی وہم پر اعتراض ہے وہ اس طریقہ انیقہ پر جو ائمہ کرام و علمائے اعلام میں معمول و مقبول رہا اصلاً وارد نہیں، وبالله التوفیق واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے توفیق حاصل ہے اور اللہ پاک اور برتر سب سے بڑا عالم ہے۔ ت)

(رسالہ شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ ختم شد)



تصوف و طریقت و بیعت و سجادہ نشینی وغیرہ

تصور شیخ، مراقبہ، پیری مریدی کے آداب نیز سچے اور جھوٹے پیر کا بیان

۱۷ شعبان ۱۳۱۱ھ

از شہر کہنہ

مسئلہ ۱۷۶:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ستار بجاتا ہے وصف اس میں یہ ہیں حافظ قرآن ہے۔ خاندان چشتیہ میں بیعت ہے۔ بے دینوں سے نفرت رکھتا ہے، خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے مکان پر سب خورد و کلاں نمازی ہیں یعنی بالغ اور نابالغ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ وصف دیا ہے اور حکم خدا اور رسول سے اس کو کسی وقت میں انکار نہیں اگرچہ اس کا ظاہر نقصان ہو، جب کوئی اس کو ستار بجانے سے منع کرتا ہے تو جواب منع کرنے والے کو یوں دیتا ہے کہ بیشک میں خطاوار خدا تعالیٰ کا بلکہ از حد گنہگار ہوں کہ فی زمانہ مسلمانوں میں کوئی خطاوار مجھ سے بڑھ کر نہ ہوگا مگر ستار میں نے خدا تعالیٰ کے ذکر یاد کرنے کے واسطے سیکھا ہے وہ یاد کرنا یہ ہے کہ اکثر جانوروں کی بولیاں اس سے سمجھ میں آتی ہیں جو شخص عاقل اور ذی فہم ہیں اس وقت خوب جان لیتے ہیں اس بات کو کہ ادنیٰ درجہ کی اشیاء خدا کے ذکر میں مشغول ہوں اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر خدا کی یاد سے غافل ہوں پھر بہت سافسوس کر کے خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاتے ہیں اس کو علم معرفت کہتے ہیں اور درجے چار^۱ ہیں: اشریعت، طریقت، معرفت، حقیقت، علمائے دین سے ہر ایک کے معنی دریافت کر لو یعنی شریعت کے معنی لغت میں کیا ہے۔ اور اصطلاح میں کیا۔ اسی طرح پر طریقت، معرفت

حقیقت کے معنی بتا کر حکم فرمائیں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ سے محبت کا سلسلہ پیدا کرنا چاروں طریقوں میں منع ہے ان شاء اللہ تعالیٰ فوراً چھوڑ دوں گا، بینواتوجروا (بیان فرماتا کہ اجر و ثواب پاؤرت)

الجواب:

شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت میں باہم اصلاً کوئی مخالف نہیں اس کامدعی اگر بے سمجھے کہے تو نرا جاہل ہے اور سمجھ کر کہے تو گمراہ بددین، شریعت حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال ہیں، اور طریقت حضور کے افعال، اور حقیقت حضور کے احوال، اور معرفت حضور کے علوم بے مثال، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ الی مالایزال (ان پر) یعنی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر) ان کی آل پر اور اصحابہ کرام پر اللہ تعالیٰ رحمت برسائے جب تک مولیٰ تعالیٰ فرمائے۔



رسالہ

نَقَاءُ السَّلَافَةِ فِي أَحْكَامِ الْبَيْعَةِ وَالْخِلَافَةِ

(بیعت و خلافت کے احکام میں خوبصورت نچوڑ)

مسئلہ ۱۷۷: ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۸ھ

زید کہتا ہے کہ میں مسلمان اور مسلمان کے یہاں پیدا ہوا، روز پیدائش سے طریقہ اسلام پر اہلسنت و جماعت کا پیرو، غیر طریقے کی بے جا بات جو خلاف سنت ہے حجت کو تیار، اور جو باتیں پیر بتاتا ہے وہ قرآن و حدیث سے بتاتا ہے وہ باتیں مجھ کو معلوم ہیں۔ پہلے سے عمل کرتا ہوں اور نہیں بھی، پھر روز قیامت کو گروہ امتیان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اٹھیں گے پھر کیا ضرورت ہے بیعت کرنے کی اور سلسلے میں آنے کی؟ ایک فقرہ جواب اس خیال جاہلانہ کا لکھ دیجئے تاکہ وسوسہ شیطانی دل سے دور ہو جائے آئندہ توبہ و استغفار کریں، بینوا توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤ۔ت)

الجواب:

قرآن و حدیث میں شریعت، طریقت، حقیقت سب کچھ ہے اور ان میں سب سے زیادہ ظاہر و آسان مسائل شریعت ہیں ان کی تویہ حالت ہے کہ اگر ائمہ مجتہدین انکی شرح نہ فرماتے تو علماء نہ سمجھتے اور علماء کرام اقوال ائمہ مجتہدین کی تشریح و توضیح نہ کرتے تو ہم لوگ ارشادات ائمہ کے سمجھنے سے بھی عاجز

رہتے اور اب اگر اہل علم عوام کے سامنے مطالب کتب کی تفصیل اور صورت خاصہ پر حکم کی تطبیق نہ کریں، تو عام لوگ ہر گز ہر گز کتابوں سے احکام نکال لینے پر قادر نہیں، ہزار جگہ غلطی کریں گے اور کچھ کا کچھ سمجھیں گے اس لئے یہ سلسلہ مقرر ہے کہ عوام آج کل کے اہل علم و دین کا دامن تھا میں اور وہ تصانیف علمائے ماہرین کا اور وہ مشائخ فتویٰ کا اور وہ ائمہ ہدیٰ کا اور وہ قرآن و حدیث کا، جس شخص نے اس سلسلے کو توڑا وہ اندھا ہے۔ جس نے دامن ہادی ہاتھ سے چھوڑا عنقریب کسی عمیق، (گہرے) کنوئیں میں گرا جاتا ہے۔ امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

اگر بالفرض اہل زمانہ تجاوز کر جائیں اپنے اوپر والوں سے طرف اس زمانہ کے کہ وہ ان سے پہلے ہو تو ان کا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنا منقطع ہو جائے گا، اور وہ مشکل کو واضح کرنے اور مجمل کی تفصیل کی راہ نہ پائیں، غور کر اے بھائی، اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کے اجمال کی اپنی شریعت سے تفصیل نہ فرماتے تو قرآن اپنے اجمال پر باقی رہتا جیسا کہ تحقیق اگر ائمہ مجتہدین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے اجمال کی تفصیل نہ کرتے تو سنت اپنے اجمال پر باقی رہتی اور ایسے ہی ہمارے اس زمانہ تک الخ (ت)

لو قد ان اهل دور تعدوا من فوقهم الى الدور الذي قبله لا انقطعت وصلتهم بالشارع ولم يهتدوا لا يوضح مشكل ولا تفصيل مجمل وتأمل يا اخي لولا ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فصل بشريعتنه ما اجمل في القرآن لبقى على اجماله كما ان الائمة المجتهدين لو لم يفصلوا ما اجمل في السنة ابقيت السنة على اجمالها وهكذا الى عصرنا هذا¹ الخ۔

اسی میں ہے:

جیسا کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سنت کے ساتھ قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل کی ہے، اور ایسے ائمہ مجتہدین نے ہمارے لئے احادیث شریعت کے اجمال کا بیان فرمایا ہے اور بالفرض ان کا بیان نہ ہوتا تو شریعت اپنے اجمال پر باقی

كما ان اشارة بين لنا بسنته ما اجمل في القرآن و كذلك الائمة المجتهدين بينوا لنا ما اجمل في احاديث الشريعة ولو لا بيانهم لنا ذلك لبقيت الشريعة على اجمالها

¹ الميزان الكبرى فصل ومبايدلك على صحة ارتباط جميع اقوال علماء الشريعة الخ مصطفى الباني مصر 11/ 37

<p>رہتی، اور یہی بات ہر اہل دور کی نسبت اپنے پہلے دور والوں کی ہے قیامت تک، اس لئے کہ اجمال علماء امت کے کلام میں قیامت تک جاری رہتا، اگر ایسا نہ ہوتا تو کتائب کی شرحیں اور شرحوں پر حواشی نہ لکھے جاتے۔ جیسا کہ گزر چکا۔ (ت)</p>	<p>وہكذا القول في اهل كل دور بالنسبة للدور الذين قبلهم الى يوم القيامة فان الاجمال لم يزل ساريا في كلام علماء الامة الى يوم القيامة ولو لا ذلك ما شرحت الكتب ولا عمل على الشروح حواش كما مر¹۔</p>
--	--

غیر مقلدین اس سلسلے کو توڑ کر گمراہ ہوئے اور نہ جانا کہ: ع

ہمہ شیران جہاں بستہ این سلسلہ اند روبہ از حیلہ چساں بگسلد این سلسلہ را

(دنیا کے تمام شیر اس سلسلہ میں بندھے ہوئے ہیں لوطی اپنے حیلہ سے اس سلسلہ کو کیسے کمزور بنا سکتی ہے۔ ت)

جب احکام شریعت میں یہ حال ہے تو صاف روشن کہ دقائق سلوک اور حقائق معرفت بے مرشد کامل خود بخود قرآن و حدیث سے نکال لینا کس قدر محال ہے۔ یہ راہ سخت باریک اور بے شمع مرشد نہایت تاریک ہے، بڑے بڑوں کو شیطان لعین نے اس راہ میں ایسا مارا کہ تحت اثری تک پہنچا دیا، تیری کیا حقیقت کہ بے رہبر کامل اس میں چلے اور سلامت نکل جانے کا ادا کرے، ائمہ کرام فرماتے ہیں: آدمی اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم زاہد کامل ہو اس پر واجب ہے کہ ولی عارف کو اپنا مرشد بنائے بغیر اس کے ہر گز چارہ نہیں، میزان الشریعت میں ارشاد فرمایا:

<p>پس معلوم ہو اس تمام سے جو کہ ہم نے ثابت کیا ہے شیخ کے پکڑنے کا وجوب ہر عالم کے لئے جو طلب کرے عین شریعت الکبریٰ کے مشاہدہ تک پہنچنے کو اگرچہ اس کے تمام ہم عصر اس کے علم و عمل اوزہد و ورع پر جمع ہو جائیں، اور اس کو قطبیت کبریٰ کا لقب دیں اس لئے کہ اس قوم (یعنی صوفیہ) کے طریق کی کچھ شرطیں ہیں جن کو کہ سوائے ان کے محققین کے</p>	<p>فعلم من جميع ما قررناه ووجوب اتخاذ الشيخ لكل عالم طلب الوصول الى شهود عين الشريعة الكبرى و لو اجمع جميع اقرانه على علمه وعمله وزهده وورعه و لقبوه بالقطبية الكبرى فان لطريق القوم شروطا لا يعرفها الا المحققون منهم دون</p>
---	--

¹ الميزان الكبرى فصل في بيان استحاله خروج شيوخ الخ مصطفى الباني مصر ۱۱/ ۲۶

<p>کوئی نہیں پہچان سکتا نہ کہ وہ لوگ جو صرف اپنے دعاوی اور اوہام کے ساتھ ان میں داخل ہوتے ہیں اور بسا اوقات جن کو انھوں نے قطب ہونے کا لقب دیا ہے وہ اس لائق نہیں ہے کہ کسی حقیقی قطب کا مرید ہو۔ (ت)</p>	<p>الدخيل فيهم بالدعاوى والاوهام وربما كان من لقبوه بالقطبية لا يصلح ان يكون مريدا لقطب الخ</p>
---	---

یہ اس لئے جو اس راہ کا چلنا چاہے اور ہمت پست کوتاہ دست لوگ اگر سلوک نہ بھی چاہیں تو انھیں تو اسل کے لئے شیخ کی حاجت ہے یوں اللہ عزوجل اپنے بندوں کو بس تھا۔ قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

<p>کیا خدا اپنے بندوں کو کافی نہیں۔</p>	<p>«أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ»²</p>
---	--

مگر قرآن عظیم نے حکم فرمایا:

<p>اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔</p>	<p>«وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ»³</p>
----------------------------------	--

اللہ کی طرف وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وسیلہ مشائخ کرام، سلسلہ بہ سلسلہ جس طرح اللہ عزوجل تک بے وسیلہ رسائی محال قطعاً ہے یونہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی بے وسیلہ دشوار عادی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب شفاعت ہیں اللہ عزوجل کے حضور وہ شفع ہونگے اور ان کے حضور علماء و اولیاء اپنے متوسلوں کی شفاعت کریں گے، مشائخ کرام دنیا و دین و نزع و قبر و حشر سب حالتوں میں اپنے مریدین کی امداد فرماتے ہیں، میزان الشریعہ میں ارشاد فرمایا:

<p>تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے کتاب الاجوبہ عن ائمة الفقهاء و الصوفیہ میں کہ فقہاء اور صوفیہ سب کے سب اپنے تبعین کی شفاعت کریں گے اور وہ اپنے تبعین اور مریدین کے نزع کی حالت میں روح کے نکلنے اور منکر نکیر کے سوالات</p>	<p>قد ذكرنا في كتاب الاجوبة عن ائمة الفقهاء و الصوفية ان ائمة الفقهاء و الصوفية كلهم يشفعون في مقلديهم و يلاحظون احدهم عند طلوع روحه و عند سوال منكر و نكير له و عند</p>
---	--

¹ الميزان الكبرى فصل ان القائل كيف الوصول الخ مصطفى البابی مصر ۱۱/ ۲۲

² القرآن الكريم ۳۹/ ۳۶

³ القرآن الكريم ۵/ ۳۵

<p>نشر وحشر اور حساب اور میزان عدل پر اعمال تلنے اور پر صراط گزرنے کے وقت ملاحظہ فرماتے ہیں اور تمام موافق میں سے کسی ٹھہرنے کی جگہ سے غافل نہیں ہوتے الخ (ت)</p>	<p>النشر والحشر والحساب والميزان والصراط ولا يغفلون عنهم في موقف من المواقف¹ الخ۔</p>
---	--

اس محتاج و بے دست و پا سے بڑھ کر کون احمق اپنی عافیت کا دشمن کون جو اپنی سختیوں کے وقت اپنے مددگار نہ بنائے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>اللہ کے بکثرت نیک بندوں سے رشتہ و علاقہ محبت پیدا کرو کہ قیمت میں ہر مسلمان کامل کو شفاعت دی جائے گی کہ اپنے علاقہ والوں کی سفارش کرے، (اس کو ابن النجار نے اپنی تاریخ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)</p>	<p>استكثر وامن الاخوان فان لكل مؤمن شفاعة يوم القيمة رواه ابن النجار² في تاريخه عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔</p>
--	--

اور بالفرض معاذ اللہ اور کچھ نہ ہوتا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اتصال سلسلہ کی برکت کیا تھوڑی تھی جس کے لئے علماء کرام آج تک حدیث کی سندیں لیتے ہیں یہاں کہ رتن ہندی وغیرہ کی اسانید سے طلب برکت کرتے ہیں۔ امام ابن حجر عسقلانی اصحابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

<p>کوچ کرنے والے محدث جمال الدین محمد بن احمد بن اقصیری مدینہ منورہ میں رہائش پذیر سے خبر دیا گیا، میں اپنی فوائد رحلت میں بیان کیا ہم سے ابو الفضل اور ابو القاسم ابن عبد اللہ بن ابراہیم بن عتیق اللواتی المعروف بہ بن خباز ممدوی کہ انھوں نے اپنی سند سے حدیث ذکر کی حضرت خواجہ رتن سے فرمایا اور ذکر کیا کہ خواجہ رتن بن عبد اللہ نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم</p>	<p>انتقيت عن المحدث للرحال جمال الدين محمد بن احمد بن امين الاقشهرى نزيل المدينة النبوية في فوائد رحلته اخبرنا ابو الفضل وابو القاسم بن ابي عبد الله بن علي بن ابراهيم بن عتيق اللواتي المعروف بابن الخباز المهدوي (فذكر بسندة حديثاً عن خواجه رتن) قال وذكر خواجه رتن بن عبد الله انه شهد</p>
---	--

¹ الميزان الكبرى فصل في بيان جملة من الامثلة المحسوسة مصطفى البابی مصر ۱۱/ ۵۳

² كنز العمال بحواله ابن نجار عن انس حدیث ۲۴۶۴۲ مؤسسة الرساله بیروت ۹/ ۴

<p>کی معیت میں غزوہ خندق میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس حدیث کو سنا اور ہندوستان کے شہروں میں واپس آئے اور وہاں فوت ہوئے اور سات سو سال زندہ رہے اور ۵۹۶ھ میں وفات پائی، اور اکتسری نے فرمایا اس سند سے برکت حاصل کی جاتی ہے اگرچہ اس کی صحت کا وثوق (اعتماد) نہیں ہے۔ (ت)</p>	<p>مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الخندق وسبع منه هذا الحديث ورجع الى بلاد الهند ومات بها وعاش سبع مائة سنة ومات لسنة ست وتسعين وخمسائة وقال الاقشهرى وبذا السنن يتبرك به وان لم يوثق بصحته¹۔</p>
--	---

تو سلاسل و اسانید اولیائے کرام کا کیا کہنا خصوصاً سلسلہ عالیہ علیہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم قطب عالم صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جہہ الکریم و ابائہ الکرام و علیہ وسلم جو ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان"²

اور فرماتے ہیں: "اگر میرے مرید کا پاؤں پھسلے گا میں ہاتھ پکڑ لوں گا"³

اسی لئے حضور کو پیر دستگیر (ہاتھ پکڑنے والے) کہتے ہیں اور فرماتے ہیں:

"اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اس کا پردہ کھلے میں ڈھانک دوں گا"⁴

اور فرماتے ہیں: مجھے ایک دفتر دیا گیا حد نگاہ تک کہ اس میں میرے مریدوں کے نام تھے قیامت تک اور مجھ سے فرمایا گیا وہبتھم لك⁵ یہ سب ہم نے تمہیں دے ڈالے"

<p>اس ارشاد کو معتمد ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے</p>	<p>رواہا عنہ الائمة الثقات رضی اللہ تعالیٰ</p>
---	--

¹ الاصابة في تمييز الصحابة ترجمہ انس بن عبد اللہ ۵۹۷ ۲ دار صادر بیروت ۱/ ۵۳

² بهجة الاسرار ذكر فضل اصحابه وبشراهم مصطفى البابی مصر ص ۱۰۰

³ بهجة الاسرار ذكر فضل اصحابه وبشراهم مصطفى البابی مصر ص ۱۰۲

⁴ بهجة الاسرار ذكر فضل اصحابه وبشراهم مصطفى البابی مصر ص ۹۹

⁵ بهجة الاسرار ذكر فضل اصحابه وبشراهم مصطفى البابی مصر ص ۱۰۰

عنہم ، و عنابہم ، آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

آپ سے روایت کیا ہے۔ آمین! واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷۸: مرسلہ حضور پر نور مولانا حضرت سیدنا شاہ ابوالحسن احمد نوری میاں صاحب مارہری دامت برکاتہم ۱۳۹۸ھ
یہ سوال چند امور متعلقہ خلافت و سجادہ نشینی حضرات اولیائے کرام سے استفسار تھا جس کے مقاصد تقریر و جواب سے واضح ہیں۔

الجواب:

الحمد لله والصلوة والسلام على حبيبه المصطفى واله الكرام السادات الشرفا وصحابة العظام والاولياء العرفاء وعلينا
معهم دائما ابدا۔

اما بعد، خلافت حضرات اولیائے کرام نفعنا الله ببركاتهم في الدنيا والاخرة (نفع دے ہم کو اللہ تعالیٰ ان کی برکات
سے دنیا اور آخرت میں) دو طرح ہے: عامہ اور خاصہ۔

عامہ یہ کہ مرشد مرہبی (تربیت دینے والا) اپنے مریدین اقارب اور اجانب سے جس کو صالح ارشاد و لائق تربیت سمجھے اپنا
خلیفہ و نائب کرے اور اسے اخذ بیعت و تلقین اذکار و اشغال و اوراد و اعمال و تربیت طالبین و ہدایت مسترشدین کے لئے مثال
خلافت کرامت فرمائے، یہ معنی صرف منصب دینی ہے اور اس میں تعدد خلفاء بیحد و انتہا جائز و واقع حضور سید العالمین مرشد
الکل محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب صحابہ کرام بایں معنی حضور کے خلفاء تھے اور اسی خلافت کو وراثت انبیاء سے
تعبیر کیا گیا ہے اور بایں معنی علمائے دین و مشائخ کالمیلین اہل شریعت و طریقت تا بقیام قیامت سب حضرت رسالت علیہ افضل
الصلوة و التحیۃ کے نواب خلفاء ہیں اور یہ خلافت حیات مستحلف (جس کا خلیفہ ہو) اسے مجتمع ہوتی ہے کہا لایخفی (جیسا کہ
پوشیدہ نہیں۔ ت)

اور خاصہ یہ ہے کہ اس مرشد مرہبی کے بعد وصال یہ شخص اس کی مسند خاص پر جس پر اس کی زندگی میں سوا اس کے دوسرا نہ بیٹھ
سکتا جلوس کرے اور تمام نظم و نسق و رفق و فتن و جمع و تقسیم و عزل و نصب خدام و تقدیم و تاخیر مصالح و تولیت اوقاف درگاہی و
قوامت مصارف خانقاہی میں اس کی جگہ قائم ہو، یہ معنی بھی ہر چند باطن ان کا دین ہے مگر روئے بظاہر بسوئے دنیا رکھتے ہیں۔

کہا قال سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

جیسے حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

<p>حضرت سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خلافت کے بارے میں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا تو بس ہم اس کو اپنی دنیا کے لئے کیوں پسند نہ کریں۔ (ت)</p>	<p>فی خلافة سیدنا الصديق رضى الله تعالى عنه رضيه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لديننا افلا نرضاها لدينانا¹۔</p>
--	---

یہ خلافت خلافت و امامت کبریٰ سے بہت مشابہ و لہذا حیات مستخلف سے مجتمع نہیں ہوتی اسی کو سجادہ نشینی کہتے ہیں یہاں مرجع اول مستخلف ہے کہ جس شخص کو وہ ولیعہد کرے یا اس کے لئے قریب وصال و وصیت کر جائے بشرطیکہ وہ وصیت شرعاً معتبر اور وصی مذکور اہل ولاق اور متعلق درگاہ کچھ اوقاف ہوں تو ان کی تولیت کی بھی صلاحیت رکھتا ہو وہی سجادہ نشین قرار پائے گا اور باوجود اس کے نص مقبول و معتبر شرعی کے کام کو نا تمام جان کر بحث ارباب شوریٰ و اہل حل و عقد کے سامنے پیش نہ کریں گے

کما فی الامامة الکبریٰ والخلافة العظمیٰ (جیسا کہ امامت کبریٰ اور بڑی خلافت ہے) اور مجرد تقریر و عدم انکار نص صریح کے مقابل خصوصاً جبکہ نص متاخر ہو ہر گز رنگ قبول نہیں پاسکتی مثلاً اگر کوئی شخص اس مرشد مرہبی کے حضور کہے کہ بعد حضور زید سجادہ نشین ہے یا کسی شخص کی تحریر، اس مضمون پر مشتمل اس مرشد مرہبی کے سامنے پڑھی جائے اور وہ اس قول یا تحریر کو سن کر سکوت فرمائے بعدہ وصیت سجادہ نشینی بنام عمر و یا با شتر اک زید و عمر و کرے تو یہ وصیت ہی معتبر ہوگی اور وہ سکوت پایہ اعتبار سے ساقط رہا۔

<p>اور دلیل اس پر دو قانون فقہ کے ہیں پہلا خاموش کی طرف کوئی قول منسوب نہیں ہوتا، دوسرا تحقیق صریح دلالت پر راجح ہوتا ہے۔ (ت)</p>	<p>والدلیل علی ذلک قاعدتان من الفقه الاولی لا ینسب الی ساکت قول² والاخری ان الصریح یغوق الدلائل³۔</p>
---	---

اور اگر نص صریح دو پائے جائیں ایک میں تصریح و وصیت زید کے لئے ہو اور دوسرے میں عمر و خواہ دونوں کے لئے، اور ان میں ایک کی تاریخ دوسرے سے متاخر ہو، تاہم دونوں نص معمول بہ (عمل کیا جائے گا) رہیں گے اور زید و عمر و دونوں وصی قرار پائیں گے، ہاں اگر نص متاخر میں نص اول سے

¹ الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر بیعة ابی بکر دار صادر بیروت ۱۸۳ / ۳

² الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الثانیة عشر ادارة القرآن کراچی ۱۸۲

³ رد المحتار کتاب النکاح باب المهر دار احیاء التراث العربی بیروت ۲ / ۳۵۷

رجوع اور وصی پیشین کو معزول کیا ہے تو بیشک متاخر متقدم کا ناسخ ہو جائے گا۔

<p>اور یہ جیسا کہ ردالمحتار میں ادب الاوصیاء سے وہ تاتار خانہ سے کسی نے کسی مرد کو اپنا وصی (نائب) بنایا اور کچھ زمانہ ٹھہرا تو دوسرے مرد کو وصی (نائب) بنا دیا تو وہ دونوں اس کے تمام وصایا میں نائب ہوں گے، برابر ہے کہ پہلے شخص کو نائب بنانا ایسے یا دہو یا بھول گیا ہو کیونکہ وصی (نائب) ہمارے مذہب میں جب تک وصیت کرنے والا معزول نہ کرے معزول نہیں ہوتا حتیٰ کہ دونوں وصیتوں کے درمیان مدت ایک برس یا زیادہ ہو پھر بھی پہلا وصی (نائب) ہونے سے معزول نہ ہوگا۔ (ت)</p>	<p>وهذا كما في رد المحتار عن ادب الاوصياء عن التتار خانبة اوصى الى رجل ومكث زمانا فاوصى الى اخر فهما وصيان في كل وصاياهما سواء تذكر ايصاءه الى الاول او نسي لان الوصى عندنا لا ينعزل ما لم يعزل الوصى حتى لو كان بين وصيته مدة سنة او اكثر لا ينعزل الاول عن الوصاية¹</p>
--	--

اور اگر اس کا نص نہیں تو اس درگاہ و خانقاہ میں جو دستور قدیم سے چلا آیا ہے اس پر کاربندی ہوگی یا اہل حل و عقد جس پر اتفاق کریں مگر ان دونوں صورتوں میں یہ ضرور ہے کہ شخص مذکور اس مرشد مرئی سے خلافت عامہ بطور مقبول رکھتا ہو ورنہ بسبب تعامل یا ہمارے بلاد میں بوجہ عدم قضاة اتفاق ناس سے تولیت اوقاف اگرچہ صحیح ہو جائے مگر سجادہ نشینی ہر گز درست نہ ہوگی کہ وہ خلافت خاصہ ہے اور کوئی خاص بے عام کے متحقق نہیں ہو سکتا اور خلافت عامہ بے اجازت صحیحہ زہار حاصل نہیں ہوتی، حضرت اسد العارفین سیدنا و مولانا حضرت سید شاہ حمزہ علی مارہری قدس اللہ تعالیٰ سرہ الزکی اپنی بیاض شریف میں ارشاد فرماتے ہیں:

<p>معلوم ہو کہ مشائخ کی خلافت کہ اس ولایت ہند و پاک میں مروج ہے سات قسموں پر ہے۔ بعض مقبول ہیں اور بعض مجہول، پہلی قسم اصالت ہے۔ اور دوسری اجازت، تیسری اجماعاً، چوتھی وراثت، پانچویں حکم، چھٹی تکلیف، ساتویں اولیاء، اصالت یہ کوئی بزرگ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی</p>	<p>معلوم باد کہ خلافت مشائخ کہ دریں ولایت مروج ست ہفت نوع ست، بعضے ازاں مقبول بعضے ازاں مجہول، اول اصالت دوم اجازت، سوم اجماعاً، چہارم وراثت، پنجم حکم، ششم تکلیف، ہفتم اولیاء، اما اصالت آنکہ بزرگے بامر الہی شخصے را خلیفہ</p>
--	--

¹ ردالمحتار کتاب الوقف فصل یراعی شرط الواقف فی اجازتہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۳/۲۰

خود گیر دو جانشین خود گرداند۔

شخص کو اپنا خلیفہ اور جانشین بنالے۔

اقول: وذلک كما فی الحدیث عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما قدمت ابابکر وعمر ولكن اللہ قدمهما¹ وعنه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سألت اللہ ثلاثا ان یقدمک یا علی فابی علی الاتقدیم ابی بکر² وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا بی اللہ والمؤمنون الا ابی بکر³ الی غیر ذلک من الاحادیث، رجعنا الی کلام سیدنا حمزہ قدس سرہ العزیز واجازة آنکہ شیخے مریدے راخواہ وارث خواہ بیگانہ قابل کار دیدہ برضا و رغبت خود خلیفہ کرد۔

اقول: کاستخلاف امیر المؤمنین حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ واجماعا آنکہ شیخے ازیں عالم نقل کردکے را خلیفہ گرفت قوم و قبیلہ وارثے یا مریدے را خلافت

اقول: (میں کہتا ہوں) یہ اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مقدم کیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ میں نے اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ سوال کیا کہ وہ آپ کو مقدم کرے لیکن اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا دوسرے کو مقدم کرنے سے انکار فرمایا ہے اور فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا اور کو امام بنائے جانے پر اللہ تعالیٰ اور مومن انکار کریں گے ان کے علاوہ دیگر احادیث مبارک میں بھی یوں ہی آیا ہے۔ ہم سیدنا حمزہ قدس سرہ کے کلام کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اجازت یہ کہ کوئی شیخ کسی مرید کو خواہ وہ وارث ہو یا بیگانہ کام کے لائق دیکھ کر اپنی رضا و رغبت سے اپنا خلیفہ کرے۔

اقول: (میں کہتا ہوں) جس طرح

¹کنز العمال ابن النجار عن انس حدیث ۳۲۷۰۶ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۱/ ۵۷۲

²کنز العمال حدیث ۳۲۶۳۷، ۳۲۶۳۸، ۳۵۶۸۰ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۱/ ۵۹، ۵۵۸، ۱۱۴، ۵۱۵

³الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر الصلوٰۃ التي امر بها رسول اللہ ابابکر عند وفاته دار صادر بیروت ۳/ ۱۸۰

وے تجویز نمایند۔

اقول: کا استخلاف اهل الحل والعقد امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بعد شہادت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اما این خلافت نزدیک مشائخ روا نیست و این نوع خلافت را خلافت اختزائی گویند۔

امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر المومنین حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا، اور جماعاً یہ کہ شیخ اس عالم سے انتقال کر جائے اور کسی کو خلیفہ نہ بنائے قوم اور قبیلہ شیخ کے وارث یا کسی مرید کو شیخ کا خلیفہ یعنی جانشین تجویز کر لیں۔

اقول: (میں کہتا ہوں) جس طرح اہل حل و عقد یعنی اصحاب المرأے نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ بنایا) لیکن یہ خلافت مشائخ کے نزدیک روا نہیں، اور اس قسم کی خلافت کو اختزائی خلافت کہتے ہیں۔

اقول: (میں کہتا ہوں) یعنی بوجہ معدوم ہونے اس خلافت عامہ کے جو کہ خلافت خاصہ کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے لیکن علی کرم اللہ وجہہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القدر خلفاء سے تھے) اور وراثتاً یہ کہ کوئی شیخ اس جہاں سے انتقال کر جائے اور اپنی جگہ خلیفہ نہ چھوڑے کوئی اس بزرگ کا وارث جو کہ اس امر خلافت کا اہل ہو وہ اس کی جگہ بیٹھ جائے اور اپنے آپ کو خلیفہ بنائے۔

اقول: (میں کہتا ہوں) جیسے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ان کے چچا کے بیٹے امیر المومنین عثمان الغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت امام مجتہبی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کرنے سے پہلے، اور یہ تب ہے جبکہ ثابت ہو جائے کہ وہ خلافت کا دعویٰ اس سے قبل کرتے اور

اقول: یعنی لانعدام الخلافة العامة المشروطة لصحة الخلافة الخاصة في باب الطريقة اما على كرم الله تعالى وجهه فقد كان من اجل خلفاء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم) و وراثتاً آنکہ مشائخ ازیں جہاں واگراثت و خلیفہ را بجائے خود نگزاشت وراثتہ کہ شایان این امر بود۔ بر جادہ اونشت و خود را خلیفہ گرفت۔

اقول: کا خلافت الامیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعدا بن عمہ امیر المومنین الغنی قبل تفویض الامام المجتبیٰ ایہا و ہذا ان ثبت انہ کان یدعی قبلہ انہ خلیفہ والا فقد صح انہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان ینکر دعویٰ الخلافة و

تحقیق یہ صحیح ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعویٰ خلافت کا انکار فرماتے تھے اور فرماتے پیشک میں جانتا ہوں کہ علی کرم اللہ وجہہ مجھ سے افضل ہیں اور خلافت کے زیادہ حقدار ہیں لیکن کیا تم جانتے ہو کہ تحقیق عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظلماً قتل کئے گئے ہیں اور میں ان کے چچا کا بیٹا ان کا بھائی اور ان کا ولی ہوں میں ان کے خون کا بدلہ طلب کرتا ہوں، اس کو یحییٰ بن سلیمان الجعفی شیخ البخاری نے کتاب الصنفین میں سند جید کے ساتھ ابو مسلم الخولانی سے روایت کیا۔ لیکن امام محتجبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب امر خلافت ان کو تفویض یعنی سپرد کر دیا تو پیشک وہ امام حق اور امیر صادق تھے جیسا کہ اس کو علامہ ابن حجر مکی نے صواعق میں بیان فرمایا ہے۔ اس قسم کو مشائخ نے منظور نہیں رکھا۔

اور احياناً کسی وقت وہ شیخ اس کو باطن میں حکم فرمائیں تو جائز ہے اس لئے کہ صوفیہ کے نزدیک ارواح کا حکم جائز ہے۔
اقول: (میں کہتا ہوں) اس وقت حضرات اویسیہ کی طرف رجوع کیا جائے گا جیسا کہ حضرت سیدی ابوالحسن الخرقانی حضرت سیدی ابویزید البسطامی قدس سرہما کے خلیفہ تھے لیکن یہ امر ہمدعی سے تسلیم نہیں کیا جائیگا۔

يقول انى لاعلم انه يعنى على كرم الله تعالى وجهه افضل منى واحق بالامر ولكن الستم تعلمون ان عثمان قتل مظلوماً وانا ابن عمه وولييه اطلب بدمه، رواه يحيى بن سليمان الجعفى شيخ البخارى فى كتاب الصنفين¹ بسند جيد عن ابى مسلم الخولانى واما بعد تفويض الامام المجتبى اياه فلا شك انه امام حق وامير صدق كما بينه العلامة ابن حجر فى الصواعق² اى نوع رماشاً منظور نداشتند۔ و احياناً آل شیخ او رادر باطن امر فرمايد روا بود که نزد صوفیہ حکم ارواح جائزست۔

اقول: ورجع الى الاويسية كما ان سيد ابى الحسن الخرقانى خليفة سيدى ابى يزيد البسطامى قدس الله تعالى اسرارهما ولكن لايسلم هذا لكل مدع مالم نعلم ثقته وعدالته اويشهد له اهل الباطن الى آخر ما فائدة واجاد قدس الله تعالى

¹ کتاب الصنفین لیحییٰ بن سلیمان الجعفی

² الصواعق المحرقة الخاتمة فی بیان اعتقاد اهل السنة الخ مکتبہ مجیدہ ملتان ص ۲۱۸

<p>سرہ العزیز۔ تا وقتیکہ ہم کو اس کی عدالت اور ثقہ ہونے کا علم نہ ہو یا اہل باطن حضرات اس کے متعلق شہادت نہ دیں یہاں سے آخر تک جو کہ حضرت مارہری قدس سرہ العزیز نے افادہ فرمایا اور اچھی باتیں فرمائیں۔ (ت)</p>	
---	--

ہاں بعد صحت خلافت عامہ تعامل (یعنی خلیفہ جیسا معاملہ کرنا) اور اجماع معتبر کافی ہے۔

<p>لان المعهود عرفاً كالشروط لفظاً^۱ وما رآه المسلمون حسناً فهو عند الله حسن^۲۔</p>	<p>اس لئے کہ جو شے عرف میں معروف (مقرر) ہو وہ گویا لفظاً مشروط ہے۔ (لفظوں میں شرط قرار دی گئی ہے) جو چیز کہ مسلمان اس کو اچھی دیکھیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ (ت)</p>
---	--

ایسی جگہ عرف غالب یہی ہے کہ اکبر اولاد کو استحقاق ہوتا ہے اور اس کے ہوتے دوسرا نہیں ہو سکتا، مگر جبکہ وہ اہلیت سے عاری ہو یا مستخلف (شیخ) صرف دوسرے کے نام یا دوسرے کو اس کا شریک و سہیم بنا کر) وصیت معتبرہ کر جائے تو البتہ اس پر عمل سے چارہ نہیں اور جس طرح مستخلف کا کسی مصلحت شرعیہ کی بنا پر قرابت دار قریبہ کو بالکلیہ محروم کر دینا روا ہے یونہی دوسرے کو بر بنائے مصلحت اس کا شریک و سہیم کرنا، اور وجوہ مصلحت سے ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جب اس منصب شریف کا ایک رخ جانب دنیا اور دوسرا جانب دین ٹھہرا تو جو تھا ایک امر میں رشد کافی رکھتا ہے اس سے تمام انتظامات کا مکمل غیر مظنون (کفیل بنا غیر یقینی) لہذا اگر مستخلف (شیخ) عارف بالصلاح (مصلحتوں کا عارف ہو) اپنے اقارب سے ایک کار شدادھر اور دوسرے کا ادھر، زائد دیکھے تو کون مانع ہے کہ وہ عارف صاحب بصیرت و عالم عہد بعواقب الامور الارشدی الدین کو خلیفہ و بنظر جہت اخری ارشدی الدین کو اس کا شریک و بازو کر دے تاکہ باتفاق آراء ایک ہیئت اجتماعیہ حاصل ہو کہ اس منصب عظیم کے تمام اہباء کا تحمل بروجہ احسن ظہور میں آئے اور امامت کبریٰ میں جو تعدد ناجائز ہو اس کی وجہ ظاہر ہے کہ وہاں اثینیت عہد مظنہ فتن عظیمہ و معارک ہائیکہ ہے کما لایخفی (جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ ت) مثل مشہور

عہد ۱: معاملات کے نتائج کا جاننے والا، دین میں سب سے زیادہ ہدایت والا، سیدھے راستے چلنے والا اور دوسری جہت کے لحاظ سے دنیوی معاملات میں سب سے بہتر جاننے والا ہو۔

عہد ۲: دو کا ہونا بہت بڑے فتنوں کے پیدا ہونے اور تباہ کرنے والے معرکوں کی جائے گاہ ہے۔ ۱۲

^۱ رد المحتار کتاب البیوع دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۹

^۲ المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابہ دار الفکر بیروت ۳/ ۸۸

دو بادشاہ در اقلیمے گنجد (دو بادشاہ ایک ولایت میں نہیں سماتے) اور یہ خلافت ہر چند امامت کبریٰ سے بغایت مشابہ و لہذا وہ کثرت و تعدد جو خلافت اولیٰ میں واقع یہاں متصور نہیں لیکن تمام احکام میں اس سے اتحاد نہیں رکھتی اسی لئے قرشیت مشروط نہ ہوئی اور جس مصلحت پر تمثیلاً فقیر نے تقریر کی مثلاً اگر اثینیت واقع ہو کوئی دلیل اس کے بطلان پر ظاہر نہیں و من ادعی فعلیہ البیان (اور جو دعویٰ کرے اس پر بیان لازم۔ ت) اور صرف تولیت اوقاف میں تو اپنے محل پر تعدد نظر بدیہی الجواز (اس کی متعدد نظیریں واضح جواز کی دلیل ہے) ہاں اس میں شک نہیں کہ رسم سجادہ نشینی میں عام متوارث وحدت ہے۔ (جو عام جاری رسم چلی آرہی ہے وہ وحدت ہے) اور بلاوجہ وجیہ (معقول وجہ کے بغیر) اس کی مخالفت نہ چاہئے مگر کلام اس میں ہے کہ جب مرشد مرہبی کہ اعراف بالمصالح و العلم بالشان ہے دو کو جانشین فرما چکا تو اس کے رد کی طرف کوئی سبیل نہیں، ہاں صورت مذکورہ میں یوں سمجھ سکتے ہیں کہ ارشد فی الدین اصل جانشین اور دوسرا ناظرہ و مشرف (دیکھ بھال کرنے والا) ہے،

جیسا کہ ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا اور اللہ بے عیب اور برتر صواب کو بہتر جاننے والا ہے اور اس کے پاس ہے اصل لکھا ہوا، اور درود بھیجے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد اور آل اور اصحاب اور خلفاء اور نائبین اور تابعین اور دوستوں پر۔ آمین (ت)

کہا اشرنا الیہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب وعندہ امر الکتاب وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد والہ والاصحاب والخلفاء والنواب والاتباع والاحباب آمین۔

مسئلہ ۱۷۹: مع رسالہ "زیب غرہ" بغرض تصدیق در بارہ منع تعدد بیعت مرسلہ جناب مولوی محمد عبدالسمیع صاحب مرحوم و مغفور مصنف رسالہ "انوار ساطعہ" از میرٹھ ۱۲۳ شوال ۱۳۰۹ھ

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو کہ واحد احد ہے ہر شرک اور متعدد ہونے سے پاک ہے اور رحمت کلدہ اور سلامتی ہونہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو یکتا ہیں مخلوق ہیں اور ان کی آل اور اصحاب اور ہدایت میں ان کی اتباع کرنے والوں پر ہو ازل سے لے ابد تک۔ (ت)

الحمد لله الواحد الاحد المنزه من كل شرك و عدد و الصلوٰۃ والسلام على النبي الاوحد و اله و صحبه و تابعيهم في الرشد من الازل الى ابد الابد۔

فی الواقع بے ضرورت صحیحہ صادقہ طبعیہ (مجبور کرنے والا) باوجود پیر غیر کے ہاتھ پر بیعت ارادت سے احتراز تام لازم سمجھے
وہوالمختار وفيه الخير وفي غيره ضير ايما ضير (یہی مختار ہے اس میں بہتری اس کے غیر میں نقصان ہے کامل نقصان
-ت) پریشان نظری و آوارہ گردی باعث محرومی ہے والعیاذ باللہ رب العالمین۔

يا هذا قرآن عظیم صاف صاف فرما رہا ہے کہ "مَا جَلَّاسْمًا لَّوَجَلَّ" ^۱ (ایک غلام صرف ایک مولا کا۔ ت) ہی ہونا بھلا ہے۔

<p>کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، بلکہ اکثر ان کے نہیں جانتے۔ (ت)</p>	<p>"هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾"</p> <p>2</p>
--	---

یا هذا پیر صادق قبلہ توجہ ہے اور قبلہ سے انحراف نماز کو جواب صاف با آنکہ "فَأَيُّكُمْ تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهَهُ لِلَّهِ" ^۳ (تو تم جدھر منہ
کرو ادھر وجہ اللہ یعنی خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے۔ ت) فرماتے ہیں پھر طالبان وجہ اللہ کو حکم یہی سناتے ہیں کہ:

<p>تم جہاں کہیں ہو پس اپنے چہروں کو مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔ (ت)</p>	<p>"حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَرْكَاءَ" ^۴</p>
---	---

یہ محل محل تحری ہے اور صاحب تحری کا قبلہ قبلہ تحری۔

یا هذا ارباب وفاقا یان دنیا کا دروازہ چھوڑ کر دوسرے در پر جانا کور نمکی جانتے ہیں ع

سر ایجا سجدہ ایجا بندگی ایجا قرار ایجا

(سر اس جگہ ہے سجدہ اس جگہ بندگی اس جگہ قرار و اطمینان اس جگہ ہے۔ ت)

پھر احسانات دنیا کو احسانات حضرت شیخ سے کیا نسبت عجب اس سے کہ محبت و اخلاص پیر کا دغوی کرے اور اس کے ہوتے این
وآن کا دم بھرے۔

^۱ القرآن الکریم ۲۹/۳۹

^۲ القرآن الکریم ۲۹/۳۹

^۳ القرآن الکریم ۱۱۵/۱۲

^۴ القرآن الکریم ۱۵۰/۱۲

چودل باد لبری آرام گیرد زو صل دیگرے کے کام گیرد
 نہی صد دستہ ریحاں پیش بلبل نخواہد خاطرش جزئ گہمت گل
 (جب دل ساتھ ایک محبوب کے آرام پکڑے دوسرے کے ملنے سے کب مقصود پکڑے گا، بلبل کے سامنے نیاز بو کے سود سے
 رکھے تو لیکن پھول کی گہمت یعنی خوشبو کے سوا اس کا دل نہیں چاہے گا۔ ت)

یا ہذا فیض پیر من و سلوی ہے اور "لَنْ نُصَدِّقَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ"¹ (ہم ہر گز ایک طعام پر صبر نہیں کر سکتے۔ ت) کہنے کا نتیجہ برا۔

فلا تکن اسرائیلیا و کن محمد یا یاتک رزقک بکرۃ وعشیا۔	پس تو اسرائیل نہ ہو تو محمدی بن، تیرے پاس رزق صبح و شام آئے گا۔ ت (ت)
---	--

یا ہذا باپ پدر گل ہے اور پیر پدر دل، مولیٰ معتق مشت خاک ہے اور پیر معتق جان پاک، اہل ہوس کے زجر کو یہی حدیث
 بس ہے کہ "جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو باپ بتائے یا اپنے مولیٰ کے ہوتے غیر کو مولیٰ بنائے اس پر خدا اولاد تکہ و ناس سب
 کی لعنت، اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل"

الائمة الخمسة عن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادعی الی غیر ابیہ او انتی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنة اللہ والملائکة و الناس اجمعین لایقبل اللہ منه صرفا ولا عدلا ² ۔	پانچوں اماموں نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے انہوں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت فرمایا: جو شخص اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف ادعا کرے یعنی کسی دوسرے کو باپ بتائے یا اپنے مولیٰ کے سوا دوسرے کو اپنا مولیٰ بنائے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے نہ ان کا فرض قبول اور نہ نفل (ت)
--	--

¹ القرآن الکریم ۶۱/۲

² صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۲۲، جامع الترمذی ابواب الوصایا باب ما جاء فی من تولى غیر

موالیہ الخ ابن کینی کراچی ۲/۳۲، مسند احمد بن حنبل عن علی المکتب الاسلامی بیروت ۱/۸۱

جو لوگ متلاعبانہ ان حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں کیا خوف نہیں کرتے کہ مبادا بحکم قیاس جلی اس حدیث صحیح کی وعید شدید سے حصہ پائیں۔

یاد رکھنا سعادت منداں ازلی نے خود باوصف حکم پیر ترک پیر روانہ رکھا، اور پھر ترک بھی کیسا کہ چشمہ کے پاس سے بحر زخار کی بندگی میں آنا بایں ہمہ آستان پیر چھوڑنا گوارا نہ کیا، اور ان کا یہ ادب محبوبان خدا نے پسند فرمایا حضور پر نور سید الاولیاء الکرام امام العرفاء العظام حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدی علی بن ہبیتی قدس سرہ الملکوتی کے یہاں رونق افروز ہوئے حضرت علی بن ہبیتی نے اپنے مرید خاص ولی باختصاص سیدی ابوالحسن علی جو سقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ خدمت حضرت غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملازمت اختیار کریں، اور یہ پہلے فرما چکے تھے کہ میں حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں سے ہوں، سیدی ابوالحسن قدس سرہ پیر سے یہ کچھ سن کر اس پر رونے لگے اور آستانہ پیر چھوڑنا کسی طرح نہ چاہا، حضرت غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں روتا دیکھ کر فرمایا:

<p>جس پرستان سے دودھ پیا ہے اس کے غیر کو نہیں چاہتا۔</p>	<p>ما یحب الا اللہ الذی رضع منه۔</p>
<p>سیدی امام نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف اللخمی قدس سرہ نے اپنی کتاب بحجۃ الاسرار و معدن الانوار میں اس کو سند صحیح کے ساتھ سیدی ابو حفص عمر البزار (پاکیزہ کرے اللہ تعالیٰ ان کے بھید چنے ہوئے کو) سے اخراج کیا ہے یعنی بیان فرمایا اور روایت کیا ہے۔ (ت)</p>	<p>اور انھیں حکم فرمایا کہ اپنے پیر کی ملازمت میں رہیں۔</p> <p>اخرج سیدی الامام نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف اللخمی قدس سرہ فی کتابہ بہجۃ الاسرار و معدن الانوار بسند صحیح عن سیدی ابی حفص عمر البزار قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔</p>
<p>یعنی میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ علمائے شریعت نے طالب کو</p>	<p>سیدی عارف باللہ امام اجل عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:</p> <p>سمعت سیدی علیاً الخواص رحمہ اللہ یقول انبأ امر علماء الشریعۃ الطالب</p>

¹ بہجۃ الاسرار ذکر ابوالحسن علی جو سقی مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۰۵

<p>حکم دیا ہے کہ مذہب ائمہ میں خاص ایک مذہب معین کی تقلید اپنے اوپر لازم کرے اور علمائے باطن نے مرید کو فرمایا کہ ایک ہی پیر کا التزام رکھے (ت)</p>	<p>بالتزام مذہب معین و علماء الحقیقة المرید بالتزام شیخ واحد¹۔</p>
---	---

اس کے بعد ولی موصوف قدس سرہ المعروف نے ایک روشن مثال سے اس امر کو واضح فرمایا ہے امام علامہ محمد عبد رری مکی شہیر بابن الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدخل شریف میں فرماتے ہیں:

<p>یعنی مرید اپنے پیر کی تعظیم کرے اور اسے تمام اولیائے زمانہ پر مرجح رکھے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی شئی میں رزق دیا جائے چاہئے کہ اسے لازم پکڑے۔</p>	<p>المرید یعظم شیخہ ویؤثرہ علی غیرہ ممن ہونی وقتہ لان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من رزق فی شئی فلیزمہ² (الی آخر ما افاد واجاد ہذا مختصراً)</p>
---	---

اسی میں ہے:

<p>مرید کے لئے وسعت اس میں ہے کہ اپنے زمانہ کے تمام مشائخ کے ساتھ گمان نیک رکھے اور ایک شیخ کے دامن سے وابستہ ہو رہے اور اپنے تمام کاموں میں اس پر اعتماد کرے اور بے فائدہ تضحیقات سے بچے۔ (ت)</p>	<p>ان المرید لہ اتساع فی حسن الظن بہم و فی ارتباطہ علی شخص واحد یعول علیہ فی امورہ ویحذر من تقضی اوقاتہ لغيرہ فائدة³۔</p>
--	--

فائدہ: یہ حدیث کہ امام مدوح نے معضلاذ کر کی حدیث حسن ہے۔

<p>اخراج کیا اس کو بیہتی نے شعب الایمان میں سند حسن کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور یہی روایت ابن ماجہ کے نزدیک</p>	<p>اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان⁴ بسند حسن عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وهو عند ابن ماجہ من حدیثہ</p>
---	---

¹ المیزان الکبری فصل فان قلت فاذا انفک قلب الولی عن التقليد الخ مصطفی البابی مصر ۱۱/ ۳۳

² المدخل لابن الحاج حقیقة اخذ العهد دار الکتب العربی بیروت ۳/ ۲۲۳ و ۲۲۴

³ المدخل لابن الحاج فصل فی دخول المرید الخلوۃ دار الکتب العربی بیروت ۳/ ۱۶۰

⁴ شعب الایمان حدیث ۱۲۳۱ دار الکتب العلمیة بیروت ۲/ ۸۹

<p>آپ کی حدیث اور حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ جس کو کسی شے میں برکت دی گئی ہو تو چاہے اسے لازم پکڑے۔ (ت)</p>	<p>ومن حدیث ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ من یورک له فی شیع فیلیزمہ^۱۔</p>
---	--

اور اس سے یہ استنباط عجب نفیس و احسن۔

<p>اور سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں اس کے عطا فرمانے اور احسان کرنے پر اور صلوة و سلام ہو اس کے ایسے رسول پر جو سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں اور ان کی آل و اصحاب پر جو ایمان لائیں، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس کا علم پورا ہے اور اس کا حکم مضبوط ہے۔ (ت)</p>	<p>والحمد لله على ما رزق ومن والصلوة والسلام على رسوله الامن واله وصحبه وكل من امن والله تعالى اعلم وعلمه جل مجدته اتم وحكمه عز شانه احكم۔</p>
---	--

مسئلہ ۱۸۰: ۱۵/شوال ۱۳۱۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے اور اپنی کتاب میں لکھتا ہے من لا شیخ له فی الدنیا فشیخ له شیطان فی الاخرة یعنی جس کا شیخ نہیں ہے شیخ دنیا کے پس شیخ ہے واسطے اس کے شیطان شیخ اخرت کے یعنی قیامت کے روز گروہ شیطان میں شیطان کے ساتھ اٹھایا جائے گا، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: الشیخ فی قومہ كالنبي فی الامه^۲ یعنی شیخ شیخ قوم اپنی کے مثل نبی کے ہے شیخ امت اپنی کے یعنی جس طرح نبی سے ہدایت امت کی ہوتی ہے اس طرح شیخ یعنی مرشد سے مرید کو ہدایت ہوتی ہے جس قوم پر نبی نہیں آیا ہے وہ قوم گمراہ ہے ایسا ہی جو شخص بے پیر ہے وہ گمراہ ہے۔ حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راحت القلوب میں ارقام فرمایا ہے، جو شخص پلہ دامن اولیاء اللہ میں نہیں ہے یعنی بے پیر ہے وہ شخص دائرہ اسلام سے باہر ہے یہاں تک کہ

^۱ الاسرار المرفوعة بحوالہ سنن ابن ماجہ حدیث ۸۸۷ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۲۲۵

^۲ المقاصد الحسنیہ حدیث ۲۰۹ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۲۵۷

بندگی اس کی قبول نہیں ہوتی، نماز و روزہ اس کا ایسا ہے جیسا چراغ بے روغن، اور بعض حضرات صوفیہ کرام نے فرمایا: بے پیر کے سلام کا جواب ہدایا کا ہے جس نے علیک جواب بے پیر کو جان کر دیا اس نے ساتھ شیطان کے آشنائی کی، بیت:

اگر بے پیر کا رے پیش گیر د ہلاکی راز بہر خویش گیر د
(اگر بغیر پیر کے کوئی کام پکڑے تو وہ ہلاکت کو اپنے لئے پکڑے گا۔ ت)

ع بنا گرو کی مالا چننا جنم اکارت جائے۔

(پیشوا اور شیخ کے سوا تسبیح پھیرنا اور درود و وظیفہ کرنا زندگی برباد کرنے کے برابر ہے۔ ت)

اور بکر کہتا ہے کہ میں کسی شخص بیعت نہیں ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں اور احکامات شرع شریف اور کلام مجید کو اور جو علمائے دین فرماتے ہیں برحق جانتا ہوں لیکن کسی پیر فقیر کا مرید نہیں ہوں اور نہ مرید ہونے کو برا کہتا ہوں، تو اس صورت میں بموجب کہنے زید کے بکر کی کوئی عبادت کسی قسم کی درگاہ باری تعالیٰ میں قبول نہیں سب عبادت بکر کی بلا مرید ہوئے برباد گئی اور سلام علیک بکر سے ناجائز ٹھہری اور بکر دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اور گروہ شیطانی کے ساتھ بکر کا حشر ہو گا تو اس صورت میں بکر کیا کرے؟

الجواب:

شیخ یعنی مرشد و راہنما و ہادی راہ خدا و طور پر ہے: عام ہادی کلام اللہ و کلام ائمہ شریعت و طریقت کلام علمائے اہل ظاہر و باطن ہے اسی سلسلہ صحیح پر کہ عوام کا ہادی کلام علماء علماء کار ہنما کلام ائمہ، ائمہ کا مرشد کلام رسول، رسول کا پیشوا کلام اللہ، اور خاص یہ کہ زید کسی خاص بندہ خدا ہادی مہندی قابل پیشوائی و ہدایت جامع شرائط بیعت کے ہاتھ پر بیعت کرے اور اپنے اقوال و افعال و حرکات و سکنات میں اس کی ہدایت مطابقت شریعت و طریقت کا پابند رہے۔ شیخ مرشد بمعنی اول ہر شخص کو ضرور اور ایسا بے پیر قطعاً دائرہ اسلام سے دور، اس کی عبادت تباہ و مجبور، اور اس سے ابتداء بسلام ممنوع، و منظور، اور روز قیامت گروہ شیطان میں محشور، قال اللہ تعالیٰ:

جس دن ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ لائیں گے۔

"يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ اُنْثَىٰ بِاِمَامِہِمۡ" ¹

¹ القرآن الکریم ۷۱/۱۷

جب اس شخص نے ائمہ ہدیٰ کو اپنا مرشد و امام نہ مانا تو امام ضلالت یعنی شیطان لعین کا مرید ہوا، لاجرم روز قیامت اسی کے گروہ میں اٹھے گا، والعیاذ باللہ سبحانہ و تعالیٰ۔ مگر کلمہ گویوں میں اس طرح کے بے پیرے چار گروہ ہو سکتے ہیں۔

اول: وہ کافر جو سرے سے قرآن و حدیث ہی کو نہ مانے جیسے نیچری کو حدیثوں کو صراحتہ مردود و بے سود بتاتے ہیں اور قرآن کے یقینی قطعی معافی حق کو رد کر کے اپنے دل سے گھڑ کر کہانی پھیلی بناتے ہیں لعنہم اللہ لعناکبیرا۔

دوم: غیر مقلد کہ بظاہر قرآن و حدیث کو مانتے اور ارشادات ائمہ دین و حاملان شرع متین کو باطل و نامعتبر جانتے ہیں یہ سلسلہ بیعت توڑ کر براہ راست خدا اور رسول سے ہاتھ ملایا چاہتے ہیں، "وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" (۱) اور عنقریب جان لیں گے کیا پلٹا کھائیں گے۔ (ت)

سوم: وہابیہ مقدسین کہ اگرچہ بظاہر فروع فقہیہ میں تقلید ائمہ کا نام لیتے ہیں مگر اصول و عقائد میں صراحتہ سواد اعظم کے خلاف چلتے ہیں اور مقامات و مناسبت و تصرفات و مراتب اولیائے کرام کے نام سے جلتے ہیں۔

چہارم: اسی طرح تمام طوائف ضالہ بد مذہب گمراہ رافضی خارجی معتزلہ قدری جبری وغیر ہم خذلہم اللہ کہ ان سب نے راہ ہدیٰ چھوڑ کر اپنی ہوا کو امام بنایا اور اپنا سلسلہ بیعت شیطان لعین سے جا کر ملایا، قال اللہ تعالیٰ:

<p>کیا تو نے دیکھا وہ شخص جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود ٹھہرایا، (ت)</p>	<p>"أَفَدَّرَيْتَ مِنَ اتَّخَذَ إِلَهًا هُوَ" ۲</p>
---	---

بالجملہ کلمہ جامعہ یہی ہے کہ جو اہل ہوا ہیں یعنی مخالفان اہلسنت و جماعت وہی اس معنی پر بے پیر صادق اور ان تمام احکام کے ٹھیک مستحق ہیں "فَتَنَّاہُمْ اللَّهُ أَنْ يَكُونُوا عِدَّةً لِلدِّينِ" ۳ (اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے کہاں اوندھے پھرتے ہیں۔ ت) سنی صحیح العقیدہ کہ ائمہ ہدیٰ کو ماننا تقلید ائمہ ضروری جاننا اولیائے کرام کا سچا معتقد تمام عقائد میں راہ حق پر مستقیم وہ ہر گز بے پیر نہیں دو چاروں مرشد اہل پاک یعنی کلام خدا و

۱ القرآن الکریم ۲۶/۲۲

۲ القرآن الکریم ۲۵/۲۳

۳ القرآن الکریم ۹/۳۰

رسول وائمہ علمائے ظاہر و باطن اس کے پیر ہیں بلکہ اگر اسی حالت پر ہے تو مثل اور لاکھوں مسلمانان اہلسنت کے اس کا ہاتھ شریعت مطہرہ کے ہاتھ میں ہے اگرچہ بظاہر کسی خاص بندہ خدا کے دست مبارک پر شرف بیعت سے مشرف نہ ہوا ہو۔
عہد مابال شیریں دہنا بست خدائے ماہمہ بندہ و ایں قوم خداوند اند

(ہمارے عہد کو بیٹھے منہ والے لوگوں سے خدانے باندھ دیا ہے ہم سب بندے ہیں اور یہ لوگ آقا و مولیٰ ہیں۔ ت)
شیخ و مرشد بمعنی دوم سے بھی اس شخص کو چارہ نہیں جو سلوک راہ طریقت چاہے یہ راہ ایسی نہیں کہ آدمی اپنی رائے سے یا کتابیں دیکھ بھال کر چل سکے اس میں ہر شخص کو نئے مشکلات اپنی اپنی قابلیت و حالات کے لائق پیش آتے ہیں جس کی عقد و کشائی بے توجہ خاص رہبر کامل نہیں ہو سکتی مگر اس کے ترک پر وہ جبروتی احکام لگا دینا محض باطل و کذب عاقل و ظلم صریح اور دین الہی پر افتزائے صحیح ہے اول تو اس راہ کے قاصداً قلیل، اور جو طلب بھی کرے اسے اس زمانہ تاریکی و ظلمت و غیبت اکثر اصحاب ولایت و ہجوم دنیا طلبان ریاضت میں شیخ کامل ہر وقت میسر آنا مشکل ہے۔

اے بسا ابلیس آدم ہوئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست

(یعنی بہت سے ابلیس صفت شکل و صورت میں آدمی ہیں پس ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہئے۔ ت)
ہزاروں علماء و صلحاء گزرے کہ بظاہر اس خاص طریقت بیعت میں ان کا انسلاک ثابت نہیں، کیا معاذ اللہ انھیں ان سخت احکام کا مصداق کہا جاسکتا ہے۔ اور جو منسلک بھی ہوئے کیا سب ہوش سنہبالتے ہی منسلک ہو گئے تھے حاشا بلکہ بہت اس وقت جبکہ علم ظاہر میں پایہ عالیہ امامت تک پہنچ چکے تھے اس وقت تک عیاذ باللہ ان احکام کے مستحق تھے یہ سخت جہالت فاضحہ واضحہ ہے۔
والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پہلی حدیث جو زید نے بیان کی کلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس کا نشان نہیں ہاں قول اولیاء ہے اور دوسری حدیث: الشیخ فی قومہ کالنبی فی امہ^۱ (شیخ اپنی قوم میں ایسا ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں)۔ جسے ابن حبان نے کتب الضعفاء اور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابورافع

^۱ المقاصد الحسنیۃ حدیث ۶۰۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۲۵۷

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اگرچہ امام ابن حجر عسقلانی اور ان سے پہلے ابن تیمیہ نے موضوع اور امام سخاوی نے باطل کہا مگر صنیع امام جلیل جلال سیوطی سے ظاہر کہ وہ صرف ضعیف ہے باطل و موضوع نہیں انھوں نے یہ حدیث دو وجہ سے جامع صغیر میں ایراد فرمائی۔

جیسے فرمایا کہ شیخ اپنے اہل یعنی اپنی قوم میں ایسے ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں، اسے ذکر کیا خلیل نے اپنی کتاب مشیخت میں اور ابن نجار نے البورافع سے روایت کی، شیخ اپنے بیت میں جیسے نبی اپنی قوم میں، ابن حبان نے ضعفاء میں اور شیرازی نے القاب میں حضرت ابن عمر سے روایت کی۔ (ت)	حيث قال الشيخ في اهله كالنبي في امته والخليل في مشيخته وابن النجار من ابى رافع ¹ الشيخ في بيته كالنبي في قومه حب (ابن حبان) في الضعفاء والشيرازي في القاب عن ابن عمر ² ۔
---	--

اور خطبہ کتاب میں وعدہ فرمایا کہ اس میں کوئی حدیث موضوع نہ لاؤں گا۔

چھلکے کو چھوڑا میں نے اور مغز کو لیا میں نے، اور جس چیز کے ساتھ گھڑنے والا یا جھوٹ بولنے والا آکیلا ہوا اس سے بچایا میں نے۔ (ت)	حيث قال تركت القشر واخذت اللباب وصننته عما تفرد به وضاع او كذاب ³ ۔
---	--

مگر اس سے اس قدر ثابت کہ ہادیان اخدا کی اطاعت لازم ہے۔ اس میں کیا کلام ہے اس کے لئے خود آئیہ کریمہ:

اطاعت کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے صاحب امر کی۔ (ت)	" أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ " ⁴
---	---

کافی ہے قول صحیح واریج پر اولی الامر سے مراد علمائے دین ہیں کہ علمائے شریعت و طریقت دونوں کو شامل، اس سے زیادہ یہ معنی اس کے لینا کہ جس نے بیعت ظاہری کسی کے ہاتھ پر نہ کی وہ گمراہ

¹ الجامع الصغیر حدیث ۳۹۶۹ و ۳۹۷۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳۰۶/۲

² الجامع الصغیر حدیث ۳۹۶۹ و ۳۹۷۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳۰۶/۲

³ الجامع الصغیر خطبۃ المؤلف دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/۱

⁴ القرآن الکریم ۵۹/۴

ہے ہرگز مفاد حدیث نہیں یہ افتراء و تہمت یا جہل و سفاہت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ، ہاں بیعت و امامت کبریٰ کے لئے صحیح حدیث میں ارشاد ہوا:

<p>جس نے کھینچا ہاتھ کو اطاعت سے ملے گا اللہ تعالیٰ کو اس حال میں کہ اس کے پاس قیامت کے دن کوئی دلیل نہ ہوگی، اور جو مرجائے اس حال میں کہ اس کی گردن میں بیعت کا پٹکا نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ (ت)</p>	<p>من خلع ید امن طاعة لقی اللہ یوم القیمة لاجحة له ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاہلیة رواہ مسلم^۱ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔</p>
---	--

یہ بھی اس صورت میں ہے کہ امام موجود و تیسر ہو۔

<p>جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کے وسعت کے مطابق۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ (ت)</p>	<p>کما لا یخفی والا فلا یکف اللہ نفسا الا وسعها واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔</p>
--	--

مسئلہ ۱۸۱: از پچھو چھا شریف ضلع فیض آباد مرسلہ حضرت سید چاہ ابوالحمو و مولانا مولوی احمد اشرف میاں صاحب اشرفی دام مجد ۱۷ شوال ۱۳۱۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے عظام و حضرات مشائخ کرام اس مسئلہ میں کہ پانسو برس کا زمانہ ہوا زید و عمرو دونوں برادر حقیقی کو ایک ہی مرشد یعنی اپنے والد ماجد سے علیحدہ علیحدہ دو خرقے عطا ہو کر خلافت و سجادہ نشینی حاصل ہوئی، زید خلف اکبر برادر اپنے مرشد کے یوم العرس خرقہ عطیہ مرشد کو خاص خانقاہ و مرشد میں پہن کر فاتحہ عرس حسب دستور مشائخ کرتا رہا یونہی آٹھ پشت تک زید کے خاندان میں خلافت خاندانی و خرقہ پوشی بحیثیت سجادہ نشینی قائم رہی اٹھویں پشت کا اخیر سجادہ نشینی بکر پانی زوجہ ہندہ اور برادر و خلیفہ خاص خالد کو چھوڑ کر انتقال کر گیا ہندہ بعد وفات شوہر خرقہ مذکورہ لے کر اپنے میکے چلی گئی خالد سے سلسلہ بیعت و خلافت خاندانی قریب سو برس سے جا رہے مگر بوجہ مذکور خرقہ پوشی اس مدت میں نہ ہو سکی، عمر و خلف اصغر کی نسل میں نو پشت تک خرقہ پوشی ایک روز قبل عرس ہوا کہ خاص روز عرس کی خرقہ پوشی نسل خلف اکبر میں

^۱ صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱۸۸

ہوئی جب زمانہ خالد میں خرقہ نہ رہنے کے سبب وہ رسم ادا نہ ہو سکی رشید نے کہ نسل عمرو کا نواں سجادہ نشین اور معاصر خالد تھا دونوں روز خرقہ پوشی کی اب عمرو کے سلسلہ میں حامد اور زید کے خاندان میں محمود ہے جس نے علاوہ بیعت و خلافت خاندانی بزرگ ہوا خرقہ بھی واپس لیا اور رسم رفتہ پھر از سر نو تازہ کی، اب حامد اس کے استحاق خرقہ پوشی میں منازع ہے مرشد مرشد محمود تک خلافت خاندانی بہت معززین اہل خاندان وغیر ہم کو مسلم اور ان میں مشہور ہے بعض اکابر اہل خاندان نے اپنے رسائل شائع شدہ میں بھی اسے درج کیا ہے، مرشد محمود کو کہ ثقب عدول سے تھے ان کے مرشد نے خلافت نامہ تحریری دستخطی اپنے قلم مبارک سے دیا جسے خود ان کے صاحبزادے وغیرہ بہت جانتے ہیں انھوں نے مدت سے اس سلسلہ کو اجرا فرمایا، لوگ ان کے پھر محمود پھر خلیفائے محمود کے مرید ہوتے رہے اور ہوتے ہیں کبرائے علماء و مشائخ عصر نے محمود کو خلیفہ و سجادہ نشین خاندان مانا اور اس پر مہر کی ہیں بلکہ خود مرشد مرشد محمود نے ایک خط دستخطی کے القاب میں نام محمود کے ساتھ لفظ سجادہ نشین تحریر فرمایا، کیا اس صورت میں یہ سلسلہ خلافت و سجادہ نشینی ثابت و مسلم مانا جائے گا یا انکار بعض منازعین کے باعث تسلیم نہ ہوگا، اور چار سو برس تک رسم خرقہ پوشی خاندان محمود میں جاری رہ کر تقریباً سو برس تک بوجہ مذکور منقطع اور حامد کے یہاں دونوں روز خرقہ پوشی ہونے سے اب حق محمود زائل ہو گیا، یا وہ اس رسم کو تازہ کر سکتا ہے حامد کو بوجہ مذکورہ یوم العرس خصوصاً حدود خانقاہ میں خرقہ پوشی محمود سے تعرض و مزاحمت کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ بینو تو وجود (بیان فرماؤ تاکہ اجرا پاؤت)

الجواب:

صورت مستفسرہ (دریافت کردہ صورت) میں محمود کی خلافت خاندانی و سجادہ نشینی ضرور ثابت و مسلم ہے اور انکار منازعین اصلاً مسموع نہیں شرعاً و عقلاً ایسے امور کے ثبوت کے دو طریقے ہیں ایک اتصال سند، دوسرے شہرت۔ تقریر سوال سے ظاہر ہے کہ محمود کو دونوں وجہ شہرت بروجہ احسن حاصل، تو نفی نافی قطعاً مسموع و باطل (نفی کرنے والے کی نفی نہ سنی ہوئی) فتح القدر و بحر الرائق و نہر الفائق و مخ الغفار و رد المحتار میں ہے:

<p>اس قول کو مجتہد سے نقل کرنے کا طریقہ دو میں سے ایک ہے یا تو یہ کہ اس کی سند اس میں موجود ہو یا اس کو کسی مشہور کتاب سے پکڑے جو ہاتھوں میں متداول ہو جیسا کہ محمد بن حسن کی کتابیں اور</p>	<p>طریق نقلہ لذلک عن المجتہد احد امرین اصمان یکون له سند فیہ او یاخذہ من کتاب معروف تد اولتہ الایدی نحو کتب محمد بن الحسن ونحوها</p>
--	--

من التصانیف المشهورة للمجتهدین لانه بمنزلة الخبر المتواتر المشهور هكذا ذكر الرازی ¹ ۔	ان کی مثل مجتہدین کی مشہور تصانیف اس لئے کہ وہ بمنزلہ خبر متواتر مشہور کے ہے، رازی نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ (ت)
---	--

جب بتریح ائمہ کرام دین خدا و احکام شرع و مسائل حلال و حرام و فتویٰ و قضا متعلق بدعاء و محارم میں انھیں دو طریقہ سند و شہرت سے صرف ایک کا وجود کافی جس کی بناء پر اجرائے حدود و قصاص تک کیا جائے گا امر سجادہ نشینی میں دونوں کا اجتماع بھی کافی نہ جاننا سراسر بعید از انصاف ہے سند کی تو یہ حالت ہے کہ زید مسموع القول جب کوئی حدیث یا مسئلہ فقہیہ اپنے شیخ سے روایت کرے اور اس میں تصریح سماع بھی نہ ہو، تاہم امام بخاری وغیرہ بعض ائمہ کے نزدیک شیخ و تلمیذ کی صرف کبھی ملاقات ہونا تسلیم کے لئے بس ہے اور امام مسلم وغیرہ جمہور اکابر کے نزدیک اس کی ضرورت نہیں محض معاشرت یعنی دونوں کا ایک زمانہ میں ہونا اور امکان لقا ہی کافی ہے۔ ہمارے علماء کے نزدیک یہی مذہب صحیح ہے نہ کہ جب وہ کہے کہ میں نے سنا یا مجھے خبر دی یا مجھ سے حدیث بیان کی کہ اب تو بالا جماع بے شرط مذکور قبول اور صاحب سند سے دعویٰ سماع پر گواہ مانگنا ضروری جاننا باجماع ائمہ باطل و مخذول امام مسلم اپنے مقدمہ صحیح میں فرماتے ہیں:

زعم القائل الذی افتتحنا الكلام على الحكاية عن قوله ان كل اسناد فيه فلان عن فلانه وقد احاط العلم بانهما كانا في عصر واحد و جائز ان يكون سبعة منه غير انه لم تجد في الروايات انهما التقيا لم يكن حجة وهذا القول مخترع مستحدث والمتفق عليه بين اهل العلم قديما وحديثا ان الرواية ثابتة و الحجة بها لازمة	گمان کیا ہے اس قائل نے کہ شر و کیا ہم نے کلام کو اس کے قول کی حکایت پر تحقیق ہر استاد کہ اس میں فلان عن فلان ہو، اور حال یہ کہ علم نے اس کا احاطہ کیا ہو کہ وہ دونوں ایک ہی زمانہ میں ہوں اور جائز ہے کہ اس نے اس سے سنا ہو سوا اس کے کہ ہم روایات میں نہ پائیں ان کی باہم ملاقات کو کہ وہ حجت نہ ہو اور یہ قول نیا گھڑا ہوا ہے اور پرانے اور نئے اہل علم میں یہ اتفاقی بات ہے کہ روایت ثابت ہے اور حجت اس کے ساتھ لازم ہے مگر یہ کہ اس
---	--

¹ رد المحتار بحوالہ الفتح والبحر والمنح کتاب القضاء دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۰۶/۲

الان تكون هناك دلالة بينة ان الراوى لم يلق من روى عنه ¹ ملخصاً۔	جگہ دلالت ظاہر کہ روای نے جس سے روایت کی ہے اس سے ملاقات نہیں کی اہ ملخصاً۔ (ت)
--	---

شرح امام نووی میں ہے:

هذا الذى صار اليه مسلم قد انكره المحققون وقالوا اهذا ضعيف والذى رده هو المختار الصحيح الذى عليه ائمة الفن على بن المدينى والبخارى وغيرهما ² ۔	یہ وہ ہے جس کی طرف مائل ہوئے ہیں امام مسلم، حال یہ ہے کہ محققوں نے اس کا انکار کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے یہ ضعیف ہے اور جس کو اس نے رد کیا ہے وہی مختار صحیح ہے جس پر ائمہ فن علی بن المدینی اور امام بخاری وغیرہما جمع ہوئے ہیں۔ (ت)
--	--

فتح القدير میں ہے:

مانقل عن البخارى من انه اعلم بقوله لا يعرف سماع بعض هؤلاء من بعض فبناء على اشتراطه العلم باللقى والصحيح الاكتفاء بامكان اللقى ³ ۔	جو نقل کیا گیا ہے امام بخاری سے کہ انھوں نے ضعیف قرار دیا ہے ساتھ اپنے قول کہ نہیں پہچانا جاتا سنا بعض ان حضرات کا بعض سے، تو یہ اس پر مبنی ہے کہ ان کے نزدیک ملاقات کا علم ہونا شرط ہے اور صحیح یہ ہے کہ ملاقات کا امکان ہی کافی ہے۔ (ت)
--	---

نیز کتاب الزکوٰۃ فصل فی البقر میں فرمایا:

قول الجمهور الاكتفاء بالمعاصرة ما لم يعلم عدم اللقاء و شرط البخارى ابن المدينى العلم باجتبأ عهبا ولو مرة	جمہور کا قول کفایت کرتا ہے ہم عصر ہونے کے ساتھ جبکہ ملاقات کے نہ ہونے کا علم نہ ہو اور شرط قرار دیا ہے امام بخاری اور ابن المدینی نے ان کے اجتماع کو اگرچہ ایک ہی مرتبہ ہوا ہو۔
--	---

¹ صحیح مسلم مقدمة الكتاب قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۲ و ۲۱/۱

² شرح صحیح مسلم للنووی مقدمة الكتاب قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۱/۱

³ فتح القدير كتاب الصلوة باب الوتر مكتبة نوريه رضويه كھر ۳۷۰/۱

<p>والحق خلافہ^۱ اہم لفظ۔</p>	<p>حال یہ ہے کہ حق اس کے خلاف ہے ھ ملتقطا (ت)</p>
<p>زید و عمرو کی خلافت و سجادہ نشینی در کنار خود حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابیت (جس کا اثر اعمال سے گزر کر عقائد تک پہنچتا ہے کہ صحابہ کی تعظیم و محبت ضروری، مذہب اہلسنت اور معاذ اللہ ان کی توہین و تنقیص گمراہی و ضلالت) اس کے بارے میں محققین علماء فرماتے ہیں، ثقہ عادل کا خود اپنی خبر دینا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل ہوا کافی ہے اگرچہ کسی دوسرے طریقے سے اس کی صحابیت کا اصلا ثابت نہ ہو جبکہ وہ ایسے وقت میں تھا کہ فضل اسے ملنا متصود ہو، امام ابن حجر عسقلانی فی تیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:</p>	

<p>دوسری فصل کسی شخص کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کی پہچان کے طریق میں اور چند چیزوں سے ہے، اول یہ کہ تواتر کے طریق سے ثابت ہو کہ وہ صحابی ہے پھر ساتھ طریق استفاضہ اور شہرت کے، پھر بایں طور کہ کسی صحابی سے روایت کیا جائے کہ فلاں کو صحبت نصیب ہے مثلاً اور ایسے ہی کسی ایک تابعی سے بنا پر قبول کرنے تزکیہ کے کسی ایک سے اور یہی راجح ہے پھر بایں طور کہ کہے وہ جب کہ اس کی عدالت اور ہم عصر ہونا ثابت ہو کہ میں صحابی ہوں۔ (ت)</p>	<p>الفصل الثانی فی الطریق الی معرفة کون الشخص صحابياً وذلک بأشیاء اولها ان یثبت بطریق التواتر انه صحابی ثم بالاستفاضة والشهرة ثم بان یروی عن احد من الصحابة ان فلان له صحبة مثلا وكذا عن احاد التابعین بناء علی قبول التزکیة من واحد وهو الراجح ثم بان یقول هو ذاکان ثابت العدالة والمعاصرة ان صحابی^۲۔</p>
--	---

مسلم الثبوت میں ہے:

<p>کہ عادل کا خبر دینا اپنی ذات کے بارے میں کہ وہ صحابہ ہے جبکہ وہ ہم عصر ہو، خواجہ رتن کی طرح نہ ہو اپنی تعدیل کے حکم میں نہیں ہے۔ (ت)</p>	<p>اخبار العدل عن نفسه بانه صحابی اذا كان معاصرا لا كالتن لیس كتعدیله نفسه^۳۔</p>
---	---

^۱فتح القدیر کتاب الزکوٰۃ فصل فی البقر مکتبہ نوریہ رضویہ ستمبر ۱۲/ ۱۳۳

^۲الاصابة فی تمییر الصحابة خطبة الكتاب الفصل الثانی دار صادر بیروت ۸/۱

^۳مسلم الثبوت الاصل الثانی السنة مسئلة اخبار عن نفسه الخ مطبع انصاری دہلی ص ۱۹۸

کتنے صحابہ ہیں جن کی احادیث ائمہ حدیث قدیم و حدیث نے اپنے صحاح و مسانید و سنن معاجم میں تخریج فرمائیں نہ ان کے پاس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی فرمان تھا کہ فلاں ہمارے حضور بارگاہ علام پناہ سے شرف یاب ہو ان سے اس پر کوئی شہادت لی گئی نہ اور صحابہ کا محضر طلب ہو ان ثقات کا خود ہی کہا کہ:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ (ت)	سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
--	---

مسموع و مقبول ہوا۔

جیسا کہ افادہ فرمایا ہے امام ابو عمر بن عبدالبر نے استیعاب میں اور ثابت رکھا ہے اس پر حافظ الشان ابن حجر نے (ت)	كما افادہ الامام ابو عمر بن عبدالبر فی الاستیعاب و اقرہ علیہ حافظ الشان۔
---	--

شہرت وہ چیز ہے جس سے رشتہ خلافت درکنار رشتہ نسب کہ صدہا احکام حلال و حرام و حقوق و ذمام کا مدار ہے شرعاً و عقلاً اجماعاً عرفاً و طرح ثابت ہو جاتا ہے ہم شہادت دیتے ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پسر اطہر اور امام زین العابدین حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خلف مطہر میں سوا شہرت کے ہمارے پاس اس پر اور کیا دلیل ہے۔ فتاویٰ خلاصہ میں ہے:

لیکن نسب تو صورت اس کی یہ ہے کہ سنا کسی انسان سے تحقیق فلاں بیٹا فلاں کا فلاں ہے تو اس کو گنجائش ہے اس بات کی شہادت دے اس کی اگرچہ اس کے فرس پر اس کی ولادت کا اس نے معائنہ نہ کیا ہو، کیا نہیں دیکھتا کہ ہم گواہی دیتے ہیں اس بات کی کہ تحقیق ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو قحافہ کے بیٹے ہیں حالانکہ ہم نے ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا نہیں۔ (ت)	اما النسب فصورتہ اذا سمع من انسان ان فلاناً ابن فلان الغلانی، ومعہ ان یشہد بذلک وان لم یعیان الولادۃ علی فراشہ الا یری انا نشہد ان ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن ابی قحافۃ وما رأینا اباقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ¹ ۔
--	--

¹ خلاصۃ الفتاویٰ کتاب الشہادۃ الفصل الاول مکتبہ حبیبہ کوئٹہ ۵۲/۳

اور دونوں طریق ثبوت کرنا کافی سمجھا جائے تو تمام سلاسل اولیاء اللہ سے معاذ اللہ ہاتھ دھونا ہو کیا کوئی قادر ہے کہ شروع سلسلہ سے منتهی تک ہر بندہ خدا کا اپنے شیخ سے خلافت و اجازت پانان کے سوا اور کسی طریقہ اتیقہ سے ثابت کر سکے، حاشا وکلا تو اس کے انکار میں عیاذ باللہ تمام سلاسل کا انکار لازم آتا ہے۔ وہو کما تری (یہ وہ معاملہ جسے آپ سمجھتے ہیں) اور جب دلیل شرعی سے محمود کا سلسلہ سجادہ نشینی و خلافت ثابت تو خانقاہ مبارک میں رسم خرقہ پوشی سے اسے مانع ہونے کا کوئی حق حامد کو نہیں، نہ حامد خود کسی کا انکار قابل قبول ہو سکتا ہے۔ عقل و نقل کا قاعدہ اجماعیہ ہے کہ نفی پر مثبت مقدم ہوتا ہے دو ثقہ گواہی دیں کہ زید و ہندہ کا نکاح ہوا اور ہزار گواہ ہوں کہ نہ ہوا ان نانیوں کی بات ہر گز نہ سنی جائے گی کہ اس کا حاصل صرف اپنے علم کی نفی ہے یعنی ہمارے سامنے نہ ہوا اور اس سے نفی وقوع لازم نہیں آتی، اصول مسلمہ میں سے ہے:

المثبت مقدم علی النافی لان من یعلم حجة من لا یعلم۔	مثبت نافی پر مقدم ہے اس لئے کہ ہو جاتا ہے وہ حجت ہے اس پر جو نہیں جانتا۔ (ت)
--	--

الاشباہ میں ہے:

بینة النفی غیر مقبولة الا فی عشر (الی قوله) وفی ایمان الهدایة لافرق بین ان یحیط علم الشاهد اولاً ^۱	نفی کی دلیل غیر مقبول ہے مگر دس چیزوں میں ہدایہ کی کتاب الایمان میں ہے کہ نہیں فرق درمیان اس کے کہ گواہ کا علم احاطہ کرے یا نہ (ت)
---	--

دور کیوں جائے سلاسل طریقت ہی دیکھئے ہر سلسلہ میں بتوسط امام حسن بصری حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے انتساب موجود حالانکہ جماہیر اکبر ائمہ محدثین کہ فن رجال میں انھیں پر اعتماد اور انھیں کی طرف رجوع ہے۔ حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ان کے لئے سماع ہر گز نہیں مانتے مگر اسی قاعدہ عقلیہ و نقلیہ المثبت مقدم علی النافی لان من حفظ حجة علی من لم یحفظ (مثبت نافی پر مقدم ہے اس لئے کہ جس نے محفوظ رکھا اس کی بات حجت ہے اس پر جس نے محفوظ نہ رکھا) نے اتصال سلاسل میں اصلاً خلل نہ آنے دیا جب اثبات کے سامنے ایسے اکابر کی نفی مقبول نہ ہوئی تو آج کل کے کسی صاحب انکار کیا اثر ڈال سکتا ہے۔ رہا سو برس تک اس رسم کا بغزر

^۱ الاشباہ والنظائر کتاب القضاء والشهادات ادارة القرآن کراچی ۱/۵۲-۵۱-۳۵۱

مذکورہ ادا نہ ہونا وہ بعد ثبوت سجادہ نشینی کا قابل احتجاج ہے حامد کے یہاں چار سو برس تک روز عرس خرقہ پوشی نہ ہونے نے اسے ممنوع نہ کیا حالانکہ اول یہ امر اس کے خاندان میں نہ تھا تو محمود کے یہاں چار سو برس جاری رہ کر سو برس بعد منقطع ہونا کیا محل ہو سکتا ہے، شرع کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ: البقاء اسهل من الابتداء، ابتداء سے بقاء آسان ہے۔ (ت) بنی اسرائیل سے عاقلہ تابوت سیکنہ چھین لے گئے مد تہمدت کے بعد واپس آیا تھا تو کیا ان کا حق تبرک اس سے زائل ہو گیا تھا۔ قال اللہ تعالیٰ:

<p>اور کہا ان کو ان کے نبی نے تحقیق نشانی اس کی شاہی کی یہ ہے کہ آئے گا تابوت تمہارے پاس اس میں تمہارے رب کی طرف سے سکینت ہوگی۔ (ت)</p>	<p>"وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ" ¹</p>
---	---

یاجب قرامطہ مخذولین کعبہ معظمہ سے حجر اسود اکھیڑ کر ہجر کو لے گئے اور بائیس برس بعد مسلمانوں نے بحمد اللہ تعالیٰ واپس پایا تو کیا اہل اسلام یا اہل بیت الحرام کا حق تبرک و استلام اس میں باقی نہ رہا، یہ امور واضح ہیں نہایت درجہ روشن و صاف، والانصاف خیر الاوصاف واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔ (اور انصاف تمام اوصاف سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ پاک اور برتر سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ ت)

مسئلہ ۱۸۲:

<p>چہ می فرماید علمائے دین کہ، بردست کدام کس بیعت نمودن جائز و عدم جواز ست و کدام کس قابل مرشد شدن ست و باینمہ کسیکہ قابل بیعت نمود نیست و اگر کسی را بیعت نماید بحق اوشان چہ حکم ست۔</p>	<p>کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ کس شخص کے ہاتھ پر بیعت ہونا جائز ہے اور کس کے ہاتھ پر ناجائز ہے اور کون کون شخص مرشد ہونے کے قابل ہے اور باوجود ان سب باتوں کے جو شخص بیعت کرنے کے قابل نہیں اگر وہ کسی کو بیعت کرے اس کے حق میں کیا حکم ہے؟</p>
---	--

الجواب:

<p>بیعت گزفتن و در مسند ارشاد نشستن را از چار</p>	<p>بیعت لینے اور مسند ارشاد پر بیٹھنے کے لئے چار</p>
---	--

¹ القرآن الکریم ۲/۲۳۸

<p>شرطیں ضروری ہیں:</p> <p>ایک یہ کہ سنی صحیح العقیدہ ہو اس لئے کہ بدمذہب دوزخ کے لئے کتے ہیں اور بدترین مخلوق، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔</p> <p>دوسری شرط ضروری علم کا ہونا، اس لئے کہ بے علم خدا کو پہچان نہیں سکتا۔</p> <p>تیسری یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا اس لئے کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور مرشد واجب التعظیم ہے دونوں چیزیں کیے اکٹھی ہوں گی۔</p> <p>چوتھی اجازت صحیح متصل ہو جیسا کہ اس پر اہل باطن کا اجماع ہے۔</p> <p>جس شخص میں ان شرائط من سے کوئی ایک شرط نہ ہو تو اس کو پیر نہیں پکڑنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)</p>	<p>شرط ناگزیرست:</p> <p>یکے آنکہ سنی صحیح العقیدہ باشد زیرا کہ بدمذہبیاں سگان دوزخ اند بدترین خلق چنانچہ در حدیث آمدہ ست۔</p> <p>دوم عالم بلعلم ضروری بودن کہ ع بے علم نتواں خدا را شناخت</p> <p>سوم اجتناب کبار کہ فاسق واجب التوہین است و مرشد واجب التعظیم ہر دوچہ گو نہ بہم آید۔</p> <p>چہارم اجازت صحیحہ متصلہ کما اجمع علیہ اہل الباطن۔</p> <p>ہر کہ از نہایت شرطے رافاقدست اور انشاید پیر گرفتن۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
--	--

مسئلہ ۱۸۳: ۱۸ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں احمد ایک ولی اللہ امام وقت کا مرید و غلام اور امام ممدوح کی طرف سے مجاز و ماذون ہے بعد وصال شریف اپنے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احمد کو بوجہ کثرت ذنوب خیال تجدید بیعت آیا احمد نے اپنے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بعض تصانیف میں دیکھا تھا کہ اگر شیخ تک بوجہ وصال یا بعد کے وصول نہ ہو سکے اور تجدید بیعت چاہے تو شیخ کے کپڑے پر تجدید کرے بایں لحاظ احمد نے مولانا حسین بن حسن خلیفہ و سجادہ نشین حضرت شیخ سے جامہ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی استدعا کی مولانا نے فرمایا جب جانشین شیخ موجود ہے کپڑے کی کیا حاجت ہے۔ احمد کے بھی ذہن میں آیا کہ واقعی نیابت جانشین نیابت جامہ سے اتم واکمل ہونی چاہئے اس نیت سے مولانا کے ہاتھ پر بیعت کی مگر کبھی اپنا شیخ حضرت ولی اللہ امام ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا دوسرے کو نہ جاننا نہ قرأت شجرہ طیبہ میں کسی اور کا نام داخل کیا، نہ جو شجرے اپنے بیعت کرنے والوں کو دئے ان میں کبھی حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کوئی نام

لکھا اب جانشین موصوف کو بوجہ تجدید مذکور یہ خیال ہے کہ احمد میرا مرید ہے اور احمد اپنے ذہن میں اپنی بیعت اولیٰ پر ہے۔ اس صورت میں امر حق کیا ہے۔ احمد چاہتا ہے کہ اگر میرے خیال کی غلطی ثابت ہو تو میں تائب ہو کر از سر نو دست مولنا پر بیعت مستقلہ بجلاؤں اور اگر اسی کا خیال صحیح ہے تو شرع مطہر سے اس پر کیا دلیل ہے کہ باوصف یکہ احمد نے دوبارہ بیعت دست مولنا پر کی، مولنا کا مرید متصور نہ ہو۔ بینو اتوجروا

الجواب:

صورت مستفسرہ میں احمد کا خیال ہے صحیح ہے وہ اپنی بیعت اولیٰ پر ہے بوجہ تجدید مذکور جانشین موصوف کا مرید قرار نہ پائے گا۔

فانما الاعمال بالنیات وانما لكل امرئ ما نوى ¹	سوائے اس کے نہیں کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ ہر آدمی کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔ (ت)
--	---

شرع مطہر سے اس پر دلیل واضح حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل اور حضرت امیر المؤمنین امام العارفین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا قول ہے:

وناھیک بہما قدوة فی الدین۔	تیرے لئے ان دونوں حضرات کا دین میں پیشوا ہونا کافی ہے۔ (ت)
----------------------------	--

جب حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خطائے اجتہادی سے رجوع فرما کر دست حق پرست حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ پر تجدید بیعت چاہی ظالم کے ہاتھ سے زخمی ہو چکے تھے امیر المؤمنین علی تک وصول کی طاقت نہ تھی امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے لشکر کا ایک سپاہی گزرا اسے بلا کر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ہاتھ پر تجدید بیعت فرمائی اور روح اقدس جو اقدس رحمت الہی میں پہنچی، امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے یہ حال سن کر فرمایا:

ابی اللہ ان یدخل طلحة الجنة الا وبیعتی فی عنقه۔	اللہ عزوجل نے طلحہ کا جنت میں جانا نہ مانا جب تک میری بیعت ان کی گردن میں نہ ہو۔ (ت)
---	--

¹ صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحي قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱، صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انما الاعمال بالنیات قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/۱۲

دیکھو امیر المؤمنین نے اس بیعت کو اپنی ہی بیعت قرار دیا نہ کہ لشکری کی، اور حضرت طلحہ نے امیر المؤمنین ہی کو امیر المؤمنین مستحق بیعت سمجھا نہ کہ معاذ اللہ لشکری کو۔

<p>یہ دونوں برہان تیرے رب کی طرف سے ہیں اور تحقیق میں نے پیش کیا اس کو شریعت و طریقت کے محقق مولانا محب رسول عبدالقادر قادری بدایونی پر، اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے ہر بے حیا اور فتنین کے شر سے، پس اس کو ثابت رکھا اور اس کو صواب قرار دیا اور اس کو عجیب اور مستحسن قرار دیا، اور اللہ تعالیٰ پاک ہر عیب سے اور برتر ہے سب سے زیادہ جاننے والا اور اس کا علم جلیل اس کی بزرگی اتم اور مضبوط ہے۔ (ت)</p>	<p>ذٰلک برہانان من ربک وقد عرضتہ علی محقق الشریعة والطریقة مولینا محب الرسول عبدالقادر القادری البدایونی حفظہ اللہ تعالیٰ عن شر کل مجونی وفتونی فآقرہ و صوبہ واستحسنہ واعجبہ، واللہ سببحنہ وتعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ اتم واحکم۔</p>
--	--

مسئلہ ۱۸۴: از جالندھر محلہ راستہ متصل مکان ڈپٹی احمد جان صاحب مرسلہ محمد احمد خاں صاحب ۲۰ شوال ۱۳۱۳ھ اگر عورت نیک خصلت پابند شریعت و واقف طریقت اپنے ہاتھ پر عورتوں اور مردوں کو بیعت کرتا شروع کر دے تو از روئے طریقت اور شریعت یہ بیعت درست ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب مع عبارات تحریر فرمائیں۔

الجواب:

اولیائے کرام کا اجماع ہے کہ داعی الی اللہ کا مرد ہونا ضرور ہے لہذا سلف صالحین سے آج تک کوئی عورت نہ پیر بنی نہ بیعت کیا۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>ہر گز وہ قوم فلاں نہ پائے گی جنہوں نے کسی عورت کو والی بنایا، اس کو ائمہ کرام احمد و بخاری و</p>	<p>لن یفلح قوم ولو امرهم امرأة^۱ رواہ الائمة احمد و البخاری و الترمذی و النسائی</p>
---	---

^۱ صحیح البخاری کتاب الفتن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۵۲، جامع الترمذی ابوب الفتن امین کمپنی دہلی ۲/ ۵۱، سنن النسائی کتاب ادب

القضاة نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۰۴، مسند احمد بن حنبل عن ابی بکرۃ المکتب الاسلامیہ بیروت ۵/ ۵۱

عن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	ترمذی اور نسائی نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)
---------------------------------	--

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ میزان الشریعہ کتاب الاقضیہ میں فرماتے ہیں:

قد اجمع اهل الكشف على اشتراط المذكورة في كل داع الى الله تعالى ولم يبلغنا ان احدا من نساء السلف الصالح تصدرت لتربية المریدین ابا النقص النساء في الدرجة وان ورد الكمال في بعضهن كمریم بنت عمران وآسية امرأة فرعون فذلك كمال بالنسبة للتقوى والدين لا بالنسبة للحكم بين الناس وتسليكم في مقامات الولاية، وغاية امر المرأة ان تكون عابدة وزاهدة كرابعة العدوية ¹ ، والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه جل مجدده اتم واحكم۔ فقط	بیٹک اہل کشف نے اجماع کیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کے لئے مرد ہونا شرط قرار دینے پر، اور نہیں پہنچی کہ ہم کو خبر کہ سلف صالحین کی عورتوں میں سے کوئی عورت مریدین کی تربیت کرنے کے درپے ہوئی ہو ہمیشہ بوجہ عورتوں کے درجہ میں ناقص ہونے کے، اگرچہ ان کے بعض میں کمال وارد ہوا ہے۔ جیسے کہ مریم بن عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی، پس یہ کمال تقویٰ اور دین کے لحاظ سے ہے نہ کہ لوگوں کے درمیان حکومت کرنے کی نسبت سے اور ان کو مقامات ولایت میں چلانے کی وجہ سے عورت کی غایت امر یہی ہے کہ وہ عابدہ زاہدہ ہو، جیسا کہ رابعہ عدویہ بصریہ، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب سے زیادہ علم جاننے والا ہے اور اس کا علم بزرگ تر، اکمل اور مضبوط ہے۔ فقط۔ (ت)
--	---

رسالہ

نقاء السلافة في البعية والخلافة

ختم شد

¹ میزان الشریعہ الکبزی کتاب الاقضیہ مصطفیٰ البابی مصر ۲/ ۱۸۹

(مندرجہ ذیل مسئلہ فتاویٰ افریقہ سے منقول ہے)

مسئلہ ۱۸۵:

اگر زید کا پیر و مرشد نہ ہو تو وہ فلاح پائے گا یا نہیں؟ اور اس کا پیر و مرشد شیطان ہوگا یا نہیں؟ کیونکہ رب عزوجل حکم کرتا ہے:
وابتغوا الیہ الوسیلة اور ڈھونڈو طرف اس کی وسیلہ۔

الجواب:

ہاں اولیاء کرام قدسنا اللہ باسرا رہم کے ارشاد سے دونوں باتیں ثابت ہیں اور عنقریب ہم ان دونوں کو قرآن عظیم سے استنباط کریں گے، ایک یہ کہ بے پیرا فلاح نہ پائے گا، حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہ، عوارف المتعارف شریف میں فرماتے ہیں:

یعنی میں نے بہت اولیائے کرام کو فرماتے سنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی وہ فلاح نہ پائے گا۔	سبعت کثیرا من المشائخ یقولون من لم یر مفلحاً لا یفلح ^۱ ۔
---	---

دوسرے یہ کہ بے پیرا کا پیر شیطان ہے عوارف شریف میں ہے:

یعنی سیدنا بلذید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے	روی عن ابی یزید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
--	---------------------------------------

^۱ عوارف المعارف الباب الثانی مطبعة المشهد الحسینی ص ۷۸

انہ قال من لم یکن له استاذ فاما مہ الشیطان ^۱ ۔	مروی ہوا کہ فرماتے ہے جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔
---	---

رسالہ مبارکہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے:

یجب علی المرید ان یتادب بشیخ فان لم یکن له استاذ لا یفلح ابا هذا ابو یزید یقول من لم یکن له استاذنا فاما مہ الشیطان ^۲ ۔	یعنی مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیرا فلاح نہ پائے گا۔ یہ میں ابو یزید کہ فرماتے ہیں جس کا کوئی پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہے۔
--	--

پھر فرمایا:

سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق یقول الشجرة اذا انبتت بنفسها من غیر غارس فانها تورق ولكن لا تثمر كذلك المرید اذا لم یکن له استاذ یا خذ منه طریقة نفسا فنفسا فهو عابد هو اہ لا یجد نفاذا ^۳ ۔	یعنی میں نے حضرت ابو علی دقاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ پیڑ جب بے کس بونے والے کے آپ سے لگے تو پتے لاتا ہے مگر پھل نہیں دیتا یونہی مرید کے لئے اگر کوئی پیر نہ ہو جس سے ایک ایک سانس پر راستہ سیکھے تو وہ اپنی خواہش نفس کا پجاری ہے راہ نہ پائے گا۔
--	---

حضرت سیدنا میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ، سبع سنابل شریف میں فرمات ہیں:-

جو پیرت نیست پر تست ابلیس کہ راہ دین نہ زد دست از مکر و تلبیس^۴

(جب تیرا پیر نہیں ہے تو تیرا پیر ابلیس ہے کہ اس نے دین کی راہ ماری ہے مکر و فریب سے۔ ت)

یہ مقام بہت تفصیل و توضیح چاہتا ہے، فاقول: وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) فلاح دو قسم کی ہے:

اول: انجام کار رستگاری اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو، یہ عقیدہ اہلسنت میں ہر مسلمان کے لئے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے۔

^۱ عوارف المعارف الباب الثانی مطبعة المشهد الحسينی ص ۷۸

^۲ الرسالة القشيرية باب الوصية للمریدین مصطفی البابی مصر ص ۱۸۱

^۳ الرسالة القشيرية باب الوصية للمریدین مصطفی البابی مصر ص ۱۸۱

^۴ سبع سنابل

بلکہ ابتدائے اسلام میں کسی دور دراز پہاڑ یا گنٹام ٹاپو کے رہنے والے غافل جن کو نبوت کی خبر ہی نہ پہنچی اور دنیا سے صرف توحید پر گئے، بالاخر ان کے لئے بھی یہ فلاح ثابت۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل محشر اور انبیاء سے مایوس پھر کر میرے حضور حاضر ہوں گے میں فرماؤں گا انا لہا میں ہوں شفاعت کے لئے۔ پھر اپنے رب سے اذن چاہوں گا وہ مجھے اذن دے گا میں سجدے میں کروں گا ارشاد ہوا۔ یا محمد ارفع راسک وقال تسع وسل تعط واشفع تشفع اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا، اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔ میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت میری امت، فرمایا جائے گا جاؤ جس کے دل میں جو بھرا ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو، انہیں نکال کر میں دوبارہ حاضر ہوں گا سجدہ کروں گا وہی ارشاد ہوگا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنا جائے گا مانگو کہ دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ قبول ہے، میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت میری امت۔ ارشاد ہوگا جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو نکال لو، میں انہیں نکال کر سہ بارہ حاضر ہو کر سجدہ کروں گا فرمائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، اور جو کہو منظور ہے جو مانگو عطا ہے شفاعت کرو مقبول ہے، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، ارشاد ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم تر ایمان ہو اسے نکال لو میں انہیں نکال کر چھوٹی بار حاضر و ساجد ہوں گا ارشاد ہوگا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنیں گے مانگو کہ دیں گے شفاعت کرو کہ قبول کریں گے۔ میں عرض کروں گا الہی! مجھے ان کے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے تجھے ایک جانا ہے۔ ارشاد ہوگا یہ تمہارے سبب نہیں بلکہ مجھے اپنے عزت و جلال و کبریاء و عظمت کی قسم ہر مؤحد کو اس سے نکال لوں گا¹

اقول: یہ ان کے بارے میں رد شفاعت حضور نہیں بلکہ عین قبول ہے کہ حضور کے عرض کرنے ہی پر تو جہنم سے نکالے گئے، فقط یہ فرمایا گیا ہے کہ ان کو رسالت سے تو سل کا موقع نہ ملا مجرد و عقل جنتے ایمان کے لئے کافی تھی یعنی توحید اسی قدر رکھتے تھے، ثم اقول معنی حدیث کی یہ تقریر کہ ہم نے کی اس سے ظاہر ہوا کہ یہ اس حدیث صحیح کے معارض نہیں کہ فرمایا:

میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا ہوں گا جس

مازلت اتردد علی ربی فلا اقوم فیہ مقامالا

¹ صحیح البخاری کتاب التوحید باب کلام الرب یوم القیمة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۹-۱۱۸، صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات

الشفاعة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

<p>شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی، یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا کہ تمام مخلوق میں جتنی تمھاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہوا سے جنت میں داخل کر دو، (اسے احمد نے بسند صحیح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)</p>	<p>شفعت حتی اعطانی اللہ من ذلك ان قال يا محمد ادخل من امتك من خلق الله من شهدان لا اله الا الله يوما واحدا مخلصا ومات على ذلك رواه احمد¹ بسند صحيح عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔</p>
---	---

کہ یہاں کلام امت میں ہے تو یہاں لا اله الا اللہ سے پورا کلمہ طیبہ مراد ہے جیسا کہ انھوں نے امام احمد صحیح ابن حبان حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

<p>میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق ہو اور دل زبان کے۔ الہی! گواہ ہو جا اور تیری ہی گواہی کافی ہے کہ میں اپنے دل و زبان سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں سب باطل دینوں سے کنارہ کرتا ہوا خالص اسلام والا ہو کر، اور میں مشرکوں میں سے نہیں اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ (ت)</p>	<p>شفاعتی لمن شهدان لا اله الا الله مخلصا وان محمد رسول الله يصدق لسانه قلبه وقلبه لسانه²۔ اللهم اشهد وكفى بك شهيدا اني اشهد بقلبي ولساني انه لا اله الا الله وان محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حنيفا مخلصا وما انا من المشركين و الحمد لله رب العالمين۔</p>
---	---

دوم: کامل دستگیری کہ بے سبقت عذاب دخول جنت ہو اس کے دو پہلو ہیں:

اول: وقوع یہ مذہب اہلسنت میں محض مشیت الہی پر ہے جسے چاہے ایسی فلاح عطا فرمائے اگرچہ لاکھوں کبار کا مرتکب ہو اور چاہے تو ایک عسکرناہ صغیرہ پر گرفت کر لے اگرچہ لاکھوں حسنت رکھتا ہو۔

عہ: اگرچہ وہ ایسا کرے گا نہیں۔ (باقی صفحہ آئندہ)

¹ مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۸۱

² مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۰۷، موارد الطمان باب جامع فی البعث والشفاعة

حدیث ۲۵۹۴ المطبعة السلفية مكة المكرمة ص ۲۴۵

یہ عدل ہے اور وہ فضل:

جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے۔ (ت)

"فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ" ¹

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے بے گنتی اہل کبائر ایسی فلاح پائیں گے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

میری شفاعت میری امت سے کبیرہ گناہوں والوں

شفاعتی لاهل الكبائر من امتی۔ رواہ احمد ²

ارشاد تعالیٰ ہے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے وہ جو گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے، بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر نچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک نیکیاں برائیوں کی مٹادیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔ (ت)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

لِقَوْلِهِ تَعَالَى "وَيَجْزِي الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحَسَنَىٰ ۖ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّئِيمَ ۗ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ" ³
 وَقَوْلِهِ تَعَالَى "إِنْ تَجِدُوا كِبَارَ يَرْمَازَهُمْ عَنْهُ نَكْفُرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلَ كَرِيمًا" ⁴ قَوْلُهُ تَعَالَى
 "إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۗ ذَلِكَ ذِكْرُ الَّذِينَ لِلذِّكْرِ يُؤْتُونَ" ⁵ ۱۲ منه
 غفر له.

¹ القرآن الكريم ۲/۲۸۳

² سنن ابن داؤد کتاب السنۃ فی الشفاعۃ ۲/۲۹۹ و جامع الترمذی ابواب صفۃ القیمة ۲/۲۶، سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب ذکر

الشفاعۃ ۱/۲۳۱، سنن ابی سعید کبیری ۳/۳۲۹، مسند احمد بن حنبل عن انس دار الکتب الاسلامی بیروت ۳/۲۱۳، شعب ایمان حدیث ۳۱۰، ۳۱۱، دار الکتب العلمیہ بیروت ۷/۲۸۷، السنن الکبریٰ کتاب الجنایات دار صادر بیروت ۸/۱۷۰، موارد الظمان حدیث ۲۵۹۶ ص ۲۳۵ و

المعجم الکبیر حدیث ۱۱۳/۱۱۸۹

³ القرآن الكريم ۵۳/۳۱ و ۳۲

⁴ القرآن الكريم ۴/۳۱

⁵ القرآن الكريم ۱۱۳/۱۱۳

<p>کے لئے ہے (یہ حدیث احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان و حاکم و بیہقی نے انس بن مالک سے روایت کی، اور بیہقی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی، اور طبرانی نے معجم الکبیر میں عبد اللہ بن عباس سے اور خطیب نے کعب بن عجرہ سے اور عبد اللہ بن عمر سے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ت)</p>	<p>و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن حبان و الحاکم و البیہقی و صححه عن انس بن مالک و الترمذی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاکم عن جابر بن عبد الله و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس و الخطیب عن کعب بن عجرة و عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنہم اجمعین۔</p>
---	---

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

<p>مجھ سے میرے رب نے فرمایا تم کو اختیار ہے چاہے شفاعت لے لو چاہے یہ کہ تمہاری آدھی امت بلا عذاب داخل جنت ہو۔ میں نے شفاعت اختیار فرمائی کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کافی ہے کیا اسے سترے مومنوں کے لئے سمجھتے ہو۔ نہیں بلکہ وہ گناہگار آلودہ بزرگواروں سخت خطا کاروں کے لئے ہے۔ (یہ حدیث احمد نے بسند صحیح اور طبرانی نے معجم کبیر میں بہ سند جید عبد اللہ بن عمر سے روایت کی، اور ابن ماجہ نے ابن موسیٰ اشعری سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ت)</p>	<p>خیرت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانها اعم و اکنفی اترونها للمؤمنین المتقین لاولکنا للمذنبین المتلوثین الخطائین رواه الحمد¹ بسند صحیح و الطبرانی فی الکبیر باسناد جید عن ابن عمر و ابن ماجة عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنہم۔</p>
---	--

بلکہ وہ بھی ہونگے جن کے گناہ نیکیوں سے بدل دئے جائیں گے۔ قال اللہ تعالیٰ:

<p>اللہ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔</p>	<p>"فَاُولَٰئِكَ يَبْدِلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا" ۲</p>
--	--

¹ سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب ذکر الشفاعة ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۲۹، مسند احمد بن حنبل عبد اللہ بن عمر المکتب الاسلامی

بیروت ۷۵/۲

² القرآن الکریم ۷۰/۲۵

حدیث میں ہے ایک شخص روز قیامت حاضر لایا جائے گا، ارشاد ہوگا اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کر دو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام کئے وہ مقرر ہوگا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اعطوا مکان کل سیئۃ حسنة اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو۔ اب کہہ اٹھے گا کہ الہی! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا بنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے رواہ الترمذی^۱ عن ابن ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ترمذی نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔) بالجملہ وقوع کے لئے سوا اسلام اور اللہ ورسول کی رحمت کے اور کوئی شرط نہیں جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دوم: امید یعنی انسان کے اعمال، افعال، اقوال، احوال ایسے ہونا کہ اگر انہی پر خاتمہ ہو تو کرم الہی سے امید واثق ہو کہ بلا عذاب داخل جنت کیا جائے۔ یہی وہ فلاح سے جس کی تلاش کا حکم ہے کہ

جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت اور اس کی جنت کی طرف جس کی چوڑان آسمان وزمین کے پھیلاؤ کی مانند ہے۔ (ت)	"سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا عَرْضُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ" ۲
---	---

اس لئے کہ کسب انسانی اسی سے متعلق یہ پھر دو قسم:

اول: فلاح ظاہر، حاشا اس سے وہ مراد نہیں کہ نرے ظاہر دارو کو مطلوب جن کی نظر صرف اعمال جو ارجح پر مقصور ظاہر احکام شرع سے آراستہ اور معاصی سے منزہ کر لیا اور متقی بن گئے اگرچہ باطل ریا و عجب و حسد و کینہ و حب مدح و حب جاہ و محبت دنیا و طلب شہرت و تعظیم امراء و تحقیر مساکین و اتباع شہوات و مداہنت و کفران^۲ نعم و حرص، و بخل و طول^۳ امل و سوائے ظن و عناد حق اور اصرار باطل و مکر و غدر و خیانت و غفلت و قسوت^۴ و طمع و تملق^۵ و اعتماد خلق و نسیان خالق^۶ و نسیان موت و جرات علی اللہ و نفاق و اتباع شیطان و بندگی نفس و رغبت بطلالت^۷ و کراہت عمل^۸ و قلت خشیہ و جزع^۹ و عدم^{۱۰} خشوع و غضب^{۱۱} لنفس و تساہل^{۱۲} فی اللہ و غیر ہامملکات^{۱۳} آفات سے گندہ ہو رہا ہو جس سے مزبلہ پر زربفت

۱۔ دین میں سستی^۲ نعمتوں کی ناشکری^۳ لمبی آرزو^۴ دل کی سختی^۵ چالپوسی^۶ خدا کو بھول جانا^۷ باطل کی رغبت^۸ ڈر کی کمی^۹ بے صبری^{۱۰} خشوع کا نہ ہونا^{۱۱} نفس کے لئے ناراض ہونا^{۱۲} اللہ کے بارے میں سستی کرنا^{۱۳} ہلاک کرنے والی آفتیں (ت)

^۱ جامع الترمذی ابواب صفة جہنم باب ماجاء ان للنار نفیس الخ امین کینی دہلی ۸۳/۲

^۲ القرآن الکریم ۵۷/۲۱

کاخیمہ اوپر زینت اور اندر نجاست پھر کیا یہ باطنی خباثیں ظاہری صلاح پر قائم رہنے دیں گی،
 حاشا معاملہ پڑنے دیجئے کون کسی ناگفتنی ہے کہ نہ کہیں گے کون سی ناکردنی ہے کہ اٹھا کہیں گے اور پھر بدستور صالح عوام کی
 کیا گنتی آج کل بہت علمائے ظاہر اگر متقی ہیں بھی تو اسی قسم کے الامن شاء اللہ وقلیل ماہم (اگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اور وہ
 بہت تھوڑے ہیں۔ت) میں سے زیادہ مشرح کرتا مگر کیا فائدہ کہ حق تلخ ہوتا ہے اسے نفع پانا اور اپنی اصلاح کی طرف آنا
 درکنار بتانے والے کے اٹنے دشمن ہو جاتے ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ہزاروں اس نام علم پر کہ آجکل بہت بے دین مرتدین
 اللہ ورسول کی جناب میں کیسی کیسی سخت گالیاں بکتے لکھتے اور چھاپتے ہیں ان سے کان پر جوں نہ ریٹنگ، کہیں بے پروائی کہیں
 آرام خواہی، کہیں نیچری تہذیب کہیں طمع کی تخریب، کہیں ملاقات کا پاس کہیں اس کا ہراس (ڈر) کہ ان مرتدوں کا رد کریں،
 مسلمانوں کو ان کا کفر بتائیں تو یہ سر ہو جائیں گے اخباروں اشتہاروں میں ہماری مذمتیں گائیں گے، ہزاروں جھوٹے بہتان لگائیں
 گے کون اپنی عافیت تنگ کرے، ان ناپاک وجوہ کے باعث وہاں نموشی اور خود ان سے اعمال میں خطا بلکہ عقائد میں غلطی ہو
 سے کوئی بتائے تو نہ اب وہ تہذیب نہ آرام طلبی، نہ بے پروائی، نہ سلامت روی، بلکہ جامے سے باہر ہو کر جس طرح بنے اس کی
 عداوت میں گرجوشی حق کا جواب نہ بن آئے تو عناد و مکاہرہ سے کام لینا حتی کہ کتابوں کی عبارتیں گھڑ لیں، جھوٹے حوالے دل
 سے تراش لیں کہ کہیں اپنی ہی بات بالا رہے۔ عوام کے سامنے شیخی کر کر ہی نہ ہو یا وہ جو وعظ وغیرہ کے ذریعے سے مل رہتا ہے
 اس میں کھنڈت نہ پڑے۔ کیا اس کا نام تقویٰ ہے حاشا اللہ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگوئیوں کے مقابل وہ
 خواب خرگوش اور اپنے نفس کی بے جا حمایت میں یہ جوش و خروش، تو یہ کہتا ہے کہ اللہ اور رسول کی عظمت سے اپنے نفس کی
 عظمت دل میں سوا ہے۔ اب اسے کیا کیئے سوا اس کی طرف

<p>بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اس کی طرف لوٹنے والے ہمیں اور نہیں طاقت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ بلند تر عظمت والے کے۔ (ت)</p>	<p>انا لله وانا اليه راجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم</p>
---	---

باجملہ اس صورت کہ فلاح سے علاقہ نہیں صاف ہلاک ہے بلکہ فلاح ظاہر یہ کہ دل و بدن دونوں پر جتنے احکام الہیہ میں سب بجالا
 ئے، نہ کسی کبیرہ کا ارتکاب کرے، نہ کسی صغیرہ پر مصر رہے نفس کے خصائل ذمیرہ اگر دفع نہ ہو تو معطل رہیں، ان پر کار بند نہ
 ہو، مثلاً دل میں بخل ہے تو نفس پر جبر کر کے ہاتھ کشادہ رکھے، حسد سے تو محسود کی برائی ناچاہئے۔ علی هذا القیاس کہ یہ جہاد
 اکبر ہے اور اس کے بعد مواخذہ نہیں بلکہ اجر عظیم ہے۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>تین خصالتیں اس امت سے نہ جھوٹیں گی، حسد، بدگمانی اور بدشگونی، کیا میں تمہیں ان کا علاج نہ بتا دوں، بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو اور بدشگونی کے باعث کے سے کام رک نہ رہو (اس حدیث کو رستہ نے کتاب الایمان میں امام حسن بصری سے بے ذکر صحابہ سے روایت اور ابن عدی نے متصل ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے دل میں حسد آئے تو زیادتی نہ کرو اور بدگمانی آئے تو اسے جمانہ دو اور بدشگونی آئے تو رکو نہیں اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔ ت)</p>	<p>ثلاث لم تسلم منها هذا الامة الحسد و الظن و الطيرة الانبئكم بالخروج منها اذا ظننت فلا تحقق واذا حسدت فلا تبغ واذا تطيرت فامض، رواه رسته في كتاب¹ الایمان عن الامام الحسن البصری مرسلا ووصله ابن عدی عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ اذا حسدتم فلا تبغوا واذا ظننتم فلا تحققوا واذا تطيرتم فامضوا وعلی اللہ فتوکلوا²۔</p>
---	---

یہ فلاح قوی ہے اس سے آدمی سچا متقی ہو جاتا ہے۔ ہم نے اسے فلاح ظاہر بایں معنیوں کہا کہ اس میں جو کچھ کرنا نہ کرنا ہے اس کے احکام ظاہر و واضح ہو چکے ہیں "قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ"³۔ (بینک ہدایت ظاہر ہو گئی گمراہی سے۔ ت) دوم: فلاح باطنی کہ قلب و قالب و رذائل سے متخلی اور فضائل سے متجلی کر کے بقاپائے شرک خفی دل سے دور کئے جائیں یہاں تک کہ لا مقصود الا اللہ (کوئی مقصود نہیں سوائے اللہ کے۔ ت) پھر لا مشہود الا اللہ (کوئی نظر میں نہیں سوائے اللہ کے) پھر لا موجود الا اللہ (کوئی وجود ذاتی نہیں رکھتا سوائے اللہ کے) متجلی ہو یعنی اول ارادہ غیر سے خالی ہو پھر غیر نظر سے معدوم ہو پھر حق حقیقت جلوہ فرمائے کہ وجود اسی کے لئے ہے باقی سب ظلال و پر تو، یہ منتائے فلاح و فلاح احسان ہے۔ فلاح تقویٰ میں تو عذاب سے دور اور جنت کا چین تھا کہ:

جو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ ضرور

"فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ

¹کنز العمال بحوالہ سۃ فی کتاب الایمان حدیث ۷۸۹/۷۳۳ موسسة الرساله بیروت ۱۶/۲۷۸ و ۲۸

²کنز العمال بحوالہ عد عن ابی ہریرة حدیث ۷۴۴/۷۳۳ موسسة الرساله بیروت ۳/۲۶۱

³القرآن الکریم ۲/۲۵۶

فلاح کو پہنچا۔	فَقَدْ قَارَأَ ^۱
اور فلاح احسان سے اعظم ہے کہ عذاب کا کیا ذکر کسی قسم کا اندیشہ و غم بھی ان کے پاس نہیں آتا۔	
خبردار! اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (ت)	"اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" ۲

بہر حال اس فلاح کے لئے ضرور پیر و مرشد کی حاجت ہے چاہے قسم اول کی ہو یا دوم کی۔

اقول: اب مرشد بھی دو^۲ قسم ہے:

اول: عام کہ کلام اللہ و کلام الرسول ائمہ شریعت و طریقت و کلام علمائے دین اہل رشد و ہدایت ہے اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلام علماء، علماء کار ہنما کلام ائمہ ائمہ کا مرشد کلام رسول، رسول کا پیشوا کلام اللہ جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فلاح ظاہر ہو یا فلاح باطن اسے اس مرشد سے چارہ نہیں جو اس سے ہے بلاشبہ کافر ہے یا گمراہ اور اس کی عبادت برباد و تباہ۔
دوم: خاص کہ بندہ کسی عالم سنی صحیح العقیدہ صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے، یہ مرشد خاص جسے پیر و شیخ کہتے ہیں۔ پھر دو قسم ہے:

اول شیخ اتصال (بنائے فوقانی) یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے اس کے لئے چارہ نہیں شرطیں ہیں:

(۱) شیخ کا سلسلہ با اتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو، بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔ بعض لوگ بلا بیعت محض بزم وراثت اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت تو کی تھی مگر خلاف نہ ملی تھی بلا اذن مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا اس میں فیض نہ رکھا گیا لوگ براہ ہوس اس میں اذن و خلافت دیتے چلے آتے ہیں۔ یا سلسلہ فی نفسہ اچھا تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انقائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع ہے ان صورتوں میں اس بیعت

^۱ القرآن الکریم ۱۸۵/۳

^۲ القرآن الکریم ۲۲/۱۰

سے ہرگز اتصال حاصل نہ ہوگا، بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگے کی مت جدا ہے۔
(۲) شیخ سنی العقیدہ ہو بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک آج کل بہت کھلے ہوئے بد دینیوں بلکہ بے دینو حتیٰ کہ وہابیہ نے کہ سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں مکاری کے لئے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے۔ ہوشیار خبردار احتیاط احتیاط ے

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست

(بہت سے ابلیس انسانی شکلوں میں ہیں پس ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہئے۔ ت)

(۳) عالم ہوا قول علم فقہ اسی کی اپنی ضرورت کے قابل اور لازم کہ عقائد اہلسنت سے پورا واقف کفر و اسلام و ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بد مذہب نہیں کل ہو جائے گا ع

فمن لم يعرف الشرفیو ما یقع فیہ

(جو شر سے آگاہ نہیں آگاہ نہیں ایک دن اس میں پڑ جائیگا۔ ت)

صد ہاکلمات و حرکات ہیں جن سے کفر و لازم آتا ہے اور جاہل براہ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں، اول تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان کے قول یا فعل سے کفر سرزد ہو اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا کے مبتلا ہی رہے اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم الطبع جاہل ڈر بھی جائے تو یہ بھی کر لے مگر وہ جو سجادہ مشیخت پر ہادی و مرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت کہ خود ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے۔

جب اس سے کہا جائے اللہ تعالیٰ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھتی ہے گناہ کی۔ (ت)

"وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ" ¹

اور اگر ایسے ہی حق پرست ہوئے اور مانا تو کتنا، اتنا کہ آپ توبہ کر لیں گے۔ قول و فعل کفر سے جو بیعت فسخ ہو گئی اب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں اور شجرہ اس جدید شیخ کے نام سے دین اگرچہ شیخ اول ہی کا خلیفہ ہو یہ ان کا نفس کیونکر گورا کرے، نہ اسی پر راضی ہوں گے کہ آج سے سلسلہ بند کریں مرید کرنا چھوڑیں لاجرم وہی سلسلہ کہ ٹوٹ چکا جاری رکھیں گے لہذا علم عقائد ہونا لازم ہے۔

(۴) فاسق معلن نہ ہو، قول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد و فسق باعث فسخ نہیں مگر

¹ القرآن الکریم ۲۰۶/۲

پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب ہے۔ دونوں کا اجتماع باطل، تمییز الحقائق امام زلیخا وغیرہ میں دربارہ فاسق ہے:

امامت کے لئے اسے آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے اور شرع میں تو اس کی توہین واجب ہے۔ (ت)	فی تقدیمۃ للامامة تعظیمۃ قد وجب علیہم اھاآنتہ شرعاً ^۱ ۔
--	--

دوم: شیخ ایصال کہ شرائط مذکورہ کے ساتھ مفاسد نفس نفس کے فسادات و مکائد شیطان (شیطان کی مکاریاں) و مضائر ہوا (خواہشات کا شکار) سے آگاہ ہو، دوسرے کی تربیت جانتا اور اپنے متوسل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں حل فرمائے نہ محض سالک ہونہ نرا مجذوب، عوارف شریف میں فرمایا: یہ دونوں قابل پیری نہیں۔

اقول: اس لئے کہ اول خود ہنوز راہ میں ہے اور دوسرا طریق تربیت سے غافل، بلکہ مجذوب سالک ہو یا سالک مجذوب، اور اول اولیٰ ہے۔

اقول: اس لئے کہ وہ مراد ہے اور یہ مرید، پھر بیعت بھی دو قسم ہے:

اول: بیعت برکت کہ صرف تبرک کے لئے داخل سلسلہ ہو جانا آج کل عام بیعتیں یہی ہیں، وہ بھی نیک نیتوں کی، ورنہ بہتوں کی بیعت دنیاوی اغراض فاسدہ کے لئے ہوتی ہے۔ وہ خارج از بحث ہے۔ اس بیعت کے لئے شیخ ایصال کہ شرائط اربع کا جامع ہو بس ہے۔

اقول: بیکار یہ بھی نہیں، مفید اور بہت مفید، اور دنیا و آخرت میں بکار آمد ہے۔ محبوبان خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھا جانا ان سے سلسلہ متصل ہو جانا فی نفسہ سعادت ہے۔

اؤٹا: ان کے خاص غلاموں ساکان راہ سے اس امر میں مشابہت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جو جس قوم سے مشابہت پیدا کر لے وہ انہی میں سے ہے۔	من تشبه بقوم فهو منهم ^۲ ۔
---	--------------------------------------

^۱ تمییز الحقائق شرح کنز الدقائق باب الامامة الخ المطبعة الكبرى بولاق مصر ۱۳۳/۱

^۲ سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لبسل الشهرة آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۰۳، مسند احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۲/۵۰۹ و ۹۲

سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہرودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں:

<p>واضح ہو کہ خرقتے دو ہیں: خرقتے ارادات و خرقتے تبرک، مشائخ کامریدوں سے اصل مطالعہ خرقتے ارادات ہے اور خرقتے تبرک کو اس سے مشابہت ہے تو حقیقی مرید کے لئے خرقتے ارادات ہے اور مشابہت چاہنے والوں کے لئے خرقتے تبرک اور جو کسی قوم سے مشابہت چاہے وہ انہی میں ہے۔ (ت)</p>	<p>واعلم ان الخرقۃ خرقتان خرقۃ الارادۃ وخرقۃ التبرک والاصل الذی قصدہ المشایخ للمریدین خرقۃ الارادۃ وخرقۃ التبرک تشبہ بخرقۃ الارادۃ فخرقۃ الارادۃ للمرید الحقیقی وخرقۃ التبرک للمتشبہ ومن تشبہ بقوم فهو منهم¹ -</p>
---	---

تایما: ان غلامان خاص کے ساتھ ایک سلک میں منسلک ہونا ع

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

(بلبل کو یہی کہ پھول کی صحبت ہو کافی ہے۔ ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>وہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا۔</p>	<p>هم القوم لا یشتقی بہم جلیسہم² -</p>
---	---

تایما: محبوبان خدا آئیہ رحمت ہیں، وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کر لیتے ہیں اور اس پر نظر رحمت رکھتے ہیں امام یکتا سیدی ابوالحسن نورالمذہب والدین علی قدس سرہ، بحجۃ الاسرار شریف میں فرماتے ہیں: حضور پر نور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کہ اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقتے پہننا ہو کیا وہ آپ کے مریدوں میں شمار ہو گا فرمایا:

<p>جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دے گا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے</p>	<p>من انتہی الی وتسلی لی قبلہ اللہ تعالیٰ وتاب علیہ ان کان علی سبیل مکروہ وهو من جملة اصحابی وان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل اصحابی واهل مذہبی وکل محب</p>
--	--

¹ عوارف المعارف الباب الثانی عشرۃ مطبعة الشہد الحسینی القاہرۃ ص ۷۹

² جامع الترمذی ابواب الدعوات ۲/ ۱۹۹ و مسند احمد بن حنبل ۲/ ۲۵۳ و ۳۵۹ و ۳۸۳

<p>لی الجنة^۱۔</p>	<p>میں ہے اور میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا (والحمد لله رب العالمین)</p>
------------------------------	---

دوم: بیعت ارادت کہ اپنے ارادہ و اختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادی برحق و اصل حق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کر دے اسے مطلقاً اپنا حاکم و مالک و متصرف جانے، اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے کوئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ رکھے اس کے لئے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے صحیح نہ معلوم ہوں انھیں افعال خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل سمجھے اپنے عقل کا قصور جانے، اس کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ ہو کر رہے۔ یہ بیعت سا لکین ہے اور یہی مقصود و مشائخ مرشیدین ہے۔ یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے یہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لی ہے جسے سیدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

<p>بايعنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على السمع والطاعة في العسر واليسر والمنشط والمكره وان لاننازع الامر اهله^۲۔</p>	<p>ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری ہر خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون چرانہ کریں گے،</p>
--	---

شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم اور اللہ کے حکم میں مجال دم زدن نہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

<p>"وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ</p>	<p>کسی مسلمان مرد و عورت کو نہیں پہنچتا کہ جب اللہ و رسول کسی معاملہ میں کچھ فرمادیں تو پھر انھیں کام کا کوئی اختیار رہے اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی</p>
--	---

^۱ بهجة الاسرار ذكر فصل اصحابه وبشرهم مصطفى البابی مصر ص ۱۰

^۲ صحیح بخاری کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سترون بعدی امور قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۵۱۰۴، صحیح مسلم

کتاب الامارۃ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیۃ له، قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱۲۴

صَلَّا مُؤْمِنًا ① " ۱
 کرے وہ کھلا گمراہ ہوا۔

عوارف شریف میں ارشاد فرمایا:

دخوله في حكم الشيخ دخوله في حكم الله ورسوله
 واحياء سنة البايعة ۲۔
 شیخ کے زیر حکم ہونا اللہ ورسول کے زیر حکم ہونا ہے اور اس
 بیعت کی سنت کا زندہ کرنا۔

نیز فرمایا:

ولا يكون هذا الالمريد حصر نفسه مع الشيخ وانسلخ
 من ارادة نفسه وفنى في الشيخ بترك اختيار نفسه ۳۔
 یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لئے جس نے اپنی جان کو شیخ کی
 قید کر دیا اور پانے ارادے سے بالکل باہر آیا اپنا اختیار چھوڑ کر
 شیخ میں فنا ہو گیا۔

پھر فرمایا:

ويحذر الاعتراض على الشيوخ فانه السم القاتل
 للمريد ين، وقل ان يكون مرید يعترض على الشيخ
 بباطنه فيفلسح، ويذكر المرید في كل ما اشكل عليه
 من تصارييف الشيخ قصة الخضر عليه السلام كيف
 كان يصدر من الخضر قصاريف ينكرها موسى، ثم لما
 كشف له عن معناها بان بزل موسى وجه الصواب في
 ذلك فهكذا ينبغى للمريد ان يعلم ان كل تصرف
 اشكل عليه صحته من الشيخ عند الشيخ فيه
 پیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مریدوں کے لئے زہر قاتل
 ہے۔ کم کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل میں شیخ پر کوئی اعتراض
 کرے پھر فلاح پائے، شیخ کے تصرفات سے جو کچھ اسے صحیح نہ
 معلوم ہوتے ہوں ان میں خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات
 یاد کر لے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں بظاہر جن
 پر سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا،
 بے گناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے
 ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی ہے تھا جو انھوں نے کہا، یوں ہی
 مرید کو یقین رکھنا چاہئے کہ شیخ کا جو فعل

۱ القرآن الکریم ۳۳/۳۶

۲ عوارف المعارف الباب الثانی عشر مطبعة المشهد الحسينی قاہرہ ص ۷۸

۳ عوارف المعارف الباب الثانی عشر مطبعة المشهد الحسينی قاہرہ ص ۷۸

بیان وبرهان للصحة ¹	مجھے صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ شیخ کے پاس اس کی صحت پر دلیل قطعی ہے۔
--------------------------------	--

اما ابو القاسم قشیری رسالہ میں فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبد الرحمن سلمیٰ کو فرماتے سنا کہ ان سے ان کے شیخ حضرت ابو سہل صلحو کی نے فرمایا:

من قال الاستاذة لم، لا يفلح ابدا ²	جو اپنے پیر سے کسی بات میں کیوں کہے گا کبھی فلاح نہ پائے گا۔
---	--

نسأ الله العفو والعافية (اللہ تعالیٰ سے ہم معافی اور عافیت ک دعا کرتے ہیں۔ ت) جب یہ اقسام معلوم ہوئے تو اب حکم مسئلہ کی طرف چلے، مطلق فلاح کے لئے مرشد عام کی قطعاً ضرورت ہے۔ فلاح تقویٰ ہو یا فلاح احسان مرشد سے جدا ہو کر ہر گز نہیں مل سکتی اگرچہ مرشد خاص رکھتا بلکہ خود مرشد خاص بنتا ہو، اقول: (میں کہتا ہوں۔ ت) پھر اس سے جدائی دو طرح ہے:

اول: صرف عمل میں جیسے کسی کبیرے کا مرکتب یا صغیرے پر مصر، اور اس سے بدتر ہے وہ جاہل کہ علماء کی طرح رجوع ہی نہ لائے اور اس سے بدتر کہ باوصف جہل ذی رائے بنے، احکام علماء میں اپنی رائے کو دخل دے یا حکم کے خلاف اپنے یہاں کے باطل رواج پر اڑے اور اسے حدیث و فقہ سے بتا دیا جائے کہ یہ رواج بے اصل ہے جب بھی اس کو حق کہے، بہر حال یہ لوگ فلاح پر نہیں۔ اور بعض بعض سے زائد ہلاکت میں ہیں مگر صرف ترک عمل کے سبب نہ بے پیرا ہوں نہ اس کا پیر شیطان جبکہ اولیاء و علمائے دین کا سچے دل سے مقتد ہو اگرچہ شامت نفس نافرمانی پر لائے کہ بیعت جس طرح باعتبار پیر خاص دو قسم تھی یوں ہی باعتبار مرشد عام بھی، اگر اس کے حکم پر چلتا ہے، بیعت ارادت رکھتا ہے ورنہ بیعت برکت سے خالی نہیں کہ ایمان و اعتقادات تو ہے تو گنہ گار سنی اگر کسی پیر جامع شرائط اربعہ کا مرید ہے فہما اور نہ بوجہ حسن اعتقاد مرشد عام کے منتسبوں میں ہے اگرچہ نا فرمانی کے باعث فلاح پر نہیں دوم منکر ہو کہ جدائی مثلاً (۱) وہ ابلیس مسخرے کہ علمائے دین پر ہنستے اور ان کے احکام کو لغو سمجھتے ہیں انہی میں وہ جھوٹے مدعیان فقر جو کہتے ہیں کہ عالموں فقیروں کی سدا سے ہوتی آئی ہے

¹ عوارف المعارف الباب الثانی عشرہ مطبعہ المشہد الحسینی قاہرہ ص ۹۷

² رسالة القشيرية باب حفظ قلوب المشايخ وترك الخلاف عليهم مصطفى البابی مصر ص ۱۵۰

یہاں تک کہ بعض خبیثوں صاحب سجادہ بلکہ قطب وقت بننے والوں کو یہ لفظ کہتے سنے گئے کہ عالم کون ہے۔ سب پنڈت ہیں، عالم تو وہ جو انبیائے نبی اسرائیل کے سے معجزے دکھائے (۲) وہ دہرے طہر فقیر و ولی بننے والے کو کہتے ہیں شریعت راستہ ہے ہم تو پہنچ گئے، ہمیں راستے سے کیا کام، ان خبیثوں کا رد ہمارے رسالے "مقال عرفا باعزاز شرع و علماء" میں ہے، اما ابوالقاسم قشیری قدس سرہ، رسالہ مبارک میں فرماتے ہیں:

<p>یعنی سیدی ابو علی روز باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغدادی ہیں۔ مصر میں اقامت فرمائی اور اسی میں ۳۲۲ھ میں وفات پائی، سیر الطائفہ جنید و حضرت ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اصحاب سے ہیں، مشائخ میں ان سے زیادہ علم طریقت کسی کو نہ تھا۔ اس جناب میں سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سنتا اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہیں اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا کہ احوال کا اختلاف مجھ پر کیوں اثر نہیں ڈالتا، فرمایا ہاں پہنچا تو ضرور مگر کہاں تک جہنم تک،</p>	<p>ابو علی الروذباری بغدادی اقام بمصر ومات بها سنة اثنتين وعشرين وثلثمائة صحب الجنيد والنوري اظرف المشائخ واعلمهم بالطريقة سئل عن يسوع الملاهي ويقول هي لي حلال لاني وصلت الي درجة لا تؤثر في اختلاف الاحوال فقال نعم قدر وصل ولكن الي سقر۔¹</p>
--	---

عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ، کتاب البواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں فرماتے ہیں فرماتے ہیں: حضور سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ کہتے ہیں ان التکالیف کانت وسیلة الی الوصول وقد وصلنا شریعت کے احکام تو وصول کے وسیلہ تھے اور ہم دار صل ہو گئے، فرمایا صدقوا فی الوصول ولكن الي سقر والذی یسرق ویزنی خیر من یعتقد ذلك² وہ سچ کہتے ہیں، واصل تو ضرور ہوئے مگر جہنم تک، چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہے۔

(۳) وہ جاہل اجہل یا ضال اضل کہ بے پڑھے کتابیں پڑھ کر بزعم خود عالم بن کر ائمہ سے بے نیاز ہو بیٹھے جیسا کہ قرآن وحدیث ابو حنیفہ و شافعی سمجھتے تھے ان کے زعم میں یہ بھی سمجھتے ہیں بلکہ ان سے بھی

¹ الرسالة القشيرية منهم ابو علی احمد بن محمد الروذباری مصطفی البابی مصر ص ۲۶

² البواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر المبحث السادس والعشرون دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۳، ۲/۲۴

بہتر کہ انھوں نے قرآن و حدیث کے خلاف حکم دئے، یہ ان کی غلطیاں نکال رہے ہیں، یہ گمراہی بددین غیر مقلد ہے۔
(۴) اس سے بدتر وہابیت کی اصل علت کہ تقویۃ الایمان پر سر منڈا بیٹھے، اس کے مقابل قرآن و حدیث پس پشت پھینک دئے اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم تک اس ناپاک کتاب کے طور معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اور یہ اللہ و رسول کو بیٹھ دے کر اسی کے مسائل پر ایمان لائیں۔

(۵) ان سے بدتر ان میں دیوبندی کہ انھوں نے گنگوہی و نانوتوی و تھانوی اپنے اہبار و رہبان کفر کو اسلام بنانے کے لئے اللہ و رسول کو سخت سخت گالیاں قبول کیں۔

(۶) قادیانی (۷) نیچیری (۸) چکڑالوی (۹) روافض (۱۰) خوارج (۱۱) نواصب (۱۲) معتزلہ و غیر ہم۔

بالجملہ جملہ مرتدین یا ضالین معاندین دین کہ سب مرشد عام کے مخالف و منکر ہیں، یہ اشد ہالک ہیں اور ان سب کا پیر شیطان اگرچہ بظاہر کسی کی بیعت کا نام لیں بلکہ خود پیر و ولی و قطب بنیں۔ قال اللہ تعالیٰ:

<p>شیطان نے انھیں اپنے گھیرے میں لے کر اللہ تعالیٰ کی یاد بھلا دی وہی شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔</p>	<p>" اِسْتَوَدَّ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ " ۱</p>
--	--

فلاح تقویٰ

اقول: (میں کہتا ہوں) اس کے لئے مرشد خاص کی ضرورت بایں معنی نہیں کہ بے اس کے یہ فلاح مل ہی نہ سکے یہ جیسا کہ اوپر گزرا، فلاں ظاہر ہے اس کے کلام واضح ہیں، آدمی اپنے علم سے یا علماء سے پوچھ پوچھ کر متقی بن سکتا ہے اعمال قلب میں اگرچہ بعض دقائق ہیں مگر محدود اور کتب ائمہ مثل امام ابوطالب مکی و امام حجتہ الاسلام الی وغیر ہما میں مشروح تو بے بیعت بھی اس کی راہ کشادہ اور اس کا دروازہ مفتوح، یہ جب کہ اسی قدر پر اقتصار کرے تو ہم اوپر بیان کر آئے کہ غیر متقی سنی بھی بے پیرا نہیں،

۱ القرآن الکریم ۵۷/ ۱۹

متقی کیونکر بے پیرا، یا معاذ اللہ مرید شیطان ہو سکتا ہے اگرچہ کسی کا ص کے ہاتھ پر بیعت نہ کی ہو کہ یہ جس راہ میں ہے اس میں مرشد عام کے سوا مرشد خاص کی ضرورت ہی نہیں، تو جتنا پیرا سے درکار ہے حاصل ہے۔ تو اولیاء کا قول دوم کہ جس کے لئے شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے اس سے متعلق نہیں ہو سکتا اور قول اول کہ بے پیرا فلاح نہیں پاتا۔ یہ تو بدہدایت اس پر صادق نہیں فلاح تقویٰ بلاشبہ فلاح ہے اگرچہ فلاح احسان اس سے اعظم و اجل ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

<p>اگر تم گناہوں سے بچے تو ہم تمہاری برائیاں مٹادیں گے اور تمہیں عزت والے مکان میں داخل فرمائیں گے۔</p>	<p>"إِنْ تَجْتَنِبُوا كِبَايَرِمَاتُهُمْ عَنْهُ نَكْفُرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مَدْخَلًا كَرِيمًا" ①</p>
---	---

یہ بلاشبہ نفوز عظیم ہے مولیٰ تعالیٰ نے اہل تقویٰ و اہل احسان دونوں کے لئے اپنی معیت ارشاد فرمائی:

<p>بے شک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے اور ان کے جو اہل احسان ہیں۔</p>	<p>"إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ" ②</p>
---	--

یہ کیسا افضل عظیم ہے اور فلاح کے لئے کیا چاہئے اقول بات یہ ہے کہ تقویٰ عموماً ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور اس فلاح اعلیٰ یعنی عذاب سے رستگاری کے لئے بفضل الہی حسب وعدہ صادقہ کافی و وانی، احسان یعنی سلوک راہ ولایت اعلیٰ درجے کا مطلب و محبوب ہے مگر اس کی طرح فرض نہیں ورنہ اولیاء کے سوا کہ ہر دور میں صرف ایک لاکھ بیس ہزار ہوتے ہیں باقی کروڑ ہا کروڑ مسلمان ہزار ہا علماء و صلحاء سب معاذ اللہ تارک فرض و فساق ہوں اولیاء نے بھی کبھی اس راہ کی عام دعوت نہ دی کروڑوں میں سے معدودے چند کو اس پر چلایا اور اس کے طالبوں میں سے بھی جسے اس بار کے قابل نہ پایا واپس فرمایا فرض دے واپس کرنا کیونکر ممکن تھا:

<p>اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت بھر اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنے کی جو اسے دیا ہے۔ (ت)</p>	<p>"لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا" ③ "لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا أَتَاهَا" ④</p>
--	--

① القرآن الکریم ۳۱/۴

② القرآن الکریم ۱۲/۱۲۸

③ القرآن الکریم ۲/۲۸۶

④ القرآن الکریم ۶۵/۷

عوارف شریف میں ہے:

<p>جو شخص خرقة تبرک کا خواہاں ہے تو اس کا مقصود صرف یہ ہے کہ وہ صوفیائے کے اس لباس سے برکت حاصل کرے اس کے لئے وہ تمام شرائط مخلوق نہیں رکھے جاتے جو خرقة و ارادت کے لئے ضروری ہیں بلکہ صرف اتنا کہیں گے کہ شریعت کا پابند رہے اور اولیاء کی صحبت اختیار کرے شاید اس کی برکت سے خرقة ارادت کا اہل کر دے یہی وجہ ہے کہ خرقة تبرک تو ہر طالب حقیقت کو دیا جاسکتا ہے مگر خرقة ارادت صرف طلب صادق کے لئے مخصوص ہے۔ (ت)</p>	<p>اما خرقة التبرک فیطلبها من مقصوده التبرک بزی القوم ومثل هذا لا یطلب بشرائط الصحة بل یوصی بلزوم حدود الشرع ومخالطة هذا الطائفة لتعود علیه برکتهم ویتأدب بآدابهم فسوف یرقیه ذلک الی الالهیة الخرقۃ الارادة فعلی هذه خرقۃ التبرک مبذولة لكل طالب وخرقة الارادة منوعة الامن الصادق الراغب¹</p>
---	--

تو ظاہر ہوا کہ اس کا ترک نافی فلاح نہیں۔ نہ کہ معاذ اللہ مرید شیطان کر دے۔ اکابر علماء وائمہ میں ہزار ہا وہ گزرے ہیں جن سے یہ بیعت خاصہ ثابت نہیں یا کی تو آخر عمر میں بعد حصول مرتبہ امامت اور وہ بھی بیعت برکت جیسے امام ابن حجر عسقلانی نے سیدی مدین قدس سرہ کے دست مبارک پر، اقول ہاں جو اس کا ترک بوجہ انکار کرے اسے باطل و لغو جانے وہ ضرور گمراہ اور بے فلاں و مرید شیطان ہے جب کہ اس انکار مطلق ہو، اور اگر اپنے عصر و مصر میں کسی کو بیعت کے لئے کافی نہ جانے تو اس کا حکم اختلاف منشا سے مختلف ہوگا، اگر یہ اپنے تکبر کے باعث ہے تو "الْبَيْسُ فِي جَهَنَّمَ مَشْوَى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ" ² "سبیا جہنم میں متکبروں کا ٹھکانا نہیں، اور اگر بلا وجہ شرعی اپنی بدگمانی کے باعث سب کو نابل جانے تو یہ بھی میری کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ مفلح نہیں۔ اور اگر ان میں وہ باتیں ہیں کہ اشتباہ میں ڈالتی ہیں اور یہ بنظر احتیاط بچتا ہے تو الزام نہیں۔

<p>بیشک احتیاط میں داخل ہے، برا پہلو بچنے کے لئے سوچ لینا جس بات میں تجھے دغدغہ ہو اسے چھوڑ کر وہ اختیار کر جو بے دغدغہ ہو۔</p>	<p>ان من الحرم سوء الظن دع ما یریک الی ما لا یریک۔</p>
---	--

¹ عوارف المعارف الباب الثانی عشر مطبعة المشهد الحسینی قاہرہ ص ۸۰

² القرآن الکریم ۳۹/۶۰

فلاح انسان

فلاح انسان کے لئے بے شک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں اور اس کے ہاتھ پر بھی بیعت ارادت ہو، بیعت برکت یہاں بس نہیں اس راہ میں وہ شدید باریکیاں اور سخت تاریکیاں ہیں کہ جب تک کامل مکمل اس راہ کے جملہ نشیب و فراز سے آگاہ و ماہر حل نہ کرے حل نہ ہوں گے نہ کتب سلوک کا مطالعہ کام دے گا کہ یہ دقائق تقویٰ کی طرح محدود نہیں جن کا ضبط کتاب کر کے الطرق الی اللہ بعدد انفس الخلائق اللہ تک راستے اتنے ہیں جتنی تمام مخلوقات کی سانسیں، حضور سیدنا غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

<p>ان اللہ لایتنجلی لعبد فی صفتین ولا فی صفة لعبدین¹ الخ۔ رواه فی البهجة الشریفة وفیہ ثنیا یطول شرحها۔</p>	<p>اللہ تعالیٰ عزوجل نہ ایک بندے پر دو صفتوں میں تجلی فرمائے نہ ایک صفت سے دو بندوں پر (یہ ارشاد مبارک بجمہ الاسرار شریف میں روایت کیا اور اس میں ایک استثناء ہے جس کی شرح طویل ہے۔ت)</p>
---	---

اور ہر راہ کی دشواریاں، باریکیاں، گھٹائیاں جدا ہیں جن کو نہ یہ خود سمجھے سکے گا نہ کتاب بتائے گی اور وہ پرانا دشمن مکار پر فن ابلیس لعین ہر وقت ساتھ ہے۔ اگر بتانے والا آنکھیں کھولنے والا ہاتھ پکڑنے والا مدد فرمانے والا ساتھ نہ ہو تو خدا جانے کس کھوہ میں گرائے کس گھٹائی میں ہلاک کرے، ممکن ہے کہ سلوک درکنار معاذ اللہ ایمان تک ہاتھ سے جائے جیسا کہ اس کا کہنا بارہا واقع ہو چکا ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابلیس کے مکر کو رد فرمانا اور اس کا کہنا اے عبدالقادر! تمہیں تمہارے علم نے بچا لیا ورنہ اسی دھوکے سے میں نے ستر اہل طریق ہلاک کئے ہیں، معروف و مشہور اور کتب ائمہ مثل بجمہ الاسرار شریف وغیرہا میں مروی (یعنی یہ روایت لکھی ہوئی ہے) و مسطور۔

اقول: حاشا یہ مرشد عام کا عجز نہیں بلکہ اس کے سمجھنے سے سالک کا عجز ہے مرشد عام میں سب کچھ ہے "مَا قَرَّ طَنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ"² ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھانہ رکھی مگر احکام

¹ بهجة الاسرار فصول من كلامه مرصعاً بشيئ من عجائب احواله مصطفى البابی مصر ص ۸۲

² القرآن الکریم ۶/۳۸

ظاہر عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جس کے سبب عوام کو علماء علماء کو ائمہ، ائمہ کو رسول کی طرف رجوع فرض ہوئی کہ:

"فَسَاءَ مَا أَهْلَ الدِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ" ۱	ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔
--	---------------------------------------

یہی حکم یہاں بھی ہے اور یہاں اہل اللہ کروہ مرشد خاص باوصاف مذکورہ ہے تو جو اس راہ میں قدم رکھے اور (۱) کسی کو پیر نہ بنائے (۲) کسی مبتدع (۳) کسی جاہل کا مرید ہو جو پیر اتصال بھی نہیں (۴) ایسے پیر کا مرید ہو جو صرف پیر اتصال ہے قابل ایصال نہیں اور اس کے بھروسے پر یہ راہ طے کرنا چاہے (۵) شیخ ایصال ہی کا مرید ہو مگر خود رائی برتے اس کے احکام پر نہ لچے تو یہ شخص اس فلاح کو نہ پہنچے گا اور اس راہ میں ضرور اس کا پیر شیطان ہوگا جس سے تعجب نہیں کہ اسے فلاح بلکہ نفس ایمان سے دور کر دے والعیاذ باللہ رب العالمین اقول: بلکہ اس کا نہ ہونا ہی تعجب ہے یہ نہ سمجھو کہ غلطی پڑے گی تو اسی قدر کہ اس راہ میں بکے گا یہ فرض نہ تھی کہ اس کے نہ پانے سے اصلی فلاح نہ رہے۔ نہیں نہیں عدد لعین تو دشمن ایمان ہے وقت و موقع کا منتظر ہے وہ کرشمے دکھاتا ہے جن سے عقائد ایمانی پر حرف آتا ہے۔ آدمی ایک بات سنے ہوئے ہے اور اب آنکھوں سے اس کے خلاف دیکھے تو کس قدر مشکل ہے کہ اپنے مشاہدے کو غلط جانے اور اسی اعتقاد پر جما رہے حالانکہ لیس الخبر کا المعاینۃ شنیدہ کے بعد مانند دیدہ (سنی ہوئی بات دیکھنے کے مانند کب ہو سکتی ہے۔ ت) پیر کامل کو چاہئے کہ ان شبہان کا کشف کرے۔ رسالہ مبارک اما قشیری میں ہے:

اعلم ان في هذه الحالة قلباً يخلو المرید في اوان خلوته في ابتداء ارادته من الوسادس في الاعتقاد ^۲ الى آخر ما افادوا جاد علينا به وعليه رحمة الملك الجواد۔	واضح ہو کہ اس حالت میں ابتدائے ارادت کے زمانہ خلوت میں کم کوئی مرید ہوگا جسے عقائد میں وسوسہ نہ آتے ہو آخر مفید او جید بیان تک، اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ (ت)
--	---

ثم اقول: غالب یہی ہے کہ بے پیر اس راہ کا چلنے والا ان آفتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے اور گرگ شیطان اسے بے راعی کی بھیڑ پا کر نوالہ کر لیتا ہے اگرچہ ممکن کہ لاکھوں میں ایک ایسا ہو جسے

^۱ القرآن الکریم ۱۶/۴۳، ۲۱

^۲ الرسالة القشيرية باب الوصية للمريدين مصطفى البآبي مصر ص ۱۸۲

جذب ربانی ہی کفایت و کفالت کرے اور بے توسط پیرا سے مکائد نفس و شیطان سے بچا کر نکال لے جائے اس کے لئے مرشد عام مرشد خاص کا کام دے گا۔ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے مرشد خاص ہوں گے کہ بے توسط نبی کوئی وصول ممکن نہیں مگر یہ ہے تو نہایت نادر ہے اور نادر کے لئے حکم نہیں ہوتا **ثم اقول**: بے مرشد خاص ارہ میں قدم رکھنے والوں میں بڑا خوش نصیب وہ ہے کہ ریاضتیں چلے مجاہدے کرے اور اس پر اصلاح یاب نہ ہو راہ ہی نہ کھلے جس کی شواہد پیش آئیں یہ اپنی فلاح تقویٰ پر قائم رہے گا و شرط سے: ایک یہ کہ اس کا مجاہدہ اسے عجب نہ دلائے اپنے آپ کو اور اس سے اچھا نہ سمجھنے لگے، ورنہ فلاح تقویٰ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ دوسرے یہ کہ عظیم محنتوں کے بعد محرومی کی تنگ دلی کسی عظیم امر میں نہ ڈال دے کہ کوئی کلمہ سخت کہہ بیٹھے یا دل سے منکر ہو جائے کہ اس وقت فلاں تو درکنار اس کا پیر شیطان ہو جائے گا اور اگر اپنی تقصیر سمجھا اور تذلل و انکسار پر قائم رہا تو اس حکم سے مستثنیٰ رہے گا یوں کہ جب راہ نبی کھلی تو راہ چلا ہی نہیں اور اس کے مثل ہو اجو فلاح تقویٰ پر مقصر رہا۔ **اقول**: قرآن کریم کے لطائف لامتناہی ہیں اس بیان سے آیہ کریمہ:

<p>اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جان لڑو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔ (ت)</p>	<p>"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" ۱</p>
--	--

کے مبارک جملوں کا حسن ترتیب واضح ہوا، یہ فلاح احسان کی طرف دعوت ہے اس کے لئے تقویٰ شرط ہے تو اولاً اس کا حکم فرمایا کہ اتقوا اللہ (اللہ سے ڈرو) اب کہ تقویٰ پر قائم ہو کر راہ احسان میں قدم رکھنا چاہتا ہے اور یہ عادت بے وسیلہ شیخ ناممکن ہے لہذا دوسرے مرتبہ میں قبل سلوک تلاش پیر کو مقدم فرمایا: وابتغوا الیہ الوسیلۃ (اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو) اس لئے کہ الرفیق ثم الطریق (پہلے ساتھ تلاش کرو پھر راستہ لو) اب کہ سامان مہیا ہو لیا اصل مقصود کا حکم دیا کہ جاہدوا فی سبیلہ اس کی راہ میں مجاہدہ کرو لعلکم تفلحون تاکہ فلاح احسان پاؤ۔

<p>اللہ ہمیں فلاح والوں میں کرے اس کی رحمت کے</p>	<p>جعلنا اللہ من المفلحین بفضل</p>
---	------------------------------------

<p>فضل سے جو فلاح والوں پر رکی بیشک وہی بڑا مہربان رحم والا ہے اور اللہ درود و سلام و برکت اتارے ان پر جن کے صدقے میں ہر صلاح و فلاح ہے اور ان کے آل و اصحاب اور ان کے بیٹے حضور غوث اعظم اور ان کے سب گروہ پر آمین۔ (ت)</p>	<p>رحمته بهم انه هو الرؤف الرحيم و صلى الله تعالى عليه وسلم و بارك على من به الصلاح و الفلاح و لى اله و صحبه و ابنه و حزبه اجمعين آمين۔</p>
--	---

ثم اقول: یہاں سے ظاہر ہوا کہ اس میں راہ فلاح وسیلہ پر موقوف کہ اس کو اس پر مرتب فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہاں بے پیرا فلاح نہ پائے گا اور جب فلاح نہ پائے گا خاسر ہوگا تو حزب اللہ سے نہ ہو حزب الشیطان سے ہوگا کہ رب عزوجل فرماتا ہے:

<p>سنتا ہے شیطان ہی کا گروہ خاسر ہے سنتا ہے اللہ ہی کا گروہ فلاح والا ہے۔</p>	<p>"أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَيْرُونَ" ① "أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" ②</p>
---	--

تو دوسرا جملہ بھی ثابت ہوا کہ بے پیرا کے کا پیر شیطان ہے جس کا بیان ابھی گزر انسا ل اللہ العفو و العافية (ہم اللہ تعالیٰ سے معافی و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ ت)
بالجملہ حاصل تحقیق یہ چند جملے ہوئے:

(۱) ہر بد مذہب فلاح سے دور ہلاکت میں چورہ۔ مطلقاً بے پیرا ہے، اور ابلیس اس کا پیر، اگرچہ بظاہر کسی انسان کا مرید ہو بلکہ خود پیر بنے راہ سلوک میں قدم رکھے نہ رکھے ہر طرح لایفلاح و شیعہ الشیطان (فلاح نہیں پائے گا اور اس کا پیر شیطان ہے۔ ت) کا مصداق ہے۔

(۲) سنی صحیح العقیدہ کہ راہ سلوک نہ پڑا اگر فسق کرے فلاح پر نہیں مگر پھر بھی نہ بے پیرا ہے نہ اس کا پیر شیطان بلکہ جس شیخ جامع شرائط کا مرید ہو اس کا مرید ہے ورنہ مرشد عام کا۔

(۳) یہ اگر تقویٰ کرے تو فلاح پر بھی ہے اور بدستور اپنے شیخ یا مرشد کا عام کا مرید غرض سنی کا مضائق سلوک میں نہ پڑا کسی خاص بیعت نہ کرنے سے بے پیرا نہیں ہوتا نہ شیطان کا مرد ہاں فسق کرے تو فلاح پر نہیں اور متقی ہو تو مفلح بھی ہے۔

(۴) اگر مضائق سلوک میں بے پیرا خاص قدم رکھا اور راہ کھل ہی نہیں نہ کوئی مرض مثل عجب و انکار پیدا ہو تو اپنی پہلی حالت پر ہے اس میں کوئی تغیر نہ آیا شیطان اس کا پیر نہ ہوگا اور متقی تھا

¹ القرآن الکریم ۵۷/ ۱۹

² القرآن الکریم ۵۸/ ۲۲

توفلاح پر بھی ہے۔

(۵) یہ مرض پیدا ہوئے تو فلاح پر نہ رہا اور بحالت انکار و فساد عقیدہ مرید شیطان بھی ہو گیا۔

(۶) اگر راہ کھلی تو جب تک پیر ایصال کے ہاتھ پر بیعت ارادت نہ رکھتا ہو غالب ہلاک ہے اس بے پیرے کا پیر شیطان ہوگا اگرچہ بظاہر کسی ناقابل پیر یا محض شیخ اتصال کا مرید یا خود شیخ بنتا ہو۔

(۷) ہاں اگر محض جذب ربانی کفالت فرمائے تو ہر بلا دور ہے اور اس کے پیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الحمد للہ! یہ وہ تفصیل جمیل و تحقیق جلیل ہے کہ ان اوراق کے سوا کہیں نہ ملے گی، بیس برس ہوئے جب بھی یہ سوال ہوا اور ایک مختصر جواب لکھا گیا تھا جس کی تکمیل و تفصیل یہ ہے کہ اس وقت قلب فقیر پر فیض قدیر سے فائز ہوئی۔

والحمد للہ رب العالمین و افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام علی سید المرسلین

و صحبہ اجمعین، واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔

رسالہ

مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء^{۱۳۲۷ھ} (علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

- مسئلہ ۱۸۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و وارثان انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ حدیث شریف العلماء ورثہ الانبیاء (علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ ت) میں علمائے شریعت و طریقت دونوں داخل ہیں، اور جامع جو شریعت و طریقت ہیں وہ وراثت کے رتبہ اعظم و اہل و درجہ اتم و اکمل پر فائز ہیں، اور عمر و کا بیان ہے:
- (۱) شریعت نام ہے چند فرائض و واجبات و سنن و مستحبات و چند مسائل حلال و حرام کا، جیسے صورت وضو و نماز وغیرہ۔
- (۲) اور طریقت نام ہے وصول الی اللہ تعالیٰ کا۔
- (۳) اس میں حقیقت نماز وغیرہ منکشف ہوتی ہے۔
- (۴) یہ بحر ناپید اکنار و دریائے ذخار ہے اور وہ بمقابلہ اس دریا کے ایک قطرہ ہے۔
- (۵) وراثت انبیاء کا یہی وصول الی اللہ مقصود و منشاء اور یہی شان رسالت و نبوت کا مقتضی خاص اسی کے لئے وہ مبعوث ہوئے۔

(۶) بھائیو! علمائے صوری و قشری کسی طرح اس وراثت کی قابلیت نہیں رکھتے۔

(۷) نہ وہ علمائے ربانی کہے جاسکتے ہیں۔

(۸) ان کے دام تزویر سے اپنے آپ کو دور رکھنا العیاذ باللہ یہ شیطان ہیں۔

(۹) منزل اصل طریقت کے سدا رہ ہوئے ہیں۔

(۱۰) یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بہت سے علمائے حقانی و اولیائے ربانی نے اپنی اپنی تصانیف میں ان کو تصریح سے لکھا ہے الی آخر الہدایات التماس یہ کہ ان دونوں میں کس کا قول صحیح اور اس مسئلہ کی کیا نتیجہ ہے۔ اگر عمر و غلطی پر ہے تو اس پر کوئی شرعی تعزیر بھی ہے یا نہیں؟ وہ کہتا ہے میری غلطی جب ثابت ہوگی کہ میرے اقوال کا ابطال اولیاء کے اقوال ہدایت مال سے کیا جائے ورنہ نہیں۔ بینوا بالتفصیل التام توجروا یوم القیام (پوری تفصیل بیان کرو اور روز قیامت اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے شریعت نازل فرمائی اور اس کو اپنی طرف و وصول کا ذریعہ بنایا یہی وسیلہ ہے اس کی طرف جانے والے کا کوئی اور راستہ ہو تو وہ ناکام ہو اور خواہش نفس گمراہی اور ضلالت میں مبتلا رہے تمام رسولوں سے اکرم رسول پر افضل صلوٰۃ و اکمل سلام ہو جو سب سے بہتر دعوت دینے والا سلامتی کی راہ کا یہ وہ ذات ہے جس کی شریعت ہی طریقت اور عین حقیقت ہے اسی کے سبب اللہ تعالیٰ کے دربار میں وصول ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ پہنچے گا کہاں جہنم میں، آپ کی آل پاک و صحابہ و علماء اور جماعت پر جو آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کے آداب کے حامل ہیں، آمین یا رب العالمین، یا اللہ! حمد تیرے ہی لئے، میرے رب! میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور تیری پناہ لیتا میرے رب! ان کے حاضر ہونے سے۔ (ت)

الحمد لله الذی انزل الشریعة وجعلها للوصول الیہ ہی الذریعة لمن ابتغی الیہ طریقاً دونها فقد خاب و هو ی و ضل و غوی و افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام علی اکرم الرسل و افضل داع الی سبیل السلام الذی شریعته هی الطریقة بعین الحقیقة فیہا الوصول الی العلی الاکبر و من خالفها فسیصل و لکن الی امین الی سقر و علی الہ و اصحابہ و علمائہ و احزابہ و ارثی علمہ و حاملی آدابہ آمین یا رب العالمین * اللهم لك الحمد رب انی اعوذ بک من ہزات الشیطین و اعوذ بک رب ان یحضرون۔

زید کا قول حق و صحیح اور عمر و کا زعم باطل و قبیح و الحاد صریح ہے۔ اس کے کلام شیطنیت نظام میں دس فقرے ہیں ہم سب کے متعلق مجمل بحث کریں کہ ان شاء اللہ الکریم مسلمانوں کو مفید و نافع اور شیطانوں کی قانع و قانع ہو وباللہ التوفیق۔

(۱) عمر و کا قول کہ شریعت چند احکام فرض و واجب و حلال و حرام کا نام ہے محض اندھا پن ہے۔ شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الہیہ و معارف نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے و لہذا باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے۔ اگر شریعت کے مطابق ہوں حق و مقبول ہیں ورنہ مردود و مخزول، تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے۔ شریعت ہی مناظ و مدار ہے۔ شریعت ہی محکم و معیار ہے۔ شریعت "راہ" کو کہتے ہیں اور شریعت محمدیہ علی صاحبہما افضل الصلوٰۃ و التحیۃ کا ترجمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی راہ، یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص، یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات و استقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ "اٰهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" ۱۔ ہم کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی راہ چلا ان کی شریعت پر ثابت قدم رکھ، عبد اللہ بن عباس و امام ابو العالیہ و امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

<p>صراط مستقیم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اور ابو بکر صدق و عمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس کو حاکم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابو العالیہ سے بطریق عاصم الاحول ان سے عبد بن حمید اور جریج و ابی حاتم و عدی اور عساکر کے بیٹوں نے اور اس میں ہے کہ ہم نے یہ حدیث حسن سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا ابو العالیہ نے خالص سچ کہا۔ (ت)</p>	<p>الصراط المستقیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم و صاحبہا، رواہ عن ابن عباس الحاکم ۲ فی صحیحہ و عن ابی العالیۃ من طریق عاصم الاحول عنہ عبد بن حبیب و ابناء جریج و ابی حاتم و عدی و عساکر و فیہ ابی حاتم و عدی و عساکر و فیہ فذکرنا ذلك للحسن فقال صدق ابو العالیۃ و نصح ۳۔</p>
--	---

^۱ القرآن الکریم ۱/۵

^۲ المستدرک للحاکم کتاب التفسیر شرح الصراط المستقیم دار الفکر بیروت ۲/۲۵۹

^۳ تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تفسیر سورة الفاتحة مكتبة نزار مصطفى الباز رياض ۱/۳۰

یہی وہ راہ ہے جس کا منشا اللہ ہے۔ قرآن عظیم میں فرمایا: "إِنَّ سَبِيلَ عَلِيٍّ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ" ^۱ بیشک اس سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے۔ یہی وہ راہ ہے جس کا مخالف بد دین گمراہ ہے، قرآن عظیم نے فرمایا:

<p>(شروع رکوع سے احکام شریعت بیان کر کے فرماتا ہے) اور اے محبوب! تم فرمادو کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور راستوں کے پیچھے نہ جاؤ کہ وہ تمہیں اس کی تاکید فرماتا ہے تاکہ تم پر ہیزگاری کرو۔</p>	<p>"وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۗ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" ^۲</p>
--	---

دیکھو قرآن مجید نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہے اور اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دور پڑے گا۔

(۲) عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و جہالت ہے۔ ہر دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے۔ کہ طریق طریقتہ طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو، تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بیشادت قرآن مجید خدا تک نہ پہنچائے گی، بلکہ شیطان تک جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن مجید باطل و مردود فرما چکا۔ لاجرم ضرور ہوا کہ طریقت ہی شریعت ہے کہ اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے اس کا اس سے جدا ہونا محال و ناسزا ہے جو اسے شریعت سے جدا جانتا ہے اسے راہ خدا سے توڑ کر راہ ابلیس مانتا ہے مگر حاشا طریقت حقہ راہ ابلیس نہیں قطعاً راہ خدا ہے تو یقیناً وہ شریعت مطہرہ ہی کا ٹکڑا ہے۔

(۳) طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کے اتباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اتباع شرع بڑے بڑے کشف راہوں، جوگیوں، سنیاسیوں کو ہوتے ہیں، پھر وہ کہاں تک لے جاتے ہیں اسی نارنجیم و عذاب الیم تک پہنچاتے ہیں۔

(۴) شریعت کو قطرہ طریقت کو دریا کہنا اس مجنون کے پاگل کا کام ہے جس نے دریا کا پاٹ

^۱ القرآن الکریم ۱۱/۵۶

^۲ القرآن الکریم ۶/۱۵۳

کسی سے سن لیا اور نہ جانا کہ یہ وسعت نہ ہوتی تو اس میں کس گھر سے آتی، شریعت منع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا۔ بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالیٰ ہے۔ منع سے پانی نکل کر دریا بن کر جن زمینوں پر گزرے انھیں سیراب کرنے میں اسے منع کی احتیاج نہیں۔ نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل منع کی اس وقت حاجت، مگر شریعت وہ منع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی احتیاج ہے منع سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لئے مدد موقوف ہو جائے فی الحال جتنا پانی آچکا ہے چند روز تک پینے، نہانے، کھیتیاں، باغات سینچنے کا کام دے نہیں نہیں منع سے اس کا تعلق ٹوٹے ہی یہ دریا فوراً فنا ہو جائے گا، بوند تو بوند نم کا بھی نام نظر نہ آئے گا، نہیں نہیں، میں نے غلطی کی، کاش اتنا ہی ہوتا کہ دریا سوکھ گیا، پانی معدوم ہوا، باغ سوکھے، کھیت مرجھائے، آدمی پیاسے تڑپ رہے ہیں، ہر گز نہیں، بلکہ یہاں سے اس مبارک منع سے تعلق چھوٹے ہی یہ تمام دریا بحر المسجور ہو کر شعلہ فشاں آگ ہو جاتا ہے جس کے شعلوں سے کہیں پناہ نہیں، پھر کاش وہ شعلے ظاہری آنکھوں سے سو جھتے تو جو تعلق توڑنے والے جلے خاک سیاہ ہوئے تھے اتنے ہی جل کر باقی بچ جاتے کہ ان کا یہ انجام دیکھ کر عبرت پاتے مگر نہیں وہ تو "نَارُ اللَّهِ الْمَوْقَدَةُ ۗ الَّتِي تَطَّلِي عَلَى الْاَقْصَادَةِ ۗ" ^۱ ہے۔ اللہ کی بھڑکاتی ہوئی آگ کہ دلوں پر چڑھتی ہے۔ اندر سے دل جل گئے، ایمان خاک سیاہ ہو گئے۔ اور ظاہر میں وہی پانی نظر آ رہا ہے دیکھنے میں دریا اور باطن میں آگ کا دہرا، آہ آہ کہ اس پر دے نے لاکھوں کو ہلاک کیا، پھر دریا منع کی مثال سے ایک اور فرق عظیم ہے جس کی طرف اشارہ گزر کہ نفع لینے والوں کو اس وقت منع کی حاجت نہیں، مگر حاشا یہاں منع سے تعلق نہ توڑیے کہ پانی باقی رہے اور آگ نہ ہو جائے جب بھی ہر آن منع سے اس کی جانچ پڑتال کی حاجت ہے وہ یوں کہ یہ پاکیزہ شیریں دریا جو اس برکت والے منع سے نکل کر اس دارالالتباس کی وادیوں میں لہریں لے رہا ہے۔ یہاں اس کے ساتھ ایک سخت ناپاک کھاری دریا بھی بہتا ہے۔ "هَذَا عَذَابٌ مُّرَاتٌ وَهَذَا صُلْحٌ أُجَاجٌ" ^۲ ایک خوب میٹھا شیریں ہے اور ایک سخت نمک کھاری، وہ دریا شور کیا ہے شیطان ملعون کے وسوسے دھوکے، تو دریا شیریں سے نفع لینے والوں کو ہر آن احتیاج ہے کہ ہر نئی

^۱ القرآن الکریم ۱۰۴/۷۶

^۲ القرآن الکریم ۲۵/۵۳

لہر پر اس کی رنگت مزے بو کو اصل منبع کے لون طعم ریح سے ملاتے رہیں کہ یہ لہر اس منبع سے آئی ہے یا شیطانی پیشاب کی بدبو کھاری دھار دھوکا دے رہی ہے۔ سخت دقت یہ ہے کہ اس پاک مبارک منبع کی کمال لطافت سے اس کا مزہ جلد زبان سے اتر جاتا ہے۔ رنگت بو کچھ یاد نہیں رہتی اور ساتھ ہی ذائقہ شامہ باصرہ کا معنوی حس فاسد ہو جاتا ہے کہ آدمی منبع سے جدا ہو اور اسے گلاب اور پیشاب میں تمیز نہیں رہتی، ابلیس کا کھاری بدبو رنگ موت عنٹ عنٹ چڑھاتا اور گمان کرتا ہے کہ دریائے طریقت کا شیریں خوشبو خوش رنگ پانی پی رہا ہوں، لہذا شریعت منبع و دریا کی مثال سے بھی نہایت متعالی ہے واللہ المثل الاعلیٰ شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے۔ کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں اس کی روشنی بڑھتے بڑھتے صبح اور پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی درجوں زیادہ تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائق اشیاء کا انکشاف ہوتا اور نور حق تجلی فرماتا ہے یہ مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقیق میں حقیقت ہے تو حقیقت بین وہی ایک شریعت ہے کہ باختلاف مراتب اس کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں جب یہ نور بڑھ کر صبح روشن کے مثل ہوتا ہے ابلیس لعین خیر خواہ بن کر آتا ہے اور اس سے کہتا ہے "اطفی المصباح فقد اشرق الاصباح" چراغ ٹھنڈا کر کہ اب تو صبح خوب روشن ہو گئی، اگر آدمی دھوکے میں نہ آیا اور نور فانوس بڑھ کر دن ہو گیا ابلیس کہتا ہے کیا اب بھی چراغ نہ بجھائے گا آفتاب روشن ہے۔ احسن اب تجھے چراغ کی کیا حاجت ہے۔ ع

بلے کو روز روشن شمع کا فوری نہد

(بیوقوف روشن دن کا فوری شمع رکھتا ہے۔ ت)

ہدایت الہی اگر دستگیر ہے تو بندہ لاجول پڑھتا اور اس ملعون کو دفع کرتا ہے کہ اوعد واللہ! یہ جسے تو دن یا آفتاب کہہ رہا ہے آخر کیا ہے۔ اسی فانوس کا تو نور ہے۔ اسے بجھایا تو نور کہاں سے آئے گا، اس وقت وہ دعا باز خائب و خاسر پھرتا ہے اور بندہ "نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ" بِيَهْدِي اللَّهُ لِنُورٍ مِّنْ نَّسَاءِ" (نور پر نور ہے اور اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ ت) کی حمایت میں نور حقیقی تک پہنچتا ہے اور اگر دم میں آگیا اور سمجھا کہ ہاں دن تو ہو گیا اب مجھے چراغ کی کیا حاجت ہے ادھر فانوس بجھا اور معاند ہیرا گھپ کہ ہاتھ کو ہاتھ بھائی نہ دیتا۔ جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا:

<p>ایک پر ایک اندھیریاں ہیں، اپنا ہاتھ نکالے تو نہ سوجھے اور جسے خدا نور نہ دے اس کے لئے نور کہاں۔</p>	<p>« ظَلِمْتُ بَعْضَهُمْ فَوَقَّ بَعْضٌ إِذَا أَخْرَجْتَهُمْ كَأَنَّمَيَّ كَيْدًا يَرِيهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ »¹</p>
--	---

یہ ہیں وہ کہ طریقت بلکہ حقیقت تک پہنچ کر اپنے آپ کو شریعت سے مستغنی سمجھے اور ابلیس کے فریب میں آکر اس الہی فانوس کو بجھا بیٹھے کاش یہی ہوتا کہ اس کے بچھنے سے جو عالمگیر اندھیرا ان کی آنکھوں میں چھایا جسے دن دہاڑے چوہٹ کر دیا ان کو اس کی خبر ہوتی کہ شاید توبہ کرتے فانوس کا مالک ندامت والوں پر مہر رکھتا ہے۔ پھر انھیں روشنی دیتا، مگر ستم اندھیر تو یہ ہے کہ دشمن ملعون نے جہاں فانوس خاموش کرائی اس کے ساتھ ہی معاً اپنی سازشی جتی جلا کر ان کے ہاتھ میں دے دی یہ اسے نور سمجھ رہے ہیں اور وہ حقیقتاً نار ہے۔ یہ مگن ہیں کہ شریعت والوں کے پاس کیا ہے۔ ایک چراغ ہے ہمارا نور آفتاب کو لئے جا رہا ہے۔ وہ قطرہ اور یہ ایک دریا ہے۔ اور خبر نہیں کہ وہ حقیقتاً نور ہے۔ اور یہ دھوکے کی ٹٹی، آنکھ بند ہوتے ہی حال کھل جائے گا کہ ع

باکہ باختہ عشق در شب دیچور

(اندھیری رات میں کس سے عشق بازی کی۔ت)

بالجملہ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پل ایک ایک لمحہ پر مرتے دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر باریک اس قدر ہادی کی زیادہ حاجت و لہذا حدیث میں آیا حضور سیدی عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

<p>بغیر فقہ کے عبادت میں پڑنے والا ایسا ہے جیسا کہ چکی کھینچنے والا گدھا کہ مشقت جھیلے اور نفع کچھ نہیں (اسے ابو نعیم نے حلیہ میں وائہد بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)</p>	<p>البتعبد بغیر فقہ كالحمار في الطاحون، رواه ابو نعيم في الحلية² عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔</p>
--	---

امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

<p>دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑ دی (یعنی وہ</p>	<p>قصہ ظہری اثنان جہل</p>
--	---------------------------

¹ القرآن الکریم ۲۴/۳۰

² حلیة الاولیاء لابن نعیم ترجمہ ۳۱۸ خالد بن معدان دارالکتاب العربی بیروت ۱۹/۲۱۹

متنسک و عالم متہتک ¹ ۔	بلائے بے درماں ہیں) جاہل عابد اور عالم جو علانیہ بیباکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔
-----------------------------------	---

اے عزیز! شریعت عمارت ہے اور اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل چٹائی، پھر اعمال ظاہر وہ دیوار ہیں کہ اس بنیاد پر ہوا میں چننے گئے اور جب تعمیر اوپر بڑھ کر آسمان تک پہنچی وہ طریقت ہے۔ دیوار جتنی اونچی ہوگی نیوکی زیادہ محتاج ہوگی اور نہ صرف نیو کہ بلکہ اعلیٰ حصہ اسفل کا بھی محتاج ہے۔ اگر دیوار نیچے سے خالی کر دی جائے اوپر سے بھی گر پڑے گی، احمق وہ جس پر شیطان نے نظر بندی کر کے اس کی چٹائی آسمانوں تک دکھائی اور دل میں ڈالا کہ اب ہم تو زمین کے دائرے سے اونچے گزر گئے ہمیں اس سے تعلق کی کیا حاجت ہے۔ نیو سے دیوار جدا کر لی اور نتیجہ وہ ہوا جو قرآن مجید نے فرمایا کہ "فَأَنهَارًا بَهِيضًا فِيهَا يَرْتَفِعُونَ" اس کی عمارت اسے لے کر جہنم میں ڈھے پڑی، والعیاذ باللہ رب العالمین اسی لئے اولیائے کرام فرماتے ہیں صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔ اسی لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فقہیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد، رواہ الترمذی ³ وابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے (اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔)
--	--

بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے "وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا" اور وہ اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ (۵) عمر و کا طریقت کو غیر شریعت جان کر حصر کر دینا کہ یہی مقصود ہے انبیاء صرف اس کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ صراحتاً شریعت مطہرہ کو معاذ اللہ معطل و مہمل و لغو باطل کر دینا ہے اور یہ صریح

1

² القرآن الکریم ۱۱۰/۹

³ جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادة امین کمپنی دہلی ۱/۳، سنن ابن ماجہ باب فضل العلماء والحث علی

طلب العلم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰

⁴ القرآن الکریم ۱۱۸/۱۰۲

کفر و ارتداد اور وہ زندقہ والحاد موجب لعنت ابعاد ہے۔ ہاں یہ کہنا تو حق ہے کہ اصل مقصود وصول الی اللہ ہے۔ مگر حیف اس پر جو اپنی جہالت شدیدہ سے نجانے یا جانے اور عناد شریعت کے باعث نہ مانے کہ وصول الی اللہ کا راستہ یہی شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے و بس، ہم اوپر قرآن مجید سے ثابت کر آئے ہیں کہ شریعت کے سوا اللہ تک راہیں بند ہیں، طریقت اگر وہ اپنے زعم میں کسی راہ مخالف کا نام سمجھا ہے تو حاشا وہ خدا تک پہنچائے بلکہ وہ مسدود اور اس کا چلنے والا مردود، اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اس کی تہمت ملعون و مطرود، کیا کوئی ثبوت دے سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو شریعت کے خلاف دوسری راہ کی طرف بلایا ہے حاشا و کلا۔

(۶) جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر بھر اسی کی طرف بلایا اور یہی راستہ ہمارے لئے چھوڑا تو اس کا حامل اس کا خادم اس کا حامی اس کا عالم کیونکر ان کا وارث نہ ہوگا، ہم پوچھتے ہیں اگر بالفرض شریعت صرف فرض واجب سنت مستحب حلال و حرام ہی کے علم کا نام ہو تو یہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے یا ان کے غیر سے اگر اسلام کا دعویٰ رکھتا ہے تو ضرور کہے گا کہ حضور ہی سے ہے۔ پھر اس کا عالم حضور کا وارث نہ ہو تو اور کس کا ہوگا، علم ان کا ترکہ پھر اس پانے والا اس کا وارث نہ ہو اس کے کیا معنی۔ اگر کہے کہ یہ علم تو ضرور ان کا ہے مگر دوسرا حصہ یعنی علم باطن اس نے نہ پایا لہذا وارث نہ ٹھہرا تو اے جاہل! کیا وارث کے لئے یہ ضرور ہے کہ مورث کا کل مال پائے یوں تو عالم میں کوئی صدیق ان کا وارث نہ ٹھہرے گا، اور ارشاد اقدس ان العلماء ورثة الانبیاء معاذ اللہ غلط بن کر محال ہو جائے گا، کہ ان کا کل علم تو کسی کو مل ہی نہیں سکتا اور اگر بالفرض غلط شریعت و طریقت دو جدا ہیں بنیں اور قطرہ دریا کی نسبت جانیں جس طرح یہ جاہل بکتا ہے جب بھی علمائے شریعت سے وراثت انبیاء کا سلب کرنا جنون محض ہوگا، کیا ترکہ مورث سے تھوڑا حصہ پانے والا وارث نہیں ہوتا، جسے ملا ان کے علم میں سے تھوڑا ہی ملا "وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا" ^۱ اگر یہ شریعت طریقت کی معاذ اللہ برائی فرض کر لیں تو انصافاً حدیث ان مسخرگان شیطان پر اٹٹی پڑے گی یعنی علمائے ظاہری وراثت ان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء ٹھہریں گے اور علمائے باطن عیاذا باللہ اس سے محروم، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نبی بھی ہوتے ہیں اور ولی بھی ان کے علوم نبوت یہ ہیں جن کو شریعت کہتے ہیں، جن کی طرف وہ عام امت کو دعوت کرتے ہیں، اور علوم ولایت وہ ہیں جن کو یہ جاہل طریقت کہتا ہے اور وہ

^۱ القرآن الکریم ۸۵/۱۷

خاص خاص لوگوں کو خفیہ تعلیم ہوتے ہیں تو علمائے باطن کہ علوم ولایت کے وارث ہوئے وارثان اولیاء ٹھہرے نہ کہ وارثان انبیاء، وارثان انبیاء یہی علمائے ظاہر رہے جنہوں نے علوم نبوت پائے، مگر یہ اس جاہل کی اشد جہالت ہے۔ حاشا نہ شریعت و طریقت دورا ہیں یہ نہ اولیاء کبھی غیر علماء ہو سکتے ہیں علامہ مناوی شرح جامع صغیر پھر عارف باللہ سید عبدالغنی نابلسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

علم الباطن لا یعرف الا من عرف علم الظاہر ¹	علم باطن نہ جانے گا مگر وہ جو علم ظاہر جانتا ہے۔
---	--

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وما اتخذ الله وليا جاهلا ²	اللہ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا۔
---------------------------------------	---

یعنی بنانا چاہا تو پہلے اسے علم دے دیا اس کے بعد ولی کیا کہ جو علم ظاہر نہیں رکھتا علم باطن کہ اس کا ثمرہ و نتیجہ ہے کیونکر پاسکتا ہے، حق سبحانہ و تعالیٰ کے متعلق بندوں کے لئے پانچ علم ہیں: علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم اسماء، علم احکام۔ ان میں ہر پہلا دوسرے سے مشکل تر ہے۔ جو سب سے آسان علم احکام میں عاجز ہوگا سب سے مشکل علم ذات کیونکر پاسکے گا اور قرآن شریف انہیں مطلقاً وارث بنا رہا ہے حتیٰ کہ ان کے بے عمل کو بھی یعنی جبکہ عقائد حق پر مستقیم اور ہدایت کی طرف داعی ہو کہ گمراہ اور گمراہی کی طرف بلانے والا وارث نبی نہیں نائب ابلیس ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ہاں رب عزوجل نے تمام علماء شریعت کو کہاں وارث فرمایا ہے یہاں تک کہ ان کے بے عمل کو بھی، ہاں وہ ہم سے پوچھے، مولیٰ عزوجل فرماتا ہے:

"ثُمَّ أَوْسَيْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذِنَ اللَّهُ بِذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣١﴾"	پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے اور کوئی متوسط حال کا اور کوئی حکم خدا بھلائیوں میں پیشی لے جانے والا یہی بڑا فضل ہے۔
--	---

1

2

3 القرآن الکریم ۳۵/۳۲

دیکھو بے عمل کہ گناہوں سے اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں انھیں بھی کتاب کا وارث بتایا اور نزا وارث ہی نہیں بلکہ اپنے چنے ہوئے بندوں میں گناہ، احادیث میں آیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

<p>ہم میں کا جو سبقت لے گیا وہ تو سبقت لے ہی گیا اور جو متوسط حال کا ہوا، وہ بھی نجات والا ہے اور جو اپنی جان پر ظالم ہے اس کی بھی مغفرت ہے، (والحمد لله رب محمد الرؤف الرحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔ اسے عقیلی، ابن لال، ابن مردویہ اور بیہقی نے بعث میں اور بغوی نے معالم میں امیر المؤمنین عمر سے اور بیہقی اور ابن مردویہ نے ابن عمر سے اور ابن نجار نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔)</p>	<p>سابقنا سابق ومقتصدنا ناج وظالمنا مغفورہ والحمد لله رب محمد الرؤف الرحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم، رواہ العقیلی وابن لال و ابن مردویہ والبیہقی فی البعث والبغوی فی المعالم¹ عن امیر المؤمنین عمر، والبیہقی وابن مردویہ عن ابن عمر وابن النجار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔</p>
--	--

عالم شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو چاند ہے کہ آپ ٹھنڈا اور تمھیں روشنی دے ورنہ شمع ہے کہ خود جلے مگر تمھیں نفع دے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس فتیلہ کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے اس کو بزار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی نے حضرت جندب بن عبد اللہ ازدی اور حضرت ابو ہریرہ السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بسند حسن روایت کیا۔)</p>	<p>مثل الذی یعلم الناس الخیر وینسی نفسه مثل الفتیلة تضییح للناس وتحرق نفسها، رواہ البزار² عن ابی ہریرة والطبرانی عن جندب بن عبد اللہ الازدی وعن ابی ہریرة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسند حسن۔</p>
--	---

¹ معالم التنزیل تحت آیت ۳۵/۳۲ مصطفیٰ البابی مصر ۱۵/۳۰۲

² الترغیب والترہیب بحوالہ الطبرانی والبزار مصطفیٰ البابی مصر ۱۱/۲۷۶-۲۷۷ و ۳۵/۳

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>جب آدمی قرآن مجید پڑھ لے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں جی بھر کر حاصل کرے اور اس کے ساتھ طبیعت سلیقہ دار رکھتا ہو تو وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نانبوں سے ایک ہے۔ (اسے امام رافعی نے اپنی تاریخ میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)</p>	<p>اذا قرأ الرجل القرآن واحتشى من احادیث رسول الله صلى عليه وسلم وكانت هناك غريرة كان خليفة من خلفاء الانبياء رواه الامام الرافعي في تاريخه¹ عن ابى امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔</p>
--	---

دیکھو حدیث نے وارث تو وارث خلیفہ الانبیاء ہونے کے لئے صرف تین شرطیں مقرر فرمائیں قرآن و حدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھتا ہو، خلیفہ و وارث میں فرق ظاہر ہے آدمی کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔ (۷) جب قرآن مجید نے سب وارثان کتاب کو اپنے چنے ہوئے بندے فرمایا، تو وہ قطعاً اللہ والے ہوئے اور جب اللہ والے ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

<p>ربانی ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس لئے کہ تم پڑھتے ہو۔</p>	<p>"وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ"²</p>
---	--

اور فرماتا ہے:

<p>بیشک ہم نے اناری توریث اس میں ہدایت و نور ہے اس سے ہمارے فرمانبردار نبی اور ربانی اور دانشمند لوگ یہودیوں پر حکم کرتے تھے یوں کہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان ٹھہرائے گئے اور وہ اس سے خبردار تھے۔</p>	<p>"إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ آسَأُوا اللَّهَ الَّذِينَ هَادُوا أَوَّالَهُمُ الْبَيْتُونَ وَالْأَحْبَابُ بِمَا اسْتَحَقُّوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءً"³</p>
---	---

¹ كنز العمال بحوالہ الرافعی فی تاریخہ حدیث ۲۸۶۹۳ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۰/۱۳۸

² القرآن الکریم ۳/۷۹

³ القرآن الکریم ۵/۳۴

ان آیات میں اللہ عزوجل نے ربانی ہونے کی وجہ اور ربانیوں کی صفات اس قدر بیان فرمائیں کہ کتاب پڑھنا پڑھانا اس کے احکام سے خبردار ہونا اور اس کی نگہداشت رکھنا اس کے ساتھ حکم کرنا، ظاہر ہے کہ یہ سب اوصاف علمائے شریعت میں ہیں تو وہ ضرور ربانی ہیں، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

ربانیوں کے معنی ہیں فقیہ مدرس (اسے ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کیا۔)	ربانیین فقہاء معلمین، رواہ ابن ابی حاتم ^۱ عن سعید بن جبیر۔
--	---

نیز وہ اور ان کے تلامذہ امام مجاہد و امام سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

ربانی عالم فقیہ کو کہتے ہیں (اسے ابن عباس ابن جریر و ابن حاتم سے اور مجاہد ابن جریر و ابن جبیر دارمی کی سنن میں روایت کیا گیا۔)	ربانیین علماء فقہاء رواہ عن ابن عباس ابن جریر و ابن ابی حاتم و عن مجاہد ابن جریر و عن ابن جبیر الدرامی ^۲ فی سننہ۔
---	--

(۸) جبکہ اللہ عزوجل علمائے شریعت کو اپنا چنا ہوا بندہ کہتا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں اپنا وارث اپنا خلیفہ انبیاء کا جانشین بتاتے ہیں تو انھیں شیطان نہ کہے گا مگر ابلیس یا اس کی ذریت کا کوئی منافق خبیث یہ میں نہیں کہتا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تین شخصوں کے حق کو ہلکانہ جانے گا مگر منافق منافق بھی کون سا کھلا منافق۔ ایک بوڑھا مسلمان جسے اسلام ہی میں بڑھا پایا، دوسرا عالم دین، تیسرا بادشاہ مسلمان عادل، (اس کو	ثلثہ لا یتستخف بحقہم الامنافق بین النفاق ذو الشیبة فی الاسلام و ذو العلم و امام مقسط رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ عن جابر و الطبرانی ^۳ فی الکبیر
--	--

^۱ تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تحت آیت ۷۹/۱۳ مکتبہ نزار مصطفی الباز ریاض ۶۹۱/۲

^۲ تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تحت آیت ۷۹/۱۳ مکتبہ نزار مصطفی الباز ریاض ۶۹۲/۲، جامع البیان (تفسیر ابن جریر) بحوالہ

مجاہد و ابن عباس المطبعة المیمنة مصر الجزء الثاني ص ۲۱۴، سنن الدارمی باب فضل العلم و العالم حدیث ۳۲۷ نشر السنة ملتان ۸۱/۱

^۳ المعجم الکبیر عن ابی امامہ حدیث ۷۸۱۸، المكتبة الفيصلية بیروت ۲۳۸/۸، کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ فی التوبیخ حدیث ۳۳۸۱۱

مؤسسة الرسالة بیروت ۳۲/۱۶

عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسنہ الترمذی فی غیر هذا الحدیث۔	ابو الشیخ نے تویح میں جابر سے اور طبرانی نے کبیر میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
---	---

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یبغی علی الناس الا ولد بغی والا من فیہ عرق منہ۔ رواہ الطبرانی ^۱ فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	لوگوں پر زیادتی نہ کرے گا مگر ولد الزنا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔ (اسے طبرانی نے کبیر میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔)
---	---

جب عام لوگوں پر زیادتی کے بارے میں یہ حکم ہے پھر علماء کی شان ارفع واعلیٰ ہے بلکہ حدیث میں لفظ ناس فرمایا، اور اس کے سچے مصداق علماء ہی ہیں۔ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی احواء العلوم میں فرماتے ہیں: سنئل ابن المبارک من الناس فقال العلماء^۲ یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث وفقہ و معرفت و ولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ ناس یعنی آدمی کون ہیں، فرمایا: علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں: "جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم کافرق ہے، انسان اس سبب سے انسان ہے نہ جسم کے باعث کہ اس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اس سے زیادہ طاقت ور ہے۔ نہ بڑے جشہ، کے سبب کہ ہاتھی کا جشہ اس سے بڑا ہے۔ نہ بہادری کے باعث کہ شیر اس سے زیادہ بہادر ہے۔ نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اس سے بڑا ہے نہ جماع کی غرض سے کہ چڑوٹا جو سب میں ذلیل چڑیا ہے اس سے زیادہ جختی کی قوت رکھتا ہے آدمی تو صرف علم کے عہ لئے بنایا گیا اور اسی سے

عہ: قال تعالیٰ "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ | اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نہیں پیدا کیا جن و انس کو (باقی صفحہ آئندہ)

^۱ مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب الخلافة باب فی عمال السؤلخ دار الکتب بیروت ۵/ ۲۳۳، ۶/ ۲۵۸، کنز العمال بحوالہ طب حدیث

۱۳۰۹۳ مؤسسه الرسالہ بیروت ۵/ ۳۳۳

^۲ احواء العلوم کتاب العلم الباب الاول مطبعة المشهد الحسيني قاهرہ ۷

اس کا شرف ہے¹ انتھی۔"

(۹) بیانات بالا سے واضح ہے کہ علمائے شریعت ہر گز طریقت کے سدراہ نہیں بلکہ وہی اس کے فتح باب اور وہی اس کے نگاہبان راہ ہیں، ہاں وہ طریقت جسے بندگان شیطان طریقت نام رکھیں اور اسے شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا کریں علماء اس کے لئے ضرور سدراہ ہیں علماء کیا خود اللہ عزوجل نے اس راہ کو مسدود و مردود و ملعون و مطرود فرمایا اوپر گزرا کہ علمائے شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے اور یہ طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ ورنہ حدیث میں اسے چکی کھینچنے والا گدھا فرمایا۔ تو اگر علماء نے تمہیں گدھا بننے سے روکا کیا گناہ کیا۔

(۱۰) عمر و کا اپنی خرافات شیطانیہ تو ہیں شریعت و سب و شتم علمائے شریعت علمائے مقامی و اولیائے ربانی کی طرف نسبت کرنا اس کا محض کذب مہین و افتراء لعین ہے۔ اس کی خواہش کے مطابق ہم صرف حضرات اولیاء کرام قدست اسرار ہم کے ارشادات عالیہ محض بطور نمونہ ذکر کریں جن سے شریعت مطہرہ کی عظمت ظاہر ہو اور یہ کہ طریقت اس سے جدا نہیں اور یہ کہ طریقت اس کی محتاج ہے اور یہ کہ شریعت ہی اصل کار و مدار و معیار ہے غرض جو بیانات ہم نے کئے ان سب کا ثبوت وافی اور عمر و کے دعاوی و خرافات ملعونہ کا رد کافی و باللہ التوفیق۔

قول ۱: حضور پر نور سید الافراد قطب الارشاد غوث عالم قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لا تری لغیر ربك وجود اصح لزوم الحدود و حفظ الاوامر والنواہی فان انخرم	غیر خدا کو موجود نہ دیکھنا اس کے ساتھ ہو تو اس کی باندھی ہوئی حدوں سے کبھی جدا نہ ہو اور اس کے
---	--

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿۲۰﴾² | مگر عبادت کے لئے۔ (ت)

سیدنا امام ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجل اکابر صوفیہ کرام سے ہیں اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: الایعرفون۔³ یعنی ہم نے نہیں پیدا کیا جن و انس کو مگر معرفت حاصل کرنے کے لئے۔ ۱۲۔

¹ احیاء العلوم کتاب العلم الباب الاول مطبعة المشهد الحسيني قاهرہ ۷

² القرآن الکریم ۵۱/۵۶

3

<p>ہر امر و نہی کی حفاظت کرے اگر حدود شریعت سے کسی حد میں خلل آیا تو جان لے کہ تو فتنہ میں پڑا ہوا ہے بیشک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے تو فوراً حکم شریعت کی طرف پلٹ آ اور اس سے لپٹ جا اور اپنی خواہش نفسانی چھوڑ اس لئے کہ جس حقیقت کی شریعت تصدیق نہ فرمائے وہ حقیقت باطل ہے۔</p>	<p>فیک شیعی من الحدود فأعلم انك مفتون قد لعب بك الشيطان فأرجع الى حكم الشرع والزمه ودع منك الهوى لان كل حقيقة لا تشهد له الشريعة فهي باطلة¹ (الطبقات الكبزی)</p>
--	---

سعادت مند کے لئے حضور پر نور سید الاولیاء غوث العرفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہی ارشاد کافی ہے کہ اس میں سب کچھ جمع فرما دیا ہے۔ واللہ الحمد۔

قول ۲: حضور پر نور غوث الثقلین غیاث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

<p>جب تو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے تو اس کے کاموں کو قرآن و حدیث پر پیش کر، اگر ان میں پسندیدہ ہوں تو اس سے محبت رکھ اور اگر ناپسند ہوں تو کراہت، تاکہ اپنی خواہش سے نہ کوئی دوست رکھے نہ دشمن، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے بہکا دیگی خدا کی راہ سے۔</p>	<p>اذا وجدت في قلبك بغض شخص اوجبه فأعرض أفعاله على الكتب والسنة فإن كانت محبوبه فيهما فأحبه وان كانت مكروهه فأكرهه لئلا تحبه بهواك وتبغضه بهواك قال الله ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله²۔</p>
--	---

قول ۳: حضور پر نور غوث الاغواث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

<p>ولایت پر تو نبوت ہے اور نبوت پر تو الوہیت، اور ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا فعل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول کے قانون پر ٹھیک اُترے۔</p>	<p>الولاية ظل النبوة والنبوة ظل الالهية وكرامة الولي استقامة فعل على قانون قول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم³۔</p>
--	--

¹ الطبقات الكبزی للشعرانی ترجمہ ۲۲۸ سید عبد القادر الجبلی مصطفی البابی مصر ۱۳۱۱

² الطبقات الكبزی للشعرانی ترجمہ ۲۲۸ سید عبد القادر الجبلی مصطفی البابی مصر ۱۳۱۱

³ بهجة الاسرار ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشيخ الخ مصطفی البابی مصر ص ۳۹

قول ۴: حضور سیدنا محی الدین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الشرع حکم محق سیف سطوة قهرة من خالفه وناواه واعتصمت بحبل حمايته وثيقات عرى الاسلام و عليه مدار امر الدارين وبأسبابه انيطت منازل الكونين ¹	شرع وہ ہے جس کے صولت قہر کی تلوار اپنے مخالف و مقابل کو مٹا دیتی ہے اور اسلام کی مضبوط رسیاں اس کی حمایت کی ڈوری پکڑے ہوئے ہیں۔ دو جہاں کے کام کا مدار فقط شریعت پر ہے۔ اور اس کی ڈوریوں سے دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔
--	--

قول ۵: حضور پر نور سیدنا باز اشب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الشریعة المطهرة المحمدية ثمرة شجرة الملة الاسلامية شمس اضءات بنورها ظلمة الكونين اتباع شرعه يعطى سعادة الدارين احذر ان تخرج من دائرته اياك ان تفارق اجماع اهله ²	شریعت پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درخت دین اسلام کا پھل ہے شریعت وہ آفتاب ہے جس کی چمک سے تمام جہاں کی اندھیریاں جگمگا اٹھیں شرع کی پیروی دونوں جہاں کی سعادت بخشی ہے خبردار اس کے دائرہ سے باہر نہ جانا، خبردار اہل شریعت کی جماعت سے جدا نہ ہونا۔
---	--

قول ۶: حضور پر نور سیدنا اولیاء قطب الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اقرب الطرق الى الله تعالى لزوم قانون العبودية والاستمساک بعروة الشريعة ³	اللہ عزوجل کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ قانون و الاستمساک بعروة الشريعة ³
---	--

قول ۷: حضور پر نور سیدنا وارث المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تفقه ثم اعتزل من عبد الله بغير علم كان ما يفسده اكثر مما يصلحه خذ	فقہ حاصل کر اس کے بعد خلوت نشین ہو جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرے وہ جتنا سنوارے گا
---	--

¹ بهجة الاسرار ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشيخ الخ مصطفي البابی مصر ص ۲۰

² بهجة الاسرار ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشيخ الخ مصطفي البابی مصر ص ۲۹

³ بهجة الاسرار ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشيخ الخ مصطفي البابی مصر ص ۵۰

معك مصباح شرع ربك ¹ ۔	اس سے زیادہ بگاڑے گا، اپنے ساتھ شریعت الہیہ کی شمع لے لے۔
----------------------------------	---

قول ۸: حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے پیر حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دعا دی:

جعلك الله صاحب حديث صوفيا ولا جعلك صوفيا	اللہ تعالیٰ تمہیں حدیث داں کر کے صوفی بنائے اور حدیث صاحب حدیث ²
	داں ہونے سے پہلے تمہیں صوفی نہ کرے۔

قول ۹: امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی اس دعائے حضرت سیدی سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرح فرماتے ہیں:

اشار الى ان من حصل الحديث والعلم ثم تصوف	حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ جس نے پہلے حدیث و علم حاصل کر کے تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچا، اور جس نے علم حاصل کرنے سے پہلے صوفی بنا چاہا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا، (والعیاذ باللہ تعالیٰ)
--	---

قول ۱۰: حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ زعم کرتے ہیں کہ:

ان التكاليف كانت وسيلة الى الوصول وقد وصلنا۔	یعنی احکام شریعت تو وصول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت۔
--	---

فرمایا:

صدقوا في الوصول ولكن الى سقر والذی يسرق ويزني	سچ کہتے ہیں واصل ضرور ہوئے، کہاں تک جہنم تک چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں، میں اگر ہزار برس جیوں تو فرائض واجبات
---	--

¹ بهجة الاسرار ذكر فصول من كلام مرصعاً بشيبي الخ مصطفى الباني مصر ص ۵۳

² احياء العلوم كتاب العلم الباب الثاني مطبعة المشهد الحسيني قاهره ۲۲ / ۱۵

³ احياء العلوم كتاب العلم الباب الثاني مطبعة المشهد الحسيني قاهره ۲۲ / ۱۵

اورادی شیئا الا بعد شرعی ¹ ۔	تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مستحبات مقرر کئے ہیں بے عذر شرعی ان میں سے کچھ کم نہ کروں۔
---	--

قول ۱۱: حضرت سیدی ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ مبارک میں حضرت سیدی ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

من لم يحفظ القرآن ولم يكتب الحديث لا يقتل به في هذا الامر لان علمنا هذا مقيد بالكتاب والسنة ²	جس نے نہ قرآن یاد کیا نہ حدیث لکھی یعنی جو علم شریعت سے آگاہ نہیں دربارہ طریقت اس کی اقتدانہ کریں اسے اپنا پیر نہ بنائیں کہ ہمارا یہ علم طریقت بالکل کتاب و سنت کا پابند ہے۔
---	--

نیز فرمایا:

الطريق كلها مسدودة على الخلق الاعلى من اقتنى اثر الرسول عليه الصلوة والسلام ³ ۔	خلق پر تمام راہ بند ہیں مگر وہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نشان قدم کی پیروی کرے۔
---	---

۱۔ خلاف پیغمبر کے راہ گزید کہ ہر گز بمنزل نخواستہ رسید

(جس نے پیغمبر کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ ہر گز منزل مقصود پر نہ پہنچے گا)

قول ۱۲: حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمی بسطامی کے والد رحمہما اللہ تعالیٰ سے فرمایا: چلو اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو بنام ولایت مشہور کیا ہے، وہ شخص مرجع ناس و مشہور بہ زہد تھا، جب وہاں تشریف لے گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوکا۔ حضرت ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً واپس آئے اور اس سے سلام علیک نہ کی اور فرمایا:

هذا رجل غير مأمون على ادب من ادب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فكيف يكون مأمونا على ما يدعيه ⁴	یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب سے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں جس چیز کا ادعا رکھتا ہے اس پر کیا امین ہوگا۔
---	---

¹ البواقیت والجواهر البیہت السادس والعشرون مصطفى البابی مصر ۱۱ ص ۱۵۱

² الرسالة القشيرية ذكر ابى القاسم الجنيد بن محمد مصطفى البابی مصر ص ۲۰

³ الرسالة القشيرية ذكر ابى القاسم الجنيد بن محمد مصطفى البابی مصر ص ۲۰

⁴ الرسالة القشيرية ذكر ابو یزید البسطامی مصطفى البابی مصر ص ۱۵

اور دوسری روایت میں ہے۔ فرمایا:

یہ شخص شریعت کے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں اسرار الہیہ پر کیونکہ امین ہوگا۔	هذا رجل غير مأمون على ادب من اداب الشريعة فكيف يكون امينا على اسرار الحق ¹ ۔
---	---

قول ۱۳: نیز حضرت بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اگر تم کسی شخص کو دیکھو ایسی کرامت دیا گیا کہ ہوا پر چارزانو بیٹھ سکے تو اس سے فریب نہ کھانا جب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض، واجب و مکروہ و حرام و محافظت حدود و آداب شریعت میں اس کا حال کیسا ہے۔	لو نظر تم الى رجل اعطى من الكرامات حتى يرتقى (وفي نسخة يتربع) في الهواء فلا تغتروا به حتى تنظروا كيف تجدونه عند الامر والنهي وحفظ الحدود و آداب الشريعة ² ۔
--	--

قول ۱۴: حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت ذوالنون مصری سرقسطی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اصحاب اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

جو باطن کہ ظاہر اس کی مخالفت کرے وہ باطن نہیں باطل ہے۔	كل باطن يخالفه ظاهر فهو باطل ³ ۔
--	---

علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی اس قول مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں:

اس لئے کہ جب اس نے ظاہر کی مخالفت کی تو وہ شیطانی و سوسہ اور نفس کی بناوٹ ہے۔	لانه و سوسة شيطانية و زخرفة نفسانية حيث خالف الظاهر ⁴ ۔
---	--

قول ۱۵: حضرت سیدنا حارث مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ اولیاء معاصرین حضرت سرقسطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

جو اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح	من صحح باطنه بالمراقبة والاخلاص
--	---------------------------------

¹ الرسالة القشيرية باب الولاية مصطفى البابی مصر ص ۱۱۷

² الرسالة القشيرية ذكر ابو يزيد البسطامي مصطفى البابی مصر ص ۱۵

³ الرسالة القشيرية ذكر ابو سعيد خراز مصطفى البابی مصر ص ۲۴

⁴ الحديقة الندية الباب الاول الفصل الثاني مكتبة نوريه رضويه فيصل آباد ۱۸۶

زین اللہ ظاہرہ بالمجاہدۃ واتباع السنۃ ^۱ ۔	کر لے گا۔ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ و پیروی سنت سے آراستہ فرمادے۔
--	---

ظاہر ہے کہ انتقال لازم کو انتقال ملزوم لازم تو ثابت ہوا کہ جس کا ظاہر زیور شرع سے آراستہ نہیں وہ باطن میں بھی اللہ عزوجل کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔

قول ۱۶: حضرت سیدنا ابو عثمان حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلہ اکابر اولیاء معاصرین حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں وقت انتقال اپنے صاحبزادے ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا:

خلاف السنۃ یا بنی فی الظاہر علامۃ ریاء فی الباطن ^۲ ۔	اے میرے بیٹے! ظاہر میں سنت کا خلاف اس کی علامت ہے کہ باطن میں ریاکاری ہے۔
---	---

قول ۱۷: نیز حضرت سعید بن اسمعیل حیری مدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الصحبة مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ زندگی کا طریقہ یہ ہے کہ سنت کی پیروی کرے اور علم ظاہر کو لازم پکڑے۔
بأتباع السنۃ ولزوم ظاہر العلم ^۳ ۔	

قول ۱۸: حضرت سید ابوالحسین احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضرت سید الطائفہ ریحانۃ الشام یعنی ملک شام کا پھول کہتے تھے فرماتے ہیں:

من عمل عملاً بلا اتباع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فباطل عملہ ^۴ ۔	جو کسی قسم کا کوئی عمل بے اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے وہ عمل باطل ہے۔
--	---

قول ۱۹: حضرت سیدی ابو حفص عمر حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکبر ائمہ عرفاء و معاصرین

^۱ الرسالة القشيرية ذكر حارث محاسبي مصطفى الباني مصر ص ۱۳

^۲ الرسالة القشيرية ذكر ابو عثمان سعيد بن اسمعيل الحيري مصطفى الباني مصر ص ۲۱

^۳ الرسالة القشيرية ذكر ابو عثمان سعيد بن اسمعيل الحيري مصطفى الباني مصر ص ۲۱

^۴ الرسالة القشيرية ذكر ابو الحسين احمد بن الحواري مصطفى الباني مصر ص ۱۸

حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

من لم یزن افعاله واحواله فی کل وقت بالکتاب و السنۃ ولم یتھم خواطرہ فلا تعدہ فی دیوان الرجال	جو ہر وقت اپنے تمام کام احوال کو قرآن و حدیث کی میزان میں نہ تولے او اپنے واردات قلب پر اعتماد کر لے اسے مردوں کے دفتر میں نہ گن۔
---	---

1-

ع راوی کم وزن لاف مردی مزین

قول ۲۰: حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

من رأیتہ یدعی مع اللہ حالۃ تخرجه عن حد العلم الشرعی فلا تقرب منہ	تو جسے دیکھے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ ایسے حال کا ادعا کرتا ہے جو اسے علم شریعت کی حد سے باہر کرے اس کے پاس نہ پھٹک۔
--	---

قول ۲۱: حضرت سیدی ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

من الزم نفسه آداب الشریعة نور اللہ تعالیٰ قلبہ بنور المعرفة ولا مقام اشرف من مقام متابعة الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اوامره و افعاله و اخلاقه	جو اپنے اوپر آداب شریعت لازم کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور معرفت سے روشن کر دے گا اور کوئی مقام اس سے بڑھ کر معظم نہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام، افعال، عادات سب میں حضور کی پیروی کی جائے۔
---	--

قول ۲۲: حضرت سیدنا مشاود دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرجع سلسلہ چشتیہ ہشتیہ

¹ الرسالہ القشیریۃ ذکر ابو حفص عمر الحداد مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۸

² الرسالہ القشیریۃ ذکر ابوالحسین احمد نوری مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۱

³ الرسالہ القشیریۃ ذکر ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۵

فرماتے ہیں:

ادب البرید حفظ آداب الشرع علی نفسه ^۱ ۔	مرید کا ادب یہ ہے کہ آداب شرع کی اپنے نفس پر محافظت کرے۔
---	--

قول ۲۳: حضرت سیدنا سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

التصوف اسم لثلاث معان وهو الذی لا یطفی نور معرفته نور ورعه ولا یتکلم بباطن فی علم ینقضه ظاہر الکتب او السنة ولا تحمله الکرامات علی هتک استار محارم اللہ تعالیٰ ^۲ ۔	تصوف تین وصفوں کا نام ہیں، ایک یہ کہ اس کا نور معرفت اس کے نور ورع کو نہ بجھائے دوسرے یہ کہ باطن سے کسی ایسے علم میں بات نہ کرے کہ ظاہر قرآن یا ظاہر سنت کے خلاف ہو، تیسرے یہ کہ امتیں اسے ان چیزوں کی پردہ دری پر نہ لائیں جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائیں۔
---	---

قول ۲۴: حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سید ابوسلیمان دارانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ربما یقع فی قلبی النکتة من نکت القوم ایاماً فلا اقبل منه الا بشاہدین عدلین الکتاب والسنة ^۳ ۔	بارہا میرے دل میں تصوف کا کوئی نکتہ مدتوں آتا ہے جب تک قرآن و حدیث دو گواہ عادل اس کی تصدیق نہیں کرتے میں قبول نہیں کرتا۔
---	---

دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

ربما ینکث الحقیقة فی قلبی اربعین یوماً فلا اذن لها ان تدخل فی قلبی الا بشاہدین من الکتاب والسنة ^۴ ۔	بارہا کوئی نکتہ حقیقت میرے دل میں چالیس چالیس دن کھٹکتا رہتا ہے، جب تک کتاب و سنت کے دو گواہ اس کے ساتھ نہ ہوں میں اپنے دل میں داخل ہونے کا اسے اذن نہیں دیتا۔
--	--

^۱ الرسالة القشیریة ذکر مشاد الدینوری مصطفی البابی مصر ص ۷۲

^۲ الرسالة القشیریة ذکر ابولحسن عن سری بن المغلس السقطی مصطفی البابی مصر ص ۱۱

^۳ الرسالة القشیریة ذکر ابوسلیمان عبدالرحمن بن عطیہ الدارانی مصطفی البابی مصر ص ۱۵

^۴ نفحات الانس ذکر ابوسلیمان عبدالرحمن بن عطیہ الدارانی انتشارات کتاب فروشی محمودی تہران ایران ص ۲۰

قول ۲۵: حضرت عالی منزلت امام طریقت سید نابوعلی رود باری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلہ خلفائے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں حضرت عارف باللہ سیدنا استاذ ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مشائخ میں ان کے برابر علم طریقت کسی کو نہ تھا۔ اس جناب گردوں قباب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سنتا ہے اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہے اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ احوال کے اختلاف کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا فرمایا:

نعم قد وصل ولكن الى سقر ¹	ہاں پہنچا تو ضرور ہے مگر جہنم تک، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
--------------------------------------	---

قول ۲۶: حضرت سیدی ابو عبد اللہ محمد بن خفیف ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

التصوف تصفيه القلوب وذكر اوصاف الى ان قال واتباع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في الشريعة ²	تصوف اس کا نام ہے کہ دل صاف کیا جائے اور شریعت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی ہو۔
--	--

قول ۲۷: امام اجل عارف باللہ ابو بکر محمد ابراہیم بخاری کلابازی قدس سرہ نے کتاب التعرف لمذہب التصوف جس کی شان میں اولیاء نے فرمایا لولا التعرف لما عرف التصوف (کتاب تعرف نہ ہوتی تو تصوف نہ پہچانا جاتا) تصوف کی ایسی ہی تعریف حضرت سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی کہ تصوف ان ان اوصاف کا نام ہے۔ ان میں ختم اس پر فرمایا کہ:

واتباع الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم في الشريعة ³	شریعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع۔
--	---

قول ۲۸: حضرت سیدی ابوالقاسم نصر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سید نابو بکر شبلی و حضرت سید نابوعلی رود باری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجلہ اصحاب سے ہیں فرماتے ہیں:

التصوف ملازمة الكتاب	تصوف کی جڑ یہ ہے کہ کتاب و سنت کو لازم
----------------------	--

¹ الرسالة القشيرية ابوعلی احمد بن محمد رودباری مصطفی البابی مصر ص ۲۸

² الطبقات الكبرى للشعرا في ذكر ابي عبد الله بن محمد الضبي مصطفی البابی مصر ۱۱/ ۱۲۱

³ التعرف لمذہب التصوف

والسنة ^۱ الخ۔	پکڑے رہے۔
--------------------------	-----------

قول ۲۹: حضرت سیدی جعفر بن محمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید و خلیفہ حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لا اعرف شيئاً افضل من العلم بالله و باحكام فان الاعمال لاتزكو الا بالعلم ومن لا علم عنده فليس له عمل وبالعلم عرف الله واطيع ولا يكره العلم الا منقوص ^۲ ۔	میں کوئی چیز معرفت الہی و علم احکام الہی سے بہتر نہیں جانتا۔ اعمال بے علم کے پاک نہیں ہوتے، بے علم کے سب عمل برباد ہیں، علم ہی سے اللہ کی معرفت و معرفت اطاعت ہوئی، علم کو وہ ہی ناپسند رکھے گا جو کم بخت ہو۔
---	---

قول ۳۰: حضرت سید داؤد کبیر بن ماخار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ولی اللہ و عالم جلیل حضرت سید محمد وفا شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرومرشد ہیں فرماتے ہیں:

قلوب علماء الظاهر و سائط بین عالم الصفاء و مظاہر الاكدار رحمة بالعامّة الذين لم يصلوا الى ادراك المعاني الغيبة والادراكات الحقيقة ^۳ ۔	علماء ظاہر کے دل عالم صفاء و مظہر تکدر کے اندر واسطہ ہیں ان عام خلائق پر رحمت کے لئے کہ معانی غیب و علوم حقیقت تک جن کی رسائی نہ ہو۔
--	--

یہ صراحتاً وراثت نبوت کی شان ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لیے بھیجے جاتے ہیں کہ خالق و خلق میں واسطہ ہوں، ان خلائق پر رحمت کے لئے کہ بارگاہ غیب و حقیقت تک جن کی رسائی نہیں۔

قول ۳۱: حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ علیہ سہروردیہ اپنی کتاب مستطاب میں فرماتے ہیں:

قوم من المفتونین لبسوا البسة الصوفية لينتسبوا بها الى الصوفية وما هم من الصوفية بشيئ بل هم في غرور	یعنی کچھ فتنہ کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے کہ صوفی کہلائیں حالانکہ ان کو صوفیہ سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ ضرور غلط میں ہیں بکتے
--	---

^۱ الطبقات الكبرى للشعراني ذكر ابن القاسم ابراهيم بن محمد النصر آبادي مصطفى الباني مصر ۱۱۳۳

^۲ الطبقات الكبرى للشعراني ذكر سيد جعفر بن محمد الخواص مصطفى الباني مصر ۱۱۹-۱۱۸

^۳ الطبقات الكبرى للشعراني ترجمه ۲۸۹ مصطفى الباني مصر ۱۹۰

<p>کہ ان کے دل خالص خدا کی طرف ہو گئے اور یہی مراد کو پہنچ جانا ہے اور رسوم شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے ان کا یہ خالص الحاد و زندقہ اللہ کی بارگاہ سے دور کیا جانا ہے اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت رد فرمائے وہ حقیقت نہیں بے دینی ہے۔</p>	<p>غلط یزعمون ان ضمائہم خلصت الی اللہ تعالیٰ و یقولون هذا هو الظفر بالمراد و الارتسام بسر اسم الشریعة رتبة العوام وهذا هو عين الاحاد الزندقة و الابعاد فكل حقيقة ردتها الشریعة فہی زندقة¹۔</p>
--	---

پھر جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو چوری اور زنا کرے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے²۔
 قول ۳۲: نیز حضرت الشیوخ سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب مستطاب اعلام الہدی و عقیدہ ارباب التقی میں عقیدہ کرامات اولیاء بیان کر کے فرماتے ہیں:

<p>ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر خوارق عادات ظاہر ہوں اور وہ احکام شریعت کا پورا پابند نہ ہو وہ شخص زندیق ہے اور وہ خوارق کہ اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں مکر و استدرج ہیں۔</p>	<p>ومن ظہر له و علی یدہ من المخرقات و هو علی غیر الالتزام بأحكام الشریعة نعتقد انه زندیق وان الذی ظہر له مکر و استدرج³۔</p>
---	--

قول ۳۳: حضرت سیدنا امام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں:

<p>مختصراً ایک گروہ معرفت و وصول کا دعویٰ رکھتا ہے حالانکہ معرفت و وصول کا نام ہی نام جانتا ہے اور گمان کرتا کہ یہ سب اگلے پچھلوں کے علم سے اعلیٰ ہے تو وہ فقہیوں مفسروں محدثوں سب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں اور علماء کو حقیر جانتا ہے اپنے</p>	<p>فرقة ادعت المعرفة الوصول و لا يعرف (احد ہم) هذه الامور الا بالاسامی و یظن ان ذلك اعلی من علم الاولین و الاخرین فی نظر الی الفقہاء و المفسرین و المحدثین بعین الازرا و یستحقق بذلك جمیع العباد و العلماء و یدعی</p>
--	---

¹ عوارف المعارف الباب التاسع في ذكر من الصوفية الخ مطبعة المشهد الحسيني قاهره ص ۷۱ و ۷۲

² عوارف المعارف الباب التاسع في ذكر من الصوفية الخ مطبعة المشهد الحسيني قاهره ص ۷۱ و ۷۲

³ نفحات الانس بحواله اعلام الہدی از انتشارات کتاب فروش محمودی تہران ایران ص ۲۶

واصل بخدا ہونے کا ادعا کرتا ہے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک فاجروں اور منافقوں میں سے ہے اھ	لنفسه انه الواصل الى الحق و هو عند الله من الفجار و المنافقين ¹ (ملخصاً)
--	--

قول ۳۴: حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین محمد بن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں:

خبردار علم ظاہر میں جو شرع کی میزان ہے اسے ہاتھ سے نہ پھینکنا بلکہ جو کچھ اس کا حکم ہے فوراً اس پر عمل کر اور اگر عام علماء کے خلاف تیری سمجھ میں اس سے کوئی ایسی چیز آئے جو ظاہر شرع کا حکم نافذ کرنے سے تجھے روکنا چاہے تو اس پر اعتماد نہ کرنا وہ علم الہی کی صورت میں ایک مکر ہے جس کی تجھے خبر نہیں۔	ایک ان ترمی میزان الشرع من یدک فی العلم الرسی بل بأدرالی العمل بكل ما حکم به وان فہمت منہ خلاف ما یفہمہ الناس مما یجول بینک و بین امضاء ظاہر الحکم به فلا تعول علیہ فانہ مکر الہی بصورت علم الہی من حیث لا تشعر ² ۔
--	--

قول ۳۵: نیز حضرت سید محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں:

یقیناً جان کر میزان شرع جو اللہ عزوجل نے زمین میں مقرر فرمائی ہے وہ یہی ہے جو علماء شریعت کے ہاتھ میں ہے تو جب کبھی کوئی ولی اس میزان شرع سے باہر نکلے اور اس کی عقل کہ مدار احکام شرعیہ ہے باقی ہو تو اس پر انکار واجب ہے۔	اعلم ان میزان الشرع الموضوعۃ فی الارض ہی مابا یدی العلماء من الشریعة فہما خرج ولی عن میزان الشرع المذكورۃ مع وجود عقل التکلیف و جب الانکار علیہ ³ ۔
--	---

قول ۳۶: نیز حضرت بحر الحقائق ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

یقیناً جان کہ اولیاء مرشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی میزانیں کبھی شریعت سے خطا نہیں	اعلم ان موازین الاولیاء المکملین لا تخطی الشریعة ابدافہم
---	---

¹ احیاء العلوم کتاب ذم الغرور بیان اصناف المغترین الخ الصنف الثالث المشہد الحسینی قاہرہ ۱۳۰۵

² البیواقیت والجواہر الفصل الرابع مصطفی البابی مصر ۱۱/۲۶

³ البیواقیت والجواہر الفصل الرابع مصطفی البابی مصر ۱۱/۲۶

محفوظون من مخالفة الشريعة^۱ الخ۔ کرتیں وہ مخالف شرع سے محفوظ ہیں۔

قول ۳۷: نیز حضرت خاتم الولاہیہ محمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم ان عين الشريعة هي عين الحقيقة اذ الشريعة لها دائرتان عليا وسفلى فالعليا لاهل الكشف و السفلى لاهل الفكر فلما فتش اهل الفكر على ما قال اهل الكشف فلم يجدوه في دائرة فكرهم قالوا هذا خارج عن الشريعة فاهل الفكر ينكرون على اهل الكشف واهل الكشف لا ينكرون على اهل الفكر، من كان ذا كشف وفكر فهو حكيم الزمان فكما ان علوم الفكر احد طرفي الشريعة فكذلك علوم اهل الكشف فهما متلازمان ولكن لما كان الجامع بين الطرفين عزيزا فرق اهل الظاهر بينهما^۲۔

یقین جان کہ شریعت ہی کا چشمہ حقیقت کا چشمہ ہے اس لئے کہ شریعت کے دو دائرے ہیں ایک اوپر اور ایک نیچے اوپر کا دائرہ اہل کشف کے لئے ہے اور نیچے کا اہل فکر کے لئے، اہل فکر جب اہل کشف کے اقوال کو تلاش کرتے اور اپنے دائرہ فکر میں نہیں پاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ قول شریعت سے باہر ہے۔ تو اہل فکر اہل کشف پر معترض ہوتے ہیں مگر اہل کشف اہل فکر پر انکار نہیں رکھتے۔ جو کشف و فکر دونوں رکھتا ہے وہ اپنے وقت کا حکیم ہے پس جس طرح علوم فکر شریعت کا ایک حصہ ہیں یونہی علوم اہل کشف بھی، تو وہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں اور جبکہ دونوں کناروں کا جامع نادر ہے، لہذا ظاہر بینوں نے شریعت و حقیقت کو جدا سمجھا۔

سبحان اللہ! اہل ظاہر اگر علوم حقیقت کو نہ سمجھیں غدر رکھتے ہیں کہ شریعت کے دائرے زیریں میں ہیں، مدعی ولایت جو علم ظاہر سے منکر ہو معلوم ہوا قطعاً جھوٹا کذاب فریبی ہے کہ اگر دائرہ بالاتک پہنچتا تو دائرہ زیریں سے جاہل نہ ہوتا۔ جڑ والے اگر شاخ تراشیں اصل درخت قائم رہے۔ مگر بلند شاخ تک پہنچنے والے جڑ کاٹیں تو ان کی ہڈی پسلی کی خیر نہیں۔ اس عبارت شریفہ سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اہل ظاہر اگر شریعت و حقیقت کو جدا سمجھیں ان کی غلطی مگر وہ اپنے علم میں کاذب نہیں اور مدعی تصوف اگر انھیں جدا بتائے تو قطعاً دروغ باف و لاف زن ہے۔

^۱ البیواقیت والجواہر الفصل الرابع مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۶ و ۲۷

^۲ البیواقیت والجواہر الفصل الرابع مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۶

قول ۳۸: نیز حضرت لسان القوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

<p>علوم الہیہ میں ولی کا کشف اس علم سے تجاوز نہیں کر سکتا جو اس کے نبی کی وحی و کتاب عطا فرما رہی ہے اس مقام میں جنید نے فرمایا ہمارا یہ علم کتاب و سنت کا مقید ہے۔ اور ایک عارف نے فرمایا جس کشف کی شہادت کتاب و سنت نہ دیں وہ محض لاشیء ہے تو ہرگز ولی کے لئے کچھ کشف نہیں ہوتا مگر قرآن عظیم کے فہم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تختیوں کو فرماتا ہے ہم نے اس کے لئے الواح میں ہر چیز سے کچھ بیان لکھ دیا، تو سو بات کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کا علم کتاب و سنت ہے۔ باہر نہ جائے گا اگر کچھ باہر جائے تو وہ علم ہو گا نہ کہ کشف بلکہ تحقیق کرے تو تجھے ثابت ہو جائے گا کہ وہ جہالت تھا۔</p>	<p>لا یتعدی کشف الولی فی العلوم الالہیة فوق ما یعطیه کتاب نبیہ و وحیہ قال الجنید فی ہذا المقام علمنا ہذا مقید بالکتاب و السنۃ وقال الاخر کل فتح لا یشہد لہ کتاب و السنۃ فلیس بشیعی فلا یفتح لولی قط الا فی الفہم فی کتاب العزیز فلہذا قال تعالیٰ ما فرطنا فی کتاب من شیعی وقال سبحنہ فی الواح موسیٰ و کتبنا لہ فی الواح من کل شیعی الا یتخرج علم الولی جملة واحدة عن کتاب و السنۃ فان خرج احد عن ذلک فلیس بعلم ولا علم ولا یمعبل اذا حققتہ وجدتہ جہلا^۱۔</p>
--	--

قول ۳۹: نیز حضرت عین الکاشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

<p>یقین جان اللہ تیری مدد کرے کہ کرامت حق سبحانہ کے نام پر یعنی محسن کی بارگاہ سے آتی ہے تو اسے صرف ابرار نیکو کار ہی پاتے ہیں اور وہ دو قسم ہے، محسوس ظاہری و معقول معنوی، عوام صرف کرامت محسوسہ کو جانتے ہیں جیسے کسی کو دل کی بات بتادینا گزشتہ و موجودہ و آئندہ غیبوں کی خبر دینا، پانی پر چلنا، ہو اپر اڑنا۔ صدا ہا منزل زمین ایک قدم میں طے کرنا، آنکھوں سے</p>	<p>اعلم ایدک اللہ ان الکرامة من الحق من اسبہ البر فلا تكون الاللابرار وہی حسیة ومعنویة. فالعامۃ ما تعرف الالحسیة مثل الکلام علی الخاطر والاخبار البغیبات الماضیة والكائنة والاتیة والمشی علی الماء و اختراق الہوا و طی الارض والاحتجاب</p>
---	--

^۱ الفتوحات المکیة لابن عربی الباب الرابع عشر وثلثمائة فی معرفة الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۵۶

چھپ جانا کہ سامنے موجود ہو اور کسی کو نظر نہ آئیں اور کرامات معنویہ کہ صرف خواص پہچانتے ہیں وہ یہ ہیں کہ اپنے نفس پر آداب شرعیہ کی حفاظت رکھے، عمدہ خصالتیں حاصل کرنے اور بری عادتوں سے بچنے کی توفیق دیا جائے تمام واجبات ٹھیک ادا کرنے پر التزام رکھے، ان کرامتوں میں مکر واستدراج کو دخل نہیں اور کرامتیں جنہیں عوام پہچانتے ہیں ان سب میں مکر نہاں کی مداخلت ہو سکتی ہے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ظاہری کرامتیں استقامت کا نتیجہ ہوں یا خود استقامت پیدا کریں ورنہ کرامت نہ ہوگی اور کرامت معنویہ میں مکر واستدراج کی مداخلت نہیں اس لئے کہ علم ان کے ساتھ ہے علم کا شرف خود ہی تجھے بتائے گا کہ ان میں مکر کا دخل نہیں اس لئے کہ شریعت کی حدیں کسی کے لئے مکر کا پھندا قائم نہیں کرتیں اس وجہ سے کہ شریعت سعادت پانے کا عین صاف و روشن راستہ ہے علم ہی مقصود ہے اور اسی نے نفع پہنچانا ہے اگرچہ اس پر عمل نہ ہو کہ مطلقاً ارشاد ہوا ہے کہ عالم و بے علم برابر نہیں تو علماء ہی مکر و اشتباہ سے امان میں ہیں و بس۔

عن الابصار ومعنوية لا يعرفها الا الخواص وبهي ان تحفظ عليه اداب الشريعة و يوفق لاتبان مكارم الاخلاق واجتباب سفاسفها والمحافظة على اداء الواجبات مطلقاً في اوقاتها فهذه كرامات لا يدخل مكر ولا استدراج والكرامات التي ذكرنا ان العامة تعرفها فكلها يمكن ان يدخلها المكر الخفي ثم لا بد ان تكون نتيجة عن استقامة او تنتج استقامة والا فليست بكرامة والمعنوية لا يدخلها شبيح مبادكرنا فان العلم يصحبها وقوة العلم وشرفه تعطيك وان المكر لا يدخلها فان الحدود الشرعية لاتنصب حباله للمكر الالهى فانها عين الطريق الواضحة الى نيل السعادة لان العلم هو المطلوب وبه تقع المنفعة ولو لم يعمل به فانه لا يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون فالعلماء هم الامنون من التلبيس¹ اختصار۔

قول ۴۰: حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اقطاب اربعہ سے ہیں یعنی ان چہار میں جو تمام اقطاب میں اعلیٰ و ممتاز گئے جاتے ہیں اول حضور پر نور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوم سید احمد رفاعی، سوم حضرت سید احمد کبیر بدوی، چہارم حضرت سید ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ونفعنا ببركاتہم فی الدنيا والاخرة فرماتے ہیں:

¹ الفتوحات المکیة للشیخ ابن عربی الباب الرابع والثمانون ومائة دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۳۶۹

الشريعة هي الشجرة والحقيقة هي الشجرة¹ - شریعت درخت ہے اور حقیقت پھل ہے۔

درخت و ثمر کی نسبت بھی وہی بتا رہی ہے کہ درخت قائم ہے تو اصل موجود ہے مگر جو اصل کاٹ بیٹھا وہ زرا محروم و مردود ہے۔ پھر اس کی مثال کی بھی وہی حالت ہے جو ہم منج و بحر میں بیان کر آئے ہیں، درخت کٹ جائے تو آئندہ پھل کی امید نہ رہی مگر جو پھل آچکے ہیں یہاں درخت کھٹتے ہی آئے ہوئے پھل بھی فنا ہو جاتے ہیں اور فنا ہوتے ہی پھر بس نہیں بلکہ انسان کا دشمن ابلیس لعین غلیظ اور گور کے پھل جادو سے بنا کر اس کے منہ میں دیتا ہے اور یہ اپنی حالت سے انھیں ثمر حقیقت جان کر خوش خوش نکلتا ہے جب آنکھ بند ہو گئی اس وقت کھلے گا کہ منہ میں کیا بھرا تھا والعیاذ باللہ تعالیٰ ان درختوں میں قریب تر مثال پان اور اس کی بیل کی ہے خوشبو، خوش رنگ، خوش ذائقہ، مفرح، مقوی دل و دماغ، مصفی خون مطیب نکھت و چہ سرخروئی باعث زینت، اور پھر عجیب خاصہ یہ کہ بیل سوکھے تو اس کے پان جہاں جہاں ہوں معا سوکھ جائیں گے یہ ایک ادنیٰ مثال شریعت و حقیقت یا اس جاہل کے طور پر شریعت و طریقت کی ہے۔

قول ۴۱: عارف باللہ حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر و مرشد امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

علم الكشف اخبار بالامور على ما هي عليه في نفسها و هذا اذا حققته وجدته لا يخالف الشريعة في شيع بل هو الشريعة بعينها² - یعنی علم کشف یہ ہے کہ اشیاء جس طرح واقع و حقیقت میں ہیں اسی طرح ان سے خبر دے اسے اگر تو تحقیق کرے تو اصلاً کسی بات میں شریعت کے خلاف نہ پائے گا بلکہ وہ عین شریعت ہے۔

قول ۴۲: نیز ولی ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جميع مصابيح علماء الظاهر والباطن قد اتقدت من نور الشريعة فما من قول من اقوال المجتهدين و مقلديهم الا وهو مؤيد باقوال اهل الحقيقة - علمائے ظاہر ہوں خواہ علمائے باطن سب کے چراغ شریعت ہی کے نور سے روشن ہیں، تو ائمہ مجتہدین اور ان کے مقلدین کسی کا کوئی قول ایسا نہیں کہ اہل حقیقت کے اقوال اس کی تائید

¹ الطبقات الكبرى ترجمہ ابراہیم الدسوقي ۲۸۶ مصطفیٰ البابی مصر ۱۱/ ۱۹۹

² میزان الشريعة الكبرى فصل في بيان استحاله خروج شيعي لخ مصطفیٰ البابی مصر ۱۱/ ۴۴

لاشك عندنا في ذلك¹۔ نہ کرتے ہوں، ہمارے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں۔

نیز فرمایا:

امداد قلبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لجميع قلوب علماء امتہ فما اتقد مصباح عالم الا عن مشکوٰۃ نور قلب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم²۔ تمام علمائے امت کے دلوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اقدس سے مدد پہنچتی ہے توہر عالم کا چراغ حضور ہی کے نور باطن کے شمع دان سے روشن ہے۔

قول ۴۳: نیز یہی مفتوح مروح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

علم الکشف الصحیح لایاتی قط الاموافقاً للشریعة المطہرة³۔ سچا علم کشف کبھی نہیں آتا مگر شریعت مطہرہ کے موافق۔

قول ۴۴: حضرت سید افضل الدین اجل خلفائے سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

کل حقیقة شریعة وعکسہ⁴۔ حقیقت عین شریعت ہے اور شریعت عین حقیقت۔

قول ۴۵: امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالیٰ قد اقدر ابلیس کما قال الغزالی وغیرہ علی ان یقیم للمکاشف صورة المحل الذی یاخذ علمہ منہ من سماء او عرش او کرسی او قلم او لوح فربما ظن المکاشف ان ذلک العلم عن اللہ عزوجل

بیٹھک اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو قدرت دی ہے جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ اکابر نے تصریح کی ہے کہ صاحب کشف آسمان، عرش، کرسی، لوح، قلم جہاں سے اپنے علوم حاصل کرتا ہے اس مکان کی ساختہ تصویر اس کے سامنے قائم

¹ المیزان الکبزی للشعرانی فصل فی بیان استحالہ خروج شیئی الخ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۵

² المیزان الکبزی للشعرانی فصل فی بیان استحالہ خروج شیئی الخ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۵

³ المیزان الکبزی للشعرانی فصل فان قال قائل ان احدا لا یحتاج الی ذوق الخ مصطفی البابی مصر ۱/ ۱۲

⁴ المیزان الکبزی للشعرانی فصل فی بیان استحالہ الخ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۵

<p>کردے (اور حقیقت میں وہ عرش کرسی لوح و قلم نہ ہوں شیطان کا دھوکا ہوں اب شیطان اس دھوکے کی ٹٹی سے اپنا علم شیطانی القاء کرے) اور یہ صاحب کشف سے اللہ عزوجل کی طرف سے گمان کر کے عمل کر بیٹھے خود بھی گمراہ ہوا اور وہ کو بھی گمراہ کرے اس لئے ائمہ اولیائے کشف والے پر واجب کیا ہے کہ جو علم بذریعہ کشف حاصل ہو اس پر عمل کرنے سے پہلے اسے کتاب و سنت پر عرض کرے اگر موافق ہو تو بہتر ورنہ اس پر عمل حرام ہے۔</p>	<p>فاخذ به فضل فاضل فمن هنا اوجبوا على المكشفي انه يعرض ما اخذه من العلم من طريق كشفه على الكتاب و السنة قبل العمل به فان وافق فذاك و الاحرام عليه العمل به¹۔</p>
--	--

ناپناؤ! تم نے شریعت کی حاجت دیکھی شریعت کا دامن نہ تھا مگر تو شیطان کچے دھاگے کی لگام دے کر تمہیں گھمائے پھرے، جب تو حدیث نے فرمایا: "عابد بے فقہ چکی کا گدھا"²

قول ۴۶: نیز امام مدوح قدس سرہ فرماتے ہیں:

<p>کبھی ولایت کی نہایت نبوت کی ابتداء تک نہیں پہنچ سکتی اور اگر کوئی ولی اس چشمہ تک بڑھے جس سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فیض لیتے ہیں۔ تو وہ ولی جل جائے، اولیاء کی نہایت کاریہ ہے کہ شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عبادت بجالاتے ہیں خواہ کشف حاصل ہو ہو یا نہیں اور جب کبھی شریعت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکلیں گے ہلاک ہو جائیں گے اور ان کی مدد قطع ہو جائے گی تو انہیں کبھی ممکن نہیں کہ اللہ عزوجل سے خود بالاستقلال لے سکیں اور</p>	<p>لاتلحق نهاية الولاية بداية النبوة ابدًا ولو ان ولياً تقدم الى العين التي ياخذ منها الانبياء عليهم الصلوة والسلام لاحترق وغاية امر الاولياء انهم يتعبدون بشريعة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم قبل الفتح عليهم وبعده ومتى ما خرجوا عن شريعة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم هلكوا وانقطع عنهم الامداد فلا يمكنهم ان يستقلوا بالاحذ عن الله تعالى</p>
--	---

¹ الميزان الكبرى فصل فان قائل ان احد الاحتياج الخ مصطفى الباني مصر / ۱۲

² حلية الاولياء لابن نعيم ترجمہ ۳۱۸ خالد بن معدان دار الكتاب العربي بيروت / ۵ / ۲۱۹

<p>ہم اوپر بیان کرائے کہ تمام انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد لیتے ہیں۔</p>	<p>ابدا وقد تقدم ان جميع الانبياء والاولياء مستمدون من محمد صلى الله تعالى عليه وسلم¹۔</p>
<p>قول ۳۷: نیز ولی موصوف قدس سرہ فرماتے ہیں:</p>	
<p>تصوف کیا ہے بس احکام شریعت پر بندہ کے عمل کا خلاصہ ہے۔</p>	<p>التصوف انما هو زبدة عمل العبد باحكام الشريعة²۔</p>
<p>قول ۳۸: پھر فرمایا:</p>	
<p>علم تصوف چشمہ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے۔</p>	<p>علم التصوف تفرع من عين الشريعة³۔</p>
<p>قول ۳۹: پھر فرمایا:</p>	
<p>جو نظر غور کرے جان لے گا کہ علوم اولیاء سے کوئی چیز شریعت سے باہر نہیں اور کیونکہ ان کے علم شریعت سے باہر ہوں حالانکہ ہر ہر لحظہ شریعت ہی ان کے وصول بخدا کا ذریعہ ہے۔</p>	<p>من دقق النظر علم انه لا يخرج شيعي من علوم اهل الله تعالى عن الشريعة وكيف تخرج علومهم عن الشريعة والشريعة هي وصلتهم الى الله عز وجل في كل لحظة⁴۔</p>
<p>قول ۵۰: پھر فرمایا:</p>	
<p>تمام اولیائے کرام کا اجماع ہے کہ طریقت میں صدر بننے کا لائق نہیں مگر وہ جو علم شریعت کا دریا ہو اس کے منطوق مفہوم خاص عام ناسخ منسوخ سے آگاہ ہو زبان عرب کا کمال ماہر ہو یہاں تک کہ اس کے مجاز اور استعارے وغیرہ</p>	<p>قد اجمع القوم على انه لا يصلح للتصدر في طرق الله عز وجل الا من تبحر في علم الشريعة وعلم منطوقها ومفهومها وخاصها واعمها وناسخها ومنسوخها وتبحر في لغة العرب حتى عرف مجازاتها</p>

¹ اليواقيت الجوابر للبحث الثاني والاربعون مصطفى البابی مصر ۱۲/ ۱

² الطبقات الكبرى للشعراني مقدمة الكتاب مصطفى البابی مصر ۱۱/ ۳

³ الطبقات الكبرى للشعراني مقدمة الكتاب مصطفى البابی مصر ۱۱/ ۳

⁴ الطبقات الكبرى للشعراني مقدمة الكتاب مصطفى البابی مصر ۱۱/ ۳

واستعاراتها وغير ذلك فكل صوفي فقيه ولا عكس¹ - جانتا ہو تو ہر صوفی فقیہ ہوتا ہے اور ہر فقیہ صوفی نہیں۔

قول ۵۱: نیز عارف معروف قدس سرہ فرماتے ہیں:

الكشف الصحيح لا يأتي دائماً الا موافقاً للشریعة
كما هو مقرر بين العلماء² - سچا کشف ہمیشہ شریعت کے مطابق ہی آتا ہے جیسا کہ اس فن کے علماء میں مقرر ہو چکا ہے۔

قول ۵۲: حضرت عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی فرماتے ہیں:

ما يدعيه بعض المتصوفة في زماننا انكم معشر اهل
العلم الظاهر تأخذون احكامكم من الكتاب والسنة
وانا نأخذ من صاحبه هذا كفر لا محالة بالاجماع من
وجوه الاول التصريح بعدم الدخول تحت احكام
الكتاب والسنة مع وجود شروط التكليف من العقل و
البلوغ³ - وہ جو ہمارے زمانے کے بعض صوفی بننے والے ادعا کرتے ہیں کہ اے علم ظاہر والو! تم اپنے احکام کتاب و سنت سے لیتے ہو اور ہم خود صاحب قرآن سے لیتے ہیں یہ بالاجماع قطعاً بوجہ کثیرہ کفر ہے ازاںجملہ یہ عقل و بلوغ شرائط تکلیف ہوتے ہوئے کہہ دیا کہ ہم زیر احکام شریعت نہیں۔

یہیں فرمایا:

ان اراد بترك العلم الظاهر عدم تعلم ذلك وعدم
الاعتناء به لان العلم الظاهر لا حاجة اليه فقد سفه
الخطاب الالهى وسفه الانبياء ونسب العبث والبطلان
الى ارسال الرسل وانزال الكتب فلا شك في كفره اشد
الكفر⁴ (ملقطاً) - اگر علم ظاہر چھوڑنے سے اس کا نہ سیکھنا اور اس کا اہتمام نہ کرنا مراد لے اس خیال سے کہ علم ظاہر کی طرف حاجت نہیں تو اس نے کلام الہی کو احق بتایا اور انبیاء کو بیوقوف ٹھہرایا، رسولوں کے بھیجے کتابوں کے اتارنے کو عبث و باطل کی طرف نسبت کیا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کافر ہے اور اس کا کفر سب سے سخت تر کفر۔

¹ الطبقات الكبرى للشعراني مقدمة الكتاب مصطفى البابی مصر ۱۱

² الميزان الكبرى فصل فان قال قائل ان احد الايحتاج الى ذوق مصطفى البابی مصر ۱۱

³ الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية الباب الاول الفصل الثاني مكتبة نورية رضوية فيصل آباد ۱۱/ ۱۵۵ تا ۱۵۸

⁴ الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية الباب الاول الفصل الثاني مكتبة نورية رضوية فيصل آباد ۱۱/ ۱۵۹

قول ۵۳: نیز عارف مدوح قدس سرہ تعظیم شریعت مطہرہ کے بارے میں حضرات عالیہ سید الطائفہ و سری سقطی و ابو یزید بسطامی و ابو سلیمان دارانی و ذوالنون مصری و بشر حافی و ابو سعید خراز و غیر ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال کریمہ ذکر کر کے فرماتے ہیں:

یعنی اے عاقل! اے حق کے طالب! دیکھ کہ یہ عظمائے مشائخ طریقت یہ کبرائے ارباب حقیقت سب کے سب شریعت مطہرہ کی تعظیم کر رہے اور کیوں نہ کریں کہ وہ اصل نہ ہوئے مگر اسی تعظیم اقدس سیدھی راہ شریعت پر چلنے کے سبب یا ان سے یا ان کے سوا اور سرداران اولیائے کاملین کسی ایک سے بھی منقول نہیں کہ اس نے شریعت مطہرہ کے کسی حکم کی تحقیر کی یا اس کے قبول سے باز رہا ہو بلکہ وہ سب اس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں اور اپنے باطنی علوم کی سیرت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بنا کرتے ہیں تو تجھے زہار دھوکا میں نہ ڈالیں حد سے گزری ہوئی باتیں ان جاہلوں کی کہ سالک بنتے ہیں خود بگڑے اوروں کو بگاڑتے ہیں آپ گمراہ اوروں کو گمراہ کرتے ہیں شرع مستقیم سے کج ہو کر جہنم کی راہ چلتے ہیں علمائے شریعت کی راہ سے باہر مشائخ طریقت کے مسلک سے خارج اس لئے کہ آداب شریعت اختیار کرنے سے روگردانی کئے اور اس کے مستحکم قلعوں میں پناہ لینے کو چھوڑے بیٹھے ہیں تو وہ انکار شریعت کے سبب کافر ہیں اور دعوے یہ کہ اس کے انوار سے روشن ہیں مشائخ طریقت تو آداب شریعت پر قائم ہیں احکام الہی کی تعظیم کے معتقد ہیں اسی لئے

انظر ايها العاقل الطالب للحق ان هؤلاء عظماء مشائخ الطريقة وكبراء ارباب الحقيقة كلهم يعظمون الشريعة المحمدية وكيف وهم ما وصلوا الا بذلك التعظيم والسلوك على هذا المسلك المستقيم ولم ينقل عن احد منهم ولا عن غيرهم من السادة الصوفية الكاملين انه احتقر شيئاً من احكام الشريعة المطهرة ولا امتنع من قبوله بل كلهم مسلمون له و يبنون علومهم الباطنة على السيرة الاحمدية فلا يغرنك طامات الجهال المتنسكين الفاسدين المفسدين الضالين المفضلين الزائغين عن الشرع القويم الى صراط الجحيم خارجين عن مناهج علماء الشريعة المحمدية مارقين من مسالك مشائخ الطريقة لاعراضهم عن التأدب بأداب الشريعة وتركهم الدخول في حصونها المنبوعة فهم كفرون بأنكارها مدعون الاستنارة بانوارها ومشائخ الطريقة قائلون بالاداب الشريعة معتقدون تعظيم احكام الله تعالى ولهذا

<p>اللہ تعالیٰ نے انھیں کمالات اقدس کا تحفہ دیا اور یہ اپنی خرافات پر مغرور یہ عار لباس پہنے ہوئے کہ ظاہر میں مسلمان اور حقیقت میں کافر ہیں یہ ہمیشہ اپنے اوہام کے بتوں کے آگے آسن مارے بیٹھے ہیں۔ شیطان جو وسوسے ان کے افکار میں ڈالتا ہے انھیں پر مفتون ہوئے ہیں تو خرابی پوری خرابی ان کے لئے اور اس کے لئے اور ان کے لئے جو ان کا پیرو ہو یا ان کے کام کو اچھا جانے اس لئے کہ وہ راہ خدا کے راہزن ہیں اھ ملتقطاً</p>	<p>اتحفظہم اللہ تعالیٰ بالکمالات القدسیة وپولاء المغرورون بالفشار اللابسون حلة العار الذین ہم مسلون فی الظاہر واذا حقتہم فہم کفار لم یزالوا معتکفین علی اصنام الا وہام مفتونین بمایلتی لہم الشیطان من الوسوس فی الافہام فالویل لہم ولمن تبعہم او حسن امرہم فہم قطع طریق اللہ تعالیٰ¹ اہ ملتقطاً۔</p>
--	---

قول ۵۴: حضرت قطب ربانی محبوب یزدانی مخدوم اشرف جہانگیر چشتی سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ چشتیہ اشرفیہ فرماتے ہیں:

<p>اگر اوصاف ولایت والے ولی سے خارق عادت ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے اور اگر مخالف شریعت سے صادر ہو تو استدرج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو محفوظ فرمائے۔ (ت)</p>	<p>خارق عادت اگر ازولی موصوف باوصاف ولایت ظاہر بود کرامت گویند و اگر از مخالف شریعت صادر شود استدرج حفظنا اللہ وایاکم²۔</p>
---	--

قول ۵۵: حضرت سیدی ابوالکارم رکن الدین خلیفہ حضرت سیدی نور الدین عبدالرحمن اسفرائینی خلیفہ وقت حضرت سیدی جمال الدین احمد جوزقانی خلیفہ سیدی رضی الدین لالا خلیفہ حضرت سیدی نجم الدین کبریٰ سردار سلسلہ کبرویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے شیخ و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں:

<p>ولی جب تک شریعت کو مکمل طور پر نہ اپنائے ولایت میں قدم نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر اس کا انکار کرے تو کافر ہے۔ (ت)</p>	<p>ولی تا شریعت را بکمال نگیرد قدم در ولایت نتوان نہاد بلکہ اگر انکار کند کافر گردد³۔</p>
--	--

¹ الحديقة الندية شرح الطريفة المحمدية الباب الاول الفصل الثانی مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱۸۹۴/۱۸۷

² لطائف اشرفیہ لطیفہ پنجم مکتبہ سمنانی کراچی ۱۱/۱۲۶

³ نفحات الانس ذکر ابی المکارم رکن الدین احمد بن محمد از انتشارات کتابفروشی تہران ایران ص ۴۴۳

قول ۵۶: حضرت سیدی شیخ الاسلام احمد نامتی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدی خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

اول مصلی رابر طاق نہ و برو علم آموز کہ زاہد بے علم مسخرہ	پہلے عبادت کا مصلی طاق پر رکھ اور جا کر علم حاصل کر کیونکہ
شیطان است ^۱ ۔	جاہل شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے۔ (ت)

یہ حکایت شریف بہت نفیس و لطیف ہے۔ اس کا خلاصہ عرض کریں کہ اس کلام کریم کا منشاء معلوم ہو اور حضرت خواجہ مودود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سرور و سردار سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ ہیں دفع وہم ہو اور آج کل کے بہت مدعیان ناکار کے لئے کہ مسند ولایت کو ترکہ پداری جانتے ہیں۔ باعث ہدایت و عبرت و فہم ہو، حضرت ممدوح سلالہ خاندان اولیائے کرام بین ان کے آباء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجلہ اکابر محبوبان خدا سرداران شریعت و طریقت و اصحاب علم و کرامت تھے اور ان کے بعد حضرت خواجہ مودود چشتی نے مسند آباء پر جلوس فرمایا۔ ہزاروں آدمی مرید ہو گئے مگر صاحبزادہ والا قدر ابھی عالم نہ ہوئے تھے نہ راہ طریقت کسی مرشد کامل کی تعلیم سے چلے تھے عنایت ازلی ہی ان کے حال شریف پر متوجہ تھی حضرت شیخ الاسلام قطب الکرام سیدی احمد نامتی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی تعلیم و تفہیم کے لئے ہرات بھیجا، یہاں خواص و عام اس جناب کی کرامات عالیہ دیکھ کر مرید و معتقد ہوئے اور تمام اطراف میں ان کا شہرہ ہوا، صاحبزادہ خواجگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ناگوار ہوا، قصد فرمایا کہ حضرت والا کو اس ملک سے باہر کریں لشکر مریدان لے کر جنبش فرمائی، اصحاب حضرت شیخ الاسلام کو اس کی اطلاع ہوئی انھوں نے براہ ادب اسے شیخ الاسلام سے چھپایا مگر حضرت خود ہی خوب جانتے تھے ایک دن جب صبح کا ناشتہ حاضر کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ایک ساعت صبر کرو کہ کچھ قاصد آتے ہیں، تھوڑی دیر بعد قاصدان صاحبزادہ حاضر ہوئے، حضرت والا نے انھیں کھانا کھلایا پھر فرمایا: تم کہو گے یا میں بتاؤں کہ کس لئے آئے ہو عرض کی: حضرت فرمائیں۔ فرمایا: خواجہ مودود نے تمہیں بھیجا ہے کہ احمد سے کہو وہ ہماری ولایت میں کیوں آیا سیدھی طرح واپس جاتا ہے تو جائے ورنہ جس طرح چاہے نکالا جائے گا، قاصدوں نے تصدیق کی کہ ہاں حضرت خواجہ نے یہی پیام دے کر ہمیں بھیجا ہے حضرت والا نے فرمایا:

^۱ نفحات الانس ذکر خواجہ قطب الدین مودود چشتی انتشارات کتابفروشی تہران ایران ص ۳۲۹

کہ ولایت سے یہ دیہات مراد ہیں تو یہ اوروں کی ملک ہیں نہ کہ خواجہ مودود کی، اور اگر ولایت سے یہ لوگ مراد ہیں تو یہ بادشاہ سنجر کی رعیت ہیں تو یوں بادشاہ شیخ الشیوخ ٹھہرے گا، اور اگر ولایت سے وہ مراد ہے جو میں جانتا ہوں اور جسے اولیاء اللہ جانتے ہیں تو کل ہم انھیں دکھادیں گے کہ ولایت کا کام کیا اور کیسا ہوتا ہے قاصدوں کو یہ جواب عطا فرمایا اور ادھر ابر عظیم آیا، اور ایک رات دن ابر برسام بھر کو نہ دم لیا۔ دوسرے دن صبح کو حضرت والا نے فرمایا: گھوڑے کسو کہ خواجہ مودود کی طرف چلیں، اصحاب نے عرض کی، ندی چڑھ گئی اب جب تک چند روز بارش موقوف نہ ہو کوئی ملاح کشتی بھی نہیں لے جاسکتا۔ فرمایا: کچھ مشکل نہیں آج ہم ملاجی کریں گے جب سوار ہو کر جنگل میں پہنچے ملاحظہ فرمایا کہ ایک انبوہ مسلح حضرت کے ہمراہ ہے۔ فرمایا: یہ کون لوگ ہیں۔ عرض کی: حضور کے مرید و محب ہیں، یہ سن کر کہ ایک جماعت حضور کے مقابلے کو آئی ہے یہ حضور کے ہمراہ ہوئے، فرمایا: انھیں واپس کرو تیر و تلوار تو سنجر کا کام ہے اولیاء کے ہتھیار اور ہی ہیں، غرض چند خدام کے ساتھ ندی کنارے پہنچے پانی طغیانی پر تھا، فرمایا: آج یہ ٹھہری ہے کہ ہم ملاجی کریں گے، معرفت الہی میں کلام فرمانا شروع کیا تمام حاضرین ذوق سے بیخود ہو گئے، فرمایا: آنکھیں بند کر لو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر چلو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، جس نے آنکھ جلدی کھول دی اس کا جوتا تر ہو اور جس نے زراہ پر کھولی اس کا جوتا بھی خشک رہا، اور سب نے اپنے آپ کو دریا کے اس پار پایا، قاصدوں نے جو یہ ماجرا دیکھا جلدی کر کے حضرت صاحبزادہ خواجگان کے حضور حاضر ہوئے اور حال عرض کیا، کسی کو یقین نہ آیا، صاحبزادہ دو ہزار مرید مسلح کے ساتھ متوجہ ہوئے اور جیسے حضرت شیخ الاسلام سے نظر دو چار ہوئی صاحبزادہ بے اختیار پیادہ ہوئے اور حضرت والا کے پائے مبارک پر بوسہ دیا حضرت ان کی بیٹھ ٹھونکتے اور فرماتے تھے، ولایت کا کام دیکھا تم نہیں جانتے مردان خدا کی فوج سلاح سے نہیں جاؤ سوار ہو ابھی بچے ہو تمہیں نہیں معلوم کہ کیا کرتے ہو۔ جب بستی آئے حضرت شیخ الاسلام مع اپنے اصحاب کے ایک محلہ میں اتارے اور حضرت صاحبزادہ مع مریدان دوسرے محلہ میں، دوسرے دن ان مریدین صاحبزادہ نے کہا ہم آئے تھے شیخ احمد کو اس ملک سے نکالنے اور آج وہ ہمارے ساتھ ایک ہی گاؤں میں مقیم ہیں کوئی فکر عمدہ کرنی چاہئے، حضرت خواجہ مودود نے فرمایا: میری رائے میں صواب یہ ہے کہ صبح ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اجازت لیں ان کا کام ہمارے بس کا نہیں۔ مریدوں نے کہا: بلکہ رائے صواب یہ ہے کہ کوئی کام پر جاسوس مقرر کریں جب ان کے قیلوہ یعنی دوپہر کو آرام کا وقت آئے اور لوگ ان کے پاس سے چلے جائیں وہ تنہا ہیں اس وقت ہماری ایک جماعت

آپ کے ساتھ ان کے پاس جائے اور سماع شروع کریں، اور حال لائیں اسی حالت میں کوئی حربہ ان پر مار دیں، حضرت خواجہ نے فرمایا: ٹھیک نہیں، وہ ولی ہیں صاحب کرامات ہیں مگر مریدوں نے نہ مانا، جب دوپہر کو حضرت شیخ الاسلام کے آرام کا وقت آیا خادم نے چاہا کہ بچھونا بچھائے، فرمایا: ایک ساعت توقف کرو کچھ آرام ہوگا ایک کام درپیش ہے، ناگہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، خادم نے دروازہ کھولا دیکھا کہ حضرت خواجہ مودود ایک انبوہ کے ساتھ تشریف لائے، سلام کر کے سماع شروع ہوا، ساتھ والے نعرے لگانے لگے، انھوں نے چاہا تھا کہ اپنا ارادہ فاسدہ پورا کریں، کہ حضرت شیخ الاسلام نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا ہے سہلا کجائی ہے (اے سہلا! تو کہاں ہے) سہلا نام ایک صاحب شہر سرخس کے ساکن، صاحب کرامات و عاقل، مجنون نما تھے، ہمیشہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں رہتے، حضرت کے آواز دیتے ہی وہ فوراً حاضر ہوئے اور ایک نعرہ ان مفسدوں پر لگایا، وہ سب کے سب معاجوتیاں پگڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے صرف صاحبزادہ خواجگان باقی رہے۔ نہایت ندامت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور سر برہنہ کر کے معافی مانگی اور عرض کی: حضرت کو روشن ہے کہ اس دفعہ یہ میری مرضی نہ تھی فرمایا: تم سچ کہتے ہو مگر تم ان کے ساتھ کیوں آئے، عرض کی: میں نے برا کیا حضرت معاف فرمائیں، فرمایا: میں نے معاف کیا جاؤ اور ان لوگوں کو واپس لاؤ اور دو خدمت گار مقرر کرو اور تین دن ٹھہراؤ، حضرت خواجہ مودود نے ایسا ہی کیا، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام کے پاس آ کر گزارش کی: جو حکم ہوا تھا بجالایا اب کیا فرمان ہے۔ فرمایا: سجادہ طاق پر رکھو اور اول جا کر علم پڑھو کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان ہے خواجہ نے فرمایا: میں نے قبول کیا اور کیا ارشاد ہے۔ فرمایا: جب تحصیل علم سے فارغ ہوا اپنا خاندان زندہ کرو، تمہارے باپ دادا اولیاء و صاحب کرامات تھے، خواجہ مودود نے عرض کی، خاندان زندہ کرنے کو ارشاد ہوتا ہے تو پہلے تیر کا حضرت والا مجھے مسند پر بٹھادیں، فرمایا: آگے آؤ۔ یہ آگے گئے، حضرت نے ہاتھ پکڑ کر اپنی مسند مبارک کے کنارے پر بٹھایا اور فرمایا: بشرط علم بشرط علم بشرط علم تین بار فرمایا: حضرت خواجہ تین روز اور حاضر خدمت رہے فائدے لئے، نوازشیں پائیں، پھر تحصیل علم کے لئے بلخ بخارا تشریف لے گئے، چار سال میں ماہر کامل ہوئے، ہر شہر میں حضرت سے کرامات ظاہر ہوئیں، پھر چشت کو مراجعت فرمائی، تربیت مریدان میں مشغول ہوئے، اطراف سے طالبان خدا حاضر خدمت ہوئے اور حضرت کی برکت انفا سے دولت معرفت و رتبہ ولایت کو پہنچے، حضرت خواجہ شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نہایت عالی درجہ ولی و عارف و واصل ہیں، اسی جناب کے مرید و تربیت یافتہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم اجمعین¹۔

¹ نفحات الانس ذکر خواجہ قطب الدین مودود چشتی از انتشارات کتابفروشی محمودی تہران ایران ص ۳۲۶ تا ۳۲۹

قول ۵۷: حضرت مولانا نور الدین جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

اگر صد ہزار خارق عادات برایشاں ظاہر شود چوں نہ ظاہر ایشاں موافق احکام شریعت ست و نہ باطن ایشاں موافق آداب طریقت باشد و آن از قبیل مکر و استدراج خواهد بود نہ از مقولہ ولایت و کرامت ^۱ ۔	اگر لاکھ خارق عادات ظاہر ہوں جب تک ظاہر و باطن شریعت و آداب طریقت کے موافق نہ ہو تو وہ مکر اور استدراج ہوگا ولایت و کرامت کا مصداق نہ ہوگا۔ (ت)
--	---

یعنی اسی طرح لطائف اشرفی^۲ ص ۱۲۹ میں ہے۔ پھر دونوں کتابوں میں حضرت شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ عبارت کریمہ منقول قول ۳۲ ذکر فرمائی، فائدہ نفیسہ اسی نجات الانس شریعت میں حضرت شیخ الاسلام عبداللہ ہروی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول کہ حضرت شیخ احمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کر کے فرماتے ہیں:

چشتیاں ہمہ چناں بودند از خلق بیباک و در باطن پاک و در معرفت و فراست چالاک ہمہ احوال ایشاں باخلاص و ترک ریا بود ہیچ گو نہ در شرع سستی روان داشتند۔ ^۳	تمام چشتی حضرات ایسے ہی تھے کہ مخلوق سے بے خوف، باطن میں پاک اور معرفت و فراست میں باکمال ان کے تمام احوال اخلاص اور بے ریائی پر مبنی تھے اور کسی طرح بھی شریعت میں سستی برداشت نہ کرتے۔ (ت)
--	--

اور نسخہ قدیمہ نجات شریف میں کہ تین سو برس کا لکھا ہوا ہے یوں ہے:

تہیچگونہ سستی روان داشتند در شرع تا بہتاون چہ رسد ^۴ ۔	کسی طرح بھی شرع میں سستی روانہ رکھتے تو کوتاہی کہاں ہوتی۔ (ت)
--	---

ہمارے چشتی بھائی حضرات چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حال کریم مشاہدہ کریں کہ اصلاً

^۱ نفعات الانس القول فی اثبات الکرامۃ لاولیاء از انتشارات کتابفروشی محمودی تہران ایران ص ۲۶

^۲ لطائف اشرفی لطیفہ پنجم مکتبہ سمنانی کراچی ۱۰/۱۲۹

^۳ نفعات الانس ذکر شیخ احمد چشتی از انتشارات کتابفروشی محمودی تہران ایران ص ۳۴۰

^۴ نفعات الانس ذکر شیخ احمد چشتی از انتشارات کتابفروشی محمودی تہران ایران ص ۳۴۰

شرع میں سستی و کاہلی بھی جائز نہ رکھتے نہ کہ معاذ اللہ احکام شرعیہ کو ہلکا جاننا چستی ہونے کو بندگی شرع سے پروانہ آزادی ماننا والعیاذ باللہ رب العالمین۔ سردار سلسلہ علیہ بہشتیہ حضرت سلطان الاولیاء شیخ المشائخ محبوب الہی نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ سنئے فرماتے:

<p>(۱) چند چیزیں پائی جائیں تو سماع حلال ہوگا، سنانے والے تمام مرد بالغ ہوں بچے اور عورت نہ ہوں سننے والے اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی نہ ہوں کلام فحش و مذاق سے خالی ہو اور آلات سماع سرنگی اور طبلہ وغیرہ نہ ہو تو ایسا سماع حلال ہوگا (ت)</p>	<p>(۱) چند چیزیں چیز می باید تا سماع مباح شود مستمع و مسموع آله سماع، مسموع یعنی گویندہ، مرد تمام باشد کودک نباشد و عورت نباشد و مستمع آنکہ می شنود از یاد حق خالی نباشد و مسموع انچه بگویند فحش و مسخرگی نباشد و آله سماع مزامیر است چون چنگ در باب و مثل آں می باید در میان نباشد این چنین سماع حلال است^۱۔</p>
--	---

(۲) ایک بار حضرت محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے عرض کی آجکل بعضے خانقاہ دار درویشوں نے مزامیر کے مجمع میں وجد کیا۔ فرمایا:

<p>اچھا نہ کیا جو بات شرع میں ناروا ہے وہ کسی طرح پسندیدہ نہیں۔</p>	<p>نیکنہ کردہ اند انچه نامشروع ست ناپسندیدہ ست^۲۔</p>
---	---

(۳) کسی نے عرض کی کہ جب وہ لوگ وہاں سے باہر آئے ان سے کہا گیا کہ تم نے یہ کیا کیا وہاں تو مزامیر تھے تم نے وہاں جا کر کیوں قوالی سنی اور وجد کیا، وہ بولے ہم ایسے مستغرق تھے کہ ہمیں مزامیر کی خبر نہ ہوئی، حضرت شیخ المشائخ نظام الحق والدین نے فرمایا:

<p>یہ جواب بھی محض مہمل ہے سب گناہوں میں یہی حیلہ ہو سکتا ہے۔</p>	<p>این جواب ہم چیزے نیست این سخن در ہمہ معصیتا بیاید^۳۔</p>
---	---

^۱ سید الاولیاء باب نہم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ص ۵۰۲-۵۰۱

^۲ سید الاولیاء باب نہم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ص ۵۳۰

^۳ سید الاولیاء باب نہم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ص ۵۳۱

دیکھو کیسا قاطع جواب ارشاد ہوا۔ آدمی شراب پئے اور کہہ دے کمال استغراق کے سبب ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی، زنا کرے اور کہہ دے ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جو رو ہے یا بیگانی۔

(۴) ایک بار کسی نے عرض کی کہ فلاں موضع میں بعض یاروں نے مجمع کیا اور مزامیر وغیرہ حرام چیزیں ہیں، حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

من منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمت در میان نباشد نیکونہ کردہ اند ^۱	میں نے منع فرمادیا ہے کہ مزامیر و محرمت در میان نہ ہوں، ان لوگوں نے اچھا نہ کیا۔
---	--

(۵) حضور کے خلیفہ شیخ محمد بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت محبوبیت منزلت نے اس باب میں نہایت شدت اور سخت تاکید سے ممانعت فرمائی یہاں تک کہ فرمایا کہ اگر امام نماز پڑھاتا ہو اور جماعت میں کچھ عورتیں بھی ہوں امام کو سہو واقع ہو، مرد تو سبحان اللہ کہہ کر امام کو مطلع کریں عورت بتانا چاہے تو کیا کرے، سبحان اللہ تو کہے گی نہیں کہ اسے اپنی آواز سنائی نہ چاہئے پھر کیا کرے۔

پشت دست بر کف دست زند و کف دست بر کف دست نہ زند کہ آں بہ لہومی ماند تا ایں غایت از ملاہی و امثال آں پر ہیز آمدہ است پس در سماع طریق اولیٰ کہ ازیں بابت نباشد ^۲	ہاتھ کی پشت کو ہتھیلی پر مارے ہتھیلی کو ہتھیلی پر نہ مارے کیونکہ تالی لہو میں شمار ہوتی ہے۔ جب یہاں تک کہ آپ لہو والی چیزوں سے پرہیز فرماتے تو سماع میں بطریق اولیٰ ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو۔ (ت)
---	---

شیخ مبارک فرماتے ہیں:

یعنی در منع دستک چندیں احتیاط آمدہ است پس در سماع مزامیر بطریق اولیٰ منع است ^۳	یعنی تالی بجانے میں منع کے لئے یہ احتیاط تھی تو سماع میں مزامیر سے منع بطریق اولیٰ ہے۔ (ت)
---	--

سبحان اللہ! جو بندگان خدا تالی کو ناجائز جانیں بندگان نفس ان کے سرستار اور ڈھولک کی تہمت باندھیں۔

^۱ سید الاولیاء باب نہم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ص ۵۳۲

^۲ سید الاولیاء باب نہم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ص ۵۳۲

^۳ سید الاولیاء باب نہم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ص ۵۳۲

(۶) حضرت محبوب الہی کے ملفوظات کریمہ فوائد الفواد کہ حضرت کے مرید رشید میر حسن علا سجزی قدس سرہ کے جمع کئے ہوئے ہیں ان میں بھی حضور کا صاف ارشاد مذکور ہے کہ: مزا میر احرام ست¹۔

(۷) حضور کے خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین زراوی قدس سرہ نے حضور کے زمانہ میں حضور کے حکم سے دربارہ سماع ایک رسالہ عربیہ مسیٰ بہ کشف القناع عن اصول السماع تالیف فرمایا، اس میں ہے:

<p>یعنی ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سماع اس مزا میر کے بہتان سے پاک ہے وہ تو صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الہی کی خبر دیتے ہیں۔</p>	<p>امسبأع مشایخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبرجی عن هذه التهمة وهو مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرة من کمال صنعۃ اللہ تعالیٰ²۔</p>
--	---

مسلمانوں! یہ سچے یا وہ جو اپنی ہوائے نفس کی حمایت کو ان بندگان خدا پر مزا میر کی تہمت دھرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی مسلمانوں کو توفیق و ہدایت بخشے آمین!

قول ۵۸: حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی کہ اجلہ اولیائے خاندان عالیشان چشت سے ہیں اور صرف ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ صفی قدس سرہ الونی کے مرید ہیں جو صرف ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں: حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی جہاں آبادی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

<p>شبے در مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب گزاشتم در واقعہ دیم کہ من وسید صبغۃ اللہ بروجی معا در مجلس اقدس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باریاب شدیم جمعے از صحبہ کرام و اولیائے عظام حاضر اند درینہا شخصے ست کہ آنحضرت</p>	<p>میں مدینہ منورہ میں ایک شب بستر خواب پر لیٹا تھا کہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور سید صبغۃ اللہ بروجی دونوں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت بھی موجود ہے انھیں میں ایک صاحب ایسے ہیں</p>
--	--

¹ فوائد الفواد

² کشف القناع عن اصول السماع

<p>جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لب شیریں سے تبسم آمیز گفتگو فرما رہے اور ان کی جانب توجہ خاص رکھتے ہیں، جب یہ مجلس برخواست ہوئی تو میں نے سید صبغۃ اللہ صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب تھے جن کی جانب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس درجہ التفات ہے۔ انھوں نے فرمایا یہ میر عبد الواحد بلگرامی ہیں، اور اس عزت و کرامت کا باعث یہ ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتاب سبع سنابل شریف بارگاہ نبوی میں سے شرف قبول پا چکی ہے۔ (ت)</p>	<p>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باولب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہائے زندقہ و التفات تمام باومیدارند چون مجلس آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسار کردم کہ این شخص کیست کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با او التفات باین مرتبہ دارند گفت میر عبد الواحد بلگرامی است و باعث مزید احترام او این است کہ سبع سنابل تصنیف او در جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول افتاد^۱۔</p>
--	--

یہی حضرت میر قدس سرہ السنیر اسی کتاب مقبول بارگاہ اقدس سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں:

<p>اے حق کے طلب کرنے والے وہ علماء جو دین کے راستوں پر چلتے ہیں کہ ورثہ انبیاء ہیں ان کے تین گروہ ہیں اول محدثین، دوم فقہاء اور سوم صوفیاء (ت)</p>	<p>اے صاحب تحقیق علمائے راہ دین کہ ورثہ انبیاء اندسہ طائفہ بہتند اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیہ^۲۔</p>
--	--

دیکھو کیسی صریح تصریح ہے کہ علمائے ظاہر و باطن سب وارثان انبیاء کرام ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء۔

قول ۵۹: یہی حضرت میر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں:

<p>شریعت محمدی و دین احمدی وہ راہ سلیم و جادہ مستقیم ہے جس پر خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ اپنی امت کے ہزار ہا اولیاء و اصفیاء اور صدیقین و شہداء کے جلو میں گامزن رہے اور اسے ہر قسم کے خس و خاشاک اور شکوک و شبہات سے پاک فرمایا، اس کے مقامات و منازل متعین و</p>	<p>شریعت محمدی و دین احمدی راہے ست سلیم و جادہ ایست مستقیم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باچندیں ہزار افواج امت از اولیاء و اصفیاء و شہداء و صدیقان بران جادہ رفتہ و آزا از خار و خاشاک شکوک و شبہات پاک رفتہ اعلام و منازل آں معین و مبین کردہ از ہر قدمے</p>
--	---

^۱ اصح التواریخ ۱/ ۱۶۸

^۲ سبع سنابل سنبلہ اول مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۴

روشن فرمادے، قدم قدم پر نشانات ہیں اور منزل منزل بنیات اور رہنوں سے حفاظت کے لیے جگہ جگہ رہنمائی کرنیوالے مقرر ہیں اور اولیائے کرام و صوفیائے عظام کے مسلک قدیم کے برخلاف کوئی اور راہ دکھاتا ہے کسی اور طریقے کی طرف بلاتا ہے تو اس کی بات پر کان نہیں دھرنا چاہئے بلکہ حمایت و نصرت حق کی نیت سے اس کی تردید و تغلیط کو منجملہ فرائض دینیہ سمجھنا چاہئے اہل بدعت و ضلالت وہی تو ہیں جو از راہ فریب وہی لباس اسلام پہن کر (عوام اہل اسلام میں) آتے اور اپنے عقائد فاسدہ کو پوشیدہ رکھتے ہیں یہی لوگ اعدائے دین و اخوان شیطین ہیں اور چونکہ علمائے دین و مشائخ اسلام کے علم کے نور سے انکی گمراہی کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں لامحالہ یہ لوگ علمائے شریعت کو دشمن سمجھنے لگے ہیں، علمائے ربانی کہ آسمان اسلام کے روشن ستارے ہیں عوام کو ان شیطین الانس کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے نورانی انفاس سے شہاب ثاقب کی مانند ہمیشہ ان دین کے لٹیروں اور چوروں کو ہر طرف سے ہنکاتے اور ان پر لعنت درد کے پتھر مار مار کر ڈر ڈراتے رہتے ہیں۔ (ت)

نشانے باز دادہ در ہر منزلے نزلے نہادہ و رفع قطع الطريق را بدرقہ ہمت بھراہی فرستادہ اگر مہو سے مبتدعے بطریق دیگر دعوت کند باید کہ قول او مسموع نہارند و اہل بدعت و ضلالت طائفہ باشند کہ خود را در لباس اسلام بہ تلبیس پیدا آرند و عقائد فاسدہ خویش در باطن پوشیدہ دارند این جماعت اند اعدائے دین و اخوان شیطین و چوں بنور علم علمائے دین و مشائخ اسلام ظلمات بدعت ایشان مکشوف میگردد و ناچار علمائے شریعت را دشمن پندارند علمائے ربانی کہ نجوم سپہر اسلام اند مردم را از شر این شیطین الانس محفوظ میدارند و انفاس نورانی ایشان بمشابہ شب ثواقب پیوستہ این مسترقاں (یعنی دزدان) شریعت از ہر جانب میرانند و رجم و قذف پر آگندہ میگرددانند^۱

اس جاہل نے کہ علمائے شریعت کو معاذ اللہ شیطین کہا تھا الحمد للہ کہ اولیائے کرام کی زبان در فشاں سے اللہ عزوجل نے ثابت کر دیا کہ یہ جاہل اور اس کے ہم مشرب ہی شیطین و دشمنان دین ہیں اور ہزار ہزار در ہزار ہزار کے وجہ کریم کو یہ کلمات عالیات بارگاہ رسالت میں معروض ہو کر مسجل بمسرح قبول ہوئے واللہ الحمد۔

قول ۶۰: یہی سید جلیل عارف جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں:

پیری مریدی چند شرائط پر مبنی ہے جن کے بغیر پیری مریدی صحیح نہیں، ان شرائط میں پہلی شرط

چند شرائط می دان کہ بے آن شرائط اصلا پیری مریدی درست نیست یکے آنکہ پیر

¹ سبع سنابل سنبلہ اول مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۹۳۸

<p>یہ ہے کہ پیر مسلک صحیح رکھتا ہو دوسری شرط یہ ہے کہ پیر حقوق شرعیہ ادا کرے، اور تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقائد مذہب اہلسنت وجماعت کے مطابق ہوں یہ وہ شرطیں ہیں جن کے بغیر پیری و مریدی ہر گز صحیح نہیں ہو سکتی، (یعنی اتباع احکام شریعت میں سست اور کاہل نہ ہوں) (ت)</p>	<p>مسلک صحیح داشتنہ باشد، دوم آنکہ پیر در ادائے حق شریعت قاصر و متہاون نباشد سوم آنکہ پیر را عقائد درست بود موافق مذہب سنت و جماعت پیری و مریدی بے این سه شرائط اصلا درست نیست¹۔</p>
---	---

پھر شرط اول کی تفصیل ارشاد فرما کر شرط دوم کے متعلق فرمایا:

<p>پیری کی دوسری شرط کی توضیح یہ ہے کہ پیر کو عامل باعمل ہونا ضروری ہے، شریعت کی مقررہ فرمودہ عبادات و احکام میں کوتاہی اور سستی کو دخل نہ دے اب اگر کوئی شخص عبادات و (فرائض و واجبات، سنن و مستحبات، محرمات و مکروہات) سے واقف نہیں تو ظاہر ہے کہ وہ ان پر عمل نہ کر سکے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حد شریعت سے گرجائے گا، اور اب پیر بننے کا اہل نہ رہے گا، اس لئے جو شخص مقام حقیقت سے گرتا ہے وہ طریقت پر رک جاتا ہے اور جو طریقت سے گرتا ہے شریعت پر ٹھہر جاتا ہے اور جو شخص شریعت سے گرتا ہے وہ گمراہی میں پڑ جاتا ہے۔ اور گمراہ آدمی پیری کے قابل نہیں، پھر جو درویش کہ مرجع خلاق ہو اس پر شریعت کے احکام جزئی کی احتیاط فرض و لازم ہو جاتی ہے لہذا اس پر فرض ہے کہ شریعت کے آداب و مستحبات سے بھی کسی ادب و مستحب سے غافل نہ رہے اور اسے فوت نہ ہونے دے کہ یہ چیز مریدوں کی گمراہی کی سند ہو جاتی ہے۔</p>	<p>شرط دوم پیر آنست کہ عالم و عامل باشد بر جملہ عبادات بر انواع و در ادائے احکام قاصر و متہاون نبود و اگر بر انواع عبادات عالم نبود عامل نتواند شد، و از حد شرع بیفتند پس پیری را نشاید زیرا کہ ہر کہ از مقام حقیقت بیفتند بر طریقت قرار گیرد، و ہر کہ از شریعت بیفتند گمراہ گردد و گمراہ پیر را نشاید امامد ویشے کہ مرجع خلاق بود او را احتیاط در جزئیات شریعت فرض لازم ست باید کہ یک دقیقہ از دقائق شرع از وفوت نشود کہ وسیلہ گمراہی مریدان ست بجهت آنکہ گویند کہ پیر ما این چنین کار کردہ است پس اوضال و مضل گردد²۔</p>
--	---

¹ سبع سنابل سنبلہ دوم مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور ص ۳۹ و ۴۰

² سبع سنابل سنبلہ دوم مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور ص ۴۲

اور مریدیں اسے حجت بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب نے تو یہ کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ و گمراہ کن بن جاتے ہیں۔ (ت)

پھر تینوں شرطیں بیان کر کے فرمایا:

غرض یہ کہ مرید جب پیر کو ان تینوں شرطوں کا جامع پائے تو اب اس کے ہاتھ پر بیعت کرے کہ جائز و مستحسن ہے اور اگر پیر میں ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو اس سے بیعت جائز نہیں بلکہ اگر کسی نے نادانستہ ایسے پیر سے بیعت کر لی تو اس پر اس بیعت کا توڑ دینا واجب ہے۔ (ت)

مرید کہ پیر را بایں ہر سہ شرائط موصوف یا بد بیعت با او کند کہ جائز و مستحسن است و اگر در پیر ازیں ہر سہ شرائط یکے مفقود بود بیعت با او جائز نہ باشد و اگر کسی از سبب نادانی باو بیعت کردہ باشد باید کہ ازاں بیعت بگردد^۱۔

خاتمہ رزقنا اللہ حسنہا

یہ بظاہر اگرچہ ساٹھ^{۶۰} قول ہیں مگر حقیقتہً چالیس^{۴۰} اولیاء کرام کے اسی^{۸۰} ارشادات عالیہ ہیں کہ صدر کلام میں 'مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم' کا ارشاد امر چہارم میں اور 'امام مالک اور 'امام شافعی کے اقوال امر ششم میں اور 'سید الطائفہ کا ارشاد زیر قول ۱۱، 'سیدی نابلسی کا زیر قول ۱۲، 'ایک ولی کا قول جن سے شیخ اکبر نے استفسار کیا بضمن قول ۳۸، 'علی خواص کا قول زیر قول ۴۲، 'علامہ نابلسی کا زیر قول ۵۲، 'حضرت خواجہ مودود کا قول بضمن قول ۵۶، 'شیخ الاسلام مروی کا ایک قول اور حضرت سلطان الاولیاء محبوب^{۱۶۳} الہی کے چھ اور حضرت شیخ^{۱۸} محمد بن مبارک مرید شیخ العالم فرید الحق والدین گنج شکر و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو قول، یہ سب زیر قول ۵۷، اور حضرت میر عبدالواحد کے دو قول^{۲۰۳} زیر قول ۶۰، یہ بیس^{۲۰} شمار میں آئے۔

رسالہ

مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء

ختم شد

^۱ سبع سنابل سنبلہ دوم مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور ص ۴۳

رسالہ

الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطة^{۱۲۰۹ھ}

(وہ یاقوت جو خالص عقد رابطہ کا ذریعہ ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مسئلہ ۱۸۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص صورت شیخ کو واسطہ وصول فیض جان کر وقت ذکر یا مراقبہ کے اس کا تصور کرتا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے اشتغال نقشبندیہ کے بیان میں اپنی کتاب قول الجلیل میں فرمایا ہے:

و اذا غاب الشيخ عنه يتخيل صورته بين عينيه بوصف المحبة والتعظيم فتفيد صورته ما تفيد صحبتته ^۱	جب کسی کا شیخ غائب ہو تو محبت اور تعظیم کے ساتھ اس کی صورت کو اپنی آنکھوں کے سامنے خیال کرے تو اس کی صورت وہی فائدہ دے گی جو اس کی مجلس دیتی ہے۔ (ت)
--	--

اس طور پر کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی ذات پاک سے مرشد کے لطائف میں فیض نازل ہو کر مرید کے لطائف

^۱ القول الجلیل مع شفاء العلیل الفصل السادس ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۸۱ و ۸۲

پر وارد ہوتا ہے۔ اور یہ بھی جب تک کہ اس کو مناسبت کاملہ ذات حق سبحانہ و تعالیٰ سے نہ ہو اور جب مناسبت کاملہ پیدا ہو جائے پھر ضروری نہ جانے اور مرشد کو فقط واسطہ اور وسیلہ فیض کا جانتا ہے۔ نہ عالم الغیب جانے نہ حاضر و ناظر اور معبود و مسبود مقرر کرے بلکہ ان امور کا غیر خدا کے واسطے ثابت کرنا شرک سمجھے جائز ہے یا نہ؟ اگر جائز ہے تو اس کی سند قرآن ہے یا حدیث یا قول مجتہد یا اجماع؟ اگر نہیں جائز تو اولہ اربعہ سے اس کے لئے کون سی دلیل ہے؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

بسم الله الرحمن الرحيم ط

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے دلوں کے ربط کے لئے امکان اور وجوب کے درمیان برزخ اعظم کی رہنمائی عطا فرمائی اور صلوة و سلام خوبصورت مطلوب اور خطرات کی اصلاح کے لئے جلیل وسیلہ پر، ایسی صلوة جو عیوب کو مٹا دے اور دلوں میں محبوب کی صورت کو قائم کر دے علام الغیوب کی توحید اور شفع المذنبین کی رسالت کبریٰ کی شہادت دیتے ہوئے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ پر جو برگزیدہ واسطے ہیں، ز فقیر عبدالمصطفیٰ احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پراگندگی سے محفوظ فرمائے اور حضور غوث اعظم کے جھنڈے تلے اٹھائے۔ (ت)

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا فضل الله العظيم والامكان والوجوب والصلوة والسلام على اجمل مطلوب اجل وسيلة لاصلاح الخطوب صلوة تمحورين العيوب وتمثل في الفواد صورة المحبوب منشهدا بالتوحيد لعلام الغيوب وبالرسالة الكبري لشفيح الذنوب صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسائط الكرم قال الفقير عبدالمصطفى احمد رضا المحمدي السني الحنفي القادري البركاتي البريلوي لم الله تعالى شعثه وتحت اللواء الغوثي بعثه۔

تصورہ ۱۱۱ شیخ بروجہ رابطہ جسے برزخ بھی کہتے ہیں جس طرح حضرات صوفیہ صافیہ قدسنا اللہ تعالیٰ باسرا رہم الوافیہ میں خلفا عن سلف معمول و ماثور اور ان کی تصانیف منیفہ و مکتوبات شریفہ و ملفوظات لطیفہ میں بتواتر مذکور و مسطور و غیر مسطور کہ شیخ حاشا بلکہ عین شیخ کہ شیخ حضورا وغیبہ مرآت ملاحظہ ہے۔ اور کارحقیقہ کار روح جو بعد صفائی کدورات حیوانیہ و انجلائے ظلمات نفسانیہ صورت واحدہ شہادت وہیا کل متکثرہ مثالیہ میں، دفعہ ہزار جگہ کام کر سکتی ہے جیسا کہ بارہا مشاہدہ

ومرئی اور حضرات اولیاء سے بکثرت مروی اور عالم رویا میں بے شرط ولایت جاری، جسے افعال عجیبہ و تصرفات غریبہ روح انسانی پر اطلاع حاصل وہ جانتا ہے کہ یہ تو اس کے بحار ذخیرہ وامواج قاہرہ سے ایک قطرہ قلیلہ ہے اور خود بعد تمرن واعتیاد و تکامل مناسبت اس صورت متحدہ کا بے اعانت تخیل حرکت و کلام اور مشکلات راہ میں قیام و اہتمام اور دقائق و حقائق کا شفاہاً حل تام کہا تشہد بہ شہود الشہود و التجربة (جیسا کہ مشاہدہ اور تجربہ گواہ ہے۔ ت) دلیل جلی و سلیل ہے کہ یہ فقط پیکر مخزون کا علی عکس المعتاد خزانہ خیال سے حس مشترک کی طرف عود قہقری نہیں بلکہ وہی مرکب مثال میں شہسوار روح کی جولانیاں ہیں اگرچہ خود فاعل کو شعور یعنی شعور بالشعور نہ ہو،

کیا ہو الشہود لعموم الناس فی غیبة الرؤیا۔	جیسا کہ عوام الناس کو خواب کے بارے میں معلوم ہے۔ (ت)
---	--

ورنہ صدور افعال اختیار یہ کو شعور سے انفکاک نہیں۔

اتقن هذا فإنه مهم نافع ولاكثر الشبهات حاسم قانع۔	اس کو خوب یاد رکھو کیونکہ یہ اہم نافع ہے اور بہت سے شہات کو ختم کرتا ہے۔ (ت)
--	--

صرف واسطہ وصول و ناؤ و ان فیض و باعث جمیعت خاطر و زوال تفرقہ ہائے شرعاً جائز جس کے منع پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں، نہ کہ معاذ اللہ شرک و کفر کہنا جیسا کہ زبان زد سفہائے منکرین ہے۔ والناس اعداء لما جهلوا (لوگ جس سے ناواقف ہوں اس کے مخالف ہوتے ہیں۔ ت)۔

منعم کنی ز عشق ولے اے زاہد زماں معذور دارمت کہ تو او را ندیدہ
(اے زمانہ کے زاہد! تو مجھے عشق سے منع کرتا ہے مجھے معذور رکھ کیونکہ تو نے اسے دیکھا نہیں۔ ت)

ورحمہ اللہ القائل (اس قائل پر اللہ رحم فرمائے۔ ت)۔

جنگ ہفتاد و ملت ہمہ را عذر بنہ چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ نروند
(بہتر^{۲۲} فرقوں سے جنگ میں ان سب کو معذور جان جب وہ حقیقت سے آگاہ نہیں تو اس راہ پر نہ چلیں گے۔ ت)

یا ہذا بقاعدہ اصول و تصادق و تطابق معقول و منقول، بینہ ذمہ مدعی ہے اور قائل جواز متمسک باصل جسے ہرگز کسی دلیل کی حاجت نہیں، بعض حضرات جملایا تجاہل مانع فقہی و بجہی میں فرق نہ کر کے دھوکا کھاتے ہیں یا مغالطہ دیتے ہیں کہ تم قائل جواز اور ہم مانع و منکر تو دلیل تم پر چاہئے۔ حالانکہ یہ سخت ذہول و غفلت یا

کید و خدیت ہے نہ جانا یا جانا اور نہ مانا کہ قول جواز کا حاصل کتنا صرف اس قدر کہ لم یمنہ عنہ یا لم یمنہ عنہ ولم یمنہ عنہ (یہ ممنوع نہیں یا نہ مامور ہے نہ ممنوع۔ ت) تو مجوز نافی امر و نہی ہے اور نافی پر شرعا و عقلا بینہ نہیں جو حرام و ممنوع کہے وہ نہی شرعی کا مدعی ہے ثبوت دینا کے ذمے ہے کہ شرع نے کہاں منع کیا ہے۔ علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی رسالۃ الصلح بین الاخوان میں فرماتے ہیں:

ولیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمة والکراهة الذین لابدلہما من دلیل بل فی الاباحة التی ہی الاصل ¹ ۔	حرام اور مکروہ قرار دینے میں اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنے میں احتیاط نہیں ہے ان دونوں حکموں کے لئے دلیل چاہئے بلکہ احتیاط اباحت میں ہے جو اصل حکم ہے۔ (ت)
--	--

علامہ علی مکی رسالہ اقتداء بالمخالف میں فرماتے ہیں:

من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلة هو الصحة واما القول بالفساد والکراهة فیحتاج الی حجة ² ۔	مسلمہ بات ہے کہ ہر مسئلہ میں اصل صرف اباحت ہے فساد اور کراہت کے حکم کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔ (ت)
--	--

غرض مانع فقہی مدعی بحثی ہے اور جواز کا قائل مثل سائل مدعا علیہ جس سے مطالبہ دلیل محض جنون یا تسویل اس کے لئے یہی دلیل بس ہے کہ منع پر کوئی دلیل نہیں۔ مسلم الثبوت میں ہے:

کل ما عدم فیہ المدرك الشرعی للخرج فی فعله وترکه فذلک مدرك شرعی لحکم الشارع بالتخییر ³ ۔	کسی کام کے کرنے میں اور نہ کرنے میں حرج کے مسئلہ میں کوئی شرعی دلیل نہ ہو تو یہ خود شرعی دلیل ہے کہ شرعا اختیار ہے۔ (ت)
--	---

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ رسالہ اقامة القيامة علی طاعن القیام لنبی تہامہ (۱۲۹۹ھ) و رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الایہامین (۱۳۰۱ھ) وغیرہا میں اس بحث کو واضح کرچکا واللہ الحمد امثال مقام میں نہایت سعی منکرین عدم نقل سے استدلال ہے۔ ذلک مبلغہم من العلم (یہی ان کے

¹ الصلح بین الاخوان (رسالہ)

² الاقتداء بالمخالف (رسالہ)

³ مسلم الثبوت المقالة الثانية الباب الثاني مطبع انصاری دہلی ص ۲۴

علم کی پہنچ ہے۔ ت) مگر نزد عقلاء، فضلاء عن الفضلاء یہ بے اصل استناد تشبیت بالاحشیش و خرط القتاد (تکے کا سہارا اور مشکل میں پھنسنا ہے۔ ت) عدم نقل، نقل عدم نہیں، نہ عدم فعل منع کو مستلزم، کاش خود معنی جواز لم یؤمر بہ ولم یمنہ عنہ (نہ اس کا حکم اور نہ اس کی ممانعت ہے۔ ت) کو سمجھتے تو جانتے کہ جس امر سے اس کا ابطال چاہتے ہیں وہ خود اس کی حد کا احد المصادیق ہے۔ کہ نقل مع عدم الطلب فعلا و کفا و عدم ذکر راسد و نون اسی انعدام امر و نہی کی صورتیں ہیں تو یہ استدلال ایسا ہوا کہ ثبوت اخص کو ارتقاع اعم پر دلیل بنائے و ہل ہوا لا بہت بحت (یہ خاص بہتان ہے۔ ت) یہ بحث بھی فقیر نے اپنے رسائل مذکورہ و نیز رسالہ انہار الانوار من یم صلوة الاسرار (۱۳۰۵ھ) و رسالہ سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلوة العید (۱۳۰۷ھ) وغیرہا میں تمام کر دی۔

<p>ان مباحث کی اچھی تفصیل کرنے والوں میں سب سے بہتر خاتم المحققین علماء کرام کے بڑے سنت کی تلوار، اسلام کے جھنڈے حضرت والد گرامی کی کتاب "اذاقۃ الاثم لمانعی عمل المولد والقیام" اور کتاب جمیل "اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد" وغیرہما میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔ (ت)</p>	<p>ولمن احسن تفصیل تلك المباحث ختام المحققین امام المدققین اعلم العلماء سيف السنة علم الاسلام سيدنا الوالد قدس الواجد سر الما جد في كتابه الجليل "اذاقۃ الاثم لمانعی عمل المولد والقیام" وسفره الجميل "اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد" وغیرہما من تصانیفه الجیاد علیہ الرحمة الجواد۔</p>
---	---

اور اگر عدم و رد وہی پر مدار منع ٹھہرا تو ایک شغل برزخ ہی پر کیا موقوف، عامہ اشغال و افکار اور ان کے طریق و اطوار کہ طبقہ فطریقہ تمام اکابر اولیائے قدس اسرار ہم میں رائج و معمول رہے سب معاذ اللہ بدعت شنیعہ و حرام و ممنوع قرار پائیں گے کہ ان میں بہت تو رائے اور بہت بایں یدئات خاصہ و اوضاع جزئیہ ہر گز حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا صحابہ و تابعین سے ثابت نہیں ہاں ہاں قول الہی عزوجل:

<p>حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے روایت فرمایا کہ جس نے میرے ولی سے عداوت کی میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں جیسا کہ صحیح بخاری میں وغیرہ میں ہے۔ (ت)</p>	<p>فیما یرویہ عنہ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب، کما فی الجامع الصحیح وغیرہ</p> <p>1-</p>
--	---

¹ صحیح البخاری کتاب الرقاق باب التواضع قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/ ۹۶۳

بھلا کر بنائیت و قاحت اس لازم شنیع کا التزام کر لینا اور جماہیر اساطین طریقت و سلاطین حقیقت کو معاذ اللہ مخترع بدعات و مروج سینات کہہ دینا اگرچہ منکر مکار کے نزدیک سہل ہو،

<p>بغض ان کے منہ سے ظاہر اور جوان کے دلوں میں ہے وہ اس سے بڑھ کر ہے۔ (ت)</p>	<p>«قَدْ بَدَتِ الْبُعْثَاغُ مِنْ أَقْوَاهِمُ وَمَا تُحْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ»¹</p>
--	---

مگر اتنا یاد رہے کہ یہ مان کر گھر کی بھی جائے گی ذرا امام الطائفہ کے نسبتاً دادا، تلمذ دادا، بیعت پر دادا، جناب شاہ ولی اللہ صاحب کو بھی سن لو کہ وہ قول الجبیل میں جس کی وضع انھیں افکار محدثہ و اشغال حادثہ کی ترویج و تعلیم کے لئے ہے کیا کھلا اقرار فرماتے ہیں:

<p>ہماری صحبت تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہے اگرچہ خاص یہ آداب و اشغال ثابت نہیں۔ اہ ملخصاً۔</p>	<p>صحبتنا متصلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان لم یثبت تعین الاداب ولا تلك الاشغال² اہ ملخصاً۔</p>
---	--

اسی میں ہے:

<p>یہ نہ سمجھنا کہ نسبت بس انھیں اشغال سے حاصل ہوتی ہے بلکہ یہ بھی اس کی تحصیل کے طریقے ہیں کچھ ان میں حصر نہیں اور میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ صحابہ و تابعین اور ہی طریقوں سے نسبت حاصل فرماتے تھے الخ۔</p>	<p>لا تظن النسبة لا تحصل الا بهذا الاشغال بل هذا طریق لتحصیلها من غیر حصر فیها وغالب الرائی عندی ان الصحابة و التابعین كانوا یحصلون السکینة بطرق اخری³ الخ۔</p>
--	--

معلم ثالث وہابیہ مولوی خرم علی صاحب مصنف نصیحة المسلمین کے ترجمہ شفاء العلیل میں اس کے بعد لکھتے ہیں:

"مترجم کہتا ہے کہ مصنف نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اکھاڑ دیا، بعض نادان کہتے ہیں کہ قادر یہ چشتیہ نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہ و تابعین کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سیدہ ہوئی، خلاصہ جواب یہ ہے کہ

¹ القرآن الکریم ۳/ ۱۱۸

² القول الجمیل مع شفاء العلیل الفصل السابع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص

³ القول الجمیل مع شفاء العلیل الفصل الحادی عشر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۷۳

جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ اشتغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمانہ رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طرق اس کی تحصیل کے مختلف ہیں فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے، اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کے جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعت سیدہ کا گمان سراسر غلط ہے۔ ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائی طبیعت اور حضور خورشید رسالت تحصیل نسبت میں اشتغال کی حاجت نہ تھی، بخلاف متاخرین کے ان کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشتغال مذکورہ کی حاجت ہوئی، جیسے صحابہ کرام کو قرآن و حدیث کے فہم میں قواعد صرف و نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل کے عرب اس کے محتاج ہیں واللہ اعلم۔¹

امام الطائفہ کے نسا چچا علمکباب طریقتہ ادا مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیہ قول الجلیل میں فرماتے ہیں:
 "اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات و مینات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسبات محفیہ کے سبب سے جن کو مرد صافی الدین اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے (الی قولہ) تو اس کو یاد رکھنا چاہئے² "اھ بترجمہ البہوری۔
 مولوی بلہوری اسے نقل کر کے کہتے ہیں: "یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیدہ نہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں"³

مرزا مظہر جان جانا صاحب (جنہیں شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے مکتوبات میں نفس زکیہ و قیم طریقہ احمد و داعی سنت نبویہ و متجلی بانواع فضائل و فواضل کہا) اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں:

موجودہ طریقوں کے مراقبات جو آخر زمانہ میں

"مراقبات باطور معمولہ کہ در قرون متاخرہ

¹ شفاء العلیل مع القول الجمیل ساتویں فصل ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰۷ و ۱۰۸

² شفاء العلیل مع القول الجمیل چوتھی فصل ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۵۱ و ۵۲

³ شفاء العلیل مع القول الجمیل چوتھی فصل ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۵۲

رواج یافتہ از کتاب وسنت ماخوذ نیست بلکہ حضرات مشائخ بطریق الہام واعلام از مبداء فیاض اخذ نمودہ اند شرع از اس ساکت ست وداخل دائرہ اباحت ¹	مروج ہوئے کتاب وسنت سے ماخوذ نہیں ہیں بلکہ مشائخ حضرات نے بطور الہام اللہ تعالیٰ سے پائے ہیں جبکہ شریعت ان کی تفصیل سے ساکت ہے اور اباحت کے درجہ میں ہیں۔ (ت)
---	---

انھیں کے ملفوظات میں ہے:

"حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ طریقہ نو بیان نمودہ اند ² ۔"	حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئے طریقے بیان فرمائے ہیں (ت)
--	--

اسی میں ہے:

"حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طریقہ جدیدہ بیان نمودہ اند ³ "	حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جدید طریقہ بیان فرمایا ہے۔ (ت)
---	--

بات کے پورے توجہ ہیں کہ آنکھیں بند کر کے ان صاحبوں کو بھی بدعتی کہہ بھاگیں ورنہ یہ تو ستم سینہ زوری ہوئی کہ اکابر محبوبان خدایان متداولہ سے سب معاذ اللہ مجرم احداث چینیں وچنان ٹھہریں اور ان صاحبوں پر صرف لالچ سے کہ امام الطائفہ کے علاقہ والے ہیں آئینہ آئے یہ تو دین نہ ہوا دھینگا مشتی ہوئی، اے حضرت! یہ سب ایک طرف خود امام الطائفہ کی خبر لیجئے وہ سر بازار اپنا اور اپنے پیر و مرشد کا بدعتی و مخترع الدین ہونا پکارا ہے صراط مستقیم میں لکھتا ہے:

"اشغال مناسب ہر وقت ریاضت ملائمہ ہر قرن جدا جداے باشند و لہذا محققین ہر وقت از اکابر ہر طرق در تجدید اشغال کوششا کرد اند بنا علیہ مصلحت دید وقت چنان اقتضا کرد کہ یک باب ازین کتاب برائے بیان اشغال جدیدہ کہ مناسب اس وقت ست تعیین کردہ شود"	ہر وقت کے مناسب اشغال اور ریاضات ہر زمانہ کے مناسب جدا جدا ہیں اور اسی لئے وقت کے محقق لوگ اپنے طریقہ و سلسلہ کے اکابر سے اشغال کی تجدید میں کوشش کرتے رہے ہیں، اسی بناء پر وقتی مصلحت کے تحت اس کتاب کا ایک باب موجودہ وقت کے اشغال جدیدہ کے بیان کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ (ت)
--	--

¹ مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں از کلمات طیبات مکتوب یازدہم مطبع جنتبائی دہلی ص ۲۳

² مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں از کلمات طیبات مکتوب یازدہم مطبع جنتبائی دہلی ص ۷۰

³ مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں از کلمات طیبات مکتوب یازدہم مطبع جنتبائی دہلی ص ۸۳

⁴ صرام مستقیم مقدمۃ الكتاب المکتبہ السلفیہ لاہور ص ۷، ۸

خدا راز راہٹ دھرمی کی نہیں سہی خدا لگتی کہو تو نہ صرف اشغال بلکہ تمام بحث تعریف بدعت کا یہیں خاتمہ ہو گیا اب کیا ہوئے وہ قرون ثلاثہ کی تخصیص پر جبروتی اصرار، اب کدھر گئی، وہ بات بات پر من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہورد^۱ (جس نے نیا عمل جاری کیا جو ہمارے امر میں سے نہیں وہ مردود ہے۔ ت) اور کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار^۲ (ہر بدعت ضلالة ہے اور ہر ضلالة جہنم میں ہے۔ ت) کی تکرار امام وہابیت کیشاں اور ان کے حضرت ایشاں تیرہویں صدی میں بیٹھے خاص امر اعظم دین و وجہ تقرب رب العالمین میں نئی نئی باتیں گھڑ رہے ہیں جن کا خود ان کے اقرار سے تین قرن کیا معنی تین تین چھ اور چھ اور چھ بارہ قرن تک نام و نشان نہیں، لیکن وہ بدعتی ٹھہرتے ہیں نہ ان کے اصل ایمان میں خلل آتا ہے نہ ان کے لئے اصحاب البدع کلاب اہل النار^۳ (بدعت والے اہل جہنم کے کتے ہیں۔ ت) پڑھا جاتا ہے نہ یہ باتیں رد و ضلالت و فی النار ہوتی ہیں، یہ یجوز للوہابی ما لا یجوز لغيرہ (جو غیر کے لئے جائز نہیں وہابی کے لئے جائز ہے۔ ت) کا فتویٰ کہاں سے آگیا، اب اسے کیا کہئے، مگر یہ کہ اذالم تستحی فاصنع ما شئت^۴ (جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔ ت) مولیٰ عزوجل ہدایت بخشنے، آمین!

خیر بات دور پہنچی خاص مسئلہ شغل برزخ کے متعلق نصوص اکابر و علماء حاضر کردن مگر حاشا نہ ارشادات حضرات اولیائے قدست اسرار ہم کہ:

ادواً: وہ بنیائیت ظہور محتاج اظہار نہیں موافق و مخالف کون نہیں جانتا کہ طریقہ اکابر اولیاء کا معمول رہا اور ان کی تصانیف جلیلہ میں جا بجا اس کی روشن تصریحیں ہیں۔

حاشیاً: شاید ان کے ارشاد منکر متعصب کو نفع بھی نہ دیں، ہاں شاید کیوں یقیناً نہ دیں گے کہ منکر خود بھی ارشاد اولیاء سے تو گناہ فعلاً اس کے متواتر ثبوت پر مطلع پھر بھی برسر انکار و ابطال و ادعائے ضلال ہے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ شیوخ الہند عاشق المصطفیٰ وارث الانبیاء ناصر الاولیاء مولانا ویرکتنا حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ القوی پر کہ

^۱ صحیح البخاری کتاب الصلح / ۱ / ۳۱ و سنن ابی داؤد کتاب السنة / ۲ / ۲۷۹، کنز العمال حدیث ۱۱۰۱ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت / ۲۱۹

^۲ الدر المنثور تحت آیۃ ۱۷۸ / ۷ / ۱۷۸ مکتبہ آیۃ اللہ العظیمی قم ایران / ۱۳

^۳ کنز العمال حدیث ۱۰۹۳ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت / ۲۱۸

^۴ المعجم الکبیر حدیث ۶۵۸ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت / ۱۷ / ۲۳۷

اشعة اللغات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

<p>کالمین کی روح سے استمداد و استفادہ جو اہل کشف مشائخ سے مروی ہے اور ان کی کتب و رسائل میں مذکور و مشہور ہے ان بے شمار مرویات کو ذکر کرنے کی ہمیں حاجت نہیں اور شاید متعصب منکرین کو ان کا کلام سود مند بھی نہ ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ (ت)</p>	<p>"و آنچه مروی و محی ست از مشائخ اہل کشف در استمداد از ارواح کمل و استفادہ از اہل خارج از حصر ست در کتب و رسائل ایشان و مشہور ست میاں ایشان و حاجت نیست کہ آں را ذکر کنیم و شاید کہ منکر متعصب سود کنند او را کلمات ایشان عافانا اللہ من ذلک^۱"</p>
--	--

افسوس ان مدعیان حقانیت کی حالت یہاں تک پہنچی کہ بندگان خدا محبوبان خدا کے کلام ان کے سامنے پیش کرنا عبث و بے سود سمجھتے ہیں بلکہ اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کے مقابلے میں اور بھی گستاخیوں پر نہ آئیں عافانا اللہ تعالیٰ من کل ذلک (اللہ تعالیٰ ہمیں اس سب سے محفوظ رکھے۔ ت) لہذا میں صرف اقوال علماء پر اکتفا کروں جنہیں مانے بغیر بے چارے مخالف کو چارہ نہیں۔

اشاہ ولی اللہ صاحب کی ایک عبارت تو مسائل نے سوال میں نقل کی جس کے ترجمہ میں^۲ معلم ثالث وہابیہ شفاء العلیل میں یوں کہتے ہیں: "جب مرشد اس کے پاس نہ ہو تو اس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس کی خیالی صورت وہ فائدے دے گی جو اس کی صحبت فائدہ دیتی ہے۔"^۲

یہیں^۳ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے نقل کیا مولانا نے فرمایا: "حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہے^۳ انتھی۔ اب کون کہے کہ شاہ صاحب! یہ وہی راہ ہے جسے کچھ دنوں بعد آپ کے قریب گھر والے ٹھیٹ بت پرستی بتانے کو ہیں،^۴ شاہ ولی اللہ صاحب انتباہ میں فرماتے ہیں:

<p>یعنی خدا تک پہنچنے کی تیسری راہ شیخ کے ساتھ رابطہ کا</p>	<p>الطریق الثالث طریق الرابطة بالشیخ</p>
---	--

^۱ اشعة اللغات کتاب الجہاد باب حکم الاسراء فصل اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۱۳/۲۰۲

^۲ شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل چھٹی فصل ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۸۱ و ۸۲

^۳ شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل چھٹی فصل ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۸۰

<p>طریقہ ہے چاہئے کہ اس کی صورت اپنے خیال میں محفوظ رکھ کر قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو یہاں تک کہ اپنے نفس سے غیبت و فتنہاتھ آئے (ت)</p>	<p>(الی ان قال) ینبغی ان تحفظ صورتہ فی الخیال و تتوجه الی القلب الصنوبری حتی تحصل الغیبۃ و الفناء من النفس¹۔</p>
---	---

اسی میں ہے:

<p>یعنی اگر تو ترقی سے رک رہے تو یوں چاہئے کہ صورت شیخ کو اپنے داہنے شانے پر اور شانے سے دل تک ایک امر کشیدہ فرض کر لے اور اس پر صورت شیخ کو لا کر اپنے دل میں رکھے کہ اس سے تیرے لئے غیبت و فتنہ کی امید ہے۔</p>	<p>ان وقفت عن الترقی فینبغی ان تجعل صورۃ الشیخ علی کتفک الایمن وتعتبر من کتفک الی قلبک امرأمتدا وتآقی بالشیخ علی ذلک الامر الممتد و تجعله فی قلبک فانہ یرجى لک بذلک حصول الغیبۃ والفناء²۔</p>
---	--

یہ عبارتیں شاہ صاحب نے رسالہ 'تاجیہ نقشبندیہ سے نقل کیں جن کی نسبت لکھا کہ حضرت والد بزرگوار یعنی 'شاہ عبدالرحیم صاحب سے بہت پسند فرماتے اور مریدوں کو اس کے سلسلہ پر چلاتے³۔ اسی میں یہ بھی لکھا کہ:

"تفرقہ مستمر ہو تو اپنے مرشد مربی کی صورت خیال میں حاضر کر، امید ہے کہ اس کی برکت سے تفرقہ مبدل بجمیعت ہو"⁴

اسی انتباہ میں رسالہ 'عزیزیہ سے جس کی اجازت اپنے والد ماجد سے پائی لکھا:

<p>مرشد کی صورت کو پیش خاطر رکھے اور ذکر کے بعد کہے الریفق اور پھر الریفق مرشد کے حق میں ہے یہ طریق نفسانی خواہشات اور شیطانوں کی نفی میں مؤثر ہے۔ (ت)</p>	<p>"صورت مرشد پیش خود تصور کردہ بعد ذکر گوید الریفق ثم الریفق در حق ایشان ست و برائے نفی خواطر نفسانی و ہوا جس شیطانوں و وساوس ظلمانی اثرے تمام دارد"⁵</p>
--	---

¹ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ طریقہ نقشبندیہ عباسی کتب خانہ کراچی ص ۳۱ و ۳۲

² انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ طریقہ نقشبندیہ عباسی کتب خانہ کراچی ص ۳۲

³ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ طریقہ نقشبندیہ عباسی کتب خانہ کراچی ص ۳۲

⁴ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ بیان دفع و سوسہ عباسی کتب خانہ کراچی ص ۷۷

⁵ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ بیان طریقہ چشتیہ عباسی کتب خانہ کراچی ص ۹۲

اسی رسالہ مذکور سے لکھا:

<p>بلکہ حضرت شیخ جلال الدین مولانا قاضی خاں یوسف ناصحی قدس سرہ بمع القابہ یوں فرماتے ہیں کہ مرشد کی صورت کا ظاہری مشاہدہ آب و گل کے پردہ میں اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ ہے اور مرشد کی خلوت میں نمودار ہونے والی صورت یہ اللہ تعالیٰ کا آب و گل کے پردہ کے بغیر مشاہدہ ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کی صورت رحمن کی صفت پر پیدا کی جس نے مجھے دیکھا تو بیشک اس نے حق دیکھا، اس پر درست ثابت ہوگا۔ (ت)</p>	<p>بلکہ حضرت سلطان موحودیں برہان العاشقین حجۃ المتکلمین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خاں یوسف ناصحی قدس سرہ العزیز چنینی می فرمودند کہ صورت مرشد کہ ظاہر دید میشود مشاہدہ حق سبحانہ وتعالیٰ ست در پردہ آب و گل واما صورت مرشد کہ در خلوت نمودارم شہود آں مشاہدہ حق تعالیٰ ست بے پردہ آب و گل کہ ان اللہ تعالیٰ خلق آدم علی صورۃ الرحمن من رائی فقد رای الحق در حق اودرست شدہ^۱۔"</p>
---	---

"شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں زیر قولہ تعالیٰ واذا کرم اسمر بک لکھتے ہیں:

<p>اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اور ہر شغل میں یاد رکھ دل روح، سری، نخی، سانس یک ضربی یاد و ضربی ہو یا سانس بند کر کے ہو یا بغیر بند کئے ہو، برزخ کے ذریعے یا بے برزخ وغیرہا خصوصیات جن کو اہل طریقت سے ماہرین نے اخذ کیا ہے ان میں سے کسی مخصوص طریقہ کو متعین کرنا مرشد کی صوابدید پر موقوف ہے کہ وہ حال کے مطابق جس کو مناسب سمجھے اس کی تلقین کرے جس طرح دوسری آیہ کریمہ میں ارشاد ہے کہ اگر تم</p>	<p>یعنی یاد کن نام پروردگار خود را بر سبیل دوام و ہر وقت و ہر شغل خواہ بزبان خواہ بقلب خواہ بروح خواہ بہ سر خواہ بجہتی خواہ باخفی خواہ بنفس خواہ ذکر یک ضربی خواہ دو ضربی خواہ بحسب نفس خواہ بے جس خواہ بدون برزخ خواہ با برزخ الی غیر ذلک من الخصوصیات التي استنبطها المأهرون من اهل الطرائق و تعین احد الشقین ازیں خصوصیات مذکورہ مفوض بصوابدید شیخ و مرشد ست کہ بحسب حال ہر چہ را صلح داند تلقین فرمایا یہ چنانچہ در آیت دیگر فرمودہ فاسئلوا اهل الذکر ان کتتم</p>
--	---

^۱ انتبہاء فی سلاسل اولیاء اللہ بیان طریقہ چشتیہ عباسی کتب خانہ کراچی ص ۹۲ و ۹۳

لا تعلقون^۱ اہم لفظ۔

نہ جانو تو اہل ذکر سے سوال کرواھ ملتقطاً (ت)

اقول: وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ سے ہے۔ ت) اس عبارت سے جیسا کہ تصور برزخ کا جواز ثابت ہوا اس کے سوا اور بھی فوائد جلیل حاصل مثلاً:

۱ ایک: یہ کہ شغل برزخ کے ساتھ ذکر کرنا اطلاق آیت قرآنی کے تحت میں داخل۔

۲ دوم: مطلق ذکر پر قرآن وحدیث میں جو عظیم تر غیبتیں آئیں اسے بھی شامل۔

۳ سوم: مطلق ہمیشہ اپنے اطلاق پر رہے گا اور اس کا حکم اس کے جمیع مقیدات میں ساری شرع میں صرف اس کی اجازت ان کی اجازت کے لئے کافی جس کے بعد خصوصیات خاصہ کے ثبوت خاص کی حاجت نہیں مطلق اصولی کو مطلق منطقی سمجھنا محض خطا ہے۔

۴ چہارم: نیک بات بانضمام اوضاع خاصہ بد نہیں ہو سکتی جب تک اس منضم میں کوئی محذور خاص شرع سے ثابت نہ ہو،

۵ پنجم: قائل جواز کو صرف اس قدر بس کہ یہ مقید زیر مطلق داخل، جو ممنوع بتائے وہ مدعی ہے اس صورت خاصہ سے منع ثابت کرے۔

۸ ششم: یہاں عبادت توفیقی ہے ولہذا سیر ووقوف دونوں میں شرع مطہر کا اتباع واجب جہاں وہ تھم رہے ہم آگے نہ بڑھیں

جہاں وہ آگے چلے ہم تھم نہ رہیں تو اپنی طرف سے اطلاق مقید و تقید مطلق دونوں ممنوع جس طرح بعد حصر فی وجہ احداث

وجہ، آخر شرع پر زیادت یونہی بعد اطلاق اجازت منع بعض صور شرع کی مخالفت اس توفیق و توقف کے یہ معنی ہیں نہ وہ کہ

عبادت الہیہ کو معاذ اللہ غیر معقول المعنی، سمجھ کر مطلقاً وارد و مورد پر مقصر کر دیجئے کما زعم المتکلم القنوی (جیسا کہ

قنوی متکلم نے سمجھا ہے۔ ت)

۷ ہفتم: بدعت شرعیہ کی یہ تفسیر کہ جو بات زمانہ اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہ تھی یا جو کام صحابہ نے نہ کیا یا جو کچھ

قرون ثلاثہ میں نہ تھا۔

جیسا کہ نجدی حضرات متفرق باتیں کرتے ہیں "تم ان کو جمع خیال کرتے ہو حالانکہ ان کے دل متفرق ہیں یہ اس لئے کہ وہ بے عقل قوم ہیں" (ت)

کما تزعمہ النجدیۃ علی تفرق کلہم فیما بینہم
نَحْسِبُهُمْ جَبِيْعًا وَقُلُوْبُهُمْ شَتَّىٰ ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾

۸ ششم: بدعت لغویہ کہ تفاسیر مذکور حقیقتاً اسی پر منطبق ہرگز سیدہ میں منحصر نہیں اس تقدیر پر

^۱فتح العزیز (تفسیر عزیزی) تحت آیت: ۸/۷۳ ص ۲۷۹

^۲القرآن الکریم ۱۵۹/۱۳

قضیہ کل بدعة ضلالة^۱ (بر بدعت گمراہی سے۔ ت) قطعاً عام مخصوص منہ البعض، ہاں اگر بدعت شرعیہ لیجئے یعنی:

ما احدث علی خلاف الحق المتلقى عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل شدہ حق کے خلاف کوئی نئی چیز ہو (ت)
--	--

تو بیشک وہ اپنی صراحت عموم و محوضت اطلاق پر ہے علماء تفسیر حدیث میں دونوں طرف گئے مگر یہ عجوبہ ملفقہ کو پہلوں سے تفسیر لیں اور دوسروں سے اطلاق یہ خاص ایجاد حضرات انجام دے جس پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں اور جس کی بناء پر شاہ عبد العزیز و شاہ ولی اللہ سے ہزار برس تک کے ائمہ شریعت و سادات طریقت یا ہزاروں تابعین یا صدہا صحابہ بھی معاذ اللہ بدعتی قرار پاتے ہیں، اور ان کے بعض جرمی بیباکوں مثل بھوپالی بہادر وغیرہ نے اس کی صاف تصریح بھی کر دی وہ بھی کہاں، خاص امیر المؤمنین غیظ المنافقین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿٦٠﴾" ^۲ (اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت) انہم عدم نقل عدم نہیں۔

"وہم عدم فعل قاضی منع نہیں کف میں اتباع ہے نہ مجرد ترک میں۔

"یا زوہم یہ جاہلی مغالطہ کہ اس طریقے میں کوئی بھلائی ہوتی تو صحابہ ہی کرتے تم کیا ان سے بھی زیادہ دین کی سمجھ رکھتے تو محض بیہودہ و نامسموع ہے۔

"دوازدہم اولیائے کرام کے ایجادات محمود و مقبول ہیں۔

"سینزدہم وہ اہل الذکر ہیں دوسروں کو ان پر اعتراض نہیں پہنچتا بلکہ ان کی طرف رجوع اور جو وہ فرمائیں اس پر عمل چاہئے۔

"چہار دہم کفار سے غیر شعاع میں اتفاقی مشابہت ہر گز وجہ ممانعت نہیں ورنہ جس دم کہ جوگیوں کا مشہور طریقہ ہے ممنوع ہوتا۔

"پانزدہم آیہ " فَسَلُّوا أَهْلَ الدِّيَارِ " ^۳ (وجوب تقلید میں نص ہے۔ اہل ذکر سے علمائے اہل کتاب

^۱ الدر المنثور تحت آیہ ۷۸ / ۷۸ مکتبہ آیة اللہ العظیمی قم ایران ۱۳ / ۷۳

^۲ القرآن اکویم ۲۷ / ۲۷

^۳ القرآن اکویم ۱۶ / ۳۳ و ۲۱ / ۷

مراد لے کر محث تقلیدی سے آیت کو بیگانہ بتانا غیر مقلد و ہابیوں کی نری جہالت ہے، اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ کہ مخصوص سبب کا الی ذلک من الفوائد مما یستخرجہ البصیر الناقد (دیگر فوائد جن کو پرکھنے والے صاحب بصیرت نے ظاہر کیا ہے۔ ت) شاہ صاحب کی یہ نفیس عبارت کس قدر قابل قدر و منزلت کہ معدود حروف میں کتنے فوائد نفیسہ بتا گئے اور آدھی بلکہ دو تہائی وہابیت کو خاک میں ملا گئے والحمد للہ رب العالمین۔ اب پھر شمار عبارات کی طرف چلئے، "تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت و مرجع و منتہی و مفرغ و مجاوسید و مولیٰ جناب شیخ مجدد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مکتوبات کی جلد اول میں فرماتے ہیں:

پہچ طریقے اقرب بوصول از طریق رابطہ نیست تا کلام دولت مند رہاں سعادت مستعد سازند ¹	وصول کے طریقوں میں سے اقرب ترین طریقہ رابطہ ہے کہ بہت سے ابدی دولت والے اس سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ (ت)
---	--

اسی میں ہے:

"مخدوم مقصد اقصیٰ و مطلب استنیٰ و وصول بجناب قدس خداوندی ست جل سلطانہ لیکن چون طالب در ابتداء بواسطہ تعلقات شتی در کمال تدنس و تنزل ست و جناب قدس او تعالیٰ در نہایت تنزه و ترفع و مناسبتی کہ سبب افاضہ و استفاضہ است در میان مطلوب و طالب مسلوب ست لاجرم از پیر راہ دان راہ بین چارہ نمودہ کہ بر رخ بود (الی قولہ) پس در ابتدا و در توسط مطلوب را بے آئینہ پیر نہایتاں دید ²	اے میرے مخدوم! سب سے بڑا اور اعلیٰ مقصد اللہ جل شانہ تک رسائی ہے لیکن کوئی طالب ابتدائی مرحلہ میں دنیاوی مشاغل کی وجہ سے انتہائی کشادگی اور کہتری میں ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ انتہائی پاک اور بلند ذات ہے اس وجہ سے طالب و مطلوب کے درمیان فیض کے حصول و عطا کے لئے کوئی مناسبت نہیں ہے لہذا ضروری ہے راستہ جاننے اور دیکھنے والا مرشد واسطہ بنے، (اور یہاں تک فرمایا) ابتدائی اور درمیانی مرحلہ میں پیر کے آئینہ کے بغیر مطلوب کو نہیں دیکھ سکتا۔ (ت)
--	--

¹ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب صد و ہشتاد و ہفتم نوکشتور لکھنؤ ۱۸۷

² مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب ۱۶۹ استانبول ترکیہ ۱۸۱

۱۴ جلد دوم میں فرمایا:

<p>"نسبت رابطہ ہموارہ شمار باصاحب رابطہ می دارد و واسطہ فیض انعکاسی می شود شکر این نعمت عظمی بجایاید آورد" ۱۔</p>	<p>تمہارے رابطہ کی نسبت صاحب رابطہ کے ساتھ ہموار ہو جائے اور فیوض کا واسطہ عکس ڈالے تو اس عظیم نعمت کا شکر بجالانا چاہئے۔ (ت)</p>
---	---

۱۵ جلد سوم میں لکھا:

<p>پر سیدہ بودند کہ لم این چہیست کہ چوں در نسبت رابطہ فتور میرود در اتیان سائر طاعات التذانی می یابد بدانند کہ ہماں وجہیکہ سبب فتور رابطہ گشتہ است مانع التذاست (الی قولہ) استغفار باید نمود تا بکرم اللہ سبحنہ اثر آن مرتفع گردد" ۲۔</p>	<p>آپ سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ جب رابطہ والی نسبت میں فتور ہو جائے تمام عبادات کی لذت میں فتور پیدا ہو جاتا ہے تو فرمایا یاد رکھو کہ جس وجہ سے رابطہ میں فتور آتا ہے وہی لذت سے مانع ہو جاتی ہے اور (بعد میں یہاں تک فرمایا) اس موقع پر استغفار کرنی ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اس مانع اثر کو اٹھا دے۔ (ت)</p>
---	---

اور ۱۶ ذرا وہ بھی ملاحظہ ہو جائے جو انھوں نے مکتوبات کی جلد دوم مکتوب سیم میں فرمایا:

<p>"خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ از نوشتہ بودند کہ سجدے استیلا یافتہ است کہ در صلوات آن را مسجود خود می داند و می بیند و اگر فرضاً نفی کند منتفی نمیگردد محبت اطوار این دولت متمنائے طلاب است از ہزاراں یکے را مگر بد ہند صاحب این معاملہ مستعد تمام المناسبتہ سبب یحتمل کہ باندک صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات اور اجزب نماید رابطہ را چرا</p>	<p>خواجہ محمد اشرف نے نسبت رابطہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سجدے میں رفعت ہوتی ہے جب شیخ کو نمازوں میں مسجود سمجھے اور دیکھے اگر بالفرض وہ اس کی نفی کرے بھی تو منتفی نہ ہو، یہ محبت کا ایک مرحلہ ہے طالب حضرات ہزاروں اس دولت کی تمنا کرتے ہیں مگر حاصل کسی ایک کو ہوتا ہے یہ عطا کا معاملہ مناسبت تامہ کی وجہ سے ہوتا ہے شیخ کی تھوڑی سی صحبت کے سبب کبھی</p>
---	--

۱ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب بست و چہارم نوکسور لکھنؤ، ۲۱/۳

۲ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب صد و ہفتم نوکسور لکھنؤ، ۱۹۸/۳

<p>تمام کمالات شیخ اس طالب میں جذب کر دیتا ہے رابطہ کی نفی لوگ کیوں کرتے ہیں حالانکہ شیخ و مقتداً مسجود الیہ ہوتا ہے نہ کہ مسجود لہ، یہ لوگ محراب اور مساجد کی نفی کیوں نہیں کرتے ہیں (حالانکہ وہ بھی مسجود الیہ ہیں) یہ دولت خاص سعادت مندوں کو میسر ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ تمام احوال میں صاحب رابطہ کو واسطہ جانتے ہیں اور تمام اوقات میں اسی کی طرف متوجہ رہتے ہیں ان لوگوں کی طرح نہیں جو بے دولت ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو مستغنی سمجھتے ہیں، اور شیخ سے اپنی توجہ کا قبلہ موڑ لیتے ہیں اور اپنا معاملہ خود خراب کر لیتے ہیں۔ (ت)</p>	<p>نفی کنند کہ او مسجود الیہ است نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را نفی نکنند ظہور اس قسم دولت سعادت منداں را میسر است نادر جمیع احوال صاحب رابطہ متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند و در رنگ جماعہ بے دولت کہ خود را مستغنی دانند و قبلہ توجہ از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را برہم زنند" ¹</p>
---	--

الحمد لله اس عبارت باہرہ کا ایک ایک کلمہ قاہرہ ازین برکن خیریت بارہ ہے واللہ الحجة الظاہرہ،

آمدیم ونصوص علماء کتاب مستطاب حدائق الانوار فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے:

<p>پانچواں حدیقہ ان پھلوں کے بیان میں ہے جنہیں بندہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج کر چنتا ہے اور ان فائدوں میں جنہیں درود کی برکت سے کسب و تحصیل کرتا ہے۔</p>	<p>الحدیقۃ الخامسۃ فی الثمرات التی یجتنبہا العبد بالصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والفوائد التی یکتسبہا ویقتنیہا ²</p>
--	---

پھر چالیس^۰ فائدے گنا کر کہتے ہیں:

<p>وہ فائدے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج کر حاصل کرتے ہیں ان میں اجل واعظم فائدوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کا دل میں نقش ہونا ہے۔</p>	<p>الاحدی والاربعون من اعظم الثمرات و اجل الفوائد المکتسبات بالصلوٰۃ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انطباع صورة الکریمۃ فی النفس ³</p>
---	---

¹ المکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب ۳۰ نوکثور لکھنؤ ۲۳/۳۶

² حدائق الانوار فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار

³ حدائق الانوار فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار

۸ امام ابو عبد اللہ ساحلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیۃ السالک میں فرماتے ہیں:

<p>ثمرات و فوائد کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج کر حاصل کئے جاتے ہیں ان کے اعظم و اجل سے یہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کا پاندار و مستحکم و دائمی نقش دل میں ہو جائے یہ یوں حاصل ہوتا ہے کہ نیت خالص و رعایت شروط آداب و غور و فکر معانی کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی مداومت کریں یہاں تک کہ حضور کی محبت ایسے سچے خالص طور پر دل میں جم جائے جس کے سبب نفس ذکر کو نفس اقدس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتصال اور محل تقرب و صفا میں باہم الفت حاصل ہو۔</p>	<p>ان من اعظم الثمرات و اجل الفوائد المكتسبات بالصلاة عليه صلى الله تعالى عليه وسلم انطباع صورته الكريمة في النفس انطباعاً ثابتاً متناً صلاً متصلاً و ذلك بالهداومة على الصلاة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم باخلاص القصد و تحصيل الشروط و الاداب و تدبير المعاني حتى يتمكن حبه من الباطن تمكناً صادقاً خالصاً يصل بين نفس الذاكر و نفس النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و يؤلف بينهما في محل القرب و الصفا^۱ الخ۔</p>
---	---

۹ علامہ قاسمی محمد بن احمد بن علی قسری رحمۃ اللہ علیہ مطالع السمرات شرح دلائل الخیرات میں فرماتے ہیں:

<p>یعنی بعض علماء جنہوں نے اذکار اور ان سے تربیت مریدین کی کیفیت بیان کی، فرماتے ہیں کہ جب ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کامل کرے تو چاہئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور اپنے پیش نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت نور کے کپڑوں میں اس غرض سے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت اس کے آئینہ روح میں منقش ہو جائے اور وہ الفت پیدا ہو جس کے سبب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسرار سے استفادہ اور انوار سے</p>	<p>قد ذکر بعض من تکلم على الاذکار و كيفية التربية بها انه اذا كمل لا اله الا الله محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فليشخص بين عينيه ذاته الكريمة بشرية من نور في ثياب من نور يعني لتنتلع صورته صلى الله تعالى عليه وسلم في روحانيته و يتالف معها تالفاً يتمكن به من الاستفادة من اسراره و الاقتباس من انواره صلى الله تعالى</p>
--	--

^۱ بغیۃ السالک

<p>اقتباس کر کے وہی عالم فرماتے ہیں جسے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کا تصور روزی نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار مبارک کے سامنے حاضر ہے اور ہر بار ذکر شریف کے ساتھ مزار اقدس کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ اس لئے کہ دل کو جب ایک چیز مشغول کر لیتی ہے تو اس وقت دوسری کسی شے کو قبول نہیں کرتا، اسے نقل کر کے علامہ فاسی فرماتے ہیں جب بات یہ ٹھہری تو روضہ مطہرہ و قبور معطرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں کو ان کا نقشہ معلوم نہیں اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ پہچان لیں اور ان کا تصور پیش نظر رکھیں۔</p>	<p>علیہ وسلم قال فان لم يرزق تشخص صورة فيرى كانه جالس عند قبرة المبارك يشير اليه متى ما ذكره فان القلب متى ما مشغله شيع امتنع من قبوله غيره في الوقت الى اخر كلامه فيحتاج الى تصوير الروضة المشرفة والقبور المقدسة ليعرف صورتها يشخصها بين عينيه من لم يعرف من المصلين عليه في هذا الكتب وبم عامة الناس وجمهورهم¹ اھ ملخصاً۔</p>
--	---

¹ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ جذب القلوب الی دیار المحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کتاب ترغیب اہل السعادات میں فرماتے ہیں:

<p>حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک کے فوائد میں سے یہ ہے کہ آنکھ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خیالی صورت قائم ہو جاتی ہے جس کے لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف کے ساتھ دورد شریف کی کثرت لازم ہے اور توجہ سے اللھم صل وسلم علیہ اھ ملتقطاً (ت)</p>	<p>از فوائد صلاة برسید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ ست تمشل خیال وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در عین کہ لازم کثرت صلاة ست بانعت حضور و توجہ اللھم صل وسلم علیہ² اھ ملتقطاً۔</p>
--	--

² امام محمد ابن الحاج عبد ریی مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں:

<p>یعنی جسے مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ</p>	<p>من لم یقدر له بزیارة صلی اللہ تعالیٰ</p>
---	---

¹ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۲۴ و ۱۲۵

² جذب القلوب الی دیار المحبوب باب ہند ہم مکتبہ نعیمیہ چوک داگرال لاہور ص ۱۸۰ تا ۱۸۲

علیہ وسلم کی زیارت جسم سے نصیب نہ ہوئی ہو وہ ہر وقت دل سے اس کی نیت رکھے اور دل میں یہ تصور جمائے کہ میں حضور پر نور صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کے حضور حاضر ہوں حضور سے اس کی بارگاہ میں اپنے لئے شفاعت چاہ رہا ہوں جس نے حضور کی امت میں داخل فرما کر مجھ پر احسان کیا جیسا کہ امام محمد بن السید بطلمیوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی اس عرضی میں کہ مزار پر انوار بھیجی یہ آیات عرض کیں کہ یا رسول اللہ! میں اپنی لغزش و گناہ سے حضور ہی کی طرف بھاگتا ہوں اور جب میں خدا سے ملوں تو حضور مجھے کافی ہیں حضور کی قبر مبارک کی زیارت کی کہ ہمیشہ سے جس کالج ہوتا ہے (یعنی مسلمان اس کی نیت کر کے دور دور سے حاضر ہوتے ہیں) میری آرزو مراد ہے۔ اگر میرا رب چاہے اگر جسم سے اس کی زیارت مجھے نصیب نہ ہوئی تو دل کی زیارت سے محروم نہیں ہوں صبحم حضور کی بارگاہ میں حاضر ہے یا رسول اللہ! میری طرف سے ایک مسلمان محب بیمار محبت کا حجرا۔

علیہ وسلم بجسمہ فلینوھا کل وقت بقلبہ ولیحضر قلبہ انہ حاضر بین یدیہ متشفعا بہ الی من من بہ علیہ کہا قال الامام ابو محمد بن السید البطلیوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی رقعته التی ارسلھا الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ابیات

الیک افر من زلی و ذنبی

وانت اذالقیت اللہ حسبی

وزورۃ قبرک المحجوج قدما

منای و بغیتی ولو شاء ربی

فان احرم زیارتہ بجسمی

فلم احرم زیارتہ بقلبی

الیک غدت رسول اللہ منی

تحید مو من دنف محب^۱۔

^۲ امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ و منخ محمدیہ اور ^۳ علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

یعنی زائر ادب و خشوع و تواضع کو لازم پکڑے آنکھیں بند کئے مقام ہیبت میں کھڑا ہو جیسا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم حیات ظاہری میں حضور کے سامنے کرتا کہ

یلزم الادب والخشوع والتواضع غاض البصر فی

مقام الهيبة كما كان يفعل بين يديه في حياته اذ هو

حي ويستحضر عليه

^۱ المدخل لابن الحاج فصل في الكلام على زيارة سيد المرسلين الخ دار الكتب العربي بيروت / ۲۵۸

وہ اب بھی زندہ ہیں اور تصور کرے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی حاضری سے آگاہ ہیں اس کا سلام سن رہے ہیں بعینہ اسی طرح جیسے حال حیات ظاہری میں کہ حضور کی وفات و حیات دونوں ان امور میں یکساں ہیں کہ حضور اپنی امت کو دیکھتے اور ان کے احوال کو پہچانتے ہیں اور ان کی نیوٹوں اور ارادوں اور دل کے خطروں سے آگاہ ہیں اور یہ سب باتیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جنہیں اصلاً پوشیدگی نہیں اور زائر اپنے ذہن میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ کریمہ کا تصور جمائے اور دل میں حضور کی بزرگی مرتبہ و بلندی قدر و احترام عظیم کا خیال لائے۔

بوقوفہ بین یدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سماعہ لسلامہ کہا ہو فی حال حیاتیہ اذلا فرق بین موتہ و حیاتیہ فی مشاہدتہ لامتہ و معرفتہ بأحوالہم و نیاتہم و عزائہم و خواطرہم و ذلک عندہ جلی لاخفاء بہ و یبئثل (یصور) الزائر وجہہ الکریم علیہ الصلوٰۃ و السلام فی ذہنہ و یحضر قلبہ جلال رتبہ و علم منزلتہ و عظیم حرمتہ^۱ اہملاً

^۱ علامہ رحمت اللہ ہندی تلمیذ امام ابن الہمام منک متوسط اور ^۲ علامہ علی قاری مکی اس کی شرح مسلک منقطع میں فرماتے ہیں:

یعنی زائر دل و بدن دونوں سے بنیاد ادب مزار اقدس کی طرف متوجہ ہو کر مواجہہ شریف میں کھڑا ہو تواضع و خشوع و خضوع و تذلل و انکسار و خوف و وقار و ہیبت و محتاجی کے ساتھ آنکھیں بند کئے اعضاء کو حرکت سے روکے دل اس مقصود مبارک کے سوا سب فارغ کئے ہوئے داہنا ہاتھ بائیں پر باندھے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منہ اور قبلہ کو پیٹھ کر کے دل میں حضور انور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ کی صورت کریمہ کا تصور باندھے کہ یہ خیال تجھے

ثم توجه (ای بالقلب و القالب) مع رعاۃ الادب فقام تجاہ الوجہ الشریف متواضعاً خاضعاً خاشعاً مع الذلۃ و الانکسار و الخشۃ و الوقار و الہیبۃ و الافتقار غاض الطرف مکفوف الجوارح فارغ القلب (من سوی مرامہ) و اضعاً یبئنه علی شہالہ مستقبلاً لوجہ الکریم مستدبر القبلة متمثلاً صورتہ الکریمۃ فی خیالک (ای فی تخيلات بالک لتحسین حالک) مستشعراً

^۱ شرح الزرقانی علی الموابہ الدنیہ المقصد العاشر الفصل الثانی دار المعرفۃ بیروت ۸/ ۳۰۵

<p>خوشحال کر دے گا اور خوب ہوشیار ہو جا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیری حاضری و قیام و سلام بلکہ تمام افعال و احوال اور منزل منزل کے کوچ و مقام سے آگاہ ہیں اور یہ تصور کر کہ گویا حضور تیرے سامنے حاضر و تشریف فرما ہیں اور حضور کی عظمت و جلال کا خیال اپنے ذہن میں حاضر رکھ۔</p>	<p>بأنه عليه الصلوة والسلام عالم بحضورك وقيامك وسلامك (ای بل بجميع افعالك واحوالك وارتحالك ومقامك) وکانه حاضر جالس بازائك مستحضرا عظمته وجلاله صلى الله تعالى عليه وسلم¹ اہم لخصاً۔</p>
---	--

۲ امام مجد الدین ابو الفضل عبداللہ بن محمود موصلی اپنے متن مختار کی شرح اختیار میں پھر علمائے دولت علیہ سلطان اور نگزیب انار اللہ برہانہ فتاویٰ عالمگیری میں فرماتے ہیں:

<p>یعنی زائر روضہ منورہ کے حضور دست بستہ بادب یوں کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ روشن کا تصور باندھے گویا حضور مرقد اطہر میں لیٹے ہیں زائر کو جاننے اور اس کا کلام سنتے ہیں۔</p>	<p>يقف كما يقف في الصلوة ويمثل صورته الكريمة البهية كأنه نائم في لحدہ عالم به يسمع كلامه²۔</p>
--	---

۳ امام اجل قاضی عیاض نے شفا شریف میں امام ابو اہیم نجیبی سے نقل فرمایا کہ وہ فرماتے ہیں:

<p>ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا حضور کا ذکر اس کے سامنے کیا جائے کہ خشوع و خضوع و وقار بجلائے جسم کا کوئی ذرہ حرکت نہ کرے جس طرح خود حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خاص حضوری میں رہتا ہے حضور کا ادب کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس جناب کے لئے مودب ہونا سکھایا۔</p>	<p>واجب علی کل مؤمن متى ذكره صلى الله تعالى عليه وسلم او ذكر عنده ان يخضع ويخشع ويتوقر ويسكن من حرکتہ وياخذ في هيبتہ واجلاله بما كان ياخذ نفسه لو كان بين يديه صلى الله تعالى عليه وسلم ويتأدب بما أدبنا الله تعالى به³</p>
---	--

¹ المسلك المتقسط في المنسك المتوسط مع ارشاد الساری دار الکتب العربی بیروت ص ۳۳۷، ۳۳۸

² الاختیار لتعلیل المختار فصل في زیارة قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار المعرفہ بیروت ۱/ ۱۷۶

³ الشفا بتعریف حقوق المصطفى فصل واعلم ان حرمة النبی الخ الشركة الصحافیة فی البلاد العثمانیہ ۱۲/ ۳۴

۲۹ علامہ شہاب الدین خفاجی اس کی شرح نسیم الریاض میں اس پر فرماتے ہیں:

<p>یعنی ذکر شریف کے وقت یہ فرض ملاحظہ کرے کہ خاص حضوری میں ہوں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کا تصور جمالیاجائے کہ گویا حضور اس کے پاس جلوہ فرماہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔</p>	<p>يفرض ذلك ويلاحظه ويتمثلله فكانه عنده¹</p>
--	---

۳۰ فاضل رفیع الدین خان مراد آبادی تاریخ الحرمین میں لکھتے ہیں:

<p>ایک رات میں طواف کر رہا تھا ہجوم کثیر تھا میں نے اپنے خیال میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یاد کیا اور تصور کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام طواف فرما رہے ہیں اور صحابہ کرام کی جماعت بھی حضور کے ساتھ طواف کر رہی ہے اور میں بھی آپ کے طفیل وہاں مجمع میں حاضر ہوں، اور ایک روز میں بیت اللہ شریف کے آگے کھڑا دعا کر رہا تھا کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتح مکہ والا منظر یاد آیا اور تصور کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح کے روز بیت اللہ شریف کے دروازے پر تشریف فرما ہیں اور صحابہ کرام اپنے مراتب کے لحاظ سے اپنی جگہ پر خدمت میں حاضر ہیں اور کفار مکہ ڈرتے ہوئے پریشان آپ کے سامنے آرہے ہیں اور آپ ان کو معاف فرما رہے ہیں اس تصور کی برکت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا کے</p>	<p>شبے در طواف بودم و ہجوم بسیار بود بخيال خود حضور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد کردم تصور نمودم کہ آں سرور علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام و طوائف ہستند و جماعت صحابہ باحضرت طواف میکنند و من بطفیل ایشان در مجمع حاضرم و روزے پیش باب بیت اللہ ایستادہ دعا میکردم و باخود قصہ روز فتح یاد کردم و تصور نمودم کہ جناب اقدس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در دروازہ ایستادہ اند و صحابہ کرام بحسب مرتبہ و مقام خود در خدمت شریف حاضر اند و کفار قریش ترساں و ہراساں در حضور آمدہ اند و آنحضرت از ایشان عفو فرمودہ ملاحظہ این حال باعث شد بتوسل از آنجناب و دعا در حضرت عزت جلت عظمتہ برائے مغفرت خود جمع اقارب و احباب و قضائے حوائج دین و دنیا و نرسو جو من اللہ الاجابة ان شاء اللہ تعالیٰ</p>
---	---

۱ نسیم الریاض فی شرح الشفا للعیاض فصل واعلم ان حرمة النبی الخ ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان ۳/ ۳۹۶

<p>سبب تمام اقارب و احباب کی مغفرت اور حاجتیں تمام دنیاوی اور دینی قبول ہونے کی امید ہوئی ان شاء اللہ تعالیٰ، دوستوں کو تو آپ کیا محروم کریں گے آپ تو دشمنوں پر بھی نظر رکھتے ہیں۔ (ت)</p>	<p>دوستوں را کجائی محروم تو کہ بادشمنان نظر داری^۱</p>
--	--

الحمد لله! یہ سردست تیس نصوص عظیم الفوائد ہیں اور جو باقی رہ گئے وہ ان سے بہت زائد پھر نصف کہ اس قدر بھی کافی اور مکابر متعسف کو دفتر ناوانی، نسأل الله العفو والعافیہ (ہم اللہ تعالیٰ سے معافی و عافیت مانگتے ہیں۔ ت)

تنبیہ لطیف: یہ توشاہ عبدالعزیز صاحب کی تقریر سے روشن ہو لیا کہ جواز برزخ اطلاق آیات قرآنیہ سے ثابت و مستفاد اور یہ بھی کہ حضرت اولیاء کا امور طریقت میں مرجع و مسؤل اور ان کے ارشادات کا معمول و مقبول ہونا آیت کریمہ فاسئلوا اهل الذکر کا مفاد اور یہ بھی ان کے کلام میں اشارہ اور تقریر معلم ثالث میں صراحت گزرا کہ اولیاء طریقت مثل مجتہدان شریعت ہیں اور خود امام الطائفہ نے بھی صراط المستقیم میں ان کا مجتہد فی الطریقت ہونا تسلیم کیا۔ حیث قال:

<p>بڑے بڑے اولیائے کرام اور اصحاب طریقت نے فن باطن شریعت میں امامت حاصل کی اور اپنے اجتہاد سے انھوں نے اصلاح قلب کے قواعد عطا کئے جو کہ کتاب و سنت کا خلاصہ ہے۔ (ت)</p>	<p>اولیائے کبار از اصحاب طرق کہ امامت در فن باطن شریعت حاصل کردہ و اجتہاد در قواعد اصلاح قلب کہ خلاصہ دین متین ست بہم رسانیدہ بودند^۲</p>
---	---

مگر مجھے یہاں یہ بیان کرنا ہے کہ بطور حضرات نہ صرف جواز برزخ بلکہ اس کی ترغیب شدید و تحریص اکید اور اس کا اقرب الطرق الی اللہ ہونا خود امام المجتہد شریعت کے صریح و روشن اشاروں سے ثابت ہو لیا پوچھئے وہ کیونکر، ہاں وہ یوں کہ کلمات مذکورہ جناب شیخ مجدد صاحب پر پھر نظر ڈالیے دیکھئے یہ باتیں ان میں صاف صریح موجود ہیں یا نہیں جب دیکھ لیجئے تو اب جناب مرزا مظہر جان جاناں صاحب کا کلام سنئے جنہیں سن چکے کہ امام الطائفہ کے جد و فرجد جناب شاہ ولی اللہ صاحب کیسا کچھ جانتے وہ تصریح فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد نہ فقط طریقت میں مجدد بلکہ شریعت میں بھی امام مجتہد تھے مکتوب پانزدہم میں لکھتے ہیں:

^۱ تاریخ الحرمین رفیع الدین مراد آبادی

^۲ صراط مستقیم باب اول فصل ثانی ہدایت رابعہ فادہ نمبر ۵ المکتبہ السلفیہ لاہور ص ۴۱

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل نائب ہیں انھوں نے کتاب و سنت کی پیروی میں اپنے طریقہ کے قواعد بنائے اور علمائے کرام احادیث صحیحہ اور منتخب حنفی روایات پر مشتمل رسائل رفع سبائب کے مسئلہ کے اثبات میں لکھے حتیٰ کہ مجدد صاحب کے چھوٹے صاحبزادے حضرت شاہ یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس مسئلہ کے اثبات میں ایک رسالہ تصنیف فرمایا اور لکھا کہ رفع سبائب کی نفی میں ایک حدیث بھی پایہ ثبوت کو نہ پہنچی اور ترک رفع سبائب پر حضرت مجدد صاحب نے جو لکھا وہ ان کے اجتہاد پر مبنی ہے جبکہ غیر منسوخ سنت مجتہد کے اجتہاد پر مقدم ہوتی ہے۔ (ت)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نائب کامل آنحضرت اند بنائے طریقہ خود را اتباع کتاب و سنت گزاشته اند و علماء در اثبات رفع سبائب رسالہا مشتمل بر احادیث صحیحہ و روایات فقہیہ حنفیہ تصنیف کردہ اند تا بجائیکہ حضرت شاہ یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرزند اصغر حضرت مجدد نیز دریں باب رسالہ تحریر نموده اند و در نفی رفع یک حدیث بہ ثبوت نہ رسیدہ و ترک رفع از جناب حضرت مجدد بنا عہ اجتہاد واقع شدہ و سنت محفوظ از نسخ بر اجتہاد مجتہد مقدم است^۱۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں کا یہ کلام اپنے اجتہاد پر مبنی ہے ورنہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوبات کو ملاحظہ کرنے پر واضح گواہی ملتی ہے کہ رفع سبائب کا ترک خالص امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید پر مبنی ہے کہ مذہب کی ظاہر الروایت نوادر کے مقابلہ میں اور صریح صحیح احادیث کی اتباع کی بجائے فقہی ظاہر الروایت کو مقدم رکھا جاتا ہے میرے رسالہ الکوکبۃ الشہابیۃ کا یہ مقام دیکھنا چاہئے وہاں یوں پر وہ آتش قہر ہے وباللہ التوفیق ۱۲۔ (ت)

عہ: جاناں ایں سخن مرزا صاحب بہ اجتہاد خود گفتہ باشند ورنہ ملاحظہ مکتوبات حضرت مجدد گواہ عادل ست کہ ترک رفع محض بر بنائے تقلید ائمہ حنفیہ فرمودہ اند و آنہم بمجرد تقدیم ظاہر الروایت بر نوادر و ترک اتباع احادیث صحیحہ صریحہ کثیرہ بمقابلہ روایت ظاہرہ فقہیہ ایں بار سالہ الکوکبۃ الشہابیۃ دیدن وارد بعونہ تعالیٰ بروہا بیہ لہا بیہ آتش قہرے بار و وباللہ التوفیق ۱۲۔

¹ کلمات طبیات فصل دوم مکتب مرزا مظہر جان جاناں مکتوبات پانزدہم مطبع مجتہدانی دہلی ص ۲۸

اب امام الطائفہ وغیرہ منکرین جنہیں نہ طریقت میں لیاقت نہ شریعت میں مہارت بھلا منصف تجدید و اجتہاد تو بڑی بات ہے ولی مجدد امام مجتہد کے مقابل ایسوں کی زق زق کون سنتا ہے۔ اگرچہ ع

مغز ماخورد و حلق خود بدرید

(ہمارا مغز کھالیا اور اپنا گلا پھاڑ لیا)

تنبیہ الطف: یہاں تک تو امام مجتہد ہی کے قول سے ثبوت تھا امام الطائفہ کے ایمان پر خود ایک معصوم صاحب وحی کی نص جلی سے جواز برزخ ثابت، اب زیادہ توجہ کیجئے گا کہ یہ کیا مگر امام الطائفہ کی سنی ہوتی تو تعجب نہ آتا وہ صراط مستقیم میں تصریح کرتا ہے کہ اولیاء میں جو حکیم ہوتا ہے جسے صدیق و امام و وصی بھی کہتے ہیں اس پر خدا کے یہاں سے وحی آتی ہے اسے نہ صرف بعض احکام کو نیہ غیب و شہادات و معاملات جزئیہ سلوک و طریقت بلکہ خاص احکام کلیہ شریعت و ملت بے واسطہ انبیاء بھی پہنچتے ہیں وہ انبیاء کا ہم استاذ ہوتا ہے وہ انبیاء کی مثل معصوم ہوتا ہے اس پر خاص امور شرعیہ میں کچھ تقلید انبیاء مطلقاً ضرور نہیں بلکہ ایک وجہ سے وہ خود محقق ہوتا ہے اس کا علم جسے حکمت کہتے ہیں علم انبیاء سے اصلاً کم نہیں ہوتا صرف اتنا فرق ہے کہ انبیاء پر علانیہ وحی آتی ہے اور اس پر پوشیدہ، قال:

پوشیدہ نہ رہے کہ صدیق من وجہ انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من وجہ شریعت میں محقق ہوتا ہے علوم شرعیہ کلیہ اس کو دو ذریعوں سے حاصل ہوتے ہیں ایک بذریعہ فطری نور اور دوسرا بذریعہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام لہذا اس کو شریعت کے کلیات اور احکام کے حکم میں انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں اور انبیاء کا استاذ بھی، نیز ان کا طریقہ اخذ بھی وحی کی طرح ہوتا ہے اس کو عرف شرع میں نفث فی الروح سے تعبیر کرتے ہیں اور بعض اہل کمال اس کو باطنی وحی قرار دیتے ہیں اس معنی میں اس کو امامت اور وصایت سے تعبیر کرتے ہیں اور

پوشیدہ نحوہد مانند کہ صدیق من وجہ مقلد انبیاء مے باشد و من وجہ محقق در شرایع علوم کلیہ شرعیہ او را بدو واسطہ مے رسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس در کلیات شریعت و حکم احکام ملت اور ایشاگرد انبیاء ہم مے تو اں گفت و ہم استاذ انبیاء ہم و نیز طریقہ اخذ آں ہم شعبہ ایست از شعب وجی کہ آں را در عرف شرع بنفث فی الروح تعبیر می فرمایند و بعضے اہل کمال آں را بوجی باطنی مے نامند ہمیں معنی را امامت و وصایت تعبیر می کنند و

<p>اس کا علم بعینہ انبیاء کا علم ہوتا ہے لیکن ظاہری وحی نہیں پاتا اس کو حکمت کہتے ہیں اس لئے کہ انبیاء کی طرح اس کو حفاظت حاصل ہوتی ہے جس کو عصمت کہتے ہیں جو انبیاء اور حکماء کو نصیب ہوتی ہے یہ نہ سمجھنا کہ وحی باطن اور حکمت، وجاہت اور عصمت غیر انبیاء کے لئے ثابت کرنا سنت کے خلاف اور نئی اختراع ہے اور بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ اس کمال کے لوگ دنیا سے ختم ہو چکے ہیں اہل ملتقا^۱</p> <p>(ت)</p>	<p>علم ایشال را کہ بعینہ علم انبیاء است لیکن بوحی ظاہری متعلق نشد حکمت مے نامند، لابد اور ابجا فقتے مثل محافظت انبیاء کہ مسئی بعصمت ست فانز مے کند و ایں حفظ نصیبہ انبیاء و حکماء ست و ہمیں را عصمت نامند ندانی کہ اثبات وحی باطن حکمت و وجاہت و عصمت مر غیر انبیاء را مخالف سنت و از جنس اختراع بدعت ست ندانی کہ ارباب ایں کمال از عالم منقطع شدہ اند اہل ملتقا^۱</p>
---	--

صراط مستقیم معوج و نامستقیم چھپی نہیں چھپی ہے مطبوع مطبع ضیائی میرٹھ ۱۲۸۵ھ کے آخر صفحہ ۳۸ سے ٹکٹ صفحہ ۴۲ تک ان کفریات شنیعہ و رفضیات فظیحہ کا جوش دیکھ لیجئے خیر ان کی اصطلاح شیطانی پر حکیم و حکمت کے معنی تو معلوم ہو لئے کہ حکمت یہی علوم صدیقیت ہیں جو ان باطنی ساختہ نبیوں کو بذریعہ وحی نہانی ملتے ہیں۔

اب ملاحظہ ہو کہ یہیں اسی بحث میں شاہ ولی اللہ صاحب کو نہ زرا حکیم بلکہ سید الحکماء کہا، حیث قال:

<p>اس صدیقیت کو جناب سید الحکماء و سید العلماء جس سے مرا دشاہ ولی اللہ ہیں قرب الوجود سے تعبیر کرتے ہیں۔ (ت)</p>	<p>ایں صدیقیت را جناب سید الحکماء و سید العلماء اعنی الشیخ ولی اللہ بقرب الوجود تعبیر میفرماید^۲</p>
--	--

اب کیا شک رہا کہ ان کے یہاں پر شاہ صاحب بھی (استغفر اللہ) انھیں چھپے رسولوں بوڑھے معصوموں میں ہیں اور ان کے علوم میں وحی نہانی سے ان پر اترے اور ان کی سن چکے کہ وہ انتباہ وغیرہ میں مثالی برزخ کی کیسی کیسی تجویز و تحسین و تعلیم و تلقین کرتے ہیں پھر اس کا انکار نہ ہوگا مگر اپنے ساختہ پیغمبر کا رد کر کے اپنے طور پر کافر ہو جانا غایت یہ کہ ظاہری پیغمبر کا منکر کھلا کافر اور نہانی کا منکر ڈھکا کافر۔ والعیاذ باللہ رب العالمین العزۃ للہ ان حضرات نے بات بات پر مسلمانوں کو کافر مشرک بنایا یہاں تک کہ

^۱ صراط مستقیم باب اول فصل ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۳ تا ۳۶

^۲ صراط مستقیم باب اول فصل ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۵

ان کے مذہب پر صلحاء و تابعین درکنار ان کے ساختہ پیغمبروں سے ہمارے سچے رسولوں تک کوئی ارتکاب شرک سے محفوظ نہ رہا یہ اس کی سزا ہے کہ ہر جگہ اپنے منہ آپ کافر ٹھہرتے ہیں کہ کرد و نیافت کیا تدبیر تدان و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العزیز المنان (جیسا کرے گا بدلہ دیا جائے و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العزیز المنان۔ ت) مولیٰ تعالیٰ صدقہ اپنے محبوبوں کا دین حق پر قائم رکھے اور ملت و سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دنیا سے اٹھائے امین!

الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب مظہر صواب اوائل جمادی الآخرہ ۱۳۰۹ھ میں مرتب اور بلحاظ تاریخ "الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطة" ملقب ہوا۔ ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین امین الحمد للہ رب العالمین واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علیہ جل مجدہ اتم و احکم۔

مولوی تقی علی خاں قادری ۱۳۰۱ھ
احمد رضا خاں

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

محمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسئلہ ۱۸۸:

مرسلہ منشی عبید اللہ حسن قلند بھنگیاں امرتسر

رجب ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص اپنے مریدوں سے اشعار ذیل سے اور سن کو خوش ہو بلکہ تمغاء انعام دے ایسا شخص لائق بیعت ہے یا نہیں؟ خدا رسیدہ ہے یا نفس کا مطیع اہلسنت ہے یا اہل بدعت؟ شعاریہ ہیں: نہ

آفتاب چرخ علم و فضل شمس العارفین

قبلہ عالم سراج المتقین شاہ جہاں

سید السادات مطلوب علی شیر خدا

عاشق محبوب رب العالمین فخر زمان

ماہر علم لدنی واقف اسرار غیب

قطب عالم غوث اعظم وارث پیغمبر اہل

کس طرح اہل جہاں پر راز ان کا کھل سکے

راز داں ان کا خدا ہے وہ خدا کے راز داں

اولیاء ہونے کو دنیا میں بہت ہیں اولیاء

ان کی صور ان کی سیرت ان کی عادت کا کہاں

کچھ عجب ہیں یہ بھی حسن و عشق کے راز و نیاز

مدح خواں ان کا خدا ہے وہ خدا کے مدح خواں

الجواب:

حب ثناء غالباً خصلت مذمومہ ہے اور کم از کم کوئی خصلت محمودہ نہیں اور اس کے عواقب خطرناک ہیں، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ستائش پسندی آدمی کو اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

حب الثناء من الناس یعی ویصم۔

رواہ فی مسند الفردوس ^۱ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	(اس کو مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ ت)
--	--

اور اگر اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ ان فضائل سے اس کی ثناء کریں جو اس میں نہیں جب تو صریح حرام قطعی ہے۔

قَالَ اللَّهُ "لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُجِبُونَ أَنَّ يُحْمَدُوا وَابْنَاهُمْ يَفْعَلُوا أَفَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" ^(۱) "وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ تَعَالَى۔"	(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ہر گز گمان نہ کرنا ان کو جو اپنے کئے پر خوش ہوتے اور دوست رکھتے ہیں کہ بے کئے پر سراہے جائیں تو زہرا انھیں عذاب کے بچاؤ کی جگہ نہ گمان کرنا اور ان کے لئے دردناک مار ہے۔ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ تَعَالَى (ت)
--	--

ہاں اگر تعریف واقعی ہو تو اگرچہ تاویل معروف و مشہور کے ساتھ، جیسے شمس الائمہ و فخر العلماء و تاج العارفین و امثال ذلک (اماموں کے آفتاب، اہل علم کے لئے فخر، اور عارفوں کے تاج، اور اسی قسم اور نوع کے دوسرے توصیف کلمات (جو مدح کی تعریف و توصیف ظاہر کریں۔ ت) کہ مقصود اپنے عصریا مصر کے لوگ ہوتے ہیں اور اس پر اس لئے خوش نہ ہو کہ میری تعریف ہو رہی ہے بلکہ اس لئے کہ ان لوگوں کی ان کو نفع دینی پہنچائے گی سمع قبول سے سنیں گے جو ان کو نصیحت کی جائے گی تو یہ حقیقتہً حبت مدح نہیں بلکہ حب نصح مسلمین ہے اور وہ محض ایمان ہے "وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ" ^(۲) (اور اللہ تعالیٰ اصلاح کرنے والے بگاڑنے والے سے جانتا ہے۔ یعنی وہ جانتا ہے کون مصلح اور کون مفسد ہے)۔ ت) طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ میں ہے:

سبب حب الرياسة ثلاثة ثانيها التوسل به الى تنقيذ الحق واعزاز الدين واصلاح الخلق فهذا ان خلا عن المحذور كالرياء والتلبيس وترك الواجب	رياست کی چاہت اور محبت کے تین اسباب ہیں، دوسرا یہ ہے کہ اقتدار اس لئے چاہتا ہے تاکہ اس کی وجہ سے نفاذ حق اعزاز دین اور لوگوں کی اصلاح کر سکے، اگر یہ ممنوع امور مثلاً رياء تلبیس، اور واجب اور سنت کے چھوڑنے سے
--	---

^۱ الفردوس بمأثور الخطاب حديث ۲۷۲۶ درالکت العلمية بيروت ۲/ ۱۴۲

^۲ القرآن الكريم ۳/ ۱۸۸

^۳ القرآن الكريم ۲/ ۲۴۰

<p>خالی ہو تو نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحب (موجب اجر و ثواب ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کی حکایت بیان فرمائی (کہ وہ بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوتے ہیں) اے پروردگار! ہمیں پرہیزگار اور ڈرنے والے لوگوں کا امام (یعنی پیشوا) بنا دے۔ چیدہ اور منتخب عبارت مکمل ہو گئی۔ (ت)</p>	<p>والسنة فجاؤ بل مستحب قال الله تعالى عن العباد الصالحين واجعلنا للمتقين اماماً¹ اہملتقط۔</p>
---	---

اور جب معاملہ نیت پر ٹھہرا اور دلوں کا مالک اللہ عزوجل ہے تو اس شخص کے حالات پر نظر لازم ہے۔ اگر بے شرع ہے معاصی میں بیباک ہے یا جاہل بے ادراک ہے اور شوق پیری میں انہماک ہے تو خود ہی اس کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں اور اب اس کا ان تعریفوں پر خوش ہونا ضرور قسم دوم میں ہے جسے قرآن عظیم میں فرمایا کہ انھیں عذاب سے دور نہ جانو ان کے لئے دردناک سزا ہے اور اگر ایسا نہیں بلکہ سنی صحیح العقیدہ صالح الاعمال متصل السلسلہ ہے خلق اللہ کو حق کی طرف دعوت کرتا منکرات سے روکتا باز رکھتا ہے تو ضرور قابل بیعت ہے اور اب اس کے فعل مذکور کو اسی محل حسن پر حمل کرنا فرض اور اس پر بدگمانی حرام ہے۔

<p>(اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) اے مسلمانوں! بہت سے گمانوں سے بچو کہ کچھ گمان گناہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (گمان سے دور بھاگو کہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ الحدیث۔</p>	<p>قال الله تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ²۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إياكم والظن فان الظن اكذب³۔ الحديث۔</p>
---	--

پھر بھی اسے چاہئے کہ اظہار تواضع میں کمی نہ کرے مریدوں کو اس پر انعام تحفے دے کر اور زیادہ برا بیچتہ نہ کرے۔ لوگوں کو اپنے اوپر بدگمانی کی راہ نہ دے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

¹ الطريقة المحمدية باب حب الناس يعنى ويصم مكتبة حنفيه كوتيه ۱/۵۳-۱۵۳، الحديثه النديه حب الرياسته النبويه هو الخلق الثالث

مكتبة نوريه رضويه فيصله آباد ۱/۴۲-۴۲

² القرآن الكريم ۱۲/۴۹ صحيح البخارى كتاب الوصايا ۱/۳۸۳ و كتاب الفرائض ۲/۹۹۵ قديمي كتب خانہ كراچي

³ صحيح البخارى كتاب الوصايا ۱/۳۸۳ و كتاب الفرائض ۲/۹۹۵ قديمي كتب خانہ كراچي، صحيح مسلم كتاب البر والصلة باب تحريم

الظن ۲/۳۱۶ و جامع الترمذى ابواب البر باب ما جاء في سوء الظن ۲/۲۰

اپنی نعت کریم کے قصائد سننے اور ان پر انعام عطا فرمائے اس پر قیاس نہ کرے خاک کو علام پاک سے نسبت نہ دے ان کی تعظیم ان کی محبت، ان کی ثناء ان کی مدحت سب عین ایمان ہے اور اس کا اظہار و اعلان فرض اہم اور ان کا ذکر عین ذکر الہی، ان کی ثناء عین حمد الہی، امیر المومنین خلیفہ راشد سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک شاعر حاضر ہوا کہ میں نے حضرت کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں فرمایا میں سننا نہیں چاہتا، عرض کی نعت شریف میں کچھ عرض کیا ہے۔ فرمایا سناؤ ایسے ائمہ راشدین کا اتباع کرے خصوصاً قطب عالم غوث اعظم جکیسے الفاظ کہ غالباً وہ اپنے وجدان سے ان الفاظ کو اپنے لئے صادق نہ جان سکے گا۔ نسأل اللہ العفو والعافیة والتوفیق لاتباع اقوام طریق۔ (ہم اللہ تعالیٰ سے معافی، صحت اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸۹: مرسلہ عبدالغفور صاحب جمعدار اسٹیشن سورون ضلع ایٹہ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ
گزارش یہ ہے کہ قادر یہ میں سے سدا سہاگن ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو کیا چیز پہننے کا حکم ہے؟ فقط۔

الجواب:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر کہ عورتوں کی وضع بنائے، قادر یہ چشتیہ کسی فرقہ کا کوئی شخص سدا سہاگن نہیں پہن سکتا سب کو حرام ہے۔ اللہ ورسول کا حکم عام ہے۔ بعض مجذوبین قدست اسرار ہم نے جو کچھ بحال جذب کیا وہ سند نہیں ہو سکتا، مجذوب عقل و ہوش دنیا نہیں رکھتا۔ اس کے افعال اس کے ارادہ و اختیار صالح سے نہیں ہوتے وہ معذور ہے۔ ع

ہوش میں جو نہ ہو وہ کیانہ کرے

ع کہ سلطان نگیرد خراج از خراب

(کیونکہ بادشاہ غیر آباد اور ویران زمین سے ٹیکس نہیں لیتا۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۹۰: از شیر گڑھ ضلع بریلی تحصیل بہری ڈاکخانہ خاص در مدرسہ مرسلہ مسٹی عظیم اللہ نائب مدرس ۲ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة علی رسولہ محمد والہو	ہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے اور اس کے رسول محمد کریم پر نزول رحمت ہو اور ان کی تمام آل اور سب
--	--

اصحابہ اجمعین۔	ساتھیوں پر بارانِ رحمت ہو۔ (ت)
----------------	--------------------------------

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص داڑھی اور مونچھیں اور بھنویں منڈائے ہوئے ہوں تو مسلمانوں کو ایسے شخص کا مرید ہونا چاہئے یا نہیں؟ اور جو شخص داڑھی مونچھ منڈائے ہو اور کانوں میں مندرے پہنے ہو تو اس کا بھی مرید ہونا چاہئے یا نہیں؟ اور جو شخص گیسو دراز ہو اور گیسو اس کے مقام ہنسی سے نیچے ہوں تو ایسے شخص کا بھی مرید ہونا چاہئے یا نہیں یعنی یہ تینوں شخص قابل پیشوائی ہیں یا نہیں؟ بیجا تو جروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔ت)

الجواب:

داڑھی منڈانا حرام ہے بھنویں منڈانا حرام ہے۔ مرد ہو کر کانوں میں مندرے پہنا حرام ہے۔ شانوں سے نیچے ڈھلکے ہوئے عورتوں کے سے بال رکھنا حرام ہے۔ مرد کو زانی وضع کی کوئی بات اختیار کرنا حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ اور جو اللہ و رسول کا ملعون ہو پیشوا نہیں ہو سکتا اس کا مرید ہونا حرام ہے بات یہ ہے کہ عورت کے رحم میں دو خانے ہیں دہنا خانہ لڑکے کے لئے اور بایاں لڑکی کے واسطے، اور نطفہ مرد کا غالب آئے تو لڑکا بنتا ہے اور عورت کا غالب پڑا تو لڑکی بنتی ہے پھر اگر مرد کا نطفہ غالب آیا اور رحم کے سیدھے خانے میں میں پڑا تو لڑکی ہوگی، ظاہر و باطن عورت اور اگر نطفہ مرد کا غالب آیا اور رحم کے بائیں خانے میں گرا تو ہوگا صورت میں لڑکا، مگر دل میں زانہ، اسے داڑھی منڈانے کہنا پہننے، ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے، عورتوں کے سے بال بڑھا کر چوٹی گندھوانے یا جوڑا باندھنے یا بکھرے ہوئے رکھنے، کلیوں دار غرارہ دار پانچہ پہننے، سرخ نیفہ ڈالنے وغیرہ وغیرہ کسی زانی وضع کا شوق ہوگا اور اس حالت میں مرد کا نطفہ خفیف غالب تھا تو بالکل زانہ زنجہ بن جائے گا اور اگر نطفہ عورت کا غالب آیا اور رحم کے دہنے خانے میں گرا ہو تو ہوگی صورت میں لڑکی مگر دل میں مردانی، اسے انکر کھا پہننے، ٹوپی رکھنے، عمامہ باندھنے، گھوڑے پر چڑھنے، تلوار اٹھانے، تیر اندازی کرنے، مردانہ جوتا پہننے وغیرہ وغیرہ کسی مردانی وضع کا ذوق ہوگا بہر حال یہ دونوں خانے یکے ہوئے اللہ و رسول کے ملعون ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهين من الرجال بالنساء،	اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ مردوں کی وضع بنائیں اور ان مردوں پر کہ عورتوں کی وضع اختیار کریں۔
--	--

رواہ احمد ^۱ والبخاری ابوداؤد والترمذی وابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	(مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سند سے اس کو روایت کیا ہے۔ ت)
--	---

حضور نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا کہ ایک عورت کمان کندھے میں لٹکائے دیکھا رواہ اطبرانی فی معجمہ الکبیر^۲ (امام
طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اس کو روایت فرمایا۔ ت) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ الرجل یلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل۔ رواہ ابوداؤد ^۳ والنسائی وابن ماجة و الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلفظ لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔	اللہ کی لعنت اس مرد پر کہ عورتوں کے پہننے کی چیز پہننے اور اس عورت پر کہ مردوں کے پہننے کی چیز استعمال کرے (ابوداؤد، سنن نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی" سے اس کو روایت کیا۔ ت)
--	--

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی، فلاں عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے۔ فرمایا:

لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل من النساء ^۴ ۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس عورت پر کہ مردانی وضع لے۔
---	---

^۱ مسند حدیث ابن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳۲۹/۱، صحیح بخاری کتاب اللباس باب المتشبهین
بالنساء والتشبهات بالرجال قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۷۴/۲، سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء آفتاب عالم پریس لاہور ۲
۱۲۰/۱، جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی المتشبهات بالرجال الخ امین کمپنی دہلی ۱۰۲/۲، سنن ابن ماجہ ابواب النکاح باب فی
المختنثین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳۸

^۲ مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی فی الکبیر کتاب الادب باب فی المشبهین من الرجال الخ دار الکتب بیروت ۱۰۲-۳/۸

^۳ سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء آفتاب عالم پریس لاہور ۲۱۰/۲

^۴ سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء آفتاب عالم پریس لاہور ۲۱۰/۲

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ کسی ایک بات میں مرد کو عورت، عورت کو مرد کی وضع یعنی حرام و موجب لعنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوانہا درجہ شانہ مبارک تک رہتے بس یہیں تک حلال ہے آگے وہی زنانہ خصلت ہے بلکہ علماء نے اس سے بھی ہلکی بات میں مشابہت پر وہی حکم لعنت بتایا۔ در مختار میں ہے:

غزل الرجل علی ہیأة غزل المرأة یکره ^۱ ۔	کسی مرد کا کسی عورت کے بال گوندنے کی طرح اور اس کی ہیئت پر بال گوندنا مکروہ (ناپسندیدہ) فعل ہے۔ (ت)
---	---

ردالمحتار میں ہے:

لما فیہ من التشبه بالنساء وقد لعن علیہ الصلوٰۃ والسلام والمتشبهین والمتشبهات ^۲ ۔	اس لئے کہ اس میں عورتوں سے مشابہت ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان مردوں پر لعنت فرمائی (جو عورتوں سے) مشابہت اختیار کریں، اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں۔ (ت)
---	--

فتح القدير ودر مختار میں ہے:

اما لاخذ منها (ای من اللحية) وهي دون ذلك (ای القبضة) كما يفعله بعض المغاربة ومخنة الرجال فلم يبحه احد واخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الاعاجم ^۳ والله تعالى اعلم۔	لیکن داڑھی تراشنا جبکہ مشمت بھر سے کم ہو جیسا کہ بعض مغاربہ (مغربی باشندے) اور زنانہ وضع کے مرد کیا کرتے ہیں پس اہل علم میں سے کسی عالم نے اس کو مباح نہیں فرمایا اور پوری داڑھی مونڈنا تو یہ ہند کے یہودیوں اور عجمی آتش پرستوں کا فعل اور طریقہ ہے (جو بالکل ناجائز ہے)۔ (ت)
---	--

مسئلہ ۱۹۱ تا ۱۹۲: از شیر گڑھ تحصیل بہیڑی ضلع بریلی مرسلہ عظیم اللہ نائب مدرس

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

(۱) جو اشخاص بوجہ لاعلمی کے خلاف شرع پیر مثل داڑھی منڈا اور کانوں میں مندرے پہنے ہوئے اور

^۱ در مختار کتاب الحظر و الاباحہ فصل فی البیع مطبع مجتہائی، دہلی ۲/ ۲۵۳

^۲ ردالمحتار کتاب الحظر و الاباحہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۷۳

^۳ در مختار کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسد مطبع مجتہائی، دہلی ۱/ ۱۵۲، فتح القدير کتاب الصوم باب ما یوجہ القضاء و الکفارة

مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۲/ ۲۰۲

گیسو دراز کے مرید ہو چکے ہوں ان کی بیعت جائز ہوگی اور ان کو جائے دیگر بیعت ہونے کا حکم ہے یا نہیں؟
(۲) جس پیر کے یہاں قوالی مع مزامیر ہوتی ہو اور اپنے مریدوں کو بھی اسی جلسہ میں شامل کر کے راگ مع مزامیر سنواتا ہو تو ایسے پیر کا مرید ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) فاسق کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں۔ اگر کر لی ہو فسخ کر کے کسی پیر متقی، سنی، صحیح العقیدہ، عالم دین، متصل السلسلہ کے ہاتھ پر بیعت کرے۔

(۲) مزامیر جائز نہیں۔ حضور سیدنا سلطان المشائخ نظام الحق والدین سردار سلسلہ عاریبہ چشتیہ نظامیہ فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں: "مزامیر حرام ست" (۱) "مزامیر حرام ست" ایسے شخص سے بیعت کا حکم ہے جو کم از کم یہ چاروں شرطیں رکھتا ہو:

اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔

دوم علم دین رکھتا ہو۔

سوم فاسق نہ ہو۔

چہارم اس کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو،

اگر ان میں سے ایک بات بھی کم ہے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۳: بمقام بریلی صدر بازار چھاؤنی رسیدہ پاس مظہر حسین کے پینچے بروز شنبہ بتاریخ ۱۱ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بزرگ سے خاندان قادریہ میں بیعت ہے اور اس کی طبیعت خاندان چشتیہ صابریہ میں بھی بیعت ہونے کو چاہتی ہے اور اس کا پیر صرف خاندان قادریہ میں بیعت کرتا ہے اور کسی دوسرے خاندان چشتیہ صابریہ وغیرہ میں بیعت نہیں کرتا۔ اگر زید کسی دوسرے بزرگ سے خاندان چشتیہ صابریہ میں بیعت ہو جائے اور نیز اس کا پیر زندہ ہو تو ایسی صورت کچھ حرج تو نہیں ہے۔ زید کا خیال ہے کہ وہ دونوں پیروں کو برابر سمجھے گا اور حسب معمول دونوں شجرے پڑھے گا اور دونوں پر عمل کرے گا۔

الجواب:

اکابر فرماتے ہیں ایک شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے۔ ایک وقت میں ایک عورت کے دو شوہر

^۱ فوائد الفواد

نہیں ہو سکتے ایک مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے۔ یہ وسوسہ ہے اس پر عمل نہ کیا جائے، یک در گیر محکم گیر (ایک ہی دروازہ پکڑو مگر پکڑو مضبوطی سے۔ ت) پریشان نظری والا کسی کی طرف سے فیض نہیں پاتا۔ حدیث میں ارشاد ہوا:

من رزق شیخ فلیذمہ ^۱ ۔	جس کو کسی چیز میں (یعنی اس کے سبب سے) رزق دیا جائے تو چاہئے کہ اس پر لزوم اختیار کرے۔ (ت)
----------------------------------	---

قرآن عظیم کی آیت بھی اسی معنی کا افادہ فرماتی ہے جو کارڈ پر نہیں لکھی جاسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۴: مسؤلہ جناب حکیم مقیم الدین صاحب بیڑی ضلع بریلی ۱۱ رجب المرجب ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مسلمان متقی تصور سے بذریعہ میز کہ سہ پایہ ہوتی ہے اور تختہ پر اس کے کچھ ایات قرآن عظیم کی مع تسمیہ لکھی ہوتی ہے اور میز مذکورہ کے تینوں پایوں پر حروف تہجی لکھے ہوتے ہیں ارواح مسلمانان سے اور اس بات چیت کرتا ہے کہ زید اور چار پانچ اشخاص مسلمان نمازی میز کے آس پاس کرسیوں وغیرہ پر حلقہ باندھ کر آنکھیں بند کر کے مکان پاک صاف میں کہ خالی از عوام ہوتا ہے میز پر ہاتھ رکھ کر جس روح کو میز پر بلانا ہوتا ہے تصور کرتے ہیں کہ فلاں شخص کی روح میز میں داخل ہوئی اور زید کہ تسبیح:

اللہ تعالیٰ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے جو جھوٹی اور بڑی بادشاہی رکھنے والا ہے۔ (الملك و الملکوت) (۱) بادشاہی (۲) بڑی بادشاہی، جیسا کہ لغت وغیرہ میں مرقوم ہے۔ اللہ پاک ہے جو عزت والا بزرگی والا، رب، طاقت، کمال اجمال اور بڑی رکھنے والا ہے (الجبروت) تسلط رکھنے والا، قدرت اور عظمت والا ہے۔ پاک ہے وہ بادشاہ جو ہمیشہ ہمیشہ زندہ ہے جو کبھی سوتا نہیں اور نہ اس پر کبھی موت طاری ہوتی ہے۔ بڑا منزه اور بیحد پاک ہے۔ اور وہ ہم سب کا پروردگار ہے۔ تمام فرشتوں اور حضرت جبریل کا بھی پروردگار ہے۔ (ت)	سبحان ذی الملك و الملکوت سبحان ذی العزۃ و العظۃ و الہیبة و القدرۃ و الکیال و الجمال و الکبریاء و الجبروت، سبحان الملك الہی الذی لا ینام ولا یموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ و الروح۔
--	---

کا عامل ہے۔ وقت حلقہ زید اس تسبیح کی تلاوت کرتا ہے۔ اس اثناء میں میز کا پایہ اٹھتا ہے تو سوال کیا جاتا ہے جو کچھ سوال کرنا ہوتا ہے پایوں کے ذریعے سے اگر روح پڑھی ہوتی ہے تو حروف تہجی سے کہ میزے کے پایوں پر لکھے ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے بتلاتی ہے اور ان پڑھ روح سے کلام بہت دشواری سے ہوتا ہے اور بعض روح تو

^۱کنز العمال بر مذهب عن انس حدیث ۹۲۸۶ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۹/۴

بہت کچھ بیان کرتی ہے یہاں تک کہ جو کچھ اس پر عذاب اور ثواب بعد مرنے کے ہوتا ہے بتلا دیتی ہے۔ اور اپنے گھر و وغیرہ کی کیفیت بھی بیان کر دیتی ہے۔ اور اکثر اتفاق ایسا ہوا کہ جو کچھ کسی نے پڑھ کر بخشا وہ بھی بتلا دیا تو کیا ایسی میز سے کسی قسم کی قباحت از روئے شروع شریف لازم آتی ہے کیونکہ ظاہر میں کوئی فعل خلاف نہیں معلوم ہوتا۔ بینوا تو جو روا۔ (بیان فرماؤ تا کہ اجر و ثواب پاؤت)

الجواب:

اگر اس کی حقیقت اسی قدر ہے تو فی نفسہ اس فعل میں حرج نہیں معلوم ہوتا جبکہ روحوں کا بلانا واقعت رکھتا ہو اور یہ بظاہر دشوار معلوم ہوتا ہے۔ جو ارواح معذب و محبوس ہیں العیاذ باللہ ان کا آنا کیا معنی اور جو ارواح طیبہ معظمہ ہیں ان کا یوں بلانا سوء ادب سے خالی نہیں ہوتا بظاہر اس عامل کے صرف تصور کا تصرف ہوتا ہے اس تقدیر پر اسے ارواح کی طرف نسبت کرنا کذب اور دھوکا اور محض ناجائز ہوگا اس کا امتحان بہت آسان ہے جن علوم سے یہ عامل آگاہ نہ ہو ان کے کسی جاننے والے کی روح بلائے اور ان علوم کا سوال کیجئے مثلاً ہندسہ و ہیئت کے واسطے نصیر طوسی کی روح بلائے اگر وہ دقائق علوم ہندسہ کا جواب دے دے جن سے یہ عامل ناواقف ہو تو احتمال صدق ہو سکتا ہے اگرچہ دوسرا احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معلم الملکوت کا کوئی کرشمہ ہو اور اگر جواب نہ دے سکے تو دھوکا ظاہر ہے بعض اوقات تجربہ ہوا ہے کہ میز نے وہی جواب دئے جو عامل کے علم میں ہیں اس سے زیادہ کچھ میز نہ بنا سکی، بالجملہ اس سے احتراز چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۵: مولوی نذیر احمد صاحب ساکن سمواہان پر گنہ نواب گنج بریلی مورخہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام مسئلہ ذیل میں: مرد نمازی اور صالح ناخواندہ کی بیعت شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جو روا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤت)

الجواب:

ناجائز ہے کہ بے علم نتواں خدا را شناخت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
مسئلہ ۱۹۶: از فیض آباد مسجد مغل پورہ مرسلہ شیخ اکبر علی مؤذن و مولوی عبدالعلی ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ اگر پیر کی اولاد کسی دنیا کے معاملات میں ناخوش ہوں اور اس کی کشیدگی کا اثر عورت پر ہو اور مرید یہ کہتا ہے کہ اگر میں قصور وار سمجھا گیا تو میں معافی مانگتا تو بہ کرتا ہوں خواہش دنیا میں تلقین کیجئے صراط مستقیم کی تلاش ہے تو اس کی نہ سنی اس مرید کو زیادہ اشتعال و طیش دلا کر گمراہ کیا جاتا ہے یہ جائز ہے؟

الجواب:

سوال بہت مجمل ہے۔ کیا دنیا کا معاملہ اور کیا وجہ کشیدگی، اور کسی عورت پر اثر، اور کیا اشتعال و

طیش دلایا، جب تک مفصل نہ معلوم ہو یہ ظاہر نہیں ہو سکتا کہ کس کا قصور ہے۔ مرید اشتعال و طیش کے لئے نہیں بنایا گیا اور معافی تقصیر میں کبھی تاخیر ہی مصلحت ہوتی ہے۔ جیسے حضرت کعب بن مالک اور ان کے دونوں ہمراہیوں کے ساتھ پچاس شب تک کی گئی "حَتَّىٰ إِذَا صَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ"^۱ یہاں تک کہ اتنی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸۹۷: از شہر کانپور محلہ موتی محال، بردکان محمد خاں و بادل خاں سوداگران مرسلہ امیر الدین شاہ ۲۴ صفر ۱۳۳۸ھ

جناب پیر و مرشد روشن ضمیر مولوی احمد رضا خاں صاحب، السلام علیکم! بعد آداب گزارش خدمت شریف میں یہ ہے کہ میں نے آپ کا نام سنا ہے۔ اور لوگوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ بہت بڑے بزرگ ہیں مگر جب میرا کام آپ سے ہو جائے تو میں سمجھوں، پیر وہ ہی ہے جو پیر میرے میرا پردہ آپ اٹھا سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ عمل بات کا جھگڑا ہے اور میں مولانا فضل الرحمن صاحب کے درکار خادم ہوں صرف بات چیت کرنا چاہتا ہوں جن اور ملائکہ سے۔ پھر آپ کا بیعت بھی ہو جاؤں گا۔

الجواب:

ملائکہ سے ملاقات اور کلام کے لئے ولایت درکار، اور ولایت کبھی نہیں محض عطائی ہے۔ ہاں کوشش اور مجاہدہ کرنے والوں کو اپنی راہ دکھاتے ہے جنوں سے مکالمہ کی خواہش اور مصاحبت کی تمنا اصلاً خیر نہیں۔ کم سے کم جو اس کا ضرر ہے یہ کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے تصریح فرمائی اور قرآن عظیم میں ہے کہ متکبروں کا ٹھکانا جہنم، والعیاذ باللہ تعالیٰ ہو تعالیٰ اعلم۔

^۱ القرآن الکریم ۹/۱۱۸

شرب و طعام

دعوت ولیمہ، مہمانی، ذبیحہ، شکار، گوشت وغیرہ سے متعلق مسائل

مسئلہ ۱۹۸: ۱۱ / ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ مرزا باقی بیگ صاحب رامپوری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں ہنود جو اپنے معبودان باطلہ کو ذبیحہ کے سوا اور قسم طعام و شیرینی وغیرہ چڑھاتے ہیں

اور اس کا بھوگ یا پرشاد نام رکھتے ہیں اس کا کھانا شرعاً حلال ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا

الجواب:

حلال ہے لعدم المحرم (حرمت کی دلیل ہونے کی وجہ سے۔ ت) مگر مسلمان کو احتراز چاہئے لخبث النسب (نسبت کی خباثت کی وجہ سے۔ ت) عالمگیریہ میں ہے:

<p>اگر کسی مسلمان نے آتش پرست کی بکری اس کے آتشکدہ کے لئے یا کافر کے جھوٹے خداؤں کے لئے ذبح کر ڈالی تو اسے کھایا جائے گا (یعنی کھانا چاہے تو کھا سکتا ہے) اس لئے کہ مسلمان نے اس پر خدا کا نام لیا ہے لیکن ایسا کرنا مسلمان کے لئے مکروہ ہے تاتارخانیہ میں جامع الفتاویٰ کے حوالہ</p>	<p>مسلم ذبح شاة المجوسی لبیت نارهم او الکافر لالہتهم توکل لانه سى الله تعالى ويكره للمسلم كذا فى التاتارخانية ناقلا عن جامع الفتاوى^۱ اها قول: فاذا حلت هذه وهى ذبيحة فالسئول عنه اولى بالحل۔</p>
---	---

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب الذبائح الباب الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۲۸۶/۵

سے اسی طرح منقول ہے۔ اھ۔ اقول: (میں کہتا ہوں) جب یہ ذبیحہ ہونے کے بعد حلال ہے تو پھر جس مسئلہ کے متعلق سوال کیا گیا وہ بطریق اولیٰ حلال ہے۔ (ت)

اور شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مجمع البرکات میں فرماتے ہیں:

آتش پرست اپنی عید میں جو کھانے وغیرہ لاتے ہیں ان کا لینا حلال ہے ہاں البتہ ان سے بچنا زیادہ سلامتی کی راہ ہے۔ اسی طرح مطالب المؤمنین میں ذخیرہ کے حوالے سے منقول ہے۔ تلخیص پوری ہوئی، اقول: (میں کہتا ہوں) جب اس سے بچنا زیادہ سلامتی ہے باوجودیکہ یہ صرف وہ کھانا ہے جو انہوں نے اپنی زیب و زینت کے دن کے لئے تیار کیا ہے لہذا جس کے متعلق سوال کیا گیا وہ بچنے کے زیادہ قابل اور لائق ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ (ت)

مآیاتی المجوس فی نیروز ہم من الاطعمة یحل اخذ ذلك ولا احتراز عنه اسلم کذا فی مطالب المؤمنین ناقلا عن الذخیرة^۱ اھ ملخصاً اقول فاذا کان الاحتراز عن هذا اسلم مع انه لیس الاطعاماً صنعه لیوم زینتہم فالستفسر عنه اجدر بالاحتراز واحری کہا لا یخفی۔

اگر کفار اس پر شاہ کو بطور تصدق بانٹ رہے ہوں جب تو ہر گز پاس نہ جانے یارب مگر بضرورت شدیدہ کہ صدقہ کے طور پر لینے میں معاذ اللہ مسلمان کی ذلت اور گویا کافر کے ہاتھ اس کے ہاتھ پر بالا کرنا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا، (بخاری، مسلم اور ان دو کے علاوہ باقی لوگوں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی تخریج کی۔ (ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ہی المنفقۃ والید السفلی ہی السائلۃ اخرجۃ الشیخان^۲ وغیرہما عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس درخت کو پانخانہ وغیرہ کے ناپاک پانی دئے گئے ہوں اس کا میوہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا (بیان فرماؤ اجر پاؤ۔ ت)

^۱ مجمع البرکات

^۲ صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا صدقہ الا عن ظہر غنی الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۹۲/۱، صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ بیان ان الید

العلیاء خیر من الید السفلی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۳۲

الجواب:

بلا کراہت جائز ہے۔ یہی مذہب ہے اکثر فقہاء کا۔

فتاویٰ شامی میں ابو مسعود کے حوالے سے ہے کہ جن کھیتوں کو ناپاک پانیوں سے سیراب کیا گیا تو وہ اکثر قہماء کے نزدیک حرام اور مکروہ نہیں انتھی واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	فی رد المحتار عن ابی مسعود الزروع المسقیة بالنجاسات لاتحرم ولا تکوہ عند اکثر الفقہاء ^۱ انتھی، واللہ تعالیٰ اعلم۔
---	---

مسئلہ ۲۰۰: ۱۱ رجب ۱۳۰۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک برات یہاں سے پہلی بھیت جائے گی میزبان وعدہ کرتا ہے کہ کوئی ممنوع شرعی برات کے ساتھ راہ میں نہ ہوگا اسٹیشن ریل پہلی بھیت پر پہنچ کر سب ہمراہیوں کو کھانا کھلایا جائے گا اور ان میں جو لوگ ممنوعات شرعیہ سے پرہیز رکھتے ہیں۔ انھیں کھانا کھلاتے ہی دلھن کے مکان پر معاً بھیج دیا جائے گا کہ وہ علیحدہ مکانوں میں قیام کریں اور ممنوعات کے جلسہ سے بچیں انھیں بھیجنے کے بعد برات ہمراہ باجہ وغیرہ کے دلھن کے گھر جائے گی اور وہاں دوسرے مکان میں ناچ اور آتشبازی وغیرہ ہوگی، اس صورت میں ایسی برات کی شرکت درست ہے یا نہیں؟ اور کچھ لوگوں نے عہد نامہ لکھا تھا کہ جو اپنی شادیوں میں ناچ گانا کریں گے ہم ہر گران سے نہ ملیں گے انھیں بھی شرکت چاہئے یا نہیں؟ بینوا تو جروا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

اگر یہ شخص جانتا ہے کہ میری خاطر ان لوگوں کو ایسی عزیز ہے کہ بحالت منکرات شرعیہ میں شرکت سے انکار کروں گا تو وہ مجبورانہ ممنوعات سے باز رہیں گے اور میرا شریک نہ ہونا گوارا نہ کریں گے تو اس پر واجب ہے کہ بے ترک منکرات شرکت سے انکار کرے۔ خزانة المفتین میں ہے:

ایک شخص نے اپنے رشتہ داروں اور قراہت داروں کے لئے عام دعوت طعام یا دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور ساتھ ہی کھیل تماشے لہو و لعب کی مجلس بھی فسادیوں کے لئے آراستہ کی اور	رجل اتخذ ضیافة للقرابة او ولیمة او اتخذ مجلسا لاهل الفساد فد عار جلا صالحا الی ولیمة قالو ان کان هذا الرجل
---	--

^۱ رد المحتار کتاب الحظر والاباحة دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۱۷

<p>خاندان سے غیر متعلق ایک نیک شخص کو بھی دعوت نامہ بھیجا جائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر وہ شخص اس دعوت کو قبول نہ کرتے ہوئے انھیں غلط قسم محفل آرائی اور بدکاری سے روک سکتا ہوں تو اس کے لئے اس دعوت کو قبول کرنا مباح نہیں بلکہ اس پر دعوت کو قبول نہ کرنا واجب ہے کیونکہ گناہ سے روکنے کا عمل اس کے لئے مقدم ہے۔ (ت)</p>	<p>بحال لو امتنع عن الاجابة منعهم عن فسقهم لا تباح له الاجابة بل يجب عليه ان لا يجب لانه نهى عن المنكر¹۔</p>
--	---

اور اگر جانتا ہے کہ میری عزت و عظمت ان کی نگاہوں میں ایسی ہے کہ میں ساتھ ہوں گا تو وہ منکرات شرعیہ نہ کر سکیں گے تو اس پر واجب ہے و موجب ثواب عظیم ہے کہ شریک ہو۔ ردالمحتار میں ہے:

<p>جب وہ جانتا ہے کہ اس کے احترام کی وجہ سے وہ گناہ والے کام چھوڑ دیں گے تو اس پر ضروری ہے کہ وہاں جائے اور شرکت کرے۔ اقتانی۔ (ت)</p>	<p>اذا علم انهم يتركون ذلك احتراماً له فعليه ان يذهب اتقانی²۔</p>
---	--

اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو اگر جانتا ہے کہ جہاں کھانا کھلایا جائے گا وہیں منکرات شرعیہ ہوں گے اور برات والے کا وعدہ محض حیلہ ہی حیلہ ہے تو ہرگز نہ جائے۔

<p>اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یا دآ جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو اور مجلس نہ کرو۔ (ت)</p>	<p>قال الله تعالى "فَلَا تَتَّعَدُ بَعْدَ الدِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ⑤ 3۔</p>
--	--

ہدایہ میں ہے:

<p>اگر جانے سے پہلے ہی اسے (منکرات شرعیہ کا) علم ہو جائے تو وہاں نہ جائے کیونکہ اس پر دعوت کا حق لازم نہیں ہوا۔ (ت)</p>	<p>لو علم قبل الحضور لايحضر لانه لم يلزمه حق الدعوة⁴۔</p>
---	--

کفایہ میں ہے:

<p>اس لئے کہ دعوت قبول کرنا اس وقت لازم ہوتا ہے</p>	<p>لان اجابة الدعوة انما تلزم اذا كانت</p>
---	--

¹ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ خزائنہ المفتین کتاب الکراہیة الباب الثانی عشر مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۵/۳۴۳

² ردالمحتار کتاب الحظروالاباحة دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۲۲۲

³ القرآن الکریم ۶/۲۸

⁴ الهدایة کتاب الکراہیة مطبع یوسفی لکھنؤ ۴/۵۳۳

الدعوة على وجه السنة¹ - جبکہ دعوت سنت کے مطابق ہو۔ (ت)

اور اگر واقعی ایسا ہی ہے کہ نفس دعوت منکرات سے خالی ہوگی اگرچہ دوسرے مکان میں لوگ مشغول گناہ ہوں تو شرکت میں کوئی حرج نہیں۔

قال تعالى "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ" ² - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہ آٹھائے گی۔ (ت)

غایت یہ کہ میزبان گناہ ہے پھر شرعاً گناہ کی دعوت ہے جبکہ وہ خود گناہ پر مشتمل نہ ہو، خزانة المفتین میں ہے:

ان لم يكن الرجل بحال لولم يجب لاينعمهم من الفسق لا باس بان يجيب ويعظم وينكر معصيتهم وفسقهم لانه اجابة الدعوة واجابة او مندوبة فلا يمتنع بمعصية افترت بها³ - اگر کسی شخص کی ایسی پوزیشن ہو کہ کہ اگر یہ دعوت قبول نہ کرے تب بھی وہ گناہ اور نافرمانی سے باز نہیں آئیں گے۔ تو پھر دعوت کی قبولیت میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں۔ البتہ ان کے گناہ اور نافرمانی کا انکار کرے کیونکہ اس نے تو دعوت قبول کی (یعنی خود کوئی خلاف ورزی نہیں کی) اور دعوت قبول کرنا واجب ہے یا مستحب لہذا ایسی دعوت جس سے گناہ پیوست ہو ممنوع نہیں۔ (ت)

مگر عالم اگر جانے کہ میری اتنی شرکت پر بھی عوام مجھے متمم و مطعون کرینگے تو نہ جائے کہ مواقع تہمت سے بچنا چاہئے اور مسلمانوں پر فتح باب غیبت ممنوع ہے۔

عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يقفن مواقف التهم ذكره الشر نبلالی وغيره⁴ - حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ مقامات تہمت سے بچے، اس کو علامہ حسن شرنبلالی وغیرہ نے ذکر کیا۔ (ت)

¹ الكفاية مع الفتح القدير كتاب الكراهية مكتبة نورية رضوية سحر ۱۸/۵۰۱

² القرآن الكريم ۱۶۳/۶

³ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ خزانة المفتین کتاب الكراهية الباب الثانی عشر مكتبة نورية رضوية سحر ۳۳۱/۵

⁴ مراقي الفلاح شرح نور الايضاح مع حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح كتاب الصلوة. باب ادراك الفريضة ص ۲۲۹

یونہی وہ عہد کرنے والے نہ جائیں کہ خلاف عہد معیوب ہے۔

قال تعالیٰ "وَأَذِّنْوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا" ①۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (لوگوں!) وعدہ پورا کی کرو کیونکہ
وعدہ کے متعلق قیامت کے دن پوچھ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ
اعلم۔ (ت)

۹ محرم الحرام ۱۳۰۹ھ

ازواجین مرسلہ مولوی یعقوب علی خاں

مسئلہ ۲۰۱:

علمائے شریعت اور مفتیان طریقت اس مسئلہ میں کیا فرماتے
ہیں کہ زید ایک مقام پر امامت و نیابت کے فرائض انجام
دیتا ہے لیکن جو لوگ سور اور مردار کا گوشت پکا کر عیسائیوں کو
کھلاتے ہیں زید ان لوگوں کے گھروں سے کھانا کھتا ہے اور
کہتا ہے کہ مردار اور سور کا گوشت عیسائیوں کے لئے پکانے
میں کوئی حرج نہیں۔ پکانے کے بعد ہاتھ دھو ڈالے تو پاک
ہو جاتے ہیں۔ شہر کے اکثر لوگ زید کے اس طرز عمل کو دیکھ
کر ان لوگوں کے گھر سے کھانا کھانے لگے ہیں جبکہ کچھ لوگ
اس عمل سے نفرت اور سخت اختلاف کر رہے ہیں اور نزاع کی
صورت بن گئی ہے۔ لہذا کتاب و سنت کی روشنی میں بیان
فرمایا جائے کہ شخص مذکور کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے اور
اس کی معاونت و امداد اور اس سے تعاون کرنے والوں کے بارے
میں شریعت کیا فرماتی ہے۔ بیان فرمادے کہ اجر و ثواب پاؤ۔ (ت)

چہ می فرماید علمائے شریعت و مفتیان طریقت دریں مسئلہ کہ
زید منصب نیابت و امامت دارد و طعام بخانه کسانیکہ حکم خوک
و مردار پختہ نصالے رامی خوار نند بخورد و می گوید کہ پختن
مردار و خوک باکے نیست دست بشوید پاک شود و ازین سبب
اکثرے مردماں شہر سند کامل دانستہ تناول طعام بخانه اومی
نمائند دریں بارہ حقارت اہل اسلام و تہلکہ و نزاع در میان
مسلمانان واقع گردیدہ پس بحق گویندہ ایں کلام مخالف التیام
شرعی و ممد و معاون آنچه حکم و طعام خوردن بر مکان آن شخص
کہ دریں کار زشتیہ و ناقصہ ملوث اند درست ست یا نہ بیان
فرمائند بسند کتاب۔ بینوا اتوجروا۔

الجواب:

ایسے نڈر، بے خوف اور تقویٰ سے عاری لوگ جو کافروں غیر
مسلموں کے لئے خبیث ترین اور نجس و حرام چیزیں پکانے کھلانے
کا پیشہ اختیار

ہیچوں پیاک فجار کہ بہر خوردن کفار پختن چنیں اخبث
نجاسات و انجس محرمت پیشہ ساخته اند و نظافت طبع و نزاہت

کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ہاں سے دینداروں اور تقویٰ دار لوگوں کو کھانا ہر گز نہیں کھانا چاہئے کیونکہ جہاں حرام چیزوں کا استعمال کثرت سے ہو وہاں برتنوں کے ناپاک اشیاء سے آلودہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اور دیندار و تقویٰ دار لوگوں کا ایسے لوگوں کے ہاں جانا اور ان کے ہاں سے ایسے مشکوک برتنوں میں کھانا، کھانا عوام الناس کی نگاہوں میں باعث الزام و باعث تہمت ہو سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ مقامات تہمت سے بچے" لہذا ایسی صورت حال میں الزام، طعن اور تہمت سے بچنا ضروری ہے بصورت دیگر یہ اقدام اپنے دینی بھائیوں کو کبیرہ گناہوں غیبت، بہتان، کینہ اور برے القاب کے استعمال میں مبتلا کر دے گا۔ حدیث مبارک ہے۔ لوگو! جن کاموں کو کان ناپسند کرتے ہیں ان سے بچو اور ایسے کاموں سے پرہیز کرو جن کے ارتکاب پر معذرت کرنی پڑے۔ اور بغیر شرعی مجبوری کے مسلمانوں کو متغیر کرنا ممنوع ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو خوشخبری دو یعنی سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ شریعت کا مقصد جوڑنا اتحاد پیدا کرنا ہے نہ کہ توڑنا۔ عقل سلیم کا تقاضا۔

شرح ہمہ را یک لخت پس پشت انداختہ مسلمان متدین راطعام بخاندہ ایشاں فشاید خورد. بقطع نظر از آنکہ تجربہ صادقہ شاہد است کہ کثرت مزاولت چیزے حرمتش از نگاہ برمی اندازد پس مضمون آنکہ دراب و ظروب خودشان از ناجسات ملعونہ مذکورہ بے احتیاط باشند اقدام، بریں امر باعث مطعونی و تہمت باشد و در حدیث آورده اند من کان یؤمن بالله و الیومہ الآخر فلا یفقد مواقف التہمہ^۱ مومن متدین راچہ شایان ست کہ بے ضرورت شرعیہ آبروئے خود ریختہ بر رخ خویشستن و بر طعن و تہمت مفتوح سازد و براہ ران دینی را در گناہان کبیرہ غیبت و حقد و تباہزبالا لقب و غیرہا اندازد در حدیث فرمودہ اند ایاک و مایسؤ الاذن^۲۔ و در حدیث دیگر ست ایاک وکل امر یعتذر منہ^۳، زیادتے روایت کنند فان الخیر لا یعتذر منہ بازاں امر باعث نفرت مسلماناں باشد و تنفیر مسلماناں بے ضرورت شرعیہ قطعاً ممنوع سید عالم فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر و اولاد تنفروا^۴ مقصود شرع ایتلاف

^۱ مراقی الفلاح مع حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح باب ادراک الفریضہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۴۹

^۲ مسند امام احمد بن حنبل بقیہ حدیث ابی الغاویۃ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۶۱

^۳ الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۱۷۵۵ در المکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۳۱۱

^۴ صحیح البخاری کتاب العلم باب ماکان النبی یخولیم بالمو عظہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۶۱، مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابی

مولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۹۹

بھی یہی ہے کہ لوگوں کو بیقراری میں ڈال کر ناراض کیا جائے اور کراہت و لزام والی جگہ کھڑے ہونے سے پرہیز کیا جائے، حدیث پاک میں ارشاد نبوی ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے دوستی اور محبت رکھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے کے بعد عقل مندی و دانشمندی لوگوں سے صلح جوئی میں ہے۔ فقیر (صاحب فتاویٰ) نے اس باب کی حدیثوں کو اپنے رسالہ جمال الاجمال اور اس کی شرح کمال الاجمال میں تفصیلاً بیان کر دیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ عقل و نقل کے اعتبار سے اس طرح کا کام یا اقدام اپنے اندر کئی قسم کی قباحتیں رکھتا ہے کہ جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اور ایسے کاموں کا انجام مذموم ہوتا ہے جب یہ کام یا اقدام فتنہ و فساد اور مسلمانوں کے درمیان تفریق اور پھوٹ پڑنے کی حد تک جانچنے تو جرم عظیم بن جاتا ہے چنانچہ ارشاد بانی ہے: فتنہ قتل سے بدتر ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ فتنہ خوابیدہ (یعنی سویا ہوا ہوتا ہے) جو کوئی اسے بیدار کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ اگر آپ اچھی طرح غور کریں تو یہ واضح ہوگا کہ اس قسم کے افعال انہی لوگوں سے سرزد ہوتے ہیں جو

است نہ اختلاف و خود قضیہ عقل سلیم نیست بے ضرورتے ملجہ باجہانے طرف افتادن و بموقف مقت و کراہت قوم استادن در حدیث آمدہ رأس العقل بعد الایمان باللہ التود و التوددالی الناس¹ و بروایت دیگر اس العقل بعد الایمان باللہ مداراة الناس² فقیر احادیث میں باب در رسالہ خود جمال الاجمال و شرح او کمال الاجمال ہر چہ تمام تر رنگ و تفصیل دادہ ام، بالجملہ عقلاً و نقلاً اس چنیں کار شناعتائے ناجوہہ دارد و عاقبت ہائے نامحودہ باز چوں کار بقتنہ فساد و تفریق کلمہ مسلمین انجامد سخت جرمیمہ عظیمہ گردد وقال اللہ تعالیٰ "وَإِنْفِئْتُهُ أَشَدُّ مِنْ الْقَتْلِ"³۔ و در حدیث است القتنہ نائمہ لعن اللہ من یقظہا⁴ باز چوں نیک، بگری آزمودن و انماست

¹ کنز العمال بحوالہ الشیخ الرازی فی الالقب حدیث ۴۳۵۸۱ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۵/۹۱۶

² المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الادب حدیث ۵۴۸۰ ادارۃ القرآن کراچی ۸/۳۶۱

³ القرآن الکریم ۲/۱۹۱

⁴ کشف الخفاء حرف الفاء حدیث ۱۸۱۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۷۷

دین اور تقاضائے دین کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ بے خوف ہو کر بالکل آزادانہ لاپرواہی والی زندگی گزارنا زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں۔ ٹال مٹول اور لیت و لعل سے کام لینا الگ چیز ہے۔ اور کام کہ گزارنا الگ اور جداگانہ چیز، اگر تم انصاف سے کام لو تو درحقیقت بات یہی درست اور صحیح ہے۔ گو لم اور لاسلم کہہ کر اس سے صف نظر کیا جائے (میں نہیں مانتا اور کیوں کیسے کا تو کوئی علاج نہیں مترجم) پس اس نفیس اور عمدہ تقریر سے بحمد اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ مل کر کھانا پینا اور اس قسم کے دوسرے کام کرنا فطرت اور فتنہ باز لوگوں کا شعار ہوتا ہے (مخلص اہل ایمان نہ ایسا کرتے ہیں اور نہ انھیں ایسا کرنا زیب دیتا ہے)۔ نیز فقہ میں یہ اصول مسلمہ ہے اور طے شدہ ہے کہ عہدہ امامت ان لوگوں کو نہیں دینا چاہئے جن سے لوگ نفرت کرتے ہوں اور بوجہ نفرت جماعت سے نماز پڑھنا چھوڑ دیں اگرچہ عہدہ امامت پر فائز ہونے والا بے قصور و بے گناہ ہو جیسے حرامزادہ۔ کوڑ والا، مرض برص والا۔ اسی طرح دیگر امراض کا شکار آدمی، لہذا یہ نکتہ پیش نظر رکھنا ضروری ہے اور جس کسی نے یہ کہا کہ سور اور مردار کا گوشت پکانے اور غیر مسلموں کو کھلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یا کچھ مضائقہ نہیں اور خطرہ نہیں وہ شخص مذکور غلط بات کہنے کا

کہ دریں اعصار و امثال اس کار نخیز مگر از دست کسانیکہ چنداں پرائے دین ندارند و بے باک زیستن و آزاد گزارند را حاصل زندگانی انگارند لیت و لعل چیزے دیگرست و وقع و فعل دیگر اگر انصاف کنی واقع چنینست کہ درلم و تسلیم فرازمباش ہمیں تقریر نفیس بحمد اللہ تعالیٰ منکشف شد حکم طعام بانصاری خوردن و امثال ذلک از کار ہائے اہل زلیغ و فتن نسال اللہ السلطۃ والعز و الکرامة باز مقرر فقہ است کہ منسب امامت نشاید داد ہچموں کسے راکہ مردماں را از و نفرتے باشد و کار بتقلیل جماعت کشد اگرچہ دریں باب گناہے از ذات آن کس نباشد چوں ولد الزنا و اجزام و برص و غیر ہم این نکتہ ہم بنظر داشتی است و آنکہ گفت در پختن خوک و مردار باکے نیست پر غلط گفت بلے بے ضرورت شرعیہ تلوٹ بنجاسات ممنوعست خاصہ بھمچوکارے کہ حالمش قصد اصلاح مانسده اللہ باشد و پختن بہر خوردن کفار قطعاً ناجائز و حرام ماحرم اخذہ حرام اعطاؤہ^۱ و قال اللہ تعالیٰ "وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ^۲، واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

^۱ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الرابعة عشر اربع سید کینی کراچی ۱۸۹/۱

^۲ القرآن الکریم ۲/۵

مرتب ہو بغیر علم و تحقیق کے اس قسم کا فیصلہ صادر کر دینا ہرگز مناسب نہیں بغیر شرعی مجبوری کے گندگیوں سے آلودہ ہونا سخت ممنوع اور ناجائز ہے بالخصوص ایسے کاموں سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے جن کا حاصل ان کاموں کی اصلاح کرنے کا ارادہ کرنا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بگاڑ دیا ہے۔ اور کافروں کو کھانا کھلانے کے لئے مسلمانوں کا اپنے ہاتھوں ناجائز و حرام چیزوں کو پکانا یقیناً ناجائز اور حرام ہے۔ اور یہ قاعدہ و اصول ہے کہ جس چیز کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو! آگاہ اور زیادتی والے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ پاک، برتر اور سب کچھ جاننے والا ہے۔) (ت)

۱۷ ربيع الآخر شریف ۱۳۱۰ھ

ازاد جین مرسلہ محمد یعقوب علی خاں

مسئلہ ۲۰۲:

کیا فرماتے ہیں ایسے علمائے جو کالموں میں اکمل و فاضلوں میں افضل ہیں کہ ایک غیر مسلم (ہندو) مسلمانوں کی بستی میں کسی معتبر آدمی کے پاس باورچی ہمراہ لے گیا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مسلمان لوگ میری بیٹی کی شادی کا کھانا خود اپنے ہاتھوں تیار کروا کر کھائیں (تاکہ کوئی شک و شبہ نہ ہو) چنانچہ کچھ کمزور عقیدہ والے لوگوں نے کھانے کا سامان وغیرہ لے کر پکایا اور کھایا جس سے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں ہنسی مذاق ہونے لگا اور مسلمان شرمندہ ہوئے، کیا حرام خوروں کی دعوت میں کھانا جائز ہے یا حرام؟ دعوت کھانے والے جب تک تائب نہ ہو جائیں کیا انھیں گروہ اسلام سے بطور تنبیہ خارج تصور کیا جائے اور ان سے اگر علیحدگی اختیار کی جائے تو کیا یہ جائز ہوگی کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو اور وہ دوبارہ اس طرح کی گھٹیا حرکت نہ کرنے پائیں۔ اس سلسلے میں کھانے اور پکانے والوں کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ بحوالہ عبارات کتب جواب مرحمت فرمایا جائے۔ (ت)

چہ سے فرمائید علمائے افضل الکلمائے ومفتیان اکمل الفضلاء دریں مسئلہ کہ حلانزدکے معتبر بھراہی طبخ رفتہ گفت کہ من می خواہم کہ مردمان اہل اسلام طعام شادی دخترم تیار کنانیدہ بخورند چنانچہ مسلم ضعیف المعقیدہ وغیرہ چیزے از قسم خوردنی گرفتہ پختہ بخوردن ازیں حرکات خرافاتیہ اوشان مضحکہ در میان اہل ہنود اظہر شدہ وجماعت مسلمان نخل پس دعوت مردار خوار و خویکیاں درست است یا حرام و خورندگان دعوت تائائب نشوند بطریق تنبیہ زمرہ اہل اسلام خارج سازند و پرہیز نمایند جائزست ی نہ کہ دیگران را عبرت شود و بار دوم ملوث ایں کار خراب نباشند دریں مسئلہ ہرچہ حکم شرعی در حق خوردنہ و زندہ گردد بحوالہ عبارت کتب بیان فرمائید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

الجواب:

اگرچہ مذکورہ لوگوں نے اس قدر احتیاط برتی کہ ان نااہلوں کا پکایا ہوا کھانا نہیں کھایا بلکہ کھانے کی اشیاء خود لے کر پکائیں اور اس طرح اپنے ہاتھوں سے پکا کر کھایا مگر پھر بھی ان کی یہ حرکت نامناسب اور بے جا قرار پاتی ہے۔ حرام اور ناپاک پیشہ کرنے والوں کا مال خبیث (گندہ) ہے، چنانچہ حدیث میں بچھنے لگانے والوں کی کمائی کو ناپاک اور خون کے تلبس کی وجہ سے خبیث فرمایا گیا حالانکہ اس کا پیشہ خون کھینچنا شرعاً جائز ہے۔ چنانچہ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد اور سنن نسائی میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کی قیمت، بدکار عورت کا مہر یعنی اس کی کمائی اور بچھنے لگانے والے کی کمائی یہ سب خبیث یعنی گندے کام ہیں۔ تو خنزیر خوروں کی کمائی بطریق اولیٰ خبیث ہے۔ نیز یہ کام علاقہ کے عرف میں مسلمانوں کی نفرت اور انگشت نمائی کا سبب ہے جبکہ ہر ایسا کام شرعاً ممنوع ہے یہاں تک کہ علماء نے فرمایا ہے کہ جس شہر میں جائز خضاب یعنی سیاہ خضاب لگانے کی عادت ہو وہاں خضاب نہ لگانا اور جہاں خضاب

اگرچہ کسان مذکور اس قدر احتیاط کردن کہ طعام پختہ ہجوں ناکساں نخوردند بلکہ خوردنیہا گرفتہ خود پختہ بکار بردند اما تاہم این کار احتیاط بے جا افتادہ کہ اموال ہجوں حرام و ناپاک پیشگان خبیث ست در حدیث کسب جام را بسبب ملاست بجاست خون خبیث فرمودہ اند با آنکہ پیشہ او کہ خون کشیدن ست شرعاً حلال است احمد و مسلم و ابوداؤد و النسائی عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمن الکب خبیث و مہر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث^۱، پس کسب خوکیاناں بدرجہ اولیٰ اخبث و اشنع باشد باز اس کار بجز عرف دیار باعث تفسیر مسلمین و انگشت نمائی در برداران دین مے شود ہر کاری کہ چنانست شرعاً مکروہ ناشایانست تا آنکہ علماء گفتہ اند در شہرے کہ مردمان بخضاب اعنی خضاب جائز کہ غیر سوا دست خو کردہ باشند آنجا ترک

^۱ صحیح مسلم کتاب المساقات باب تحرم ثمن الکلب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۹/۲، سنن ابی داؤد کتاب البیوع آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۱۳۰

<p>نہ لگانے کا رواج ہو وہاں خضاب لگانا مکروہ ہے کیونکہ اس میں شہر کی عادت سے خروج کے باعث بدنامی ہوتی ہے جو کہ مکروہ ہے امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ میں فرمایا جو شخص علاقہ کی عادت خضاب یا عدم خضاب کی عادت سے خروج کرے تو شہرت کی وجہ سے مکروہ ہے حالانکہ خضاب اور ترک خضاب اور عادت کے خلاف کرنا شرعاً دین و دیانت کے خلاف نہیں ہے تو ایسے کام کے متعلق کیا حال ہوگا جو شرعاً خود ناپسندیدہ ہے اور تمام بلاد میں اسکی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں شدید نفرت پائی جاتی ہے اس نوع کے کاموں میں مشغول ہو جانا اور اپنے آپ کو اہل اسلام کے طعن و ملامت کے تیروں کا نشانہ بنانا اور دنیا والوں سے ایک طرف ہو جانا شریعت کی رعایت اور اہل اسلام کی مراعات کو یکدم پس پشت ڈال دینا کیسے اچھا ہو سکتا ہے، شریعت مطہرہ اس قسم کے کاموں سے خوش نہیں ہوتی</p>	<p>خضاب و جائیکہ تبرک باشند آنجا فعل خضاب مکروہ ونا پسندیدہ است زیرا کہ خروج از عادت باعث شہرت و موجب کراہت است، امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ، القدسی در حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ فرمود من کان فی موضع عادة اہلہ الصبیغ اوترکہ فخر وجہ عن العادة شهرة و مکروہ^۱ اینہا بانکہ خضاب و ترک ہر دو شرعاً رواست و خود کردگان یکے از انہما مراں دیگر راز نہار مخالف دین و دیانت نئے دادند کیف کہ آں فعل فی نفسہ نیز شرعاً ناپسندیدگی دارد در عامہ بلاد در اذہان و قلوب عامہ مسلمین نفرت شدیدہ ازو جائیگیر باشند وار تکاب ہجوں افعال پیش ایشان امارت بیباکی و دنائت قلب و قلت دین و ضعف دیانت بود چچنان رے پرداختن و خود را ہدف سہام طعن و ملام اہل اسلام ساختن و با جہانے طرف شدہ رعایت شرع و مراعات خاطر مسلمانان یکسر پس پشت انداختن خود چہ زیباست شرع مطہر ہر گز ہجوں کارے رضاند ہد</p>
---	---

^۱ حدیقہ الندیہ شرح طریقہ محمدیہ و منها ای من الافات اضاعة الرجل الخ المکتبہ النوریة الرضویة لاہور ۲/ ۵۸۲

<p>لہذا مذکورہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے کام کی تدبیر (چارہ) کریں اور مسلمانوں کی مجلس میں توبہ اور معذرت میں مشغول ہوں کہ بغیر سبب جلائی ہوئی آگ کو معذرت کے پانی سے بجھائیں۔ اور بے چینی و تنگ دلی کا گرد و غبار جو ان کی طرف سے مسلمانوں کے دلوں پر بیٹھ گیا ہے اسے جھاڑ دیں۔ صرف اتنا ہی حکم ہے لیکن یہ کام جو سوال میں بیان کیا گیا ہے کہ انھیں مسلمانوں کے گروہ سے نکال دیا جائے یہ جائز اور مناسب نہیں۔ پس افراط و تفریط (زیادتی و کمی) دونوں ہی برے ہیں۔ اور حق پرستوں کے ہاتھوں میں عدل ترازو محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک، برتر اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (ت)</p>	<p>کسان مذکور را باید که چاره کار خود سازند و بجمع مسلمین بتوبه و معذرت پرده زند که بے سبب افروخته اند بآب اعتذار بنشانند و غبار ملالے که بر خاطر مسلمانان از جانب آنها نشسته است بپشیمانند حکم این قدرست اما کار مسطور باخراج ایشان از زمره مسلمان نیزد تفریط و افراط هر دو بدست و میزان اعتدال بدست حق پرست نظرست۔ سببھنہ و تعالیٰ اعلم۔</p>
--	--

مسئلہ ۲۰۶۲۰۳: از گلگت چھاؤنی جوینال مرسلہ سید محمد یوسف علی صاحب شعبان ۱۳۱۲ھ

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم سلامت، بعد آداب تسلیمات کے گزارش یہ ہے کہ براہ مہربانی اس کا جواب بہت جلد مرحمت فرمائے گا کیونکہ اس جگہ پر خط عرصہ سے پہنچتا ہے۔ بوجہ برف کے جواب کے واسطے عرصہ دو ماہ کا ہونا چاہئے۔ بندہ کو اس وقت سو آپ کے اور کوئی نہیں یاد آیا۔ امیدوار ہوں کہ اکثر یہاں کے لوگ ناواقف ہیں۔ چند باتیں میں سوال میں لاتا ہوں ان کا جواب دیجئے گا۔ فقط۔

(۱) انگریز کے ولایت کی چند چیزیں ایسی ہیں جو کہ بوجہ یہاں دستیاب نہ ہونے کو ان کو استعمال کرنا اول تو مکھن وہاں سے گائے کے دودھ کا بن کے ٹین کے بکس میں بند ہو کر آتا ہے اس پر گائے کا نمونہ بھی بنا ہوتا ہے اس کو خرچ میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اس طرف سے گائے کا دودھ ٹین کے بکس میں آتا ہے چند شخص کہتے ہیں یہ اچھا ہے چند شخص اعتراض کرتے ہیں دیکھا ہوا کوئی صحیح نہیں بتلاتا صرف سنے ہوئے پر رتے ہیں۔

(۳) ایک قسم کا دانت صفا کرنے کا بجائے مسواک کے انگریزی برش ہے اس سے دانت خوب صفا ہوتے ہیں چند شخص کہتے ہیں اس کا دستہ ہاتھی دانت کا ہے اور سینگ کے بال ہیں فرض کا اگر سینگ کے بال ہیں ان کو منہ میں لینا کیسا ہے؟ چونکہ کوئی اس سے اصلاً خبر نہیں رکھتا عقل سے ہاتھی دانت بتاتے ہیں۔

(۴) یہ کہ بکری ہم نے اپنے ہاتھ سے ذبح کر دی اس کو اپنے ہاتھ سے پکایا اس کو انگریز نے اپنے

سامنے رکھ کر چھری اور کانٹے سے علیحدہ کرنا یہاں تک کہ اس کا ہاتھ نہ لگا ہے اگر اس کو کوئی شخص غفلت سے کھائے تو کیسا ہے؟

الجواب:

(۳۶۱) اصل اشیاء میں طہارت و حلت ہے جب تک تحقیق نہ ہو کہ اس میں کوئی ناپاک یا حرام چیز ملی ہے محض شبہہ پر نجس و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ ردالمحتار میں ہے:

حقیقت حال معلوم ہونے سے پہلے اشیاء کی نجاست کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ (ت)	لا یحکم بنجاستہا قبل العلم بحقیقتہا ^۱ ۔
---	--

اسی میں ہے:

تاتار خانہ میں مذکور ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنے جس، لباس یا برتن کے بارے میں شک ہو کہ آیا وہ ناپاک ہیں یا نہیں تو جب تک اس کا شک یقین کی حد تک نہ پہنچے وہ پاک ہی تصور ہوں گے اور یہی حکم ہے کنوؤں، تالابوں اور گھڑوں کے بارے میں جو راہوں میں رکھے گئے ہوں اور مسلمان، کافر، چھوٹے بڑے سب ان سے سیراب ہوتے ہوں اسی طرح مشرکین و کفار اور جاہل و ناواقف مسلمانوں کی تیار کردہ اشیاء خورد و نوش کا حکم ہے (کہ محض شک سے ناپاک متصور نہیں ہوں گی) اھ ملخصاً۔ (ت)	فی التاتارخانیۃ من شک فی انائہ او ثوبہ او بدنہ اصابته نجاسة او لافھو طاهر مالم یستیقن و کذا الآبار والحبایض والحباب الموضوعة فی الطرقات و یستقی منها الصغار والمسلمون والکفار و کذا ما یتخذہ اهل الشرك والجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة والثیاب ^۲ اھ ملخصاً۔
---	---

ہاں اگر کچھ شبہہ ڈالنے والی خبر سن کر احتیاط کرے تو بہتر ہے لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف وقد قیل^۳ (اس لئے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ (اس کے متعلق) ایسا کہا گیا ہے۔ ت) مگر ناجائز و ممنوع نہیں کہہ سکتے، سینگ ہر جانور یہاں تک کہ مردار کا بھی پاک ہے

^۱ ردالمحتار کتاب الطہارة باب الانجاس دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۴۰/۱

^۲ ردالمحتار کتاب الطہارة باب الانجاس دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰۲/۱

^۳ صحیح البخاری کتاب العلم باب الرحلة فی المسئلة النازلة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۹/۱، مسند امام احمد بن حنبل عن عقبہ بن حوث

اس کی بنی مسواک منہ میں لینی جائز ہے۔ در مختار میں ہے:

سوائے سور کے ہر مردار کے بال، کھر اور سینگ پاک ہوتے ہیں۔ اھ متقطاً (ت)	شعر البیتة غیر الخنزیر و حافرہا و قرنہا طاهر ^۱ اھ ملتقطاً۔
--	---

البتہ خنزیر کے بالوں کا برش نجس ہے اور اس کا استعمال حرام اس سے دانت مانجنا ایسا ہے جیسے پاخانے سے اور وہ بھی بلاد یورپ سے آتے اور علانیہ بکتے ہیں۔ معلوم ہونے کی صورت میں تو صریح حرام ہی ہے اور شبہہ کی حالت میں بھی بچنا ہے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ مسواک کی سنت چھوڑ کر نصرانیوں کا برش اختیار کرنا ہی سخت جہالت و حماقت اور مرض قلب کی دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) اس کھانے والے پر کچھ الزام نہیں۔ ہاں کسی کافر خصوصاً ان بلاد میں انگریز کے ساتھ کھانے یا معاذ اللہ اس کا جھوٹا کھانے یا پینے سے احتراز ضرور ہے۔

کیونکہ اس میں کفار سے میل جول پایا جاتا ہے حالانکہ ہم اس سے پہلے اہل باطل اور اہل شر سے ملتا میل جول کی کراہت بیان کر آئے ہیں پھر کیسے کافر سے اور کیسے حکومت پر جبراً مسلط شخص سے میل جول کا جواز ہو سکتا ہے (یعنی اس کا حال تو زیادہ سنگین اور خطرناک ہے پس یہ کیسے روا ہو سکتا ہے) اور وسوسے ڈالنے والے نفوس تو چاہتے ہیں کہ ان کے تقرب میں گرفتار ہوں نیز اس میں مسلمانوں کے ہاں بدگمانی پائی جانے کا امکان ہوتا ہے۔ امام احمد نے ابو الغادیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ (اے بندو!) اپنے آپ کو ان کاموں سے بچاؤ جو کانوں کو بُرے	لما فیہ من مخالفة الكافر وقد منا كراهة مخالطة اهل الباطل والشرك مطلقاً فكيف الكافر فكيف اذا كان مسلطاً بالحكومة والنفوس والموسوسة تحب التقرب اليه ولما فيه من اساء ظنون المسلمين بنفسه وقد روى الامام احمد عن ابى الغادية عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اياك وما يسوء الاذن ^۲ ولما فيه من ايقاع غيره في الغيبة ونفسه في التهمة قد جاء عن امير المؤمنين عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ من كان یوم من باللہ والیوم الاخر فلا یقفن مواقف التهم بل یروی فی ذلک عن النبى صلى الله
--	--

^۱ در مختار کتاب الطہارۃ مطبع مجتہبی دہلی ۳۸/۱

^۲ مسند امام احمد بن حنبل بقیہ حدیث ابی الغادیہ المکتب الاسلامی بیروت ۷۶/۴

<p>لگیں اور اس میں دوسروں کو غیبت میں اور اپنے آپ کو تہمت میں ڈالنا ہے جبکہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مقامات تہمت سے بچے یعنی وہاں نہ ٹھہرے بلکہ اس باب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت)</p>	<p>تعالیٰ علیہ وسلم^۱۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
---	---

مسئلہ ۲۰۷: از گلگت مرسلہ سردار امیر خاں ملازم کپتان اسٹوٹ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: ایک ڈنڈی داریپالے میں جس میں کچھ بال نہ پڑا ہوا گرہم نے اس میں چائے بنائی اس کو قوم نصاریٰ نے آکر ڈنڈی پکڑ کر صرف اٹھالیا اور وہ چائے ہم کو پینا جائز ہے یا نہیں؟ بینواتوجروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

جائز ہے۔ مسلمان کے مذہب میں چھوت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۸: ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مسلمان جو اینٹ کے کاروبار کرتے ہیں ان کے یہاں کمہار نوکر ہیں، اگر یہ کمہار ہندو کبھی اپنے یہاں سے پوری پکوا کر لائیں یا بازار سے اپنی آمدنی میں سے مٹھائی وغیرہ خرید کر کے دیں تو اس کا لینا اور کھانا درست ہوگا یا نہیں؟ اور نیز عام اہل ہنود کے یہاں کے کھانے کا جو طریق رسم کچھ بھیجیں لینا اور کھانا درست ہے یا نہیں؟ بینواتوجروا

الجواب:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کے ہدیے قبول بھی فرمائے اور د بھی فرمائے۔ کسری بادشاہ ایران نے ایک شجر نذر کیا۔ قبول فرمایا:

<p>الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ان کسری اهدی للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجر نذر کیا۔ قبول فرمایا:</p>	<p>حاکم نے مستدرک میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا کسری شاہ ایران نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شجر نذر کیا۔ قبول فرمایا:</p>
--	--

^۱ مراقی الفلاح مع حاشیہ الطحطاوی باب ادراک الفریضة نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۳۹، حاشیہ الطحطاوی فصل مایکروہ

للصائم نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۷۱

<p>علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک خچر بطور تحفہ بھیجا اور آپ نے اس پر سواری فرمائی جبکہ اس کی لگان بالوں کی رسی تھی اور آپ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا، حافظ دمیاطی نے فرمایا اس میں اشکال ہے اس لئے کسری نے آپ کا نام مبارک چاک کر دیا تھا، اور یہ بات ناقابل فہم اور بعید ہے کہ اس نے آپ کے لیے تحفہ بھیجا ہو، میں کہتا ہوں محدث دمیاطی کے اعتراض کو اگلی حدیث مسترد کر رہی ہے۔ رہا اس کا بعید کہنا تو اہل علم حضرات نے اس کے دو جواب دیئے ہیں جن کو علامہ زرقانی نے مواہب اللدنیہ کی شرح میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وسلم کے خچروں کے شمار کے سلسلے میں ذکر کیا ہے۔ (ت)</p>	<p>علیہ وسلم بغلة فركبها بحبل من شعر ثم اردفني خلفه¹ قال الحافظ الدمياطي في ذلك نظر لان كسري مزق كتابه صلى الله تعالى عليه وسلم فبعيد ان يهدى له² اقول: يرد نظره حديث الآتي واما استبعادة فقد اجاب عنه العلماء بجوابين ذكرهما الزرقاني في شرحه³ على المواهب في ذكر بغاله صلى الله تعالى عليه وسلم۔</p>
---	---

یونہی بادشاہ فدک نے چار اونٹنیاں پر بار ندر کیں۔ قبول فرمائیں، اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیں۔

<p>اس کو امام ابو داؤد نے حضرت بلال مؤذن کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ان پر قبضہ کر کے اپنا قرض ادا کرو۔ (ت)</p>	<p>رواه ابو داؤد⁴ عن بلال المؤذن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفيه انه صلى الله تعالى عليه وسلم قال لبلال فاقبضهن واقض دينك۔</p>
--	--

قیصر روم وغیرہ سلاطین کفار کے ہدایا قبول فرمائے۔

<p>امام احمد اور ترمذی نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کی ہے کہ آپ نے فرمایا کسری بادشاہ ایران نے حضور صلی اللہ تعالیٰ</p>	<p>احمد والترمذی عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ. قال اهدى كسرى لرسول الله صلى الله تعالى</p>
---	---

¹ المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحافية تعليم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لابن عباس دار الفكر بيروت ۳/ ۵۴۱

² شرح الزرقاني على المواهب اللدینه ذکر بغاله عليه الصلوة والسلام دار المعرفة بيروت ۳/ ۳۸۹

³ شرح الزرقاني على المواهب اللدینه ذکر بغاله عليه الصلوة والسلام دار المعرفة بيروت ۳/ ۳۸۹

⁴ سنن ابی داؤد کتاب الخراج والنفی باب فی الامام یقبل هدايا المشرکین آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۸۱

<p>علیہ وآلہ وسلم کو تحفہ بھیجا تو آپ نے اس کا تحفہ قبول فرمایا۔ اسی طرح قیصر روم (روم کے بادشاہ) نے تحفہ بھیجا وہ بھی آپ نے قبول فرمایا۔ اسی طرح دیگر بادشاہوں نے بھی ہدئے بھیجے تو آپ نے وہ بھی قبول فرمائے۔ (ت)</p>	<p>عليه وسلم فقبل منه واهدى قيصر فقبل منه واهدت له الملوك فقبل منها¹</p>
--	---

قتیلہ بنت عبد العری بن سعد اپنی بیٹی حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور کچھ گوشت کے زندہ جانور، بخیر، گھی ہدیہ لائی، بنت صدیق نے نہ لیا، نہ ماں کو گھر میں آنے دیا کہ تو کافرہ ہے۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، آیت اتری:

<p>اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے ساتھ نیک سلوک سے تمہیں منع نہیں فرماتا جو تم سے دیں میں نہ لڑیں۔</p>	<p>" لَا يَنْهٰكُمْ اللّٰهُ عَنِ الذّٰلِیْنَ كَمَا يُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدّٰیْنِ " ²</p>
---	---

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہدیہ لو اور گھر میں آنے دو³۔

<p>امام احمد نے بن اس کو عامر بن عبد اللہ زبیر سے روایت کیا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ت)</p>	<p>رواه الامام احمد عن عامر بن عبد الله بن الزبير رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔</p>
---	---

یہ حدیثیں تو جواز کی ہیں ___ اور عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش از اسلام کوئی ہدیہ یا ناقہ نذر کیا، فرمایا: تو مسلمان ہے؟ عرض کی نہ فرمایا:

<p>میں کافروں کی دی ہوئی چیزیں لینے سے منع کیا گیا ہوں (امام احمد، ابوداؤد اور ترمذی نے اس کو روایت کیا۔ اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حسن صحیح ہے۔ (ت)</p>	<p>ان نهيت عن زبد المشرکین رواه عن احمد و ابوداؤد والترمذی⁴ وقال حسن صحیح۔</p>
---	---

¹ مسند احمد بن حنبل عن علی بن ابی طالب المکتب الاسلامی بیروت ۱/۱۳۵-۹۶، جامع الترمذی ابواب السیر باب ماجاء فی قبول ہدایا

المشرکین آمین کمپنی اردو بازار لاہور ۱۹۱/۱

² القرآن الکریم ۲۰/۸

³ مسند احمد بن حنبل عن علی بن ابی طالب المکتب الاسلامی بیروت ۱/۱۳۵

⁴ جامع الترمذی ابواب السیر باب ماجاء فی قبول ہدایا للمشرکین آمین کمپنی اردو بازار لاہور ۱۹۱/۱

یونہی ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا۔ فرمایا: اسلام لا۔ انکار کیا۔ فرمایا:

انی لا اقبل ہدیة مشرک رواہ الطبرانی فی الکبیر^۱ عن
کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔
میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتا۔ (امام طبرانی نے
المعجم الکبیر میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
حوالے سے بسند صحیح اسے روایت کیا ہے۔ ت)

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

انلا نقبل شیئاً من المشرکین۔ رواہ احمد^۲ والحاکم
عن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔
ہم مشرکوں سے کوئی چیز قبول نہیں فرماتے (اس کو امام احمد
اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ حضرت حکیم بن حزام رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

اسی طرح اور بھی حدیثیں رد و قبول دونوں میں وارد ہیں:

فمنہم من زعم ان الرد نسخ القبول ورد بجہل
التاریخ ومنہم من وفق بان من قبلہ منہم فاهل
کتاب لا مشرک کہا فی مجمع البحار اقول: قد قبل
عن کسری ولم یکن کتابیاً الا ان یتمسک فی
المجوس سنواہم سنة اهل الكتاب غیر ناکھی
نسألہم ولا اکل ذبائحہم^۳۔
ان میں کچھ وہ لوگ ہیں جن کا خیال ہے کہ ہدیہ رد کرنے سے
اس کا قبول کرنا منسوخ ہو اور یہ غلط ہے کیونکہ تاریخ معلوم
نہیں۔ اور بعض نے دونوں میں مطابقت اور موافقت پیدا کی
کہ جن کا ہدیہ قبول فرمایا وہ اہل کتاب تھے مشرک نہ تھے جیسا
کہ مجمع البحار میں ہے اقول: (میں کہتا ہوں) کہ آپ نے
کسری شاہ ایران کا ہدیہ قبول فرمایا حالانکہ وہ اہل کتاب نہ میں
سے نہ تھا بلکہ مجوس سے تھا۔ مگر یوں استدلال کیا جائے کہ
مجوسی نے اہل کتاب کی روش اختیار کی البتہ ان کی عورتوں
سے نکاح اور ان کے ذبیحہ کا کھانا جائز نہیں۔ (ت)

اس بارہ میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت وہ حالت ہدیہ آرنہ و ہدیہ گیرندہ پر ہے اگر تالیف قلب کی نیت ہے اور امید
رکھتا ہے کہ اس سے ہدایاد تحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام

^۱ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۳۸ المكتبة الفيصلية ۱۹/۷۰

^۲ مسند امام احمد بن حنبل عن حکیم ابن حزام المكتبة الاسلامی بیروت ۳/۲۰۳

^۳ التلخیص الحبیبر فی تخریج احادیث الرافی الکبیر حدیث ۱۵۳۳ المكتبة الاثرية سانگلہ بل ۳/۱۷۲

کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے اور اگر حالت ایسی ہے کہ نہ لینے میں اسے کوفت پہنچے گی اور اپنے مذہب باطل سے بیزار ہوگا تو ہرگز نہ لے، اور اگر اندیشہ ہے کہ لینے کے باعث معاذ اللہ اپنے قلب میں کافر کی طرف سے کچھ میل یا اس کے ساتھ کسی امر دینی میں نرمی و مدارحت راہ پائے گی تو اس ہدیہ کو آگ جانے اور بیشک تحفوں کا رغبت و محبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>ایک دوسرے کو ہدیہ دے دیا کرو تاکہ آپس کی محبت میں اضافہ ہو، ابو یعلیٰ نے اس کو جید سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابن عساکر نے یہ اضافہ کیا کہ ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کیا کرو۔ (یعنی ہاتھ ملایا کرو) اس سے تمہارا باہمی کینہ دور ہوگا اور اسی نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے ہدیہ دیا کرو تاکہ تمہاری باہمی محبت میں اضافہ اور ترقی ہو (الحديث (ت)</p>	<p>تہادوا تحابوا۔ رواہ ابو یعلیٰ¹ بسند جید عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ زاد ابن عساکر وتصافحوا یذهب الغل عنکم² وعندہ عن ام المومنین الصدیقہ رفعتہ تہادوا تزادوا واحبا³ الحدیث۔</p>
--	---

ایک حدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>ہدیہ آدمی کو اندھا، بہرا، دیوانہ کر دیتا ہے (امام طبرانی نے اس کو معجم کبیر میں عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام سیوطی نے اس کی تحسین فرمائی جبکہ پیشمی وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا۔ (ت)</p>	<p>الهدیۃ تذهب بالسمع والقلب والبصر۔ رواہ الطبرانی⁴ فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنہ السیوطی وضعفہ الہیشمی وغیرہ۔</p>
--	--

نیز حدیث میں ہے۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

<p>ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے (دیلمی نے بسند</p>	<p>الهدیۃ تعور عین الحکیم، اخرجہ الدیلمی⁵</p>
--	--

¹ کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن ابی ہریرة حدیث ۱۵۰۵۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱۰/۶

² کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن ابی ہریرة حدیث ۱۵۰۵۶ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱۰/۶

³ کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عائشہ حدیث ۱۵۰۵۷ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱۰/۶

⁴ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۳۸۸ المکتبۃ الفیصلیہ ۱۷/۱۸۳

⁵ الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۶۹۶۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/۳۳۵

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند ضعیف۔	ضعیف حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے اس کی تخریج فرمائی۔ (ت)
--	--

اور اگر نہ کچھ مصلحت ہو نہ کچھ اندیشہ تو مباح ہے چاہے لے چاہے نہ لے۔

وقد بنی الامر فی ذلك علی المصالح علماءنا الکرام کما نقله فی الباب الرابع عشر من کراہیة الہندیۃ ^۱ عن المحیط عن الامام الفقیہ ابی جعفر وغیرہ فراجعہ۔	ہمارے علماء کرام نے اس معاملہ میں مختلف مصالح پر بنیاد رکھی ہے جیسا کہ اس کو فتاویٰ ہندیہ کی بحث کراہت چودھویں باب میں بحوالہ محیط امام فقیہ ابو جعفر وغیرہ نے نقل کیا ہے لہذا اس کی طرف رجوع کیا جائے۔ (ت)
---	---

پھر ان کا پکایا ہوا یا ہدیہ دیا ہوا گوشت تو حرام ہے جب تک اپنے سامنے جانور ذبح ہو کر بغیر نگاہ سے غائب ہوئے سامنے نہ پکا ہو اور اس کے سوا پکائی ہوئی چیزیں اور بازار کی مٹھائی دودھ دہی گھی ملائی سب کا ایک حکم ہے کہ فتویٰ جواز اور تقویٰ احتراز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۹: از ملک بنگالہ شہر نصیر آباد قصہ لاما پڑا امر سلمہ محمد علیم الدین صاحب ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۴ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: ایک شخص مسلمان سودور شوت وغیرہ حرام کھاتا ہے اور تجارتی وغیرہ حلال پیشہ بھی اس کا ہے یعنی مال مختلط حرام و حلال شے ہے۔ اور وہ نماز پڑھتا نہیں اس کے مکان پر کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جو را (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

جائز باریں معنی تو ہے کہ کھائے گا تو کوئی شے حرام نہ کھائی جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ شے جو میرے سامنے آئی یعنی حرام ہے۔

بہ ناخذ مالہ تعرف شیئاً حراماً بعینہ نص علیہ محرّم المذہب الامام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کما فی الذخیرۃ ^۲ وغیرہا۔	ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین شے کے حرام ہونے کو پہچان نہ لیں چنانچہ مذہب قلمبند کرنے والے امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی صراحت فرمائی ہے جیسا کہ ذخیرہ وغیرہ کتب میں مذکور ہے۔ (ت)
--	---

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الرابع عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۵/۲۸-۳۳

^۲ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ الظہیریۃ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۵/۲۲۲

مگر احتراز اولیٰ خصوصاً جب کہ غالب حرام ہو۔

<p>تا کہ اختلاف سے نکل جائیں جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ذخیرہ کے حوالے سے امام ابو جعفر سے روایت کیا ہے کہ آدمی کے دین کے معاملے میں یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے کہ وہ نہ کھائے جبکہ حکم میں اس کی گنجائش ہے بشرطیکہ طعام مال غصب شدہ اور رشوت وغیرہ سے نہ ہو الخ۔ (ت)</p>	<p>خروجاً عن الخلاف وكما في رد المحتار عن الذخيرة عن الامام ابي جعفر احب الي في دينه ان لا يأكل ويسعه حكماً ان لم يكن (ذلك الطعام) غصباً ورشوة الخ¹</p>
---	--

خصوصاً جب کہ یہ شخص سود اور رشوت لینے کے باعث نہ صرف فاسق بلکہ عباد اللہ پر ظالم ہے ایسے فساق سے اظہار بغض و نفرت پر سلف صالح اجماع قائم ہے۔ امام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احياء العلوم شریف میں فرماتے ہیں:

<p>علمائے سلف کی روشن گناہ کرنے والے کے ساتھ اظہار بغض میں مختلف رہی ہے لیکن ظالموں اور بدعتیوں کے خلاف بغض کرنے پر سب کا اتفاق ہے۔ اور جو کوئی گناہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اس کی یہ کاروائی دوسروں تک متجاوز ہوتی ہے۔ الخ (ت)</p>	<p>طرق السلف قد اختلف في اظهار البغض مع اهل المعاصي وكلهم اتفقوا على الظهار البغض للظلمة و المبتدعة وكل من عصى الله تعالى بمعصية متعدية منه الى غيره² الخ۔</p>
---	---

تو اس کے یہاں کھانے سے اور زیادہ احتراز چاہئے خصوصاً اس کے ساتھ کھانے سے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

دوم رجب ۱۳۱۵ھ

از بلگرام شریف مرسلہ حضرت سید محمد زاہد صاحب

مسئلہ ۲۱۰:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میز پر اور ٹیک لگا کر کھانا کیسا ہے؟

الجواب:

ٹیک لگا کر کھانا اگر بہ نیت تکبر ہو تو کراہت کیسی حرام ہے۔

<p>اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا دوزخ تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہیں (یعنی یقیناً ہے)۔ (ت)</p>	<p>قال تعالى "الْبَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ" ³۔</p>
---	--

ورنہ بلا کراہت درست بعض اوقات حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی اس کا فعل

¹ رد المحتار کتاب الحظر و الاباحۃ فصل فی البیع دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۳۷/۵

² احياء العلوم کتاب آداب الالفۃ و اخوة بیان البغض فی اللہ مطبعة المشهد الحسينی ۱۶۸/۲

³ القرآن الکریم ۶۰/۳۹

مروی،

<p>بیٹک عبد اللہ بن سائب سے بواسطہ اپنے باپ اپنے دادا، محدث ابو نعیم نے اس کو تخریج کیا اور فرمایا۔ یہ وہم ہے ٹھیک یوں ہے ابن عبد اللہ بن سائب عن ابیہ عن جدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تخت پر تکیہ لگائے کھانا (ثرید) کھاتے ہوئے دیکھا پھر پختہ مٹی کے برتن سے پانی پیتے ہوئے بھی دیکھا (ت)</p>	<p>فقد اخرج ابونعیم عن عبد الله بن السائب عن ابیه عن جدہ وقال هو وهم والصواب ابن عبد الله بن السائب عن ابیه عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأکل ثریدا متکئا علی سریر ثم یشرب من فخارة¹۔</p>
---	---

ہاں عادت کریمہ زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا تناول فرمانا تھی اور یہی افضل،

<p>امام احمد نے کتاب الزہد میں امام حسن سے بغیر سند (یعنی مرسلًا) تخریج فرمائی، محدث بزار نے اسی کی مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تخریج فرمائی، جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا جاتا تو آپ اسے زمین پر خود رکھ دیتے، محدث ویلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً تخریج فرمائی یعنی حضرت ابو ہریرہ نے حضور اقدس سے روایت کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ کار یہ تھا کہ کھانا زمین پر رکھ کر خود زمین پر بیٹھ جاتے اور فرماتے میں ایک بندہ ہوں اس لئے اس طریقہ سے</p>	<p>اخرج الالبان احمد فی کتاب الزهد عن الحسن مرسلًا والبزار نحوه عن ابن ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی بطعام وضعه علی الارض²، و اخرج الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنعها علی الحضیض ثم قال انما انا عبد اکل کما یأکل العبد واشرب کما یشرب العبد³، و اخرج الدارمی و</p>
--	--

¹ ابونعیم

² الزهد الاحمد بن حنبل درالديان للتراث القاہرہ ص ۱۱

³ اتحاف السادة بحوالہ الديلمی عن ابی ہریرة ۸ / ۳۹۳ و ابن عدی فی الكامل دار الفکر بیروت ۵ / ۱۹۷

<p>کھانا اور پیتا ہوں جس طریقے سے ایک غلام یعنی بندہ کھانا اور پیتا ہے۔ نیز داری اور حاکم نے تخریج کی اور اسے صحیح قرار دیا، اور انہوں نے اسے ثابت رکھا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کھانا رکھا جائے تو اپنے جوتے اتار دو کیونکہ ایسا کرنا تمہارے قدموں کے لئے زیادہ باعث راحت ہے اور ابو یعلیٰ نے اس مفہوم کی تخریج کی البتہ اس میں یہ اضافہ کیا کہ یہ سنت ہے۔ (ت)</p>	<p>الحاکم وصححه واقروه عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ وضع الطعام فاخلعوا نعالکم فانہ ارواح لاقد امکم¹ و اخرجہ ابو یعلیٰ بمعناہ وزادوہو السنۃ۔</p>
---	---

شرعۃ الاسلام اور اس کی شرح میں ہے:

<p>دستر خوان پر کھانا رکھ کر کھانا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا اور حالت یہ ہوتی تھی کہ دسترخوان زمین پر بچھا ہوتا تھا نہ کہ کسی اور چیز پر جو زمین کے اوپر ہو۔</p>	<p>(وضع الطعام علی الارض احب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی السفرۃ وہی ای والحال ان السفرۃ علی الارض) لا علی شئی اخر فوق الارض²۔</p>
---	--

عین العلم اور اس کی شرح میں ہے:

<p>حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دسترخوان پر کھانا تناول فرماتے جو زمین پر بچھا ہوتا پس مقام انعام میں یہ چیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادب اور تواضع کے زیادہ قریب ہے لہذا دسترخوان بچھانا جو زمین کی بجائے کسی اور چیز پر بچھا ہو یہ آپ کو ناپسند تھا چھلنی سے چھانا ہوا آٹا، اشنان، (خوشبودار گھاس)</p>	<p>(یکل علی السفرۃ الموضوعة علی الارض) فهو اقرب الی ادبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام و تواضعہ لمقام الانعام (فالخوان والمنحل والاشنان والشبع من البدع وان لم تکن مذمومات غیر الشبع) فانہ</p>
--	---

¹ سنن الدارمی کتاب الاطعمۃ باب خلع النعال عند الاکل دار المحاسن القاہرۃ ۲/۳۴۲

² شرح شرعۃ الاسلام لسید علی زادہ فصل فی سنن الاکل والشرب مکتبہ اسلامیہ کانسٹی روڈ کوئٹہ ص ۲۴۳

مذموم ^۱ اہم مختصر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	اور سیر ہو کر کھانا یہ سب بدعات میں سے ہیں (یعنی سنت میں شامل نہیں) اگرچہ سیری کے علاوہ باقی کام مذموم نہیں البتہ سیری مذموم ہے۔ اہ مختصر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)
--	---

مسئلہ ۲۱۱: از بریلی مجڈن بورڈنگ ہاؤس بریلی مرسلہ عظمت حسین صاحب ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت وجماعت اس بارے میں کہ آیا شیعوں کے ہمراہ ان کے مکان پر تیار شدہ کھانا کھانا درست ہے یا نہیں؟ اور یہ بات جو مشہور ہے کہ شیعہ اہلسنت وجماعت کو کھانا خراب کھلاتے ہیں اس کا کیا ثبوت عقلی یا نقلی ہے؟ اور نقلی ہے تو کس کی کتاب سے اور کس کتاب سے؟ بینواتوجروا (بیان فرماؤ تا کہ اجراؤ۔ ت)

الجواب:

روافض کے ساتھ کھانا کھانا، ان کی تقریبات سرور میں دوستانہ شریک ہونا اور جو امور ولاء ووداد و محبت پر دلالت کریں ان سے احتراز واجتناب کی نسبت احادیث کثیرہ واقوال ائمہ وافرہ متظاہرہ وارد ہیں۔ ازاں جملہ حدیث ابن جہاں و عقلی و غیر ہما کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتواکلوہم ولا تشاربوہم ولا تجالسوہم ^۲	نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ ان کے پاس بیٹھو۔
---	--

قرآن عظیم میں ارشاد ہوتا ہے۔

"وَلَا تَزُكُّوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ" ^۳	میل نہ کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں چھوئے دوزخ کی آگ۔
--	---

اور فرماتا ہے:

"فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ اللَّهِ كُرْسَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ^۴	یاد آنے پر پاس نہ بیٹھ ظالموں کے۔
--	-----------------------------------

یہ بات کہ یہ نامقید فرقہ جب اہلسنت کے بعض ناواقفوں کو کھانا دیتا ہے خراب کر کے دیتا ہے اس پر

^۱ شرح عین العلم لملا علی قاری الباب السابع مطبع السلامیہ لاہور ص

^۲ الضعفاء الكبير للعقيلي ترجمہ ۱۵۳ احمد بن عمران الاخنس درالکتب العلمیہ بیروت ۱۲۶/۱

^۳ القرآن العظیم ۱۱ / ۱۱۳

^۴ القرآن العظیم ۶ / ۶۸

کسی دلیل اور رہبان عقل کے قیام کے کیا معنی، یہ امور متعلق بشادت ہیں مشہور اسی طرح ہے والعلم عند اللہ (حقیقی علم کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ت) اور اس کا پتہ ان کی ان حرکات سے چلتا ہے جو خاص حرم محترم مکہ معظمہ میں ان کی بیباکوں سے صادر ہوتی ہوئی سنی ہیں اور بعد اطلاع سزائیں دی جاتی ہیں فقیر جس زمانے میں حاضر الحج تھا خدام کرام کعبہ معظمہ کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک رافضی نے حرم مبارک میں پیشاب کیا کہ اہلسنت کے کپڑے خراب ہوں اس زمانے میں مسموع ہوا کہ کوئی خدا ناترس معاذ اللہ حجر اسود شریف پر کوئی گندی چیز لگا گیا کہ مسلمان ایذا پائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱۲: ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ از شہر کہنہ مرسلہ سید عبدالواحد مستہراوی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اکثر عرق جو انگریزی دو خانوں میں فروخت ہوتے ہیں اور نہایت ہاضم مشتی مہی مسن بدن ہیں مگر ہم کو ان کی ساخت کی کیفیت بالکل معلوم نہیں، اور ان میں نشہ بھی مطلق نہیں، نہ کچھ سرور اور کیفیت ہے۔ لیکن وہ شراب کے نام سے موسوم ہیں اور بیقیمت گراں فروخت ہوتے ہیں لیکن منشی مطلق نہیں خواہ کئی گلاس پی لئے جائیں، تو ایسے عرق کے جواز میں کیا حکم ہے؟ بینواتو جروا (بیان فرماؤ تا کہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

اصل یہ ہے کہ اصل اشیاء میں طہارت و اباحت ہے۔ جب تک نجاست یا حرمت معلوم نہ ہو حکم جواز ہے۔

<p>ردالمحتار میں ہے۔ اگر کیڑے پانی میں پیدا نہ ہوں اور ان میں بہتا خون ہو تو نجس (ناپاک) ہیں بصورت دیگر یہ پاک ہیں لہذا جب تک ان کی حقیقت معلوم نہ ہو ان پر نجاست کا حکم نہیں لگایا جاسکتا اور اسی میں تارخانیہ کے حوالے سے ہے کہ جس شخص کو اپنے جسم۔ لباس اور برتن کے پاک ہونے میں شک ہو تو جب تک شک یقین میں نہ بدل جائے وہ پاک ہی متصور ہونگے۔ اسی طرح مشرکین کی تیار کردہ اشیاء خور و نوش اور ملبوسات وغیرہ از قسم گھی،</p>	<p>فی ردالمحتار هذا الدودة ان كانت غير مائية المولد وكان لها دم سائل فهي نجسة والافطاهرة فلا يحكم بنجاستها قبل العلم بحقيقتها¹ اه و فيه عن التتارخانية من شك في انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة اولافهو طاهر ما لم يستيقن وكذا ما يتخذة اهل الشرك كالسمن و الخبز والاطعمة والثياب² اه ملخصاً۔</p>
---	--

¹ ردالمحتار كتاب الطهارة دار احياء التراث العربي بيروت ۱/۲۲۰

² ردالمحتار باب الانجاس دار احياء التراث العربي بيروت ۱/۱۰۲

مٹھائی، کھانا اور کپڑے وغیرہ اس وقت تک پاک اور قابل استعمال سمجھی جائیں گی جب تک ان میں کسی ناپاک و نجس چیز کی ملاوٹ یا لگاوٹ کا یقین حاصل نہ ہو اور ملخصاً۔ (ت)

مگر ان عرقوں کا بنام شراب مشہور ہونا سخت شبہ ڈالنے والا ہے۔ اور اس کا مؤید یہ ہے کہ نصاریٰ کو شراب سے بے حد اشتغال ہے ان کے یہاں کی رقیق اشیاء میں کم کوئی چیز اس نجاست غلیظہ سے خالی ہوگی اور کچھ نہ ہو تو سپرٹ کی شرکت اکثر ہوتی ہی ہے کوئی ٹنچر اس سے پاک نہیں اور ایسی شرکت اگرچہ موجب سکر نہ ہو نجس و حرام کر دیتی ہے اگر شراب کا کچھ میل نہ ہوتا تو اسے شراب کا نام دینے کی کیا وجہ ہوتی، تو جب تک حال تحقیق نہ ہو اس سے احتراز ہی میں سلامت ہے۔ حدیث میں ہے:

ایاک وما یسؤ الاذن^۱۔ جو کچھ کانوں کو برا لگے اس سے بچو۔ (ت)

ہمیں شرع مطہر نے ج طرح بے ر کام سے بچنے کا حکم فرمایا۔ برے نام سے بھی احتراز کی طرف بلا یا، سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے دریائی سور کا حکم پوچھا، فرمایا: حرام ہے۔ عرض کی: وہ سور نہیں ہوتا۔ فرمایا: تمہیں نے اسے اس نام سے تعبیر کیا۔ واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱۲: حامدا ومصلیا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید سود خوار کے یہاں کھانا کھانا مسلمانوں کو اور وعظ مولود شریف پڑھ کر اسے سود خوار سے کچھ لینا اور اس کا پیسہ مسجد میں لگانا گیارہویں مولود شریف میں مٹھائی تقسیم کرنا اور کپڑا وغیرہ خیرات کرنا حالانکہ اسی زید سود خوار کے یہاں تجارت چمڑہ فروشی وغیرہ زمینداری مالگزاری بھی ہوتی ہے ان سب صورتوں میں کیا حکم ہے؟

الجواب:

جب اس کے یہاں رزق حلال کے ذرائع تجارت زراعت بھی موجود ہیں تو امور مذکور میں کچھ حرج نہیں جب تک کسی خاص روپیہ کی نسبت معلوم نہ ہو کہ یہ وجہ حرام سے ہے۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

به ناخذ مالہ نعرف شیئاً حراماً بعینہ کما فی الہندیۃ
عن الذخیرۃ^۲۔ ہم اس کو لیتے ہیں جب تک کسی معین چیز کا حرام ہونا واضح نہ ہو جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ذخیرہ سے نقل کیا گیا ہے۔ (ت)

^۱ مسند احمد بن حنبل بقیہ حدیث ابن الغادیۃ المکتب الاسلامی بیروت ۷/۴

^۲ الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی عشر نورانی مکتب خانہ پشاور ۵/۳۴۲

ہاں بنظر مصالح شریعہ اس کی زجر و توبخ اور نگاہ مسلمانان میں اسی کے فعل کی تفسیح کے لئے اس کی دعوت سے احتراز خصوصاً مقتدا عالم کو انسب و اولیٰ ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ زید نے ظاہر پیر کے نام پر بکرا یا مرغ یا چڑھایا اور رات بھر اگیاری کرائی یعنی بکرے کے گوشت کو آگ کے پاس رکھ کر اور جھنڈی گاڑ کر آگ میں لونگ جلائی اور گھی جلا یا اور ڈبرو یعنی دف بجوا کر گانا کرایا اور اس نے اس گوشت کا کھانا پکوا کر مسلمانوں کی دعوت کی اور جس شخص نے نیاز کرائی ہے وہ مردہ بھی کھاتا ہے۔ اس کے یہاں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص اس قسم کا کھانا نہ کھائے اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

الجواب:

مسلمانوں کو اس کے یہاں کھانا کھانا اس سے بات چیت کلام سلام کرنا نہ چاہئے جب تک وہ توبہ نہ کرے اس پر توبہ فرض ہے اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱۵ تا ۲۱۶: از بنگالہ ضلع سلہٹ موضع قاسم نگر مرسلہ مولوی اکرم یکم ربیع الاول شریف ۱۳۲۰ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

(۱) سود خوار کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جواز کی کوئی صورت ہے تو بیان فرمائیے۔
(۲) بے نمازی کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جواز کی کوئی صورت ہو تو ارشاد فرمائے۔ اور کبھی کبھی جو شخص نماز پڑھتا ہے اس کو بے نمازی کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو مطلقاً نہیں پڑھتا ہے اور جو گاہے گاہے پڑھتا ہے ان دونوں شخصوں میں کیا فرق ہے۔ بینوا اللہ، توجروا عند اللہ (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بیان کرو تاکہ اس کے ہاں اجر و ثواب پاؤ۔ ت) فقط۔

الجواب:

(۱) جائز ہے جب تک خاص اس شیئی کا جو اس کے سامنے لائی گئی حرام ہونا تحقیق نہ ہو۔

فتاویٰ ہندیہ بحوالہ فتاویٰ ظہیریہ، فقیر ابولیش سے مروی ہے۔ فرمایا امام محمد نے ارشاد فرمایا ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین چیز کی صورت کو نہ جائیں، امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب ہے۔ (ت)

فی الہندیۃ عن الظہیریۃ عن الفقیر ابی اللیث قال قال محمد وبہ ناخذ مالک نعرف شیئاً حراماً بعینہ وهو قول ابی حنیفہ واصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم^۱۔

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۵/۳۴۲

ہاں عالم مقتدا کو بلا ضرورت مطلقاً احتراز کرنا چاہئے کہ اس کا گناہ عوام کی نظر میں ہلکانہ ہو جائے۔

<p>فتاویٰ ہندیہ میں ملتقط سے نقل کیا ہے کہ کسی مشہور مقتدا اور پیشوا کو اہل باطل اور اہل شر سے میل جول اور آمد و رفت رکھنا مکروہ ہے مگر بقدر ضرورت، کیونکہ وہ لوگوں کے سامنے بڑے ہو جائیں گے الخ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)</p>	<p>فی الہندیۃ عن المحیط عن الملتقط یکرہ للمشہور المقتدی بہ الاختلاط الی رجل من اهل الباطل والشیر الا بقدر الضرورة لانه یعظم امرہ بین ایدی الناس الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>
--	---

(۲) یہاں جواز پہلی صورت سے بھی اظہر ہے کہ ترک نماز کا مال و طعام پر کیا اثر ہے اور عالم مقتدا کو بے ضرورت اس سے احتراز مؤکد تر ہے کہ ترک نماز کبیرہ اخبث و اکبر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>جس کسی نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی تو وہ کھلم کھلا کافر ہو گیا۔ (یعنی حد کفر تک پہنچ گیا کیونکہ مرتکب کبیرہ بغیر انکار کے کافر نہیں ہوتا جیسا کہ اصول مقررہ ہے) امام طبرانی نے اس کو الاوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (ت)</p>	<p>من ترک الصلوۃ متعبدا فقد کفر جہاراً رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔</p>
---	---

اور نماز کبھی نہ پڑھنا یا بلا عذر شرعی ترک کر دینا احکام میں دونوں یکساں ہیں جب تک توبہ نہ کریں دونوں سخت اشد فاسق مرتکب اخبث کبیرہ ہیں ہاں بخشنی بار زیادہ ترک کرے گا کبائر کا شمار اور گناہوں کا بار بڑھتا جائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ اتم۔

مسئلہ ۲۲۳ تا ۲۲۱: از تروی ضلع اعظم گڑھ محلہ مغلاں مرسلہ اکرام اعظم صاحب ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۱ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ملت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از روئے قرآن و حدیث و فقہ کے اس بارے میں کہ ایک فرقہ مسلمان گازروں یعنی دھویوں کا جو اپنا پیشہ پارچہ شوئی کا کرتے ہیں اور اس وقت تک بموجب رواج قدیم اس قبضہ اترولی کے مسلمانوں کے کھانے پینے میں شریک نہیں ہیں یعنی مسلمان یہاں کے ان کا کھانا پانی نہیں کھاتے پیتے ہیں اور اس کو سخت برا سمجھتے ہیں اب وہ فرقہ مسلمان دھویوں کا اس امر کا خواہشمند ہے کہ ہمارا کھانا پینا سب مسلمان کھائیں پیئیں اور ہم کو مسلمانوں میں ملائیں اور ہم کو احکام شرع سکھائے جائیں اور اب ہم نماز پڑھیں گے اور اس کو ترک نہ کریں گے چنانچہ وہ اکثر نمازی ہو گئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور مسجد میں آ کر

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الرابع عشر نورانی مکتب خانہ پشاور ۳۴۶/۵

^۲ المعجم الکبیر الاوسط للبرانی حدیث ۲۷۳۳۷۲ مکتبۃ المعارف الریاض ۲/۱۱۱

کلمہ و نماز وغیرہ یاد کرتے ہیں آیا ان مسلمانوں دھویوں کو مسلمانوں میں شامل نہ کیا جائے اور ان کو احکام شرع نہ سکھائے جائیں اور ان کا کھانا پانی مسلمان نہ کھائیں پئیں اور ان سے موافق رواج قدیم اس قصبہ کے متفر رہیں اور ان کی دلجوئی نہ کریں، یا یہ سب امور ان کے ساتھ کئے جائیں؟

(۲) جن مسلمانوں نے ان مسلمانوں دھویوں کے گھر کا کھانا پانی کھایا ہے بعد ان کے نمازی ہونے کے کیا وہ مسلمان کھانے والے کچھ گنہگار ہیں یا نہیں؟

(۳) بے نمازی مسلمان دھویوں کے گھر کا جو اپنا پیشہ پارچہ شوئی کا کرتے ہیں پینا درست ہے یا نہیں اور اس مسئلہ کا حکم شرعی کیا صرف دھویوں کی قوم سے خصوصیت رکھتا ہے یا سب اقوام اہل اسلام اس حکم میں شامل ہیں؟

(۴) جو مسلمان اس قصبہ کے بموجب رواج قدیم کہتے ہیں کہ مسلمانوں دھویوں کو مسلمانوں میں نہ ملا یا جائے ان کا کھانا پانی نہ کھایا یا جائے اور ان مسلمانوں کو بھی برا کہتے ہیں جو کہ نمازی مسلمان دھویوں کے گھر کا کھا آئے ہیں اور ان سے نفرت رکھتے ہیں۔ مسلمان متفر کرنے والے اور برا کہنے والے گنہگار ہیں یا نہیں؟

(۵) جو مسلمان بے نمازی یا نمازی پیشہ ناجائز کھلم کھلا کرتے ہیں جیسے نقالی و قوالی و شراب فروشی و سود خواری وغیرہ ان کے گھروں کا کھانا پینا اور مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں؟

(۶) جن اقوام مسلمان نمازی بے نمازی کی عورات بموجب روایت قدیم کے پردہ نشین نہیں ہیں ان کے گھروں کا کھانا پینا اور مسلمانوں کو درست ہے یا نہیں؟

(۷) اہل ہنود کی دکان یا مکان یا ہاتھ کی اشیاء تر و خشک خوردنی یا نوشیدنی غذائی یا دوائی کھنا پینا چاہئے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) انھیں مسلمانوں میں ملانا اور احکام دین سکھانا فرض ہے اور نفرت دینا دلانا باوصف درخواست تعلیم شریعت سے محروم رکھنا حرام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بشروا ولا تغفروا^۱ (خوشخبری سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ت)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "كُتِبَ عَلَيْكُمُ لِلنَّاسِ" ^۲ (تم اسے لوگوں کے لئے ضروریات بیان کرو۔ت)

^۱ صحیح البخاری کتاب العلم باب ما كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يتخذ لهم بالمو عظه الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۶

^۲ القرآن الکریم ۳/ ۱۸۷

(۲) انھوں نے بہت اچھا کیا ان پر کچھ الزام نہیں۔

(۳) عوام ہندوستان نے چھوت کا مسئلہ کفار ہند سے سیکھا ہے۔ دھوبی ہر قسم کے کپڑے طاہر و نجس سب کچھ دھوتے ہیں اس لئے ہندو چھوت مانتے ہیں۔ جاہل مسلمان بھی انھیں کی پیروی کرتے ہیں اور خود ہندوؤں کے مکانوں اور دکانوں سے دودھ، دہی، پوری، کچوری، مٹھائی سب کچھ کھاتے ہیں حالانکہ تمام ہندو سخت گندے رہتے ہیں اور ان کے پانی برتن نہایت گھن کے قابل ہیں مسلمان دھوبیوں سے ظاہر یہی ہے کہ وہ ضرور اپنے کھانے پانی میں طہارت کا خیال رکھتے ہوں گے اور ہندوؤں سے اصلاً اس کی امید نہیں جس قوم کے یہاں گوہر پوتر ہو یعنی پاک کرنے والا، انھیں طہارت سے کیا علاقہ۔ البتہ جو دھوبی یا کوئی قوم طہارت کا لحاظ نہ رکھے اس کے کھانے پینے سے احتراز بہتر ہے اور نہ کیا جائے تو کچھ گناہ نہیں جب تک کسی خاص کھانے کی نجاست تحقیق نہ ہو، اسی بناء پر ہندو کے یہاں کھانا پینا سوائے گوشت کے جائز کھا گیا ہے۔ اگرچہ بہتر بچنا ہے۔

کمانص علیہ فی نصاب الاحساب وغیرہ و بینناہ فی فتاویٰ ناغیر مرۃ۔ جیسا کہ نصاب الاحساب میں اس کی تصریح کی گئی ہے اور ہم نے اس کو اپنے فتاویٰ میں میں متعدد بار بیان کیا ہے۔ (ت)

(۴) ہاں یہ بے جا و بلاوجہ شرعی تنفر کرنے اور مسلمانوں کو برا کہنے والے گنہگار ہوئے۔

(۵) جس کا ذریعہ معاش صرف مال حرام ہے۔ اس کے یہاں سے بچنا ہی اولیٰ ہے تحرز عن الخلف (اختلاف سے بچتے ہوئے۔ ت) مگر کوئی کھانا حرام نہیں جب تک تحقیق نہ ہو کہ خاص یہ کھانا وجہ حرام سے ہے عملاً باصل الحل (حل کے اصل ہونے پر عمل کرتے ہوئے۔ ت) ہاں یہ جدام بات ہے کہ ایسے فاسقوں سے خلط ملط مناسب نہیں خصوصاً ذی علم کو۔

(۶) اگر وہ موٹے اور خوب گھیر دار کپڑے پہنے سرے سے پاؤں تک جسم ڈھانپنے نکلتی ہیں کہ سوامنہ کی نکلی اور ہتھیلیوں کے بال یا گلابازو وکلانی یا پیٹ یا پنڈلی کچھ ظاہر نہیں ہوتا جب تو حرج نہیں ورنہ وہ عورتیں فاسقہ اور ان کے مرد دیوث ہیں ان سے احتراز کرنا چاہئے۔ اسی بناء پر کہ فاسقوں سے میل جول مناسب نہیں ورنہ اصل کھانے میں حرج نہیں۔

(۷) اس کا جواب نمبر ۳ میں آگیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۴: مرسلہ ڈاکٹر محمد واعظ الحق سعد اللہ لودی ڈاکخانہ خسرو پور ضلع پٹنہ مولوی ضیاء الدین صاحب ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۲۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عرق تاڑ جس کو اس ہندوستان میں تاڑی کہتے ہیں بذانہ حلال
ہے یا حرام، تاڑی ایسی صورت میں کہ شب کو نیا برتن تاڑ میں لگایا جائے اور علی الصبح اتار لیا جائے اور اس میں کسی قسم کا سکہ
نہ پیدا ہو تو حلال ہے یا حرام؟ بینواتوجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤت)

الجواب:

تاڑی فی نفسہ ایک درخت کا عرق ہے۔ جب تک اس میں جوش و سکر نہ آئے طیب و حلال ہے جیسے شیرہ انگور، لوگوں کا بیان ہے
کہ اگر کور اگھڑا وقت مغرب باندھیں اور وقت طلوع اتار کر اسی وقت استعمال کریں تو اس میں جوش نہیں آتا۔ اگر یہ امر ثابت
ہو تو اس وقت تک وہ حلال و طاهر ہوتی ہے۔ جب جوش لائے ناپاک و حرام ہوئی، مگر اس میں تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا
حرارت ہوا بھی چند گھنٹے یا چند پہر ٹھہرنے کے بعد اس عرق میں جوش و تغیر لاتی ہے یا نہیں، اگر ثابت ہو تو شام کے وقت تاڑی
چند پیڑوں سے بقدر معتد بہ نکال کر کسی ظرف میں بند کر کے صبح تک رکھ چھوڑیں تو ہرگز متغیر نہ ہوگی جب تک آفتاب نکل کر
دیر تک دھوپ سے اس میں فعل نہ کرے جوش نہیں لاتی تو اس صورت میں وہ بیان مذکور ضرور پایہ ثبوت کو پہنچے گا ورنہ
صراحت معلوم ہے کہ شام کو جو گھڑا لگایا جائے گا تاڑی اس میں صبح تک بتدریج آیا کرے گی تو وہ اجزاء کہ اول شام آئے تھے طول
مدت کے سبب حرارت ہو اسے ان کا تغیر منظنون ہے اور جوش و تغیر محسوس نہ ہونا اس وجہ سے ہے کہ وہ اجزاء جنہیں مدت
اس قدر نہ گزرے کہ ہنوز تغیر کی حد تک نہ پہنچے کثیر و غالب میں اس تقدیر پر اس سے احتراز میں سلامتی ہے۔

مسئلہ ۲۲۵: مرسلہ شیخ ممتاز حسین صاحب از رپورہ تھانہ بھوجی پورہ پرگنہ بریلی ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ دو لڑکی اور ایک لڑکے نے خاکروب کی لڑکی سے روٹی چھین کر
کھالی، ایک لڑکی کی عمر چودہ برس کی اور دوسری کی گیارہ برس کی، اور لڑکے کی عمر دس برس کی اب ان کے ساتھ کھانا کھانا یا ان
کے ہاتھ کی کوئی چیز لینا اور کنویں سے پانی بھرنا درست ہے یا نہیں؟ بینواتوجروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤت) بعض
صاحبوں نے فرمایا ہے کہ روٹی کے کھانے سے یا خاکروب کے چھونے سے کوئی نقصان نہیں، اگر یہ بات درست ہے تو جس
مسلمان کا جی چاہے وہ خاکروب کی روٹی کھائے اور پانی پئے، پھر علیحدہ کیوں کیا ہے۔ خاکروب کو

بھی اپنے کنویں سے پانی بھرنے دینا اور اس کو کنویں سے آپ پینا جائز ہے لہذا بندہ امیدوار ہے کہ جناب جواب باصواب مع مہر اعلیٰ کے مرحمت فرمائیں۔ آپ کا کفش بردار ممتاز حسین۔

الجواب:

اول لڑکی لڑکوں کے مریوں پر لازم ہے کہ انھیں پوری کافی تنبیہ کریں کہ آئندہ ایسی حرکت پھر نہ کریں اول تو روٹی چھین کر کھانا کیسی ناپاک حرکت ہے۔ نابالغ پر اگرچہ گناہ نہ ہو۔ مگر ایسی حرکات سے انھیں بچانا لازم ہے ورنہ ان کی یہی عادت رہے گی، اور پھر بد خصلت شرعاً معصیت بھی ہو جائے گی، لہذا اگرچہ نماز بچوں پر فرض نہیں، حدیث میں ارشاد ہوا:

مروا صبیانکم بالصلوة اذا بلغوا سبعا و اضر بوہم علیہا اذا بلغوا عشرا ¹ ۔	اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں اور نماز پر انھیں مارو جب وہ دس برس کی ہو جائیں۔
--	---

دوسرے یہ کہ بھنگی کی روٹی کھانی ضرور شرعاً ممنوع اور آدمی کی سخت بے قدری پر دلیل ہے جس نے یہ کہا کہ بھنگی کی روٹی کھانے پینے میں حرج نہیں اس نے محض غلط کہا وہ شریعت مطہرہ کے مصالح سے آگاہ نہیں اجوبات عام مسلمانوں کی نفرت کی موجب ہو شرعاً منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بشروا ولا تنفروا ² ۔	خوشخبری سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ (ت)
---------------------------------	------------------------------------

² جس بات میں آدمی مستم ہو مطعون ہو انگشت نما ہو شرعاً منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہے:

من كان يءمن بالله واليوم الآخر فلا يقف مواقف التهم ³ ۔	جو کوئی اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہمت والے مقامات پر ٹھہرنے سے پرہیز کرے۔ (ت)
---	---

¹ مسند امام احمد عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۸۰/۲

² صحیح البخاری کتاب العلم باب ما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتخولہم بالموعة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۶/۱

³ مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی باب ادراک الفریضہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۳۹، حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح باب

مایفسد الصوم نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۷۱

جو بات مسلمانوں پر فتح باب غیبت کرے انھیں فتنے میں ڈالے گی اور انھیں فتنے میں ڈالنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

<p>بلاشبہ جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو فتنے میں ڈالا (پھر اس جرم) سے توبہ نہ کی تو ان کے لئے عذاب دوزخ ہے اور جلادینے والی آگ کا عذاب ہے۔ (ت)</p>	<p>"إِنَّ أَلَنَ بَيْنَ فِتْنَتِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لَمْ يَتَّبِعُوا فَكَّهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمُ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝" ¹</p>
--	---

مسلمان کہ بھگیوں سے احتراز کرتے ہیں شرعا منع نہیں۔ نہ شرعا اصل ہے، اور وہ عادت فاشیہ ہونے کے باعث طبیعت ثانیہ ہو رہا ہے تو ضرور وہ ایسے شخص کے ساتھ کھانا پینا اور اپنے کنویں سے اس کا پانی بھرنا گوارا نہ کریں گے اب اگر اس نے اس پر صبر کیا تو خود اپنے ہاتھوں بلا میں پڑا۔ اپنی عاقبت تنگ کی اور اس کے قریب رشتہ داروں نے بھی اسے برادری سے نکالا تو قطع رحم کا بھی باعث ہو اور وہ سخت حرام ہے۔ اور اگر اس سے صبر نہ ہو تو ضرور اس کے باعث فتنہ اٹھے فساد پھیلنے کا اندیشہ قوی ہے اور مسلمانوں میں فساد پیدا کرنا حرام ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

<p>فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت جرم ہے۔ (ت)</p>	<p>"وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ" ²</p>
--	--

حدیث میں ہے:

<p>فتنہ سوئی ہوئی خرابی ہے لہذا جو کوئی اسے جگائے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (ت)</p>	<p>الفتنة نائمة لعن الله من ايقظها ³۔</p>
---	--

غرض بہت وجہ سے یہ فعل شرعا نادرست ہے اول لڑکی لڑکوں کو ان کے مربی تنبیہ کریں اور مسلمانوں کو ان سے توبہ کرائیں اس کے بعد ان کے ساتھ کھانا پینے، کنویں سے پانی بھرنے میں حرج نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم (اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ ت)

مسئلہ ۲۲۸۶۲۲۶: بہیڑی ضلع بریلی مرسلہ طالب حسین خاں
۲۷ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دی و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اکثر موضع میں بدجانور کا گوشت

¹ القرآن الکریم ۸۵ / ۱۰

² القرآن الکریم ۲ / ۱۹۱

³ الجامع الصغیر بحوالہ الرافعی عن انس حدیث ۵۹۷۶ دار لکتاب العلییہ بیروت ۲ / ۷۰۳

کھاتے ہیں ان کے یہاں کا کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ت)

(۲) مسلمانوں کو قصداً شکار سور کا کھانا اور بلم سے مارنا اور کتے سے اور اہل ہنود کو کھلانا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) سود لینے والے کے یہاں کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ ایک مولوی صاحب نے کہا کہ اگر اس کی آمدنی اور جگہ سے بھی ہے

تو اس کے یہاں کھانا کھانا جائز ہے۔ بینوا تو جو (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

(۱) جو کفار اس بد جانور کو کھاتے ہیں جیسے ٹھاکر وغیرہ، بہتر یہ ہے کہ ان کے یہاں کی روٹی سے بھی احتراز کیا جائے کہ ظاہر یہی ہے کہ ان کے برتن اور بدن سب نجس ہوتے ہیں، اور یہی حال ان کے بامنون و غیرہ اقوام کا بھی ہے کہ وہ سوئر نہ کھائیں تو گوہر اور بچھیا کا موت تو ان سب کے نزدیک پاک بلکہ پیتر ہے وہ سب نجس ہیں مگر شریعت آسان ہے جب تک کسی خاص شے میں حرمت یا نجاست کا حال معلوم نہ ہو ہمارے لئے پاک و حلال ہے ورنہ بازار کا دودھ، گھی، مٹھائی سب کا یہی حال ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

بہ ناخذ مالہ نعرف شیئاً حراماً یبعینہ ^۱ ۔	ہم اسی کو لیتے ہیں (یعنی عمل کرتے ہیں) جب تک کسی شئی کے حرام ہونے کو پہچان نہ لیں۔ (ت)
--	--

(۲) سوئر اگر کھیتی وغیرہ کو ضرر دے یا اس سے انسان یا مویشی پر حملہ آوری کا اندیشہ ہو تو اسے کتے سے شکار کرنا خواہ بلم یا بندوق سے مارنا جائز بلکہ مستحب، بلکہ بعض اوقات میں فرض و واجب ہے۔ مگر ہندو وغیرہ کسی کافر کو اس کا کھلانا یا اس کے پاس بھجوانا سخت حرام ہے۔ کہ کھانے اور کھلانا ایک حکم ہے۔ اشباہ میں ہے:

ما حرم اخذہ حرم اعطاؤہ ^۲ ۔	جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔ (ت)
---------------------------------------	--

(۳) سود خوار کے یہاں نہ کھانا بہتر ہے خصوصاً عالم و مقتدا کو اور فتویٰ وہی ہے کہ جب تک کسی خاص مال کی حرمت معلوم نہ ہو منع نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ الفتاویٰ الہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۵/۳۴۲

^۲ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدۃ الرابعۃ عشر ادارة القرآن کراچی ۱/۱۸۹

مسئلہ ۲۲۹: از شہر محلہ جامع مسجد ۱۳ جمادی الاولیٰ
حلال جانور مادہ سے نر جانور حرام جھتی کرے جو بچہ اس سے پیدا ہو خواہ بشکل مادہ یا نر یا دونوں کی شکل ہو وہ بچہ حرام ہوگا یا حلال؟

الجواب:

مادہ جب حلال ہے تو بچہ حلال ہے کہ جانور میں نسب ماں سے ہے نہ کہ باپ سے، وهو الصحيح كما في الهداية¹ وغيرها (اور یہی صحیح ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ (کتب فقہ احناف) میں مذکور ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔
مسئلہ ۲۳۰: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو کھانا چاہئے یا نہیں؟

الجواب:

چاہئے، کوئی ممانعت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳۱: ضرورت کو حرام چیز کھانا یا استعمال میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

اگر بھوک پیاس سے مرتا ہو اور کوئی شے پاس نہیں اور جانے کہ اس وقت کھائے پیئے گا نہیں تو مر جائے گا ایسی صورت حرام شے کھانا پینا اس قدر جس سے اس وقت جان بچ جائے جائز ہے۔ یوہیں اگر سردی سخت ہے اور پہننے کو حرام کے سوا کچھ پاس نہیں اور نہ پہننے تو مر جائے گا یا ضرر پائے گا تو اتنی دیر پہن لینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳۲: شراب پینا خدا کے راستے کو روکتی ہے یا نہیں؟ بینواتوجروا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

بیشک ضرور روکتا ہے اور اس کے پینے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

¹ الهداية

مسئلہ ۲۳۳ تا ۲۳۷: از بسین محلہ چونا بھٹی مسؤلہ مولوی عبدالقادر صاحب مدرس اول مدرسہ کمون سینٹھ ۵ رجب المرجب ۱۳۲۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفیان شرع متین ان مسائل میں:

(۱) اولیائے کرام کے مزار پر واسطے فاتحہ و امداد مردوں اور عورتوں کو جاننا درست ہے یا نہیں؟

(۲) شادی میں دف تا شہہ بجانا درست ہے یا نہیں؟

(۳) شادی میں لڑکیوں کا گانا درست ہے یا نہیں؟

(۴) تیجہ، دسواں، چہلم کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

(۵) مسائل بالا کو نادرست کہنے والا کیا سمجھا جائے از روئے شرع شریف کیا حکم ہے؟ بیو تو جروا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤت)

الجواب:

(۱) مزارات اولیاء کرام پر بلحاظ آداب و مراعات احکام شرعیہ فاتحہ و استمداد و استفادہ کے لئے مردوں کا جانا جائز و مندوب و محبوب و مرغوب ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عنزی میں لکھتے ہیں:

از اولیاء مدفونین انتفاع و استفادہ جاری ست ^۱	اہل قبور اولیاء سے فائدہ اور استفادہ جاری ہے یعنی ہر دور میں لوگوں کا معمول ہے۔ (ت)
---	---

مگر عورتوں کو حاضری سے روکنا ہی النسب و اسلم ہے،

کیا افادہ فی الغنیة و بیناکہ فی فتاوانا و اللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔	جیسا کہ الغنیہ میں اس کا افادہ پیش کیا اور ہم نے اسے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا و اللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔
---	---

(۲) دف کہ بے جلاجل یعنی بغیر جھانجھ کا ہو اور تال سم کی رعایت سے نہ بجایا جائے اور بجانے والے نہ مرد ہوں نہ ذی عزت عورتیں، بلکہ کنیزیں یا ایسی کم حیثیت عورتیں اور وہ غیر محل فتنہ میں بجائیں تو نہ صرف جائز بلکہ مستحب و مندوب ہے۔

للامر بہ فی الحدیث و القیود مذکورۃ فی رد المحتار و غیرہ شرحناھا	حدیث میں مشروط دف کے بجانے کا حکم دیا گیا اور اس کی تمام قیود کو فتاویٰ شامی وغیرہ میں ذکر
---	--

^۱ تفسیر عنزی پارہ عم استفادہ از اولیاء مدفونین سورہ عبس مسلم بک ڈپولال کتواں دہلی ص ۱۳۳

کر دیا گیا اور ہم نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تشریح کر دی ہے۔ (ت)

فی فتاویٰ ناول۔

اس کے سوا اور باجوں سے احتراز کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جواری کا طلاق لڑکوں و اور چھو کر یوں دونوں پر آتا ہے کئیوں کا گانا کہ محض طبعی طور پر ہو، نہ قواعد موسیقی پر تعلیم کیا ہو اور اس میں فحش و غیرہ کوئی امر خلاف شرع نہ ہو، نہ اس میں فی الحال فتنہ ہونہ آئندہ فتنے کا اندیشہ ہو، محل سرور مثل نکاح و عیدین میں مضائقہ نہیں رکھتا اور بہت چھوٹی چھوٹی لڑکیاں اگر بطور خود کچھ آوازیں نکالیں جو غیر مردوں کو نہ پہنچے تو یہ بھی فی نفسہ ایسا منکر نہیں جس پر شرعاً مواخذہ ہو اور اپنی حیثیت و عزت و عرف و عادت کے اختلاف سے یہاں اختلاف ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) نتیجہ، دسواں، چہلم سب جائز ہیں جب بہ نیت محمود و بطور محمود ہو اور ان کا کھانا مساکین و فقراء کے لئے چاہئے برادری کی دعوت کے طور پر نہ ہو۔

فإن الدعوة انما اشترعت في السرور لافي الشرور فتح دعوت کا جواز خوشی میں ہوتا ہے نہ کہ مواقع غم میں، فتح القدر وغیرہ (ت)	۱ وغیرہ۔
--	----------

(۵) یہ مسائل محض فرعیہ ہیں مگر اول و چہارم میں مطلقاً کلام ان بلاد میں شعار وہابیہ ہے اور وہابی ایک سخت گمراہ بددین فرقہ ہے جس کا حال الکوکبة الشہابیہ و سل السیوف الہندیہ و النہی الاکید و فتاویٰ الحرمین و حسام الحرمین و غیر ہاتصانین فقیر سے ظاہر، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳۸: از نجیب آباد ضلع بجنور مسئولہ جناب محمد احمد حسین خاں صاحب ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ

کسی شخص کی ضیافت خواہ مسلمان ہو خواہ کافر نہ کرنی چاہئے اور کس شخص کی نا منظور کرنی چاہئے اور کیوں؟ بینوا تو جروا

الجواب:

مرتد کی نہ دعوت کرے نہ اس کی دعوت میں جائے نہ اس سے کوئی معاملہ میل جول کارکھے، پونہی کفار خصوصاً وہ جو ذمی یعنی سلطنت اسلامیہ میں رہ کر مطیع الاسلام نہ ہوں ان سے بھی کوئی برتاؤ محبت و دوستی کا نہ کرے ہاں مصلحت شرعیہ ہو تو اس کی دعوت کرے بھی اور کھائے بھی جس کی بد مذہبی

۱ فتح القدر کتاب الصلوٰۃ باب الشہید مکتبہ نوریہ رضویہ ستمبر ۲/۱۰۲

حد کفر تک نہ پہنچی ہو اور بلا مصلحت اس سے کیا فاسق معین پیداک سے بھی بچے خصوصاً مضرت دینی کا خوف ہو جب تو احترام سنت لازم ہوگا مثال یہ ہے کہ ایک شخص کے یہاں شادی میں ناچ یا ناجائز باجا ہے وہ اسے بلاتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ میں جاؤں گا تو اسے روک سکوں گا اسے میرا کہنا ضرور ماننا ہوگا تو بالقصد جائے اور اگر سمجھے کہ میں اپنا شریک ہونا ممنوعات کے نہ ہونے پر موقوف کردوں کہ اگر یہ باتیں نہ کروں تو آؤں گا تو اسے میری ایسی خاطر ہے کہ ان باتوں سے باز رہے گا تو ہرگز نہ جائے جب تک وہ منہیات ترک نہ کرے۔ دوسری مثال اس سے میل جول نرم برتاؤ رکھنے میں امید ہے کہ یہ راہ پر آجائے اس کا دل نرم ہے حق قبول کر لے گا تو حد جائز تک آشتی برتے اور جانے کی میل جول میں مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی محبت اثر کر جائے تو آگ سمجھے دور بھاگے عام لوگوں کو اسی اخیر صورت کا لحاظ چاہئے۔ ولہذا حدیث میں صاف فرمایا:

<p>ان سے دور ہو اور ان کو اپنے سے دور رکھوں کہیں وہ تم کو بہکانہ دیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے اور اس کا علم (جس کی بزرگی سب سے بڑھ کر ہے) سب سے زیادہ کامل اور سب سے زیادہ بختہ ہے۔ (ت)</p>	<p>ایاکم وایاہم لایضلونکم ولا یفتنونکم^۱۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔</p>
---	--

مسئلہ ۲۳۹: مرسلہ محمد بشیر الدین طالب عالم مدرسہ امداد العلوم محلہ بانسمنڈی کانپور ۲۵ صفر ۱۳۳۰ھ

<p>اہل علم اس مسئلہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص حلال اور کمائی کے مال سے کنواں کھدوائے جبکہ حرام مال زیادہ نہ ہو تو ایسے کنویں کا پانی استعمال کرنا جائز ہے یا حرام، او ر کنویں کا کیا حکم ہے؟ کیا اسے ویران (غیر آباد) کر دے یا نہ کر دے؟ بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ (ت)</p>	<p>چہ می فرمائید علمائے دین دریں مسئلہ کہ اگر ازمال حلال واز مال کسبے چاہے کندہ مال حرام زیادہ باشد آب آں چاہ حلال ست یا حرام و چاہ را چہ حکم ست ویراں کندند یا نہ؟ بینوا اتوجروا۔</p>
---	--

الجواب:

<p>بہر حال اس کنویں کا پانی استعمال کرنا جائز ہے اس لئے کہ وہ مباح ہے۔ یہاں تک کہ کنویں کا</p>	<p>آب بر حلال حلال ست لانہ مباح حتی لایملکہ مالک البئر کما ہو</p>
--	---

^۱ صحیح مسلم باب النهی عن الروایة عن الضعفاء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

مالک بھی اس کا مالک نہیں۔ (یعنی اس میں تصرف اور پابندی کرنے کا اختیار نہیں رکھتا) جیسا کہ مذہب کی عام کتابوں میں تصریح موجود ہے اور کنویں کو غیر آباد کرنا کوئی ضروری نہیں، اگر وہ مال حرام نقدی زر ہو تو اس کے ساتھ اسے خریدنا امام کرخی کے مذہب میں خرید کردہ چیز میں خباثت نہیں پیدا کرتا، اور یہی قابل قبول فتویٰ مذہب ہے بشرطیکہ اس پر عقد اور نقد کا اجتماع نہ ہو پس خرید و فروخت کے باب میں یہاں یہ معہود (متعین) نہیں بلکہ طریقہ محمدیہ میں ایک تیسرے قول کو پسند فرمایا کہ بالکل خباثت اس تک سرایت ہی نہیں کرتی اگرچہ دونوں عقد و نقد کا اجتماع ہو، اگر صرف اینٹ، لکڑی کہ جس سے کنویں کی تعمیر کرتے ہیں حرام مال کی ہو، اگر مالک معلوم ہو تو اس سے اجازت اور اباحت ہو سکتی ہے (یعنی لی جاسکتی ہے) لیکن اگر متنگدل ہو تو قیمت وصول کر لے اس معلوم تفصیل کے مطابق جو درمختار وغیرہ میں مذکور سا گوان لکڑی کے متعلق گزر چکی ہے۔ اور اگر مالک اشیاء معلوم نہ ہو تو پھر وہ چیزیں لفظ (یعنی گری پڑی چیز) کی طرح ہو گئیں، تو فتاویٰ قاضی خاں وغیرہ کی تصریح کے مطابق ان چیزوں کو کنویں پر خرچ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ قاضی اجازت دے اگر وہاں قاضی موجود نہ ہو تو پھر وہاں کے بڑے فقیہ سنی عالم اور عام مسلمانوں کے اکلیرین کا صوابدید پر ایسا کیا جاسکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت)

مصرح بہ فی عامۃ کتب المذہب وچاہ راویران کردن ضرور نیست اگر آں مال حرام زر نقد بود فان اشتراء بہ لایورث خباثتاً فی المشتوی علی مذہب الکرخی المعنی بہ مالک یجتمیع علیہ العقد والنقد و لیس معہوداً فی البیاعات ہنا بل اختار فی الطریقہ المحمدیۃ الفتویٰ علی القول الثالث ان الخبث لایسری الیہ اصلاً ولو اجتماعاً و اگر نفس خشت و خشت کہ ہاتھا تعمیر چاہ کردند مال حرام بود اگر مالک معلوم ست باذن او اباحت توان شد و اگر مضائقہ کند قیمت توان گرفت علی التفصیل المعلوم فی الساجۃ المذکور فی الدر وغیرہ و اگر معلوم نیست لفظ شد پس باذن قاضی و آنجا کہ قاضی نیست باجارت عالم سنی فقہ بلد و صوابدید عمائد مسلمین صرف چاہ توان شد کہافی الخانیۃ وغیرہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴۰: از مشر محله بحاری پور متصل مسجد بی بی جی مرحومہ مسؤلہ جناب سلطان احمد خاں صاحب ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۳۰ھ

خاکی انڈا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے کہ وہ تہامادہ کی منی منعقدہ مستحیل بطیب ہے جیسے اور انڈے زرمادہ دونوں کی منی مستحیل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴۱: ۱/ جمادی الآخرہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید جو کہ فی الحال امامت کرتا ہے وہ جا کر نوروز کو رافضی کے یہاں کھانا کھا آیا جبکہ ہم لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کیا لوگوں نے اعتراض کرنا شروع کیا کہ امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ ہم نے کہا کہ روافض کے یہاں کھانا پینا مجالست شریعت مطہرہ میں قطعاً حرام ہے ان میں سے بعض لوگوں نے یہ کہا کہ زمانہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یہود و نصاریٰ بھی تھے جبکہ انھوں نے حضور پر نور شافع یوم النشور کی دعوت کی حضور نے قبول فرمایا اور تناول بھی فرمایا ہم نے یہ کہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی یہودی و نصرانی کے یہاں تناول نہ فرمایا، اس کے اوپر انھوں نے کہا کہ رنڈی و سود خوار وزانی کے یہاں بھی نہ کھانا چاہئے کیونکہ وہ بھی گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں، اس کے اوپر ہم نے کہا کہ رافضی و یہودی و نصرانی قطعی کافر ہے اس لحاظ سے ہم کو ان کے یہاں کھانا حرام اور رنڈی وزانی و سود خوار سب کے سب گناہ کبیرہ ہیں۔ آپ اس کا ثبوت دیجئے کہ کافر ہیں، اس پر وہ کوئی ثبوت نہ لاسکے خاموش بیٹھے رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کافران کے نزدیک بھی نہیں ہیں اب ہم کو حکم شریعت زید کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور روافض و غیر کے یہاں کھانا کیسا ہے؟ اس کا جواب بالتشریح والتوضیح وحوالہ کتاب تحریر فرمائے۔ بینوا توجروا (بیان فرماؤ ترا کہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب:

زانی، شرابی، سود خوار کے یہاں کھانا خلاف اولیٰ ہے مگر وہ کافر نہیں۔ اور یہود و نصرانی کافر ہیں پھر یہود و نصاریٰ باوصف کفر کے کافر اصلی میں مرتد نہیں، اور رافض، وہابی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی مرتد ہیں، احکام دنیا میں مرتد سب کافروں سے بدتر ہے۔ اور کافروں کو بادشاہ اسلام جزیہ لے کر اپنے ملک میں رکھے گا بشرطیکہ جزیہ ان کے جان و مال کی حفاظت کرے گا لیکن مرتد کو تین دن سے زیادہ زندہ نہ رکھے گا تین دن میں مسلمان ہو گیا تو بہتر ورنہ سلطان اسلام اسے قتل کر دے گا۔ مرتد کے یہاں کھانا کھانے جانا اس سے میل جول سب حرام ہے۔ زید اگر جاہل ہے اور ناواقفی میں یہ حرکت اس سے ہوئی اور اب معلوم ہونے پر علانیہ توبہ کرے تو خیر ورنہ وہ امامت کے قابل نہیں۔ فوراً معزول

کیا جائے۔

<p>اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) ظالموں کی طرف مت جھکو (یعنی ان سے میل نہ رکھو) ورنہ تمہیں آگ (دوزخ) چھوئے گی (مراد یہ کہ آتش دوزخ میں داخل ہو جاؤ گے) اور نیز ارشاد فرمایا: اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھی جانتا ہے (ت)</p>	<p>قال الله تعالى "لَا تَرْكَبُوا إِلَى اللَّهِ يَنْ ظَلَمُوا فَمَا تَسْكُمُ النَّارُ" ¹ وقال تعالى "وَإِمَّا يُبَسِّطَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّكْرِ مَعِ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ² والله تعالى اعلم۔</p>
--	---

مسئلہ ۲۴۲: / جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درمیان اس مسئلہ کے کہ زید خاندان قادریہ و چشتیہ میں خلیفہ ہے اور مولو دخواں بھی ہے، اور علم فارسی میں دخل رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں کلام نعتیہ اس کی تصنیفات بھی موجود ہیں اور حاجی بھی ہے اور یہ زید کو علم تھا کہ بکر قادیانی ہے دانستہ اس کے مکان پر واسطے کھانا کھانے گیا لہذا اس کی نسبت از روئے شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ اور زید سے محفل مولود شریف پڑھوانا کیسا ہے؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

زید گنہگار ہو اس نے حکم شریعت کے خلاف کیا۔ اس سے علانیہ توبہ لی جائے، اگر نہ مانے تو اس سے محفل شریف نہ پڑھوائی جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

<p>اور اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو، اور اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے (ت)</p>	<p>"وَإِمَّا يُبَسِّطَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّكْرِ مَعِ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ³ - والله تعالى اعلم۔</p>
---	---

مسئلہ ۲۴۳: مرسلہ ہیڈ ماسٹر اسکول نمبر ۸ شہر تھانہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شہر کی مارکیٹ جس میں گوشت بچتا ہے اس میں ایک مجوسی نے سور کاٹا اور صاف کیا، لوگوں نے گوشت لینا بند کر دیا، اور مسلمانوں کا خیال ہے

¹ القرآن الکریم ۱۱۳/۱۱

² القرآن الکریم ۶/۶۸

³ القرآن الکریم ۶/۶۸

کہ جب تک اس مارکیٹ کا فرش اور وہ مقام جس پر ہم کو شک ہے نکال نہ دیا جائے ہم گوشت اس مقام ہر گز نہ خریدیں گے۔ کیا آپ اجازت دیں گے کہ فرش وغیرہ مشکوک اشیاء کو خارج کر دیا جائے یا کوئی دوسری صورت اختیار کی جائے تاکہ شک رفع ہو اور وہ کیا ہے۔ بینوا تو جروا

الجواب:

اسی ناپاک ملعون جانور کی نجاست مثل پاخانے کے ہے ہر نجاست دھو کر زائل کر دینے سے پاک ہو جاتی ہے اس کے لئے فروش وغیرہ بالکل نکال دینا ضروری نہیں اور نکال دیا جائے تو اور بہتر ہے مگر یہاں زیادہ قابل توجہ یہ ہے کہ مجوسی کے ہاتھ کی بکری ذبح کی ہوئی بھی سور کے مثل ہے۔ اور جہاں مجوسی ذبح ہو یا مجوسی بھی ذبح ہو اور اس کا کانا ہو اور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہوں وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا، کھانا، کھلانا سب حرام ہے۔ یونہی اگر مجوسی گوشت بیچتا ہو اور حلفاً کہے کہ یہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ یا اور مسلمان اس وقت سے خریداری کے وقت تک اس جانور کو دیکھتا رہا یا کسی وقت مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہو اور وہ مسلمان کہے کہ یہ میرا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے، حدیث میں مجوسی کی نسبت ہے:

سنو ابہم سنة اهل الكتاب غيرنا كحي نسائهم ولا اكل ذبائهم ¹ ۔	ان (آتش پرستوں) سے اہل کتاب کے روش اور طریقہ اختیار کرو سوائے اس کے کہ ان کی عورتوں سے نکاح نہ کرو اور نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ۔ (ت)
--	---

ردالمحتار میں ہے:

في التتار خانيه عن جامع الجوامع لابي يوسف من اشتراي لحما فعلم انه مجوسي واراد الرد فقال ذبحه مسلم يكره اكله اه ومفاده ان مجرد كون البائع مجوسيا يثبت الحرمة ² والله تعالى اعلم۔	تتارخانیہ میں جامع الجوامع سے حضرت امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ جس شخص نے گوشت خریدا پھر اسے معلوم ہوا فروخت کرنے والا تو آتش پرست ہے تو اس نے واپس کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے جھٹ کہہ دیا کہ مسلمان نے اس کو ذبح کیا ہے تو اس گوشت کا کھانا مکروہ ہے اہ پس اس کا حاصل یہ ہوا کہ صرف بیچنے والے کا آتش پرست ہونا (گوشت
--	--

¹ تلخیص الحبیور فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر حدیث ۱۵۳۳ المکتبۃ الاثریۃ سانگہ بل ۱۷۲/۳

² ردالمحتار کتاب الحظروالاباحۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۲۱۹

میں) حرمت پیدا کر دیتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۲۳۶۶۲۳۳: مرسلہ منشی حاجی محمد ظہور خان ۱۷ جمادی الآخرہ ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

(۱) چند سوداگر مسلمان ایسے ہیں کہ تجارت بھی کرتے ہیں اور سود بھی کھاتے ہیں اور زمیندار بھی ہیں ایسوں کے یہاں کا کھانا پینا اور لڑکی لڑکوں کا بیاہنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) ہندو عام طور پر سود کھاتے اور زمینداری و دکانداری بھی کرتے ہیں ان کے یہاں کا کھانا جو بسبب رسم بھیجتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟ اگر ہر دو شخصوں کے یہاں کا کھانا آئے اور نہ کھایا جائے تو کس کو دیا جائے؟

(۳) ایک شخص بسبب اپنی ضرورتوں کے روپیہ لے کر سود دیتا ہے اس کے یہاں کا کھانا کیسا ہے؟ بینواتو جروا

الجواب:

(۱) اگر معلوم ہو کہ یہ کھانا جو ہمارے سامنے آیا یعنی سود کا ہے مثلاً سود میں چاول لئے تھے یا چاولوں کی کٹوتی بغیر شرائط شرعی کی تھی وہی چاول پکائے ہیں تو اس کا کھانا جائز نہیں۔ اور اگر مال خریدا ہوا ہے اگرچہ سودی روپے سے تو اس کا کھانا حرام نہیں کہ اس کا وہ روپیہ حرام تھا خریدنا حرام نہ تھا اور کچھ معلوم نہ ہو جب بھی حکم حلت ہے۔ یہ تو اصل اس کھانے کا حکم تھا باقی ایسے لوگوں سے اتحاد میل جول علامانہ چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

<p>اگر تمہیں شیطان بھلاوے میں ڈال دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو (ت)</p>	<p>"وَأَمَّا يُسِيبُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَتَعَدَّ بِعَدَالِ اللَّهِ كُفْرًا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۵۵﴾"</p>
---	--

اور یہیں سے ظاہر ہوا کہ ان سے شادی بیاہت کا رشتہ ہرگز نہ کیا جائے کہ اس سے بڑھ کر میل جول اور کیا ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ہندو کے یہاں کا گوشت حرام ہے۔ یونہی اگر گھی میں چربی ملی ہوئی ہو تو ہندو سے خریدنا بھی حرام ہے اور اگر ان کی پوجا کا کھانا ہو تو مطلقاً لینا منع ہے۔ اور اگر مفاسد سے خالی ہو تو لے لینے بھی حرج نہیں اور نہ لینا بہتر۔ اور اگر لینے میں اسلام کی طرف اس کی رغبت کی امید ہے تو لینا بہتر، جو کھانا

ان دونوں جوابوں میں ناجائز بتایا اس کا لینا ہی منع ہے لے لیا ہو تو واپس دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جو خود سود نہیں کھاتا صحیح ضرورت کے سبب سودی قرض لیتا ہے اس کے یہاں کھانے میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴۷ و ۲۴۸: از ضلع نینی تال کاشی پور ڈاکٹر اشتیاق علی
بروز یکشنبہ ۱۸ / صفر المظفر ۱۳۳۲ھ

مخدومی مکرمی جناب مولانا صاحب دام اقبالہ، بعد آداب کے معلوم ہو کہ میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت و عافیت کا خواہاں، باعث تکلیف یہ ہے کہ برائے نوازش ذیل سوالوں کا جواب بھیج دیں گے تو بندہ بہت مشکور ہوگا۔

(۱) اہل کتاب کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اہل کتاب عیسائی ہو یا انگریز، ان کا باورچی مسلمان ہو یا عیسائی یہ بات ضرور ہے کہ یہ لوگ شراب پیتے ہیں اور بدجنان رکھتے ہیں۔

(۲) اہل ہندو کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) یہاں عیسائیوں کا خصوصاً انگریزوں کے ساتھ کھانا کھانا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے:

لاتواکلوہم ولا تشاربوہم^۱۔
نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ پانی پیو۔

ان کے برتن نجاست سے خالی نہیں ہوتے، اور ان کا باورچی اگرچہ مسلمان ہو ناپاک گوشت پکاتا ہے۔

ومن یرتع حول الحوی یوشک ان یقع فیہ^۲۔ وہو
جو کوئی چراگاہ کے آس پاس اپنے جانور چرائے تو قریب ہے کہ
تعالیٰ اعلم۔
چراگاہ میں جا پڑے۔ وہو تعالیٰ اعلم۔ (ت)

(۲) ہندوؤں کے ہاتھ پکا ہوا گوشت حرام ہے مگر اس صورت میں کہ مسلمان نے ذبح کیا اور اپنی آنکھ سے غائب ہونے نہ دیا یا اس کے سامنے پکایا اور باقی کھانے اس کے پکائے ہوئے جائز ہیں۔

^۱کنز العمال بر مزعق عن انس حدیث ۳۲۴۶۸ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۱ / ۵۲۹

^۲صحیح البخاری کتاب البیوع باب الحلال بین والحرام بین الخ قدیمی مکتب خانہ کراچی ۱ / ۵۱۷، صحیح مسلم کتاب المسقات باب اخذ

الحلال وترك الشہبات قدیمی مکتب خانہ کراچی ۲ / ۲۱۸

جبکہ پانی یا برتن میں خلط نجاست معلوم نہ ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۱۲۲۳۹: از بنارس چھاونی محلہ دیوری محال تھانہ سکرور رسیدہ مومولوی عبدالوہاب، بروز چہار شنبہ بتاریخ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ

(۱) یہ کہ اگر کسی شخص کو دعوت دے کر بلائے اور وہ شخص دعوت کھا کر کھانے میں عیب نکالے تو وہ شخص گنہگار شرعاً ہے یا نہیں۔ جائز کہ نہیں۔ مثلاً کہے کہ گھی کم ہے مریج زیادہ ہے۔

(۲) یہ کہ کسی مرد مسلمان کا سر برہنہ ہو کر کھانا کھانا از روئے شرع شریف درست ہے یا نہیں؟ اور اس شخص کے ساتھ جو سر برہنہ کھاتا ہو شیطان کھاتا ہے یا نہیں؟ اور خلاف سنت ہے یا نہیں؟

(۳) یہ کہ اگر کوئی شخص کسی ایک شخص کی دعوت کرے تو چند آدمیوں کو لے کر اس شخص کا دعوت میں جانا اور ان لوگوں کو بھی مجبور کر کے دعوت کھلانا جائز ہے یا نہیں حالانکہ یہ لوگ بلاد دعوت ہیں؟

الجواب:

(۱) کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہئے مکروہ و خلاف سنت ہے عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرانے گھر عیب نکالنا تو مسلمانوں کی دل ٹھکنی ہے اور کمال حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر ہے اسے نہ کھانے کے عذر کے لئے اس کا اظہار کیا نہ کہ بطور طعن و عیب، مثلاً اس میں مریج زائد ہے میں اتنی مریج کا عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے ایک میں مریج زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے بتادے، اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے اب اگر نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ کو اس کے لئے کچھ اور منگانا پڑے گا اسے ندامت ہوگی اور تنگدست ہے تو تکلیف ہوگی، ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جو بسم اللہ کہہ کر کھانا کھاتا ہے شیطان اس کے ساتھ نہیں کھا سکتا اور جو بغیر بسم اللہ کھائے شیطان اس کے ساتھ کھائے گا اگرچہ سر پر سوکھڑے ہوں، ننگے سر کھانا، ہنود کی رسم ہے اور خلاف سنت ہے ہاں کوئی عذر ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) بلاد دعوت جو دعوت میں جائے اسے صحیح حدیث میں فرمایا: دخل سارقاً و خرج معیداً^۱ چور بن کر گیا اور

^۱ سنن ابی داؤد کتاب الاطعمۃ باب ماجاء فی اجابۃ الدعواتین کبئی کراچی ۲/ ۱۶۹

لٹیرا ہو کر نکلا۔ خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معہود و معروف سے زائد آدمی لے جانا سخت ناجائز ہے مثلاً جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لئے ہوئے کہیں نہیں جاتے ان کی جو دعوت کرے گا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا المعروف کالمشروط (جو بات لوگوں کے عرف اور واج میں مشہور ہے وہ طے شدہ شرط کی طرح ہے۔ت) ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت کی اور کچھ حاجتمند ہیں کہ یہ ان کا ساتھ لے گیا اور ان کا بار اس پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان و سبج ہے اور دل فراخ یا یوں کہ ان کی کفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غزوہ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا، جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آواز بلند ارشاد فرمایا کہ اہل خندق! جابر تمھاری ضیافت کرتا ہے، وہ ایک ہزار صحابہ کرام تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتاراجائے او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں، ان بی بی نے کہا: آپ کو اس کی کیا فکر ہے جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا کہ روٹی پکانے والی بلا اور ہانڈی چولھے پر رہنے دو۔ اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلادیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا^۱۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۲: مرسلہ شیخ احمد از بمبئی معرفت حکمت یار خاں بریلی۔ بروز دوشنبہ ۱۱ ربیع الاول شریف ۱۳۳۴ھ ملفوظ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص قمار باز جس کا پیشہ سوائے جوئے اور کچھ نہ ہو، یا کوئی طوائف ناپنے گانے والی یا کوئی کسی حرام پیشہ بارھویں شریف یا گیارھویں شریف میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت غوث اعظم قدس سرہ کی نیاز کرے اس کا کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب معتبرہ ارشاد فرمائیں، بیینواتو جروا (بیان فرمائیے اجر پائے۔ت)

الجواب:

جس کا پیشہ محض حرام کا ہو اس سے مخالفت ویسے ہی نہ چاہئے۔

^۱ صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوة الخندق قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۸۹

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر شیطان تمہیں بھلاوے میں ڈال دے تو پھر یاد آنے کے بعد ہر گز ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَإِمَّا يُسِئَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَتَّعِدْ بَعْدَ الدِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ① -
--	--

اس کے یہاں کھانا اور زیادہ معیوب ہے مگر مذہب صحیح میں نفس طعام حرام نہیں سوا اس صورت کے کہ وہ خود اسے وجہ حرام میں ملا ہو مثلاً اجرت غنایا زنا یا رشوت زانیہ میں ناج دیا گیا وہ ناج اس کھانے میں ہے یا اس نے اسے زر حرام سے خرید اور خریداری میں عقد و نقد اسی مال حرام پر جمع ہوئے مثلاً وہ زر حرام دکھا کر کہا اس کے عوض دے دو یہ تو حرام پر عقد ہو پھر جب اس نے دے دیا وہی زر حرام ثمن میں دیا یہ حرام کافد ہو ان دونوں صورتوں میں وہ کھانا حرام ہے ورنہ نہیں۔

ہم اس کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین شے کے متعلق حرام ہونے کو نہ جانیں، فتاویٰ ہندیہ بحوالہ ذخیرہ، حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ (ت)	به نأخذ ما لم نعرف شيئاً حرام بعينه هندية ² عن الذخيرة عن محمد رضي الله تعالى عنه۔
--	---

مسئلہ ۲۳۵: مسؤلہ اشرف علی طالب علم بنگالی مدرسہ اہلسنت وجماعت۔ بروز پنجشنبہ رجب الآخر ۱۳۳۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک رنڈی سے نکاح کر لیا ہے اور اس رنڈی کا مال اسباب بھی اپنے مکان پر لے آیا ہے اب وہ مال طیب ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس کے گھر میں کھانا پینا کیسا ہے اور اس شخص نے اپنا مال بھی اس رنڈی کے مال میں ملا دیا ہے۔ بیان کرو ثواب پاؤ گے۔

الجواب:

وہ مال یوں ہر گز طیب نہیں ہو سکتا اور اس نے اپنا مال اس سے ملا کر یہ بھی خبیث کر دیا اس کے یہاں کھانا پینا نہ چاہئے جبکہ رنڈی کا مال غالب ہو اور اگر معلوم ہو کہ یہ مال جو سامنے آیا ہے رنڈی کا مال ہے جب تو اس کا کھالینا عین حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

¹ القرآن الکریم ۶/۲۸

² فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۵/۳۲۹

مسئلہ ۲۵۴:

بروز شنبہ بتاریخ ۱۲ جمادی الاولیٰ شریف ۱۳۳۴ھ

کیا حکم ہے شرع مطہرہ کا اس میں کہ دعوت طعام کون سی سنت ہے کہ کس دعوت طعام سے انکار کرنا اور قبول نہ کرنا گناہ ہے؟
بالنفسیل ارشاد ہو، بینوا تو جروا (بیان فرمائے اجر پائے۔ت)

الجواب:

دعوت ولیمہ کا قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے جبکہ وہاں کوئی معصیت مثل مزامیر وغیرہ نہ ہو نہ اور کوئی مانع شرعی ہو، اور اس کا قبول وہاں جانے میں ہے، کھانے نہ کھانے کا اختیار ہے باقی عام دعوتوں کا قبول افضل ہے جبکہ نہ کوئی مانع ہو نہ کوئی اس سے زیادہ اہم کام ہو، اور خاص اس کی کوئی دعوت کرے تو قبول کرنے نہ کرنے کا اسے مطلقاً اختیار ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

کسی کو ولیمہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی، اور ولیمہ شادی کی دعوت کا نام ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ ہر دعوت طعام ولیمہ کہلاتی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں امام ترمذی سے روایت ہے کہ دعوت قبول کرنے میں اختلاف کیا گیا (یعنی اس کی شرعی حیثیت و نوعیت میں ماہرین قانون فقہ کا اختلاف ہے) چنانچہ بعض ائمہ کے نزدیک دعوت قبول کرنا شرعاً واجب ہے، لہذا اس کے ترک کی کوئی گنجائش نہیں لیکن علماء کرام نے فرمایا کہ وہ سنت ہے۔ اور افضل (اور عمدہ) یہ ہے کہ دعوت طعام ضرور قبول کرے بشرطیکہ دعوت ولیمہ ہو ورنہ اسے اختیار ہے کہ (یعنی دعوت قبول کرنے نہ کرنے میں وہ خود مختار ہے) لیکن اجابت بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں ایک مسلمان کے دل کی خوشنودی ہے (کہ اس طرح کرنے سے اس کو دلی مسرت ہوگی جو کہ اسلام میں مطلوب ہے) اور جب دعوت قبول کر لے تو پھر جو کچھ اس کی ذمہ داری ہے اسے نبھائے کھانا

دعی الی الولیمة هی طعام العرس وقیل الولیمة اسم لكل طعام وفي الهندیة عن التمرتاشی اختلاف فی اجابة الدعوة وقال بعضهم واجبة لا یسع ترکها وقال العامة هی سنة والا فضل ان یجیب اذا كانت ولیمة والا فهو مخیر والاجابه افضل لان فیها ادخال السرور فی قلب المؤمن واذا اجاب فعل ما علیه اکل اولاً والا فضل ان یأکل لو غیر صائم وفي البنایة اجابة الدعوة سنة ولیمة او غیرها و امدعوة یقصد بها التناول وانشاء الحمد او

ما اشبهه فلا ينبغى اجابتها لاسيما اهل العلم اه
 ومقتضاها انها سنة مؤكدة بخلاف غيرها وصرح
 شرح الهداية بانها قريبة من الواجب وفي التاتار خانية
 عن الينابيع لو دعي الى دعوة فالواجب الاجابة ان لم
 يكن هنالك معصية ولا بدعة و الامتناع اسلم في
 زماننا الا اذا علم يقينا ان لا بدعة ولا معصية اه
 والظاهر حمله على غير الوليمة لما مر تأمل اه¹ والله
 تعالى اعلم۔

خواہ کھائے یا نہ کھائے، لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ اگر روزہ دار نہ ہو تو
 کھانا ضرور کھائے، اور البنا یہ شرح الہدایۃ میں ہے کہ اجابت دعوت
 طعام سنت ہے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا کوئی اور دعوت ہو، رہی وہ دعوت
 کہ جس سے نام و نمود، نمائش اور فخر و ریاء اور قصیدہ گوئی وغیرہ مقصود
 ہو، تو پھر اس قسم کی دعوت کو قبول نہ کرنا اور مسترد کر دینا ہی زیادہ
 مناسب ہے خصوصاً اہل علم حضرات کے لئے (بہی زیادہ موزوں ہے) اہ
 اور اس کا مقتضایہ ہے کہ دعوت ولیمہ سنت مؤکدہ ہے جس کے علاوہ یہ
 حکم نہیں البتہ شارحین ہدایہ نے یہ تصریح فرمائی کہ دعوت کا حکم واجب
 کے قریب ہے۔ تاتار خانیہ میں بیابغ کے حوالے سے منقول ہے کہ اگر
 کسی کو شمولیت دعوت کے لئے مدعو کیا جائے تو اسے قبول کرنا واجب
 ہے بشرطیکہ وہاں کوئی گناہ اور بدعت کا کام نہ ہو، اور ہمارے زمانے میں
 زیادہ سلامتی اسی میں ہے کہ دعوت میں شمولیت سے باز رہے۔ ہاں
 البتہ اگر اسے قوی یقین ہو کہ وہاں کوئی گناہ اور بدعت نہیں (تو پھر ضرور
 شریک ہو) اور ظاہر یہ ہے کہ اسے غیر ولیمہ پر حمل کیا جائے۔ اس وجہ
 سے جو بات گزر چکی۔ غور و فکر کیجئے اہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۵: از بمبئی سندھرسٹ روڈ نمبر ۹ شیخ امام علی صاحب اسکریم والے روز شنبہ ۶ رمضان المبارک ۱۳۳۴ھ
 جھینگا مچھلی کا شمار مچھلیوں میں ہے یا نہیں اور اس کا کھانا ہمارے مذہب میں جائز ہے یا مکروہ یا کیا؟ فقط۔

الجواب:

جھینگے میں اختلاف ہے کہ وہ مچھلی ہے یا نہیں۔ اگر مچھلی ہے حلال ورنہ حرام۔ لہذا اس سے بچنے میں احتیاط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۶: از ملک کاٹھیاواڑ مقام اڑتیان امین احمد

پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ

گوشت ہمیشہ کے واسطے کھانا بعض بولتے ہیں کہ یہ قرآن شریف سے ثابت نہیں اس کا

¹ ردالمحتار کتاب الحظروالاباحة دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۲۲۱

خلاصہ لکھنا۔

الجواب:

قرآن مجید میں گوشت ہمیشہ کھانے کی کہیں ممانعت نہیں۔ یہ غلط بات ہے ہاں نفس پروری کو قرآن مجید نے منع فرمایا ہے۔

مسئلہ ۲۵۷: بریلی نو محلہ ۷/ صفر ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین بیچ اس امر کے، عشرہ محرم الحرام میں شکار کھیلنا مسلمانوں کو درست ہے یا نادرست؟ بینوا توجروا

الجواب:

جسے کھانے یا دوا کے لئے کسی جانور کی حاجت ہے وہ اگر بقدر حاجت وہ ایک جانور مار لائے تو یہ کسی کھیل یا تفریح کا فعل نہ ہوگا آئیہ کریمہ "إِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا" ^۱ (لوگو! جب تم (احرام سے فارغ ہو کر) حلال ہو جاؤ تو پھر شکار کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ ت) اسی کا ذکر ہے مگر بے حاجت مذکورہ تفریح طبع کے لئے جو شکار کیا جاتا ہے وہ خود ناجائز ہے کہ ایک لہو و لعب لوگ خود اسے شکار کھیلنا کہتے ہیں، اور کھیل کے لئے بے زبانوں کی جان ہلاک کرنا ظلم و بے دردی ہے۔ اشبہاء والنظائر میں ہے:

الصیید مباح الا للتلھی ^۲	(یاد رکھو) شکار کرنا مباح ہے مگر جب کہ بطور کھیل ہو (تو اس کی اجازت نہیں)۔ (ت)
-------------------------------------	--

اسی طرح وجیز کردری و تنویر الابصار میں ہے تو کھیل اور ناجائز کھیل اور عشرہ محرم۔

انالله وانا الیہ راجعون وحسبنا الله ونعم الوکیل۔ والله تعالیٰ اعلم۔	بے شک ہم اللہ تعالیٰ کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کار ساز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے۔ (ت)
--	---

مسئلہ ۲۵۸: مرسلہ محمد حسن صاحب فاروقی ضلع پورینہ ڈاکخانہ اسلام پور ۲۲ صفر ۱۳۳۵ھ

سود خوار کے مکان کا کھانا درست ہے یا نہیں؟ اور جس مال میں کہ سود کا شبہ ہو اس کا کھانا کیسا ہے؟ اور اگر زید تمام عمر سود کا مال جمع کرتا رہا اور اس کے بیٹے عمر کو بخوبی معلوم کہ یہ مال تمام سود کا ہے

^۱ القرآن الکریم ۲/۵

^۲ الاشبہاء والنظائر الفن الثانی کتاب الصیید ادارة القرآن کراچی ۱۰۴/۲

تو اس صورت میں بعد مرنے زید کے وہ مال عمرو کے حق میں حلال ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور در صورت نہ معلوم ہونے عمرو کے کہ یہ مال سود کا ہے یا کہ تجارت کا یا اور کوئی کمال حلال کا، مگر در حقیقت وہ مال سود کا تھا، اگر وہ مال حلال سمجھ کر کھائے تو کون گنہگار ہوگا؟ فقط۔

الجواب:

جو چیز یعنی سود میں آئی ہو مثلاً گیہوں یا چاول، اس کا کھانا بلاشبہ حرام ہے۔ اور اگر سود کے روپے سے خریدی گئی یوں کہ وہ روپیہ دکھا کر کہا گیا کہ اس کے بدلے دے دے اور پھر وہی روپیہ قیمت میں دے دیا تو یہ چیز بھی ناجائز ہو گئی، اور اگر ایسا نہیں تو حرمت نہیں، مگر سود خوار کے یہاں کھانے سے احتراز مناسب ہے۔ اور شبہ کے مال سے زیادہ احتراز چاہئے مگر حرمت نہیں جب تک معلوم نہ ہو،

بہ ناخذ مالہ نعرف شیئاً حراماً بعینہ ہندیۃ ^۱ عن الذخیریۃ عن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ۔	ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین چیز کے حرام ہونے کو نہ پہچانیں، ہندیہ (فتاویٰ عالمگیری) میں ذخیرہ کے حوالے سے امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے۔ (ت)
---	---

وارث اگر جانتا ہے کہ فلاں روپیہ سود کا ہے تو اسے لینا جائز نہیں مورث نے جس سے لیا تھا اسے واپس دے یا تصدق کرے اور اگر کسی معین روپے کی نسبت علم نہیں اتنا جانتا ہے کہ اس میں اس قدر روپے حرام کے ہیں تو اتنا روپیہ مستحق کو پہنچائے، اور اگر یہ بھی نہیں معلوم تو لینے والے پر وبال اور اس کے لئے حلال۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۹: مرسلہ محمد تقی مقام بکسر متصل اسٹیشن ریلوے بنوسط حاجی رحیم بخش ۳۰ ربیع الاول شریف ۱۳۳۵ھ پیشہ تصویر سے اکل و شرب کیسا ہے؟ فقط۔

الجواب:

تصویر حرام کے پیشہ سے اکل و شرب جائز نہیں کہ وہ کسب خبیث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۰ و ۲۶۱: از پبلی بھیت محلہ محمد شیر محمد متصل مارکیٹ گوشت مرسلہ حبیب احمد صاحب ۱۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

(۱) ہندو کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا یا شربنی وغیرہ کھانا یا پانی شربت وغیرہ پینا کیسا ہے؟ اور گڑ اور تیل اور گھی وغیرہ جن میں پانی نہیں جذب ہوتا ہے ان کا کھانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ کسی گاؤں میں جہاں

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۳۲۲/۵

مسلمان نہ ہو یا ریل کے اسٹیشن پر جہاں مسلمان نہ ہو کیا کرنا چاہئے، ایک واعظ نے کہا تھا کہ ہندو کے یہاں کھانے سے دل میں اندھیرا ہوتا ہے اور ایک مرتبہ کھانے سے چالیس یوم تک دعا قبول نہیں ہوتی، جب ایک دفعہ کھانے سے چالیس یوم دعا قبول نہیں ہوتی تو روز مرہ کھانے سے قلب بالکل سیاہ ہو جائے گا تو اس کھانے پر حرام قطعی ہونے کا فتویٰ ہونا چاہئے، امید کہ جواب مشرَح تحریر فرمایا جائے۔

(۲) بے نمازی قطعی جسے کلمہ تک اچھی تک یاد نہ ہو اس کے ہمراہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور گاؤں والے جو رشتہ دار ہوں اور صفت مذکور سے موصوف ہوں ان سے کس طرح سلوک کیا جائے؟

الجواب:

(۱) ہندو کے یہاں گوشت کھانا حرام ہے اور اور چیز میں فتویٰ جواز اور تقویٰ احتراز، امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

بہ ناخذ مالہم نعرف شیئاً حراماً بعینہ ^۱ ۔	ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین چیز کی حرمت کو نہ پہچانیں (ت)
--	--

چالیس دن دعا قبول نہ ہونا محض غلط ہے اور ہندوستان میں رہ کر احتراز دشوار۔

"مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ" ^۲ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	اللہ تعالیٰ نے دین (اسلام) میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)
--	--

(۲) فاسقوں کے ساتھ سلوک میں سلف صالح کا عمل مختلف رہا ہے اور اس کا بنی مصلحت شرعیہ ہے جسے یہ جانے کہ نرمی سے راہ پر آئے گا اس سے ہدایت کے لئے میل جول کرے اور جسے یہ جانے کہ میرے قطع تعلق سے اس پر اثر پڑے گا اور گناہ چھوڑے گا اس سے ہدایت کے لئے قطع کرے مگر ماں باپ سے کہ ان سے قطع کی کسی طرح اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۲: ازرائے پور چھتی گڑھ مرسلہ گوہر علی عرائض نویس نیا پارہ اکھاڑا

شراب خواری کی نسبت کیا مسئلہ ہے؟

الجواب:

شراب حرام ہے اور سب نجاستوں گندگیوں کی ماں ہے اس کے پینے والے کو دوزخ میں دوزخیوں کا جلتا ہوا روپیہ پلایا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی عشر نوری کتب خانہ پشاور ۵/ ۳۲۲

^۲ القرآن الکریم ۸/ ۲۲

مسئلہ ۲۶۵۵۲۶۳: از کمال پورہ علاقہ جیت پورہ بنارس مرسلہ خدا بخش زردوز مالک فلور مل اسلامیہ ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ تقریب طعام شادی کی تین صورتیں ہیں، ہر ایک کی شرکت کا علیحدہ حکم بیان فرمائیں:

(۱) بعض ایسا کرتے ہیں پہلے لوگوں کو دعوت کھلا کر اسی روز یا دوسرے روز بارات نکالتے ہیں اگرچہ جلسہ دعوت میں باجہ وغیرہ نہیں ہوتا مگر دعوت کھانے والے کو معلوم ہے کہ دو ایک روز میں جو بارات یہاں سے نکلے گی اس میں باجہ وغیرہ سب ہوگا۔

(۲) بعض لوگ جب دلہن کو رخصت کر کے گھراتے ہیں تب کھانا کرتے ہیں اگرچہ جلسہ دعوت میں کچھ نہیں ہے مگر بارات میں سب کچھ تھا۔

(۳) دلہن کے گھر دعوت ہے اور اس کے یہاں کچھ باجہ وغیرہ نہیں ہے مگر اس کے یہاں جو بارات آئی ہے اس میں باجہ وغیرہ سب کچھ ہے اور دلہن کے گھر والوں کی تین حالتیں ہیں ہر ایک کا علیحدہ حکم تحریر فرمائیں:

(۱) بعض تو دلہا والوں کو فرمائش دے کر باجہ وغیرہ منگاتے ہیں:

(۲) بعض نہ فرمائش دیتے ہیں نہ منع کرتے ہیں۔

(۳) بعض منع کرتے ہیں مگر دلہا نہیں مانتا اور باجے کے ساتھ آتا ہے۔

ان تینوں میں کس کے یہاں شرکت جائز ہے اور کیا اس تیسرے پر شرعاً الزام ہو سکتا ہے، کیوں نہ اس نے بارات واپس کر دی اور کیوں نکاح کر دیا، شرکت میں اگر عوام و خواص کا فرق ہو تحریر ہو۔

الجواب:

پہلی دو صورتوں میں شرکت دعوت میں کوئی حرج خصوصاً نہیں خصوصاً دعوت ولیمہ کو سنت ہے اور اس میں بلاعذر شرعی نہ جانا مکروہ۔

ومن لم یجب الدعوة فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ^۱	جس نے کسی کی دعوت قبول نہ کی اس نے ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (ت)
---	---

^۱ نصب الرایة لاحادیث الہدایہ کتاب الکراہیة الحدیث الثالث المکتبہ الاسلامیہ ۴/۲۲۱

اور تیسرے صورت میں وہی دو صورتیں ہیں جو اوپر گزریں وہ منکرات مکان دعوت میں ہیں یا دوسرے مکان میں اور وہی احکام ہیں جو اوپر بیان ہوئے، وہ کہ فرمائش کر کے ممنوعات شرعیہ منگاتے ہیں سخت گنہ گار اور ان ممنوعات کے کرنے والوں سننے والوں سب کے گناہوں کے ذمہ دار ہیں ان سب پر گناہ ہوگا اور ان سب کی برابر ان پر۔

<p>من دعی الی ضلالة فعليه وزرها ووزر من عمل بها الی یوم القیمة لا ینقص من اوزارهم شیئاً¹۔</p>	<p>جس شخص نے کسی دوسرے شخص کو گمراہی کی طرف بلایا (اور گمراہی کی دعوت دی) تو اسی داعی پر اس کا گناہ ہے اور اس شخص کا بھی گناہ قیامت تک جس نے اس گمراہی پر عمل کیا لیکن ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ کی جائے گی (یعنی کاسب اور موجد دونوں کی سزا میں کچھ کمی نہ ہوگی)۔ (ت)</p>
--	--

اور وہ جو نہ منگائیں نہ منع کریں وہ بھی گنہ گار ہیں کہ اپنے یہاں گناہ کرنے سے منع کرنا ہر شخص پر واجب ہے اور وہ کہ منع کریں اور ادھر والے نہ مانیں تو اس کا ان پر الزام نہیں۔

<p>"لَا تَنْزِيْهُوا وَاذْرَاؤُكُمْ رَاْخِرًا"²</p>	<p>کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہ اٹھائیگی۔ (ت)</p>
--	--

اور برات کا پھیر دینا یہ مصالحہ پر موقوف ہے۔ اگر کوئی ضرر نہیں ضرور پھیر دے ورنہ اس ضرر اور اس مفسدہ میں موازنہ کیا جائے جو زیادہ مضر ہو اس سے بچیں۔

<p>من ابتلی بلبیتین فاختار اھونھما³ واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>	<p>جو کوئی دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے تو وہ ان دونوں میں سے اسے اختیار کرے جو زیادہ آسان اور ہلکی ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)</p>
---	--

مسئلہ ۲۶۶: از کمال پورہ علاقہ جیت پورہ بنارس مرسلہ خدا بخش زردوز مالک فلور مل اسلامیہ ۲۰/۱۰ ربيع الآخر ۱۳۳۶ھ تقریب ولادت یا ختنہ یا گھر بھوج یعنی تیاری مکان میں اکثر لوگ کھانا کرتے ہیں یہ اسراف

¹ صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن سنة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۳۲۱، جامع الترمذی ابواب العلم باب ما جاء من دعائی هذا

الخ ایمن کمپنی دہلی ۲/۹۲، سنن ابن ماجہ باب من سن سنة الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۹

² القرآن الکریم ۶/۱۲۵

³ اسرار المرفوعة حدیث ۸۵۲ دار الکتب العلمیة بیروت ص ۲۱۵

ہے یا نہیں اور ان دعوتوں میں شریک ہونا چاہئے یا نہیں جبکہ اس تقریب میں عورتیں مکان کے اندر ڈھولک سے گاتی بجاتی ہیں اگرچہ مجلس دعوت میں کچھ نہ ہو۔

الجواب:

مجلس دعوت میں ہو یا دوسرے مکان میں سب کے احکام منفصل اوپر گزرے، اور جبکہ منکرات شرعیہ نہ ہوں اور کھانا نیت محمودہ سے ہو تو اسراف نہیں۔ اور ریا، و تفاخر کے لئے ہو تو حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۷: از موضع کسنگر ڈاکخانہ گھوگپائی تحصیل پورنپور ضلع پہلی بھیت مرسلہ امانت اللہ محرر ۲۱ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ زید نے ہندوؤں کی کسی تقریب میں کھانا کھایا اس میں گوشت مردار جھٹکے کا جس کو ہندو گردن مویشی کی مار کر کاٹتے ہیں زید کے کھانے کے واسطے نہیں دیا، زید نے گوشت مانگا تو ہندوؤں نے انکار کیا کہ مسلمان جھٹکا نہیں کھاتے ہیں زید نے کہا ہمیں کھانے کو دو ہم جھٹکا کھاتے ہیں ہندوؤں نے زید کو بھی کھانے کے لئے دیا زید نے کھایا، جب اہل اسلام کو معلوم ہوا تو اسے ترک کر کے کھانا کھلانے اور کھانے سے علیحدہ کر دیا، جب زید تائب ہوا تو اہل اسلام نے اس کا قصور معاف کر کے زید کو از سر نو ایمان کی تلقین کی اور میلاد شریف پڑھوا کر اسے شریک کر لیا جس کو عرصہ پانچ برس کا ہوا، اب زید مذکور نے بمرہی بکر کے ایک چیتل مردار شیر کی ماری ہوئی کاٹ کر گاؤں میں فروخت کی، ایک سپاہی نے خریدنا چاہا تو بوجہ خوف کے سپاہی کو گوشت دینے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ تمہارے کھانے کا نہیں ہے مردار ہے۔ اس چپر اسی نے زید کو زد و کوب کیا، اب شرع شریف کا زید کے واسطے کیا حکم ہے؟ بینواتو جروا

الجواب:

زید بقید مسخرہ شیطان ہے، اس کے دین ایمان کا کچھ ٹھیک نہیں، مسلمانوں کو اس سے پرہیز لازم ہے۔ اس سے سلام کلام میل جول سب ترک کر دیں اس کے ہاتھ کا پانی تک کوئی نہ پئے کیا اعتبار ہے کہ وہ ناپاک پانی مسلمان کو پلائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۸: ۲۲ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ میلاد شریف جس کے یہاں پڑھنے والے کی دعوت کرے تو پڑھنے والے کو چاہئے یا نہیں؟ اور اگر کھایا تو پڑھنے والے کو کچھ ثواب ملے گا یا نہیں؟ بینواتو جروا

الجواب:

پڑھنے کے عوض کھانا کھلاتا ہے تو یہ کھانا نہ کھلانا چاہئے نہ کھانا چاہئے، اور اگر کھائے گا تو یہی کھانا اس کا ثواب ہو گیا اور ثواب کیا چاہتا ہے بلکہ جاہل میں جو یہ دستور ہے کہ پڑھنے والوں کو عام حصوں سے دونا دیتے ہیں اور بعض احمق پڑھنے والے اگر ان کو اوروں سے دونا نہ دیا جائے تو اس پر جھگڑتے ہیں۔ یہ زیادہ لینا دینا بھی منع ہے اور یہی اس کا ثواب ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "لَا تَسْتَوُوا بِالَّذِينَ نَمَنَّا قَلِيلًا" ^۱ وَاللَّهُ تَعَالَى اعلم۔
---	---

مسئلہ ۲۶۹: ۲۲ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

ایک شخص کے یہاں کچھ مویشی ہے اور کنبہ کا کھانا ہے اس نے میلاد شریف پڑھنے والوں کو بھی کہا ہے کہ تمہاری دعوت ہے تو کھانا چاہئے یا نہیں؟

الجواب:

جب کسی کے یہاں شادی میں عام دوت ہے جیسے سب کو کھلایا جائے گا پڑھنے والوں کو بھی کھلایا جائے گا اس میں کوئی زیادت و تخصیص نہ ہوگی تو یہ کھانا پڑھنے کا معاوضہ نہیں۔ کھانا بھی جائز اور کھلانا بھی جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۰: از باگ ضلع امچرہ ریاست گوالیار مکان شی اوصاف علی صاحب مرسلہ شیخ اشرف علی صاحب سب انسپکٹر ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ

زید کو کوئی خبر خوشی کی آئے اور زید اس کے شکریہ میں کھانا یا مٹھائی تقسیم کی تو کیا اس میں اغنیاء و فقراء دونوں شامل ہو سکتے ہیں یا صرف اغنیاء؟

الجواب:

فقیر اور اغنیاء دونوں شامل ہو سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۱ و ۲۷۲: از پودل سوپول ڈاکخانہ ہیرول ضلع (در بھنگہ بلگرام مرسلہ عبدالحکیم صاحب ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ

(۱) ہندو کے یہاں کاپکا ہوا، شیرینی یا کوئی چیز مسلمان کو کھانا درست ہے یا نہیں؟ اور میلاد شریف وغیرہ میں ہندو کے بیس کاپکا ہوا یا بنا ہوا تقسیم کرنا چاہئے یا نہیں؟

^۱ القرآن الکریم ۲/۲۱

(۲) میلاد شریف میں توالی کی طرح پڑھنا کیسا ہے؟ بینواتو جروا

الجواب:

(۱) ہندو کے یہاں کا گوشت اور اس کی جس شے کی نسبت معلوم ہو کہ اس میں کوئی چیز حرام یا نجس ملی ہے وہ ضرور حرام ہے اور جس شے کا حال معلوم نہیں وہ جائز ہے مجلس شریف میں بھی اسے خرچ کر سکتے ہیں اور بہتر پچنا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) توالی کی طرح پڑھنے سے اگر یہ مراد کہ ڈھول ستار کے ساتھ جب تو حرام اور سخت حرام ہے۔ اور اگر صرف خوش الحانی مراد ہے تو کوئی امر موثر فتنہ نہ ہو تو جائز بلکہ محمود ہے اور اگر بے مزامیر گانے کے طور پر راگنی کی رعایت سے ہو تو ناپسند ہے کہ یہ امر ذکر شریف کے مناسب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۳: از مدرسہ منظر الاسلام مدرسہ صاحب بنگالی متعلم مدرسہ مذکور ارجب المرجب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ صدق کو بجائے چائیس یعنی پیچھے کے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ سیپ کا کھانا حرام ہے سیپ کے پیچھے سے کھانے میں کچھ حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۴: از رود نگلہ ڈاکخانہ اچھنیر اضلع آگرہ مدرسہ صادق علی خاں صاحب ۲۵ شوال ۱۳۳۶ھ

ایک شخص کہتا ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ کھانا پینا، اپنے برتنوں میں کھانا، ان کے برتنوں میں کھانا اور ان کا حقہ پینا اور ان کو اپنا پلانا جائز ہے۔ دلیل جواز میں یہ آیت پیش کرتا ہے:

<p>(لوگو!) تمہارے لئے ستھری اشیاء حلال کر دی گئی اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ (ت)</p>	<p>"أَجَلٌ لَّكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلَلٌ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حَلَلٌ لَهُمْ" ۱</p>
---	---

الجواب:

امور مذکور ممنوع ہیں۔ اس میں ان کے ساتھ مجالست ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

<p>اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر پاس نہ بیٹھ بے انصافوں کے۔</p>	<p>"وَإِمَّا يَنْشُبَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ۲</p>
--	--

^۱ القرآن الکریم ۵/۵

^۲ القرآن الکریم ۶/۲۸

علماء فرماتے ہیں۔ اس میں قباحت تک ہر کافر و بد مذہب داخل ہے والقعود مع کلہم مستنح (ہر کافر کے ساتھ بیٹھنا ممنوع ہے۔) یہ ان کی طرف میل کا موجب ہے۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"وَلَا تَزْكُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَسْكُمُ التَّمَارُ" ¹	بے انصافوں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔
--	--

بد مذہب کے لئے حدیث میں ارشاد ہے :

لا تَوَاكُلُوهُمْ وَلَا تَشَارِبُوهُمْ ²	نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پیو۔
---	----------------------------------

نہ کہ جو مسلمان ہی نہیں اس میں مسلمانوں کو اپنے سے نفرت دلانا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بشروا ولا تنفروا ³	بشارت دو اور نفرت نہ دلاؤ۔
-------------------------------	----------------------------

آیہ کریمہ میں طعام سے مراد ذبیحہ ہے گیہوں، چاول، دودھ، دہی تو مشرک کے یہاں کا بھی حلال ہے جبکہ نجس نہ ہو، اہل کتاب کی کیا تخصیص، ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم تفاسیر اور بیہقی سنن میں حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ ابن حمید حضرت مجاہد اور عبدالرزاق مصنف میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی فرماتے ہیں:

طعام الذین اتوا الکتب ذبائحہم ⁴	طعام اہل کتاب سے ان کے ذبیحہ حرام مراد ہیں۔
--	---

شرع مطہر میں ہر غیر مسلم کافر ہے یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی یا مشرک، جو اہل کتاب کو کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا" ⁵	پیشک وہ جو کافر ہیں کتابی اور مشرک، سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔
---	---

اور فرماتا ہے:

¹ القرآن الکریم ۱۱۳

² کنز العمال حدیث ۲۳۳۶۸ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۵۶۹

³ صحیح البخاری کتاب العلم باب ماکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتخولہم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۶۱

⁴ الدر المنثور بحوالہ ابن المنذر وابن ابی حاتم والبیہقی فی النون وعبد بن عن مجاہد وعبدالرزاق عن ابراہیم النخعی ۲/۲۶۱

⁵ القرآن الکریم ۶/۹۸

«لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ»¹ بیٹک کافر ہیں وہ جو مسیح ابن مریم کو خدا کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۷۵: از موضع سران ڈاکخانہ بشندور تحصیل و ضلع جہلم مرسلہ حافظ سجاد شاہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ طعام کو حاضر رکھ کر کھانا سے پہلے دعا کیا حکم ہے؟ بینوات و جروا

الجواب:

جائز ہے بلکہ مطلق دعا مسنون ہے کہ حدیث میں ہے، جب کھانا لا کر کھا جائے کہو:

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ خَيْرَ الْأَسْمَاءِ فِي الْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ أَجْعَلْ فِيهِ رَحْمَةً وَشِفَاءً
اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے اور اس کی مقدس ذات سے۔
اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ زمین و آسمان میں جس کے سب سے اچھے نام ہیں، اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری تکلیف نہیں دیتی۔ اللہ تعالیٰ اس میں شفاء اور رحمت فرمائے۔ (ت)

یہ دعا نہیں تو کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۶ و ۲۷۷: از بحیرہ ضلع شاہ پور محلہ پراچگان مسئلہ محمد رحیم پراچہ باب لی ۱۷ / رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) شہد کا اتارنا جائز ہے یا ممنوع؟ (۲) اگر جائز ہے تو شرعاً کچھ بیت النخل میں چھوڑنا لابدی ہے یا نہ؟

الجواب:

(۱) و (۲) شہد کا اتارنا بلاشبہ جائز ہے:

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ"³
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: شہد کی مکھیوں کے پیٹوں سے ایک مشروب (پینے کی چیز) نکلتا ہے کہ جس کے رنگ الگ الگ (اور جدا) ہیں اس میں لوگوں کے لئے شفا (تندرستی) ہے۔ (ت)

¹ القرآن الکریم ۵/۷۲

² کنز العمال حدیث ۷۹۹/۲۰ مؤسسئته الرساله بیروت ۱۵/۲۳۹

³ القرآن الکریم ۱۶/۲۹

اور بیت النحل میں اس کا کچھ حصہ چھوڑنا ضروری نہیں کہ وہ ان کی غذا نہیں ان کی غذا پھل پھول ہیں۔

قال تعالیٰ "لَمْ يَكُنْ مِنْ كُلِّ الشَّيْءِ" ¹ ۔	اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پھر تو ہر قسم کے پھلوں سے کھا لیجئے۔
	(ت)

شہد تمام و کمال ہمارے لئے ہے:

قال تعالیٰ "خَلَقَ لَكُمْ مِمَّا فِي الْأَرْضِ جَبِيًّا" ² ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (لوگوں!) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پیدا فرمایا وہ سب کچھ جو زمین میں موجود ہے۔ (ت)
---	---

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۸: از ربلی مدرسہ منظر الاسلام مسؤلہ مولوی عبید اللہ صاحب بنگالی ۱۱۴ / صفر ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی کافر ایک برتن میں کھانا کھائے اور برتن میں کچھ کھانا باقی رہے تو باقی کھانا مسلمان کھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں حضرت شیخ سعدی قدس سرہ پر کہ فرماتے ہیں:

نیم خوردہ سگ ہم سگ راشاید

(کتے کا جھوٹا کتے ہی کے لائق ہے یعنی وہی کھائے۔ ت)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بشروا ولا تنفروا ³ (خوشخبری سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۹: از جہلپور بازار لارڈ گنج مرسلہ احمد علی محمد کچھی ۱۱۴ / جمادی الآخر ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عالم صاحب اپنی ایک گجراتی تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں کہ کچا انڈا حرام ہے اور پکا ہوا جائز ہے۔ تو ظاہر فرمائیے کہ اس میں شریعت مطہر کا کیا حکم ہے؟ بینوا تو جروا

الجواب:

حلال جانور کا کچا پکا انڈہ سب حلال ہے۔ ہاں وہ کہ خون ہو جائے نجس و حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

¹ القرآن الکریم ۲۹/۱۶

² القرآن الکریم ۲۹/۲

³ سنن ابی داؤد باب کراہیۃ المراء آفتاب عالم پریس لاہور ۳۰۹/۲

مسئلہ ۲۸۰ تا ۲۸۲: از ڈاکخانہ شیر پور ضلع پیلی بھیت مرسلہ شبیر الحسن صاحب

۱۲ / رمضان ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں:

(۱) اہل ہنود کی اشیاء خوردنی کا استعمال ایک مسلمان کے لئے کہاں تک جائز ہے؟

(۲) یونہی اہل ہنود کے ہمراہ کھانا کھانا۔

(۳) کیا اوپر کے مسائل کے جواب ہر غیر مسلم پر عائد ہو سکتے ہیں اگر نہ تو غیر مسلم کے بارے میں اوپر کے ہر دو مسائل کا کیا جواب ہوگا؟

الجواب:

(۱) ایشائے خوردنی جو شریعت نے حلال فرمائی ہیں حلال ہیں ہنود کی کوئی تخصیص نہیں کہ وہ چیزیں خاص ہندوؤں کے کھانے کی ہیں ہاں ہندو کے یہاں کا کھانا اگر گوشت ہے حرام ہے اور اس کے سوا اور چیزیں مباح ہیں، جب تک ان کی حرمت یا نجاست تحقیق نہ ہو، اور پچنا اولیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ہندو کے ساتھ کھانا کھانے کا سوال بے معنی ہے۔ ہندو کب اسی کے ساتھ کھائے گا۔ اور ایسا ہو تو اسے نہ چاہئے۔ حدیث میں ہے:

لا توادکھم ولا تتشاربواہم ^۱ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ پانی پیو۔
---	---

(۳) غیر مسلم چار قسم ہیں: کتابی، مجوسی، مشرک، مرتد، کتابی اگر کتابی ہو ملحد نہ ہو تو اس کا ذبیحہ اور اس کے یہاں کا گوشت بھی حلال ہے اور باقیوں کے یہاں کا گوشت حرام۔ اور مرتدان میں سب سے خبیث تر ہے اس کے پاس نشست برخاست مطلقاً ناجائز ہے۔ اور ساتھ کھانا ہر کافر کے ساتھ برا ہے۔ پھر اگر اس میں بد مذہبی کی تہمت ہو جیسے نصرانی کے ساتھ کھانا مسلمانوں کے لئے زیادہ باعث نفرت ہو تو اس کا حکم اور سخت تر ہوگا ورنہ اس اصل حکم میں کہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ پانی نہ پیو سب برابر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸۳: از آکھ باد مدرسہ سبحانیہ مولوی ابراہیم صاحب

۱۱ / رمضان ۱۳۳۸ھ

زید نے اپنی لڑکی کی شادی کی اور اس کا مہر لے کر لوگوں کو کھانا کھلایا کھانے تیار ہو جانے پر لڑکی سے اجازت لی یہ کھانا کھانا کیسا ہے۔ عمر و کہتا ہے کہ یہ جائز نہیں کیونکہ بعد تیار ہونے کی اجازت لی ہے تو اس وقت

^۱کنز العمال حدیث ۳۲۵۲۹ موسسة الرسالہ بیروت ۱۱/۵۴۰

لڑکی نے مجبوراً اجازت دے دی پہلے اس سے اجازت نہ لی۔

الجواب:

شرع مطہر ظاہر کو دیکھتی ہے جب اس نے اجازت دی اجازت ہو گئی، فتاویٰ خیر یہ میں ہے:

الاجازة الاحقة كالوكالة السابقة ¹ ۔	پچھلی اجازت سابقہ وکالت کی طرح ہے۔ (ت)
--	--

اور یہ احتمال کہ مجبوری سے اجازت دی پہلے سے اجازت لینے میں بھی قائم تھا بلا دواہام کا اعتبار نہیں، اس کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸۴: از چٹوڑ گڑھ میواڑ محلہ چھپیاں بر مکان قاضی اسماعیل محمد صاحب مسؤلہ جمع مسلمان کنگرا ۱۵ محرم ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بیچڑہ اگر دعوت کرے اس کا کھانا کیسا ہے؟

الجواب:

بیچڑے کے یہاں دعوت کھانے کو نہ جایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸۵ و ۲۸۶: از محلہ میاں بٹے ضلع سارن ڈاک خانہ مانجن مسؤلہ عبدالعزیز میاں مدرس مدرسہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ
(۱) کھڑے ہو کر پانی پینا کیوں منع ہے؟ اس کا ثبوت مع حدیث۔

(۲) روٹی چار ٹکڑے کر کے کیوں کھاتے ہیں اور ایک ہاتھ سے روٹی پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے توڑ کر کیوں کھاتے ہیں۔ اس کا ثبوت مع حدیث دیجئے، اور یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ کس مذہب میں امام اعظم کے نزدیک یا کس امام کے نزدیک جائز ہے؟

بینوا تو جروا

الجواب:

(۱) سوائے زمزم شریف و بقیہ وضو کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے۔ اس کی حدیثیں و فقہی بحث کتب علماء میں موجود ہے۔
(۲) روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کوئی ضروری بات نہیں، بائیں ہاتھ میں لے کر دہنے ہاتھ سے نوالہ توڑنا دفع تکبر کے لئے ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

¹ فتاویٰ خیریہ کتاب النکاح باب اولیاء والا کفاء در المعرفة بیروت ۲۵/۱

مسئلہ ۲۸۷: از چھاروڈ ضلع بریلی مسئلہ حکیم حمد احسن
 ۹ شوال ۱۳۳۹ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلمان دھوبی کے گھر کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینواتوجروا
 الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸۸: از دانا پور کیمپ محلہ شاہ ٹوپی مکان جناب حکیم محمد کفیل صاحب مسئلہ حافظ محمد جعفر ۲ شوال ۱۳۳۹ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دسترخوان پر صحابہ کرام یا او
 رکوئی مہمان طعام تناول فرماتے تھے تو آپ کو جو کچھ اشیائے خوردنی دسترخوان پر موجود تھیں تھوڑی تھوڑی سب چیز لوگوں کو
 تقسیم کرتے تھے۔ یا خود تناول فرماتے تھے مع حوالہ حدیث مطلع فرمائے۔ اس ہندوستان میں لوگوں نے دسترخوان میں
 فرسٹ سکیڈ بنا رکھا ہے۔ جیسے انگریزی کلاس ہیں۔ بینواتوجروا

الجواب:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر قسم قسم کے متعدد کھانے نہ ہوتے تھے کہ تھوڑا تھوڑا سب میں تقسیم
 ہوتا تھا اجتماع لو نان فی فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دہن اقدس
 میں کبھی دو رنگ کے کھانے جمع نہیں ہوئے۔ ت) دسترخوان میں فرسٹ سکیڈ سے کیا مقصود ہے۔ ظاہر یہ کہ کوئی سنت
 نصاریٰ کا اتباع ہوگا حاضرین میں تفریق بدعت ہے اور ایک فریق کی تذلیل و دل شکنی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸۹ و ۲۹۰: از بنارس کچی باغ مسئلہ مولوی محمد ابراہیم صاحب
 ۱۸ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں عالم اہلسنت ناصر ملت علامہ زماں محقق دوران راس العلماء رئیس الفضلا حضرت مولانا الشیخ الحاج احمد رضا خاں
 صاحب مجدد المائتہ الحاضرہ امام اللہ تعالیٰ بفیوضہ الباطنۃ الظاہرۃ (سنت اور اہل سنت کے عالم دین کے مددگار، زمانے میں سب
 سے زیادہ جاننے والے، دور حاضر میں مسائل کی تحقیق کرنے والے، علماء کے سر تاج فاضلوں کے امام حضرت مولانا شیخ حاجی
 احمد رضا خاں صاحب موجودہ صدی کے مجدد، اللہ تعالیٰ ظاہر اور باطنی فیض کے ساتھ انھیں ہمیشہ رکھے۔ ت)

(۱) دعوت و لیمہ اور طعام کے متعلق ظاہر الروایت کا صرف یہ حکم ہے:

<p>کسی شخص کو دعوت و لیمہ یا ویسے کھانے کی طرف مدعو کیا گیا پھر اس نے وہاں کھیل کود اور گانا بجانا پایا تو کوئی حرج نہیں کہ وہ وہاں بیٹھ جائے اور کھانا کھائے جیسے کہ جامع صغیر میں موجود ہے۔ (ت)</p>	<p>رجل دعی الی ولیمة او طعام جدھنک لعباً او غناء فلا بأس بان یقعہ ویکل کما فی الجامع الصغیر^۱۔</p>
---	--

لیکن شرح و فتاویٰ میں اس کے متعلق بہت سے قیدیں ہیں۔ چنانچہ عبارت ہدایہ یہ ہے کہ:

<p>اگر یہ بدعات کھانے کے دسترخوان کے پاس موجود ہوں تو پھر مناسب نہیں کہ یہ بیٹھے اگرچہ یہ پیشوا نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو" (الآیۃ) اور یہ سب کچھ حاضر ہونے کے بعد ہے۔ اگر جانے سے پہلے ہی بدعات کا پایا جانا معلوم ہو تو پھر وہاں نہ جائے الخ ملخصاً۔ اور ایسے ہی در، کتڑ، ہدایہ اور قاضی خاں وغیرہ میں ہے۔ (ت)</p>	<p>ولو كان ذلك على المائدة لا ينبغي ان يقعد ان لم يكن مقتدى لقوله تعالى فلا تقعد الاية وهذا كله بعد الحضور ولم علم قبول الحضور ولا يحضر الخ ملخصاً^۲ وهكذا في الدر والكنز والهداية وقاضی خاں وغیرہ۔</p>
--	---

ظاہر الروایت میں ہنالک عام ہے منزل اور ماندہ دونوں کو شامل، مگر شروع فتاویٰ میں تفریق کر کے جداگانہ حکم لکھا ہے۔ اسی طرح رجل عام ہے عالم و جاہل سب کو شامل ہے۔ مگر فتاویٰ تفصیل کر کے دونوں کا حکم علیحدہ لکھا علیٰ هذا علم قبل الحضور اور بعد الحضور سے احکام مختلف ہو جاتے ہیں اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ظاہر روایت میں شارحین کی یہ تفسیرات معتبر ہوں گی یا نہیں اگر معتبر ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شارحین علیہم الرحمۃ کی تفسیر کے موافق جب یہ مسئلہ ہے کہ اگر عامی دعوت میں جائے اور وہاں لعب و غنا پائے اگر ماندہ کے پاس ہو تو چلا آئے اور اگر منزل میں ہو تو کھالے حلا تکہ حرمت استماع ملا ہی دونوں صورتوں پائی جاتی ہے پھر تشقیق کا حاصل کیا ہے اسی طرح علم قبل الحضور کی صورت میں عام و خاص سب کے لئے ممانعت ہے کہ نہ جائے، اس صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا شرکت کی ممانعت اسی وقت ہے جبکہ کھانے کے وقت لعب و غنا کا وجود ہو اور اگر کھانے کا وقت

^۱ الجامع الصغیر کتاب الکراہیۃ مسائل من کتاب الکراہیۃ الخ مطبع یوسفی لکھنؤ ص ۱۵۲

^۲ الہدایۃ کتاب الکراہیۃ فصل الاکل والشرب مطبع یوسفی لکھنؤ ص ۲۵۳

گزار کر دوسرے وقت لعب و غنا کا وجود ہو مگر کھانے کے وقت نہ ہو تو جائز ہے اگر یہ صحیح ہے تو سوال یہ ہے کہ نفس ارتکاب مناہی و ملاہی میں دونوں برابر ہیں وجہ تفریق کیا ہے بعض لوگ دوپہر کو کھانا کرتے ہیں اور شام کو برات میں تمامی خرافات باجے وغیرہ رکھتے ہیں تو کیا اس کے یہاں علم قبل الحضور کی صورت میں جائز ہوگا؟

(۲) زید کہتا ہے کہ فی زماننا جو دعوتیں دی جاتی ہیں ان میں عموماً فخر و تطاول و انشاء الحمد کا خیال ہوتا ہے اور فقہاء اس قسم کی دعوتوں کو منع فرماتے ہیں لہذا وہ کسی دعوت میں نہیں جانا اس کا یہ فعل کیسا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ آج کل جبوب طعام کی بہت بے قدری ہوتی ہے بینوا تو جروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤت۔)

الجواب:

(۱) تقیید مطلق و تخصیص عمومات و تفصیل مجمل و توضیح مبہمات منصب شرح ہے اسی غرض کے لئے وضع شروع ہے وہ اس سے مبائن نہ سمجھے جائیں گے بلکہ مبین کما فی ردالمختار وغیرہ من معتمدات الاسفار (جیسا کہ ردالمختار فتاویٰ شامی) وغیرہ قابل اعتماد بڑی کتابوں میں مذکور ہے۔ (ت) استماع یعنی قصد سننا یہ تو اس کا فعل ہے اور اس میں منزل بھی شرط نہیں کہیں ہو اور کتنی ہی دور ہو جہاں سے آواز آئے، یہاں نظر علماء اس عاصی بالقصد کی طرف نہیں بلکہ متقی کی جانب جو اتباع شرع چاہتا ہے اس کے لئے مالکہ منزل کا فرق ظاہر ہے مالکہ پر ہو تو فساق کے ساتھ بیٹھنا ہوگا اور آہ کریمہ

"فَلَا تَقْعُدُ بَعْدَ الدِّعْوَىٰ مَعَ الظَّالِمِينَ" (۱) (یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔) کا خلاف بخلاف منزل۔ جب یہ شرکت دعوت کے لئے جاتا ہے اور دعوت کے وقت ملاہی نہیں تو یہ شریک اثم نہ ہو بعد کو وہ جو کچھ کریں ان کا فعل ہے فافتراق (پس دونوں فرق ظاہر ہو گیا۔) اور یہ حکم شرح ہنوز محل و طالب تفصیل ہے جسے فقیر نے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا اس کا خلاصہ یہ کہ اس کا ان پر ایسا رعب ہے کہ اس کے سامنے نہ کر سکیں گے تو ضرور جائے کہ اس کا جانا نبی عن المنکر ہے۔ اور اگر انھیں اس سے ایسا علاقہ محبت ہے کہ اس کا شریک نہ ہونا کسی طرح گوارا نہ کریں گے تو ضرور شرکت سے انکار کرے جب تک وہ ترک ملاہی کا عہد و پیمانہ نہ دیں، اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو تفصیل وہ ہے کہ شرح نے ذکر فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) قبول دعوت سنت ہے فقہاء کرام کا حکم غیر معین پر ہے اور نہ ہر گزان کے یہاں تعیم، نہ اصلاً اس پر دلیل تویم۔ وہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جہاں ایسا ہو وہاں نہ جانا چاہئے۔ غیر معین پر حکم کسی معین

^۱ القرآن الکریم ۶/۲۸

مسلمان کے لئے سمجھ لینا بدگمانی ہے جب تک اس کے قرآن واضح نہ ہو اور بدگمانی حرام۔

<p>اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ الحدیث۔ (ت)</p>	<p>قال الله تعالى "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ" ¹ وقال صلى الله تعالى عليه وسلم اياكم الظن فان الظن اكذب ² الحدیث۔</p>
---	--

بحال قصد تفاخر اگر یہ جاتا تو ایک نامناسب ہی بات ہوتی۔ بنایہ امام عینی میں ہے:

<p>دعوت قبول کرنا سنت ہے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا کوئی اور، لیکن جس دعوت میں تفاخر اور مدح سرائی یا اس قسم کی باتیں ہوں تو پھر ایسی دعوت قبول کرنا مناسب نہیں خصوصاً علم و فضل رکھنے والوں کے لئے، کیونکہ یہ کہا گیا ہے کہ کسی نے ہاتھ دوسرے کے پیالے میں رکھا تو یہ اس کے لئے ذلت اختیار کرے گا۔ ملخصاً۔ (ت)</p>	<p>اجابة الدعوة سنة وليمة او غير با وامادعوة يقصد بها التطاول او ابتغاء المحمدة او ما اشبهه فليس يندبى اجابتها لاسيما اهل العلم فقد قيل ماضع احديدة في قصعة غيره الاذل له ³ ملخصاً۔</p>
--	--

اور اب کہ ایک مسلمان پر بلا دلیل یہ گمان کیا کہ اس کی نیت ریا و تفاخر و ناموری ہے تو یہ حرام قطعی ہوا، جبوب طعام کی اگر بے ادبی ہوتی ہے تو جائے اور اس سے منع کرے اگر نہ مانے تو وبال ان پر ہے۔ امام ابو القاسم صفار رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں آج کل دعوت میں جانے کی کوئی نیت نہیں پاتا ہوں سو اس کے کہ نمک دانی روٹی پر سے اٹھاؤں۔ ہندیہ میں ہے:

<p>روٹی اور چپاتی پر پیالوں کا رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح قنیہ میں مذکور ہے۔ امام صفار نے فرمایا میرا دعوت میں جانے کا سوائے اس کے کوئی مقصد</p>	<p>لايجوز وضع القصاص على الخبز و السكرجة كذا في القنية قال الامام الصفار لاجد في نية الذهاب الى الضيافة سوى ان</p>
--	--

¹ القرآن الكريم ۱۲/۴۹

² صحيح بخارى كتاب الوصايا باب قول الله عز وجل من بعد وصية الخ قديسي كتب خانہ كراچی ۱/۳۸۴

³ البنایہ فی شرح الهدایہ كتاب الكراهية فصل في الاكل والشرب المكتبة الامدادية مكة المكرمة ۲/۴۰۴

ارفع المسلحة عن الخبز كذا في الخلاصة ¹	نہیں کہ میں نمک دانی روٹی پر سے اٹھالوں ایسے ہی خلاصہ میں ہے۔ (ت)
---	---

جب یہ نبی عن المنکر کی نیت سے جائے گا ثواب پائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹۱: از ڈاکخانہ گریفہ مقام چٹکل گوری پور ضلع ۲۴ پرگنہ مسؤلہ تبارک حسین ۱۹ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ سود خوار، بے نمازی، شرابی، ہجڑا، مخنث اور جس کی بی بی یا سر بازار باہر نکلتی ہوں ان کے ساتھ کھانا کیسا ہے ایک شخص دوسرے کی بی بی کو زبردستی لے آیا ہے تین برس بعد نکاح کیا پہلے شوہر نے اب تک طلاق نہ دی یہ نکاح اور اس کے ساتھ کھانا کیسا ہے؟ بینوا تو جروا

الجواب:

سود خوار، بے نمازی، شرابی، مخنث کسی کے ساتھ کھانا نہ چاہئے خصوصاً شرابی کہ اس کے ہاتھ اور منہ پاک ہونے کا کچھ اعتبار نہیں جس کی بی بی سر عام بے پردہ پھرتی ہو اگر ستر کامل نہیں کرتی مثلاً سر کے بالوں یا گردن یا پیٹ یا بازو یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ کھلا ہو یا باریک کپڑے سے چمکتا ہو اور وہ اس پر مطلع ہے اور منع نہیں کرتا تو دیوث ہے اس کے ساتھ بھی کھانا نہ چاہئے، جو پرانی عورت کو بھگا لایا ہے اور شوہر زندہ ہے اور طلاق نہ دی اور نکاح کر لیا وہ اس نکاح کے بعد بھی زانی ہے۔ اور یہ نکاح باطل محض ہو ایسے شخص سے میل جول اصلاً نہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوٹ

جلد ۲۱ شرب و طعام کے عنوان پر ختم ہو گئی
جلد ۲۲ ان شاء اللہ ظروف کے عنوان سے شروع ہو گی۔

¹ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الحادی عشرۃ فی الکراہیۃ فی الاکل نورانی مکتب خانہ پشاور ۲۴۱/۵